سُنن نِسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابُو عبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد اوّل

مکتبۃُ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُنن نِسائی شریف مترجم

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبد الرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ـــــــ سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف: ـــــــ امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ـــــــ مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِثانی: ـــــــ [حافظ محبُوبُ احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ـــــــ خالد مقبول

مطبع: ـــــــ لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

عرضِ ناشر

اللہ عزوجل نے امت محمد یہ علی صاحبھا الف الف تحیۃ کو جو مبارک دین عطا فرمایا ہے اس کا منبع وماخذ اوراس کی اساس و بنیاد دو چیزیں ہیں ایک قرآن اور دوسری حدیث: کما ورد فی الحدیث ((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله و سنة رسوله)) میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک انہیں مضبوط تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ دو چیزیں ہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اور یہ دونوں چیزیں آپس میں مضبوط تعلق رکھتی ہیں بایں معنی کہ قرآن متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے یا قرآن اجمال ہے اور حدیث اس کی تفصیل ہے۔ پھران میں قرآن کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے : کما قال فی کلامه المجید : ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ ''ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''۔ جبکہ حدیث کی حفاظت وصیانت اوراس کی بیش از بیش کا فریضہ باحسن وجوہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں۔

زیرنظر تالیف سنن نسائی شریف (جو امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب النسائی رحمہ اللہ کی بہترین کاوشوں کا ثمرہ ہے) بھی اس خدمت حدیث کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے ذخیرہ کو بہت خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اوراس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد بھی اس سلسلہ میں مددگار ثابت ہوئی جس کی وجہ سے ناشران حضرات نے اس سلسلۂ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کرلیا گیا اوران کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر انداز میں شائع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مکتبۃ العلم، لاہور (جو عرصہ دراز سے علومِ دینیہ کی اشاعت وترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اوراس کمی کے ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی حفظہ اللہ (استاذ دارالعلوم، دیوبند) سے درخواست کی کہ سنن نسائی شریف کا ایسا ترجمہ کردیجئے جو دورِ حاضر کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو اوراحناف کا نقطہ نظر بھی انتہائی احسن طریقے سے پیش کرتا ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو خلعت قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفاہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی

کیا۔ہم (اربابِ مکتبۃ العلم لاہور) نے سنن نسائی شریف کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔

❶ پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کروایا گیا۔

❷ پرانے نسخوں میں جو کابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔

❸ جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔

❹ کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔

❺ کمپیوٹرائزڈ کتابت کروانے سے قبل نامور عالم دین (مولانا' جامی حفظہ اللہ) سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

❻ پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔

❼ کتابت کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مرحلے میں معیار پہ بالکل کمپرومائز (Compromise) نہیں کیا گیا۔

بندہ پُر حقیر احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا ترجمہ شائع کرنے پر اللہ عزوجل کا شکر گزار ہے اور اپنی اس بے بضاعتی کا بھی کما حقہ اعتراف ہے کہ اگر مجھے میرے والدین کی پُر خلوص دُعائیں اور قدم قدم پر راہنمائی میسر نہ آئے تو شاید احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا شائع کرنا ممکن نہ ہو۔

اس لیے جہاں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ناشر اور دیگر معاونین کے لیے دُعا کی درخواست ہے وہاں میرے والد محترم حفظہ اللہ کی صحت و عافیت کی اور میری والدہ مرحومہ (اللہ عزّوجل ان کو جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے) کیلئے بھی دعا کی استدعاءِ خاص ہے۔

طالب دُعا: خالد مقبول

تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ولدیت اور نام ونسب

امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب اِس طرح ہے: نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحرین دینار النسائی الخراسانی' ابوعبدالرحمٰن کنیت ہے' لقب حافظ الحدیث ہے۔ سن ولادت ۲۱۴ھ (اور کچھ کی رائے میں ۲۱۵ھ) مذکور ہے۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت نسآء شہر میں ہوئی' اِسی وجہ سے نسائی مشہور ہیں۔

زبردست قوتِ حافظہ

امام نسآئی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے غیر معمولی قوتِ حافظہ سے مالا مال کیا تھا۔ حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ میں سے حدیث کا زیادہ حافظ کون ہے؟ تو فرمایا: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ۔

اساتذہ اوراشتیاق طلبِ حدیث

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے طلب حدیث کے لیے حجاز' عراق' شام' مصر وغیرہ کا سفر کیا اور اپنے دَور کے مشائخ عظام سے استفادہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس کی عمر ہی سے تحصیل علم کے لیے دُور دراز علاقوں کا سفر کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے نامور اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے امام بخاری' امام ابوداؤد' امام احمد' امام قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ معروف ہیں۔

اِس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے آپ کے اساتذہ کا سلسلہ سراج الائمہ' امامِ اعظم' سرتاج الاولیاء ابوحنیفہ بن نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جاملتا ہے' جس کا تذکرہ یہاں باعثِ طوالت ہوگا۔

تصانیف

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدہ وریاضت اور زہد وورع کے ساتھ ساتھ جہاد ایسی مصروفیات کے باوجود متعدد کتب تصنیف کیں' جن کا اجمالی ذکر یوں ہے: السنن الکبریٰ' المجتبیٰ' خصائص علیؓ، مسند علیؓ، مسند مالکؒ، کتاب التمیز' کتاب المدلسین'

کتاب الضعفاء، کتاب الاخوۃ، مسند منصور، مسیخۃ النسائیر، اسماء الرواۃ، مناسک حج۔

اہمیت وخصوصیت ''سنن نسائی''

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذخیرۂ احادیث میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اِس سے قبل ایسی کتاب موجود نہ تھی۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض علماء سنن نسائی کو روایت و درایت کے اعتبار سے صحیح بخاری سے افضل گردانتے ہیں۔ ابن رشید تحریر کرتے ہیں: جس قدر کتب حدیث سنن کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں ان میں سے سنن نسائی صفات کے اعتبار سے جامع تر تصنیف ہے کیونکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کو مجتمع کر دیا ہے۔

وفات حسرتِ آیات

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرتِ آیات کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت امام رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر حضرات اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب تحریر فرما کر فارغ ہو گئے تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا کہ میں یہ فضائل ومناقب (دمشق کی جامع مسجد میں) پڑھ کر سناؤں تا کہ لوگ فضائل اہلِ بیت سے واقف ہوں۔ چنانچہ ابھی اپنی تحریر کا کچھ حصہ ہی پڑھا تھا کہ مجمع میں سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ تحریر فرمایا ہے؟ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا: وہ اگر برابر ہی چھوٹ جائیں جب بھی غنیمت ہے۔ (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی ضرورت نہیں)۔ یہ بات سنتے ہی لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا شروع کر دیا اور اِس قدر مارا کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگ اُن کو گھر لے آئے، جب ہوش آیا تو فرمایا: مجھ کو تم لوگ مکہ مکرمہ پہنچا دو چنانچہ مکہ معظمہ پہنچا دیا گیا اور وہیں بامام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان تدفین ہوئی۔ سنہ وفات ماہِ صفر ۳۰۳ھ ہے۔

بہرحال امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عظیم تصنیف آج عالم اسلام کی ہر ایک دینی درسگاہ میں دورۂ حدیث میں داخل شامل نصاب ہے اور اپنی انفرادی اور امتیازی خصوصیت اور طرزِ نگارش کے اعتبار سے بلاشبہ بخاری ومسلم کی طرح اہمیت سے پڑھائی جانے کے درجہ میں ہے۔

اگر قارئین امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے مزید حالات جاننے کے مشتاق ہوں تو ''بستان المحدثین، نزہۃ الخواطر، مبادیاتِ حدیث، کشف الظنون'' وغیرہ کتب کا مطالعہ بے حد نافع رہے گا۔

سنن نسائی شریف جلد ﴿۱﴾

۲۰ کتاب قیام اللیل

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

شیخ امام خدا رسیدہ عالم امام ومقتداء حافظ حجۃ اللہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی (رحمہ اللہ) اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

(۱)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

پاکی کا بیان

طہارت سے کتاب شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طہارت کو اسلامی تعلیمات میں ''الطھور نصف الایمان'' کی حیثیت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تَنَظَّفُوْا فَاِنَّ الْاِسْلَامَ نَظِيْفٌ ''نظافت اختیار کرو کیونکہ اسلام نظافت والا دین ہے'' (ابن حبان) اور ''نظافت ایمان کی داعی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے کر جائے گا''۔ اہل عرب دیہات اور صحرا میں رہتے تھے جس کے زیر اثر اکثر لوگ صفائی اور زیبائش کے معاملہ میں بے اعتنائی برتتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس طرح تربیت کی کہ وہ ترقی کر کے متمدن قوم بن گئے اور انہوں نے طہارت و پاکیزگی کی تعلیم کو زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا لیا۔ اس لئے اکثر محدثین رحمہم اللہ کی طرح امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کا آغاز طہارت سے متعلق احادیث سے کیا ہے۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ'' کی تفسیر

۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی (برتن) میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ کس کس جگہ پڑا۔

بَابُ: السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا

۲: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات میں جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔

بَابُ: كَيْفَ يَسْتَاكُ

باب: طریقۂ مسواک

۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ عَأْعَأْ۔

۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ مسواک کر رہے تھے مسواک کا کونہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تھا۔ اس وقت ''عا' عا'' کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق سے نکل رہی تھی۔

نماز سے پہلے وضو کا حکم:

مندرجہ بالا احادیث میں پہلی حدیث کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے وضو کرو چاہے پہلے سے وضو ہو یا نہ ہو حالانکہ حکم خداوندی یہ نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو تمہارا وضو ہونا چاہئے اگر پہلے سے وضو ہے تو اس وضو سے دوسری نماز پڑھ سکتے ہو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ: هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

باب: کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں مسواک کرسکتا ہے؟

۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْأَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوْلَنْ نَسْتَعِيْنَ عَلٰى

۴: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس وقت میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو حضرات بھی تھے۔ اُن میں سے ایک میرے دائیں جانب جبکہ دوسرا شخص بائیں جانب تھا۔ آپؐ مسواک کر رہے تھے۔ دونوں نے آپ ﷺ سے اپنے لئے نوکری دیئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے ان میں سے کسی نے اپنے ارادہ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی مجھ کو اس بات کا کوئی علم تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ سے نوکری مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نوکری کا خواہش مند ہو ہم اس کو نوکری نہیں دیتے۔ لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

تم جاؤ ہم تم کو نوکری دیتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کو ملک یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو معاذ رضی اللہ عنہ کا مددگار مقرر فرمایا۔

حاکم کا رعایا کے سامنے مسواک کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ اشعر کے حضرات اور دوسرے حضرات (رضی اللہ عنہم) کے سامنے مسواک کرنے کا تذکرہ ہے جس سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ امام اور حاکم اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے۔ حدیث میں دوسری تعلیم ہمیں یہ ملتی ہے کہ عہدوں کی طلب سخت ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ کتاب صبح الاعشیٰ میں بیان ہے:

حضرت ابوبکر صدیق سے ماثور ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اے ابوبکر! وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہو نہ کہ اس کے لئے جو اس پر ٹوٹا پڑتا ہو۔ وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے نہ کہ اس کے لئے جو اس پر جھپٹے۔ وہ اس کے لئے ہے جس کے لئے کہا جائے کہ یہ تیرا حق ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کہے کہ یہ میرا حق ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کا ہی قول ہے کہ جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور جو حکمران نہ ہو اس کو ہلکا حساب دینا ہوگا اور اس کے لئے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے۔ کیونکہ حکام کے لئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۴۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے جو انسان اللہ کی مدد کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے خاص رہنمائی کا سامان رکھتی ہے۔ اگر انسان کا دل سمجھنے والا، آنکھ بصیرت والی ہو تو وہ اس ذمہ داری کو کبھی بھی طلب نہ کرے۔

بَابُ:۵ التَّرْغِيْبُ فِي السِّوَاكِ

۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

باب: فضیلت مسواک

۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک (کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ) منہ کو پاک صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

بَابُ:۶ بَابُ الْاِكْثَارِ فِي السِّوَاكِ

۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

باب: کثرتِ مسواک کی ہدایت

۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک سے متعلق تم لوگوں کے سامنے کافی باتیں بیان کر دی ہیں (یعنی فضیلت بیان کر دی ہے)۔

بَابُ:۷ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

۷:اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

باب: روزہ دار کے لئے تیسرے پہر تک مسواک

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اُمت کے لئے دشواری نہ سمجھتا تو میں اُن کو ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم (لازم قرار) دیتا۔

مسواک کا ثواب:

واضح رہے کہ اب بھی مسنون یہ ہے کہ ہر ایک وضو کے لئے مسواک کرے اور مسواک کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے اور ہر ایک نماز میں ظہر اور عصر بھی شامل ہے۔ اس لئے روزہ دار کو تیسرے پہر تک بھی مسواک کرنا مسنون ہوا۔

اُمت کے لئے آسانی:

نبی اکرم ﷺ کی یہ شان سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۸ میں بیان ہوئی ہے۔ ''بے شک تشریف لاتے ہیں تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے ان پر تمہارے مشقت میں پڑنا بہت ہی خواہش مند ہیں تمہاری بھلائی کے مؤمنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والے بہت رحم فرمانے والے ہیں''۔ ان بہت سی مشقتوں میں سے ایک مشقت کا ذکر اس حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔ بے شک آپ رحمۃ العالمین ہیں اور آپ ؐ کی ذات انسانوں پر رحمت ہی رحمت ہے۔

بَابُ:۸ السِّوَاكِ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

۸:اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

باب: ہر وقت مسواک کرنا

۸: حضرت شریح بن جبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ مکان میں تشریف لے جاتے تو گھر میں سب سے پہلے کس کام سے شروع فرماتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ مسواک سے شروعات فرماتے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی مسواک کی بابت تین اقوال:

سنت مسواک میں تین اقوال ہیں: ۱) مسواک سنت ہے۔۲) مسواک سنت نماز ہے۔۳) مسواک سنت دین ہے یہ قول اقویٰ ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔

بَابُ:۹ بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ الْاِخْتِتَانِ

۹: اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔

باب: فطری سنتوں کا بیان

۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پانچ اشیاء فطری سنتیں ہیں: (۱) ختنہ کرانا' (۲) ناف کے نیچے کے بال کاٹنا' (۳) مونچھوں کے بال کاٹنا' (۴) ناخن کاٹنا' (۵) بغلوں کے بال کاٹنا' (ان سنتوں کو سنت ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے)۔

بَابُ:۱۰ بَابُ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَ الْخِتَانُ۔

باب: ناخن کاٹنے کا بیان

۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطری سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا ' (۲) بغل کے بال صاف کرنا' (۳) ناخن کاٹنا' (۴) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا' (۵) ختنہ کرنا۔

بَابُ:۱۱ بَابُ نَتْفِ الْاِبِطِ

۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ۔

باب: بغل کے بال اُکھاڑنے کا بیان

۱۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (۱) ختنہ کرنا' (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' (۳) بغل کے بال اُکھاڑنا' (۴) ناخن تراشنا اور' (۵) مونچھ کے بال کترنا فطری سنتیں ہیں۔

مونچھوں کے بال کترنا:

مذکورہ بالا سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنت ابراہیمی کہلاتی ہیں اوران سنتوں میں مونچھ کے بالوں کے بارے میں بھی مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ مونچھ کے بال کترنا بہتر ہے اگرچہ ان کا منڈوانا بھی جائز ہے۔

بَابُ:۱۲ بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ

۱۲: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔

باب: زیرناف بال کاٹنے کا بیان

۱۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ناخن کاٹنا' مونچھ کترنا اور ناف کے نیچے کے بال کاٹنا (اُن کا مونڈنا) فطری سنت ہے۔

داڑھی اور مونچھ کے متعلق مفصل حکم: مذکورہ بالا حدیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مونچھیں بالکل صاف کر دو اکثر حضرات کی یہی رائے ہے اور بعض علماء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لب سے جس قدر زیادہ مونچھوں کے بال ہو جائیں ان کو کتر دینا چاہئے۔

① ایک دوسری روایت میں توخیر وَفِّرُوْا کا لفظ استعمال ہوا ہے دونوں کا معنی ایک ہے یعنی داڑھی کو چھوڑ دینا اور باقی رہنے دینا۔ اس کی علت بھی بعض احادیث میں واضح کر دی گئی ہے یعنی مشرکین کی مخالفت۔ مشرکین سے مراد آتش پرست مجوسی ہیں۔ یہ لوگ داڑھی کترواتے تھے البتہ کچھ لوگ منڈواتے بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت کا حکم دے کر مسلمانوں کی تربیت اس طرح کرنا چاہی ہے کہ وہ اپنا تشخص قائم رکھ سکیں اور صوری، معنوی، ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے دوسروں کے مقابلہ میں ممتاز ہوں۔ علاوہ ازیں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ داڑھی منڈانا ایک ایسا فعل ہے جو فطرت کے خلاف ہے اور اس میں عورتوں سے مشابہت کا پہلو بھی ہے۔ دراصل داڑھی رجولیت (مردانگی) کی تکمیل ہے اور اس سے مرد کا امتیاز قائم رہتا ہے۔ داڑھی کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ نہیں کہ سرے سے بال کم نہ کئے جائیں۔ ایسی صورت میں داڑھی اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ بے ڈھنگا پن ظاہر ہونے لگے گا۔ اس لئے یہ مطلب لینا درست نہیں بلکہ اس کے طول وعرض سے کچھ بال کم کئے جا سکتے ہیں جیسا کہ ترمذی (ابواب الآداب) کی حدیث میں ہے''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول وعرض سے بال کتر لیا کرتے تھے''۔

② جیسے کتان روئی وغیرہ کا ٹکڑا یا ایسی پاک چیز جسے گندگی کے ازالہ میں استعمال کرنا اس کے احترام کے خلاف ہے جیسے کھانے کی اشیاء وغیرہ اس لئے کہ منافع ضائع کرنا اور مصالح کو خراب کرنا شرعاً حرام ہے۔

③ مؤمن جب وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو آخری قطرۂ پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو آخری قطرۂ پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا حتیٰ کہ (وضو کے بعد) وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔

④ اسلام دین فطرت ہے۔ لہٰذا انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس نے ایک فطری تعلیم اپنے پیروکاروں کو سکھائی ہے۔ موسموں کے تغیر وتبدل میں یہ تعلیم کس قدر مؤثر ہے اس کا اندازہ ہر وہ شخص جو ملکوں ملکوں گھومتا ہے اس کی غرض خواہ تجارتی ہو یا سیر وسیاحت یا اللہ کی راہ میں جہاد۔

⑤ یہودی اپنی عورتوں کو حائضہ ہونے کی حالت میں معاشرتی زندگی سے علیحدہ کر دیا کرتے تھے مگر اسلام نے اس معاملے میں اپنی تمام تعلیمات کی طرح ایک معتدل تصور پیش کیا ہے۔ حائضہ ساتھ کھانا بھی کھا سکتی ہے۔ سوائے مباشرت کے شوہر کے ساتھ مباشرت بھی کر سکتی ہے۔ غرض یہ اسلام کا بہت بڑا احسان ہے عورتوں پر اگر وہ احسان کی خواہاں ہیں۔

⑥ حالت جنابت میں تلاوت قرآن کی ممانعت ہے۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوائے جنابت کے کثرت سے تلاوت فرماتے۔ اے کاش! آج امت مسلمہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کو بھی سامنے رکھے شاید کہ اللہ قرآن سے درست تعلق قائم رکھنے پر ہی ان آزمائشوں سے نکال دے جن میں امت مسلمہ اس وقت گھر چکی ہے جس کی بڑی وجہ اعراض عن القرآن ہے۔

⑦ اور عمدہ طرز عمل تو یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان ایسی حالت میں عورت سے مباشرت سے گریز کریں۔ (جامی)

بَابُ: ۱۳ قَصّ الشَّارِب

۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: مونچھ کترنا

۱۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ: ۱۴ التَّوْقِيْتِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

باب: مذکورہ اشیاء کی مدت سے متعلق

۱۴: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تم لوگوں کے لئے حد مقرر فرمادی ہے یہ کہ مونچھ کے کترنے اور ناخن کاٹنے اور ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے بال صاف کرنے میں کہ ہم نہ چھوڑیں ان کو چالیس دن سے زیادہ۔ ایک مرتبہ فرمایا چالیس راتوں سے زیادہ۔

بَابُ: ۱۵ اِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰی

۱۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی۔

باب: مونچھ کے بال کترنے اور داڑھی کے چھوڑنے کا بیان

۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑو (یعنی بڑھاؤ)۔

بَابُ: ۱۶ الْاِبْعَادِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

۱۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ۔

باب: پیشاب' پاخانہ کے لئے دُور جانا

۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے گیا' رسول کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور چلے جاتے (اس کی وجہ یہ ہے کہ ستر پر لوگوں کی نگاہ نہ پڑے)۔

۱۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ

۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور تشریف لے جاتے' کسی سفر میں ایک دن جب آپ ﷺ قضائے حاجت کے

لِحَاجَتِہٖ وَھُوَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ قَالَ الشَّیْخُ اِسْمٰعِیْلُ ھُوَ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ الْقَارِیُّ۔

لئے تشریف لے گئے تو مجھ سے فرمایا تم میرے لئے وضو کا پانی لے کر آؤ' چنانچہ میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' اس کے بارے میں محدثین اور علماءِ محققین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب اس وجہ سے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک میں درد تھا لیکن ان اقوال میں بظاہر راجح قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں میں کسی مرض کا اثر تھا' جس کے باعث بیٹھنا مشکل تھا جیسا کہ بعض امراض میں اس طرح کا عذر ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ تیسرا قول اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس جگہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس مجبوری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کیونکہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ سامنے سے اونچی ہوگی اس جگہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی صورت میں پیشاب کے قطرات واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا عمل منسوخ ہے۔ تفصیل کے لئے ''فتح الملھم شرح مسلم شریف' بذل المجھود' اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک'' ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ:۱۷ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: قضائے حاجت کے لئے دُور نہ جانا

۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی اِلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ فَدَعَانِیْ فَکُنْتُ عِنْدَ عَقِبَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ۔

۱۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا کرکٹ پر پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ:۱۸ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: پاخانہ کے لئے جاتے وقت کی دُعا

۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۱۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' بھوتوں اور چڑیلوں (اقسامِ شیطان) سے۔

بَابُ ۱۹ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَآئِطِ اَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے کی ممانعت

۲۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ ملک مصر میں رہتے تھے تو اس طرح سے فرماتے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان بیت الخلاؤں کے ساتھ کیا کروں؟ (ان کا رخ بیت اللہ کی جانب تھا) حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کرنے کیلئے جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو چہرہ کرے اور نہ پشت کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رُخ کیا کرو۔

قضائے حاجت کے وقت چہرے کا رخ کس طرف کرنا چاہئے؟

پیشاب پاخانہ کرنے کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ یا رخ (پشت) کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے علماءِ کرام کی یہی رائے ہے۔ شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَابُ: ۲۰ النَّهْيِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

باب: پیشاب' پاخانہ کرنے کے وقت بیت اللہ کی جانب پشت کرنے کی ممانعت

۲۱: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو چہرہ قبلہ کی جانب کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کر کے بیٹھے۔

مدینہ منور کا قبلہ:

واضح رہے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مذکورہ بالا سمت کی جانب نہیں ہے' اس وجہ سے یہ حکم ہے اور جس جگہ کا قبلہ مغرب کی جانب ہو اس جگہ شمال' جنوب کی جانب قضائے حاجت کے وقت بیٹھنا چاہئے۔ جیسا کہ پاک و ہند وغیرہ میں قبلہ مغرب کی جانب ہے۔ اس وجہ سے ہمارے جہاں کے لئے حکم یہ ہے کہ بیت الخلاء کا رخ شمال' جنوب کی جانب ہونا چاہئے۔

بَابُ: ۲۱ الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: پیشاب' پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب چہرہ کرنے کا حکم

۲۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِّيُشَرِّقْ اَوْ لِيُغَرِّبْ۔

۲۲: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کرنے کے لئے جائے تو بیت اللہ کی جانب چہرہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کر کے بیٹھے۔

ایسی جگہوں کا بیان جہاں قبلہ مغرب کی جانب نہیں:

مذکورہ بالا حدیث میں مشرق یا مغرب کی طرف قضائے حاجت کا جو حکم ہے وہ اس جگہ کے بارے میں ہے کہ جہاں پر قبلہ مغرب کی جانب نہیں ہے جیسے کہ مدینہ منورہ وغیرہ میں کہ وہاں کا قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ باقی ہمارے اطراف میں مغرب کی جانب قبلہ ہے اس لئے ہمارے ہاں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

بَابُ: ۲۲ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ

باب: مکانات میں پیشاب' پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا

۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کا چہرہ بیت المقدس کی جانب تھا۔

قضائے حاجت کے وقت بیت المقدس کی جانب رخ کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کے بوقت قضائے حاجت چہرۂ مبارک بیت المقدس کی جانب ہونا مذکور ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی پشت کعبہ کی جانب ہوگی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی جانب ہے اور قبلہ جنوب کی جانب ہے اور ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے یہاں بیت المقدس یا قبلہ کی جانب قضائے حاجت کے وقت رخ کرنا جائز نہیں چاہے مکان ہو یا جنگل ہو دونوں جگہ کے لئے یہی حکم ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ائمہ اور تفصیل بحث ''اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ: ۲۳ النَّهْيِ عَنْ مَّسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ہاتھ

عِنْدَ الْحَاجَةِ

سے چھونے کی ممانعت

۲۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ۔

۲۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اس کو چاہئے کہ عضومخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے (یہ حکم دائیں ہاتھ کے احترام کی وجہ سے ہے)۔

۲۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ۔

۲۵: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنا عضومخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا: مذکورہ مضمون کی روایت دوسری جگہ ان الفاظ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنا عضومخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

بَابُ: ۲۴ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَآءِ قَائِمًا

باب: صحرا میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا بیان

۲۶: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

۲۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑا (پھینکنے کی جگہ) پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت:

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ناجائز اور منع ہے۔ آپ ﷺ نے جو کھڑے ہوکر پیشاب کیا اس کی تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث میں اگرچہ آپؐ کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے لیکن حدیث قولی میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور مذکورہ بالا حدیث ۲۷ میں آپ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے جو کہ کسی مرض یا عذر کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب حدیث قولی اور فعلی میں تعارض ہو تو حدیث قولی کو ترجیح ہوتی ہے اس وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے ثابت ہے اور پیشاب کی ممانعت میں شدت سے بھی یہی قریب ہے۔

۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَانَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

۲۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے دان پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

۲۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا بَهْزٌ

۲۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے

قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُوْرٌ الْمَسْحَ۔

کوڑے پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ سلیمان نے اس قدر اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ لیکن منصور نے اپنی روایت میں مسح کرنے کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ: ۲۵ الْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

باب: مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔

۲۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے متعلق جو شخص تم لوگوں سے یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کے اس قول کو سچا نہ ماننا کیونکہ آپ ﷺ بیٹھے بغیر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا اس بابت مستقل عمل:

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناجائز ہے لیکن رسول کریم ﷺ کا اصل (مستقل) عمل مبارک یہی ہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب سے بہتر اور صحیح روایت یہی ہے۔

بَابُ: ۲۶ الْبَوْلُ اِلٰى سُتْرَةٍ يَّسْتَتِرُهَا

باب: کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوْا يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهٗ فَقَالَ اَوَ مَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ۔

۳۰: حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کے ہاتھ مبارک میں ڈھال جیسی ایک شے تھی تو آپ نے اس کو اپنے سامنے رکھا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب کیا۔ تو قوم کے بعض مشرکین (ایک روایت کے مطابق یہود) نے کہا کہ ان کو دیکھو کہ یہ نبی کس طریقہ سے خواتین کی طرح سے پیشاب کرتے ہیں۔ جناب رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو جو کہ قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی اور قوم بنی اسرائیل کے لئے یہ ہدایت تھی کہ جب ان کے کپڑے پر ناپاکی لگ جاتی تھی تو ان کو وہ کپڑا ناپاکی کی جگہ سے کاٹ ڈالنے کا حکم ہوتا۔ پس ایک شخص نے ان کو ایسا کرنے اور کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع کیا تو اس وجہ سے وہ شخص عذاب قبر میں مبتلا ہوا۔

عذاب میں مبتلا اسرائیلی شخص:

مذکورہ بالا حدیث میں قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے متعلق جوفرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اس قوم کے ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی شریعت کے حکم پر عمل کرنے اور ناپا کی کی جگہ سے کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع فرمایا تو اس حرکت کی وجہ سے وہ شخص مستحق عذاب ہوا۔ واضح رہے کہ قوم بنی اسرائیل میں یہ حکم تھا کہ اگر جسم کے کسی حصہ میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے اسی قدر کپڑا کتر ڈالتے اگر چہ یہ حکم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھا لیکن بظاہر یہ حکم خلاف عقل معلوم ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اس حکم پر عمل کرنے میں جان اور مال دونوں کا نقصان تھا پس جب ایسے حکم پر عمل کرنے سے روکنے پر بنی اسرائیل کے اس شخص کو عذاب دیا گیا تو یہ لوگ جب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی درخت وغیرہ کی آڑ میں پیشاب کرنے کو خواتین کی طرح سے پیشاب کرنے سے تشبیہ دے رہے ہیں تو یہ لوگ اور زیادہ لائق عذاب ہیں۔

بَابُ: ٢٧ التَّنَزُّهِ عَنِ الْبَوْلِ

٣١: اَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا خَالَفَهٗ مَنْصُوْرٌ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا۔

باب: پیشاب سے بچنے کا بیان

٣١: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریمؐ ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور آپؐ نے فرمایا ان دونوں قبروں کے مردے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ کسی بڑی وجہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے کھجور کی تازہ شاخ منگائی اور اس کو درمیان سے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک مردہ کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں اس وقت تک ان دونوں شخصوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت:

اس حدیث کی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعۂ وحی اس کا علم ہو گیا ہو اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی درخت ہرا بھرا رہتا ہے تو اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے تو اس کے تسبیح کرنے کی وجہ سے عذاب قبر میں کمی واقع ہو جائے گی۔ باقی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں شروحات حدیث۔

بَابُ :۲۸ الْبَوْلُ فِي الْاِنَاءِ

۳۲: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهٗ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔

باب: برتن میں پیشاب کرنا

۳۲: حضرت اُمیمہ بنت حضرت رقیقہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکڑی کا ایک پیالہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالہ میں پیشاب کیا کرتے اور اس کو اپنے تخت کے نیچے رکھ لیتے۔

برتن میں پیشاب کرنا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے لیکن پیشاب کو زیادہ دیر تک برتن میں نہ رکھا جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو جلدی پھینک دیا جائے۔

نوٹ: اب تو مکانوں کے اندر ہی بیت الخلاء بن چکے ہیں اس لئے ایسی صورتحال کم ہی درپیش آتی ہے اور اگر آتی بھی ہے تو وہ فقط بیمار یا معذور حضرات کو پیش آسکتی ہے اس کے لئے بھی مخصوص برتن ملتے ہیں جو کہ پاکی کے لئے بہترین ہوتے ہیں۔
(جامی)

بَابُ:۲۹ الْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَزْهَرُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهٗ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى قَالَ الشَّيْخُ اَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ۔

باب: طشت میں پیشاب کرنا

۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت پیشاب کرنے کے لئے طلب فرمایا تو آپ کا جسم مبارک دوہرا ہو گیا اور آپ کو احساس نہ ہوا پھر معلوم نہیں کہ آپ نے کس کو وصیت فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی بنانے کے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وصی بنایا اور مرض الموت میں بیماری کی سختی کی وجہ سے وصیت کرنے کا ہوش نہ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت نہیں فرما سکے۔

بَابُ:۳۰ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْحُجْرِ

۳۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

باب: سوراخ میں پیشاب کی ممانعت

۳۴: حضرت عبد اللہؓ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی سوراخ میں

اِبْنِ سَرْجِسَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ قَالُوْا لِقَتَادَةَ وَمَا یُکْرَہُ مِنَ الْبَوْلِ فِی الْجُحْرِ قَالَ یُقَالُ اِنَّهَا مَسَاکِنُ الْجِنِّ۔

پیشاب نہ کرے، لوگوں نے کہا کہ سوراخ کے اندر پیشاب کرنا کس وجہ سے مکروہ ہوا۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سوراخوں میں جنات رہتے ہیں۔

بَابُ:۳۱ النَّهْیِ عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ نَهٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ۔

۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے رکے ہوئے پانی (جو ایک جگہ پر ٹھہر جائے) میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

ایک کبیرہ گناہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا پانی جو کہ بہتا ہوا نہ ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے۔ اس حدیث کے فوائد معلوم کرنے کے لئے کوئی بڑی لمبی چوڑی تفصیل یا عقلی دلائل کی ضرورت نہیں۔ ایک سطحی سی عقل وفکر والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ مبارک میں ہمارے لئے کتنے فوائد پنہاں ہیں۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ یہ عمل (کھڑے پانی میں پیشاب کرنا) گناہِ کبیرہ ہے۔

بَابُ:۳۲ کَرَاهِیَةِ الْبَوْلِ فِی الْمُسْتَحَمِّ

باب: غسل خانہ میں پیشاب کی ممانعت

۳۶: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُبَارَکُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ۔

۳۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کسی) غسل خانہ میں (ہرگز) پیشاب نہ کرے کیونکہ اس عمل سے اکثر وساوس پیدا ہوتے ہیں۔

غسل خانہ اور بیت الخلاء علیحدہ بنایا جانا زیادہ بہتر ہے:

غسل خانہ میں پیشاب' پاخانہ کرنا منع ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ((ست تورث النسیان)) میں ایک عمل غسل خانہ میں پیشاب کرنے کو بھی بیان فرمایا ہے یعنی غسل خانہ میں پیشاب کرنا' دماغ میں بھول پیدا کرتا ہے اور اس حرکت سے یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ ہم نے اسی جگہ پیشاب کیا ہے۔ اب غسل کرنے میں جسم پر چھینٹ آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں پھل دار درختوں کے نیچے' سایہ کی جگہوں' پانی کے گھاٹ پر پیشاب کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ: ۳۳ السَّلَامِ عَلٰی مَنْ یَّبُوْلُ

باب: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا

۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِیْصَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ کے نزدیک سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے' اُس شخص نے آپ کو اسی حالت میں سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (فراغت کے بعد جواب دیا)۔

بَابُ: ۳۴ رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَیْنٍ اَبِیْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَیْهِ۔

۳۸: حضرت مہاجر بن قُنفذؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (پہلے) وضو کیا جب وضو سے فراغت ہوگئی تو ان کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ: ۳۵ رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت

۳۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ اَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ اَوْرَوْثٍ۔

۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید سے استنجا کی ممانعت ارشاد فرمائی ہے۔

ہڈی سے استنجا:

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ جنات کی خوراک ہے یعنی ہڈی جنات کی خوراک اور گوبر' جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔ اور ایسی چیز بھی استعمال نہ کرے جو دوسروں کے کام آ سکتی ہو جیسے روئی وغیرہ۔

بَابُ: ۳۶ النَّهْیِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

باب: لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۰: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِیْ ابْنَ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ

۴۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تم سب کیلئے باپ کے درجہ میں ہوں (تعلیم و تربیت اور خیرخواہی کے اعتبار سے) اِس وجہ سے میں تم کو یہ بات سکھاتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ...... بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاءِ حاجت کیلئے جائے تو بیت اللہ کی طرف چہرہ نہ کرے اور نہ اس طرف پشت کرے اور نہ وہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ نے ہم کو تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا نیز پرانی ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ: ٣٧ النَّهْيِ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

باب: استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے سے متعلق

۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةِ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا اَوْنَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ۔

۴۱: حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دی یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ حضرت سلیمانؓ نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم کو پاخانہ کرنا بھی سکھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔

یہود کا اعتراض:

واضح رہے کہ ایک کافر نے اور بعض روایات کے مطابق کسی یہودی نے بطورِ اعتراض بلکہ حقارت آمیز طرز سے کہا تھا کہ تمہارے صاحب یعنی نبی نے تم کو معمولی معمولی بات پیشاب، پاخانہ تک کی ہدایت دی گویا اس طرح اس کافر نے اسلام کا مذاق اڑایا تھا جس کا حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے حکیمانہ جواب دے دیا۔

بَابُ: ٣٨ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

باب: دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ قَالَ هٰذِهٖ رِكْسٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ۔

۴۲: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تین پتھر لے آؤ۔ (باوجود تلاش کے) مجھ کو صرف دو پتھر ہی مل سکے' تو میں گوبر کا ایک ٹکڑا اُن دو پتھروں کے ساتھ لے آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لئے جبکہ گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا: یہ تو ''رِکس'' ہے (پہلے تو پاک تھا' اب یہ ناپاک ہوگیا) کیونکہ پہلے یہ (گوبر) کھانا تھا لیکن اب یہ گوبر ہوگیا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ''رِکس'' سے مراد جنات کی غذا ہے۔

بَابُ:۳۹ الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتَطَابَةِ بِحَجَرٍ وَّاحِدٍ

باب: پتھر سے استنجا کرنے کی رخصت واجازت کا بیان

۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

۴۳: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص استنجا کرے تو اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے۔

طاق ڈھیلے سے مراد:

یہ ہے کہ استنجا طاق عدد یعنی ایک' تین' یا پانچ عدد سے کرے اگر چہ ایک ڈھیلا بھی استنجا کے لئے کفایت کرتا ہے۔

بَابُ:۴۰ الْاِجْتِزَآءِ فِی الْاِسْتَطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا

باب: اگر صرف مٹی یا ڈھیلوں سے استنجا کرلیا جائے؟

۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تَجْزِیْ عَنْهُ۔

۴۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کے لئے جائے تو چاہئے کہ وہ استنجا کے لئے اپنے ساتھ تین پتھر (یا مٹی کے ڈھیلے) لے جائے اس لئے کہ پہلے تین پتھر اس کو استنجا کے لئے کافی ہیں۔

بَابُ: ۴۱ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْمَآءِ

باب: پانی سے استنجا کا حکم

۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَ غُلَامٌ مَعِیَ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِنْ مَّآءٍ فَيَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ۔

۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کرنے جاتے تو میں اور میرا ایک ساتھی لڑکا' پانی کا ڈول اٹھا کر (ساتھ) چلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے۔

۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَآءِ فَاِنِّیْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

۴۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا کہ تم اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم دو کیونکہ مجھے اس طرح کی بات بتلانے میں شرم وحیا محسوس ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔

استنجا کے لئے عمل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب' پاخانہ سے فارغ ہوتے تو پہلے مٹی کے ڈھیلے (یا پتھر) لیتے اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے کہ یہ عمل افضل ہے۔ اگرچہ استنجا میں صرف ڈھیلے یا پانی پر قناعت کافی ہے۔

بَابُ: ۴۲ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْيَمِيْنِ

باب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي اِنَائِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ۔

۴۷: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو اس کو چاہئے کہ وہ پانی کے برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرے یا سونتے (جھاڑے)۔

مسائلِ استنجا:

مذکور بالا حدیث ۴۴ سے معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور نجاست نکلنے کی جگہ پانی بہانا بہتر ہے لیکن اگر پانی نہ لے سکے تو یہ بھی کافی ہے بشرطیکہ ناپاکی اپنی جگہ سے نہ بڑھی ہو ورنہ پانی کا استعمال کرنا لازم ہے اور مذکور بالا حدیث ۴۷ سے معلوم ہوا کہ پیشاب پاخانہ کے وقت شرم گاہ کو دائیں سے چھونا منع ہے اسی طرح سے شرم گاہ کو بعد میں بھی دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ اسی حدیث سے پانی لینے کے آداب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ برتن کے اندر سانس لینے کے بے شمار نقصانات جبکہ منہ برتن سے باہر نکال کر سانس لینے کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز پانی کو ایک گھونٹ میں پینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۴۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ابْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ۔

۴۸: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونک مارنے اور دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی (شدید) ممانعت بیان فرمائی ہے۔

استنجا کے ڈھیلوں کی مقدار:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے بارے میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ استنجا تین ڈھیلوں سے ہی ضروری ہے اور اس عدد میں کمی زیادتی جائز نہیں ہے یعنی نہ تو تین پتھر سے کم میں استنجا جائز ہے اور نہ زیادہ میں اور حدیث مبارکہ کے جملے ''دون'' بمعنی

غریب ہے اس سلسلہ میں صاحب نسائی فرماتے ہیں: ''قال الزر کشی فی التخریج وقع لابن حزم الی ان قال فقال لا یحزی احد ان یستنجی مستقل القبلة الی انه لا تجوز الزیادة علی ثلاثة احجار وقال لان دون تستعمل فی کلام العرب بمعنی غیر'' الخ (زهر الربی عملی حاشیه سنن نسائی ص: ۹۰)

۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا لَنَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ۔

۴۹: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے حضرت سلمانؓ سے کہا کہ ہم تمہارے صاحب یعنی رسول کریم ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ وہ تم کو (پیشاب) پاخانہ تک کرنا سکھلاتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ تم لوگ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور استنجا کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا نہ کرے۔

بَابُ: ۴۳ دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجا کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا

۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّا فَلَمَّا اسْتَنْجٰى دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ۔

۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین سے رگڑا۔

زمین سے ہاتھ رگڑنے کی وجہ:

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اس وجہ سے رگڑا تھا تاکہ ہاتھ بالکل پاک وصاف ہو جائے اور ناپاکی کا اثر بالکل زائل ہو جائے۔ طبرانی نے نقل کیا ہے کہ مذکور بالا حدیث کو حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضرت ابراہیم بن جریر کے علاوہ روایت نہیں کیا اور حضرت شریک کے علاوہ کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابن قطان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دو علتیں ہیں ایک تو شریک کی روایت دوسرے حضرت ابراہیم بن جریر کہ جس کا حال نہ معلوم۔ بہرحال امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قال الطبرانی لم یروه حسن ابی زرعة الا ابراهیم بن جریر تفرد به شریك وقال ابن قطان بهذا الحدیث علتان احدهما شریك فهو سیئی الحفظ ومشهورة باللّٰه لیس والثانیة ابراهیم بن جریر فانه لا یعرف حاله الخ۔ زهر الربی علی حاشیة النسائی ص: ۹۰

۵۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِيْ ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيُّ قَالَ

۵۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَيْتُهُ بِالْمَآءِ فَاسْتَنْجٰى بِالْمَآءِ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَدَالَكَ بِهَا الْاَرْضَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے گئے اور پاخانہ سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے جریر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانی لاؤ۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) پانی لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجا کیا اور زمین پر ہاتھ رگڑے۔

بَابُ ۴۴ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی میں ناپاکی کی حد کا بیان

۵۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

۵۲: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اُس پانی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ جس پر درندے اور چوپائے آتے ہیں (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہیں اور اس پانی میں پیشاب کر جاتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلہ ہو جائے تو پانی ناپاکی کے لائق نہیں رہتا۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں پانی کے دو قلے مقدار ہونے کی صورت میں اس میں ناپاکی کے مؤثر نہ ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ پر حضرات علماء کرام نے تفصیل بحث فرمائی ہے اور یہ حدیث کتاب الطہارت کی ان احادیث مبارکہ میں سے ہے کہ جس کے بارے میں علمائے کرام اور حضرات محدثین نے تفصیل اور تحقیقی کلام فرمایا ہے۔ اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جو کہ بذل المجہود شرح ابوداؤد اور فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اور تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں جو بحث مذکور ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانی سے مراد سرزمین عرب کا وہ پانی ہے جو کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان عام طور سے پایا جاتا ہے جو کہ پہاڑوں اور چشموں سے بہتا ہوا نکلتا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ پانی عام طریقہ سے دو قلے سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اور یہ چلتا ہوا پانی ہوتا ہے اور جس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ایسے پانی سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ جس کو درندے اور چوپائے آ کر پیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح آزادانہ طریقہ سے جنگل اور وادی ہی میں جانور آ کر پانی پیتے ہیں اور عام طور سے مکانات میں آزادانہ طریقہ سے درندے اور چوپائے دوسری جگہ سے آ آ کر پانی نہیں پیتے۔

اس جگہ زیادہ سے زیادہ معمولی طریقہ سے یہ اشکال کیا جا سکتا ہے کہ اگر مراد جاری پانی تھا تو قلتین ہی کس وجہ سے فرمایا گیا؟ اور قلتین ہی کی کیوں تحدید فرمائی گئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ پر لفظ دو قلے کی تحدید نہیں بلکہ واقعہ کا بیان ہے اور غالباً اس

ہے مقصود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قلتین سے کم پانی میں جاری پانی ہونے کے باوجود پانی کے اوصاف میں تبدیلی کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے امام مالکؒ نے یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ جس وقت تک پانی کے تین اوصاف (رنگ، بو، مزہ) میں سے کسی وصف میں تبدیلی نہ ہو تو اس وقت تک وہ پانی ناپاک کی گرنے کے باوجود نجس نہیں ہوگا چاہے وہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عمل اس حدیث مبارکہ پر علی الاطلاق نہیں ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کا سیاق وسباق اس کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے کیونکہ اگر حدیث مبارکہ کا ظاہر مراد لیا جائے تو حدیث کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ وہ کنواں کوڑی کے طور پر مستعمل ہوتا ہے اس وجہ سے احناف نے اس حدیث کی تاویل کی ہے جس میں سے راجح تاویل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس کنویں کے چاروں طرف جو ناپاک اشیاء پڑی رہتی ہیں اس لئے ایسا تو نہیں کہ ہوا سے اڑ کر اس کنویں میں کوئی چیز نہ گرتی ہو اور یہ سوال بطور وہم کے تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث مطالعہ فرمائیں۔ (قاسمی)

بَابُ ۴۵ تَرْكِ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنا

۵۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمَ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

۵۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عہدِ نبوی میں) ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ یہ دیکھ کر لوگ اس کی جانب (مارنے کے لئے) دوڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو اور تم اس کو پیشاب سے نہ روکو۔ جب وہ شخص فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور وہاں بہا دیا۔

۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ۔

۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی (لانے کے لئے) حکم فرمایا چنانچہ ایک ڈول پانی اس جگہ بہا دیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو مارنے سے منع فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اگر اس شخص کو صحابہؓ مارتے تو وہ شخص اسی طرح سے مسجد سے پیشاب کرتا ہوا نکلتا اور اس طرح سے ناپاکی مسجد میں اور زیادہ بڑھ جاتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوف زدہ ہو کر پیشاب روک لیتا تو ممکن ہے کہ کسی شدید درد یا تکلیف (مثلاً آج کل کی جدید تحقیق کے مطابق (Prostate Gland) نامی بیماری) میں مبتلا ہو جاتا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی غلط حرکت دیکھنے کے باوجود ازراہِ شفقت منع نہیں فرمایا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص نومسلم تھا اگر صحابہؓ اس کے ساتھ مار پیٹ کرتے تو ممکن تھا کہ وہ اسلام سے ہی منحرف ہو جاتا۔ محدثین نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں بذل المجہود، فتح الملہم شرح مسلم، زہر الربی حاشیہ نسائی شریف۔

۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

۵۵: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگ بئر بضاعہ (مدینہ منورہ میں ایک کنویں کا نام) کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں اور بئر بضاعہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے اور مرے ہوئے کتے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث سے حنفیہ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ پانی کے کم یا زیادہ ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ دراصل اعتبار رائے مبتلی بہ پر ہے البتہ بعد کے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ جو پانی دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑے حوض میں ہو تو اس میں ناپاکی گرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل وہ حدیث مبارکہ بھی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ پانی میں نہ ڈالے کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ نیند کی حالت میں کہاں کہاں پڑا؟ مذکورہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو وہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں کمی ہو تو ناپاکی کے گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

۵۶: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اس پر لوگ چیخ پڑے۔ رسول کریم نے اس ماحول کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی اس جگہ بہانے کا حکم فرمایا۔

۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو گیا اور اُس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس نے جس جگہ پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول ڈال دو۔ کیونکہ تم لوگ دنیا میں سہولت اور آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو۔

دین میں آسانی:

مطلب یہ ہے کہ دین میں جہاں تک ہو سکے دائرہ شرع میں رہتے ہوئے آسانی دو۔ جناب رسول کریم ﷺ بھی بنی

نوع انسان کی آسانی کے لئے بھیجے گئے اور یہی حال حضرات صحابہ کرام ﷺ کا ہے۔ نیز الدِّیْنُ یُسْرٌ کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں میں آپ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ حدیث میں روایت کردہ واقعہ بھی اس کا مظہر ہے۔

بَابُ ۴۶ الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی سے متعلق

۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ وَ قَالَ خِلَاسٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر (بعد میں) اُس پانی سے وضو (بھی) کرے۔

۵۹: اَخْبَرَنَا يعقوب بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كَانَ يَعْقُوْبُ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا بِدِيْنَارٍ۔

۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر اس پانی سے غسل کرے کیونکہ احتمال ہے کہ پھر پیشاب (ہی) ہاتھ میں آ جائے (البتہ) جو پانی بہہ رہا ہو اس میں پیشاب کرنا درست ہے کیونکہ اس میں ناپاکی نہیں ٹھہر سکتی۔

بَابُ ۴۷ فِيْ مَآءِ الْبَحْرِ

باب: سمندری پانی کا بیان

۶۰: اَخْبَرَنَا قتيبة عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

۶۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہؐ! تم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ کچھ پانی رکھ لیتے ہیں اگر ہم لوگ اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں اس وجہ سے کیا ہم لوگ سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندری پانی پاک ہے اور اس کا مُردہ حلال ہے۔

سمندری پانی:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں سوال کرنے والے صحابی نے صرف سمندری پانی کا حکم دریافت کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ساتھ ساتھ سمندر کی غذا سے متعلق اور اس کے اندر رہنے والے جانور اور اس کے مردے کے بارے میں حکم ارشاد فرما دیا کہ اس کا مردہ حلال ہے۔ یعنی سمندر کے اندر جس قدر جانور رہتے ہیں وہ تمام کے تمام حلال ہیں۔ علاوہ اس مچھلی کے کہ جو سمندر میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر الٹا ہو کر تیرنے لگ جائے جس کو اصطلاحِ شریعت میں سمک طافی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ مندرجہ بالا حدیث کو بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بنی نوح انسان کے لئے اسلام کی طرف سے دی گئی ایک بہت بڑی سہولت کی رہنمائی کرتی ہے اور حدیث کی بیشتر کتب میں یہ حدیث بیان فرمائی گئی ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اس حدیث میں اگر چہ سوال صرف پانی سے متعلق تھا لیکن جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے پینے کا حال اس وجہ سے ارشاد فرما دیا کیونکہ سمندر کا پانی نمکین اور کھارا ہونے کی وجہ سے سائل کو اشکال تھا۔ اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ سمندر کے اندر جانور کے مر جانے اور اس کا رنگ بدلا ہوا محسوس ہونے کی وجہ سے سائل کے ذہن میں شک ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اس کے مردے کے بارے میں بھی فرما دیا۔ اس کا مردہ بھی حلال ہے اور اس کا حکم زمین اور خشکی کے مردے سے بالکل مختلف ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے۔

بَابُ ۴۸ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

باب: برف سے وضو کرنے کا بیان

۶۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاموش رہنے کے وقفہ کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دُعا پڑھتا ہوں: ''اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ بَرَدِ'' یعنی: ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے کہ جیسا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! مجھ کو میرے گناہوں سے ایسے پاک وصاف کر دے کہ جیسے سفید کپڑا۔ اے اللہ! مجھ کو دھو ڈال' میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے۔

برف سے وضو:

حضرت امام نسائیؒ نے مذکورہ بالا دعا سے استدلال فرمایا ہے کہ برف سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برف سے گناہوں کے دھونے کی دعا مانگی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برف سے وضو کرنا جائز ہے لیکن برف جما ہوا نہیں بلکہ بہنے والا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: یمکن ان یکون المراد بالوضوء بالثلج الماء الھزاب بحیث بقی فیه قطعات الجمود الخ ص: ۱۰' سنن نسائی' مطبوعہ دیوبند۔ اور برف سے وضو کی بحث کے سلسلہ میں صاحب نسائی نے زہر الرابی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں برف سے جو مثال مندرجہ بالا حدیث میں دی گئی ہے یہ دراصل مبالغہ کا کنایہ ہے یعنی مبالغہ کے طور پر فرمایا گیا ہے ورنہ گرم پانی' میل اور گندگی کو زیادہ پاک وصاف کرتا ہے اور برف اور ٹھنڈا پانی میل کو اسقدر صاف نہیں کرتا۔ اور صاحب نسائی نے حضرت علامہ خطابی کے حوالہ سے مزید تحریر فرمایا ہے کہ

اصل میں یہ مثالیں ہیں اور حضرت علامہ کرمانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گناہوں کو دوزخ کی آگ فرمایا یہی وجہ ہے گناہ انسان کو دوزخ میں لے جاتے ہیں اور حدیث بالا میں گناہ کو ان کے مٹ جانے سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۴۹ الْوُضُوْءُ بِمَآءِ الثَّلْجِ

٦٢: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب: برف کے پانی سے وضو

٦٢: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرا دل گناہوں سے اس طرح سے صاف کر دے کہ جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے سے میل کو۔

بَابُ ۵۰ الْوُضُوْءُ بِمَآءِ الْبَرَدِ

٦٣: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلٰی مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ اَوْسِعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب: اولوں کے پانی سے وضو

٦٣: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ایک جنازہ کی نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ نے دُعا مانگی: اے اللہ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما اس کو عافیت عطا فرما' اس کے گناہوں سے درگزر فرما دے' اچھی طرح اس کی مہمانی فرما اور اس کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما دے اور اس کے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں سے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۵۱ سُؤْرُ الْكَلْبِ

٦٤: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

٦٤: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن سے پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

کتے کے جوٹھے کے متعلق مسائل:

کتے کے جوٹھے کے بارے میں حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتا نجس العین ہے اور اس کے برتن وغیرہ کو سات مرتبہ دھونا ضروری ہے اور دوسری نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونا کافی نہیں ہے اور چھ مرتبہ پانی سے دھو کر ساتویں مرتبہ مٹی لگا

کر دھونا چاہئے اور مٹی سے مانجھنا چاہئے لیکن امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا جوٹھا بھی اسی طرح سے ناپاک اور نجس ہے لیکن اس کا جوٹھا تین مرتبہ پاک کرنے سے پاک ہو جائے گا اور اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول دوسری روایت ہے کہ جس میں ثلاث مراتِ کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں۔ اور امام طحاویؒ نے بھی ان کے قول کو نقل فرمالیا ہے۔ بہرحال کتے کے معنوی خباثت اور اس کے نجس ہونے اور یہاں تک کہ جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر رحمت کے فرشتے تک داخل نہ ہونے والی روایات وغیرہ کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ کتے کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونا مستحب فرماتے ہیں اور تین مرتبہ دھونا فرض قرار دیتے ہیں۔

مسلم معاشروں میں گزشتہ چند برسوں میں لوگوں کے اندر کتے پالنے کا شوق کافی بڑھ گیا ہے' جس کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ لوگوں کی توجہ ان احادیث مبارکہ کی طرف دلائی جائے اور ان خطرات کی طرف مبذول کرائی جائے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جبکہ لوگ کتا پالنے ہی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خوش طبعی بھی کرنے لگتے ہیں اور اس کو چومتے بھی ہیں' نیز اس کو اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ہاتھ چاٹ لے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچا ہوا کھانا کتوں کے آگے اپنے کھانے کی پلیٹوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عادتیں ایسی معیوب ہین کہ ذوقِ سلیم ان کو قبول نہیں کرتا اور یہ شائستگی کے خلاف ہیں۔ مزید برآں یہ صحت و نظافت کے اصول کے بھی منافی ہیں۔

طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کتے کو پالنے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے جو خطرات انسان کی صحت اور اس کی زندگی کو لاحق ہوتے ہیں ان کو معمولی خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو اپنی نادانی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتوں کے جسم پر ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو دائمی اور لا علاج امراض کا سبب بنتے ہیں بلکہ کتنے ہی لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

اس جرثومہ کی شکل فیتہ کی ہوتی ہے اور یہ انسان کے جسم پر پھنسی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ گو اس قسم کے جراثیم مویشیوں اور خاص طور سے سوروں کے جسم پر بھی پائے جاتے ہیں لیکن نشو و نما کی پوری صلاحیت رکھنے والے جراثیم صرف کتوں کے جسم پر ہوتے ہیں۔

انسان اگر اپنی صحت کو محفوظ اور اپنی زندگی کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کتوں کے ساتھ خوش طبعی نہیں کرنا چاہئے، انہیں قریب آنے سے روکنا چاہئے، بچوں کو ان کے ساتھ گھل مل جانے سے باز رکھنا چاہئے۔ کتوں کو ہاتھ چاٹنے کے لئے چھوڑ نہیں دینا چاہئے اور نہ ان کو بچوں کے کھیل کود اور تفریح کے مقامات یں رہنے اور وہاں گندگی پھیلانے کا موقع دینا چاہئے۔ لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کتوں کی بڑی تعداد بچوں کی ورزش گاہوں میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ان کے کھانے کے برتن الگ ہونا چاہئیں۔ انسان اپنے کھانے کے لئے جو پلیٹیں وغیرہ استعمال کرتا ہے ان کو کتوں کے آگے چاٹنے کے لئے نہ ڈال دیا جائے اور نہ ان کو بازاروں اور ہوٹلوں وغیرہ میں داخل ہونے دیا جائے۔ غرضیکہ پوری احتیاط سے کام لے کر ان کو کھانے پینے کی تمام چیزوں سے دور رکھا جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج کل جدید سائنس نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ کتے کے جھوٹے میں زہریلے جراثیم ہوتے ہیں جب

تک سات مرتبہ ان کو نہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے صاف نہ کیا جائے تو وہ زہریلے جراثیم ختم نہیں ہوتے اس وجہ سے تین مرتبہ دھونے سے اگرچہ طہارت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن اطمینان اور شفاء سات مرتبہ دھونے میں ہے اس طرح سے سات مرتبہ دھونے والی اور تین مرتبہ دھونے والی دونوں قسم کی روایات میں تطبیق بھی ہو جائے گی اور امام ابوحنیفہؒ والی دلیل جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے اس کو حضرت ابن عدیؒ نے مرفوع قرار دیا ہے البتہ دارقطنی نے اس کو کمزور کہا ہے۔ حاشیہ نسائی شریف میں ہے:قال ابن حجر رحمه الله تعالى قد ورد الامر بالا راقة ايضًا من طريق عطاء عن ابى هريرة رضى الله عنه مرفوعًا اخرجه ابن عدى لكن فى رفعه نظر زير الربى على نسائى ،ص: ۱۰ یہ بات بھی ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ پاک کرنے سے متعلق جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کھانے یا پانی وغیرہ کو پھینک دو اور بہا دو پھر صاف کر کے تین مرتبہ پاک کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کا یہی حاصل ہے۔

۶۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا مُنہ ڈال کر چپ چپ کر کے پئے تو اس برتن کو سات مرتبہ (پاک کرنے کے لیے) دھوئے۔

۶۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

۶۶: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

بَابُ ۵۲ الْاَمْرِ بِاِرَاقَةِ مَا فِی الْاِنَاءِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ الْكَلْبُ

باب: جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو برتن میں جو کچھ ہو اس کو بہا دینا چاہئے

۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَلِیَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلٰى قَوْلِهٖ فَلْيُرِقْهُ)۔

۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا مُنہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو جو کچھ اس برتن میں موجود ہو وہ بہا دو اس کے بعد سات مرتبہ اُس برتن کو دھو لو۔

ایک مستحب حکم:

اس حدیث سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے لیکن احناف کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جس طریقہ سے دیگر نجاسات تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے کتے کا جوٹھا بھی تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اس حدیث مبارکہ کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث استحباب کو ظاہر کرتی ہے یعنی تین مرتبہ دھونا لازم ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا چاہئے کیونکہ جراثیم کتے کے جوٹھے میں ہوتے ہیں وہ مٹی کے مانجھنے ہی سے ختم ہوتے ہیں۔ حنفیہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے جو کہ اس سے آگے مذکور ہے۔

بَابُ ۵۳ تَعْفِيْرُ الْاِنَاءِ الَّذِيْ وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

باب: جس برتن میں کتا مُنہ ڈال کر پی لے تو اس کو مٹی سے مانجھنا

۶۸: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا لیکن شکاری کتے اور بکریوں کے گلے کا محافظ کتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کتے کے پالنے کی اجازت عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ میں اس برتن کو مٹی سے مانجھ کر وضو کرو۔

کتے کے جوٹھے برتن کو دھونے کی بابت:

مذکورہ بالا روایت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ کتے کے جھوٹے پانی والے برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھونا اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے صاف کرنا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہی فرماتے ہیں کہ آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا واجب ہے سابق میں اس مسئلہ کی تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

بَابُ ۵۴ سُؤْرُ الْهِرَّةِ

۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا

باب: بلّی کے جوٹھے سے متعلق

۶۹: حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ ابوقتادہؓ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کی کہ جس کے یہ معنی تھے کہ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھا کہ اس دوران بلّی آ گئی اور وہ پینے لگی۔ ابوقتادہؓ نے اس بلّی کے پینے کے لئے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس

فَجَآءَ تْ ھِرَّۃٌ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَاَصْغٰی لَھَا الْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ کَبْشَۃُ فَرَآنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِی فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

نے جی بھر کر پانی پی لیا۔ حضرت کبشہؓ نے کہا کہ پھر مجھ کو جو دیکھا تو میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب اور حیرت کر رہی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلی تو ناپاک نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے آس پاس گھومنے والوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس سے ابتلائے عام ہے اور شب و روز وہ مکانات میں آتی جاتی اور گھومتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا جوٹھا پاک ہے۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ بلی کے جوٹھا پانی سے وضو میں کوئی حرج نہیں البتہ جوٹھے پانی کے علاوہ دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ ۵۵ سُؤْرُ الْحِمَارِ

۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَنْھَاکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّھَا رِجْسٌ۔

باب: گدھے کے جوٹھے سے متعلق

۷۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی کریم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اس نے بیان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

بَابُ ۵۶ سُؤْرُ الْحَائِضِ

۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَیَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاہُ حَیْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ وَکُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَآءِ فَیَضَعُ فَاہُ حَیْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ۔

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا

۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہڈی کو چوسا کرتی تھی اس کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر چوسا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر جناب رسول کریم ﷺ بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوا کرتی تھی۔

بَابُ ۵۷ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِیْعًا

۷۲: اَخْبَرَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنَ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءَ یَتَوَضَّئُوْنَ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ جَمِیْعًا۔

باب: مرد اور عورت کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان

۷۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خواتین اور مرد سب ایک ساتھ ہی وضو کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ ایک برتن سے سب وضو کرتے)۔

بَابُ ۵۸ فَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے غسل سے بچا ہوا پانی

۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَآءِ الْوَاحِدِ۔

۷۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتی تھیں۔

ایک مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کرتے تھے اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک برتن سے وضو یا غسل کرے۔ خواہ عورت برتن میں پہلے ہاتھ ڈالے یا مرد پہلے ہاتھ ڈالے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ (مؤطا)

بَابُ ۵۹ الْقَدْرِ الَّذِیْ يَكْتَفِیْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے لئے کس قدر پانی کافی ہے؟

۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

مکوک کیا ہے؟ مکوک عرب کا ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے۔ امام بخاری اور مسلمؒ نے بھی اس سلسلہ میں ایک روایت حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) مد سے وضو اور صاع کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مکوک ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس میں تقریباً ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن امام بغویؒ اس سلسلہ میں یہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ پر مکوک سے مراد مد ہے اور دلیل اس سے آگے والی روایت ہے کہ جس میں بوضاحت مد پانی کا برائے وضو استعمال فرمانا مذکور ہے۔ آج کل حجاز کے حضرات کے نزدیک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور عراق کے حضرات کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے ایک صاع کی مقدار چار مد ہوئی۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الربی تحریر فرماتے ہیں:

المكوك بفتح الميم و تشديد الكاف قال فى النهاية اراد به المد وقيل الصاع ، والاول اشبه الخ ... ويختلف مقداره باختلاف اصطلاح الناس عليه فى البلادقال والمكاكى جمع مكوك ... واختلفوا فى المد فقيل المد رطل وثلث بالعراق به يقول الشافعى وقيل هو اطلاق وبه اخذ ابو حنيفه واستدل بمارو رواه الدارقطنى عنس انس رضى الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يتوضاء بمد رطلين ويغتسل بالصاع ثمانية ارطال حاشیہ نسائی ص ۱۱۔ مزید تفصیل کے لئے

رسالہ اوزانِ شرعیہ حضرت مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان ملاحظہ فرمائیں یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اوّل میں شائع شدہ ہے علیحدہ سے دستیاب نہیں ہے۔ (قاسمی)

۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِيْ وَهِيَ اُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ فَاُتِيَ بِمَآءٍ فِي اِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ اُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

۷۵: حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پانی کا برتن لایا گیا کہ جس میں دوتہائی مد پانی تھا شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی سے) دھویا اور ان کو ملا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں مسح فرمایا اور مجھے یہ بات نہیں یاد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اُوپر کی طرف مسح فرمایا (یا نہیں؟)

بَابُ ۶۰ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں نیّت کا بیان

۷۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَرْثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ اِلٰى وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ۔

۷۶: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا اعتبار (دراصل) نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہی ہے جس کے لئے اس نے نیت کی ہے (یعنی کوئی برا عمل ثواب کا اہل نہیں ہے اور برے کام کرنے والے کو اجر نہ مل سکے گا) تو جس کی نیت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی وہ شخص عنداللہ اجر وثواب کا مستحق ہے اور جس کی ہجرت دُنیا کے لئے ہوئی کہ (وہ یہ نیت کرے کہ میں اس عورت کو حاصل کرلوں) تو اس کی نیت اسی کے لئے ہے کہ جس کے لئے اس نے ہجرت کی یعنی دُنیا اور عورت کے حاصل کرنے کی نیت کرنے سے وہ نیت اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لئے نیت شمار نہ ہوگی۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے:

مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دوسری کتب میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک شخص نے مدینہ منورہ کی طرف صرف ایک عورت کے حاصل کرنے کے واسطے نیت کر کے ہجرت کی لوگوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے خدمت نبوی میں یہ واقعہ بیان کیا۔ اس پر جناب رسول کریم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ جیسی نیت ویسا بدلہ' برے کام یا دنیا کے حاصل کرنے سے ثواب سے محروم رہے گا اور نیک کام کر لئے ہجرت کرنے سے اجر کا مستحق ہوگا اور بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کو اگر ادا کر دیا لیکن نیت یاد نہ تھی تو ثواب کا مستحق ہوگا جیسے کہ نماز تو ادا کر دی لیکن نیت

کرتے وقت زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کئے تو وہ عمل پھر بھی باعث اجر بن جائے گا جیسے کہ نماز کی نیت دل سے کر لی لیکن زبان سے الفاظ نیت ادا نہ کیے تو نماز ہوگئی اور اس کا ثواب بھی ملے گا۔ لیکن فقہاء کرام نے نماز کے لئے زبان سے کہنے کو مستحب قرار دیا ہے اور نیت سے متعلق مزید تفصیل بحث کے لئے اردو میں ایضاح البخاری شرح بخاری مطالعہ فرما سکتے ہیں اور فتح الملہم شرح مسلم میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بحث مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

بَابُ ٦١ الْوُضُوْءِ مِنَ الْاِنَآءِ

باب: برتن سے وضو

۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَآءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس روز نماز عصر کے ادا کرنے کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ مل سکا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اُنگلیوں سے پانی ٹپک رہا تھا یہاں تک کہ اخیر میں جو شخص تھا اس نے بھی وضو کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ:

مذکورہ بالا روایت میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور حاصل حدیث یہ ہے کہ تمام حضرات نے اسی پانی سے وضو کیا۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الربیٰ لکھتے ہیں: ای یخرج من نفس اصابعه ینبع من ذاك الماء ... قال التیمی یری توضوء کلهم حتی وصلت النوبه الی الاخرة قال الکرمانی ای توضا الناس حتی توضا الذین عند اخرهم ...... ملخصاً من حاشیہ النسائی ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند۔

۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَاُتِيَ بِتَوْرٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفٌ

۷۸: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ مل سکا۔ آپؐ کے پاس ایک کڑاہی پانی کی پیش کی گئی۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال لیا۔ تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اُنگلیوں سے نکل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ آ جاؤ پاک پانی کے پاس اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے پاس آ جاؤ۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ تم لوگ کتنے آدمی تھے اس روز؟ انہوں

وَخَمْسُمِائَةٍ۔

نے کہا کہ ایک ہزار پانچ سو افراد تھے۔

بَابُ ۶۲ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مَّاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَآءِ وَيَقُوْلُ تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ۔

باب: بوقت وضو بسم اللہ پڑھنا

۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے وضو کا پانی طلب کیا اور فرمایا: تم میں سے کیا کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا تم لوگ اللہ کے نام سے وضو کرو تو میں نے یہ منظر دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا' یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا اور کوئی شخص وضو سے باقی نہ بچا۔ ثابتؒ نے انسؓ سے پوچھا کہ آپ کل کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: تقریباً ستر۔

بَابُ ۶۳ صَبِّ الْخَادِمِ الْمَآءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ

۸۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ وَّيُوْنُسَ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَوَضَّاَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ۔

باب: اگر خادم وضو کرنے والے شخص کے اعضاء پر وضو کا پانی ڈالتا جائے

۸۰: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) پانی ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مالک نے عروہ بن مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

وضو میں مدد لینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ خادم سے وضو میں مدد لینا درست ہے اگر چہ بہتر یہی ہے کہ بلاضرورت خادم سے وضو میں مدد نہ لے بلکہ خود ہی اعضائے وضو پر پانی ڈالے اور مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل مبارک بیان جواز کے لئے ہے۔

بَابُ ٦٤ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب: اعضاء کوایک ایک مرتبہ دھونا

۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: کیا میں تم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر آپ ؐ نے وضوفرماتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء کودھویا۔

بَابُ ٦٥ الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَانَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ۔

باب: اعضاء کوتین تین مرتبہ دھونا

۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو انہوں نے ہر ایک عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سے کیا کرتے تھے یعنی عمل نبوی اسی طرح سے تھا۔

بَابُ ٦٦ صِفَةِ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ

۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِیُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ حَتّٰى رَدَّهٗ اِلَى الْمُغِيْرَةِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا اَحْفَظُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا اَنَّ الْمُغِيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِیْ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّیْ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ وَّمَعِیَ سَطِيْحَةٌ لِیْ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهٖ شَيْئًا وَّعِمَامَتِهٖ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب: وضو کا طریقہ' دونوں ہاتھ دھونا

۸۳: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے میرے پیٹ میں اپنا عصا مبارک چبھویا۔ اس کے بعد آپ مڑ گئے۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایسی زمین پر تشریف لائے جو کہ ایسی ایسی تھی۔ آپ نے اس جگہ اونٹ بٹھلایا پھر آپ تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آپ میری نگاہ سے غائب ہو گئے' اس کے بعد آپ تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ اُس وقت میرے پاس ایک پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں اس کو لے کر حاضر ہوا اور آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں پہونچے اور چہرہ مبارک دھویا' اِس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دھونے کا قصد فرمایا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک شام کا تیار کردہ تھا کہ جس کی آستین تنگ تھی اس وجہ سے اس کی آستین اوپر نہ چڑھ سکی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چوغہ مبارک کے نیچے سے نکال لیا۔ اور چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد حضرت مغیرہ نے عمامہ اور پیشانی کا حال (مسح) بیان فرمایا۔ حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ جو بات میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے موزوں پر

لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهٗ فَنَهَانِیْ فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَ قَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا۔

مسح فرمایا اس کے بعد فرمایا اب تم ضرورت سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ آئے تو اس وقت امام عبدالرحمن بن عوفؓ تھے اور وہ اس وقت نمازِ فجر کی ایک رکعت ادا فرما چکے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت عبدالرحمنؓ کو مطلع کر دوں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں لیکن آپ نے اس بات کی ممانعت فرما دی پھر جس قدر ہمیں جماعت سے نماز ملی تھی اس کو پڑھا اور جس قدر نماز ہم سے قبل ادا کی جا چکی تھی اس کو سلام کے بعد مکمل فرمایا۔

بَابُ ۶۷ كَمْ تُغْسَلَانِ

باب: اعضاء کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا۔

۸۴: حضرت ابن ابی اوسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں تین تین بار دھونا افضل ہے۔ دو بار جائز ہے اور ایک بار بھی کفایت کرتا ہے جب تم اچھی طرح وضو کرو۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ (مؤطا امام محمدؒ)

بَابُ ۶۸ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۸۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۸۵: حضرت حمران بن ابانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو (پہلے) انہوں نے تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد پھر بایاں ہاتھ اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور پھر انہوں نے بایاں پاؤں بھی دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میرے وضو جیسا وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص میری طرح سے وضو کرے ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور دِل میں لغو اور بیہودہ خیالات نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ تمام کے تمام معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۶۹ بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ

۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: کون سے ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے؟

۸۶: حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا' دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی اور ناک صاف کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور کہنی تک دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح سے وضو کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرح سے وضو کرے کہ میں نے جس طرح وضو کیا ہے اس کے بعد وہ شخص کھڑے ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور نماز کے دوران لغو اور بے ہودہ خیالات اور وسوسے (خود سے) نہ لائے تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۷۰ اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْثَارِ

۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اس کے بعد ناک صاف کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین مرتبہ ناک صاف کرے۔

بَابُ ۷۱ الْمُبَالَغَةِ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ

۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔

باب: ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا بیان

۸۸: حضرت لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اچھی طرح سے وضو کرنا سکھلا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو مکمل طریقہ سے کیا کرو اور ناک صاف کرنے میں زور لگایا کرو مگر یہ کہ تم روزہ دار ہو۔

اعضاء اچھی طرح دھونا:

مطلب یہ ہے کہ وضو کے دوران اعضاء کو خوب اچھی طرح دھویا کرو (اور پانی بلاوجہ زیادہ بھی نہ خرچ کیا کرو) اور کوئی عضو خشک نہیں رہنا چاہئے اور ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا حکم اس وجہ سے ہے تاکہ ناک اچھی طرح صاف ہو جائے لیکن اگر روزہ ہو تو ناک میں آہستہ سے پانی ڈالنا چاہئے ورنہ روزہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابُ ۷۲ اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ

۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے یعنی ناک سنکے اور جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق لے یعنی استنجا طاق عدد تین، پانچ، سات ڈھیلے یا پتھر سے کرے۔

۹۰: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب تم استنجا کے لئے ڈھیلے لو تو طاق عدد استعمال کرو۔

بَابُ ۷۳ اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔

باب: بیدار ہونے کے بعد ناک صاف کرنے کا بیان

۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے پھر وہ وضو کرے تو تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات میں ناک کی جڑ کے اندر رہتا ہے (مراد نیند کی حالت ہے چاہے رات میں سوئے یا دن میں)۔

بَابُ ۷۴ بِاَیِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ؟

۹۲: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَفَعَلَ

باب: کس ہاتھ سے ناک سنکے

۹۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طرح کیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو

هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ۔

ہے۔ (ثابت ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیے)۔

بَابُ ٥٧ غَسْلِ الْوَجْهِ

باب: وضو میں چہرہ دھونا

۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهٖ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَآءٌ وَطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِهِ الْمَآءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

۹۳: حضرت عبد خیرؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ ہم نے کہا کہ یہ اس پانی کا کیا کریں گے' یہ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں (شاید) ہمیں طریقہ وضو بتلانے کے لئے پانی منگوایا ہے بہرحال ان کے پاس ایک برتن آیا کہ جس میں پانی تھا اور ایک طشت آیا۔ انہوں نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے پانی ڈالا کہ جس ہاتھ سے وہ پانی لے رہے تھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ چہرہ' تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور تین ہی مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔ پھر دایاں اور بایاں پاؤں بھی تین مرتبہ دھویا اور اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے تو اس کے لئے یہی وضو ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا گیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے پانی ڈالا اس بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ چلو سے پانی لیا جائے۔

بَابُ ٥٨ عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ؟

باب: چہرہ کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَآءٌ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ

۹۴: حضرت عبد خیرؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن منگوایا کہ جس میں پانی موجود تھا اور تین مرتبہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا برتن جھکا کر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ پھر تین مرتبہ انہوں نے چہرہ دھویا اور دونوں بانہیں دھوئیں۔ اس کے بعد پانی لیا اور سر کا مسح کیا اپنی پیشانی سے' اپنی گدی تک پھر

اِلٰى مُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ۔

فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ گردن سے ہاتھ کو پھر وہ پیشانی تک لائے یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے' تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ ۷۷ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

باب: وضو میں دونوں ہاتھ دھونا

۹۵:اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فِیْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ۔

۹۵:حضرت عبد خیرؒ کی روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اس پر تشریف فرما ہوئے اس کے بعد انہوں نے ایک برتن میں پانی طلب فرمایا اور دونوں ہاتھ دھوئے تین مرتبہ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ۔ اور پھر چہرہ دھویا۔ تین مرتبہ اور تین تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنے کی تو وہ شخص اس وضو کو دیکھ لے کہ آپ ﷺ کا یہی وضو تھا۔

باب ۷۸ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

باب: ترکیب وضو

۹۶:اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِیْ شَيْبَةُ اَنَّ مُحَمَّدًا ابْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَا فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِیْ وُضُوْءِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِیْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَآءَ الَّذِیْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ

۹۶:حضرت حسینؓ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت علیؓ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا میں نے وضو کا پانی پیش خدمت کر دیا۔ انہوں نے وضو کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے پہلے دونوں پہونچوں کو پانی کے اندر ہاتھ ڈالنے سے قبل دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک صاف کی پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا پھر سر پر ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد انہوں اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ مجھے پانی دے دو۔ میں نے وہی برتن لیا کہ جس میں وضو کا پانی بچا ہوا تھا۔ انہوں نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا اس پر میں نے حیرت ظاہر کی انہوں نے کہا: تم حیرت میں نہ پڑو کیونکہ میں نے

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ ﷺ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْئِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا۔

تمہارے والد (یعنی نانا) رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ بھی اس طریقہ سے کیا کرتے تھے جس طرح میں نے تم کو بتلایا اور دکھلایا اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک وضو میں ترتیب مسنون ہے اور امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔

بَابُ ۷۹ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُوْرُ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۷: حضرت ابی حیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہونچے دھوئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہوگئے اور وضو کا پانی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کا طریقہ وضو سکھلاؤں۔

بَابُ ۸۰ حَدِّ الْغَسْلِ

۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا

باب: ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان

۹۸: حضرت عمرو بن یحییٰ مازنیؒ نے سنا اپنے والد حضرت یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگ دکھلا سکتے ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! تب اُنہوں نے وضو کا پانی طلب کیا اور اس کو اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا دو دو مرتبہ۔ اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ دھویا تین مرتبہ۔ اس کے بعد دو مرتبہ ہاتھوں کو دھویا کہنی تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اپنی پیشانی تک لے گئے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

بَابُ ۸۱ صِفَةِ مَسْحِ الرَّاسِ

۹۹: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ رَدَّ هُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

باب: سر پر مسح کی کیفیت کا بیان

۹۹: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھے یہ دکھلا سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اور پھر انہوں نے پانی منگوا کر دائیں ہاتھ پر ڈالا اور ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا پھر دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ہاتھوں سے سر کا اس طریقہ سے مسح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو آگے کی جانب سے پیچھے کی طرف لے گئے' پھر ہاتھوں کو پیچھے کی طرف سے آگے کی جانب لائے۔ پھر پیچھے سے آگے کی جانب ہاتھوں کو لائے۔ یہاں تک کہ اسی جگہ ہاتھوں کو واپس لائے کہ جس جگہ سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ ۸۲ عَدَدِ مَسْحِ الرَّاسِ

۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَآءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ۔

باب: سر پر کتنی مرتبہ مسح کرنا چاہئے؟

۱۰۰: حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہ جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے دو مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور دو مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

بَابُ ۸۳ مَسْحِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

۱۰۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ جُعَيْدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِاَمَانَتِهٖ وَتَسْتَاجِرُهٗ فَاَرَتْنِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا

باب: عورت کے مسح کرنے کا بیان

۱۰۱: حضرت ابوعبداللہ سالم سبلان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ان کی دیانت اور امانت کی بہت زیادہ قائل تھیں چنانچہ وہ اکثر ان سے معاوضہ پر کام لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ عائشہؓ نے مجھے دکھلایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے وضو فرماتے تھے انہوں نے تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ پھر دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر ہاتھ کو سر کے آگے رکھ کر پیچھے کی طرف لے گئے اور سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے

وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِيْ مُقَدَّمِ رَاْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَاْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ ثُمَّ اَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِاُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ اٰتِيْهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِيْ مِنِّيْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيَ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِيْ لِيْ بِالْبَرَكَةِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اَعْتَقَنِيَ اللّٰهُ قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَاَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِيْ فَلَمْ اَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

کانوں پر اور پھر دونوں رخساروں پر پھیرا۔ سالم کہتے ہیں کہ میں مکاتب تھا اس وجہ سے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ میرے سامنے آجاتی تھیں اور وہ مجھ سے گفتگو تک فرما لیتی تھیں یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا اُمّ المؤمنینؓ آپ میرے واسطے خیر و برکت کی دُعا فرمائیں۔ فرمایا کس وجہ سے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی کی نعمت سے نوازا ہے اس پر وہ فرمانے لگیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو خیر و برکت سے نوازے اور اس کے بعد سے وہ پردہ فرمانے لگ گئیں اور اس روز کے بعد سے پھر کبھی میں نے ان کی زیارت نہیں کی۔

خلاصۃ الباب ☆ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ نے اس وقت (یعنی پہلے) ان صحابیؓ سے پردہ نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اس وقت غلام تھے۔

بَابُ ۸۴ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

باب: کانوں کے مسح سے متعلق

۱۰۲: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۱۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو پہلے دھویا۔ پھر آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر ایک ایک مرتبہ سر اور کانوں کا مسح کیا۔ حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے اس نے خبر دی کہ جس نے حضرت ابن عجلان سے سنا کہ اس روایت میں انہوں نے پاؤں دھونے کا بھی تذکرہ بیان کیا۔

بَابُ ۸۵ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ مَعَ الرَّاْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى اَنَّهُمَا مِنَ الرَّاْسِ

باب: کانوں کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور ان کے سر کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق

۱۰۳: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اِدْرِيْسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۱۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو (پانی) لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چلو لے کر چہرہ دھویا۔

تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

پھر دایاں اور بایاں بازو دھویا پھر سر اور دونوں کانوں کے اندر کے حصہ کا شہادت کی اُنگلی سے اور باہر کے حصہ کا انگوٹھے سے مسح فرمایا پھر (ایک پانی) چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر اسی طرح سے (جس طرح کہ دایاں پاؤں مبارک دھویا) بایاں پاؤں بھی دھویا۔

۱۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

۱۰۴: حضرت عبداللہ صنابحیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن وضو کرتا ہے اور وہ دورانِ وضو کلی کرتا ہے تو اس کے چہرہ سے اس کے تمام (چھوٹے) گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ ناک سنکتا ہے تو ناک سے اور چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلک سے بھی ہونے والے تمام کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ان سے ہونے والے گناہ اور حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح سر کا مسح کرنے سے سر سے اور حتیٰ کہ دونوں کانوں سے بھی (صغیرہ) گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ان کے ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب بندہ مسجد کی جانب چل دیتا اور مسجد میں نوافل ادا کرنے لگتا ہے تو ان کا اجر و ثواب علیحدہ ہے۔ حضرت قتیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت صنابحی اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔

چھوٹے گناہ کی معافی:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو مسنون طریقہ سے کرنے سے چھوٹے گناہوں کے معاف ہونے کا تذکرہ ہے نہ کہ بڑے گناہ۔ کیونکہ بڑے بڑے گناہ تو صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں البتہ چھوٹے گناہ کا مذکورہ طریقہ سے معاف ہونے اور مؤمن کا دوسرے مؤمن سے محبت وخلوص سے مصافحہ کرنے وغیرہ نیک اعمال سے چھوٹے چھوٹے گناہ کے معاف ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔

بَابُ ۸۶ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر مسح سے متعلق

۱۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۰۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

مُعَاوِيَة حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کی حالت میں دیکھا ہے۔ (مذکورہ اصل حدیث میں خمار کا لفظ ہے اور ''خمار'' سے مُرادعمامہ ہے)۔

۱۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۰۶: اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

۱۰۷: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ ۸۷ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

باب: پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کے متعلق

۱۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

۱۰۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ فَاَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ

۱۰۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے دوران) لوگوں (صحابہؓ) سے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل فرمائی تو آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں ایک گڑھے پانی کا لے کر آیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر

وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ۔

آستین سے ہاتھ نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک چوغہ کو شانے پر ڈالا اور اندر سے ہاتھ نکال لئے پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے' پیشانی عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۸۸ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر مسح کرنے کی کیفیت

۱۱۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَهٗ فِيْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ جَآءَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَّعِيَّتِهٖ فَشَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ لِلّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَّا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهٖ۔

۱۱۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو ایسی باتیں ہیں کہ جن کے بارے میں میں کسی سے نہ دریافت کروں گا۔ جو کہ میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ چکا ہوں۔ ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ (قضائے حاجت کے لئے) تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے واپس تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی اور عمامہ کے دونوں کناروں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ امام اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا یہ درست ہے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرما دی اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے نماز پڑھانا شروع فرما دی۔ اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اقتداء میں جس قدر نماز باقی تھی وہ ادا فرمائی۔ پس جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو آپ کی جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء نافع کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء میں عمامہ پر مسح تھا پھر ترک کر دیا گیا۔ (موطا)

بَابُ ۸۹ اِيْجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

باب: پاؤں دھونے کا وجوب

۱۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔

۱۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت و بربادی ہے (پاؤں کی) ایڑی کی دوزخ کے عذاب سے۔

وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جائے تو؟

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وضو کے دوران پاؤں کی ایڑی (یا وہ اعضاء کہ جن کا دھونا واجب ہے) ان کا معمولی سا

حصہ بھی خشک رہ جائے تو قیامت کے دن اس کا سخت عذاب ہوگا۔ یہ تاکید کا انتہائی انداز ہے کہ وضو نہایت احتیاط سے کیا جائے۔

۱۱۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ فَرَاٰى اَعْقَابَهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

۱۱۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو وضو کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی ایڑیاں خشکی کی وجہ سے چمک رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے ایڑیوں کی دوزخ کے عذاب سے اور تم لوگ وضو کو مکمل کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ اس جگہ ایڑی کے چمکنے سے مراد ہے کہ خشکی سے ان پر پانی نہیں پہنچ سکا تھا جبکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی خشک رہ جائیں تو وضو نہیں ہوگا۔

بَابُ ۹۰ بِاَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَاُ بِالْغُسْلِ

باب: کون سا پاؤں پہلے دھونا چاہئے؟

۱۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاِشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فَذَكَرَ شَانَهٗ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امکانی حد تک دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے۔ پاکی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے میں اور کنگھا کرنے میں۔ (اور اس کے علاوہ دیگر کئی کاموں میں۔ جن کی تفصیل سیرۃ کی کتابوں میں مفصل طور پر موجود ہے)۔

بَابُ ۹۱ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ

باب: دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق

۱۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْجَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ يَعْنِيْ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاُتِيَ بِمَآءٍ فَقَالَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَّغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِيْنِهٖ كِلْتَاهُمَا۔

۱۱۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد قیسیؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر پانی کو دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر چہرہ اور ایک ایک بازو بھی دو مرتبہ دھوئے اور پھر دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک مرتبہ۔ آپ نے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ ۹۲ الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۱۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَكَانَ يُكْنٰى اَبَاهَاشِمٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

باب: اُنگلیوں کے درمیان خلال کرنا

۱۱۵: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ وضو کرو تو وضو کو (اچھی طرح سے پورا کرو) اور تم انگلیوں کے درمیان خلال کرو (تا کہ انگلیوں کے درمیان کا خلاء خشک نہ رہ جائے)۔

بَابُ ۹۳ عَدَدِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَآئِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَدَاعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: پاؤں کتنی مرتبہ دھونا چاہئے

۱۱۶: حضرت ابوحیہ وداعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ اور تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور منہ دھویا تین مرتبہ۔ اور دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ ۹۴ حَدِّ الْغَسْلِ

۱۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ

باب: دھونے کی حد سے متعلق

۱۱۷: حضرت حمرانؓ سے روایت ہے (جو حضرت عثمانؓ کے غلام تھے) انہوں نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ مُنہ دھونا پھر دایاں اور بایاں بازو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بایاں پاؤں دھویا۔ اس طریقہ سے (یعنی ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے وضو کیا اس طریقہ سے کہ جس طرح میں نے وضو کیا پھر بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طریقہ سے وضو کرے کہ جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے اور دِل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لائے' تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے

فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

جائیں گے۔

بَابُ ۹۵ الْوُضُوْءِ فِی النَّعْلِ

۱۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيْهَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا۔

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا؟

۱۱۸: حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم یہ چمڑے کے جوتے پہن کر وضو کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایسے ہی جوتے پہنتے تھے اور ان میں وضو فرماتے تھے۔

بَابُ ۹۶ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَ كَانَ اِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَسِيْرٍ۔

باب: موزوں پر مسح کرنے سے متعلق

۱۱۹: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور انہوں نے موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ جریرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہؓ کے ساتھیوں کو مذکورہ حدیث بہت زیادہ پسند تھی اس لئے کہ جریرؓ نے نبی ﷺ کی وفات سے چند روز قبل اسلام قبول فرمایا۔

موزوں پر مسح:

علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ موزوں پر مسح سفر اور حضر دونوں میں درست ہے اگرچہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ستر حضرات نے بیان فرمایا کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرامؓ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور جو بعض حضرات نے آیت کریمہ: ﴿ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ سے استدلال کیا ہے کہ اس آیت میں پاؤں کا دھونا اس کا حکم ہے (نہ کہ پاؤں پر مسح کا) تو یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ مسح کے بارے میں متعدد واضح روایات موجود ہیں اور موزوں پر مسح سے متعلق متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے احادیث منقول ہیں لیکن ان تمام روایات کے مقابلہ میں حضرات علمائے کرام نے حضرت جریرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جریرؓ آیت وضو کہ جس میں ہاتھ اور پاؤں کے مسح کا بھی تذکرہ ہے کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے اور انہوں نے سورۂ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نزول کے بعد بھی آپ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہے اس پر امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث بذل المجہود فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے علاوہ ''مکتبۃ العلم'' نے بھی حال ہی میں اس موضوع پر مفصل کتاب بعنوان ''مسائل خفین'' شائع کی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی بے حد نافع رہے گا۔

۱۲۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۰: حضرت جعفر بن عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے موزوں پر مسح بھی کیا۔

۱۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ وَّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِلَالٌ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

۱۲۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت بلالؓ دونوں حضرات (مقام اسواف میں) تشریف لے گئے پس آپؐ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو اُسامہؓ نے بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کیا عمل انجام دیا؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وضوفرمایا' چہرہ دھویا اور ہاتھ دھوئے۔ سر اور موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۲۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

۱۲۳: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۲۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ

۱۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر چہرۂ مبارک دھویا۔ پھر

وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا۔

آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن آپ کا چوغہ تنگ تھا' چوغہ کی آستین اوپر نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو چوغے کے نیچے سے باہر نکالا اور دھویا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

محولہ بالا روایت کی بابت ایک ضروری وضاحت:

اس سلسلہ میں مسلم شریف کی روایت اور مذکورہ بالا روایت کے الفاظ میں بعض جگہ فرق ہے چنانچہ مسلم کی روایت کے الفاظ اِس طریقہ سے مشکور ہیں قصب علیه حین فرغ من حاجته یعنی صحابی نے (وضو کرتے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجب سے (یعنی پیشاب' پاخانہ سے فارغ ہو گئے) اور سنن نسائی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: قصب علیه فرغ من حاجته جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے حاجت سے تو اس جگہ لفظ حاجت سے مراد وضو کرنا ہوگا۔

۱۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک لوٹا پانی لے کر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہو گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۹۷ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جراب اور جوتوں پر مسح سے متعلق

۱۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

۱۲۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کسی نے اس روایت میں حضرت ابوقیس کی متابعت کی ہوگی اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے ہی درست ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۸ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ فِی السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۱۲۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم میرے پیچھے رہو اور آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ مجھ سے آگے

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيْرَةُ وَامْضُوْا اَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ يَدَهٗ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

آگے جاؤ۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے ہی رہا میرے ساتھ پانی کا ایک لوٹا تھا لوگ روانہ ہو گئے اور رسول کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے آپ کے (اعضاء پر) پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اُس وقت آپ تنگ آستین کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک روم کا تیار کردہ تھا۔ آپ نے اس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا تو وہ تنگ پڑ گئے تب آپ نے چوغے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا اور آپ نے سر مبارک پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۹۹ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

باب: مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان

۱۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ۔

۱۲۸: حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حالتِ سفر میں رخصت اور سہولت عطا فرمائی کہ ہم اپنے موزے نہ اُتاریں تین دن تین رات تک۔

مدتِ مسح ومسائل خفین اور اقوالِ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم:

مذکورہ حدیث میں مسافر کے لئے مسح کی مدت بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ مسافر کو سفر میں دشواریاں پیش آتی ہیں اس کے لئے سہولت اور رعایت کی ضرورت تھی اس وجہ سے اس کے لئے مسح کی مدت تین دن اور تین رات مقرر فرمائی گئی۔ مدت مسح شروع ہونے کے بارے میں حضرات جمہور فرماتے ہیں کہ جب سے حدث لاحق ہوا اس وقت سے مدت مسح شروع ہوگی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سے وضو کیا ہے اس وقت سے مدت شروع ہوگی۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے موزے پہنے ہیں اس وقت سے مدت کا آغاز ہوگا اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک چاہے مسح کرے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر ہے مسافر اور مقیم کے لئے۔

۱۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَّزُهَيْرٌ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱۲۹: حضرت زِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم لوگ مسافر ہوں تو ہم مسح کریں اپنے موزوں پر اور یہ کہ نہ اتاریں ان کو تین روز تک کہ پیشاب پاخانہ اور

يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَنْ نَّمْسَحَ عَلٰى خِفَافِنَا وَلَانَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّ نَوْمٍ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

سونے کی حاجت میں مگر یہ کہ حالتِ جنابت (ناپاکی) میں ان کو اُتارنا ضروری ہے۔

بَابُ ١٠٠ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ

باب: مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت

١٣٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ۔

١٣٠: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین روز اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

١٣١: ...... اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اَنْ يَّمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔

١٣١: حضرت شریح بن ہانیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور خود ان سے دریافت کرو وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ مقیم ایک روز تک مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین رات تک۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں ان سب روایات پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی فعل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بَابُ ١٠١ صِفَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب: باوضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟

١٣٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُبْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ اُتِيَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ فَضْلَهٗ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ نَاسًا

١٣٢: حضرت نزال بن سبرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا۔ انہوں نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر وہ لوگوں کے کام میں مصروف ہو گئے جب نماز عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا تو انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر چہرہ، دونوں ہاتھ، سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد کچھ بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہو کر اس کو پی لیا اور کہا کہ لوگ اس طریقہ سے وضو کرنے کو میرا خیال کرتے ہیں کہ جس میں تمام اعضاء پر مسح کیا جائے حالانکہ میں نے

يَكْرَهُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔

نبی ﷺ کو اس طریقہ سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو تو اس کا یہی وضو ہے۔

وضو پر وضو:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس کا پہلا وضو موجود ہو اور نماز کا وقت شروع ہو جائے اور وہ شخص ثواب اور اجر کے لئے نیا وضو کرنا چاہے تو اس کے لئے اس قدر کافی ہے کہ وہ کچھ پانی لے کر تمام کے تمام اعضاء پر وہ پانی مل لے۔ پورا وضو کرنا اور پورے وضو کی طرح پانی بہانا اس کے لئے لازم نہیں ہے۔

بَابُ ۱۰۲ اَلْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنا

۱۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّاَ قُلْتُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَالَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلٰوَاتِ بِوُضُوْءٍ۔

۱۳۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ حضرت عمرو بن عامرؒ نے عرض کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے؟ کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اور آپ؟ کہا: ہم لوگ تو کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے جب تک وضو نہ ٹوٹا تھا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۳۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پاخانہ سے نکلے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ خدمت اقدس میں پانی پیش کریں؟ فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت ہوا ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں۔

۱۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ قَالَ عَمَدًا فَعَلْتُهٗ يَاعُمَرُ۔

۱۳۵: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ نے اس دن تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے آج کے دن ایسا کام کیا ہے کہ جو اس سے قبل آپ نے نہیں کیا۔ فرمایا: اے عمر! میں نے قصداً اور عمداً یہ عمل انجام دیا ہے۔

بَابُ ۱۰۳ النَّضْحِ

۱۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهٖ فَرْجَهٗ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَعْجَبَهٗ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ۔

باب: پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶: حکم بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے والد سے سنا رسول اللہؐ جب وضوفرماتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پہ چھڑک لیتے' اس حدیث کے راوی حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا یہ صحابی ہیں اور حضرت ابن عبدالبر نے فرمایا کہ اس سے بھی ایک حدیث منقول ہے جو کہ وضو سے متعلق ہے اور وہ روایت مضطرب ہے۔

ہر نماز کے لئے وضو سے متعلق بحث:

حدیث ۱۳۵ میں ہر ایک نماز کیلئے آپ ﷺ کا تازہ اور نیا وضو کرنا مذکور ہے آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک اس وجہ سے تھا تا کہ امت مسلمہ کو اس کا علم ہو جائے۔ ہر ایک نماز کیلئے تازہ وضو کرنا افضل ہے اگرچہ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا بلا کراہت درست ہے اس پر اجماع ہے اور جن حضرات نے ہر ایک نماز کیلئے نئے وضو کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اس سے مراد استحباب ہے یعنی مستحب ہے کہ نیا وضو ہر ایک نماز کے لئے کر لیا جائے اور حدیث ۱۳۶ میں آپ ﷺ کے بوقت وضو ایک چلو پانی چھڑک لینے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے یہ اس وجہ سے تھا تا کہ نماز سکون سے ادا ہو اور کسی قسم کا وسوسہ نماز میں نہ پیدا ہو سکے۔ (قاسمی)

۱۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ قَالَ اَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔

۱۳۷: حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑکا یا وضوفرمایا۔ احمد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے بھی پانی چھڑکا۔

بَابُ ۱۰۴ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ

۱۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ۔

باب: وضو کا بچا ہوا پانی کارآمد کرنا

۱۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوتے دیکھا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے (عمل) کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا۔

۱۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۹: حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ وَاَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وُضُوْئِهٖ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَیْئًا وَّرَكَزْتُ لَهُ الْعَنْزَةَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْاَةُ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ۔

مقام بطحا میں تھا تو بلال ؓ نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ لوگ اس کو لینے کیلئے آگے بڑھے میں نے بھی کچھ پانی پیا اور آپ کے لئے ایک لکڑی (سُترہ) زمین میں گاڑ دی پھر آپ نے لوگوں کی امامت فرمائی اور نماز پڑھائی جبکہ گدھے' کتے اور عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ یَعُوْدَانِیْ فَوَجَدَانِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَیَّ وَضُوْئَهٗ۔

۱۴۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات میری عیادت کے لئے تشریف لائے انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی میرے اعضاء پر ڈالا۔

وضو کا بقایا پانی:

مطلب یہ ہے کہ جو پانی باقی بچا تھا وہ پانی میرے اوپر ڈالا یا مطلب یہ ہے کہ وضو کے پانی کو جمع کر کے میرے جسم پر وہ پانی ڈال دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے پانی سے نفع اٹھانا اور اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔

بَابُ ۱۰۵ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کی فرضیت

۱۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ۔

۱۴۱: حضرت ابوالملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر وضو کے اور صدقہ چوری اور خیانت کے مال سے نہیں قبول فرماتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اسلام میں مقصد کا اعلیٰ ہونا اور اس کے حصول کے ذرائع کا پاکیزہ ہونا دونوں میں مطلوب ہیں۔ لہٰذا جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ اہل ایمان کو اس نے اس بات کا حکم دیا جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا۔ نیز فرمایا: جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کے لئے کوئی اجر نہیں بلکہ اس پر (حرام کمائی کے) گناہ کا بار ہے۔ (ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم)

نیز آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: بندہ حرام مال کما کر جو صدقہ کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا۔ اس میں برکت نہیں ہوتی اور جو اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ جہنم کے لئے زادِ راہ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے۔ گندگی' گندگی کو نہیں مٹاتی۔ (جامی)

بَابُ ١٠٦ الْاِعْتِدَآءِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔

باب: وضو میں اضافہ کرنے کی ممانعت

۱۴۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کا طریقہ معلوم کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: وضو اس طرح ہے۔ اب جو شخص اضافہ کرے اُس نے برا کیا' حد سے زیادتی کی اور ظلم کا ارتکاب کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تاکید ہے کہ احکام میں افراط وتفریط سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ عمل بجائے ثواب کے گناہ کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ طرزِ عمل محض وضو کے معاملے میں نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر اس کام اور عمل میں یہ اصول جاری رہے گا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود و قیود فرما دی ہیں۔ کیونکہ نیکی اگر اپنی حدود و قیود کھو دے تو پھر انسان رہبانیت اور خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ اور عبادات میں غلو کا نتیجہ رہبانیت کی شکل میں ملتا ہے اور اس کے تباہ کن نتائج ہم عیسائیت اور یہودیت کے پیروکاروں میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (جامی)

بَابُ ١٠٧ الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

۱۴۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ...... بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ فَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

۱۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

باب: وضو پورا کرنا

۱۴۳: حضرت عبد اللہ بن عبید اللہؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کو) خاص نہیں فرمایا کسی بات سے' مگر تین باتوں سے ایک تو ہم کو حکم ہوا پوری طرح وضو کرنے کا' دوسرے زکوٰۃ نہ استعمال کرنے کا' اور تیسرے یہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کریں۔

۱۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح سے کیا کرو۔

وضو سے متعلق تشریح:

مذکورہ حدیث میں خاص نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یعنی دین کی باتیں جس طریقہ سے دوسرے حضرات کو بتلائیں اسی طریقہ سے ہم لوگوں کو بھی بتلائیں اور ارشاد فرمائیں اور جہاں تک وضو پورا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اسکا حکم تو تمام امت مسلمہ کو ہے اور مال زکوٰۃ کا حرام ہونا اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا حرام ہونا بھی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے خاص ہے اور

گدھوں کا' گھوڑیوں پر کودنا عام طریقہ سے برا تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے گھوڑے کی نسل گھٹ جائے گی جبکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہئے کیونکہ گھوڑا دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر دور میں نہایت مفید ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور آج کے سائنسی اور جدید دور میں بھی اس کی زمانہ قدیم کی طرح افادیت ہے جیسے کہ پہاڑوں اور تنگ درّوں وغیرہ میں فوج کو رسد و سامانِ ضروریات وغیرہ پہنچانا۔

بَابُ ١٠٨ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

١٤٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

باب: وضو مکمل کرنے کی فضیلت

۱۴۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جو تمہارے گناہوں کو ختم کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ وہ ہے وضو پورا کرنا' دشواری محسوس ہونے کے وقت اور مسجد تک بہت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے منتظر رہنا یہی رباط ہے' یہی رباط ہے۔

اسباغ کا مفہوم: مذکورہ حدیث میں ((اسباغ الوضوء علی المکارہ)) کا مطلب ہے' تکلیف محسوس ہونے کے وقت وضو کرنا جیسے کہ زبردست سردی ہو رہی ہے پانی کا ہاتھ کو لگنا ناگوار محسوس ہوتا ہے تو ایسے وقت وضو کرنا اس طریقہ سے اور کوئی دشواری ہو اور رباط کہتے ہیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا یعنی مذکورہ بالا دونوں اعمال کا ثواب ایک ہی جیسا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا......﴾ نیز ایک حدیث میں بھی بعینہ مضمون وارد ہوا ہے۔

بَابُ ١٠٩ ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ

١٤٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ

باب: حکم خداوندی کے مطابق وضو کرنا

۱۴۶: حضرت عاصم بن سفیان ثقفیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (مقام) سلاسل کی جانب جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن جنگ نہ ہوئی پھر بھی ہم لوگ وہیں پر جمے رہے۔ بعد میں ہم لوگ معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے اور اس وقت ان کے پاس ابوایوبؓ اور عقبہ بن عامر تشریف فرما تھے۔ عاصمؓ نے فرمایا: اے ابوایوب! ہم کو جہاد نہیں مل سکا اور ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز ادا کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ابوایوبؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے! ہم تم کو اس سے زیادہ آسان بات بتلاتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق

كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

وضواور نماز ادا کرے تو اُس شخص کی مغفرت کردی جائے گی۔ چاہے وہ شخص پہلے جو عمل بھی کر چکا ہو۔ عاصم نے بیان کیا کہ اے عقبہ! کیا مسئلہ اسی طرح سے ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

۱۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنُ اَبَانَ اَخْبَرَ اَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ۔

۱۴۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا تو اس کے لئے پانچ نمازیں ان کے درمیان (یعنی نمازوں کے دوران) سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔

۱۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔

۱۴۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نہیں ہے تم میں کوئی کہ بہتر طریقہ سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے دوسری نماز کے وقت کے آنے تک' جب تک اس نماز کو ادا کرے۔

۱۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْيَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُوْطَلْحَةَ نُعَيْمُ ابْنُ زِيَادٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَ اسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمَ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ

۱۴۹: حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کرنے کا کس قدر اجر و ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وضو کر لیا اور صاف کر کے تم نے دونوں پہونچے دھوئے تو تمہارے تمام گناہ نکل گئے۔ تمہارے ناخنوں اور ہاتھ کے پوروں سے' پھر جب تم نے کلی کر لی اور ناک کے دونوں سوراخوں کو تم نے صاف کر لیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے دونوں کہنیوں تک اور تم نے سر پر مسح کر لیا اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو تم اکثر گناہوں سے نکل گئے اب اگر تم نے اپنا چہرہ زمین پر رکھ لیا رضائے خداوندی کے لئے تو تم اپنے گناہوں سے اس طریقہ سے نکل گئے جیسے تم اس دن تھے کہ جس دن تمہاری ماں نے تم کو جنم دیا۔ حضرت ابواُمامہؓ نے جو اس حدیث کو حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا: اے عمرو بن عبسہ! تم ذرا غور کر کے بات کہو کہ کیا ہر ایک انسان کو اس قدر نعمتیں ہر ایک مجلس میں

مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّىْ وَدَنَا اَجَلِىْ وَمَا بِىْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ وَوَعَاهُ قَلْبِىْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حاصل ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا کہ تم سن لو خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میری وفات کا زمانہ نزدیک ہے اور میں ضرورت مند اور محتاج بھی نہیں ہوں بلاشبہ اس کو میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ رکھا۔

بَابُ ۱۰۰اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہئے؟

۱۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ وَاَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِىِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ۔

۱۵۰: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کہے تو ایسے شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

بَابُ ۱۰۱حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے زیور سے متعلق

۱۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِىْ يَابَنِىْ فَرُّوْخٍ اَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءَ۔

۱۵۱: حضرت ابو حازمؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے تھا اور وہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے وضو فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھوں کو دھو رہے تھے بغلوں تک۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کس قسم کا وضو ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے ابن فروخ! تم اس جگہ پر موجود ہو اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تم اس جگہ موجود ہو تو میں اس طریقہ سے وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا ہے کہ مؤمن بندہ کا زیور اسی جگہ تک ہوگا کہ جس جگہ تک اُس کا وضو (پانی) پہنچے۔

فضیلت وضو:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن اہل ایمان کے وضو کے اعضاء پر زیور پہنایا جائے گا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اعضاء وضو خوب چمکتے دمکتے اور خوب روشن ہوں گے۔ اس وجہ سے ایک جگہ ((یا بنی فروخ)) استعمال فرمایا گیا ہے دراصل فروخ (فاء کے زبر اور راء پر تشدید کے ساتھ) حضرت ابراہیمؑ کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے جس کی ولادت حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کی ولادت کے بعد ہوئی۔

۱۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۱۵۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت البقیع کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم لوگوں پر سلامتی ہو اے گھر والو صاحب ایمان لوگو تم پر سلامتی ہے (یہ) مکان ہے اہلِ اسلام و اہلِ ایمان کا اور ہم لوگ ان شاء اللہ تم سے ملاقات کرنے والے ہیں مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی زیارت کروں' ان سے ملوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مقام تو اس سے کہیں زیادہ ہے تم لوگ میرے صحابی اور ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو کہ ابھی دُنیا میں نہیں آئے اور میں قیامت کے دن حوضِ کوثر پر ان لوگوں کا ''فرط'' ہوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کس طریقہ سے پہچانیں گے کہ جو لوگ دنیا میں آپ کے بعد آئیں گے؟ فرمایا: غور کرو اگر کسی شخص کے سفید چہرہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں شامل ہو جائیں تو وہ شخص اپنے گھوڑوں کی شناخت نہیں کرے گا؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے وہ میرے بھائی قیامت کے دن آئیں گے اور ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں وضو (کے نور سے) چمکتے دمکتے ہوں گے اور میں حوضِ کوثر پر ان لوگوں کا فرط ہوں گا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک آرزو:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی وفات کے بعد آنے والے اہل اسلام سے ملاقات کی تمنا ظاہر فرمائی اور ان کو اپنا بھائی ارشاد فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کر کے فرمایال: اے صحابہ! تمہارا درجہ ان لوگوں سے زیادہ ہے کیونکہ تم صحابی ہو اور وہ بعد میں آنے والے میرے بھائی ہوں گے اور وہ تمہاری فضیلت کو نہیں پہنچ سکیں گے اور فرط اس کو کہا جاتا ہے جو کہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر ان کے واسطے سامان تیار کرتا ہے اور ان کے لئے آرام وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور اس جگہ مطلب یہ ہے کہ میں حوضِ کوثر پر پہنچ کر پہلے ہی سے ان کے واسطے سامان تیار کروں گا اور ان کی آمد کا منتظر رہوں گا اور وضو کے نور کی روشنی سے ان کو پہچان لوں گا۔

بَابُ ۱۱۲ ثَوَابِ مَنْ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۳: اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

باب: بہترین طریقہ سے وضوکر کے دو رکعات ادا کرنے والے کا اجر؟

۱۵۳: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر دو رکعات ادا کرے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَابُ ۱۱۳ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْيِ

۱۵۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِيْ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

باب: مذی نکلنے سے وضوٹوٹ جانے سے متعلق

۱۵۴: حضرت ابوعبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی جبکہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ میرے نکاح میں تھیں چنانچہ مجھے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم وحیا محسوس ہوئی میں نے ایک شخص سے جو میرے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہا تم ہی رسول کریم ﷺ سے حکم شرع اس سلسلہ میں دریافت کرلو چنانچہ اس نے حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: مذی میں وضو ہے۔

خلاصۃ الباب: مذی ایک قسم کا سفید اور پتلا مادہ ہوتا ہے جو شہوت شروع ہونے کے وقت خارج ہوتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهٗ

۱۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ سے عرض کیا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہونے لگے لیکن وہ صحبت نہ کر سکے تو تم اس بارے میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے تو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ آپ

تَحْتِیْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهُ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری منکوحہ ہیں چنانچہ مقداد بن الاسودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی شرم گاہ دھولو اور اسی طرح وضو کرلو جس طرح نماز کیلئے کرتے ہو۔

۱۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَآئِشِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ کُنْتُ رَجُلاً مَذَّآءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَلِ ابْنَتِهِ عِنْدِیْ فَقَالَ یَکْفِیْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ۔

۱۵۶: حضرت عائش بن انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی چنانچہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے کہا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہؓ میری منکوحہ تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں وضو کافی ہے۔

۱۵۷: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اُمَیَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اِیَاسِ بْنِ خَلِیْفَةَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ یَّسَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهُ وَیَتَوَضَّأُ۔

۱۵۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا حضرت عمارؓ کو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس صورت میں اپنے عضو مخصوص کو دھو ڈالو اور وضو کرلو۔

۱۵۸: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَرْوَزِیُّ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَهُ اَنْ یَّسَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْیُ مَا ذَا عَلَیْهِ فَاِنَّ عِنْدِیْ ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَهُ وَیَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

۱۵۸: حضرت مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان کو حکم فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مسئلہ دریافت کریں کہ جب کوئی شخص اپنی اہلیہ کے نزدیک بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو ایسے شخص کے ذمہ کیا لازم ہے؟ (غسل یا وضو)۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: دراصل میرے نکاح میں تو آپ کی صاحبزادی ہیں' لہٰذا مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب تم میں اسے پائے تو وہ اپنی شرم گاہ دھوئے اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح سے وضو کرلے۔

۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

۱۵۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی خارج ہونے کے بارے میں مسئلہ دریافت کروں۔ فاطمہؓ کی وجہ سے پس میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ کو حکم دیا کہ وہ یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرلیں' چنانچہ آپ سے دریافت کرلیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو ہے۔

بَابُ ۱۱۴ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

باب: پاخانہ' پیشاب نکلنے سے وضوٹوٹ جانے سے متعلق

۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلًا يُّدْعٰی صَفْوَانَ ابْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰی بَابِهٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَانُكَ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ تَسْاَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهٗ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ۔

۱۶۰: حضرت زِر بن حبیش ؓ سے روایت ہے کہ میں ایک صاحب کے پاس گیا جن کو حضرت صفوان بن عسال ؓ کہا جاتا تھا۔ میں ان کے دروازہ پر بیٹھ گیا جب وہ باہر آئے تو دریافت فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں علم کی خواہش رکھتا ہوں۔ فرمایا بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پر خوشی کے ساتھ بچھاتے ہیں۔ پھر پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ میں موزوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ؐ ہم کو موزوں کے نہ اتارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ حالتِ سفر میں تین روز تک موزہ نہ اتاریں سوائے حالتِ جنابت میں لیکن آپ پیشاب' پاخانہ یا سوکر اُٹھنے کی حالت میں موزہ اُتارنے کا حکم نہ فرماتے۔

بَابُ ۱۱۵ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ

باب: پاخانہ کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

۱۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهٗ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ۔

۱۶۱: حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جب ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہم کو موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر حالتِ جنابت سے لیکن پیشاب' پاخانہ یا نیند سے بیدار ہونے کی صورت میں موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

باب ۱۱۶ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

باب: ریح خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹنا

۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدٌ يَعْنِی الْمُسَيَّبَ وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ شُكِیَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰی يَجِدَ رِيْحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

۱۶۲: حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت پیش ہوئی کہ ایک شخص کو اس بات کا وہم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک کہ وہ بدبو نہ سونگھ لے یا ریح خارج ہونے کی آواز نہ سن لے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ وہم کا اعتبار نہیں ہے لاعبرة للوهم (الاشباه والنظائر) بلکہ جب تک یقین نہ ہو تو اس وقت تک وضو کے ٹوٹ جانے کا حکم نہ ہوگا۔

بَابُ ١١٧ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

١٦٣: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

باب: سونے سے وضو جاٹوٹ جانا

١٦٣: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہوتو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین مرتبہ پانی نہ ڈالے کیونکہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی رات میں کس جگہ ہاتھ پڑا)۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کا حکم:

مذکورہ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سکتا ہے کہ اس کا ہاتھ سونے کی حالت میں پیشاب' پاخانہ کی جگہ پڑا ہوا اور پسینہ وغیرہ کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو ناپاکی لگ گئی ہو۔ کیونکہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ حضرات صرف ڈھیلوں سے استنجا کرلیا کرتے تھے اور اسی طرح سے سو جاتے اور وہاں گرمی شدید ترین ہوتی تھی جسم سے پسینہ آتا رہتا اس وجہ سے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرمایا گیا اور حنفیہ کے نزدیک اس ممانعت کا تعلق کراہت نیند سے بھی ہے کہ جو کہ بربنائے احتیاط ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ناپاکی لگ جانے کا شک ہو جائے اور اگر ظن غالب یہ ہے کہ ہاتھ کو ناپاکی نہیں لگی تو اس صورت میں برتن میں تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے قبل ممانعت نہیں ہے' واللہ اعلم۔ (قاسمی)

بَابُ ١١٨ النُّعَاسِ

١٦٤: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهٗ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ۔

باب: اونگھ آنے کا بیان

١٦٤: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے وقت اونگھنے لگ جائے تو اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ (ایسی حالت میں وہ) بددُعا کرنے لگے خود اپنے ہی واسطے اور وہ نہ سمجھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز ایسی حالت میں ادا کرنا چاہئے جبکہ نماز کی طرف پوری توجہ ہو۔ اونگھ یا انتہائی سستی کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس نماز کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔

بَابُ ١١٩ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

١٦٥: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ

باب: آلہ تناسل چھونے سے وضو ٹوٹ جانا

١٦٥: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مروان بن حکم کے پاس گیا تو ہم نے ان باتوں کا بھی ان کے سامنے تذکرہ کیا کہ جن سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے جواب دیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔ عروہ نے کہا کہ مجھے

بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

اس بات کا علم نہیں ہے۔ مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوانؓ نے اطلاع دی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے تم میں سے جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کرلے' (یعنی پہلا وضو ختم ہو جائے گا)

۱۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِيْ اِمَارَتِهٖ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ يَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا اَفْضٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وَضُوْءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ اَزَلْ اُمَارِيْ مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَسِهٖ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ۔

۱۶۶: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم مدینہ منورہ کے حاکم تھے' انہوں نے نقل کیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص اس کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔ میں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا اس پر وضو لازم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے بسرہ بنت صفوانؓ نے نقل فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے بیان فرمایا ان چیزوں کے بارے میں کہ جن سے وضو کرنا ضروری ہے تو فرمایا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو کرے۔ عروہ نے کہا کہ میں برابر جھگڑا کرتا رہا مروان سے۔ حتیٰ کہ مروان نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کو طلب کیا اور اس کو بسرہؓ کے پاس روانہ کیا اس شخص نے بسرہؓ سے دریافت کیا تو بسرہؓ نے اس سے وہ بات کہلائی کہ جو مروان نے نقل کی تھی۔

بَابُ ۱۲۰ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۶۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ اَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ۔

۱۶۷: حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور نماز آپ کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فراغت ہوئی تو ایک جنگلی شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اپنی شرم گاہ کو بحالت نماز چھولے فرمایا: شرم گاہ کیا چیز ہے وہ بھی تو جسم کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

شرم گاہ چھونے سے وضو ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہتھیلی کے اندرونی حصہ سے شرم گاہ چھوئے گا تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا اور ہتھیلی کی الٹی جانب یعنی ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے گا تو وضونہیں ٹوٹے گا اسی طریقہ سے خواہ سرین چھوئے یا خصیے وغیرہ سب کا یہی حکم ہے اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ بہرصورت شرم گاہ کے چھونے کو ناقض وضوفرماتے ہیں خواہ ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے یا باطنی حصہ سے اور ان حضرات کی دلیل حضرت بسرہ بنت صفوانؓ کی روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عضومخصوص کو چھولے تو اس کو چاہئے کہ وضوکرے۔ لیکن حنفیہ کا یہ قول ہے کہ شرم گاہ کو کسی بھی طرح سے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا اور ان حضرات کی دلیل حضرت طلق بن علیؓ کی حدیث ۱۶۷ والی روایت ہے، اور حضرت بسرہؓ کی جس حدیث سے دوسرے ائمہ نے استدلال فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت معمول بہا نہیں ہے اور حضرت ابن عمرؓ کے علاوہ کسی دوسرے نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت طلق بن علیؓ والی روایت زیادہ قوی ہے اور حضرت بسرہؓ کی روایت ایک عورت کی روایت ہے یہی وجہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ کا فتویٰ اور عمل بھی یہی رہا ہے کہ شرم گاہ کا چھونا ناقض وضونہیں ہے۔ تفصیلات کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں اور خلاصہ ان تمام مباحث کا یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ شرم گاہ چھونے سے وضوکرنے کومستحب کہا جاسکتا ہے۔

بَابُ ۱۲۱ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

باب: اس کا بیان کہ اگر مرد شہوت کے بغیر عورت کو چھوئے تو وضونہیں ٹوٹتا

۱۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ۔

۱۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے تھے اور میں جنازہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی تھی۔

۱۶۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ ثُمَّ

۱۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پاؤں (آہستہ سے) دبا دیتے تھے۔ میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی پھر

يَسْجُدُ۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سجدہ فرماتے۔

١٧٠: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَاىَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

١٧٠: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی جانب ہوتے تو جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی' ان دنوں مکان میں چراغ نہیں تھا۔

١٧١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ ابْنُ الْفَرَجِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

١٧١: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو موجود نہیں پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو تلاش کرنے لگ گئی۔ میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑ گیا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کئے ہوئے تھے یعنی آپ سجدہ میں تھے اور یہ دُعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے۔ میں تیری حمد وثنا نہیں بیان کر سکتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے تُو نے اپنی حمد وثنا بیان کی۔

بَابُ ١٢٢ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب: بوسہ لینے سے وضو نہ ٹوٹنا

١٧٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْرَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا وَحَدِيْثُ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّيْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ لَا شَيْءَ۔

١٧٢: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے (لیکن) دوبارہ وضو نہ فرماتے۔ (صاحب کتاب) امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اس باب کی سب سے عمدہ حدیث ہے اور اس حدیث مبارکہ کے مرسل ہونے کی علت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ نے حضرت عائشہؓ سے نہیں سنا اور اعمش نے یہ حدیث حضرت حبیب بن ثابت سے اور انہوں نے حضرت عروہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے روایت فرماتے ہیں لیکن یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اور عروہ کی عائشہؓ سے منقول حدیث کہ استحاضہ والی عورت کے خون کے قطرے چٹائی وغیرہ پر گریں قابل اعتبار نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسے اپنے نفس پر قابو ہو اگر ڈر ہو کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھ سکے گا تو رکنا افضل ہے۔ امام محمدؒ، امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔ (مؤطا)

بَابُ ۱۲۳ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو

۱۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيْلُ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تم لوگ ان چیزوں پر وضو کرو جو کہ آگ سے لگائی گئی ہوں (یعنی جو چیزیں آگ سے پکائی گئی ہوں ان کو کھانے کے بعد وضو کرو)۔

۱۷۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَارِظٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو اس چیز کو کھا کر کہ جو آگ سے پکائی گئی ہو۔

۱۷۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاْتُ مِنْهَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۵: حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اوپر وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس وجہ سے وضو کر لیا تھا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے وضو کرنے کا ان اشیاء کے کھانے سے جو کہ آگ میں پکی ہوں۔

۱۷۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ

۱۷۶: حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں وضو کروں اس غذا کو کھا کر جس کو کہ میں قرآن کریم میں حلال پاتا ہوں اس لئے کہ وہ غذا آگ سے پکی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سن کر کنکریاں جمع فرمائیں اور کہا کہ میں شہادت

فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَلَالًا لِاَنَّ النَّارَ مَسَّتْہُ فَجَمَعَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ حَصًی فَقَالَ اَشْھَدُ عَدَدَ ھٰذَا الْحَصٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

دیتا ہوں اِن کنکریوں کے شمار کرنے سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کرو ان چیزوں سے جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَارِیُّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ۔

۱۷۸: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آگ سے جو چیز پکی ہو اس کو کھا کر وضو کرو۔

۱۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ وَھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ وَھُوَ ابْنُ عُمَارَۃَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ جَعْدَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو الْقَارِیِّ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ۔

۱۷۹: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان چیزوں کو کھا کر وضو کرو کہ جن کو آگ نے بدل دیا ہو۔

۱۸۰: اَخْبَرَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا اَنْضَجَتِ النَّارُ۔

۱۸۰: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو (یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں)

۱۸۱: اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَیْدِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی الزُّھْرِیُّ اَنَّ عَبْدَالْمَلِکِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ خَارِجَۃَ بْنَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر کہ جن کو آگ نے چھوا ہو یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں۔

۱۸۲: اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ

۱۸۲: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے مروی ہے کہ وہ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ اور حضرت ابوسفیان کی

سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

خالہ تھیں۔ انہوں نے حضرت ابوسفیان کو ستو پلایا پھر ان سے کہا کہ اے میرے بھانجے وضو کرو اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے چھوا ہو۔

۱۸۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيْقًا يَا ابْنَ اُخْتِيْ تَوَضَّأْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۳: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ستو پیا تو حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے میرے بھانجے! وضو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے کہ جن کو آگ نے چھوا ہو۔

بَابُ ۱۲۴ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: آگ سے پکی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنے سے متعلق

۱۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفًا فَجَآءَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً۔

۱۸۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی وضو وغیرہ نہیں کیا)۔

۱۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ وَ حَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَّشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۵: حضرت سلیمانؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول کریمؐ صبح کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ (اہلیہ سے ہمبستری کر کے) حالت جنابت میں اُٹھتے تھے لیکن پھر بھی روزہ رکھ لیتے اور انہوں نے ایک دوسری مزید حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۱۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا (اور یہ کھانے کے بعد)

اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

وضونہیں فرمایا۔

۱۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر دوبارہ وضو کر لینا یا وضو نہ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں باتوں میں سے ایک آخری بات آگ سے پکی ہوئی شے کھا کر وضوترک کرنا ہے۔

آگ سے تیارہ کردہ شے کے کھانے کے بعد ترکِ وضو:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوضروری ہے نہ اس سے جو بغیر پکی پیٹ میں جائے۔ بلکہ وضواس سے ہے جو پلیدی باہر نکلے۔ کھانا آگ سے پکا ہو یا نہ پکا ہوسب برابر ہے اس پر کوئی وضونہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اقول ہے۔

بَابُ ۱۲۵ الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيْقِ

باب: ستو کھانے کے بعد کلی کرنا

۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۸: حضرت سوید بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ جس سال غزوۂ خیبر پیش آیا اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقامِ صہباء میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہرے۔ آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سفر کے لئے صحابہؓ سے توشہ منگوایا تو آپ کے لئے فقط ستو آیا۔ فرمایا: اس ستو کو گھول لو۔ چنانچہ وہ پانی میں گھول لیا گیا پھر آپ اور ہم نے بھی وہ ستو کھایا۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی کی تو ہم نے بھی کلی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور وضونہیں کیا۔

بَابُ ۱۲۶ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب: دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان

۱۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

۱۸۹: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ ۱۲۷ ذِكْرِ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ

باب: کونسی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے

وَمَا لَا يُوجِبُهٗ

اور کن سے نہیں؟

۱۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

۱۹۰: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ جب مشرف با اسلام ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو غسل کرنے کا حکم فرمایا پانی اور بیری کے پتے سے۔

بَابُ ۱۲۸ تَقْدِيمِ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّسْلِمَ

باب: جب کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے

۱۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اِنَّ ثُمَامَةَ ابْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ اِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِي وَاَنَا اُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَا ذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ۔

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے نزدیک ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف لے گئے پھر غسل فرما کر مسجد میں واپس آئے اور فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد ﷺ خدا کی قسم تمام روئے زمین پر تمہارے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ ناپسند نہیں تھا اب مجھے تمام چہروں سے زیادہ تمہارا چہرہ پسندیدہ ہو گیا اور تمہارے سواروں نے مجھے پکڑ لیا جبکہ میں تو عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ اب آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اس کو خوشخبری دی اور عمرہ کرنے کا حکم فرمایا (یہ حدیث یہاں پر مختصراً نقل کی گئی ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا سے عالم کفر سے ایمان کی حالت میں داخلے کے لئے غسل کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تمام ظاہری و باطنی گندگیوں سے نکل کر طہارت و پاکیزگی کے دین میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ ۱۲۹ الْغُسْلِ مِنْ مُّوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو زمین میں دبانے سے غسل لازم ہے

۱۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ ابْنَ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ

۱۹۲: حضرت علیؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابو طالب حالت شرک میں گزر گئے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اُن کو زمین میں دبا دو۔ میں جب ان کو زمین میں دبا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے

قَالَ اِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ فَلَمَّا وَارَيْتُهٗ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ لِيَ اغْتَسِلْ۔

فرمایا: غسل کرو۔

بَابُ ۱۳۰ وُجُوْبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

باب: ختانوں کے مل جانے (دخولِ صحیحہ) پر غسل کا واجب ہونا

۱۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مرد عورت کے چار شاخے یعنی دو رانوں اور دو بازو پر بیٹھ جائے پھر طاقت لگائے یعنی اپنے عضومخصوص کو عورت کے عضومخصوص میں داخل کرے تو غسل کرنا لازم ہوگیا۔

۱۹۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ الْجُوْزَ جَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْرَوَى الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهٗ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد عورت کے چار شاخ پر بیٹھ جائے پھر اپنے عضومخصوص کو آگے کی طرف کرکے طاقت لگائے تو چاہے انزال نہ ہو جب بھی غسل واجب ہوگیا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا قول ہے کہ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۳۱ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ

باب: جب منی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے

۱۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَاِذَا فَضَخْتَ الْمَآءَ فَاغْتَسِلْ۔

۱۹۵: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا جب تم مذی دیکھو تو عضومخصوص دھوڈالو اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کرلو اور جب تم (ناپاک) پانی کودتا ہوا نکالو (یعنی منی نکل آئے) تو غسل کرو۔

۱۹۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَنْبَاَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَاِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَآءِ۔

۱۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی صحابیؓ کے ذریعے سے) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھوتو وضو کرلو اور جب تم اُچھلتا ہوا پانی (مطلب یہ ہے کہ منی) دیکھوتو غسل کرو۔

بَابُ ۱۳۲ غُسْلِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا تَرَى الرَّجُلُ

باب: عورت کے لئے احتلام کا حکم

۱۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

۱۹۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلیمؓ نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت سونے کی حالت میں وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے یعنی منی (احتلام) دیکھے تو کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانی اُس سے نکل آئے تو وہ عورت غسل کرلے۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح مرد سے جب (ناپاک) پانی نکل آئے تو وہ غسل کرے محض خواب دیکھنے سے کسی شخص پر غسل واجب نہ ہوگا۔

۱۹۸: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَآئِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَرٰى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا اُفٍّ لَكِ اَوَتَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكِ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ۔

۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اُم سلیمؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور اُس وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں کہ یا رسول اللہ! رب قدوس کو حق بات کہنے سے حیاء نہیں محسوس ہوتی۔ جب کوئی خاتون خواب میں وہ بات دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں غسل کرے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم پر افسوس ہے کیا واقعی کوئی خاتون بھی اس طرح دیکھتی ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسم نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پھر انسان کی صورت و شکل کس طریقہ سے مل جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ والد کی شکل وصورت پر ہوتا ہے اور جس وقت عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو والدہ کی شکل پر بچہ ہوتا ہے۔ یعنی بچہ کی شکل وصورت ماں سے ملتی ہے۔

۱۹۹: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

۱۹۹: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربّ قدوس حق بات کہنے سے شرم و حیاء نہیں محسوس فرماتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس کو غسل کرنا لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب عورت (ناپاک) پانی (شرم گاہ پر) دیکھے۔ یہ بات سن کر اُم سلمہ ؓ کو ہنسی آ گئی اور فرمانے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سبحان اللہ!) اگر انزال نہیں ہوتا تو شکل و صورت کس طرح سے (والدین کے) مشابہ ہو جاتی ہے۔

۲۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ فِىْ مَنَامِهَا فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

۲۰۰: حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت کو اگر نیند کی حالت میں احتلام ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ (ناپاک) پانی یعنی منی دیکھے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ ۱۳۳ الَّذِىْ يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَآءَ

باب: اگر کسی کو احتلام تو ہو لیکن (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟

۲۰۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَآءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

۲۰۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی' پانی سے (واجب) ہوگا۔

احتلام سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ غسل کرنا پانی (یعنی منی) کے خارج ہونے سے واجب ہوگا۔ اگر صرف محسوس ہوتا ہے کہ احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ دیکھے تو غسل کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث واضح ہے جو کہ احتلام کے حکم سے متعلق ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَآءِ الرَّجُلِ وَمَآءِ الْمَرْاَةِ

باب: مرد اور عورت کی منی سے متعلق

۲۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءُ الرَّجُلِ

۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی منی (تندرستی میں) گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔

غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَاَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ۔

جو کوئی ایک دوسرے پر سبقت لے جائے تو بچہ اُسی کی شکل کا پیدا ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۳۵ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

۲۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِّنْ بَنِىْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِىْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّى۔

۲۰۳: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس (جو کہ قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں) وہ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھوڈالو یا اس کے بعد نماز ادا کرو۔

استحاضہ کیا ہے؟

استحاضہ دراصل ایک طرح کی نسوانی بیماری ہے کہ جس میں عورت کو بے وقت خون آ جاتا ہے جو کہ ایک رگ (Vein) سے نکلتا ہے جس کو عاذل (Phlebotomist) کہا جاتا ہے اور حیض کا خون عورت کے رحم کے اندر سے نکلتا ہے اور استحاضہ کے بارے میں مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ اس میں عورت پر غسل لازم نہیں ہے بلکہ صرف وضوء طازم ہے لیکن اگر موقعہ ہو اور غسل کر لے تو بہت بہتر ہے۔ بہر حال لازم نہیں ہے۔

۲۰۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِىْ۔

۲۰۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حیض آئے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کرو۔

۲۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِىْ ثُمَّ صَلِّى۔

۲۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش کو سات سال تک (مرض) استحاضہ رہا۔ اُنہوں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی شکایت پیش کی۔ ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ کا خون ہے لہٰذا تم غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔

۲۰۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاَبُوْ مُعِيْدٍ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ هِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَآءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو جو کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کی بہن تھیں' استحاضہ ہو گیا۔ انہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔ جب پھر حیض کے دن آ جائیں تو نماز ترک کر دو۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پھر اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غسل فرماتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔ اس کے بعد وہ نماز ادا فرماتی تھیں اور کبھی صرف غسل فرماتی تھیں۔ ایک ٹب میں اپنی بہن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوٹھڑی میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ تو خون کی سرخی پانی کے اُوپر آ جاتی پھر وہ نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتی اور یہ خون ان کو نماز سے نہ روکتا تھا۔

۲۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ خَتَنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ۔

۲۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ جو کہ رسول کریم ﷺ کی سالی اور حضرت عبدالرحمٰن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں ان کو سات سال تک استحاضہ (کا خون) جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے حکم شرع دریافت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (خون) حیض (کا) نہیں ہے بلکہ ایک رگ سے (آ رہا ہے) تم نماز ادا کرتی رہو۔

۲۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے (مرض) استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ تم غسل کرلو اور نماز ادا کرتی رہو۔ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔

۲۰۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْث عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ

۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون (استحاضہ) کے بارے میں حکم دریافت کیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا رَاَیْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِیْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَیْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ۔

فرمایا: میں نے ان کے پاس غسل کرنے کا ٹب دیکھا جو کہ خون سے پُر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنے دن رک جاؤ جتنے دن تم کو حیض آ تا' اس مرض سے قبل۔ پھر غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔

۲۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰی وَلَمْ یَذْكُرْ جَعْفَرًا۔

۲۱۰: یہ حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

۲۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِیْ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهَا الَّذِیْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّیْ۔

۲۱۱: دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خاتون کے خون جاری رہتا تھا تو اس کے لیے حضرت اُم سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا: تم ان دنوں اور راتوں کو شمار کرلو کہ جن میں حیض جاری رہتا تھا اس مرض سے قبل اتنے دنوں تک ہر ماہ میں نماز ترک کردو۔ پھر جب اس قدر دن گزر جائیں تو غسل کرلو اور لنگوٹ باندھ لو (ایک کپڑا یا روئی کا پھایہ یا پینٹی) شرم گاہ پر رکھ لو پھر نماز ادا کرو۔

بَابُ ۱۳۶ ذِكْرِ الْاَقْرَآءِ

باب: لفظ اقرآء کی شرعی تعریف وحکم

۲۱۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِیْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِیْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَاِنَّهَا لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۱۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ان کو استحاضہ (کا مرض) لاحق ہوگیا اور وہ کسی وقت بھی پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی' تم اپنے دن کی تعداد پر غور کرلو۔ جتنے دن تک اس کو حیض آتا تھا۔ پھر نماز چھوڑ دے ان دنوں میں۔ اِس کے بعد ہر ایک نماز کے لیے غسل کرو۔

۲۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِیْنَ

۲۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش کو استحاضہ سات سال تک جاری رہا۔ انہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں

فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَآئِهَا وَحَیْضَتِهَا وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز ترک کر دینے کا فرمایا۔ (ماہواری آنے کے دنوں تک) پھر غسل کر کے نماز ادا کرنے کا۔ چنانچہ وہ ہر ایک نماز کے لیے غسل فرمایا کرتی تھیں۔

۲۱۴: اَخْبَرَنَا عِیْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ حَدَّثَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ اِلَیْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِیْ اِذَا اَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّیْ فَاِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِیْ ثُمَّ صَلِّیْ مَا بَیْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ هٰذَا الدَّلِیْلُ عَلٰى اَنَّ الْاَقْرَآءَ حَیْضٌ۔

۲۱۴: حضرت فاطمہؓ بنت جحش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ دیکھتی رہو جب تمہارا اقرء یعنی (حیض) جاری ہو تو نماز نہ ادا کرو۔ پھر جب تمہارا اقرء چلا جائے (یعنی حیض بند ہو جائے) تو تم دوسرے حیض تک نماز ادا کرو۔ پھر جب دوسرا حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔

۲۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِیْعٌ وَاَبُوْمُعَاوِیَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ۔

۲۱۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ مجھے (مرض) استحاضہ رہتا ہے جس سے میں پاک ہی نہیں رہتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالو اور نماز ادا کیا کرو۔

بَابُ ۱۳۷ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ کے غسل کے متعلق

۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِیْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ فَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا۔

۲۱۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کو دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل کرنے کا۔ اِس طریقہ سے نمازِ مغرب میں تاخیر کرنے اور نمازِ عشاء میں جلدی کا اور دونوں وقت کی نمازوں کے لیے ایک غسل کا۔ پھر فجر کے لیے ایک غسل کرنے کا۔

باب ۱۳۸ بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ حَدِیْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَیْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

۲۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس کی حالت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جب ان کو نفاس کا خون جاری ہوا مقام ذوالحلیفہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ان کو غسل کرنے کا حکم کرو اور احرام باندھنے کا حکم کرو۔

بَابُ ۱۳۹ الْفَرْقِ بَیْنَ الْحَیْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

۲۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ ﷺ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَیْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

۲۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ مِّنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ لَّمْ یَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب: استحاضہ اور حیض کے خون کے درمیان فرق سے متعلق

۲۱۸: حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہوگیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کرلیا جاتا ہے جب اس طریقہ سے خون آئے تو نماز ترک کردو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو۔ اس لیے کہ وہ تو ایک رگ ہے (یعنی ایک رگ سے بوجۂ بیماری خون آتا ہے)۔

۲۱۹: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ لاحق ہوگیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کرلیا جاتا ہے جب اس طرح سے خون آئے تو تم نماز ترک کردو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون جاری ہوتو تم وضو کرو کیونکہ وہ ایک رگ ہے (اور اس رگ کے بہنے سے نماز' روزہ ترک نہ کرنا چاہیے)۔

۲۲۰: ...... اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

۲۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہوگیا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا اور

اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَالَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَادَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ عَنْكِ اَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثٍ وَتَوَضَّئِيْ۔

کہا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ ہوگیا ہے اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے' حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو تم نماز چھوڑ دیا کرو پھر جب حیض ختم ہو جائے تو خون کا نشان دھوڈالو اور وضو کرو۔ اس لیے کہ یہ ایک رگ ہے' حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا ایسی صورت میں غسل کرے؟ انہوں نے کہا کہ غسل میں کیا شبہ ہے کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا تو ضروری ہے۔

۲۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَطْهُرُ اَفَادَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا فَاَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۲۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون تو ایک رگ کا ہے۔ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے یعنی وہ دن آئیں کہ جب اس مرض کے اندر مبتلا ہونے سے قبل حیض آیا کرتا تھا تو تم نماز چھوڑ دو۔ پھر جب وہ زمانہ گزر جائے تو خون کو دھو کر نماز ادا کرو۔

۲۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتِ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۲۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوحبیش کی لڑکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی' کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے اور یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز ترک کردو' پھر جب حیض بند ہو جائے تو تم خون کو دھو کر غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۱۴۰ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں گھس کر غسل کرنے کی ممانعت

۲۲۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا

۲۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص حالتِ جنابت میں ہو۔

يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

بَابُ ۱۴۱ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کرنا ممنوع ہے

۲۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

۲۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے غسل کرے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی سے غسل کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے کہ ایک جگہ ٹھہرا ہوا پانی اگر کم مقدار میں ہے تو پیشاب کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ پانی زیادہ ہے جب بھی وہ پانی خراب ہوگا اور اس پانی کے پینے سے اور اس کے جسمانی استعمال سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اس وجہ سے ممانعت تحریمی ہے جو کہ ناجائز کے درجہ میں ہے اور بیشتر حضرات علماء کرام کے نزدیک جس وقت پانی کم مقدار میں ہو تو یہ ممانعت تحریمی ہے البتہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو اور جاری ہو جب بھی پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہئے اور ایسے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ۱۴۲ ذِكْرُ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا

۲۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهٗ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

۲۲۵: حضرت غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ رات کے کس حصہ میں غسل فرماتے تھے؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کبھی شروع حصہ میں اور کبھی آخری حصہ میں غسل فرماتے تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پاک ربّ العالمین کا شکر و احسان ہے کہ جس نے (سہولت اور) گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۳ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهٗ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا جا سکتا ہے؟

۲۲۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ

۲۲۶: حضرت غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا: رسول کریم ﷺ رات کے

الْحٰرِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُهَا قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهٖ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔

آغاز میں غسل فرماتے تھے یا رات کے آخر حصہ میں؟ انہوں نے کہا: آپ کا عمل اور معمول دونوں طریقہ سے تھا کبھی رات کے شروع حصہ میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے سن کر ربّ قدوس کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے وسعت و گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۴ ذِكْرِ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت پردہ یا آڑ کرنا

۲۲۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالسَّمْحِ قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِيْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيْهِ قَفَایَ فَاَسْتُرُهٗ بِهٖ۔

۲۲۷: حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے: پشت پھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں پشت پھیر کر کھڑا ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آڑ) میں چھپا لیتا۔

۲۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اُمُّ هَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكْعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ۔

۲۲۸: حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں تو آپ کو دیکھا کہ غسل فرما رہے تھے جبکہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے تھیں آپ ﷺ پر۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ اُم ہانی ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں ایک کپڑے میں جس کو آپ ﷺ لپیٹے ہوئے تھے۔

بَابُ ۱۴۵ ذِكْرِ الْقَدَرِ الَّذِیْ يَكْتَفِیْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ لِلْغُسْلِ

باب: پانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

۲۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَآئِدَةَ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ اُتِیَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهٗ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

۲۲۹: حضرت موسیٰ جہنی سے روایت ہے حضرت مجاہد ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے۔ میں نے اس کا اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ یعنی ایک صاع اس کا وزن تھا جو کہ تقریباً چار سیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عائشہؓ سے سنا کہ رسولِ کریمؐ اس قدر مقدار پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ

۲۳۰: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھائی (دودھ شریک بھائی) دونوں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَاَخُوْهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَاَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن طلب فرمایا کہ جس میں ایک صاع پانی آتا تھا۔ پھر پردہ ڈال کر غسل فرمایا تو سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو تقریباً ساڑھے سات یا آٹھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں اس ٹب میں ہاتھ ڈال کر غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِيْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹب سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں ایک فرق پانی آتا تھا۔ نیز میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مل کر ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تھے ایک مکوک سے اور پانچ مکوک سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِّنْ مَّآءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِيْ صَاعٌ وَّلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا۔

۲۳۳: حضرت ابوجعفرؒ سے روایت ہے کہ ہم نے غسل کے مسئلہ میں آپ ﷺ سے اس میں بحث ومباحثہ کیا اور ہم جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جابرؓ نے فرمایا: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع تو کیا دو صاع بھی کافی نہیں۔ جابرؓ نے کہا کہ اُس (ﷺ) کو کافی تھا جو تم سے بہتر تھا اور تم سب سے زیادہ بال رکھتا تھا۔

بَابُ ۱۴۶ ذِكْرِ الدَّ لَالَةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں

۲۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ۔

۲۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس (برتن) میں ایک فرق پانی آتا تھا۔

غسل کے پانی کی مقدار:

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لئے پانی کے استعمال ہونے کی مقدار میں مختلف روایات ہیں۔ مذکور بالا روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک فرق پانی جو کہ تقریباً ساڑھے سات مکوک ہوتا ہے اس سے غسل فرماتے اور دوسری روایت میں پانچ مکوک پانی اور ایک اور روایت میں ایک صاع پانی سے غسل فرمانا مذکور ہے۔ ان تمام روایات کا حاصل دراصل یہی ہے کہ غسل کے پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ جس قدر پانی سے غسل کر کے طبیعت میں اطمینان حاصل ہو جائے اور پاکی حاصل ہو جائے اسی قدر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس میں نہ تو فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ ہی تنگی سے۔

بَابُ ۱۴۷ ذِكْرِ اِغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِسَآئِهِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

باب: شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے

۲۳۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنُ عُرْوَةَ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا۔

۲۳۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور میں (مشترکہ طور پر) ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ (یعنی دونوں ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی کا چلو (پیالہ) لیتے اور غسل کرتے)۔

۲۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۳۷: .... اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْاِنَآءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

۲۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی تھی کیونکہ ہم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ میں بھی اسی برتن سے غسل کرتی اور آپ ﷺ بھی اسی برتن سے غسل فرماتے اور اسی طرح ہم ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کرتے۔ میں یہ چاہتی کہ میں لے لوں اور آپ ﷺ چاہتے کہ پانی پہلے آپ ﷺ لیں اور میں اور آپ ﷺ چاہتے کہ ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا

۲۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۹: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃُ اَنَّھَا کَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ ھُرْمُزَ الْاَعْرَجَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ نَاعِمٌ مَّوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ سُئِلَتْ اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَۃُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا کَانَتْ کَیِّسَۃً رَاَیْتُنِیْ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ مِّرْکَنٍ وَّاحِدٍ نُفِیْضُ عَلٰی اَیْدِیْنَا حَتّٰی نُنْقِیَھُمَا ثُمَّ نُفِیْضُ عَلَیْھَا الْمَآءَ قَالَ الْاَعْرَجُ لَا تَذْکُرُ فَرْجًا وَلَا تُبَالِیْہِ۔

۲۴۰: ناعم جو کہ حضرت اُم سلمہؓ کے غلام تھے اُن سے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون مرد (شوہر) کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! اگر عقل رکھتی ہو دیکھو میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ پہلے ہم دونوں اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ یہاں تک کہ ان کو صاف کرتے پھر ان پر پانی ڈالتے پھر ہاتھ پانی میں ڈال کر (پانی نکالتے)۔ حضرت اُم سلمہؓ نے شرم گاہ کے لفظ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ اس کی کوئی پرواہ کی۔

بَابُ ۱۴۸ذِکْرِ النَّھْیِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ دَاوٗدَ الْاَوْدَیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِیْتُ رَجُلاً صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا صَحِبَہٗ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْبَعَ سِنِیْنَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا کُلَّ یَوْمٍ اَوْ یَبُوْلَ فِیْ مُغْتَسَلِہٖ اَوْ یَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا۔

۲۴۱: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی (جو کہ نبی ﷺ کی صحبت میں چار سال تک رہا تھا جس طرح ابو ہریرہؓ رہے تھے) اُس شخص نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا اور جس جگہ غسل کیا جائے وہاں پر پیشاب کرنے سے اور اس بات کی بھی ممانعت فرمائی کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور اسی طرح مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں ساتھ ساتھ پانی لیتے جائیں۔

بچے ہوئے پانی سے غسل:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے وہ کراہت اور ممانعت تنزیہی ہے اور بطور ادب کے یہ حکم ہے ورنہ اگر عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لے تو جواز حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا۔

بَابُ ۱۴۹ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهٗ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِي لِيْ وَاَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِيْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ۔

باب: بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت

۲۴۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دونوں ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ غسل سے جلدی سے فراغت حاصل فرمالیں اور میری کوشش ہوتی تھی کہ میں جلدی سے فارغ ہوجاؤں۔ تب آپ فرماتے تھے کہ اے عائشہ! تم میرے واسطے پانی چھوڑ دو اور میں کہتی تھی کہ آپ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔ حضرت سویدؒ سے منقول روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ جلدی اور میں آپ سے زیادہ جلدی کرتی تھی۔ تو میں کہنے لگتی تھی کہ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔

بَابُ ۱۵۰ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ

۲۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ۔

باب: ایک پیالے سے غسل کرنے کا بیان

۲۴۳: حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ نے ایک پیالے سے غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔ (اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پاک شئے پانی میں مل جانے سے کچھ نقصان نہیں ہوتا)۔

بَابُ ۱۵۱ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

۲۴۴: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ۔

باب: جب کوئی خاتون غسل جنابت کرے تو اس کو اپنے سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں

۲۴۴: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی کی منڈھیاں (گرہیں) مضبوطی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت اُن کو کھول دوں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تجھ کو کافی ہے سر پر تین چلو پانی ڈالنا (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے) اور پھر پورے بدن پر پانی بہالیا کرو۔

بَابُ ۱۵۲ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

۲۴۵: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ؓ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرْوِهٖ اَحَدٌ اِلَّا اَشْهَبُ۔

بَابُ ۱۵۳ذِكْرِ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

۲۴۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْاِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ حَتّٰى اِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

باب: اگر حائضہ عورت احرام باندھنے کا ارادہ کرے اور اس کے لیے وہ غسل کرے

۲۴۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم لوگ مکّہ مکرمہ پہنچے تو میں حالتِ حیض میں تھی۔ پس میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ میں نے کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ جب میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ حج آ گیا ہے اور میں اب تک عمرہ نہ کر سکی بوجہ حیض کے اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں حج سے محروم رہوں گی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرلو۔ حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کا ارادہ ترک کر دو۔ چنانچہ میں نے حسب ہدایت اسی طرح کیا جب میں حج ادا کر چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ہمراہ مقام تنعیم کو بھیجا۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔

باب: جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ کو پاک کرے

۲۴۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' جب رسول کریمؐ جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا۔ آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب دونوں ہاتھوں کو دھو کر فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ دھوتے۔ جب اس سے فراغت ہو جاتی تو دائیں ہاتھ سے پانی بائیں پر ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی تین مرتبہ ڈالتے پھر سر پر پانی ڈالتے تین مرتبہ۔ پھر آپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ جسم پر پانی

يُفِيضُ عَلٰى جَسَدِهٖ۔

ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی ڈالتے۔

بَابُ ۵۴ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا چاہیے؟

۲۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

۲۴۷: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کس طریقہ سے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ پر پہلے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر عضو مخصوص (اور شرم گاہ) دھوتے پھر ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر کلی فرماتے اور ناک میں پانی ڈالتے' اس کے بعد سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۵۵ اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

باب: دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی ناپاکی کو زائل کرنے کا بیان

۲۴۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

۲۴۸: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے دریافت کیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے غسل جنابت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دونوں ران کو دھوتے (اور شرم گاہ و عضو مخصوص پر) جہاں جہاں ناپاکی محسوس ہوتی اس کو دھوتے پھر سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۵۶ اِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

باب: نجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے متعلق

۲۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ

۲۴۹: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا تفصیلی

عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَآئِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ قَالَ عُمَرُ وَلاَ اَعْلَمُهٗ اِلاَّ قَالَ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلاَثًا وَّ يَسْتَنْشِقُ ثَلاَثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلاَثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلاَثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ۔

حال بیان فرمایا تو کہا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرم گاہ کو دھوتے اور اس پر جو لگا ہوتا (یعنی ناپاکی) اس کو دھوتے تھے۔ حضرت عمر بن عبید نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ پھر کلی فرماتے تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈالتے۔ اس کے بعد تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۱۵۷ ذِكْرُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق

۲۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْمَآءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلاَثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جَسَدِهٖ كُلِّهٖ۔

۲۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے جس طریقہ سے نماز کے واسطے کیا جاتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی میں انگلیوں کو ڈال کر اپنے بال کی جڑوں میں خلال فرماتے۔ پھر سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۱۵۸ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَاْسَهٗ

باب: جنبی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ يَتَوَضَّاُ وَيُخَلِّلُ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى شَعْرِهٖ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ۔

۲۵۱: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق بیان فرمایا تو اس طریقہ سے بیان فرمایا: آپ پہلے تو ہاتھوں کو (اچھی طرح سے) دھوتے اور وضو کرتے اور سر میں خلال کرتے تاکہ پانی بالوں میں اچھی طرح سے پہنچ جائے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُشَرِّبُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلَيْهِ ثَلاَثًا۔

۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سر مبارک کو پانی سے تر فرماتے۔ پھر تین بار سر کے اوپر تین چلو بھر کر پانی ڈالتے۔

بَابُ ۱۵۹ ذِكْرُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلٰى رَاْسِهٖ

باب: جنبی کے واسطے کس قدر پانی غسل کیلئے بہانا کافی ہے؟

۲۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ

۲۵۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل

اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّیْ لَاَغْسِلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثَ اَکُفٍّ۔

کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بحث کی۔ کسی نے بیان کیا کہ میرا تو طریقہ غسل اس طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتا ہوں (باقی غسل کی تفصیل وہ ہی ہے جو کہ حدیث سابق میں گذر چکی)۔

بَابُ ٦٠ اذِکْرِ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَیْضِ

باب: (عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرے؟

۲۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ ابْنُ صَفِیَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَاَخْبَرَهَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْکٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ وَ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ کَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَذَبْتُ الْمَرْاَةَ وَقُلْتُ تَتَبَّعِیْنَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔

۲۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے فارغ ہونے والی خاتون کے طریقہ غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے غسل کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا: غسل سے فراغت کے بعد (کپڑے یا روئی وغیرہ کا) ایک ٹکڑا لے کہ جس میں مشک لگی ہوئی ہو اور اس سے پاکی حاصل کر۔ یہ سن کر اس خاتون نے کہا: میں کس طریقہ سے اس سے پاکی حاصل کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب سن کر چہرہ مبارک پر (شرم وحیاء کی وجہ سے ہاتھ کی) آڑ فرمالی اور ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم اس سے پاکی حاصل کرو (یہ جملہ حیرت کے طور پر فرمایا) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو پکڑ کر کھینچ لیا اور (آہستہ سے) کہا: خون کی جگہ پر اس کو رکھ لو۔

حائضہ کا خوشبو لگانا:

مذکورہ سوال کرنے والی خاتون کا نام اسماء بنت شکل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے شرم گاہ میں کپڑا رکھنے کے لئے اس وجہ سے فرمایا تھا تا کہ حیض کی بدبو دور ہو جائے اور خوشبو پیدا ہو جائے اور یہ عمل مستحب ہے ہر ایک خاتون کے لئے کہ حیض سے فراغت کے بعد کوئی بھی خوشبو شرمگاہ میں رکھ لے یا خوشبو لگائے۔

بَابُ ٦١ اتَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

باب: غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

۲۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

بَابُ ١٦٢ غُسْلِ الرَّجُلِ فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

٢٥٦: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ بِيَمِيْنِهٖ فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهٖ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

باب: جس جگہ غسل جنابت کرے تو پاؤں' جگہ بدل کر دوسری جگہ دھوئے

۲۵۶: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جنابت کے غسل کیلئے پانی رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا۔ پھر شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھویا پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور ہاتھ کو زور سے رگڑا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طریقہ سے نماز پڑھنے کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ پانی سر پر ڈالا' پھر تمام بدن کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے (یعنی جگہ بدل دی) اور دونوں پاؤں دھوئے' میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں آپ کیلئے وضو کا پانی خشک کرنے کیلئے کپڑا لے کر حاضر ہوئی۔

بَابُ ١٦٣ تَرْكِ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

٢٥٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ فَاُتِيَ بِالْمِنْدِيْلِ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو کپڑے سے نہ خشک کرنا

۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (وہ) خشک کرنے کے واسطے کپڑا لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول نہیں فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کو جھٹکنے لگے۔

اعضاء وضو خشک کرنا:

وضو کے بعد اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ ان حضرات کی دلیل بخاری شریف کی وہ روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک کپڑا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو رد فرما دیا۔ بہر حال جمہور کے نزدیک وضو کرنے کے بعد تولیہ کپڑے وغیرہ کا استعمال درست ہے ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ

حدیث ہے کہ جس میں وضو کرنے کے بعد کپڑا نہ لینے کی وضاحت مذکور ہے اور جس حدیث میں خشک کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا جمہور یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بیان جواز یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے واسطے تھا اور جمہور میں سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کو مباح فرماتے ہیں یعنی خشک کرنا بھی درست ہے اور نہ کرنا بھی اور احناف سے صاحب منیۃ المصلی نے اس کو مستحب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اعضاء کا خشک کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ کپڑے سے پانی خشک کرنے سے بدن صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور میل وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ خشک کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے چاہے وضو کے بعد ہو یا غسل کے بعد۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے مکروہ فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی مذہب ہے اور تیسرا قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ وضو کے بعد مکروہ ہے غسل کے بعد نہیں۔ تمام حضرات کے دلائل اپنی جگہ میں اور حاصل تمام دلائل اور تفصیل مباحث کا یہی ہے کہ خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہیں۔

بَابُ ٦٤ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

٢٥٨: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَ هٗ لِلصَّلٰوةِ۔

باب: جنبی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل نہ کر سکے تو وضو کر لینا چاہئے

٢٥٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانا کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے جس طریقہ سے کہ نماز کے واسطے وضو کرتے۔

بَابُ ٦٥ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

٢٥٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

باب: اگر جنبی شخص کھانا کھانا چاہے اور صرف اس وقت ہاتھ ہی دھولے تو کافی ہے اس کا بیان

٢٥٩: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

بَابُ ٦٦ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرِبَ

باب: جنبی شخص جس وقت کھانے' پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ دھونا کافی ہے

٢٦٠: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْيَشْرَبُ۔

٢٦٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضوفرماتے اور اگر کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھانا تناول فرماتے۔

بَابُ ١٦٧ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ جُنُبٌ

باب: جنبی اگر سونے لگے تو وضو کرے

٢٦١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ۔

٢٦١: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جنبی ہوتے تو وضوفرماتے جس طریقہ سے سونے سے قبل نماز پڑھنے کے واسطے وضوفرماتے۔

٢٦٢: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ۔

٢٦٢: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جس وقت وہ وضو کر لے۔

بَابُ ١٦٨ وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جس وقت جنبی شخص سونے کا قصد کرے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور عضو مخصوص دھولے

٢٦٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

٢٦٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو رات کے وقت جنابت ہو جاتی ہے اور اس وقت غسل کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو کرلو اور شرم گاہ دھوڈالو اس کے بعد سو سکتے ہو۔

بَابُ ١٦٩ فِي الْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

باب: جس وقت جنبی شخص وضو نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

٢٦٤: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَانَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

٢٦٤: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس مکان میں تصویر، کتا یا جنبی شخص موجود ہو۔

نُجَیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

بَابٌ ٧٠ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ

باب: اگر جنبی شخص دوبارہ ہمبستری کا ارادہ کرے تو کیا حکم ہے؟

٢٦٥: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّعُوْدَ تَوَضَّاَ۔

٢٦٥: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے ایک ہی غسل سے۔ (یعنی تمام سے ہمبستری کے بعد فقط ایک ہی غسل کیا)۔

بَابُ ٧١ اِتْیَانِ النِّسَآءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرنا

٢٦٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

٢٦٦: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس گئے ایک ہی غسل سے یعنی سب سے صحبت کی اور آخر میں غسل فرمایا۔

٢٦٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

٢٦٧: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس جاتے ایک ہی غسل سے (مطلب وہی ہے جو کہ اُو پر مذکور ہے)۔

بَابُ ٧٢ حُجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ

باب: جنبی شخص کے واسطے تلاوت قرآن جائز نہیں ہے

٢٦٨: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَلِیًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَةَ۔

٢٦٨: حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور دو اشخاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر تلاوت قرآن فرماتے اور ہمارے ساتھ تشریف فرما ہو کر گوشت تناول فرماتے اور تلاوت قرآن فرماتے اور تلاوت قرآن سے کوئی شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہ بنتی علاوہ حالت جنابت کے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے تو تلاوت قرآن نہ فرماتے جس وقت تک کہ غسل نہ فرماتے۔

٢٦٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُوْ یُوْسُفَ

٢٦٩: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

النُّصَیْدَلَانِیُّ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ لَیْسَ الْجَنَابَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت کے علاوہ ہر ایک حالت میں تلاوتِ قرآن فرماتے تھے۔

بَابُ ۱۷۳ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهٖ

باب: جنبی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے وغیرہ سے متعلق فرمان رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

۲۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَا سَحَهٗ وَدَعَا لَهٗ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یَوْمًا بُکْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُکَ فَحِدْتَ عَنِّیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَخَشِیْتُ اَنْ تَمَسَّنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجَسُ۔

۲۷۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ عادت مبارکہ تھی جس وقت کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے واسطے دُعا فرماتے۔ میں نے ایک دفعہ صبح کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا تو تُو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھ کر رخ بدل دیا۔ پھر دن چڑھنے کے وقت میں خدمت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے تجھ کو دیکھا تو علیحدہ ہو کر چل دیا۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں اس وقت حالتِ جنابت میں تھا' تو میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ کو ہاتھ لگائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

مسلمان کے پاک ہونے سے متعلق:

مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دراصل جنابت نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارتِ حقیقی ہے اس وجہ سے نجاست حکمی سے مسلمان ناپاک نہ کہلائے گا لیکن اگر نجاست حقیقی لگ گئی ہو تو اس کی وجہ سے مسلمان نجس کہلائے گا جیسے کہ منی' پاخانہ' پیشاب وغیرہ لگنے سے اگرچہ ناپاک تو ہو جائے گا لیکن اپنی صفت اور ذات کے اعتبار سے پاک اور طاہر رہے گا۔

۲۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَهْوٰی اِلَیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ۔

۲۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے میری ملاقات ہوئی اور میں اس وقت حالتِ جنابت میں تھا۔ آپ میری جانب کو جھکے میں نے کہا: یارسول اللہ! میں حالتِ جنابت میں ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان ناپاک اور نجس نہیں ہوتا۔

۲۷۲: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَهٗ فِیْ

۲۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں ان سے ملاقات کی اور وہ (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اس وقت حالتِ جنابت میں تھے تو وہ

طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ﷺ کو دیکھ کر خاموشی سے سرک گئے اور غسل سے فارغ ہوئے رسول کریم ﷺ نے ان کی تلاش فرمائی تو وہ نہ مل سکے۔ جب واپس آئے تو دریافت فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کس جگہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہؐ! جس وقت آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی تھی تو میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ مجھے آپ کے نزدیک بیٹھ جانا برا لگا جس وقت تک کہ میں غسل سے فارغ نہ ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ۱۷۴ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۲۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِيْ يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ کو کپڑا اٹھا کر دے دو۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز نہیں پڑھ رہی ہوں (یعنی حیض آ رہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں لگا ہوا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کپڑا اُٹھا کر دے دیا۔

۲۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ۔

۲۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسجد سے مجھ کو بوریا اٹھا کر دے دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حالت حیض میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں لگ رہا ہے۔

حائضہ کا مسجد سے سامان نکالنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھیں۔ آپ ﷺ نے کسی ضرورت سے بوریا لانے کے لئے فرمایا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ اشکال فرمایا کہ میں تو حالت حیض میں ہوں کس طریقہ سے مسجد میں ہاتھ بڑھ کر بوریا لے سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھ کا بوریا اٹھا کر دے دو اس لئے کہ حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے اس کی جگہ تو رحم اور شرم گاہ ہے۔ مذکورہ بالا فرمان نبوی ﷺ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو جھک کر مسجد میں سے کوئی چیز باہر نکال لینا درست ہے البتہ حائضہ کو مسجد کے اندر داخل ہونا ناجائز ہے۔ یہی حکم جنبی شخص کا ہے۔

۲۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۷۵: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

بَابُ ۱۷۵بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حائضہ کا مسجد میں چٹائی بچھانا

۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهٗ فِي حِجْرِ اِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

۲۷۶: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور وہ بیوی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) حالتِ حیض میں ہوتی۔

بَابُ ۱۷۶فِي الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَأَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے؟

۲۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ۔

۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم لوگوں میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالتِ حیض میں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوتِ قرآن فرماتے۔

بَابُ ۱۷۷غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا

باب: جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو شوہر کا سر دھونا کیسا ہے؟

۲۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْمِئُ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت اعتکاف میں ہوتے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ اٰخَرُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ k قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ اِلَيَّ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

۲۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر کی طرف نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت اعتکاف میں ہوتے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی حالانکہ مجھ کو حیض آ رہا ہوتا

مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

تھا۔

۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

۲۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مذکورہ بالا مضمون منقول ہے۔

بَابُ ۷۸ اِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

۲۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَاَلْتُهَا هَلْ تَاْكُلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنِيْ فَاٰكُلُ مَعَهٗ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَ يَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

۲۸۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّذِيْ اَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ۔

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کے ساتھ کھانا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا

۲۸۲: حضرت ابن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ حالت حیض میں کھا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ کھا سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلایا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتی اور میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے میں پہلے اس حصہ کو چوستی پھر اس کو رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چوستے اور اس جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے ہڈی کو منہ لگایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے میں پہلے لے کر پیتی۔ پھر رکھ دیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اسکو اٹھا کر پیا کرتے اور آپ پیالے پر اس جگہ پر منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مُنہ مبارک (برتن میں) اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگا کر پیا تھا اور میرا جوٹھا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

بَابُ ۷۹ اَلْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۲۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کا جوٹھا پانی پینا

۲۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو

عَنْ مِّسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاوِلُنِي الْإِنَآءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَآئِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِيْ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ۔

برتن عنایت فرماتے میں اس برتن سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی تھی۔ پھر میں وہ برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی‘ آپ تلاش فرما کر برتن میں اسی جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔

۲۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی پیتی تھی حالتِ حیض میں‘ پھر وہ برتن میں رسول کریم ﷺ کو پیش کر دیتی آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اس جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا اور میں ہڈی حالتِ حیض ہی میں چوستی۔ پھر وہ ہڈی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ لگاتے کہ جہاں پر میں نے منہ لگایا تھا۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا پسینہ‘ اس کا جوٹھا‘ اس کا بچہ ہوا کھانا اور پانی پاک ہے۔ یہی حکم حائضہ (اور جنبی) کے منہ کے لعاب کا ہے۔

بَابُ ۱۸۰ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ لٹانے سے متعلق احادیث

۲۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ۔

۲۸۶: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھ کو حیض آنا شروع ہوگیا تو میں نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھا دیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔ یعنی چادر میں لیٹ گئی۔

۲۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا

۲۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے تھے اور میں حالتِ حیض میں ہوتی تھی تو اگر میرے جسم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کچھ لگ جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

طَامِثٌ اَوْ حَآئِضٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّیْ شَیْءٌ غَسَلَ مَكَانَهٗ وَلَمْ يَعْدُهٗ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّیْ شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهٗ وَصَلّٰى فِيْهِ۔

اسی جگہ کو دھو ڈالتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے پھر نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد پھر آرام فرماتے۔ پھر اگر کچھ لگ جاتا تو اسی طریقہ سے کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ صرف اسی جگہ کو کہ جس پر خون لگ گیا ہو چاہے اتنے ہی کپڑے کو دھوڈالتے۔ اس سے زائد کپڑا یا جگہ نہ دھوتے۔ پھر نماز اسی کپڑے میں ادا فرماتے۔

بَابُ ١٨١مُبَاشَرَةِ الْحَآئِضِ

باب: حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اس کو چھونا

٢٨٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

٢٨٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

٢٩٠: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُوْلُ نَدَبَةَ مَوْلَاةُ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَهِيَ حَآئِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَّبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِی حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ۔

٢٨٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین میں سے جب کسی کو حیض آتا تو حکم فرماتے کہ تم تہبند لے لو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس بیوی کے ساتھ آرام فرماتے' ساتھ سوتے مطلب ہے کہ جماع کے علاوہ تمام کام انجام دیتے۔

٢٨٩: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں سے جو خاتون حائضہ ہوتی اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس سے مباشرت فرماتے۔ (مفہوم سابقہ روایت میں گذر چکا)

٢٩٠: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت فرماتے اور وہ خاتون حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک خاتون تہہ بند لئے ہوئے ہوتی جو کہ دونوں ران کے آدھے حصہ اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ (مطلب یہ ہے کہ ناف سے شروع ہوتی اور آدھی ران یا گھٹنوں تک ہوتی۔) لیث کی روایت میں ہے کہ اس تہہ بند کو وہ خاتون بہت مضبوطی سے باندھتی تھی۔

بَابُ ١٨٢تَاوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ کا مفہوم

٢٩١: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

٢٩١: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے جس وقت کسی خاتون کو حیض آتا تو اس کو وہ اپنے ساتھ نہ کھلاتے

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ فَسَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى الْاٰيَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَاخَلَا الْجِمَاعَ۔

نہ اس کو ساتھ پانی پلاتے۔ نہ ایک مکان میں اس کے ہمراہ رہتے۔ صحابہ کرامؓ نے اس سے متعلق دریافت فرمایا اس پر خداوند قدوس نے آیت کریمہ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ نازل فرمائی۔ (اس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیں کہ حیض ایک ناپاکی ہے تو تم لوگ خواتین سے حالت حیض میں علیحدہ رہو' پھر رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ وہ عورتوں کو حالت حیض میں بھی ساتھ کھلائیں' پلائیں اور ایک مکان میں ساتھ رہیں اور علاوہ ہم بستری کے تمام کام کریں۔

بَابُ ۱۸۳ مَا يُجِبُ عَلٰى مَنْ اَتٰى حَلِيْلَتَهٗ فِيْ حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِنَهْىِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

باب: نہی خداوندی اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالتِ حیض میں ہمبستری کرلے' اُس کا کیا کفارہ ہے؟

۲۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى الرَّجُلِ يَاْتِىْ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَآئِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی حائضہ بیوی سے ہم بستری کرے کہ وہ ایک دینار صدقہ ادا کرے۔

بَابُ ۱۸۴ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَاضَتْ

باب: جو خاتون احرام باندھے اور اس کو حیض شروع ہو جائے؟

۲۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِىْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِىْ مَا يَقْضِى الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ

۲۹۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حج کے واسطے نکلے' حج کے ارادہ سے۔ پس جس وقت مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا اور رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم کو حیض آنے لگا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو وہ شے ہے جو کہ (تقدیر میں) لکھ دی گئی ہے خداوند قدوس کی طرف سے آدم ؑ کی صاحبزادیوں کے واسطے۔ اب تم وہ تمام کام انجام دو جو کہ حاجی

نِسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ۔

لوگ انجام دیتے ہیں۔ لیکن تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (باقی کام حیض سے پاکی کے بعد انجام دینا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے ایک گائے کی قربانی کی۔

بَابُ ۱۸۵ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَآءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ؟

باب: نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟

۲۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ۔

۲۹۴: حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے نقل فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے فریضہ حج انجام دیا؟ انہوں نے بیان فرمایا: آپ (مدینہ منورہ سے حج کرنے کے واسطے روانہ ہوئے) جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے صرف پانچ دن بقایا رہ گئے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نامی لڑکے کی ولادت ہوگئی۔ انہوں نے کسی کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا کہ اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم غسل کرلو اور لنگوٹ کس لو۔ اس کے بعد لبیک پکارا۔

بَابُ ۱۸۶ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

۲۹۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

۲۹۵: حضرت اُمّ قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو ایک چپٹی لکڑی کی نوک سے کھرچ ڈالو اور اس کو تم بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈالو۔

۲۹۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهَا اَنَّ

۲۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو کھرچ دو

امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ۔

پھر تم اس کو مل کر پانی سے دھوڈ الو اور تم پھر اس سے نماز ادا کرو۔

منی پاک ہے یا ناپاک:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ ناپاکی کو پانی سے ہی دھونا اور صاف کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص ناپاکی کو سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو اس سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور منی سے متعلق اصل مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ منی ناپاک ہے اور دوسری نجاست کی طرح اس کو پاک کرنا ضروری ہے اور منی ایک فضلہ ہے امام صاحبؒ کی دلیل آیت کریمہ: ﴿اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَآءٍ مَهِيْنٍ﴾ (المرسلات: ۲۰) ''کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا ہے؟'' اور یہ کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے معمول مبارک سے بھی دلیل ہے کہ آپؐ نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ بغیر دھوئے یا بغیر صاف کئے نماز ادا فرمائی ہو۔ بلکہ اس کو پاک صاف کرنے کے بعد ہی آپؐ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ البتہ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر منی خشک ہو تو وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گی۔ لیکن آج کل عام طور سے منی رقیق اور پتلی ہوتی ہے اسی وجہ سے احناف کا قول ہے کہ منی بغیر دھوئے ہوئے پاک نہ ہوگی۔ اس کو صرف رگڑ دینا کافی نہیں ہے اور حضرت امام شافعیؒ منی کی طہارت کے قائل ہیں۔ "وقد یستدل به علی عدم طھارة المنی قال الحافظ فی الفتح لیس بین حدیث الغسل وانوك۔ تعارض لان الجمع بینھما واضح علی القول بطھارة المنی بانه یعمل الغسل علی الاستحباب للتنظیف لا علی الوجوب" (زھر الربی علی حاشیه النسائی ص: ۳۳)

بَابُ ۱۸۷ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: منی کپڑے میں لگ جانے کا حکم

۲۹۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَفِيْهِ اَذًى۔

۲۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے تھے جس کپڑے کو پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی نہ محسوس ہوتی تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ کو کپڑے میں ناپاکی محسوس ہوتی تو کپڑا پاک فرما کر یا کپڑے تبدیل فرما کر نماز ادا فرماتے تھے۔

بَابُ ۱۸۸ غَسْلُ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی دھونے کا حکم

۲۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۲۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْجَزَرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ لَفِیْ ثَوْبِهٖ۔

کے کپڑے مبارک سے میں منی دھویا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرمانے کیلئے تشریف لے جاتے اور پانی کے نشان آپ ﷺ کے کپڑوں میں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۹ افَرَكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے سے منی کے کھرچنے سے متعلق

۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً اُخْرٰی الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ منی کو میں پانی سے نہیں دھوتی تھی)

منی کو کھرچنا:

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ منی کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کھرچنا کافی ہے لیکن دراصل یہ اس زمانہ سے متعلق ہے کہ جبکہ منی خشک اور گاڑھی ہوا کرتی تھی لیکن آج کے دور میں منی پتلی اور رقیق ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو دھونے کا ہی حکم ہے۔ تفصیل حدیث سابق میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۳۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَکَمُ اَخْبَرَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَمَا اَزِیْدُ عَلٰی اَنْ اَفْرُکَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ البتہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر جب منی دیکھتی تو منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُهٗ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۲: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَرَاهُ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَحُکُّهٗ۔

۳۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ درحقیقت میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی مل دیا کرتی تھی۔

۳۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا اَفْرُکُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل دیا کرتی تھی (یعنی کھرچ کر یا مسل کر صاف کر دیتی تھی)۔

منی کھرچنے سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ منی چونکہ گاڑھی اور خشک ہے تو کھرچنے سے صاف ہو جاتی تھی۔ مزید تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتَنِيْ اَجِدُهُ فِيْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَحُتُّهُ مِنْهُ۔

۳۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی جب دیکھتی تھی تو اس کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

بَابُ ۱۹۰ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ

باب: کھانا نہ کھانے والے بچہ کے پیشاب کا حکم

۳۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

۳۰۵: حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچہ کو لے کر جو کہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو گود میں بٹھلایا۔ اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس پر پانی چھڑک دیا اس کو نہیں دھویا۔

۳۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ۔

۳۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا حاضر ہوا اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

بچہ کے پیشاب کا حکم:

مذکورہ حدیث شریف سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ جو بچہ ابھی غذا نہ کھا رہا ہو بلکہ صرف ماں کا دودھ پی رہا ہو اگر وہ پیشاب کر دے تو اس جگہ اس قدر پانی بہانا کافی ہے کہ جو پیشاب پر حاوی ہو سکے لیکن احناف کا قول ہے کہ جس طریقہ سے دوسری نجاسات کے ازالہ کا حکم ہے اسی طرح سے پیشاب کے زائل کرنے کا حکم ہے اور حنفیہ کی دلیل بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکورہ احادیث شریفہ ہیں کہ جن میں پیشاب کے قطرات سے نہ بچنے پر عذاب قبر اور دیگر وعید مذکور ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے: ((الستنزھو عن البول فان عذاب القبر مزاد کما قال علیہ السلام)) البتہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں معمولی فرق ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کا مخرج تنگ ہوتا ہے اور وہ پھیل کر چلتا ہے اس وجہ سے اس کو زیادہ شدت سے دھونا

ضروری ہے اورلڑکے کے پیشاب میں (جو کہ دودھ پی رہا ہو) اس سے کم شدت ہے لیکن دھونا اس کو بھی ضروری ہے تفصیل شروحاتِ حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ ۱۹۱بَوْلِ الْجَارِيَةِ

۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالسَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

باب: لڑکی کے پیشاب سے متعلق

۳۰۷: حضرت ابوسمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑا لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جائے۔

بَابُ ۱۹۲بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اُنَاسًا اَوْرِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَكَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكُوْا فِي الْحَرَّةِ عَلٰى حَالِهِمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

باب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب کا حکم

۳۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکل کے چند لوگ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے زبان سے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور والے لوگ ہیں (ہمارا گذر اوقات دودھ ہی پر ہے) اور ہم کاشت کار لوگ نہیں ہیں اور ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی ہے۔ رسول کریمؐ نے ان کے واسطے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پی لیا کرو اور باہر جا کر رہو۔ جب وہ لوگ صحت یاب ہو گئے اور وہ لوگ قبیلہ حرہ کے ایک جانب تھے تو وہ لوگ کافر بن گئے اور اسلام قبول کر کے مرتد ہو گئے۔ وہ لوگ نبیؐ کے چرواہے کو قتل کر کے اور اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ جس وقت یہ خبر رسول کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے تلاش کرنے والے لوگوں کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے آئے تو ان کی آنکھیں (سلائی سے) پھوڑ دی گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپؐ نے ان لوگوں کو اسی جگہ مقام حرہ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

۳۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی لِقَاحٍ لَهُ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰی صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُالْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ یُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِكُفْرٍ اَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَنَسٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلٌ۔

۳۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ ان کے (چہروں کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر کو چڑھ گئے رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور علاج) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتیٰ کہ وہ لوگ مرض سے شفا پا گئے۔ تو وہ لوگوں چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں چلائی گئیں۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی ﷺ نے یہ سزا ان لوگوں کے کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے دی؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: کفر کی وجہ سے سزا دی۔

پیشاب کا استعمال:

واضح رہے کہ پیشاب کے استعمال کی کسی بھی طرح سے اجازت نہیں ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے کسی خاص وجہ سے ان کو پیشاب کے استعمال کی اجازت دی جو کہ بعد کے حکم سے منسوخ ہے اور ان لوگوں کو حکم قتل کرنے کا دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قبیلہ کے افراد نے پہلے تو چرواہے کو قتل کیا اور پھر اونٹ ہانک کر لے گئے اور پھر وہ لوگ مرتد ہو گئے اور ظاہر ہے کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہی ہے۔

بَابُ ۱۹۳ فَرْثِ مَا یُؤْكَلُ لَحْمُهُ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب: حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۱۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ

۳۱۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ خانہ کعبہ کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے اور ایک جماعت قبیلہ قریش کے افراد کی بیٹھی ہوئی تھی ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا ان

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جُلُوْسٌ وَقَدْ نَحَرُوْا جَزُوْرًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَيُّكُمْ يَاْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ بِدَمِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهٗ سَاجِدًا فَيَضَعُهٗ يَعْنِيْ عَلٰى ظَهْرِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهَا فَاَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهٖ ثُمَّ اَمْهَلَهٗ فَلَمَّا خَرَّسَاجِدًا وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَآءَتْ تَسْعٰى فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ حَتّٰى عَدَّسَبْعَةً مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ قَلِيْبٍ وَّاحِدٍ۔

لوگوں میں سے کسی شخص نے کہا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے جو کہ اس ناپاک کو یعنی اونٹ کی اوجھ کو لے کر کھڑا رہے جس وقت یہ شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کریں تو یہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دے۔ ان لوگوں میں ایک بدنصیب انسان کھڑا ہوا اور وہ شخص گندگی لے کر کھڑا رہا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس بدنصیب شخص نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جو کہ اس وقت (نابالغ) لڑکی تھیں وہ بھاگی ہوئی آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے وہ گندگی اٹھائی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے خدا تو قریش کو سمجھ لے۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اے خدا تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات قریش کے قبیلہ کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دُعا فرمائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں نے ان لوگوں کو غزوۂ بدر کے دن ایک اندھے کنوئیں کے اندر گرا ہوا پایا (یعنی ان لوگوں کو دنیا ہی میں سخت ترین سزا مل گئی)۔

۱۹۴: اَلْبُزَاقُ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: اگر تھوک کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم

۳۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ فَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ۔

۳۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ایک کونہ میں تھوک کر اس کو اس سے مل دیا۔

۳۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَاِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَدَلَكَهٗ۔

۳۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے نہ تو دائیں جانب اور نہ ہی بائیں جانب بلکہ نیچے کی طرف پاؤں کی طرف تھوکے ورنہ تو جس طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوکا کرتے تھے تو اس طرح سے تھوک دے یعنی اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مل دے۔

قبلہ کی طرف تھوکنا:

سامنے چونکہ قبلہ ہوتا ہے اس لئے سامنے کی طرف تھوکنا منع ہے چاہے نماز پڑھ رہا ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو قبلہ سامنے یا جس رخ پر خارج میں پڑ رہا ہو اس کی جانب تھوکنا منع ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے باقی اگر نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آ گئی تو پاؤں کی جانب تھوکنا چاہئے۔

اگر مسجد میں قالین وغیرہ بچھا ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو یہ ضروری ہے کہ Tissue ، چادر کے کونے یا رومال میں تھوکا جائے۔ مزید تفصیل ادارہ ہذا ہی کی شائع کردہ کتاب ''سنن ابوداوَد'' میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

بَابُ ۱۹۵ ابْدٰءِ التَّيَمُّمِ

۳۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْنَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ قَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَمَا مَنَعَنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ

باب: تیمّم کے شروع ہونے سے متعلق

۳۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے اور ہم جس وقت مقام بیداء یا ذات الجیش میں پہنچ گئے تو میرا گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش فرمانے کیلئے رک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دوسرے لوگ بھی ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پر پانی موجود نہ تھا اور نہ ہی لوگوں کے ہمراہ پانی تھا۔ چنانچہ لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آپ دیکھ لیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کارنامہ انجام دیا؟ (یعنی ہار گم کر دیا) اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایک ایسی جگہ ٹھہرا دیا جہاں پر پانی تک نہیں ہے اور نہ ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیگر حضرات کو ایک ایسی جگہ روک دیا (یعنی ٹھہرنے پر مجبور کیا) کہ جس جگہ نہ تو پانی ہے اور نہ ہی ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے اور یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے اور میری کمر میں (لکڑی وغیرہ سے) ٹھونک مارنے لگے اور میرے اوپر ناراض ہو گئے لیکن میں اپنی جگہ سے نہیں ہلی صرف اسی وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سے آرام فرما رہے) اور سوتے رہے جس وقت آپ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو وہاں پر پانی موجود نہ تھا۔

بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ۔

چنانچہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات نے بغیر وضو کے ہی نماز پڑھ لی اس پر خداوند قدوس نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے' اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بعد ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا کہ جس پر میں سوار تھی تو پھر میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت:

تیمّم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے سابقہ امتوں کو یہ عظیم انعام حاصل نہیں تھا جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((جعلت لی الارض مسجدا و طھورًا)) یعنی میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد اور پاک جگہ بنائی گئی ہے اور تیمّم کے باب میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تیمّم کرنے کے لئے ہاتھوں کو دو مرتبہ مٹی یا پتھر پر مارنا ضروری ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے اور ان دونوں ائمہ نے یہی فرمایا ہے کہ تیمّم کہنی تک ہوگا اور اس کے بغیر جائز نہیں ہے۔ البتہ اہل ظواہر، امام زہری اور حضرت سعید بن المسیبؒ وغیرہ تیمّم کو ایک ہی مرتبہ زمین یا پتھر پر ہاتھ مارنے کو کافی فرماتے ہیں یہ آخر الذکر حضرات کندھوں یا بغلوں تک تیمّم کرنے کو ضروری فرماتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث میں غزوۂ بنی المصطلق کا تذکرہ ہے کہ جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا اس غزوہ کو غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں تیمّم سے متعلق آیت کریمہ: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ نازل ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث ۳۱۳ کے بارے میں حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس وقت چونکہ پانی دور دور تک موجود نہ تھا اس وجہ سے آپ ﷺ نے تیمّم فرمایا کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست نہیں ہے اور اگر پانی موجود ہے لیکن انسان اس کے استعمال پر قادر نہیں ہے تو جب بھی تیمّم درست ہوگا جیسے کہ مثلاً کوئی شخص سمندری سفر کر رہا ہے اور اتفاق سے بحری جہاز میں پانی نہیں مل رہا ہے اور قریب میں کوئی پورٹ بھی ایسی نہیں کہ جہاں جہاز ٹھہر سکے اور پانی مل سکے تو وہاں پر تیمّم درست ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر نمازِ جنازہ یا نمازِ عیدین کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور اس قدر وقت نہ ہو کہ وضو کر سکے تو تیمّم درست ہے اور تیمّم کی جگہ درست ہے اس کی تفصیلی بحث شروحات حدیث میں موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوار سے بھی تیمّم کرنا درست ہے جبکہ اس پر غبار موجود ہو اور تیمّم کے درست ہونے کے لئے زمین کی جنس سے اس شے کا ہونا ضروری ہے کہ جس سے تیمّم کر رہا ہے۔ اس مسئلہ میں صاحب زہر الربی تحریر فرماتے ہیں: "اعلم ان العلماء اختلفوا كيفيه التيمم خدمت ابو حنيفه ومالك والشافعي في قول اصحابهم الا بنى ضربة للوجه وفربه لليدين الى المرفقين۔ الا ان قال وذهب كالواحد اصل الحديث الى حديث منها لزم الرجوع في ذالك الكتاب وهو ضربتين ضربة للوجه وضبرة لليدين الى المرفقين قياسا على الوضوء الخ" (زير الربى اعلى حاشيه النسائى ص: ۳۵)۔

نوٹ: مزید تفصیل ادارہ مذکورہ (مکتبۃ العلم) ہی کی کتاب ''مدلل بہشتی زیور ص: ۶۵'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

بَابُ ۱۹۶التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۳۱۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ جُهَيْمِ ابْنِ الْحٰرِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجُمَلِ وَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

باب: سفر کے بغیر تیمّم

۳۱۴: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے اور حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے دونوں کے دونوں حضرت ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (جگہ کا نام) تشریف لائے کہ راستہ میں ایک شخص ملا اس شخص نے سلام کیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے نزدیک تشریف لائے اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔

سلام سے متعلق ایک ادب:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جو شخص پیشاب' پاخانہ یا استنجا میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کے ذمہ سلام کا جواب دینا ہے۔

بَابُ ۱۹۷التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْاَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَآءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

باب: مقیم ہونے کی حالت میں تیمّم

۳۱۵: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہوگئی ہے اور پانی غسل کیلئے نہ مل سکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نماز نہ پڑھو (یعنی نماز اس صورت میں قضا کر دو) جس وقت پانی مل جائے تو تم اس وقت غسل کر کے نماز ادا کر لینا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! کیا آپ کو یہ بات نہیں یاد ہے کہ جس وقت میں اور آپ دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حالت جنابت ہوگئی تھی اور ہم کو پانی نہیں مل سکا تھا اور آپ نے نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مقام مٹی میں پہنچ کر نماز ادا کی تھی۔ ہم لوگ جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

فرمایا: (تم کو مٹی میں لوٹ مارنا ضروری نہیں تھا) تم کو کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان میں پھونک ماری اور آپ ﷺ نے چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ کو منہ اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر پھیرا۔ سلمہ نے شک کیا ہے ہاتھوں کا مسح دونوں پہونچوں تک یا دونوں کہنی تک (پھیرا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے نقل کیا ہے اس کو ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہیں۔

۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ۔

۳۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو غسل کی ضرورت پیش آئی اور میں اونٹوں میں مشغول تھا تو مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں اس طرح سے (تیمم کرنے کی نیت سے) لوٹ پوٹ ہوا کہ جس طریقہ سے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے واسطے تیمم کرنا کافی تھا۔

جنبی کے لئے تیمم:

زیادہ تر علماء اور حضرات محدثینؒ کی یہی رائے ہے کہ جس شخص کو جنابت کی حاجت لاحق ہو جائے اور اس کو پانی نہ مل سکے یا وہ پانی پر قادر نہ ہو تو بدرجہ مجبوری اس کے واسطے بھی تیمم درست ہے جس طریقہ سے وضو والے کے لئے تیمم درست ہے اس طریقہ سے جنبی کے لئے بھی درست ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے جنبی کے لئے تیمم کا کافی ہونا ثابت ہے اگرچہ حضرت عمرؓ نے جنبی کے لئے تیمم کو درست نہیں فرمایا مگر حضرت عمار بن یاسرؓ نے اپنا واقعہ یاد دلایا کہ جس کی تفصیل مذکورہ حدیث میں ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے اردو میں درس ترمذی جلد اوّل اور تقریر ترمذی جلد اوّل از حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ ص ۲۴۰ تا ۲۴۲ پر اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

بَابُ ۱۹۸ التَّيَمُّمُ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں تیمم کرنا

۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا

۳۱۷: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات میں مقام اولات الجیش میں پہنچے اور ٹھہرے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کا گلوبند ملک یمن کے موتی کے نگ کا تھا جو کہ (عاقد) ظفار کے نگوں کا تھا وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ لوگ اس گلوبند کی تلاش کرنے میں مشغول ہو گئے لوگوں کے پاس پانی تک موجود نہ تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْاٰبَاطِ۔

کہ تم نے لوگوں کو ہار تلاش کرنے میں مبتلا کر دیا جبکہ ان کے ساتھ پانی نہیں ہے اور نہ ہی اس جگہ پانی ہے اس پر خداوند قدوس نے مٹی پر تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ اس وقت مسلمان کھڑے ہو گئے رسول کریم کے ساتھ اور ہاتھ زمین پر مارے پھر ہاتھ اٹھا لئے اور مٹی کو نہیں جھٹکا اور اپنے چہروں اور ہاتھوں اور مونڈھوں پر مسح فرمایا اور اندرونی جانب بغلوں کے اندر تک مسح کر لیا۔

بَابُ ۱۹۹ الْاِخْتِلَافِ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

باب: کیفیت تیمم میں اختلاف کا بیان

۳۱۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَاَيْدِيْنَا اِلَى الْمَنَاكِبِ۔

۳۱۸: حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں پر اس کے بعد مونڈھوں تک مسح فرمایا۔

بَابٌ ۲۰۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ

باب: تیمم کا دوسرا طریقہ کہ جس میں ہاتھ مار کر گرد و غبار کا تذکرہ ہے

۳۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَاِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَآءَ لَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيَ حَتّٰى اَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَتَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ كُنْتُ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ اَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ الصَّعِيْدُ لَكَافِيْكَ وَضَرَبَ

۳۱۹: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! کبھی ایک ایک' دو دو ماہ تک ہم لوگوں کو پانی (وضو یا غسل کے مطابق) نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو نہ پانی ملے تو میں نماز نہ پڑھوں۔ جس وقت تک میں پانی نہ حاصل کر سکوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین آپ کو یاد ہے کہ جس وقت میں اور تم' دونوں فلاں فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم اونٹ چراتے تھے تو تم کو معلوم ہے کہ ہم کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا تم کو مٹی کافی تھی اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلی کو زمین پر مارا پھر ان میں

بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَ بَعْضَ ذِرَاعِيَهِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

پھونک ماری اور چہرہ پر مسح فرمایا اور کچھ دیر تک کہنیوں تک مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار رضی اللہ عنہ تم خدا سے ڈرو کہ تم بغیر کسی روک ٹوک کے حدیث نقل کرتے ہو (شاید تم بھول گئے ہو یا تم کو دھوکہ ہوگیا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ اگر آپ چاہیں تو میں اس حدیث کو نقل نہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم نقل کرو اس کو ہم تمہارے ہی حوالہ کر دیں گے یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم اس پر نہیں عمل کریں گے جس وقت تک دوسرے شخص کی گواہی بھی نہ آئے۔

تیمّم سے متعلق ایک بحث:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وحضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غلط گوئی کا شک ہو بلکہ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بہت زیادہ احتیاط تھی اور وہ اسی احتیاط کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کافی نہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ دوسرا گواہ اس بات کی تصدیق نہ کرتا تو اس وقت تک اس بات کو نہیں تسلیم فرماتے اور خاص طور سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تیمّم کے بارے میں یہی تھی کہ جنبی شخص کو تیمّم کرنا درست نہیں ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے مخالف تھے اور اس کے خلاف دوسری احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء اور مجتہدین کرام رحمہم اللہ نے تیمّم کے مسئلہ میں حضرت عمرؓ کی رائے گرامی کی طرف نہیں خیال فرمایا اور دیگر مستند احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت کے اس کے حق میں ہونے کی بناء پر جنبی کے لئے بھی تیمم درست فرمایا۔

بَابُ ۲۰۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

۳۲۰ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ عَمَّارٌ اَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِيْ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

باب: تیمّم کا ایک دوسرا طریقہ

۳۲۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمّم کا مسئلہ دریافت کیا وہ اس مسئلہ کا جواب نہ بتلا سکے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو یہ بات یاد ہے کہ جس وقت ہم اور تم' دونوں ایک لشکر میں تھے اور مجھے غسل کرنے کی ضرورت پیش آئی میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور (تیمّم کرنے کیلئے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے دونوں گھٹنوں پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان پر پھونک ماری اور چہرہ اور دونوں پہونچوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

۳۲۱ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ

۳۲۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَمِعَهُ الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَجْنَبَ رَجُلٌ فَاَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ دَلَكَ اِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهٗ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

غسل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی وہ شخص حضرت عمر ؓ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں جنبی ہوں اور غسل کرنے کے واسطے مجھ کو پانی نہیں مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر ؓ نے کہا کہ تم ایسی صورت میں نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار بن یاسر ؓ نے فرمایا: کیا تم کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ جس وقت ہم لوگ ایک لشکر میں تھے پھر ہم لوگوں کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی۔ تم نے تو نماز ہی نہ پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھی تھی۔ پھر میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو یہ کرنا بالکل کافی تھا اور حضرت شعبہ ؓ نے اپنی ہتھیلی زمین پر ماری پھر اس پر پھونک ماری اس کے بعد دونوں ہاتھ کی ہتھیلی کو ملا ایک کو دوسری سے ملا پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ حضرت عمار ؓ نے فرمایا: چلو کوئی بات نہیں ہے اگر تم لوگوں کی رائے نہیں ہے تو میں اس روایت کو نہ نقل کروں بلکہ جو تم نقل کرو گے وہ تمہارے ذمہ رہے گا۔

بَابُ ۲۰۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور دوسری قسم کا تیمم

۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ

۳۲۲: حضرت عبدالرحمن بن ابزی ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں جنبی ہوں۔ اگر مجھ کو پانی نہ مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم نماز نہ ادا کرو۔ حضرت عمار ؓ نے فرمایا: اے امیر المومنین ؓ کیا تم کو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ جس وقت میں اور تم' دونوں کے دونوں ایک ہی لشکر میں تھے۔ پھر ہم کو جنابت کی حالت لاحق ہوگئی اور ہم کو پانی نہ مل سکا۔ تم نے تو نماز ادا نہ کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے نماز ادا کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طرح سے عمل کرنا کافی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیمم کی نیت سے) دونوں ہاتھ کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک ماری پھر چہرہ کا مسح فرمایا اور دونوں

نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُوْلُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ اَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

پہونچوں کا مسح کیا۔ حضرت سلمہ نے اس حدیث کے بارے میں شک کیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا تذکرہ کیا ہو یہ بات یاد نہیں ہے۔

بَابُ ٢٠٣ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کو تیمّم کرنا درست ہے

٣٢٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَبِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ عَلٰى كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

٣٢٣: حضرت شقیق ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اور حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس بیٹھا تھا حضرت ابوموسیٰ ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت عمار ؓ کا یہ قول نہیں سنا کہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک کام کے واسطے بھیجا مجھ کو وہاں پر غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور پانی نہ مل سکا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے نقل کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کو زمین پر ایک مرتبہ مارا اور دونوں ہتھیلی پر پھونک ماری پھر بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر مارا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارا اپنے دونوں پہونچوں سمیت اور پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ عبداللہ ؓ نے فرمایا: تم نہیں دیکھتے کہ عمر ؓ نے عمار ؓ کے فرمانے پر اکتفا نہیں کیا۔

بَابُ ٢٠٤ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

باب: مٹی سے تیمّم کے متعلق حدیث

٣٢٤: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ۔

٣٢٤: حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ شخص لوگوں سے علیحدہ ہے اور جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ کس وجہ سے تم جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہوگئی ہے اور مجھے پانی نہیں مل سکا ہے آپؐ نے فرمایا: تم اپنے اوپر مٹی لازم کرلو۔ وہ تمہارے واسطے کافی ہے جس وقت پانی نہ مل سکے تو تم اس پر تیمّم کرلو۔

بَابُ ۲۰۵ الصَّلٰوةِ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمّم سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۳۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ۔

۳۲۵: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے واسطے وضو کے قائم مقام ہے (چاہے) کوئی شخص دس سال تک پانی نہ پا سکے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ضرورت شرعی کے موقعہ پر تیمم پوری طرح وضو کے حکم میں ہے اور اس سے وہ تمام عبادات درست ہیں جو کہ وضو سے درست ہوتی ہیں۔

بَابُ ۲۰۶ فِيْمَنْ لَا يَجِدُ الْمَآءَ وَلَا الصَّعِيْدَ

باب: جو شخص وضو کیلئے پانی اور تیمّم کرنے کیلئے مٹی نہ پا سکے

۳۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّنَاسًا يَطْلُبُوْنَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَآئِشَةَ نَسِيَتْهَا فِيْ مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا۔

۳۲۶: عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اُسید بن حضیر اور کئی حضرات کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہار کی تلاش کے واسطے بھیجا کہ جس ہار کو وہ کسی اپنی دورانِ سفر کی قیام گاہ میں بھول گئی تھیں تو نماز کا وقت ہو گیا اور ان لوگوں کا نہ تو وضو تھا اور نہ ہی وہاں پر وضو کرنے کیلئے پانی موجود تھا چنانچہ ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو اس پر آیت: ﴿تَيَمُّم فَاِنْ تَجِدُوْا مَآءً......﴾ نازل ہوئی۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ نے کہا کہ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس وقت تمہارے ذمہ ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کو تم برا سمجھتی تھی تو خداوند قدوس نے تمہارے واسطے اس میں خیر کا پہلو پیدا فرما دیا۔ تمہارے واسطے بھی اور دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی۔

۳۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَمَا قَالَ لِلْاٰخِرِ يَعْنِيْ اَصَبْتَ۔

۳۲۷: طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ شخص پانی کی جستجو میں مشغول رہا اور وہ پانی ملنے کا منتظر رہا اور نماز کا وقت ابھی باقی تھا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا پھر ایک دوسرے شخص کو جنابت کی حالت لاحق ہوئی اس نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی اور خدمت نبوی میں واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا یعنی تم نے اچھا کیا۔

(۲)

كِتَابُ الْمِيَاهِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے منقول' پانی سے متعلق احکام

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا [الفرقان : ٤٨] وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ : وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ [الأنفال : ١١] وَقَالَ تَعَالَى : فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا [المائدة : ٦]

ارشادِ باری تعالیٰ: ''تم پر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تم لوگوں کو اس پانی سے پاک فرمادے'' اور ارشادِ ربّانی: ''تم لوگ جب پانی نہ پاسکو تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔'' مذکورہ بالا آیات کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ: پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک پانی کا استعمال لازمی ہے اور پاکی' بغیر پاک پانی کے نہیں حاصل ہوسکتی اور پاک پانی کے علاوہ وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

۳۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

۳۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے جنابت سے غسل فرمایا پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ان زوجہ مطہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے۔ فرمایا: پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس وقت تک کہ پانی کا رنگ' بو یا مزہ کسی ناپاکی کے شامل ہونے کی وجہ سے نہ تبدیل ہو جائے اس وقت تک پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ۲۰۸ ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب: بئر بضاعہ سے متعلق

۳۲۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بیر بضاعہ سے وضو کریں (جب کہ) اس کنویں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ

اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بِضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتَنُ فَقَالَ الْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

۳۳۰: اَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ نَوْفٍ عَنْ سُلَيْطٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّاُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيْهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتَنِ فَقَالَ الْمَآءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

۳۳۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا آپ بیر بضاعہ کے پانی سے اس وقت وضوفرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ اس کنوئیں کے پانی سے وضوفرما رہے ہیں جب کہ اس کنوئیں میں بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ ۲۰۹ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہ ہو

۳۳۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

۳۳۱: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جہاں جانور اور درندے پانی پینے کے لئے آتے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔

۳۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔

۳۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس شخص کی جانب دوڑ پڑے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس شخص کا پیشاب بند نہ کرو جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

۳۳۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ

۳۳۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو چھوڑ دو اور اس شخص نے جس جگہ پر پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لئے کہ تم لوگ آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو دشواری کے لئے نہیں بھیجے گئے۔

مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

بَابُ ۲۱۰ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

۳۳۴: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

باب: ٹھہرے پانی میں جنبی کو غسل کی ممانعت

۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں (اس حالت میں) غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

بَابُ ۲۱۱ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الْبَحْرِ

۳۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

باب: سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق

۳۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور کچھ پانی یا کم مقدار میں پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں۔ تو کیا سمندر کے پانی سے ہم لوگ وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ ۲۱۲ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۳۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

باب: برف اور اولے کے پانی سے وضو کا بیان

۳۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میرے گناہوں کو دھو ڈال' برف اور اولے سے اور میرا دل تمام قسم کی برائیوں سے صاف کر کہ جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا۔

۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا' دھو دے مجھے میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے۔

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گناہ کی نوعیت:

اس جگہ یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ تھے تو پھر گناہ سے معاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟ دراصل اس جگہ یا تو مراد وہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو شرعی تقاضا کے تحت قبل نبوت صادر ہو سکتے ہیں۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعد نبوت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نہ چھوٹا گناہ صادر ہوتا ہے اور نہ ہی بڑا گناہ۔ تو اس جگہ مراد نبوت سے قبل کے چھوٹے گناہ ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اظہار کے لئے یہ فرمایا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس جگہ مراد غیر افضل اور خلافِ اولیٰ کام ہیں جن کو گناہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے باقی نبی کے بارے میں اصل یہی ہے کہ ان کے غیر اولیٰ بات کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کو اردو میں ایک شاعر نے کہا ؎

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

باقی حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ واضح ہے فرمایا گیا: ﴿غَفَرَ اللّٰهَ لَكُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾

بَابُ ۲۱۳ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۳۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کتے کا جوٹھا

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال دے تو اُس کو پلٹ دو پھر وہ برتن سات مرتبہ دھو۔

بَابُ ۲۱۴ تَعْفِيْرِ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

باب: کتے کے جوٹھے برتن کو مٹی سے مانجھنے سے متعلق

۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے اور گلے کے کتے کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: جب برتن میں کتا منہ ڈال کر کر دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ' آٹھویں مرتبہ اس برتن کو مٹی سے مانجھو اور صاف کرو۔

۳۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۳۴۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق' اور شکاری کتے

مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَابَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

اور حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا: جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوڈالو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف نقل فرمایا کہ اس کو ایک مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔

۳۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۳۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا مُنہ ڈال کر (پانی وغیرہ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

۳۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۳۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا مُنہ ڈال کر چپڑ چپڑ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

بَابُ ۲۱۵ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے سے متعلق

۳۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَآءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَ الطَّوَّافَاتِ۔

۳۴۳: حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ ایک دن میرے پاس تشریف لائے پھر اُنہوں نے ایسی بات کہی کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے لئے وضو کا پانی ڈالوں اس دوران بلی آ کر اس پانی میں سے پینے لگ گئی۔ ابوقتادہؓ نے برتن کو اور نیچے کی طرف کر دیا یہاں تک کہ اس بلی نے پانی اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر ابوقتادہؓ نے جو میری جانب دیکھا تو فرمایا: اے میری بھتیجی! تم حیرت کرتی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ابوقتادہؓ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو دن رات تمہارے اردگرد گھومنے والیوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب [illegible] مطلب یہ ہے کہ بلی میں عام ابتلا ہے اور اس سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے لوگوں کی سہولت کی وجہ سے اس [illegible]

بَابُ ۲۱۶ سُؤْرِ الْحَائِضِ

۳۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَآءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

باب: حائضہ عورت کے جوٹھے کا حکم

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوسا کرتی تھی پھر رسول کریم ﷺ اسی جگہ پر اپنا مُنہ لگاتے جس جگہ میں نے مُنہ لگایا ہوتا اور آپ ہڈی چوستے درآنحالیکہ میں اس وقت حیض سے ہوتی تھی۔ میں برتن میں پانی پیتی' پھر آپ اسی جگہ پر مُنہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے مُنہ لگایا ہوتا اور آپ پانی پیتے درآنحالیکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۲۱۷ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْمَرْأَةِ

۳۴۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْعًا۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد اور عورت تمام کے تمام مل کر دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں (ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے) وضو کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ایک کے باقی ماندہ پانی سے دوسرا وضو کرتا۔ عورت' مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی اور مرد' عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتا۔

بَابُ ۲۱۸ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ

۳۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ۔

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق

۳۴۶: حضرت حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی بچ جائے اس سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۲۱۹ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ

۳۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاِنَآءِ الْوَاحِدِ۔

باب: جنبی کے غسل سے بچے پانی سے کی ممانعت

۳۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتی تھیں (اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا)۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے۔ احادیث سے وضو کا جواز ثابت ہے۔ ممانعت والی حدیث کو علماء نہی تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔

بَابُ ۲۲۰ اَلْقَدْرِ الَّذِیْ یَکْتَفِی بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَآءِ لِلْوُضُوْ وَالْغُسْلِ

۳۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ بِمَکُّوْكٍ وَیَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَکَاکِیَّ۔

۳۴۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ وَیَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

۳۵۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

باب: وضواور غسل کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟

۳۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

۳۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور تقریباً ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

۳۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب ﷺ اس کا وزن ۵۲۶ گرام ہے۔ پانی ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں اسراف و تبذیر ہر چیز میں ممنوع ہے۔

③

کِتَابُ الْحَیْضِ وَالْمُسْتَحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰی

سنن مجتبیٰ سے منقول حیض اوراستحاضہ کی کتاب

بَابُ ۲۲۱ بَدْءِ الْحَیْضِ وَهَلْ یُسَمَّی الْحَیْضُ نِفَاسًا

۳۵۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ۔

باب: حیض کی ابتداءاور یہ کہ کیا حیض کو نفاس بھی کہتے ہیں

۳۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم سرف نامی جگہ پہنچے تو مجھے حیض آنا شروع ہوگیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی' آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کو کیا ہوا میرا خیال ہے کہ تم کو نفاس (حیض) آنا شروع ہوگیا۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو وہ امر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تم تمام کام کرو جو کام حاجی لوگ کرتے ہیں لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

بَابُ ۲۲۲ ذِكْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

۳۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا

باب: استحاضہ سے متعلق خون شروع اور ختم ہونے کا تذکرہ

۳۵۲: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد سے تھیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: مجھے استحاضہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آنا شروع ہو تو تم نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو تم غسل کر

تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِىْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّىْ۔

لو اور نماز ادا کرو۔

۳۵۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِىْ۔

۳۵۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو۔

۳۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حُبَيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِىْ ثُمَّ صَلِّىْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُم حبیبہؓ بنت جحش نے مسئلہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم غسل کر لو پھر نماز ادا کرنا تو وہ غسل ہر ایک نماز کیلئے کیا کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۲۳ الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَّعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: جس خاتون کے حیض کے دن ہر ماہ مقرر ہوں اور اس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے

۳۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمْكُثِىْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ۔

۳۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے غسل کرنے کا ٹب دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اس قدر) ٹھہری رہو کہ جتنے دن پہلے تمہارا حیض روکتا تھا نماز روزے سے اس مرض سے پہلے اور تم غسل کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس مرض سے قبل تم نماز روزہ سے جس قدر دن باز رہتی تھیں اس طریقہ سے اب بھی اتنے ہی دن تک ٹھہری رہو۔

۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِىَّ ﷺ قَالَتْ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ

۳۵۶: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے استحاضہ کی بیماری ہوگئی ہے اور میں کسی طرح سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن جس قدر دن اور رات تم کو پہلے حیض آیا کرتا تھا۔ ان میں تم نماز ترک کر دو پھر تم غسل کرو اور تم لنگوٹ باندھو اور نماز ادا

دَعِیْ قَدْرَ تِلْكَ الْاَیَّامِ وَاللَّیَالِی الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ وَصَلِّیْ۔

کرو۔

٣٥٧: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهَا الَّذِیْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

٣٥٧: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا ایک خاتون کے سلسلہ میں تو آپ نے فرمایا: وہ خاتون ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے کہ جن میں ہر ماہ اس کو حیض آیا کرتا تھا۔ اس مرض سے قبل پھر اتنے دنوں نماز چھوڑے اور جب وہ دن گذر جائیں تو وہ خاتون غسل کرے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ پھر وہ نماز ادا کرے۔

بَابُ ٢٢٤ ذِكْرُ الْاَقْرَآءِ

باب: اقراء کے متعلق

٣٥٨: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِیْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِیْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

٣٥٨: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کو استحاضہ کا مرض لاحق ہو گیا اور وہ کسی طریقہ سے پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ تو بچہ دانی کی ایک چوٹ ہے تم اپنے قرء کا شمار کرلو (یعنی ماہواری کو شمار کرلو) کہ جتنے دن ماہواری آتی تھی ان دنوں میں تم نماز چھوڑ دو پھر تم اس کے بعد ہر ایک نماز کے لئے غسل کرلو۔

٣٥٩: اَخْبَرَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِیْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَیْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

٣٥٩: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحشؓ کو مرض استحاضہ ہو گیا سات سال تک انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: یہ حیض ماہواری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک رگ ہے پھر آپ نے ان کو حکم فرمایا نماز چھوڑ دینے کا۔ اپنے قراء پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

٣٦٠: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ

٣٦٠: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَاِذَا مَرَّقَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ۔

اور انہوں نے خون جاری ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم دیکھتی رہو جب تمہارا قرء (حیض) آئے تم نماز نہ پڑھو پھر جب تم نماز ادا کرو دوسرے حیض تک۔

۳۶۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ وَّاَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۳۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے' یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو پھر جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو خون دھوڈالو اور نماز ادا کرو۔

بَاب ۲۲۵ جَمْعِ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلِهَا اِذَا اجْتَمَعَتْ

باب: استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں کیلئے) ایک غسل کرے

۳۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهَا اَنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَّ اُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا۔

۳۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کے بارے میں دورِ نبوی میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک ہی غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرنے کا پھر نماز فجر کیلئے ایک غسل کرنے کا۔

۳۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ

۳۶۳: حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ عورت مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے دنوں میں ٹھہر جاؤ پھر غسل کرو اور نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرو اور دونوں کو

تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَآئِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

ایک ہی غسل سے پڑھو۔ پھر نمازِ مغرب میں تاخیر کرو اور نمازِ عشاء میں جلدی اور غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو اور نمازِ فجر کے لئے غسل کر لو۔

بَابُ ۲۲۶ الْفَرْقُ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

باب: استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق

۳۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ۔

۳۶۴: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو استحاضہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب حیض کا خون آئے تو وہ کالے رنگ کا خون ہوتا ہے تو تم نماز نہ پڑھو پھر جب دوسرے قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اس لئے کہ وہ خون ایک رگ کا خون ہے۔

۳۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَّا ذَكَرَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی شناخت کر لی جاتی ہے جب اس طرح کا خون آئے تو تم وضو کر لو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ

۳۶۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ ہو گیا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ (کا مرض ہو گیا ہے) اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو پھر جب حیض آنا بند ہو جائے تو تم خون دھو ڈالو

فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ وَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَتَوَضَّئِيْ غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

اور کیونکہ یہ ایک رگ کا خون اور یہ حیض نہیں ہے کسی نے عرض کیا: کیا وہ خاتون غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: غسل میں کس کو شک ہے یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضروری ہے۔

٣٦٧: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

٣٦٧: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ (کا مرض) ہے میں پاک نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا موقوف کر دو پھر جب حیض رخصت ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور تم نماز ادا کرو۔

٣٦٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

٣٦٨: حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب تم کو حیض آ جائے تو تم نماز چھوڑ دو۔ جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو تم خون دھو ڈالو اور پھر تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

٣٦٩: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ وَ فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

٣٦٩: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حبیشؓ کی لڑکی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی ہوں ایسی صورت میں کیا نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ ماہواری نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔ پھر جب رخصت ہو تو خون دھو ڈالو اور تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا۔

باب: زردی یا خاکی رنگ ہونا' ماہواری میں داخل نہ ہونے سے متعلق

۳۷۰: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم خواتین زردی یا خاکی رنگ کو کچھ نہیں خیال کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۲۸ مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَاوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ الْاٰيَةَ [البقرة : ۲۲۲]

۳۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى الْاٰيَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَّا خَلَا الْجِمَاعَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَاَخْبَرَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَا اَنُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَدِيَّةً لَبَنٍ فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعُرِفَ اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہوتو اس سے فائدہ اُٹھانا اورارشادِ باری: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ کی تشریح کا بیان

۳۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی خواتین کو جب ماہواری آتی تھی تو یہودی لوگ ان کو اپنے ساتھ نہ کھلاتے اور نہ پلاتے تھے اور نہ ایک کوٹھری میں ان کے ساتھ رہائش کرتے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ''لوگ تم سے عورتوں کے ایامِ ماہواری کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ وہ اذیت کا وقت ہے۔ نازل فرمائی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اپنے ساتھ کھلانے پلانے کا حکم فرمایا اور ایک کمرہ میں رہنے اور دیگر تمام کام (علاوہ ہم بستری) کی اجازت دی۔

بَابُ ۲۲۹مَا یَجِبُ عَلٰی مَنْ اَتٰی حَلِیْلَتَہٗ فِیْ حَالِ حَیْضِھَا مَعَ عِلْمِہٖ بِنُہْیِ اللّٰہِ تَعَالٰی

۳۷۲:اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ الْحَکَمُ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الرَّجُلِ یَاْتِی امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَآئِضٌ یَتَصَدَّقُ بِدِیْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔

باب: بیوی کو حالتِ حیض میں مبتلا ہونے کے علم کے باوجود ہمبستری کرنے کا گناہ اور اس کا کفارہ

۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے حالتِ حیض میں تو اس کو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا ضروری ہے۔

بَابُ ۲۳۰مُضَاجَعَۃِ الْحَآئِضِ فِیْ ثِیَابِ حَیْضَتِھَا

۳۷۳:اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ ح وَاَنْبَانَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح وَاَنْبَانَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَھُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْھَا قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَۃٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حَیْضَتِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِیْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ وَاللَّفْظُ لِعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ۔

باب: حائضہ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں آرام کرنا

۳۷۳: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ ایک دم (مجھے یاد آ گیا کہ میں حیض سے ہوں) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ گئی اور میں نے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو اس کو ساتھ لٹانا درست ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے یہ عمل واضح ہے۔

بَابُ ۲۳۱نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيْلَتِهٖ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

۳۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ حَآئِضٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ غَسَلَ مَكَانَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ وَصَلّٰى فِيْهِ۔

باب: حائضہ کو حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے

۳۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں ہوا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اگر آپ کے جسم یا کپڑے پر کچھ لگ جاتا تو آپ صرف اسی قدر حصہ دھوتے تھے اور آپ اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۲۳۲مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۳۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار کرنا

۳۷۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کو حکم فرماتے ایک مضبوط قسم کے تہہ بند کے باندھنے کا پھر اس خاتون سے آپ مباشرت فرماتے۔ (یعنی لیٹتے اور بوس و کنار وغیرہ کرتے)

۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے میں سے جب کسی خاتون کو حیض آنا شروع ہوتا تو رسول کریم ﷺ اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس خاتون سے بوس و کنار کرتے۔

بَابُ ۲۳۳ذِكْرِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهٗ اِذَا حَاضَتْ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ

۳۷۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ هُوَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ مَعَ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ فَسَاَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا حَاضَتْ اِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا حَاضَتْ اِحْدَانَا اَنْ تَتَّزِرَ

باب: جب کسی زوجہ مطہرہؓ کو حیض آتا تو آپ ﷺ اُس وقت کیا کرتے؟

۳۷۷: حضرت جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ مطہرہ سے حالت حیض میں کیا عمل اختیار فرماتے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے خوب بڑا اور عمدہ قسم کا تہہ بند باندھنے کا پھر آپ ان بیوی کے سینہ اور پستان سے

بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

لپٹ جاتے۔

۳۷۸: أَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُوْلُ نَدَبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

۳۷۸: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت کرتے اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی جب وہ خاتون تہ بند پہنے ہوتی جو کہ آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچتی اُس کی آڑ کر لیتی۔

بَابُ ۲۳۴ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا پانی پینا

۳۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَمِيْلِ بْنِ طَرِيْفٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْهِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

۳۷۹: حضرت شریحؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی حائضہ اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں کھا سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلایا کرتے تھے میں آپ کے ساتھ کھاتی جبکہ میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اس کو چوسا کرتی پھر اس کو رکھ دیتی اس کے بعد آپ اس کو چوستے اور اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ پر لگایا ہوتا آپ پانی پیتے اور میرا بھی حصہ لگاتے پہلے میں لے کر پانی پیتی پھر رکھ دیتی۔ پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالہ میں اسی جگہ پر منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِيْ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۸۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حالت حیض میں ہوتی پھر وہ برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ ﷺ تلاش فرما کر اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگایا تھا۔

بَابُ ۲۳۵ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۳۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاوِلُنِى الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِىْ فَيَضَعُهٗ عَلٰى فِيْهِ۔

۳۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِىَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِىَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَاَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِىَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِىَّ۔

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا استعمال کرنا

۳۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی تھی پھر وہ برتن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اپنا منہ اس جگہ لگاتے کہ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیا کرتی تھی پھر میں وہ برتن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر آپ کو پیش کرتی۔ آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے اپنا منہ لگایا ہوتا۔

بَابُ ۲۳۶ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهٗ فِىْ حَجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ

۳۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَجْرِ اِحْدَانَا وَهِىَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

باب: حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے تو کیا حکم ہے؟

۳۸۳: عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہمارے میں سے کسی خاتون (یعنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپ تلاوت قرآن فرماتے رہتے۔

بَابُ ۲۳۷ سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ

۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَاَلَتْ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا نَقْضِىْ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

باب: حالت حیض میں عورت سے نماز معاف ہو جاتی ہے

۳۸۴: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟

حروریہ کی تشریح:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اے خاتون! کیا تو حروریہ ہو یعنی کیا تم فرقہ خوارج سے تعلق رکھتی ہو؟ حروریہ دراصل ایک گاؤں کا نام ہے اس گاؤں کی طرف نسبت فرماتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نسبت فرمائی۔ یہ گاؤں کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہلے اس جگہ خارجی فرقہ کے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ کیا تم خارجی کی طرح ہو کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر زمانہ حیض کی نماز کی قضا کو لازم قرار دیتے تھے۔ جو کہ اجماع کے خلاف ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ حائضہ پر زمانہ حیض کے دنوں کی قضا نہیں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ فرمان کا بھی یہی حاصل ہے۔

بَابُ ۲۳۸ اِسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

۳۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ فَقَالَ اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

۳۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِيَ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ قَالَ اِسْحٰقُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہؓ مجھے (مسجد سے) کپڑا اٹھا کر دے دو۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حالت حیض میں ہوں) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے پھر انہوں نے وہ کپڑا اٹھا کر دے دیا۔

۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا: مجھے تم مسجد سے بوریہ اُٹھا کر دے دو۔ میں نے کہا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے۔

بَابُ ۲۳۰ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حَجْرِ اِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

باب: اگر حائضہ عورت مسجد میں بوریہ بچھائے

۳۸۷: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تھی اور ہم میں سے کوئی ایک اُٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہوتی۔

بَابُ ۲۴۰ تَرْجِيْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

باب: بحالتِ حیض، شوہر کے سر میں کنگھا کرنا جبکہ شوہر مسجد میں معتکف ہو

۳۸۸: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا۔

۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور وہ حالتِ حیض میں ہوتی تھیں اور آپ معتکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک ان کو دے دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حجرۂ نبوی ﷺ مسجد نبوی ﷺ سے متصل تھا۔ آپ ﷺ مسجد میں ہوتے تھے آپ ﷺ سر مبارک حجرۂ مبارک میں رکھتے حضرت عائشہؓ (باہر سے بیٹھ کر) آپ کے سر مبارک میں کنگھا کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۴۱ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا

۳۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۳۸۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری جانب جھکا دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے اور میں حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے۔ میں آپ کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی اور میں حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔

بَابُ ۲۴۲ شُهُوْدِ الْحُيَّضِ الْعِيْدَيْنِ وَ دَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: حائضہ خواتین کا عیدگاہ میں داخلہ اور مسلمانوں کی دُعا میں شرکت

۳۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ

۳۹۲: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ اُم عطیہ نقل کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نوجوان لڑکیاں، پردہ نشین خواتین اور حائضہ خواتین جب عیدگاہ کی جانب نکلیں تو ان کو چاہئے کہ نیکی اور بھلائی کے کام میں اور

بَابَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بَابَا قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

مسلمانوں کی دُعا میں شرکت کریں البتہ جن خواتین کو حیض آ رہا ہو ان کو چاہئے کہ وہ مسجد سے الگ رہیں اور مسجد میں وہ داخل نہ ہوں لیکن باہر سے وہ دُعا میں شامل رہیں۔

عیدگاہ میں خواتین کے جانے کی بابت احناف کا نقطہ نظر:

ابتداء اسلام میں خواتین کو بھی نماز میں شرکت کی اجازت تھی اسی طریقہ سے نماز عیدین میں بھی ان کی شرکت درست تھی لیکن بعد میں دورِ نبوی ﷺ میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی اور جس وقت مسلمان کم تعداد میں تھے تو اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ نے خواتین کو عیدگاہ وغیرہ میں جانے کی اجازت دی تھی اس وقت چونکہ مسلمان بہت کم تعداد میں تھے تو مساجد کی رونق اور شوکت اسلام کے ظہور کی وجہ سے عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی آج کے دور میں یہ اجازت فسادِ زمانہ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مفتی اعظم ہند نے اردو میں رسالہ ''صلوٰۃ الصالحات'' میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے اور خواتین کا مسجد میں نماز وغیرہ میں شرکت کرنے کے لئے یا عیدگاہ میں ان کے داخلہ سے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

بَابُ ۲۴۳ الْمَرْءَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب: اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ماہواری آ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

۳۹۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے صفیہ بنت حیی کو حیض شروع ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ہم کو ٹھہرا رکھا ہو بیت اللہ کا انہوں نے طواف نہیں کیا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: وہ طواف سے فارغ ہوگئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر روانہ ہو چلو۔

بَابُ ۲۴۴ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَآءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بوقت احرام حائضہ کو کیا کرنا چاہئے؟

۳۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

۳۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب مقام ذوالحلیفہ میں نفاس جاری ہوگیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کو غسل کرنے اور احرام کے باندھنے کا حکم دو۔

بَابُ ۲۴۵ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ

۳۹۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِى الْمُعَلِّمَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِىْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الصَّلٰوةِ فِىْ وَسْطِهَا۔

باب: حالت نفاس میں خاتون کی نمازِ جنازہ

۳۹۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اُم کعبؓ کی نماز ادا کی جب کہ ان کی وفات ہوگئی تھی حالت نفاس میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے ان کی پشت کے سامنے۔

بَابُ ۲۴۶ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۳۹۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِهَا اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِىَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضِحِيْهِ وَصَلِّىْ فِيْهِ۔

باب: ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟

۳۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کپڑے (جگہ) کو مل دو پھر اس کو چھیل دو اور اس کپڑے میں نماز ادا کرو۔

۳۹۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

۳۹۷: حضرت اُم قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: تم اس کو پسلی (ہڈی) کھرچ ڈالو اور پانی اور بیری سے اس کو دھو ڈالو۔

④

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب مجتبیٰ سے منقول غسل اور تیمّم سے متعلق احکام

باب ۲۴۷ ذِكْرِ النَّهْيِ الْجُنُبَ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

۳۹۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ اَوْ يَتَوَضَّاُ۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص نہ پیشاب کرے ٹھہرے ہوئے پانی میں' پھر اس پانی سے غسل یا وضو کرے۔

۴۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ۔

۴۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی اور اس پانی سے غسل جنابت بھی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ۔

۴۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر ایسے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالُوْا لِهِشَامٍ يَعْنِی ابْنَ حَسَّانَ اِنَّ اَيُّوْبَ اِنَّمَا يَنْتَهِیْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ اَيُّوْبَ لَوِاسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَرْفَعَ حَدِيْثًا لَّمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ایسے پانی سے غسل کرے۔

بَابُ ۲۴۸ الرُّخْصَةِ فِی دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق

۴۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ۔

۴۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ حمام میں نہ داخل ہو بغیر کسی تہہ بند وغیرہ کے یعنی اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔

بَابُ ۲۴۹ الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولے سے غسل

۴۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ۔

۴۰۴: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس طریقہ سے دُعا مانگا کرتے تھے: اے خدا' مجھے گناہوں سے پاک اور غلطیوں سے معاف فرما دے۔ اے خدا مجھے پاک و صاف فرما دے ان گناہوں سے کہ جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا برف' اولے اور ٹھنڈے پانی سے۔

۴۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رُقْبَةَ عَنْ مَجْزَاَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک و صاف فرما دے۔ اے خدا مجھے گناہوں سے اس طریقہ سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک و صاف کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۵۰ اَلْاِغْتِسَالُ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے قبل غسل کے متعلق

۴۰۶: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ اَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ اَوْيَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَ رُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ۔

۴۰۶: حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے میں نے دریافت کیا کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کس طرح سے سویا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ عام طریقہ سے عمل فرمایا کرتے تھے کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو فرما کر اور غسل نہ فرماتے البتہ آپ وضو لازما فرما لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۵۱ اَلْاِغْتِسَالُ اَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے شروع میں غسل کرنا

۴۰۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْمِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

۴۰۷: حضرت غضیفؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں؟ فرمایا کہ آپ ہر ایک طریقہ سے کیا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے دین میں وسعت رکھی۔

بَابُ ۲۵۲ اَلْاِسْتِتَارُ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

۴۰۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ يَعْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سَتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَآءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

۴۰۸: حضرت ابویعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سامنے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھ گئے اور اللہ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم اور شرم والا ہے اور پردہ میں رکھتا ہے اور وہ دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو' پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو اس کو پردہ کر لینا چاہئے۔

۴۰۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ

۴۰۹: حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت پردہ والا ہے تو تم میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو اس کو چاہئے کہ کسی

بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

شے کی آڑ کر لے۔

۴۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَآءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

۴۱۰: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور میں نے آپ سے پردہ کرایا پھر غسل کا بیان کیا فرمایا: میں ایک کپڑا بدن کے خشک کرنے کے لئے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

۴۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَاغِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

۴۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوبؑ ننگے ہونے کی حالت میں غسل فرمایا کرتے تھے کہ اس دوران ان کے اوپر سونے کی ٹڈی آ کر گر گئی تو وہ اپنے کپڑے میں اس کو پکڑ کر سمیٹنے لگے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تجھ کو غنی نہیں بنایا۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکات سے غنی نہیں ہوسکتا۔

بَابُ ۲۵۳ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنْ لَّا تَوْقِيْتَ فِي الْمَآءِ الَّذِيْ يُغْتَسَلُ فِيْهِ

باب: پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے سے متعلق

۴۱۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْاِنَآءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

۴۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جو کہ فرق تھا اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈال کر اس میں سے پانی لیتے جاتے تھے)

بَابُ ۲۵۴ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ مِنْ نِّسَآئِهٖ

باب: مرد اور عورت اگر ایک ساتھ غسل کریں

۴۱۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں اس میں سے چلو لیا کرتے

كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا۔

تھے۔

۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

۴۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْاِنَآءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

۴۱۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسود سے فرمایا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی آپ اسی ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

بَابُ ٢٥٥ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: مرد وعورت کو ایک ہی برتن سے غسل کی اجازت

۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ اُبَادِرُهٗ وَيُبَادِرُنِىْ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِىْ لِىْ وَاَقُوْلَ اَنَا دَعْ لِىْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِىْ وَاُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِىْ۔

۴۱۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل فرماتے تھے میں چاہتی میں سبقت کروں اور آپ چاہتے کہ مجھ سے پہلے غسل سے فارغ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے میرے واسطے پانی رہنے دیں اور میں کہتی کہ میرے واسطے رہنے دیں۔ حضرت سویدؒ نے فرمایا کہ آپ چاہتے تھے کہ آپ غسل میں سبقت کریں جبکہ میں چاہتی تھی کہ میں غسل میں سبقت کروں تو میں کہتی دیکھو میرے واسطے پانی رہنے دو۔

بَابُ ٢٥٦ الْاِغْتِسَالِ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ

باب: ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آٹا کا اثر باقی ہو

۴۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ هَانِىءٍ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِىِّ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُوْنَهٗ فِىْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا اَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى

۴۱۷: حضرت اُمّ ہانیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور اس وقت فاطمہؓ آپ پر کسی کپڑے سے آڑ کئے ہوئے تھیں اور آپ ایک کونڈے سے کہ جس میں آٹا لگا ہوا تھا غسل فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے نماز چاشت ادا فرمائی۔ اُمّ ہانیؓ فرماتی ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کس قدر رکعات ادا فرمائیں

حِيْنَ قَضٰى غُسْلَهٗ۔

جب آپ غسل سے فارغ ہوئے۔

بَابُ ۲۵۷ تَرْكِ الْمَرْءَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: سر کی مینڈھیاں گندھی ہوئی ہوں تو سر کا کھولنا لازمی نہیں

۴۱۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا فَاِذَا تَوْرٌ مَّوْضُوْعٌ مِثْلُ الصَّاعِ اَوْدُوْنَهٗ نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِىْ بِيَدَىَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا اَنْقُضُ لِىْ شَعْرًا۔

۴۱۸: حضرت عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تم نے دیکھا کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں اس برتن سے غسل فرماتے تھے وہاں پر ایک ڈول صاع کے برابر رکھا ہوا تھا یا اس سے کچھ کم ہوگا' ہم دونوں اس ڈول سے ایک ساتھ غسل کرنا شروع کرتے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور میں اپنے سر کے بال کھول لیتی (غسل کرنے کے وقت)

بَابُ ۲۵۸ اِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِىَ اَثَرُ الطِّيْبِ

باب: احرام کے لئے غسل اور پھر خوشبو لگائی پھر اس خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟

۴۱۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سَعْدٍ وَ سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں گندھک لگا کر حج کروں تو مجھے یہ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور حج کروں اس حالت میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں محمد بن منتشر نے فرمایا: یہ سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریمؐ کے خود خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کی صبح کو آپؐ نے احرام باندھا۔

احرام سے قبل خوشبو لگانا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مذکورہ قول ان کا قیاس تھا۔ ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ جس خوشبو کے اثرات احرام کی حالت کے بعد باقی رہیں تو اس خوشبو کا لگانا احرام سے پہلے درست ہے۔

بَابُ ۲۵۹ اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْهُ قَبْلَ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی جسم پر پانی ڈالنے سے قبل' اگر ناپاکی جسم پر ہو تو اس کو زائل کرے

۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۴۲۰: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس

يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهٖ غِسْلَةٌ لِّلْجَنَابَةِ۔

طریقہ سے وضوفرمایا کہ جس طرح آپ نماز کے لئے وضوفرمایا کرتے تھےلیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہیں دھوئے اور جو کچھ اس پاؤں پر لگا تھا آپ نے اس کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا۔اس کے بعد اپنے پاؤں کو وہاں سے ہٹایا اور دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ آپ کا غسل جنابت یہی تھا۔

بَابُ ۲۶۰ مَسْحِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: شرم گاہ کے دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ مارنے کا بیان

۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَعَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ يَتَنَحّٰى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ۔

۴۲۱: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے آپ دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرم گاہ دھوتے پھر اپنا دایاں ہاتھ زمین پر مارتے اور اس پر رگڑتے اس کے بعد آپ ہاتھ دھوتے اور جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو فرماتے پھر سر مبارک اور پورے جسم مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد آپ اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں مبارک پانی سے دھوتے۔

بَابُ ۲۶۱ الْاِبْتِدَآءِ بِالْوُضُوْءِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: وضو سے غسل جنابت کا آغاز کرنا

۴۲۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْاَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَآئِرَ جَسَدِهٖ۔

۴۲۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اس طرح سے وضوفرماتے۔ پھر آپ غسل فرماتے پھر آپ اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال فرماتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا اس وقت تین مرتبہ پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر تمام جسم مبارک دھوتے۔

بَابُ ٢٦٢ التَّيَمُّنِ فِی الطُّهُوْرِ

٤٢٣: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِی طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِیْ شَانِهٖ كُلِّهٖ۔

باب: طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا

٤٢٣: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں جانب سے (غسل) فرمانا پسند فرماتے تھے جہاں تک ہوسکتا اپنی طہارت حاصل کرنے میں اور جوتا پہن لینے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق راوی ہیں (مقام) واسط یہ حدیث روایت کرتے ہوئے اس قدر اضافہ کیا ہے کہ آپ ہر کام میں دائیں جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

بَابُ ٢٦٣ تَرْكِ مَسْحِ الرَّاْسِ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٤٢٤: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْاَحَادِيْثُ عَلٰى هٰذَا يَبْدَاُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِی الْاِنَآءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلٰى فَرْجِهٖ وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَرْجِهٖ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتّٰى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى التُّرَابِ اِنْ شَآءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى حَتّٰى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ رَاْسَهٗ لَمْ يَمْسَحْ فَاَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَآءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا ذُكِرَ۔

باب: غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے

٤٢٤: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت سے متعلق دریافت فرمایا اس سلسلہ کی بہت سی روایات گذر گئی ہیں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر بہائے اور بائیں ہاتھ سے شرم گاہ دھوئے تا کہ گندگی صاف ہو جائے۔ اس کے بعد اگر دِل چاہے تو بائیں ہاتھ کو مٹی سے رگڑے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے اور کلی کرے اور ناک میں پانی دے اور چہرہ دھوئے اور تین تین مرتبہ دونوں کہنی دھوئے' جب سر کا نمبر آئے تو سر پر مسح نہ کرے بلکہ جب پانی بہا دے اس طریقہ سے حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کے غسل جنابت کی کیفیت نقل فرمائی۔

بَابُ ۲۶۴ اسْتِبْرَآءِ الْبَشْرَةِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں جسم صاف کرنے سے متعلق

۴۲۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ ہٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُخَلِّلُ رَاْسَهٗ بِاَصَابِعِهٖ حَتّٰی اِذَا خُیِّلَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ قَدِ اسْتَبْرَاَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔

۴۲۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو آپ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کیلئے وضوفرماتے۔ پھر سر کے بالوں کا انگلیوں سے خلال فرماتے۔ یہاں تک کہ سر کے صاف ہونے کا یقین واطمینان حاصل ہو جاتا پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے۔ پھر تمام جسم پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ اَخَذَ بِكَفَّیْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ۔

۴۲۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ایک برتن منگاتے ''حلاب'' کی طرح کا اور ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں جانب سے غسل کا آغاز فرماتے تھے پھر بائیں جانب سے پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیتے اور سر پر ہاتھ ملتے۔

حلاب کیا ہے؟

حلاب دراصل دودھ دوہنے کے برتن کو کہا جاتا ہے اور حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں حلاب اس برتن کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ایک اونٹنی کا دودھ آ جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اصلی صحیح لفظ جلاب ہے اور اس سے مراد گلاب ہے مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ خوشبو کے واسطے گلاب منگاتے تھے تاکہ وہ سر میں لگا سکیں: ''الحلاب بكر الحاء انا ويسع قد حلاب ناقة قال الازهری اناء یحلب فیه الغنم كالمسك قریب من الدناء الخ''۔ [حاشیہ نسائی ص: ۳۸]

بَابُ ۲۶۵ مَا یَكْفِی الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلٰی رَاْسِهٖ

باب: جنبی شخص کو سر پر کس قدر پانی ڈالنا چاہئے؟

۴۲۷: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ صُرَدٍ یُحَدِّثُ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ اَمَّا

۴۲۷: حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک روز غسل کرنے کے بارے میں تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

أَنَا فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا لَفْظُ سُوَيْدٍ۔

۴۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

۴۲۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

بَابُ ۲۶۶ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: ماہواری سے غسل کرنے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۴۲۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۲۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں ماہواری سے فراغت کے بعد غسل کس طرح سے کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک ٹکڑا لے کر کپڑے یا روئی کا کہ جس میں مشک لگی ہو اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کس طرح سے پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم پاکی حاصل کرو۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا اور اس خاتون کی جانب سے چہرہ پھیر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سمجھ گئیں کہ رسول کریم ﷺ کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو اپنی جانب کھینچ لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصد تھا اس کو واضح فرما دیا۔

خلاصة الباب ☆ حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ مقصد تھا کہ غسل سے فراغت کے بعد کپڑے کے اس ٹکڑے کو شرم گاہ میں رکھ لو تاکہ اس (شرم گاہ) کی بدبو دور ہو جائے۔

بَابُ ۲۶۷ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب: غسل میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۴۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ۔

۴۳۰: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر نماز کی طرح وضو کیا اور پھر پورے بدن اور سر پر ایک مرتبہ پانی بہایا۔

بَابُ ۲۶۷ اغْتِسَالِ النُّفَسَآءِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۴۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ يَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَامَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَآءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِىْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِىْ ثُمَّ اَهِلِّىْ۔

باب: جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طرح سے احرام باندھے

۴۳۱: امام محمد باقر نے کہا ہم لوگ جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجتہ الوداع کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے کہ جب ماہ ذوالقعدہ کے پانچ روز گذرے تھے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلے جب ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو اسماء بنت عمیسؓ (اہلیہ ابوبکرؓ) کو بچہ کی ولادت ہو گئی کہ جن کا نام محمد بن ابی بکرؓ تھا۔ انہوں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا اور پوچھا: اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم غسل کر کے لنگوٹ باندھ لو۔ اس کے بعد آپ نے لبیک پکارا (یعنی اب احرام باندھ لو)۔

بَابُ ۲۶۹ تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۳۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بِن حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ ح وَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے سے متعلق

۴۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے کیونکہ غسل کرنا کافی ہے۔

بَابُ ۲۷۰ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَآءِ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

۴۳۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةَ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا۔

باب: ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل فرمانا

۴۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس ہوتے تھے پھر آپ صبح کو احرام باندھے ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو مہکتی تھی۔

بَابُ ۲۷۱ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

۴۳۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

باب: مٹی سے تیمّم کرنا

۴۳۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو پانچ قسم کے انعام عطا فرمائے گئے ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں عنایت فرمائے گئے۔ اوّل تو ایک ماہ کے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے واسطے زمین مسجد بنائی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میرے واسطے تمام زمین پاک بنائی گئی ہے (یعنی تیمّم کی دولت سے میں نوازا گیا ہوں گذشتہ اُمت کو یہ دولت حاصل نہیں تھی) اس وجہ سے اب میری اُمت میں سے جس شخص کو جس جگہ نماز کا وقت آ جائے وہ نماز ادا کرے اور چوتھی بات یہ ہے کہ مجھ کو شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے یعنی شفاعت عامہ میرے واسطے خاص کر دی گئی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ میں پوری کائنات اور تمام بنی نوع انسان کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قلوب پر رعب کا مطلب یہ ہے کہ میں مشرکین اور کفار سے ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر ہوتا ہوں لیکن یہ انعام خداوندی ہے کہ ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر سے ان کے قلوب پر میرا رعب پڑ جاتا ہے اور زمین پاک بنائی گئی ہے یعنی تیمّم کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

بَابُ ۲۷۲ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَّجِدَ الْمَآءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۴۳۵: اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَمَآءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّاَ اَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلٰوتِهٖ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يَعِدِ الْاٰخَرُ فَسَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْاٰخِرِ اَمَّا اَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ

باب: ایک شخص تیمّم کر کے نماز ادا کر لے پھر اس کو اندرونِ وقت پانی مل جائے؟

۴۳۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے تیمّم کیا اور نماز ادا کر لی پھر وقت کے اندر اُن کو پانی مل گیا۔ یا ایک شخص نے وضو کر لیا اور نماز کا اس نے اعادہ کر لیا اور دوسرے شخص نے نماز نہیں لوٹائی پھر دونوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہ نماز نہیں لوٹائی تھی کہ تم نے سنت پر عمل کیا (یعنی کہ حکم شرع اسی طریقہ سے ہے کہ نماز کا اعادہ کرنا لازم نہیں) اور تمہاری نماز ہو گئی اور دوسرے شخص سے فرمایا: تمہارے واسطے دوگنا حصہ ہے یا تمہارے واسطے ایک لشکر

جَمْعٍ۔

کا حصہ ہے (مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے لشکر کو غنیمت کے مال میں سے حصہ ملتا ہے اس قدر تم کو اجر ملے گا)

۴۳۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِيْرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۳۶: حضرت عطاء بن یسار سے مذکورہ روایت (مرسلًا) جیسی روایت اوپر گزری۔

۴۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى اَنْبَاَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... فان ارذالك فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِيْ اَصَبْتَ۔

۴۳۷: حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی تو اس شخص نے نماز نہیں پڑھی' پھر وہ شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا اور ایک شخص جنبی ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی وہی ارشاد فرمایا جو کہ پہلے ارشاد فرمایا تھا یعنی تم نے ٹھیک عمل کیا۔

بَابُ ۲۷۳ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی خارج ہونے پر وضو کا بیان

۴۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَ عَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنِّيْ امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَاِنِّيْ اسْتَحِيْ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ مِنِّيْ فَيَسْاَلُهُ اَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا وَنَسِيْتُهُ سَاَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الْمَذْيُ اِذَا وَجَدَهُ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ اَوْ كَوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ الْاِخْتِلَافُ عَلٰى سُلَيْمَانَ۔

۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے آپس میں بات چیت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بہت زیادہ مذی آتی ہے اور میں اس مسئلہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں اس لئے کہ آپکی صاحبزادی میرے نکاح میں ہے لیکن تم دونوں میں سے کوئی شخص مسئلہ دریافت کر لے تو میں نے سنا کہ ان دونوں میں سے (مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما میں سے) کوئی شخص یہ مسئلہ دریافت کرے چنانچہ ان حضرات میں سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا لیکن میں بھول گیا کہ مسئلہ دریافت کرنے والے کون صاحب تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص ایسا ہو کہ اتفاق سے اس کے مذی نکل آئے تو اس کو چاہئے کہ اس کو دھوڈالے پھر نماز کی طرح کا وضو کر لے۔

۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ

۴۳۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو بہت زیادہ مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کرو۔ چنانچہ ان صاحب نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مسئلہ کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں صرف وضو

رَجُلاً فَسَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

کرنا کافی ہے۔

۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ الْاِخْتِلَافُ عَلٰی بُکَیْرٍ۔

۴۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو شرم و حیا کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی سے متعلق مسئلہ معلوم کرنے میں شرم محسوس ہوئی کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری منکوحہ تھیں اس وجہ سے میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں وضو (کافی) ہے۔

۴۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَسْاَلُهُ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَخْرَمَةُ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْهِ شَیْئًا۔

۴۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرنے کے بارے میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرلو اور شرم گاہ دھوڑالو۔

۴۴۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْمَذْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْسِلُ ذَکَرَهُ ثُمَّ لِیَتَوَضَّاْ۔

۴۴۲: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مذی سے متعلق حکم شرع دریافت کرنے کے واسطے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالو اور پھر وضو کرلو۔

۴۴۳: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُرِئَ عَلٰی مَالِكٍ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَهُ اَنْ یَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْیُ فَاِنَّ عِنْدِی ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْیِ اَنْ اَسْاَلَهُ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَهُ فَلْیَتَوَضَّاْ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

۴۴۳: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم ﷺ سے مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرو کہ جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ میرے نکاح میں حضرت رسول کریم ﷺ کی صاحب زادی ہیں اس وجہ سے مجھ کو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس قسم کا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو

دھوڈالے اس کے بعد اس کو وضو کرنا چاہئے اور اس طرح وضو کرے
کہ جیسا وضو نماز کے واسطے کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ احسن ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے لیکن یہ واجب نہیں اور اس کا ترک کرنے والا گنہگار رہو۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۴ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہوتو اس کو وضو کرنا چاہئے

۴۴۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

۴۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہوتو اس کو اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے کہ جس وقت تک کہ وہ شخص اس پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی نہ بہالے۔ اسلئے کہ معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ رہا یعنی رات میں سوتے وقت کس کس جگہ ہاتھ پڑا۔

۴۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ مُخْتَصَرٌ۔

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کرلیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور لیٹ کر ان کو نیند آ گئی اس کے بعد مؤذن آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

خصوصیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں اور خصوصیاتِ مبارکہ تھیں وہاں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی ایک طریقہ سے بیدار رہتے تھے اس وجہ سے سونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ختم ہوتا تھا اور ہوسکتا ہے کہ آپ صرف آرام فرماتے ہوں گے اور محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے ہوں گے اور پوری طرح سے نہیں سوئے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۴۴۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَعَسَ

۴۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگ جائے تو اس کو چلے جانا چاہئے اور سو جانا چاہئے کیونکہ اونگھ

اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَرْقُدْ۔

کی حالت میں نماز ادا کرنا بہتر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ نہ معلوم زبان سے کیا جملہ نیند کی حالت میں نکل جائے اور اس شخص کو احساس بھی نہ ہو بجائے دعا کے خدانخواستہ بد دعا ہی نکل جائے۔

بَابُ ۲۷۵ اَلْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضوٹوٹ جانے سے متعلق

۴۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ یَعْنِیْ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ عَلٰی اَثَرِہٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَمْ اَتْقِنْہُ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ بُسْرَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَّسَّ فَرْجَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ۔

۴۴۷: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہیے وضو کرے۔

۴۴۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَآءٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْضٰی اَحَدُکُمْ بِیَدِہٖ اِلٰی فَرْجِہٖ فَلْیَتَوَضَّاْ۔

۴۴۸: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ تک پہنچائے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

۴۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اَنَّہٗ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِیْہِ بُسْرَۃُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاَرْسَلَ عُرْوَۃُ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا یُتَوَضَّاُ مِنْہُ فَقَالَ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ۔

۴۴۹: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو لازمی ہے اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت بسرہ بنت صفوانؓ نے اس واقعہ کو بیان فرمایا کہ حضرت عروہ نے کسی کو حضرت بسرہ کے پاس بھیجا۔ بسرہ نے کہا کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان باتوں کا تذکرہ فرمایا کہ جن سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہے۔

۴۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّسَّ ذَکَرَہٗ فَلَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۵۰: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرلے۔

شرمگاہ چھونے سے وضو: مسئلہ یہی ہے کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مذکورہ بالا روایت قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ یہ روایت منقطع ہے اور اس روایت کے راوی حضرت ہشام نے اس کو حضرت عروہ سے روایت کیا امام نسائی فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے مذکورہ روایت کو اپنے والد سے نہیں سنا۔ بہر حال دوسری روایت میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے جس طرح جسم کے دوسرے اعضاء ہیں اسی طریقہ سے شرم گاہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جس طرح جسم کے دوسرے حصہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طریقہ سے شرم گاہ چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ قبل ازیں اس مسئلہ کی بحث گذر گئی ہے۔

۵

كِتَابُ الصَّلٰوة

نماز کی کتاب

۲۷۶ فَرْضُ الصَّلٰوةِ وَذِكْرُ اخْتِلاَفِ النَّاقِلِيْنَ فِيْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ اخْتِلاَفِ اَلْفَاظِهِمْ فِيْهِ

باب: فرضیت نماز (اور راویوں کے اختلاف کا ذکر)

۴۵۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذَا اَقْبَلَ اَحَدُ الثَّلاَثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا

۴۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک تھا اور میں نیند کے عالم میں اور جاگنے کے عالم کے درمیان میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان میں آ گیا (مراد فرشتہ ہے) اور اس جگہ سونے کا ایک طشت لایا گیا جو کہ حکمت اور ایمان سے پر تھا تو میرا سینہ چاک کیا گیا اور میرا سینہ حلق سے لے کر میرے پیٹ تک چاک کیا گیا اور میرا قلب زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ اس کے بعد میرا سینہ حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے سامنے ایک جانور آیا جو کہ خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا اور پہلے آسمان پر جو کہ دنیا سے نظر آتا ہے وہاں پہنچا۔ وہاں کے پہرہ داروں نے کہا کہ کون ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جبرئیل ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان پہرہ داروں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو اس جگہ آنے کی دعوت

قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى هٰرُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّ نَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكٰى قِيْلَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِىْ بَعَثْتَهٗ بَعْدِىْ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ وَ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِىْ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّىْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ فَاِذَا خَرَجُوْا مِنْهُ لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ لِىْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيْلَةِ وَاِذَا فِىْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَىَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَاَتَيْتَ

دی گئی ہے (انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں) پھر ان پہرہ داروں نے کہا کہ مرحبا یعنی خوش آمدید (یہ جملہ اہل عرب کا وہ جملہ ہے جو کہ وہ حضرات مہمان کی آمد کے خوشی کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ تم کشادہ اور بہترین جگہ آ گئے ہو) حضرت جبرئیل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے صاحب زادے اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم دونوں دوسرے آسمان پر پہنچے اس جگہ بھی ہم سے دریافت کیا گیا کہ کون آیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ پہرہ داروں اور محافظین نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اسی طریقہ سے کہا یعنی دریافت کیا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو دعوت دی گئی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں ان کو دعوت دی گئی ہے۔ پھر انہوں نے مرحبا فرمایا اور فرمایا کہ بہت بہتر ہے تشریف لے آئیں پھر میں یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا کہ مرحبا بھائی اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ہم لوگ تیسرے آسمان پر گئے وہاں بھی دریافت کیا کہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی طرح سے کہا کہ پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا مرحبا' اے بھائی اور اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم لوگ چوتھے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی اسی طریقہ سے معاملہ ہوا پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا بھائی صاحب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بعد ہم دونوں پانچویں آسمان پر پہنچے اس مقام پر بھی ہمارے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اور میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: خوش آمدید! اے ہمارے بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر ہم لوگ چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی اسی طریقہ سے واقعہ پیش ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید اے ہمارے بھائی اور ہمارے نبی

عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ اِنِّیْ عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لَنْ یُّطِیْقُوْا ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنِّیْ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِیْنَ فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَجَعَلَهَا عِشْرِیْنَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَقُلْتُ اِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْهِ فَنُوْدِیَ اَنْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ وَاَجْزِیْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میں آگے کی طرف چلا تو وہ رونے لگ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ یہ نوجوان کہ جس کو آپ نے دنیا میں میرے آگے بعد نبی بنا کر بھیجا ان کی اُمت میں سے میری اُمت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک ہم لوگ ساتویں آسمان پر پہنچ گئے وہاں پر بھی اسی طریقہ سے ہم سے سوالات کئے گئے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے خوش آمدید اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش آمدید اس کے بعد مجھے بیت المعمور کی زیارت کرائی گئی (بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے) میں نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا فرماتے ہیں پھر جس وقت نماز ادا فرما کر باہر کی جانب جاتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس جگہ واپس نہیں آتے (یعنی روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اس سے فرشتوں کی تعداد اور ان کا غیر معمولی تعداد میں ہونے کا اندازہ ہوتا ہے) اس کے بعد مجھ کو سدرۃ المنتہٰی کی زیارت کرائی گئی (اس لفظ کا ترجمہ ہے بیری کا درخت) اور یہ درخت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور اس کو اس وجہ سے منتہٰی کہا جاتا ہے کیونکہ حضرات ملائکہ اس مقام پر قیام فرماتے ہیں اور کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں بڑھتا بغیر حکم خداوندی کے تو اس درخت کے بیر مٹکوں کے برابر تھے اور اس درخت (یعنی سدرۃ المنتہٰی) کی جڑ میں سے چار نہریں جاری ہو رہی تھیں دو نہریں چھپی ہوئی تھیں اور دو کھلی ہوئی نہریں تھیں۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو نہریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپی ہوئی دیکھی ہیں وہ تو جنت کی طرف گئی ہیں اور جو نہریں کھلی ہوئی (دیکھی ہیں وہ فرات اور نیل کی نہر ہیں) اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی پھر میں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم نے کیا کام انجام دیا؟ میں نے عرض کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تم سے زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوں میں نے قوم بنی اسرائیل کی کافی اصلاح کی کوشش کی تھی اور تمہاری اُمت اتنی زیادہ تعداد میں نمازیں نہ ادا کر سکے گی۔ تم لوگ پھر دوبارہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو اور خداوند قدوس کے حضور نمازوں کی تخفیف کے بارے میں عرض کرو چنانچہ پھر میں دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز میں تخفیف کئے جانے کے بارے میں عرض کیا اس پر خداوند قدوس نے چالیس نمازیں فرض قرار دے دیں جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کام کیا؟ میں نے عرض کیا کہ (میرے عرض کرنے پر) خداوند تعالیٰ نے پچاس کے بجائے نمازیں چالیس قرار دے دیں (یعنی دس نمازوں کی کمی فرما دی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی

تمہاری اُمت اس قدر نمازیں نہیں ادا کر سکے گی) تم (تیسری مرتبہ) پھر بارگاہ خداوندی میں جا کر عرض کرو اور اس تعداد میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوا (اور نماز کی تعداد میں کمی کئے جانے کے بارے میں عرض کیا) چنانچہ نمازیں تیس کر دی گئیں۔ جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے پھر اسی طریقہ سے کہا پھر میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا تو خداوند قدوس نے نمازیں بیس فرما دیں پھر اسی طریقہ سے نمازیں دس ہوگئیں پھر پانچ نمازیں ہوگئیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی پھر حاضر ہو کر نماز میں کمی کراؤ) اس پر میں نے عرض کیا کہ اب مجھ کو حیا محسوس ہوتی ہے کہ اب پھر بارگاہ الٰہی میں اس کے لئے حاضر ہوں اس پر منجانب اللہ آواز دی گئی کہ میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور میں نے اپنے بندوں پر (نماز میں کمی کر دی) اور میں ایک نیک عمل کا دس گنا صلہ دوں گا۔ (تو اب پانچ وقت کی نمازوں کا پانچ گنا ثواب ہوا)۔

۴۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِىْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِىْ مُوْسٰى فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ هِىَ خَمْسٌ وَهِىَ خَمْسُوْنَ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ قُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دے دی ہیں میں جس وقت واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا انہوں نے فرمایا: تم پر خداوند تعالیٰ نے کیا فرض قرار دیا۔ میں نے عرض کیا: نمازیں پچاس فرض قرار دی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم پھر خداوند قدوس کے حضور حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری اُمت نمازوں کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھے گی چنانچہ میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا خداوند قدوس نے نمازیں آدھی تعداد میں معاف فرما دیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری اُمت اس قدر نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں واپس اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے بقدر ہیں میرے یہاں پر فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی چنانچہ میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم لوگ بارگاہ خداوندی میں حاضری دو۔ میں نے عرض کیا: اب مجھ کو پروردگار سے کچھ عرض کرنے میں حیا محسوس ہوتی ہے۔

۴۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ

۴۵۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: (ایک روز) میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو کہ گدھے سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اس کا قدم جس جگہ تک نگاہ جاتی تھی وہیں تک

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ
بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ
مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِىَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ
اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَ اِلَيْهِ
الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ
اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَآءَ حَيْثُ
كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ
انْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ
صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ
لِىَ الْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِىْ جِبْرِيْلُ
حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا
فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ
الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ
فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى
السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا هٰرُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا
اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ
السَّادِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ
صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ
فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِىْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ
سَاجِدًا فَقَالَ لِىْ اِنِّىْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ اِلٰى
اِبْرَاهِيْمَ فَلَمْ يَسْاَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى

پڑتا تھا میں اس جانور پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں
روانہ ہو گیا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اب اتر جاؤ اور نماز ادا کرو۔ میں اتر
گیا اور نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واقف ہو کہ تم
نے نماز کس جگہ ادا کی۔ طیبہ (مدینہ منورہ کا لقب ہے) اسی جانب
ہجرت ہوگی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جگہ اتر جاؤ اور
نماز ادا کرو میں نے نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا
کہ تم واقف ہو کہ تم نے کس جگہ نماز ادا کی؟ یہ جگہ بیت اللحم ہے کہ جس
جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی پھر بیت المقدس پہنچا
وہاں پر تمام حضرات انبیاء علیہم السلام جمع تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو
آگے کی جانب بڑھایا۔ میں تمام حضرات کا امام بنا پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو
چڑھا کر آسمان اوّل پر لے گئے اس جگہ آدم علیہ السلام سے میری ملاقات
ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر دونوں خالہ زاد
بھائی عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر تیسرے آسمان پر لے
گئے وہاں پر یوسف علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی پھر چوتھے آسمان پر
لے گئے وہاں پر میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو پانچویں
آسمان پر لے گئے وہاں پر ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر چھٹے
آسمان پر لے گئے وہاں پر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر ساتویں
آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو
ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام سدرۃ
المنتہیٰ کے نزدیک پہنچ گئے وہاں پر مجھ پر ایک بادل کے ٹکڑے نے سایہ
کر دیا (کیونکہ اس ٹکڑے میں خداوند قدوس کی تجلی تھی) میں خداوند
قدوس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ جس روز
میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس روز تم پر اور تمہاری اُمت پر
پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں اب ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا
فرمائیں اور ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی ادا کرنا چاہئے۔
بہر حال میں واپس آ کر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں
نے مجھ سے کوئی بات نہیں دریافت کی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا کہ کس قدر نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرار

مُوْسٰی فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ بِهَا اَنْتَ وَلَا اُمَّتُكَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَخَفَّفَ عَنِّیْ عَشْرًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُوْسٰی فَاَمَرَنِیْ بِالرُّجُوْعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّیْ عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰی خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّهٗ فَرَضَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ صَلٰوتَيْنِ فَمَا قَامُوْا بِهَا فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ اِنِّیْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی صِرًّی فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّی اَیْ حَتْمٌ فَلَمْ اَرْجِعْ۔

دی گئی ہیں؟ اور تمہاری اُمت پر کتنی نمازیں ادا کرنا لازم فرمایا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ تو تمہارے اندر اس قدر طاقت ہے اور نہ ہی تمہاری اُمت میں اس قدر طاقت ہے اس وجہ سے تم پھر اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس جاؤ اور نمازوں کی تعداد میں تم کمی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس آ کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا خداوند تعالیٰ نے دس نمازیں کم فرمادیں اور تعداد میں تخفیف فرمادی اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور تم نماز میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا پھر خداوند قدوس نے نمازوں کی تعداد میں دس نماز کی کمی فرمادی۔ یہاں تک کہ وہ نمازیں صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واپس ہو جاؤ اور پھر ایک مرتبہ نمازوں کی تعداد میں کمی کرالو۔ اس وجہ سے قوم بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں وہ لوگ اس نماز کو نہیں ادا کر سکے۔ چنانچہ پھر میں دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز کی تعداد میں کمی کرانا چاہا۔ اس پر خداوند قدوس نے فرمایا کہ جس روز سے میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسی روز تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہیں تو تم لوگ ان نمازوں کو ادا کرو اور آپ کی اُمت بھی ان نمازوں کو ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ پانچ نمازوں سے کم نہ ہوں گی اور پانچ نمازیں اب قطعی اور لازمی قرار دے دی گئی ہیں) اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں واپس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جاؤ پھر تم خداوند قدوس کے حضور واپس جاؤ۔ اب یہ بات اچھی طرح میرے ذہن نشین ہو چکی تھی۔ یہ حکم اب قطعی اور لازمی ہے اس وجہ سے میں پھر بارگاہ خداوندی میں (نماز میں تخفیف کیلئے) نہیں گیا۔

۴۵۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰی بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی

۴۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیزیں یعنی نیک اعمال یا نیک ارواح زمین سے اوپر کی طرف جاتی ہیں اور وہ وہاں پر ٹھہر جاتی ہیں اسی طریقہ سے جو چیزیں یعنی (احکام خداوندی) اوپر

وَهِيَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهٖ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا أُهْبِطَ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِهٖ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

سے نازل ہوتے ہیں وہ بھی وہاں پر پہنچ کر ٹھہر جاتے ہیں یہاں تک کہ فرشتے ان احکام کا جس جگہ کے بارے میں حکم ہوتا ہے وہ ان احکام کو اس جگہ پہنچاتے ہیں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور عبداللہؓ نے اس آیت کو: ﴿اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی﴾ تلاوت فرمایا (یعنی جس وقت سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا) عبداللہؓ نے فرمایا اس سے مراد سونے کے پروانے ہیں اور خداوند قدوس کے انوار کو سونے کے پروانوں سے تشبیہ دی گئی۔ ایک روایت میں ہے: جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ (یعنی سونے کی ٹڈیاں) تو نبیؐ کو شب معراج میں تین چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں ایک تو نماز پانچ وقت کی اور دوسری آخر آیات سورۂ بقرہ ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔ تیسرے جو شخص آپ ﷺ کی اُمت میں سے انتقال کر جائے لیکن خداوند قدوس کے ساتھ اس نے کسی کو شریک نہ کیا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۲۷۷ اَیْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ

باب: نماز کس جگہ فرض ہوئی؟

۴۵۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ عَبْدَرَبِّهٖ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَ اَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّابَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهٗ حِكْمَةً وَّعِلْمًا۔

۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نمازیں مکہ مکرمہ میں فرض ہوئیں اور دو فرشتے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو زمزم کے کنوئیں پر لے گئے وہاں پر ان کا پیٹ چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کی آنتیں باہر نکال کر سونے کی طشت میں رکھ دی گئیں پھر ان کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ان کے اندر علم و حکمت بھر دیا گیا۔

بَابُ ۲۷۸ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ؟

باب: کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟

۴۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَوَّلَ مَافُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ۔

۴۵۶: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے دو رکعات تھیں پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی یعنی سفر میں دو ہی رکعات رہیں ظہر اور عصر اور عشا اور نمازِ فجر لیکن مغرب کی نماز تو برابر ہے اور سفر اور حالت قیام (دونوں) میں اس کا ایک ہی حکم ہے (اور یہی حکم نمازِ فجر کا ہے)۔

۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ اَنَّهٗ

۴۵۷: حضرت ابو عمر اور حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے دریافت کیا حضرت ابن شہاب اور زہری سے کہ رسول کریم ﷺ کی

سَاَلَ الزُّهْرِیَّ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الصَّلٰوةَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ ﷺ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَةِ الْاُوْلٰی۔

نماز ہجرت سے پہلے کس طریقہ سے تھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عروہ نے بیان فرمایا انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ اللہ عزوجل نے پہلے اپنے رسول پر دو ہی رکعت نماز فرض فرمائی پھر حضر میں (یعنی حالت قیام میں) چار رکعت پوری فرمائیں اور حالت سفر میں دو رکعت ہی مکمل باقی رہیں (اس میں کمی نہیں ہوئی)۔

۴۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

۴۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز کی دو رکعت فرض ہوئیں پھر نماز سفر اپنی ہی حالت پر رہی اور حضر (یعنی قیام) کی حالت کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۴۵۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَكْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۴۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم ہونے کی حالت میں چار رکعت فرض فرمائیں اور حالتِ سفر میں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض قرار دی۔

۴۶۰: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَیْثِیّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَیْفَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانَا وَ نَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِیْمَا عَلَّمَنَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنَا اَنْ نُصَلِّیَ رَكْعَتَیْنِ فِی السَّفَرِ قَالَ الشُّعَیْثِیُّ كَانَ الزُّهْرِیُّ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

۴۶۰: حضرت امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگ کس طریقہ سے نماز قصر ادا کرتے ہو حالانکہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے نماز کے قصر کرنے میں۔ اگر تم کو خوف ہو کفار کے فساد کا (قصر کا مدار خوف پر ہے اب خوف کا عالم نہیں) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب میں فرمایا: اے میرے بھتیجے! رسول کریمؐ ہم لوگوں کے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے تھے جبکہ ہم لوگ گمراہ تھے (اسلام کی معمولی بات سے بھی ناواقف تھے) آپؐ نے ہم لوگوں کو علم سے واقف کرایا یعنی دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی اور علم کی دولت ہم کو آپؐ سے نصیب ہوئی تو یہ بات ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھلائی اور بتلائی کہ حکم خداوندی یہ ہے کہ تم لوگ حالتِ سفر میں فرض نماز دو رکعت پڑھو چاہے خوف کا عالم ہو یا نہ ہو۔ پس قرآن سے نماز قصر خوف کے عالم میں پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس لئے جس طریقہ سے قرآن کریم کی آیات پر عمل ضروری ہے

اسی طریقہ سے حدیث شریف پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ ۲۷۹ كَمْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

باب: دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض قرار دی گئیں

۴۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هُنَّ؟ قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

۴۶۱: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کا باشندہ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا جو کہ پریشان حال اور بدحال لگ رہا تھا اور اس شخص کی آواز کی جھن جھن ہم لوگ محسوس کر رہے تھے۔ لیکن اس شخص کی گفتگو نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص نزدیک پہنچ گیا۔ ہم کو معلوم ہوا کہ یہ شخص اسلام کا مفہوم سمجھ رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کا تعارف یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا رات اور دن میں۔ اس شخص نے عرض کیا: اس کے علاوہ تو اب اور کوئی نماز میرے ذمہ نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں اور اب اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز تمہارے ذمے نہیں ہے لیکن نماز نفل تم چاہو تو پڑھ لو اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: میرے اوپر اب اس کے علاوہ تو اور کوئی بات لازم نہیں ہے آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا دل چاہے تو تم نفلی روزہ رکھو اور دل چاہے نہ رکھو اسکے بعد آپ نے زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا: اب اس کے علاوہ تو اور کچھ مجھ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن نفلی طریقہ سے جو تمہارا دل چاہے دے دینا۔ پھر وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا اور وہ شخص یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم میں اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے نجات حاصل کر لی اگر اس نے سچ بولا ہے۔

۴۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ

۴۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر کس قدر نمازیں لازمی قرار دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان نمازوں میں آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں کو

عَلٰی عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَ هُنَّ شَیْئًا قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهِ شَیْئًا لَا یَنْقُصُ مِنْهُ شَیْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے قسم کھائی کہ اب میں ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی قسم کی کوئی کمی کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

بَابُ ۲۸۰ اَلْبَیْعَةِ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنج گانہ کیلئے بیعت کرنے کا بیان

۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَبِیْبُ الْاَمِیْنُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاهُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَایَعْنَاكَ فَعَلٰی مَا قَالَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خُفِیَّةً اَنْ لَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا۔

۴۶۳: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا کہ تم بیعت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے' ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ ﷺ سے بیعت کی پھر ہم نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ! بیعت تو ہم لوگ آپ ﷺ سے کر چکے ہیں لیکن یہ بیعت کون سے کام پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو اور پانچوں نمازیں ادا کرو پھر ہلکی آواز سے ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ تم کبھی کسی کے سامنے دست سوال نہ پھیلانا۔

بَابُ ۲۸۱ الْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی حفاظت کا بیان

۴۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ كِنَانَةَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُكْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِیُّ فَرُحْتُ اِلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهٗ وَهُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰی

۴۶۴: حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو کہ قبیلہ بنی کنانہ سے تھا کہ جس کو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا کہ جس کی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے کہ نماز وتر واجب ہے۔ اس مخدجی شخص نے کہا کہ میں یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے سامنے پہنچا اور وہ اس وقت مسجد کی طرف جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول نقل کیا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: پانچ نمازیں ہیں جن کو خداوند قدوس نے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو ادا کرے گا اور ان پانچوں نمازوں میں سے

الْعِبَادِ مَنْ جَآءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

کسی نماز کو ہلکا سمجھ کرنہیں چھوڑے گا تو خداوند قدوس نے اس کے واسطے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو خداوند قدوس کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے (یعنی خدا کے ذمے اس کی ذمہ داری نہیں ہے) خواہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا فرمائے اور خواہ جنت میں داخل فرمائے۔

بَابُ ۲۸۲ فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان

۴۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

۴۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بتلاؤ اگر تم لوگوں میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور اس میں ہر ایک دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس شخص میں کسی قسم کا کوئی میل رہے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں کوئی میل نہیں رہے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی مثال ہے کہ پانچ وقت کی نمازوں کی خداوند قدوس ان کی وجہ سے گناہ کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْحُكْمِ فِيْ تَارِكِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز چھوڑنے والے سے متعلق حکم

۴۶۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

۴۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان جو معاہدہ ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے (بلکہ ان پر احکام اسلام لاگو کرتے ہیں) وہ نماز ہے کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگا ایسے شخص کا کفار میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہو جائے گا۔

۴۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصلوة۔

۴۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اور کفر میں امتیاز نہیں ہے مگر نماز کا چھوڑنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز ہی کفر تک نہیں پہنچنے دیتی اور یہی ایک آڑ ہے جس وقت انسان نے نماز ترک کر دی اس کا کفر سے تعلق قائم ہو گیا۔

بَابُ ۲۸۴ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

باب: نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق

۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنَ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِیْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّيَسِّرَ لِیْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِیْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِیْ بِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ اَوْ اَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ هَمَّامٌ لَا اَدْرِیْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَآئِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ خَالَفَهٗ اَبُوْ عَوَّامٍ۔

۴۶۸: حضرت حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ! تُو مجھے ایک ساتھی اور رفیق عطا فرما تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے کہا میں نے خدا سے دُعا کی تھی کہ مجھ کو نیک ساتھی عطا فرما پس مجھ سے تم کوئی حدیث بیان کرو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ہوسکتا ہے کہ خداوند قدوس مجھ کو اس کی وجہ سے فائدہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز عمدہ نکل آئے (یعنی شرائط کے مطابق اور ارکان کے مطابق اپنے وقت پر نماز ادا کی) تو اس شخص نے چھٹکارہ حاصل کرلیا اور وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور اگر نماز بری نکل آئی تو وہ شخص خسارہ اور نقصان میں پڑ گیا اور برباد ہوگیا اور اگر فرض نماز میں کچھ کمی واقع ہوگی تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم لوگ' میرے بندہ کی کچھ نماز نفل میں سے فرض کو مکمل کرلو۔ اسکے بعد دوسرے اعمال کی یہی حالت ہوگی۔

۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَّعْنِی ابْنَ بَيَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَتَبَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ عَنْهُ اَخْبَرَنَا اَبُوالْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَآمَّةً كُتِبَتْ تَآمَّةً وَّاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَآئِرِ الْاَعْمَالِ تَجْرِیْ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ۔

۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ کو نماز کا حساب دینا پڑے گا اگر وہ صحیح رہا تو بہتر ہے ورنہ خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا تم لوگ اس طرف دیکھو کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نماز نفل ہوگی تو اس سے فرض نماز میں کمی مکمل کردی جائے گی پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا۔

۴۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ

۴۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) نماز کا

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهُ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهِ الْفَرِيْضَةَ۔

حساب لیا جائے گا پس اگر اس کی نمازیں مکمل (اور درست ہیں) تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض نماز کی کمی مکمل کر دی جائے گی۔

بَابُ ۲۸۵ ثَوَابُ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

باب: نماز کی فضیلت

۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا (كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ)۔

۴۷۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی عمل ایسا ارشاد فرمائیں کہ جو جنت میں پہنچا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم کسی کو اس کا کسی طرح سے شریک ہرگز نہ بنانا اور تم نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم رشتہ داری کو قائم رکھو اور تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے آخری جملہ یعنی تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل ایک دیہاتی باشندہ آپ ﷺ سے راستہ ہی میں سوالات کرنے لگا اور آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور اس نے اسی کیفیت میں سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ آپ ﷺ کو جلدی تھی اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس دیہاتی شخص سے فرمایا: اس اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اور میں تمہارے سوالات کے جوابات دے چکا اس وجہ سے تم مجھ کو جانے دو۔

بَابُ ۲۸۶ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ

باب: حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں کس قدر رکعات پڑھنا چاہئے؟

۴۷۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا اَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

۴۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور مقام ذوالحلیفہ جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اس میں عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ ۲۸۷ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب: بحالتِ سفر نمازِ ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا چاہئے؟

۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۴۷۳: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بوقت دوپہر بطحا کی جانب تشریف

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلَى الْبَطْحَآءِ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

لے گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پر وضو کیا اور نمازِ ظہر کی دو رکعات ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کی) ایک لکڑی کھڑی تھی۔

بَابُ ۲۸۸ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: فضیلت نمازِ عصر

۴۷۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِىُّ بْنُ اَبِى الْبَخْتَرِىُّ كُلُّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

۴۷۴: حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دوزخ میں کبھی وہ شخص داخل نہ ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز پڑھی اور غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھی (یعنی نمازِ اور عصر پڑھی اور خاص طور سے ان دونوں نمازوں کا اہتمام کیا)۔

بَابُ ۲۸۹ الْمُحَافَظَةَ عَلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید

۴۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُعَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّىْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۷۵: حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ غلام تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا ایک قرآن کریم کی کتابت کا اور فرمایا کہ جس وقت آیت کریمہ: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تک پہنچ جاؤ تو تم مجھے بتلا دینا چنانچہ جس وقت میں اس آیت کریمہ پر پہنچا تو میں نے عرض کیا۔ انہوں نے اس طریقہ سے لکھوایا ہے: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی تم لوگ حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور نمازِ عصر کی اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے اس آیت کریمہ کو اسی طریقہ سے سنا ہے۔

۴۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔

۴۷۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہَ خندق میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو کفار نے درمیان والی نماز ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان والی نمازِ عصر کی نماز ہے۔)

بَابُ ۲۹۰ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

۴۷۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

باب: جوشخص نمازِ عصر ترک کرے اس کا حکم

۴۷۷: حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اُس دن بادل چھائے ہوئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ نماز میں جلدی کرو' اس لیے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ عصر ترک کر دی تو اس کے اعمال بیکار ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ اُسکے دوسرے نیک اعمال کا اجر بھی نہیں ملے گا)۔

بَابُ ۲۹۱ عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

۴۷۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نمازِ عصر کتنی ادا کرے؟

۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں اندازہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا نمازِ ظہر میں تو پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے مطابق جس طریقہ سے سورۂ سجدہ ہے اور دوسری دو رکعات میں اس کا آدھا اور ہم لوگوں نے اندازہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام عصر میں دو رکعات میں ظہر کی سابقہ دو رکعت کے برابر تھا سابقہ دو رکعات میں اس کا نصف۔ (مذکورہ بالا حدیث سے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کا چار چار رکعت ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

۴۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَاُ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً۔

۴۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں جب کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات کریمہ کے مطابق ہر ایک رکعت میں تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ آیات کریمہ کے برابر تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۲۹۲ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

۴۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ

باب: نمازِ سفر میں نمازِ عصر کتنی رکعت ادا کرے؟

۴۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَكْعَتَیْنِ۔

منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا فرمائیں پھر مقام ذوالحلیفہ میں (یہ جگہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) تشریف لے جا کر نمازِ عصر کی دو رکعات ادا فرمائیں (یعنی آپ نے حالتِ سفر میں قصر فرمایا)۔

۴۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ...... فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ قَالَ عِرَاكٌ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ خَالَفَهٗ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ۔

۴۸۱: حضرت نوفل بن معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: جس شخص کی ایک وقت کی نماز ضائع ہوگئی تو گویا اس کا گھر بار (یعنی سب کچھ) لٹ گیا اس حدیث کے راوی حضرت عراک بن مالک کہتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص کی نمازِ عصر قضا ہو جائے تو گویا کہ اس شخص کا تمام اثاثہ لٹ گیا ضائع ہو گیا حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔

۴۸۲: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَا لُهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ خَالَفَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ۔

۴۸۲: اس روایت کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۴۸۳: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَةَ یَقُوْلُ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَا لَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

۴۸۳: حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؓ کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر پڑھی اور نمازِ عشا کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا اس جگہ اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے اس مقام پر عمل فرمایا تھا (یعنی مقام مزدلفہ میں)۔

بَابُ ۲۹۳ صَلٰوةِ الْمَغْرِب

۴۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

باب: نمازِ مغرب سے متعلق

۴۸۴: اِس کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۲۹۴ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

۴۸۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب: نمازِ عشاء کے فضائل

۴۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی انہوں نے فرمایا کہ خواتین اور بچے سب کے سب سو گئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے علاوہ اس نماز کو دوسرا کوئی شخص ادا نہیں کرتا (اس وقت تک اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی صرف مدینہ منورہ میں اسلام پھیلا تھا اس زمانہ میں کسی جگہ کوئی نماز نہیں ادا کرتا تھا علاوہ اہلِ مدینہ کے)۔

بَابُ ۲۹۵ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِي السَّفَرِ

۴۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

باب: بحالتِ سفر نمازِ عشاء

۴۸۶: حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہمراہ مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں تکبیر کے ساتھ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی طریقہ سے کیا تھا اور انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۴۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ

۴۸۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز مقام مزدلفہ میں ادا فرمائی

سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

تو تکبیر پڑھی اور نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس مقام پر آپ ﷺ اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

بَابُ ۲۹۶ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت

۴۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُوْنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِىْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

۴۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے پاس مسلسل فرشتے آتے جاتے ہیں۔ بعض فرشتے رات میں آتے جاتے ہیں اور بعض فرشتے دن میں آتے جاتے ہیں اور تمام فرشتے نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر فرشتے تمہارے پاس جو کہ رات کے وقت رہے تھے وہ فرشتے اور زیادہ بلندی کی جانب چڑھ جاتے ہیں جس وقت خداوند قدوس ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ بہت بہتر طریقہ سے واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کونسی حالت میں اور دنیا میں کس کیفیت میں چھوڑا تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جس وقت ہم نے ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جس وقت ہم ان کے پاس پہنچے جب بھی وہ لوگ نماز (عصر) ادا کرنے میں مشغول تھے۔

۴۸۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمْعِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

۴۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز باجماعت تنہا شخص کی نماز سے ۲۵ حصہ زیادہ ہوتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے ہر ایک نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں پس اگر تم چاہو تو تم آیت کریمہ: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ سے لے کر مَشْهُوْدًا تک تلاوت کرو۔

۴۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْىَ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۴۹۰: حضرت عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ میں نے آنرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص نماز ادا کرے سورج طلوع ہونے سے پہلے (یعنی نمازِ فجر پڑھے) اور سورج غروب

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ۔

ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نمازِ عصر ادا کرے تو وہ شخص دوزخ میں نہیں داخل ہوگا۔

بَابُ ۲۹۷ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

باب: بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کرنا فرض ہے

۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

۴۹۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگوں نے بیت المقدس کی جانب سولہ یا سترہ ماہ تک نمازیں ادا کیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرنے کا حکم ہوا (یعنی قبلہ کا رُخ تبدیل کر دیا گیا)۔

۴۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اَنَّهٗ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۴۹۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب سولہ ماہ تک رُخ کر کے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ایک انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے انصار کی ایک جماعت کے پاس پہنچا اور وہ جماعت نماز ادا کر رہی تھی اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہو گیا وہ لوگ اسی وقت بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔

بَابُ ۲۹۸ الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ فِيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: کونسی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی دوسری جانب رُخ کر سکتا ہے؟

۴۹۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَتَوَجَّهُ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹنی پر ادا فرمایا کرتے تھے اس سے قبل بیت اللہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی طریقہ سے ادا فرماتے تھے لیکن فرض نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔

۴۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر نماز ادا فرماتے اور آیت کریمہ: فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ آخر تک اس سلسلہ میں نازل ہوئی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگ جس طرف رُخ کرو تو اسی جانب اللہ کا رُخ ہے۔

۴۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۴۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے حالتِ سفر میں جس طرف وہ اونٹنی رُخ کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جانب رُخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۲۹۹ اسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

باب: کسی نے قصداً ایک جانب چہرہ کیا پھر صحیح علم ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی

۴۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نمازِ فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آج کی رات رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی جانب رُخ کرنے کا حکم نازل ہوا ہے پس ان حضرات نے اسی وقت (یعنی بحالت نماز ہی) رُخ کعبہ کی جانب کر لیا پہلے ان کا چہرہ ملک شام کی جانب تھا پھر ان لوگوں نے بیت اللہ کی جانب رُخ کر لیا۔

(۶)

کِتَابُ الْمَوَاقِیْت

مواقیت کی کتاب

۴۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ یَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

۴۹۷: حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے نمازِ عصر میں تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ واقف نہیں ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اورانہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی امامت فرمائی۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سمجھو کہ اے عروہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اورانہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ہمراہ نماز ادا کی پھر نماز ادا کی۔ دوسری اور پھر تیسری پھر چوتھی اسکے بعد پانچویں۔ آپؐ نے اپنی مبارک انگلیوں پر پانچوں نماز کوشمار فرمایا۔

بَابُ ۳۰۱ اَوَّلِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کا اول وقت

۴۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَیَّارُ ابْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ کَمَا اَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَسْاَلُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

۴۹۸: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیار بن سلامہ نے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد سے وہ دریافت فرما رہے تھے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضرت شعبہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت سیار سے کہا تم نے ان کو سنا انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنا ہے جس طرح کہ میں تم کو سنا تا ہوں پھر کہا میں نے اپنے والد صاحب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِيْ بَعْضَ تَاخِيْرِهَا يَعْنِي الْعِشَآءَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ سَاَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ حِيْنٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

سے کہا کہ وہ سوال کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق، تو اس پر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں پرواہ نہیں کرتے تھے معمولی سی تاخیر کرنے کی۔ یعنی آدھی رات تک (کی تاخیر نہیں فرماتے تھے) لیکن وہ نماز عشاء سے قبل سونے کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ کوئی شخص نمازِ عصر ادا کر کے مدینہ منورہ کے کنارہ تک پہنچ جاتا اور سورج موجود رہتا (یعنی زردی نہیں آتی) اور نمازِ مغرب کے وقت کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں کہ کیا واقعہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد میں نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ نماز ادا کر کے ایک شخص رخصت ہوتا اپنے کسی دوست کے پاس اور وہ اس کا چہرہ دیکھتا تو اس کے چہرہ کی وہ شخص شناخت کر لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

۴۹۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہوئے) جس وقت سورج ڈھل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے ہمراہ نماز ظہر ادا فرمائی۔

۵۰۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَآءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيْلَ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ فِيْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۵۰۰: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی زمین کے (گرمی کی وجہ سے) جلنے کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

بَابُ ۳۰۲ تَعْجِيْلُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب: بحالت سفر نمازِ ظہر میں جلدی کرنے کا حکم

۵۰۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَّمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَ اِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جس وقت بحالت سفر کسی جگہ پر قیام کرتے تو آپ ﷺ اس جگہ سے نہ روانہ ہوتے جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر نہ ادا فرما لیتے۔ کسی نے عرض کیا کہ چاہے وہ وقت دو پہر کا ہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ دو پہر کا وقت ہی ہو نماز ظہر ادا فرماتے پھر روانہ ہوتے۔

بَابُ ۳۰۳ تَعْجِيْلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

باب: سردی کے موسم میں نمازِ ظہر میں جلدی کرنا

۵۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ اَبُوْخَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

۵۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرمی ہوتی تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جس وقت سردی ہوتی نماز ظہر میں جلدی فرماتے۔

بَابُ ۳۰۴ اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

باب: جس وقت گرمی کی شدت ہوتو نمازِ ظہر ٹھنڈے وقت ادا کرنے کا حکم

۵۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت شدید گرمی ہو تو تم نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کا زور دوزخ کے اندر جوش آنے کی وجہ سے ہے۔

۵۰۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازِ ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ جو گرمی تم دیکھ رہے ہو وہ دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہے۔

شدید گرمی میں ظہر میں تاخیر:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس وقت گرمی کی زیادہ شدت ہوتو نمازِ ظہر میں تاخیر کرنا افضل ہے اگر چہ بعض نے فرمایا ہے کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے۔

بَابُ ۳۰۵ اٰخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ

۵۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَآءَ كُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرَ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ هُ الْغَدُ فَصَلّٰى بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلاً ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثَمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَابَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ۔

باب: نمازِ ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟

۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو کہ تم کو دین سکھلانے تشریف لائے ہیں پھر نماز ادا فرمائی انہوں نے فجر کی جس وقت صبح صادق ہوئی (یعنی وہ لمبی چوڑی روشنی جو کہ مشرق کی جانب آسمان کے کنارہ نظر آتی ہے) اور نمازِ ظہر ادا کی جس وقت سورج ڈھل گیا پھر نمازِ عصر ادا فرمائی۔ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا علاوہ سایہ زوال کے پھر نمازِ مغرب ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت شفق غائب ہوگئی پھر اگلا روز ہوا تو نماز فجر ادا فرمائی جس وقت کچھ روشنی ہو گئی پھر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ جس وقت سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہوا (سایہ اصلی کے ساتھ ساتھ) پھر نماز عصر ادا فرمائی جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا پھر نمازِ مغرب اس وقت ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت رات کا ایک حصہ گذر گیا اس کے بعد نمازوں کا وقت ان دو وقت کے درمیان ہے کہ جس طریقہ سے میں نے آج اور کل نماز ادا کی تھی۔

۵۰۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَذْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَآءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔

۵۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ موسم گرما میں تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے لے کر سات قدم تھا۔

بَابُ ۳۰۶ اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ

۵۰۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهٗ وَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ ثُمَّ قَالَ فِی الْعِشَآءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

باب: نمازِ عصر کے اوّل وقت سے متعلق

۵۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اوقات نماز کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھ نماز ادا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عصر ادا کی جیسا کہ سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی کے جو کہ عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے) اور نمازِ مغرب ادا کی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا کی جس وقت شفق غروب ہو گیا راوی نے نقل کیا کہ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی جس وقت انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع سایہ اصل کے ایک مثل پر نماز ادا کی) اور نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت انسان کا سایہ دوگنا ہو گیا (مع سایہ اصل کے تو ایک مثل سایہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی) اور نمازِ مغرب ادا فرمائی شفق غروب ہونے سے قبل۔ حضرت عبداللہ بن حارث نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں راوی نے بیان کیا کہ نمازِ عشاء ادا فرمائی اور دوسرے روز جس وقت سایہ چودہ قدم ہو گیا تو نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۰۷ تَعْجِيْلُ الْعَصْرِ

۵۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

باب: نمازِ عصر میں جلدی کرنے سے متعلق

۵۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور دھوپ حجرہ کے اندر تھی اور ابھی سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ سے اوپر کی جانب (یعنی دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔

نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے اوقات:

مذکورہ بالا حدیث میں نمازِ ظہر کے وقت کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ نمازِ ظہر کا اوّل وقت زوال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے لیکن نمازِ ظہر کے اوّل وقت کا آغاز کب سے ہوتا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں ہر ایک موسم میں نمازِ ظہر اوّل وقت میں ادا کرنا افضل ہے اور بوجہ عذر کے دن ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔ حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں نمازِ ظہر

میں تاخیر کرنا افضل ہے اور سردی کے موسم میں افضل یہ ہے کہ نمازِ ظہر جلدی ادا کی جائے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث قوی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں: ''ابراد بالظهر بان سيده الحر من فيح جهنم'' یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی حدیث ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں اور نمازِ عصر کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک وقت عصر مثل اوّل سے شروع ہو جاتا ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک دو مثل سے وقت شروع ہوگا۔ وقت عصر کا آخری وقت غروب آفتاب پر ختم ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن عصر کے وقت کی ابتدا کب سے ہوگی اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ نمازِ عصر اوّل وقت ادا کرنے کو افضل فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سے شروع ہوگا۔ حنفیہ کے دلیل اور حضرات شوافع کے دلائل اور ان کے جوابات تفصیل کے لئے شروحات حدیث اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ مرقات شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ ملاحظہ فرمائیں۔ اردو میں بھی درس ترمذی از علامہ مفتی محمد تقی عثمانیؒ و تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ سیّد حسین احمد مدنیؒ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

۵۰۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَآءٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا فِيَاْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ادا فرماتے پھر جانے والا شخص مقامِ قبا جاتا اور وہاں کے حضرات سے وہ شخص ملاقات کرتا وہ نماز ادا کرتے جاتے یا سورج اونچا ہوتا (حالانکہ مقامِ قبا مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نمازِ عصر سے فراغت حاصل فرماتے اور سورج اونچا اور چمکتا ہوا ہوتا اور جانے والا شخص چلا جاتا (یعنی نماز سے فارغ ہو کر) وہ شخص عوالی (نامی بستی) میں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

عوالی کی وضاحت:

واضح رہے کہ عوالی جمع عالیہ کی اس سے مراد دو دیہات ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے اونچائی پر واقع ہیں اس بارے میں حضرت علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ گاؤں دراصل زیادہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے آٹھ میل پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور بعض گاؤں مدینہ منورہ سے تین میل پر واقع ہیں اس حدیث سے حضرات شوافع نے وقت عصر کے جلدی ادا کرنے پر استدلال کیا۔

۵۱۱: ....اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

۵۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ہمراہ نمازِ عصر ادا فرماتے تھے اور اس وقت

عَنْ اَبِی الْاَبْیَضِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

سورج سفید اور اونچائی پر ہوتا تھا۔

۵۱۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّی الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ۔

۵۱۲: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک روز میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہمراہ نماز ظہر ادا کی۔ اس کے بعد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ وہ نمازِ عصر پڑھنے میں مشغول ہیں؟ میں نے کہا کہ چچا جان! آپ نے کون سے وقت کی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نمازِ عصر پڑھی ہے اور اس نماز کا یہی وقت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ یہ نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْمَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّیْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا صَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّیْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّیْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِیْ يُصَلُّوْنَ۔

۵۱۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں نماز ادا کی اس کے بعد ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو انہوں نے دریافت کیا کہ تم لوگ نماز ادا کر چکے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا: ہم لوگ نماز ظہر ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تو نمازِ عصر پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو نماز سے جلدی ہی فراغت حاصل کر لی اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں تو نماز اسی وقت ادا کرتا ہوں کہ جس وقت ہم نے اپنے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کو نماز ادا کرتے دیکھا۔

بَابُ ۳۰۸ التَّشْدِيْدِ فِیْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ

۵۱۴: حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شہر بصرہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ ہم لوگ نماز ظہر سے فراغت حاصل کر چکے تھے اور ان کا مکان مسجد سے متصل تھا تو جس وقت ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم نے نمازِ عصر ادا کی' ہم نے کہا کہ نہیں ابھی تو ہم لوگ نماز ظہر ادا کر کے آئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔

نے فرمایا کہ تم نمازِ عصر ادا کرو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ہم نے نمازِ عصر ادا کی جس وقت ہم لوگ نمازِ عصر سے فارغ ہو گئے تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ یہ بیٹھ کر انتظار کر رہا ہے نمازِ عصر کا (یا یہ کہ یہ شخص آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار کر رہا ہے) جس وقت آفتاب شیطان کی دونوں سینگوں میں ہو گیا تو اس شخص نے اُٹھ کر چار ٹھونگ ماری اور ان میں اس نے یادِ خداوندی نہیں کی مگر تھوڑی سی۔

۵۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

۵۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نمازِ عصر ضائع ہو گئی تو گویا کہ اس کا گھر بار لٹ گیا۔

بَابُ ۳۰۹ اٰخِرِ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے آخر وقت سے متعلق

۵۱۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ

۵۱۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اوقات نماز کے بتلانے کے واسطے تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے ہو گئے' تو انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی کے) اور اسی طریقہ سے کیا یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے کی جانب بڑھ گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے کی طرف ہو گئے اور رسول کریم ﷺ کے پیچھے لوگ ہو گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے کی جانب ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے ہو گئے) اور لوگ رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نمازِ عشاء کی امامت فرمائی اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام صبح صادق کے فوراً بعد تشریف لائے اور وہ (امامت کیلئے) آگے کھڑے

جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِىْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَاَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَاَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ الْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَقْتٌ۔

ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے نمازِ فجر کی امامت فرمائی اس کے بعد اگلے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اُس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (معہ سایہ اصلی کے) اور جس طریقہ سے کل عمل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی۔ پھر وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ دوگنا ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نمازِ عصر کی امامت فرمائی پھر وہ اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نمازِ مغرب کی امامت فرمائی پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سو گئے۔ پھر رات میں اٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور جس طریقہ سے کل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز عشاء کی امامت فرمائی پھر اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت نمازِ فجر کی روشنی طلوع ہو گئی اور صبح ہو گئی لیکن ستارے صاف کھلے ہوئے تھے اور اسی طریقہ سے عمل فرمایا کہ جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا صبح کی نماز کی امامت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ان دونوں نماز کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہے یعنی ایک روز اوّل وقت ادا کریں اور دوسرے روز آخر وقت بس نمازوں کے یہی وقت ہیں۔

بَابُ ۳۱۰ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

باب: جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو رکعات ادا کیں اس نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی

۵۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْرَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ عصر کی دو رکعات میں سورج غروب ہونے سے قبل شرکت کر لی یا ایک رکعت نمازِ فجر کی ادا کر لی سورج کے نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر اور نمازِ فجر میں شرکت کر لی۔

۵۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَوْاَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی نمازِ عصر میں' سورج کے غروب ہونے سے قبل یا ایک رکعت نمازِ فجر میں سورج طلوع ہونے سے قبل شرکت کر لی تو گویا کہ اس نے نماز میں شرکت کر لی (نمازِ فجر کا ثواب حاصل ہو گیا)۔

۵۱۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نمازِ عصر کے پہلے سجدوں میں شرکت کر لے غروب آفتاب سے قبل' تو اس کو چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے اور جس وقت نمازِ فجر کے پہلے سجدہ میں شرکت کر لے سورج نکلنے سے قبل تو اپنی نماز کو مکمل کرے۔

۵۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نمازِ عصر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج طلوع ہونے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۲۱: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو انہوں نے طواف کی دو رکعت نہیں پڑھیں۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے دو رکعت نہیں پڑھیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ ٣١١ اَوَّلِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

٥٢٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔

باب: نمازِ مغرب کا اوّل وقت کب سے ہے؟

۵۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک نماز کا وقت دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو دن تک ہمارے ہمراہ نماز ادا کرو (تاکہ تم کو ہر ایک نماز کے افضل اور غیر افضل وقت کے بارے میں معلومات ہو سکیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے تکبیر کہی نمازِ فجر کی پھر نماز فجر ادا فرمائی پھر ان کو اس وقت تک حکم فرمایا کہ جس وقت تک سورج سفید تھا اور نمازِ عصر ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت شفق غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر دوسرے دن حکم فرمایا ان کو نمازِ فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نمازِ ظہر بھی ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی اور نماز بہت زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور سورج موجود تھا لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی پھر نمازِ مغرب شفق غروب ہونے سے قبل ادا فرمائی۔ پھر حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھی۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گذر گیا تو اس وقت نمازِ عشاء ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو کہ نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ یاد رکھو کہ تم لوگوں کے اوقاتِ نماز اس کے درمیان میں ہیں۔

بَابُ ٣١٢ تَعْجِيْلِ الْمَغْرِبِ

٥٢٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

باب: نمازِ مغرب میں جلدی کا حکم

۵۲۳: ایک شخص سے روایت نقل کی گئی ہے جو کہ قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتا تھا اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا فرما کر اپنے مکانات کی طرف روانہ ہوتے تھے شہر کے کنارے وہ لوگ تیر مارتے تھے اور جس جگہ پر تیر جا کر پڑتا تو وہ لوگ اس تیر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

مغرب میں جلدی:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب روشنی موجود رہنے کے وقت ادا فرمایا کرتے تھے یعنی مغرب کی نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ فرماتے تھے اور جن احادیث میں نمازِ مغرب تاخیر کے ساتھ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو وہ بیان جواز کے واسطے مذکور ہے۔

بَابُ ۳۱۳ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ

۵۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ (وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ)۔

باب: نمازِ مغرب میں تاخیر سے متعلق

۵۲۴: حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ہم لوگوں کے ساتھ مقام مخمص میں ادا فرمائی جس کے بعد فرمایا: یہ نماز اگلے حضرات پر پیش کی گئی جو کہ تم لوگوں سے قبل وفات پا چکے ہیں ان لوگوں نے اس کو ضائع فرمایا (ادا نہیں کی)۔ پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا تو اس شخص کو دوگنا ثواب ملے گا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے۔ جس وقت تک کہ ستارہ طلوع نہ ہو۔

بَابُ ۳۱۴ اٰخِرِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةَ يَرْفَعُهٗ اَحْيَانًا وَ اَحْيَانًا لَّا يَرْفَعُهٗ قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَآءِ مَالَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

باب: مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان

۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا: قتادہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہو اور کبھی مرفوع نہیں فرمایا نمازِ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ نمازِ عصر کا وقت نہ آئے اور نمازِ عصر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج زرد نہ ہو یعنی سورج میں زردی نہ پیدا ہو اور نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے کہ شفق کی تیزی نہ رخصت ہو اور نمازِ عشاء کا وقت اس وقت تک ہے کہ جس وقت تک نصف شب نہ گذر جائے اور نمازِ فجر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج نہ نکلے۔

۵۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اِمْلَاءً عَلَيَّ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي

۵۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز دریافت کرتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں عنایت فرمایا اور بلال

مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ یَسْاَلُهُ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِیْنَ انْشَقَّ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعِشَآءِ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِیْنَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ۔

رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا' انہوں نے تکبیر پڑھی نمازِ فجر کی' جس وقت صبح صادق ہوگئی پھر حکم فرمایا ان کو انہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر پڑھی کہ جس وقت سورج کا زوال ہوگیا اور کہنے والا شخص یہ کہتا تھا کہ ابھی دوپہر کا وقت ہو رہا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ سورج ڈھل چکا ہے (اور زوال کا وقت ختم ہو چکا ہے) پھر انہوں نے ان کو حکم فرمایا اور نمازِ عصر کی تکبیر پڑھی اور سورج بلند ہو رہا تھا اس کے بعد ان کو حکم فرمایا چنانچہ انہوں نے نمازِ مغرب کی تکبیر پڑھی جس وقت کہ سورج غروب ہوگیا پھر ان کو حکم فرمایا انہوں نے نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھی جس وقت' شفق غائب ہوگئی۔ پھر ان کو حکم فرمایا دوسرے روز نمازِ فجر کے ادا کرنے کا اور جس وقت نماز سے فراغت حاصل ہوگئی تو کہنے والا شخص کہتا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا (کافی تاخیر کر کے نماز ادا فرمائی) اس کے بعد نمازِ ظہر ادا کرنے میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ گذشتہ روز جس وقت نمازِ عصر ادا کی تھی سورج اس کے نزدیک ہوگیا پھر عصر کی نماز ادا کرنے میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جس وقت نمازِ عصر سے فراغت حاصل کر چکے تھے تو کہنے والا شخص کہا کرتا تھا کہ سورج لال رنگ کا ہوگیا ہے پھر نمازِ مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء میں تہائی رات تک تاخیر فرمائی پھر فرمایا کہ وقت نماز ان دونوں اوقاتِ نماز کے درمیان ہے۔

۵۲۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدَ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنَ بْنُ بَشِیْرِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ فَقُلْنَا لَهٗ اَخْبِرْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَاكَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ

۵۲۷: حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ تم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کے طریقہ کے متعلق ارشاد فرماؤ اور وہ دور حجاج بن یوسف ظالم بادشاہ کا دور تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی کہ جس وقت سورج ڈھل گیا اور سایہ اصلی جوتے کے تسمے کے برابر تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔ علاوہ اس سایہ کے جو کہ (جوتہ کے) تسمہ کے برابر تھا پھر نمازِ

الْفَیْ ءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْ ءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِی الْحَلِيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْنِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَاسْفَرَ۔

مغرب ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر نماز عشاء ادا فرمائی جس وقت کہ شفق غروب ہوگئی اس کے بعد جس وقت صبح صادق نمودار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے دن نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (مع سایہ اصلی کے) اس کے بعد نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے دوگنے کے برابر ہو گیا اس قدر دن (باقی) تھا کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ سے اونٹ پر سوار ہو کر درمیانہ رفتار سے روانہ ہو تو وہ شام ہونے تک ذوالحلیفہ پہنچ جائے۔ اس کے بعد آپؐ نے نمازِ مغرب اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اسکے بعد نماز عشاء تہائی رات یا نصف شب کے وقت ادا فرمائی اس میں راوی کو شبہ ہے پھر فجر کی روشنی میں نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۱۵ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِب

باب: نمازِ مغرب ادا کر کے سونے کی کراہت

۵۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهُ اَبِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ حِيْنَ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِىْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِى الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَآءَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

۵۲۸: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے دریافت فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نمازِ ظہر کہ جس کو تم اوّل نماز کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے کہ ہمارے میں سے کوئی شخص اپنے گھر پہنچ جاتا اور وہ شخص مدینہ منورہ کے کنارہ میں ہوتا نمازِ عصر ادا کر کے اور سورج صاف اور اونچائی پر ہوتا تھا اور ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے کہ جس کو تم لوگ ''عتمہ'' سے تعبیر کرتے ہو اور نمازِ عشاء سے قبل سونے کو برا تصور فرماتے تھے اور اسی طریقہ سے نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد گفتگو کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہر ایک شخص اپنے دوست کی شناخت کر لیتا (روشنی ہو جاتی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات

کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

بَابُ ٣١٦ أَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَآءِ

٥٢٩: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَآءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَالَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَآءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَآءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَآءَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَآءَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَّمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْعِشَآءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلصُّبْحِ حِيْنَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

باب: نمازِ عشاء کے اوّل وقت کا بیان

۵۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور کہا کہ اٹھو اے محمد! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ سورج جھک گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے جس وقت کہ سایہ ہر ایک شخص کا اس کے برابر ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور جس وقت سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نمازِ مغرب ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اور نمازِ عشاء ادا کرو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہوتے ہی تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نمازِ فجر ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت کہ سایہ انسان کا اس کے برابر ہو گیا اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاؤ نماز ادا فرماؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور نمازِ مغرب کے واسطے حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت پہلے روز تشریف لائے تھے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر نمازِ عشاء کے واسطے اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت رات کا تیسرا حصہ گذر گیا تھا اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو

آپ ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جب کافی روشنی ہوگئی تھی اور کہا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ نماز ادا کرو آپ ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا ان دونوں وقت کے درمیان میں نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۱۷ تَعْجِيْلُ الْعِشَآءِ

۵۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا كَانَ اِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَآهُمْ قَدْ اَبْطَؤُا اَخَّرَ۔

باب: نمازِ عشاء میں جلدی کا حکم

۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ظہر دوپہر کے وقت ادا فرماتے تھے (یعنی سورج ڈھلتے ہی) اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ سورج سفید اور صاف ہوتا اور نمازِ مغرب آپ ﷺ نے اس وقت ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہوگیا اور نمازِ عشاء (کے بارے میں معمول یہ تھا) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے کہ مجمع ہوگیا ہے تو جلدی ادا فرماتے اور جس وقت دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر فرمادی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تاخیر فرماتے۔

بَابُ ۳۱۸ الشَّفَقِ

۵۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيْقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ عِشَآءَ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

۵۳۲: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

باب: غروبِ شفق کا وقت

۵۳۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے زیادہ نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

۵۳۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت یعنی نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں رسول کریم ﷺ اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

بَابُ ۳۱۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ

۵۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ

باب: نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے

۵۳۳: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد

عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَةَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَ كَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دوپہر کے وقت کی نماز کہ جس کو تم لوگ پہلی نماز سے تعبیر کرتے ہو وہ تو آفتاب کے زوال کے بعد ادا فرماتے تھے اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز عصر ادا کر کے شہر کے کنارے پہنچ جاتا تھا اور سورج صاف اور اونچائی پر ہو جاتا۔ حضرت سیار نے فرمایا کہ میں بھول گیا۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب کے متعلق فرمایا کہ پھر حضرت سیار نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر فرماتے کہ جس کو تم لوگ عتمہ سے تعبیر کرتے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء ادا کرنے سے قبل سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور نمازِ عشاء کے بعد (دنیاوی) گفتگو کرنے کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ انسان کسی واقف شخص کی شناخت کرنے لگتا (یعنی روشنی اور اُجالے میں نمازِ فجر ادا فرماتے جیسا کہ حنفیہ مسلک ہے) اور ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

۵۳۴: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ اِمَامًا اَوْخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَ اسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى شَقِّ رَاْسِهٖ قَالَ وَ اَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَآءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاَوْمَا اِلَيَّ كَمَا اَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَلِيْ عَطَآءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

۵۳۴: حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ تم لوگوں کی رائے میں نمازِ عشاء ادا کرنے کا عمدہ وقت کونسا ہے چاہے میں امام ہوں یا میں نماز تنہا ادا کروں۔ حضرت عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور لوگ نیند سے بیدار ہوئے پھر وہ سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: الصلوۃ الصلوۃ حضرت عطاء نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سن کر) نکل گئے گویا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنے سر پر ایک جانب رکھے ہوئے تھے حضرت ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے مضبوطی سے دریافت کیا حضرت عطاء سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے اپنا ہاتھ اپنے

بِشَیْءٍ مِنْ تَبْدِیْدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهٰی اَطْرَافُ اَصَابِعِهِ اِلٰی مُقَدَّمِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا یَمُرُّبِهَا كَذٰلِكَ عَلَی الرَّاْسِ حَتّٰی مَسَّتْ اِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّايَلِی الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَی الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِيْنِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا اِلَّا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ لَّا يُصَلُّوْهَا اِلَّا هٰكَذَا۔

سر پر رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس طریقہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھول کر سر پر رکھا۔ یہاں تک کہ انگلیوں کے کونے سر کے آگے آ گئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو گھمایا سر جو چہرہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی یا داڑھی پر۔ جس طریقہ سے مسلم کی شریف کی روایت ہے کہ (ہاتھ کو) ایک کنارہ پر لے گئے لیکن بالوں کو انگلیوں سے نہیں پکڑا (یعنی صرف بال کو دبا کر پانی نکال دیا) بس اس طریقہ سے کیا یعنی دبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری امت کیلئے یہ حکم دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا اس وقت نماز ادا کرنے کا (یعنی نمازِ عشاء اس قدر تاخیر سے پڑھا کرتے)۔

۵۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخَّرَ النَّبِیُّ ﷺ الْعِشَآءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ عُمَرُ فَنَادَی الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَآءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمَآءُ يَقْطُرُ مِنْ رَّاْسِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ۔

۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ''الصلوٰۃ یا رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ سے پکارا۔ پھر بچے اور خواتین سو گئے۔ (مرد) یہ الفاظ سن کر نکلے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نماز ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

۵۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔

۵۳۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرمانے میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۵۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت کے واسطے یہ حکم باعث دشواری نہ ہوتا تو میں ان کو نمازِ عشاء میں تاخیر کرنے کا اور ہر ایک نماز کے واسطے مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی میں نے امت کی سہولت کی وجہ سے مذکورہ حکم نہیں دیا۔)

بَابُ ۳۲۰ اٰخِرِ وَقْتِ الْعِشَآءِ

باب: نمازِ عشاء کے آخر وقت سے متعلق

۵۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّیْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُمَيْرٍ۔

۵۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے اور خواتین سو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ (تمام عالم میں ان دنوں میں) اس نماز کا تم لوگوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انتظار نہیں کرتا اور ان ایام میں مدینہ منورہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں ہوتی اس لئے کہ اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس نماز کو شفق کے غروب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ادا کر لیا کرو۔

۵۳۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰی ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰی نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی وَقَالَ اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ۔

۵۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کافی زیادہ رات کا حصہ گذر گیا اور اہل مسجد سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری امت پر ناگوار نہ گذرتا (یعنی ان کو دشواری محسوس نہ ہوتی تو میں نمازِ عشاء کا وقت یہی مقرر و متعین کرتا)۔

۵۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْبَعْدَهُ فَقَالَ حِيْنَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ

۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں ہم لوگ (مسجد میں) مقیم رہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم لوگ نمازِ عشاء کے واسطے منتظر رہے۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا زیادہ وقت رات کا گذر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز کا منتظر کوئی دوسرا اہل مذہب نہیں ہوتا علاوہ تم لوگوں کے اور اگر میری امت پر گرانی نہ ہوتی تو میں ان کے ساتھ اسی وقت پر یہ نماز ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا موذن کو اس نے تکبیر

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى۔

۵۴۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

۵۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى اَقْبَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِیْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

بَابُ ۳۲۱ الرُّخْصَةُ فِیْ اَنْ يُّقَالَ لِلْعِشَآءِ الْعَتَمَةُ

۵۴۳: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ

پڑھی۔

۵۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلے یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ نماز سے فارغ ہو چکے اور سو رہے اور تم لوگوں کو نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے مطلب یہ ہے کہ نماز ادا کر رہے ہو جس وقت تک نماز کے منتظر رہو اور اگر مجھ کو ضعیف کی کمزوری کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا اس نماز کو نصف رات میں ادا کرنے کا۔

۵۴۲: حضرت حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی تقریباً آدھی رات کو پڑھی پھر جس وقت ادا کر چکے تو ہماری جانب چہرہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ گویا نماز ہی میں ہو جس وقت تک کہ نماز کے منتظر رہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی نصف شب تک۔

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے کی اجازت

۵۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ اذان دینے میں کیا ثواب ہے اور صف اوّل میں کھڑے ہونے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو وہ لوگ ان دونوں کو نہ حاصل کر سکتے بغیر قرعہ اندازی کے اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ نمازِ ظہر (یا نماز جمعہ) کیلئے جلدی پہنچنے میں کس قدر اجر ہے یا یہ کہ ہر ایک نماز کو اس کے اوّل

يَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

وقت پر ادا کرنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو لوگ ہر ایک وقت کی نماز کو ادا کرنے میں جلدی کرتے اور اگر لوگ واقف ہوتے کہ عتمہ (یعنی نمازِ عشاء) کے ادا کرنے میں کس قدر اجر ہے اور نمازِ فجر میں حاضری کا کس قدر اجر ہے تو لوگ سرین گھسیٹتے ہوئے آتے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مجمع کے زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگ ضرور قرعہ ڈالتے مراد یہ ہے کہ آپس میں اس مسئلہ پر لوگوں میں اس قدر اختلاف رائے ہوتا کہ قرعہ کے بغیر فیصلہ نہ ہوسکتا اور قرعہ میں جس آدمی کا نام نکل آتا تو وہ شخص اذان دیتا اور پہلی صف میں شرکت کرتا۔

بَابُ ۳۲۲ الْكَرَاهِيَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا

۵۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ هُوَ الْحُضَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَآءُ۔

۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر دیہاتی لوگ اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں (مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم لوگ بھی ان کی تابعداری کر کے عتمہ کہنے لگ جاؤ) تم لوگ ہرگز ایسا نہ کرو بلکہ تم لوگ اس نماز کو نمازِ عشاء کہا کرو وہ لوگ تو اندھیرا کرتے ہیں اپنے اونٹ پر۔ یعنی اونٹ کے دودھ نکالنے میں وہ لوگ مشغول رہتے ہیں اُس نماز کا نام نمازِ عشاء ہے۔

۵۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَآءُ۔

۵۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرماتے تھے۔ دیکھو! تم لوگوں پر دیہات والے غالب نہ آجائیں اس نماز کے نام میں۔ اس نماز کا (صحیح) نام نمازِ عشاء ہے۔

بَابُ ۳۲۳ اَوَّلِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا اوّل وقت کونسا ہے؟

۵۴۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

۵۴۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا کہ صبح کا وقت ہو گیا ہے (مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی نظر آگئی)۔

۵۴۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے نمازِ فجر کے وقت کے بارے میں دریافت کیا جس وقت دوسرے روز نمازِ فجر کا وقت ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کا وقت ہوتے ہی نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی پھر دوسرے روز جس وقت روشنی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کر رہا تھا؟ ان دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۲۴ التَّغْلِيْسِ فِي الْحَضَرِ

باب: اگر سفر نہ ہو تو نمازِ فجر کس طرح اندھیرے میں ادا کرے؟

۵۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تھے پھر خواتین اپنی چادریں لپیٹتی جاتی تھیں نماز ادا فرما کر اور وہ خواتین شناخت نہیں کی جاتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے۔

۵۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَآءَ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خواتین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کرتی تھیں اپنی چادریں لپیٹ کر اور پھر وہ واپس جاتی تھیں اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی ان کو نہیں پہچانتا تھا۔

بَابُ ۳۲۵ التَّغْلِيْسِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نمازِ فجر اندھیرے میں ادا کرنا کیسا ہے؟

۵۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ

۵۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کہ جس روز قلعہ خیبر پر حملہ ہوا تھا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے نزدیک تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ کیا اور ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل بہت بڑا ہے خیبر خراب ہوگیا۔ دو

قَرِيْبٌ مِنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

مرتبہ ارشاد فرمایا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے پاس نازل ہوں گے تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوگئی۔ یعنی ان لوگوں کا دن برا ہوگا کہ جو کہ عذابِ خداوندی سے ڈرائے گئے تھے اور ہم لوگ کامیاب ہوں گے اور اسی طریقہ سے ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح فرما دیا اور کفار کا تمام مال و سامان اہلِ اسلام کے ہاتھ آیا اور کچھ کفار قتل کر دیئے گئے اور کچھ لوگ شہر بدر کر دیئے گئے اور کچھ لوگ اسی جگہ مسلمانوں کی رعیت بن کر رہنے لگ گئے۔

بَابُ ٣٢٦ اَلْاِسْفَار

باب: نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق

٥٥١: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ۔

٥٥١: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نمازِ فجر کو روشن کرو (یعنی نمازِ فجر اُجالے میں ادا کرو)

٥٥٢: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ۔

٥٥٢: حضرت محمود بن لبید نے اپنی برادری کے انصاری لوگوں سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نمازِ فجر کو جس قدر روشن کرو گے تو تم کو اسی قدر زیادہ ثواب (یعنی اَجر) ملے گا۔

بَابُ ٣٢٧ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ

باب: جس شخص نے نمازِ فجر کا ایک سجدہ سورج نکلنے سے پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

٥٥٣: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

٥٥٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ فجر کے ایک سجدہ میں بھی شرکت کر لی آفتاب نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نمازِ عصر کے ایک سجدہ میں شرکت کر لی غروب آفتاب سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی آفتاب کے غروب ہونے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

بَابُ ۳۲۸ اٰخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا آخری وقت کونسا ہے؟

۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ صَدَقَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَآءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ۔

۵۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا اور نماز عصر تم لوگوں کی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے درمیان میں ادا فرماتے تھے یعنی نمازِ عصر تم لوگوں سے قبل ادا کرتے تھے اور نمازِ مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرتے تھے اور نمازِ عشاء جس وقت شفق غروب ہو جاتی تو اس وقت ادا فرماتے اور نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ (نظر) پھیل جاتی اور تمام اشیاء نظر آنے لگتیں۔

بَابُ ۳۲۹ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

باب: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پائی

۵۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنَ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۸: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ

۵۵۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۵۹: اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے (گویا کہ پوری) نماز میں شرکت کر لی۔

۵۶۰: اَخْبَرَنِىْ مُوْسٰى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِىْ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ اَوْغَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

۵۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جمعہ یا اور کسی وقت کی نماز کی کسی رکعت میں شرکت کر لی تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ نماز مل گئی اور اگر نمازِ جمعہ کی ایک رکعت ہی میں شرکت کی تو اس کو نمازِ جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اور باقی ایک رکعت بعد میں ادا کرے۔

۵۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقْضِىْ مَافَاتَهُ۔

۵۶۱: حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی کسی نماز کی تو گویا کہ اس شخص نے اس (پوری) نماز میں شرکت کر لی لیکن جس قدر نماز (یعنی رکعت) نکل گئیں اس کو (جماعت کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے۔

تنگ وقت میں نمازِ فجر وعصر پڑھنا:

مندرجہ بالا حدیث شریف سے متعدد فقہی مسائل ثابت ہوتے ہیں پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ جس شخص کو ایک رکعت وقت کے مطابق وقت نماز حاصل ہوگیا جیسے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا حیض بند ہوگیا اور وہ پاک ہوگئی یا کوئی نابالغ لڑکا بالغ ہوگیا یا کوئی شخص مجنون اور پاگل تھا اس کا جنون زائل ہوگیا تو ان تمام افراد کے ذمہ اس وقت کی نماز ادا کرنا لازم ہوگیا۔ دوسری بات یہ

ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت وقت کے اندر اندر ادا کر لی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو گیا مثلاً کسی نے غروب آفتاب سے قبل نمازِ عصر شروع کی اور اسی دوران سورج غروب ہو گیا تو اس نماز کو مکمل کرنا چاہئے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے اگر نمازِ فجر میں سورج نکل آئے تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی اس کا اعادہ ضروری ہے۔ بہرحال حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ دو وقت کی نماز میں مذکورہ فرق کرتے ہیں جمہور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم فرق نہیں کرتے اور ہر حال میں صبح کی اور عصر کی نماز کو مکمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور مذکورہ حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ جس نے ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

بَابُ ۳۳۰ السَّاعَاتِ الَّتِیْ نُهِیَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا

باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے

۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَ مَعَهَاقَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

۵۶۲: حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہیں پھر جس وقت سورج اونچائی پر ہوتا ہے تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ سیدھا ہوتا ہے دوپہر کے وقت تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے پھر جس وقت سورج ڈھل جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ غروب ہونے لگتا ہے تو اس کے قریب ہوتا ہے پھر جس وقت سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

شیطان کی چوٹی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں شیطان کی چوٹی سے مراد ہے کہ جس وقت طلوعِ آفتاب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی دونوں چوٹیاں ہوتی ہیں یعنی سورج پر شیطان اپنا سر رکھ دیتا ہے تو اس کی چوٹیاں سورج کے دونوں جانب ہوتی ہیں اس سے شیطان کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگ سورج کی عبادت کریں اور اس کی عبادت کرنا' پوجا کرنا میری (یعنی شیطان کی) پوجا کرنا ہے اور شیطان کی اس وقت خواہش ہوتی ہے کہ سجدہ صرف میرے واسطے ہو اور واضح رہے کہ جس وقت سورج نکل رہا ہو اور جب سورج بالکل آسمان کے درمیان میں ہو اور جب غروب ہو تو ایسے وقت میں نماز پڑھنا ناجائز ہے چاہے نماز نفل ہو یا فرض۔ حدیث شریف میں ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔

۵۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۵۶۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ

عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تین وقت میں نماز پڑھنے اور جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے اس وقت کہ جب سورج بالکل درمیان میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے لگے جھک جائے۔

بَابُ ۳۳۱ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

باب: فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نمازِ فجر کے بعد (بھی) نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

۵۶۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور وہ تمام کے تمام زیادہ محبت والے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نمازِ فجر کے بعد نماز پڑھنے کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد بھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

بَابُ ۳۳۲ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

۵۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

۵۶۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز نہ پڑھے جس وقت کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

۵۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ

۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْغُرُوْبِهَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۳۳۳ النَّهْىِ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ

باب: دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّىَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مُردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت کہ جس وقت سورج طلوع ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ عین دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج کے زوال کا وقت ہو۔ تیسرے وہ وقت کہ جب سورج غروب ہونے کا وقت ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

بَابُ ۳۳۴ النَّهْىِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

۵۶۹: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوْعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوْبِ۔

۵۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز پڑھنے سے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۷۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک سورج غروب ہو۔

۵۷۱: اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

۵۷۱: سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِنَحْوِہٖ۔

۵۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حُجَیْرٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی نمازِ عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے۔

۵۷۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَوْ ھَمَ عُمَرُ" اِنَّمَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَھَا فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ۔

۵۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہوگیا کہ ممانعت فرمانے لگے نمازِ عصر کے بعد دوگانہ ادا کرنے سے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی ہے اس بات سے کہ جان بوجھ کر تم لوگ اپنی نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نہ پڑھو اس لئے کہ وہ (سورج) شیطان کی دو زلف میں طلوع ہوتا ہے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۵۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَشْرِقَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے (یعنی روشن ہو جائے) اور جس وقت سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو تم نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو۔ یہاں تک کہ وہ سورج پورے طریقہ سے غروب ہو جائے۔

۵۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا آدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ یَحْیٰی سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَۃُ بْنُ حَبِیْبٍ وَ اَبُوْ طَلْحَۃَ نُعَیْمُ بْنُ زِیَادٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَنْبَسَۃَ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ مِنْ سَاعَۃٍ اَقْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰی اَوْ ھَلْ مِنْ سَاعَۃٍ یُبْتَغٰی ذِکْرُھَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ

۵۷۵: حضرت عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا وقت موجود ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ سے انسان کو زیادہ قربت حاصل ہو یا اس وقت میں یادِ خداوندی میں مشغول رہا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' تمام اوقات سے زیادہ بندہ اللہ عزوجل کے قریب ہوتا ہے پچھلی رات میں (اس وقت اللہ عزوجل پہلے آسمان پر نازل ہوتا ہے) پس اگر تم سے ہو سکے تو تم اللہ عزوجل کی یاد کرنے والوں میں سے بن جاؤ اس لئے کہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں (اس وجہ سے مجھے توقع ہے کہ وہ جلدی قبول ہو جائیں) سورج کے طلوع ہونے تک اس وجہ سے سورج طلوع ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی میں اور یہ وقت ہے کافروں

تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ حَتّٰی تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اِعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يَفِیْءَ الْفَیْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ حَتّٰی تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ۔

کی نماز کا تو اس وقت جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو تم نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے اور اس کی کرن خوب نکل آئے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز میں شرکت فرماتے ہیں یہاں تک کہ سورج سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کے وقت (مطلب یہ ہے کہ اس کا کسی بھی جانب سایہ نہیں پڑتا جس طریقہ سے کہ نیزہ بالکل سیدھا ہوتا ہے) اس وقت دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ دوزخ دھونکائی جاتی ہے تو اس وقت تم نماز پڑھنا ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگ جائے (زوالِ آفتاب سے) پھر نماز میں فرشتے شرکت کرتے ہیں سورج کے غروب ہونے تک اس لئے کہ سورج غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے۔

بَابُ ۳۳۵ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نماز کی اجازت کا بیان

۵۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً۔

۵۷۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی مگر جس وقت کہ سورج سفید اور بلند ہو جائے۔

۵۷۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ۔

۵۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد جو دو رکعت میرے نزدیک تشریف لا کر ادا فرماتے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ناغہ نہیں کیا۔

۵۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةَ مَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلَّاهُمَا۔

۵۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نمازِ عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔

۵۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

۵۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا وَالْاَسْوَدَ قَالَ نَشْهَدُ عَلٰی عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدِیْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا۔

وسلم جس وقت نمازِ عصر کے بعد میرے گھر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا فرماتے۔

۵۸۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلٰوتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو نمازوں کا ناغہ نہیں فرمایا اور میرے مکان میں (ہمیشہ) کبھی پوشیدہ طریقے سے اور کبھی کھلے طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز سے قبل دو رکعات اور دو رکعات عصر کے بعد ادا فرمائیں۔

۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْنَسِیَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔

۵۸۱: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعت کا پوچھا جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے بعد ادا فرماتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعت کو عصر سے قبل ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام پیش آ گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بھول ہوگئی' تو ان دو رکعت کو نمازِ عصر کے بعد ادا کرلیا اور آپ جس وقت کسی وقت کی نماز ادا فرماتے تو اس کو مضبوطی سے ادا فرماتے۔

۵۸۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمِرًا عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَیْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰی صَلَّیْتُ الْعَصْرَ۔

۵۸۲: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکان میں نمازِ عصر کے بعد دو رکعات ادا فرمائیں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ فرمایا کہ یہ رکعات معمول کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے ادا فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو رکعات ہیں جن کو نمازِ ظہر کے بعد میں پڑھا کرتا تھا۔ آج میں ان رکعات کو نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ نمازِ عصر ادا کر لی (تو میں نے نمازِ عصر کے بعد ان رکعات کو ادا کرلیا۔)

۵۸۳: اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۸۳: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کام پیش آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے قبل دو رکعات ادا نہ کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کی نماز کے بعد ادا کر لیں۔

بَابُ ۳۳۶ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۵۸۴: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْهِمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيْثَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ اَرَهُ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ۔

باب: سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی اجازت سے متعلق

۵۸۴: حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے لاحق سے دریافت کیا ان دو رکعات کا جو پڑھی جاتی ہیں سورج کے غروب ہونے سے قبل۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھا کرتے تھے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہلوایا کہ یہ دو رکعات کس قسم کی ہیں سورج کے غروب ہونے کے وقت (یعنی یہ تم کس وجہ سے پڑھتے ہو؟) انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کے متعلق فرما دیا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی دو رکعت ادا فرماتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام پیش آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد ان نمازوں کو پڑھا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان نمازوں کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ تو اس کے بعد اور نہ ہی اس سے قبل۔

بَابُ ۳۳۷ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۵۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاتَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَىَّ صَلٰوةٍ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَرَاٰهُ فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ كُنَّا نُصَلِّيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: نمازِ مغرب سے قبل نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

۵۸۵: حضرت ابوالخیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوتمیم جیشانی نمازِ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ دیکھو یہ کونسے وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ وہ نماز ہے جس کو ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۳۸ الصَّلٰوةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

۵۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ

باب: نمازِ فجر کے بعد نماز سے متعلق

۵۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت نمازِ فجر ہو

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر دو رکعات نماز ہلکی پھلکی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دو سنت نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور دوسری کوئی نفل نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔)

بَابُ ٣٣٩ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ اِلٰى اَنْ يُّصَلَّى الصُّبْحُ

باب: فجر کی نماز کے بعد نماز (نفل) پڑھنے سے متعلق

۵۸۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اُخْرٰى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَمَادَامَتْ كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهِ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

۵۸۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کون کون لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے اسلام قبول فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آزاد شخص (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام (بلال حبشی رضی اللہ عنہ) ہے اور (میں نے کہا) کوئی وقت ایسا ہے کہ جس میں دوسرے وقت سے زیادہ اللہ عزوجل سے نزدیکی حاصل ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رات کا آخری حصہ اس وقت جس قدر مناسب خیال کرے نماز نفل نماز فجر تک ادا کرے پھر تم یہاں تک ٹھہر جاؤ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور سورج کی ایک ڈھال کی طرح روشنی پھیل جائے پھر تم جس قدر ممکن ہو سکے نماز نفل پڑھ لو یہاں تک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو جائے (یعنی اس کا سایہ نہ پڑے ادھر اُدھر ٹھیک دوپہر کے وقت بعض ملک میں بلکہ مکہ مکرمہ میں اس قسم کی صورت حال پیش آ جاتی ہے) پھر تم رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اس لئے کہ دوزخ دوپہر کے وقت دھونکائی جاتی ہے پھر تم نماز (نفل) پڑھو نماز عصر تک پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ (سورج) غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں۔

نماز سے متعلق مسلکِ شوافع:

مذکور بالا حدیث شریف سے استدلال فرماتے ہوئے حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز ہر ایک وقت میں جائز اور درست ہے چاہے سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب یا سورج کے زوال کا وقت ہو۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب نیز زوال آفتاب کے وقت نماز کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ ان اوقات میں مشرکین عبادت کرتے ہیں اور جیسا کہ

ایک دوسری حدیث شریف میں مذکور تین اوقات میں نماز پڑھنے کی واضح طور پر ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ ۳۴۰ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِی السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۵۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بَابَاہ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ۔

باب: مکّہ مکرمہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے کا بیان

۵۸۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیلہ عبد مناف کی اولاد تم لوگ کسی شخص کو اس کے مکان کے طواف کرنے سے نہ روکو اور نماز (بھی) ادا کرنے سے نہ روکو جس وقت دِل چاہے دن یا رات میں۔ (یعنی جب چاہے کوئی عبادت کرے)

بَابُ ۳۴۱ الْوَقْتِ الَّذِیْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِوَا لْعَصْرِ

۵۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ...... ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

باب: مسافر آدمی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو کون سے وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے متعلقہ احادیث

۵۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر (سفر میں) سورج کے زوال سے قبل روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کو نمازِ عصر تک مؤخر فرماتے پھر دونوں نمازوں (یعنی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو) ایک ساتھ پڑھتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کے زوال کے بعد (سفر کیلئے) روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھ کر روانہ ہوتے۔

نمازِ ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے بارے میں:

نماز کے بارے میں اصل یہی ہے کہ اس کو اس کے وقت پر ادا کیا جانا ضروری ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ اور اسی طریقہ سے فرمایا گیا ہے: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ﴾ لیکن شدید مجبوری کی صورت میں دونمازوں کو صورۃً جمع کرنا جائز ہے لیکن جمع حقیقی جائز نہیں ہے علاوہ حج کے دوران جو کہ میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی اور موقعہ پر جمع حقیقی کی اجازت نہیں ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے لیکن دوسرے

حضرت ائمہ کرام سفر اور مرض میں جمع حقیقی کی اجازت دیتے ہیں اور اس بارے میں حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمدؒ حالت مرض میں دونمازوں کو حقیقتاً جمع کرنے کو جائز فرماتے ہیں اور حضراتِ حنفیہ نے جمع صوری کی اس وجہ سے بوقت شدید ضرورت اجازت دی ہے کیونکہ اس میں امت کے واسطے کوئی حرج نہیں ہے اور جمع صوری کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کو آخری وقت میں پڑھ لیا جائے اور دوسری نماز کو جلدی وقت شروع ہوتے ہی پڑھ لیا جائے جیسا کہ خود حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں: ''باب تعجیل العصر و تاخیر الظہر'' خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیث باب کہ جس سے حضرات شوافع نے جمع حقیقی پر استدلال فرمایا ہے اس سے مراد حضرت امام طحاویؒ، امام نسائیؒ وغیرہ محدثین عظامؒ نے جمع صوری ہی مراد لیا ہے نہ کہ جمع حقیقی۔ مزید تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ۔

۵۹۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نکلے جس سال کہ غزوۂ تبوک پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو ایک ساتھ جمع فرماتے اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ جمع فرماتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں تاخیر فرمائی پھر نکلے اور نمازِ عصر اور نمازِ ظہر ایک ساتھ پڑھیں پھر اندر تشریف لے گئے پھر نکلے تو نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ملا کر ایک ساتھ پڑھی۔

بَابٌ ۳۴۲ بیَانِ ذٰلِكَ

باب: دو وقت کی نماز جمع کرنا

۵۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ اَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ سَفَرِهٖ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زَرَّاعَةٍ لَهٗ اَنِّيْ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا

۵۹۱: حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان کے والد کی نماز کے بارے میں اور یہ دریافت کیا کہ وہ بحالت سفر کبھی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے نکاح میں تھیں انہوں نے لکھا کہ میرے والد صاحب کو کہ وہ اپنے کھیت میں تھیں کہ میں دنیا کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (مرنے کے قریب ہوں) یہ منظر دیکھ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور جلدی

حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

جلدی روانہ ہوئے جس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: اَلصلٰوۃ۔ (نماز کا وقت ہو گیا ہے) لیکن انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا۔ جس وقت وہ وقت آ گیا جو کہ نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان ہوتا ہے تو وہ ٹھہرے اور مؤذن سے کہا (ظہر کی) تکبیر پڑھو پھر جس وقت میں سلام پھیر دوں تو تم (نمازِ عصر) کی تکبیر پڑھو پھر دونوں وقت کی نماز پڑھی جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا کہ الصلوٰۃ۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی طریقہ سے کہ جس طریقہ سے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں کیا تھا اور روانہ ہو گئے۔ جس وقت کہ ستارے گہن میں آ گئے اور مؤذن سے تکبیر کہنے کو کہا کہ نماز مغرب کی تکبیر کہو پھر جس وقت میں سلام پھیروں تو تم نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھو۔ پھر دونوں وقت کی نماز پڑھیں اور فراغت حاصل کر کے ہماری جانب چہرہ کیا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کام پیش آ جائے کہ جس کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو اسی طریقہ سے نماز ادا کرے۔

بَابُ ٣٤٣ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ

باب: جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے

۵۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَآءَ۔

۵۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی) ایک ساتھ پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں تاخیر فرمائی اور نمازِ عصر میں جلدی فرمائی اور سات رکعات نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کی ملا کر پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی نمازِ مغرب میں اور جلدی فرمائی نمازِ عشاء میں۔

بغیر خوف کے دو نمازوں کو جمع کرنا:

ایک ہی وقت میں دو وقت کی نماز جمع کرنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث میں بغیر کسی خوف اور بارش وغیرہ کے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے باب میں مذکور ہے تو اس بارے میں یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت اگرچہ صحیح ہے لیکن کسی امام کا اس پر عمل نہیں ہے اور جمہور ائمہ اس کے قائل نہیں ہیں اور اس ظاہری طور سے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے بارے میں حضرت جابر بن زید جو کہ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد کے

شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: "ان توخر الظهر و تعجل العصر وانا اظن ذلك ولا تخرج منه الخ" (مسلم شريف ٢٢٦) (مستفاد از تقریر ترمذی حضرت شیخ مدنیؒ ص ۲۹۵) بہرحال مذکورہ جمع، جمع حقیقی نہیں ہے بلکہ جمع صوری ہے اور اس مسئلہ کی مزید تفصیل مطلوب ہو تو بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف، فتح الملہم شرح مسلم، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ اور اردو میں درس ترمذی از حضرت شیخ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خَشِیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ۔

۵۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ میں پہلی نماز (یعنی نمازِ ظہر) اور نمازِ عصر پڑھی اور درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی (مطلب یہ ہے کہ اس درمیان نفل نماز نہیں پڑھی) اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اسی طریقہ سے پڑھی۔ یعنی درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی وجہ سے اس طریقہ سے کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی آٹھ رکعات پڑھیں اور درمیان میں ان کے کوئی نماز نہ تھی۔

بَابُ ۳۴۴ الْوَقْتِ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُسَافِرُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

باب: مسافر، مغرب کی نماز اور نمازِ عشاء کون سے وقت جمع کر کے پڑھے

۵۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ شَیْخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَی الْحِمٰی فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰی ذَهَبَ بَیَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَآءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ عَلٰی اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

۵۹۴: حضرت اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) حما تک رہا جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مجھ کو ان سے یہ بات عرض کرنے میں ڈر محسوس ہوا کہ (یہ کہوں کہ) نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ سفیدی آسمان کے کونے تک جاتی رہی اور آسمان پر اندھیرا ہو گیا نمازِ عشاء کا۔ آپ اس وقت پہنچے اور نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ

۵۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی سفر میں جانے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَجَّلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ۔

مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور نماز عشاء (کو ایک ساتھ پڑھتے) ان کو جمع کرتے۔

۵۹۶: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِسَرِفَ۔

۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دونوں وقت کی) نماز کو مقام سرف میں جمع فرمایا (یعنی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھیں۔ (واضح رہے کہ سرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے)

۵۹۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔

۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت روانہ ہونے کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر فرماتے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے وقت تک پھر جمع فرماتے ان دونوں کو اور تاخیر فرماتے پھر جمع فرماتے مغرب اور عشاء کی نماز جب پڑھتے جب شفق غروب ہو جاتی۔

۵۹۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهٗ فَاَتَاهُ آتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لَمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهٗ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهٖ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَآءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ

۵۹۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا ایک سفر کیلئے وہ اپنی سرزمین میں چلے جا رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پہنچا اور بولا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید اس قدر علیل ہیں (مرنے والی ہیں) تو تم چل کر زندگی میں ان سے ملاقات کر لو وہ خاتون عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ یہ بات سن کر جلدی جلدی روانہ ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک شخص تھا قبیلہ قریش میں سے، جو کہ برابر برابر چل رہا تھا تو سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں یہ بات سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں جس وقت انہوں نے تاخیر فرمائی تو میں نے کہا کہ تم پر نماز رحمت کی نظر فرمائے۔ یہ سن کر انہوں نے میری جانب دیکھا اور روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس وقت شفق غروب ہو گئی تھی پھر ہماری جانب توجہ فرمائی اور

بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا۔

فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی تھی روانہ ہونے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے عمل فرمایا کرتے تھے۔

۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَبِنَا حَتّٰى اَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ وَ سَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ اَنْ يَّغِيْبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

۵۹۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے پہنچے جس وقت شام کا وقت ہو گیا تو انہوں نے چلنا جاری رکھا حتیٰ کہ رات ہو گئی ہم لوگ یہ بات سمجھ گئے کہ وہ لوگ نماز پڑھنا بھول گئے تو ہم نے کہا نماز۔ وہ لوگ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے نزدیک ہوئی پھر وہ لوگ ٹھہرے یہاں تک کہ نماز ادا فرمائی اس دوران شفق غروب ہو گئی تو نماز عشاء ادا فرمائی اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طریقہ سے کرتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی ہوتی۔

۶۰۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا اَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَآ اِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهٗ صَفِيَّةُ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنِّيْ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَاَقِمْ مَكَانَكَ فَاَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقَامَ مَكَانَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْاَوَّلِ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

۶۰۰: حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز سفر کے بارے میں دریافت کیا تو ہم نے کہا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازوں کو دوران سفر جمع فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں دوران حج نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع فرماتے پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں حضرت صفیہ بنت عبید تھیں انہوں نے کہلا کر بھیج دیا کہ اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دنیا میں آج میرا آخری دن ہے اور آخرت کیلئے میرا یہ پہلا دن ہے (یعنی میری موت میرے سامنے ہے) یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بہت زیادہ جلدی وہ روانہ ہو گئے جس وقت نماز کا وقت پہنچا تو مؤذن نے فرمایا: الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمٰن! یعنی اے حضرت ابوعبدالرحمٰن نماز کا وقت تیار ہے۔ بہر حال وہ اسی طرح سے چلتے رہے اور جس وقت دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت ہو گیا (جس کے بعد اس سے اگلی نماز کا وقت تھا) تو آپ اس جگہ پر ٹھہر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والے سے فرمایا: تم تکبیر پڑھو۔ پھر جس وقت میں سلام پھیروں نماز ظہر کا' تو اسی جگہ پر تکبیر پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی جگہ پر دو رکعت

ثَلاثًا ثُمَّ اَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمْ اَمْرٌ يَخْشٰى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

نمازِ عصر ادا فرمائیں اس کے بعد وہ سوار ہو گئے اور وہ وہاں سے جلدی سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اس کے بعد مؤذن نے عرض کیا: حضرت عبدالرحمٰن! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طریقہ سے پہلے عمل فرمایا تھا۔ یعنی پہلی نماز میں تاخیر کرو جس وقت نماز کا آخری وقت آ جائے تو دونوں کو ایک ساتھ ادا کرو۔ پھر چل دیئے۔ پس جس وقت ستارے صاف طریقہ سے نکل آئے تو آپ ﷺ وہاں پر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ تکبیر کہو پھر جس وقت سلام پھیروں تو تم تکبیر پڑھو۔ اس کے بعد انہوں نے نماز مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اسی جگہ پر کھڑے ہو کر نمازِ عشاء ادا فرمائی اور صرف ایک سلام پھیرا اپنے چہروں کے سامنے (مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہی السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ دیا اور چہرہ دائیں بائیں نہ پھیرا) اس کے بعد کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کوئی کام پیش آئے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس طریقہ سے نماز ادا کرے۔

بَابُ ۳۴۵ الْحَالِ الَّتِيْ يَجْمَعُ فِيْهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب: نمازوں کو کون سی حالت میں اکٹھا پڑھے؟

۶۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جس وقت جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع فرماتے۔

۶۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهُ اَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام درپیش ہوتا تو نمازِ مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے۔

۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور نماز عشاء کو ایک

وَالْعِشَآءِ۔

ساتھ پڑھتے۔

بَابُ ۳۴۶ اَلْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی الْحَضَرِ

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نمازوں کوایک ساتھ کر کے پڑھنا

۶۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِیْعًا مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

۶۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ملا کر پڑھیں نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ سفر درپیش تھی۔

۶۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَۃَ وَاسْمُہٗ غَزْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّی بِالْمَدِیْنَۃِ یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِیْلَ لَہٗ لِمَ قَالَ لِئَلَّا یَکُوْنَ عَلٰی اُمَّتِہٖ حَرَجٌ۔

۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر' نمازِ عصر' نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کوایک ساتھ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کے کرنے سے نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف تھا اور نہ بارش تھی۔ لوگوں نے عرض کیا: پھر کیا وجہ تھی؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَسَبْعًا جَمِیْعًا۔

۶۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی آٹھ رکعات اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کی سات رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

بَابُ ۳۴۷ اَلْجَمْعِ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَۃَ

باب: مقام عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ پڑھنا

۶۰۷: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَۃَ فَوَجَدَ الْقُبَّۃَ قَدْ ضُرِبَتْ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَنَزَلَ بِھَا

۶۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام منٰی سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں پہنچے۔ (مقام عرفات کے نزدیک) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خیمہ مقام نمرہ میں لگا ہوا ہے نمرہ ایک جگہ ہے مقام عرفات کے نزدیک لیکن وہ جگہ عرفات میں داخل نہیں ہے (اب اس جگہ ایک

حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰی اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بَطْنِ الْوَدِیْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا شَیْئًا۔

مسجد تعمیر ہوگئی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ ٹھہرے پس جس وقت سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو بلایا۔ چنانچہ وہ اونٹنی تیار کی گئی اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی (عرفہ) میں داخل ہوئے تو خطبہ سنایا لوگوں کو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور ان دونوں فرض کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ مُراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت نہیں پڑھی۔

بَابُ ۳۴۸ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مقامِ مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ساتھ پڑھنا

۶۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِیْعًا۔

۶۰۸: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ حجۃ الوداع میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔

۶۰۹: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَیْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰی جَمْعًا جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا۔

۶۰۹: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جس وقت وہ مقام عرفات واپس تشریف لائے اور مزدلفہ واپس آئے اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھا اور جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۱۰: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۶۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

۶۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ صَلٰوتَیْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلّٰی

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہوں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں (کہ وہاں پر مغرب اور نمازِ عشاء کو اکٹھا ایک ساتھ ملا کر پڑھا) اور اس روز نمازِ فجر کو وقت کے

الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

معمول سے قبل پڑھا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق طلوع ہوتے ہی اندھیرے ہی اندھیرے میں نماز ادا فرمائی تا کہ فراغت جلد از جلد ہو جائے اور دوسرے امور میں شمولیت ہو سکے۔

بَابُ ۳۴۹ كَيْفَ الْجَمْعُ

باب: نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟

۶۱۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ وَالْمَآءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہمراہ بٹھلایا مقام عرفات سے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے مشکیزہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا وقت ہے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام مزدلفہ میں پہنچ گئے تو نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں پر نیچے اتار لئے اس کے بعد نمازِ عشاء ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۵۰ فَضْلُ الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا

باب: وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۱۳: حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے عرض کیا اور اشارہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مکان کی جانب۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تو نماز وقت پر ادا کرنا (یعنی اوّل وقت پر ادا کرنا) دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا (یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلافِ شریعت حکم نہ کریں) تیسرے راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ (یعنی کفار سے لڑنا خدا کے دین کے واسطے نہ کہ دُنیاوی نفع کی وجہ سے جہاد کرنا)۔

۶۱۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ

۶۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

لِوَقْتِهَا وَبِرُّالْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۱۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَالْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى۔

۶۱۵: حضرت محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوگئی لوگ ان کا انتظار فرمانے لگ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز وتر پڑھ رہا تھا۔ راوی نے کہا کہ عبداللہ ؓ سے پوچھا گیا جس وقت اذان ہو جائے تو وتر ادا کرنا درست ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اذان تو کیا بلکہ تکبیر کے بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان فرمائی رسول کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ (یہ الفاظ یحییٰ کے بیان کردہ ہیں)

بَابُ ۳۵۱ فِيْمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اس کا بیان

۶۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۶: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے اُس وقت وہ نماز پڑھ لے اور جس شخص کو نیند آ جائے یا اس پر غفلت چھا جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے تو وہ نماز اس کو پڑھ لینا چاہیے۔

بَابُ ۳۵۲ فِيْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

باب: اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو کیا کرے

۶۱۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْاَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۷: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا گیا ایسے شخص کے بارے میں جو کہ نماز سے سو جاتا ہے یا اس کی جانب سے وہ شخص غفلت میں پڑ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت بھی اس کو یاد آئے تو وہ نماز پڑھ لے۔

۶۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ

۶۱۸: حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام ؓ نے خدمت نبوی ﷺ میں اپنا سونا اور اس وجہ سے نماز کا وقت نکل جانے کے سلسلہ میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیند آ جانے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اصل قصور (اور گناہ) تو جاگنے کی حالت میں ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جان بوجھ کر نماز کا وقت نکال

نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

دے اور نماز قضا کرے۔ جس وقت تم میں سے کوئی شخص بھول جائے یا اس کو نیند آ جائے اور نماز کا وقت نکل جائے تو جس وقت یاد آئے تو اُسی وقت نماز پڑھ لے۔

۶۱۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِيْمَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا۔

۶۱۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی حالت میں کسی قسم کا کوئی قصور (یا گناہ) نہیں ہے اگر نماز میں کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو جائے یا نماز قضا ہو جائے اصل قصور (اور گناہ تو یہ ہے) کوئی شخص نماز (جان بوجھ کر نہ پڑھے) حتیٰ کہ اگلی نماز کا وقت ہو جائے اور وہ شخص ہوش مند ہو (یعنی جاگنے کی حالت میں ہو)۔

باب ۳۵۳ اِعَادَةِ مَانَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

باب: جو نماز نیند کی حالت میں قضا ہو جائے تو اُس کو اگلے دن وقت پر پڑھ لے

۶۲۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

۶۲۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگ سو گئے تھے نماز فجر سے یہاں تک کہ طلوعِ آفتاب ہو گیا تو ارشاد فرمایا: کل اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لینا۔

۶۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَسِيْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ اِذَا ذَكَرْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا بِهٖ يَعْلٰى مُخْتَصَرًا۔

۶۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز کو بھول جاؤ تو تم جب یاد آ جائے تو اس وقت پر پڑھ لو اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو اس وقت پڑھ لو کہ جس وقت وہ یاد آئے۔

۶۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ

۶۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو اس کو اس وقت پڑھ لے جس وقت اس کو وہ نماز یاد آئے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

میری یاد کے وقت پڑھ لو۔

۶۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هٰكَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو چاہئے کہ جس وقت یاد آئے تو اسی وقت اس وقت کی نماز پڑھ لے کیونکہ ارشادِ باری ہے: تم لوگ نماز کو قائم کرو جس وقت کہ تم کو یاد آ جائے۔ حضرت معمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں کہ رسول کریم نے اس آیت کو اسی طریقہ سے تلاوت فرمایا ہے یعنی اس لفظ کو لذکری پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اور مشہور قرأت لذکری ہے۔

بَابُ ۱۳۵۴ كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: قضاء نماز کو کس طریقہ سے پڑھا جائے؟

۶۲۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

۶۲۴: حضرت بریدہ بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ ہم لوگ تمام رات چلتے رہے۔ جس وقت صبح کا وقت ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور سو گئے اور لوگ بھی سو گئے۔ پھر وہ لوگ نیند سے بیدار نہیں ہوئے لیکن جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو اس کی تیزی سے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان دی پھر نمازِ فجر کی دو رکعت سنت پڑھیں نمازِ فجر سے قبل پھر مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے تکبیر پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد بیان فرمایا کہ ہم سے جو ہوگا وہ ہم لوگ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

۶۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۶۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (غزوۂ احزاب کہ جس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں) تھے تو ہم لوگ روک دیئے گئے (مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے ہم کو مہلت نہ دی) نماز ظہر اور نمازِ عصر اور نمازِ مغرب سے اور نمازِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَآءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

عشاء سے میرے دِل پر یہ بات بہت شدید گذری (یعنی نمازوں کا قضا ہونا مجھ پر بہت زیادہ شاق گذرا) لیکن میں نے دِل ہی دِل میں یہ بات کہی کہ ہم لوگ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور ہم لوگ راہ خدا میں نکلے ہوئے ہیں (اس وجہ سے ہم کو بھروسہ ہے کہ اللہ عزوجل ہماری گرفت نہ کریں گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو کہ یادالٰہی میں مشغول ہو۔

۶۲۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

۶۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ہم لوگ سفر میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنے اونٹ کا سر پکڑے رکھے (اور وہ شخص اس جگہ سے آگے بڑھ جائے) اس لئے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جس جگہ شیطان ہم لوگوں کے پاس رہا اور شیطان نے ہم لوگوں کی آخر کار نماز قضا کرا دی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور دو رکعت (سنت فجر) ادا فرمائیں پھر تکبیر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ فجر قضا ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک مرتبہ نمازِ فجر قضا ہونے کے بارے میں مذکور ہے ظاہری طور سے اس جگہ اگر کوئی شخص یہ اشکال کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی وجہ سے اس طرح کی غفلت ہوگئی کہ نمازِ فجر قضا ہونے کی نوبت آ گئی جبکہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ((ینام عینی و لا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل انسان کا قلب معقولات کا احساس و ادراک کرتا ہے اور دل اس کی طرح کی اشیاء کا احساس کرتا ہے کہ جو انسانی قلب پر طاری ہوتی ہیں جیسے کہ رنج و غم، خوشی اور مسرت وغیرہ اور قلب ان محسوسات کا ادراک نہیں کرتا کہ جو اشیاء آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں جس طریقہ سے طلوعِ آفتاب اور وقت فجر وغیرہ ہونا اور شام و سحر ہونا بہرصورت اس طرح کے امور تو

آنکھ کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور نیند غالب آنے کی صورت میں بہرصورت آنکھ میں ایک درجہ میں غفلت آ جاتی ہے اور حضرات انبیا علیہم السلام بھی بشر ہونے کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اس وجہ سے زندگی میں ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ اور نمازِ فجر قضا ہونا پیش آیا۔ واللہ اعلم

۶۲۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خَشِیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَفَرٍ لَهُ مَنْ یَكْلَؤُنَا اللَّیْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰی آذَانِهِمْ حَتّٰی اَیْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ تَوَضَّؤُا ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ۔

۶۲۸: حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج کی رات کون شخص ہم لوگوں کی حفاظت کرے گا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ نمازِ فجر کے وقت نیند سے بیدار نہ ہو سکیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کا دھیان رکھوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے مشرق کی جانب چہرہ کیا تو ان کے کان پر غفلت چھا گئی جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو وہ نیند سے بیدار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی پھر سب لوگوں نے دو دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں پھر نمازِ فجر پڑھی۔

۶۲۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ یُصَلِّ حَتّٰی ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی وَهِیَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی۔

۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے پھر ایک جگہ قیام فرمایا (تو لوگ سو گئے) پھر نیند سے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا اس کا کچھ حصہ نظر آنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج بلند ہونے لگا پھر نماز پڑھی اور یہی وہ صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی درمیان والی نماز ہے کہ جس کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

⑦

کِتَابُ الْاَذَانِ

اذان کی کتاب

بَابُ ۳۵۵ بَدْءِ الْاَذَانِ

۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

باب: اذان کی ابتداء اور تاریخ اذان

۶۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت اہل اسلام مدینہ منورہ پہنچے تو وہ لوگ (نماز کے) وقت کا اندازہ لگا کر (مسجد) آتے تھے ان میں سے کوئی صاحب نماز کے وقت کیلئے کسی قسم کی پکار یا آواز نہیں لگاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی (یعنی نماز کیلئے کس طریقہ سے اعلان وغیرہ کیا جائے) تو بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کیلئے ایک ناقوس تیار کر لو اور بعض نے مشورہ دیا کہ تم لوگ یہود کی طرح کا ایک سنکھ بنا لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ کیا تم لوگ کسی ایک شخص کو نماز کے پکارنے کے واسطے نہیں بھیج سکتے؟ یہ بات سن کر رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے بلالؓ! تم اٹھ کھڑے ہو اور نماز کے واسطے آواز دو اور منادی کرو۔

بَابُ ۳۵۶ تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ

۶۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

باب: کلماتِ اذان دو دو مرتبہ کہنے سے متعلق

۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلماتِ اذان کو دو دو مرتبہ کہنے کا اور تکبیر کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم فرمایا۔ علاوہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ کے جملہ کہ یہ جملہ دو مرتبہ کہنا چاہئے جیسے کہ دوسری روایت ہے۔

۶۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ

۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْجَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلاَّ اَنَّكَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان دو دو مرتبہ تھی اور تکبیر ایک ایک مرتبہ تھی لیکن جملہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کو دو مرتبہ کہنا ضروری ہے۔

بَابُ ۳۵۷ خَفْضِ الصَّوْتِ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ

باب: اذان میں دونوں کلمے شہادت کو ہلکی آواز سے کہنے سے متعلق

۶۳۳: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِی مَحْذُوْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ وَجَدِّی عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَهٗ فَاَلْقٰی عَلَیْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِیْمُ هُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَیَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ یُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔

۶۳۳: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹھلایا اور ایک ایک حرف کے اذان کی تعلیم دی۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ جو کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ہیں کہ وہ اس قسم کی اذان تھی کہ جس طرح کی اذان ہم لوگوں کے زمانہ میں ہوا کرتی۔ حضرت بشر بن معاذ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم سے بیان کیا کہ تم وہ اذان مجھ کو پھر دوبارہ سنا دو۔ انہوں نے فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر کچھ آہستہ آواز سے کہ جس کو نزدیک کے لوگ سن لیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور پھر دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

تکبیر کے بارے میں شوافع کا مذہب ☆

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اذان کی تکبیر میں گیارہ کلمات ہیں اور وہ کلمات اذان اس طرح ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا کلماتِ اذان میں لفظ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ کو ایک مرتبہ ادا کرنا چاہئے تو اس طریقہ سے ان کے نزدیک کلماتِ اذان دس عدد ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلماتِ اذان پندرہ ہیں اور تکبیر کے کلمات سترہ عدد ہیں۔ شروحاتِ حدیث میں مذکورہ حضرات کے دلائل اور حنفیہ کے ترجیحی دلائل تفصیل سے مذکور ہیں۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان اور تکبیر (اقامت) دونوں کے دونوں جفت ہوتے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آخر وقت تک بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے اور حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان اور تکبیر کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ۳۵۸ كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

۶۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

باب: اذان کے کلمات کی تعداد

۶۳۴: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھلائے اس کے بعد حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ کلمات کو انیس اور سترہ شمار فرمایا۔

بَابُ ۳۵۹ كَيْفَ الْاَذَانُ

۶۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

باب: اذان کس طریقہ سے دی جائے؟

۶۳۵: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان اس طریقہ سے سکھلائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اس کے بعد (بلند) آواز سے پکار کر اس طریقہ سے کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۳۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهٗ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهٗ اِلَى الشَّامِ قَالَ

۶۳۶: حضرت عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ وہ ایک یتیم بچہ تھے اور انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی یہاں تک کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ملک شام کی جانب بھیجا انہوں نے بیان کیا کہ میں ملک شام جا رہا ہوں مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ

قُلْتُ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اِنِّیْ خَارِجٌ اِلَی الشَّامِ وَاَخْشٰی اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاذِیْنِكَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَهٗ خَرَجْتُ فِیْ نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِیْقِ حُنَیْنٍ مَقْفَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ فَلَقِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ فَظَلِلْنَا نَحْكِیْهِ وَنَهْزَاُ بِهٖ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا وَقَفْنَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّكُمُ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ قَدِ ارْتَفَعَ فَاَشَارَ الْقَوْمُ اِلَیَّ وَصَدَقُوْا فَاَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِیْ فَقَالَ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَاَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَامْدُدْ صَوْتَكَ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ دَعَانِیْ حِیْنَ قَضَیْتُ التَّاذِیْنَ فَاَعْطَانِیْ صُرَّةً فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِالتَّاْذِیْنِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ اَمَرْتُكَ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلٰی عَتَّابِ ابْنِ اُسَیْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَاَذَّنْتُ مَعَهٗ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

تمہاری اذان کیسی ہے یعنی اذان کے متعلق لوگ مجھ سے سوال کریں گے (اور میں جواب نہ دے سکوں گا) تو ابومحذورہ نے فرمایا کہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا مقام حنین کے راستہ میں کہ راستہ میں رسول کریم ﷺ کی ہم سے ملاقات ہوگئی' تو حضرت رسول کریم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی' آپ ﷺ کی موجودگی میں ہم لوگوں نے جیسے ہی مؤذن کی آواز سنی اور ہم لوگ وہاں سے فاصلہ پر تھے تو اس کی نقل کرنے لگ گئے تو رسول کریم ﷺ نے یہ آواز سن کر ہم لوگوں کو بلا کر بھیج دیا۔ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے وہ کون شخص ہے کہ جس کی آواز میں نے ابھی سنی تھ؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کر دیا اور واقعی ان لوگوں نے سچی بات کہی تھی (کہ اذان کی آواز کی نقل میں نے کی تھی) آپ ﷺ نے سب کے سب حضرات کو چھوڑ دیا اور مجھ کو روک لیا پھر فرمایا: تم اٹھ کھڑے ہو اور تم نماز پڑھنے کے لئے اذان دو' چنانچہ حسب الحکم میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اذان کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح سے کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' پھر ارشاد فرمایا کہ تم اُونچی آواز کرو اور ارشاد فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور دو ہی مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' فرمایا اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (دونوں کلمات دو' دو مرتبہ ارشاد فرمائے) پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرمایا۔ پھر جس وقت میں اذان سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو ایک تھیلی عنایت فرمائی کہ جس میں چاندی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے پر لگا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو مذکورہ جگہ اذان دینے کے واسطے مقرر کر دیا۔ چنانچہ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا جو کہ

وَسَلَّمَ۔

رسول کریم ﷺ کے مکّہ میں خادم تھے اور میں نے ان کے ہمراہ نماز کی اذان دی بوجہ حکم رسول کریم ﷺ کے۔

بَابُ ٣٦٠ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

٦٣٧: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَآءِ تَاْذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَالْبَيْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِيْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلٰى

باب: دورانِ سفر اذان دینے سے متعلق احادیث

٦٣٧: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ مقام حنین سے نکلے تو ہم لوگ دس آدمی مکّہ مکرمہ سے چلے آپ ﷺ کی جستجو میں۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ اور ان کے ساتھ ساتھ جو لوگ تھے وہ سب اذان تاخیر سے دے رہے تھے ہم لوگ بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے اور ہم لوگ ان سے مذاق کر رہے تھے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان لوگوں میں سے ایک کی اذان سنی تھی اس کی آواز عمدہ ہے آپ ﷺ نے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک آدمی نے نمبروار اذان کہی میں سب سے آخر میں تھا جس وقت میں اذان دے کر فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو طلب فرمایا اور حکم فرمایا کہ تم اس جانب آ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے تین مرتبہ آپ ﷺ نے برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور بیت اللہ شریف کے نزدیک جا کر اذان دو۔ میں نے کہا کہ کس طریقہ سے؟ یا رسول اللہ ﷺ میں کس طریقہ سے اذان دوں؟ آپ ﷺ نے مجھ کو اذان سکھلائی جس طریقہ سے کہ تم لوگ اذان دیتے ہو یعنی اس طریقہ سے اذان سکھلائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور نمازِ فجر کی اذان میں یہ بھی اضافہ فرمایا: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ اور مجھ کو تکبیر دو دو مرتبہ کہنے کیلئے

الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

بتلائی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

بَابُ ٣٦١ اَذَانِ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر جولوگ تنہا نماز پڑھیں ان کیلئے اذان دینا چاہئے

٦٣٨: اَخْبَرَنَا صَاحِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

۶۳۸: حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ چچازاد بھائی اور یا کوئی دوسرا ساتھی بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم لوگ سفر کرو اذان اور تکبیر پڑھو (دورانِ سفر) اور تم دونوں میں جو شخص بڑا ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

بَابُ ٣٦٢ اِجْتِزَاءِ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهٖ

باب: دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان

٦٣٩: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ عَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

۶۳۹: حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام کے تمام لوگ ہم عمر تھے تو ہم لوگ بیس رات تک اسی جگہ پر رہے آپ ﷺ بہت زیادہ رحم دِل اور نرم تھے۔ آپ ﷺ کو یہ خیال ہوا ہم لوگوں کو اپنے مکان پہنچنے کا شوق ہو رہا ہوگا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگ اپنے مکان میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے اپنے مکان جاؤ اور وہیں پر رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ اور ان سے کہو جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہہ دے اور تمہارے میں سے جو شخص بڑا ہو وہ شخص امامت کرے۔

٦٤٠: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهٗ

۶۴۰: حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقلابہ ؓ سے انہوں نے سنا حضرت عمرو بن سلمہ ؓ سے کہ حضرت ابوقلابہ ؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرو بن سلمہ ؓ زندہ ہیں اور تم نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت ابوایوب نے

فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ اَبِیْ بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا۔

فرمایا میں نے ان سے ملاقات کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جس وقت مکّہ مکرمہ فتح ہوا تو ہر ایک قوم نے اسلام کے قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے والد ماجد ہماری قوم کی جانب سے اسلام کی خبر لے کر تشریف لے گئے تھے اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہم سب ان کے استقبال کے واسطے گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم! میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں وقت کی نماز فلاں وقت پڑھو اور تم لوگ یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارے میں سے ایک شخص اذان دے اور جس شخص کا قرآن کریم زیادہ ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

بَابُ ٣٦٣ الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

باب: ایک مسجد کے واسطے دو مؤذنوں کا ہونا

٦٤١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

٦٤١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دے دے۔

٦٤٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

٦٤٢: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے رہتے ہوئے ہی اذان دے دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت اُمّ مکتوم کے صاحب زادہ کی اذان سن لو۔

بَابُ ٣٦٤ يُؤَذِّنَانِ جَمِيْعًا اَوْ فُرَادٰى

باب: اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا الگ الگ

٦٤٣: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَصْعَدَ هٰذَا۔

٦٤٣: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دیدے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کی اذان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ تھا لیکن اس قدر فاصلہ تھا کہ ایک اذان دینے والا شخص اذان دے کر نیچے کی جانب اتر جاتا تو دوسرا اذان کے واسطے اوپر چڑھ جاتا۔

۶۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا۔

۶۴۴: حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حضرت اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دے تو تم لوگ کھاؤ اور پیو اور جس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

بَابُ ۳۶۵ اَلْاَذَانِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے اوقات کے علاوہ اذان دینا

۶۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ۔

۶۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے ہیں تا کہ سونے والے حضرات کو نیند سے بیدار کر دیں اور تہجد پڑھنے والے حضرات کو لوٹا دیں (تا کہ وہ کھانا کھا سکیں) اور وقت فجر ہو جانے پر وہ اذان نہیں دیتے (اس وجہ سے تم ان کی اذان پر کھانا نہ چھوڑو)۔

بَابُ ۳۶۶ وَقْتِ اَذَانِ الصُّبْحِ

باب: اذانِ فجر کے وقت کا بیان

۶۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ۔

۶۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نمازِ فجر کا وقت کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اُس وقت اذان دی کہ جس وقت فجر کی روشنی نظر آئی۔ پھر دوسرے روز نماز میں تاخیر کی حتی کہ روشنی ہوگئی۔ اس کے بعد حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے تکبیر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: یہ نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۶۷ كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ

باب: مؤذن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۶۴۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا۔

۶۴۷: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور انہوں نے اذان دی اور وہ اذان دینے کے وقت دائیں اور بائیں گھومتے تھے۔

بَابُ ۳۶۸ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

۶۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیُّ الْمَازِنِیُّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدَی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۶۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سَمِعَهٗ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ۔

۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْكُوْفِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَیُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهٗ۔

باب: اذان دینے کے وقت آواز کو اُونچا کرنا

۶۴۸: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ تم جنگل کی بہت خواہش کرتے ہو اور تم بکریوں کی بھی بہت خواہش رکھتے ہو اس وجہ سے جس وقت تم جنگل میں اپنی بکریوں کے درمیان موجود ہو اور تم نماز ادا کرنے کے واسطے اذان دینے لگ جاؤ تو تم بلند آواز سے اذان دو کیونکہ مؤذن کی آواز جس جگہ تک پہنچ جاتی ہے اس جگہ تک کے جنات اور انسان اور ہر ایک چیز اس کے گواہ ہوں گے قیامت کے دن تک۔ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے۔

۶۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کے مبارک منہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ اذان دینے والے شخص کی مغفرت کی جاتی ہے جس جگہ تک اذان دینے والے کی اذان کی آواز پہنچتی ہے حتیٰ کہ جس جگہ تک مؤذن کی آواز پہنچے۔ اس قدر زیادہ (یعنی جس قدر آواز بلند کرے گا) مغفرت ہوگی اگر اپنی طاقت کے مطابق آواز بلند کرے تو پوری مغفرت ہوگی اور ایسے شخص کے واسطے ہر ایک تر اور خشک (مطلب یہ ہے کہ زندہ اور مردہ شے اور درخت اور انسان و جنات وغیرہ) ہر ایک شے اس کی مغفرت کی دعائیں مانگتی ہے۔

۶۵۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دُعا مانگتے ہیں صف اوّل والوں کیلئے اور اذان دینے والے کی مغفرت ہوتی ہے کہ جس جگہ تک اس کی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اس کو جو سنتا ہے اس شخص کی اذان کو تر اور خشک (یعنی دو اشیاء جو کہ تر ہیں اور وہ اشیاء جو کہ بالکل خشک ہیں) اور ایسے شخص کو اجر اور ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی شخص کے برابر جو کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابُ ۳۶۹ التَّثْوِیْبُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ

۶۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَانَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ کُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکُنْتُ اَقُوْلُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔

باب: نمازِ فجر میں تثویب سے متعلق

۶۵۱: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اذان کہا کرتا تھا تو نمازِ فجر کی پہلی اذان میں' میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہا کرتا اور یہ بھی کہتا: اَللّٰهُ اَکْبَرُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اذان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث میں پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس جگہ پر تثویب سے مراد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے۔ دومرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اذانِ فجر میں۔

۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَیْسَ بِاَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّآءِ۔

۶۵۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۳۷۰ اٰخِرِ الْاَذَانِ

۶۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَادِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔

باب: کلماتِ اذان کے آخری جملے

۶۵۳: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری الفاظ اس طرح سے ہیں: اَللّٰهُ اَکْبَرُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۴: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۵۴: حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری جملہ یہ تھا: اَللّٰهُ اَکْبَرُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔

۶۵۵: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اذان کا آخری جملہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ ہے۔

بَابُ ٣٧١ الْاَذَانِ فِي التَّخَلُّفِ مِنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ

باب: اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہو تو جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں ہے

٦٥٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

٦٥٦: حضرت عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے نقل کیا کہ جو قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتا تھا اس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سفر کے دوران ایک رات میں سنا اور اس وقت بارش خوب ہو رہی تھی اور وہ شخص کہتا تھا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ تم لوگ پڑھ لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ اور آرام گاہ میں۔

٦٥٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

٦٥٧: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کی ایک رات میں اذان دی کہ جس میں بہت زیادہ ٹھنڈک تھی اور اس رات ہوائیں بہت چل رہی تھیں۔ انہوں نے آواز دی کہ تمام لوگ نماز ادا کر لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔ اس لئے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو حکم فرماتے تھے جس وقت سردی کی رات ہوتی اور بارش ہوتی تو فرماتے کہ تمام لوگ نماز ادا کر و اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔

بَابُ ٣٧٢ الْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتِ الْاُوْلٰى

باب: جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز کے وقت میں تو اُس کو چاہئے کہ اذان دے

٦٥٨: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

٦٥٨: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات میں پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ ٹھہرے جس وقت کہ سورج ڈھل گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ جس وقت وادی کے اندر داخل ہو گئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی

(یعنی نماز نفل اور دوسری کوئی سنتیں نہیں پڑھیں)۔

بَابُ ۳۷۳ الْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلوتَيْنِ بَعْدَ ذِهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

باب: جو شخص دو وقت کی نماز ایک پڑھے پہلی نماز کے وقت ختم ہونے کے بعد تو اس کو اذان دینا چاہئے؟

۶۵۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

۶۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہو گئے تو اس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھیں ایک ہی اذان اور دو تکبیر سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔

۶۶۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهٗ بِجَمْعٍ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

۶۶۰: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب پڑھائی پھر کہا الصلوٰۃ اور نماز عشاء کی دو رکعت پڑھیں۔ میں نے کہا کہ یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح سے نماز ادا کی۔

بَابُ ۳۷۴ الْاِقَامَةِ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلوتَيْنِ

دو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے اُسے کتنی مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے؟

۶۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۶۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے، پھر نقل کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے بھی اسی طرح سے عمل فرمایا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۶۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مزدلفہ میں ایک تکبیر سے دو نمازیں پڑھیں۔

۶۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ

۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَیْنَھُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلّٰی کُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْھُمَا بِاِقَامَةٍ وَّ لَمْ یَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْھُمَا وَلَا بَعْدُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں دو وقت کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور آپ ﷺ نے ہر ایک نماز کیلئے ایک تکبیر کہی اور نماز نفل نہیں پڑھی کسی نماز سے قبل اور نہ کسی وقت کی نماز کے بعد۔

بَابُ ۳۷۵ الْاَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۶۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّھْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یَنْزِلَ فِی الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّھْرِ فَصَلَّاھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا فِیْ وَقْتِھَا ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا فِیْ وَقْتِھَا۔

باب: قضاء نمازوں کیلئے اذان دینے کا بیان

۶۶۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو مشرکین نے غزوۂ خندق میں نمازِ ظہر ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور یہ اس وقت کا تذکرہ ہے کہ جس وقت تک آیاتِ قتال نازل نہیں ہوئی تھیں پھر اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَ کَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ﴾ (الاحزاب: ۲۵) نازل فرمائی یعنی اب خداوند تعالیٰ نے اہل اسلام سے قتال کو اُٹھالیا ہے۔

بَابُ ۳۷۶ الْاِجْتِزَآءِ لِذٰلِكَ کُلِّهٖ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَ الْاِقَامَةِ لِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْھُمَا

۶۶۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَآءَ۔

باب: اگر کئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی اذان تمام حضرات کیلئے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کیلئے الگ الگ ہے

۶۶۵: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مشرکین اور کفار نے نبی ﷺ کو باز رکھا چار وقت کی نماز سے غزوۂ خندق والے دن۔ پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی آپ نے نمازِ ظہر ادا کی پھر تکبیر پڑھی پھر آپ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نمازِ عشاء ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۷۷ الْاِکْتِفَآءِ بِالْاِقَامَةِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر پڑھنا بھی کافی ہے

۶۶۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

۶۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے تو مشرکین نے ہم کو نمازِ ظہر اور نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ادا کرنے سے روک دیا اور نمازِ عشاء سے روک دیا اور جس وقت وہ لوگ بھاگ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے تکبیر کہی نمازِ ظہر کی ہم لوگوں نے ظہر ادا کی پھر نمازِ عصر کی تکبیر کہی تو ہم نے عصر پڑھی پھر تکبیر کہی نمازِ مغرب کی تو ہم نے نمازِ مغرب ادا کی پھر تکبیر کہی نمازِ عشاء کی تو ہم نے نمازِ عشاء ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی اس طرح کی جماعت نہیں ہے جو کہ یادِ خداوندی میں مشغول ہو۔

بَابُ ۳۷۸ الْاِقَامَةِ لِمَنْ نَّسِيَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر کر چل دیا

۶۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيَ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّبِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ۔

۶۶۷: حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے ایک دن نماز ادا فرمائی تو ایک رکعت باقی تھی آپؐ نے سلام پھیر دیا (اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے) ایک شخص آگے کی طرف بڑھا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ (اتفاق سے) آپؐ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے۔ آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور بلالؓ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی آپؐ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا کہ تم لوگ اس شخص کی شناخت کرتے ہو (جس نے توجہ دلائی تھی) میں نے عرض کیا: میں اس سے واقف نہیں البتہ اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو شناخت کر لونگا۔ وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا کہ یہ وہ ہی شخص ہے لوگوں نے بتلایا کہ یہ طلحہ بن عبیداللہؓ ہیں۔

بَابُ ۳۷۹ اَذَانِ الرَّاعِي

باب: چرواہے کا اذان دینا

۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُبَیِّعَةَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ یُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا لَرَاعِیْ غَنَمٍ اَوْ عَازِبٌ عَنْ اَهْلِهٖ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ غَنَمٍ وَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَیِّتَةٍ قَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَیِّنَةً عَلٰی اَهْلِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰی اَهْلِهَا۔

کریمؐ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپؐ نے (اس سفر کے دوران) کسی ایک آدمی کی آواز سنی جو کہ اذان دینے میں مشغول تھا۔ جس وقت وہ شخص ''اشهد ان محمد رسول اللہ'' پر پہنچ گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شخص چرواہا ہے یا یہ شخص اپنے گھر سے بے گھر ہے؟ آپؐ وادی میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص بکریوں کا چرواہا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک بکری دیکھی جو کہ مری ہوئی پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھ لو یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر ذلیل اور بے عزت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بہت زیادہ ذلیل اور رسوا ہے۔

بَابُ ۳۸۰ الْاَذَانِ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ

۶۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمُعَافِرِیَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ شَظِیَّةِ الْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

باب: جو شخص تنہا نماز پڑھے اور وہ شخص اذان دے

۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل تعجب کرتا ہے ایسے شخص پر جو کہ پہاڑ کی چوٹی کے کنارہ پر اذان دیتا ہے نماز پڑھنے کے واسطے اور وہ شخص نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تم لوگ میرے اس بندہ کو دیکھو جو کہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے خوف کی وجہ سے' تو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کو معاف کر دیا اور جنت کا مستحق بنا دیا۔

بَابُ ۳۸۱ الْاِقَامَةِ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ

۶۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَا هُوَ جَالِسٌ فِیْ صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِیْثَ۔

باب: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے

۶۷۰: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے آخر حدیث تک۔

بَابُ ۳۸۲ کَیْفَ الْاِقَامَةُ

۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْیَانِ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ

باب: تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہئے؟

۶۷۱: حضرت ابو مثنی سے روایت ہے جو کہ جامع مسجد کے مؤذن تھے' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے دور میں اذان کے جملے دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات ایک

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک مرتبہ' لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ کو دو مرتبہ کہہ کر جس وقت ہم لوگ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے واسطے باہر نکلتے۔

بَابُ ۳۸۳ اِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِّنَفْسِهٖ

باب: ہر شخص کا اپنے اپنے لئے تکبیر کہنا

۶۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلِصَاحِبٍ لِّيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَحَدُكُمَا۔

۶۷۲: حضرت مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (وقت کی) اذان دینا پھر تکبیر کہنا۔ پھر نماز وہ شخص پڑھائے جو تم دونوں میں (عمر کے اعتبار سے) بڑا ہو۔

بَابُ ۳۸۴ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ

باب: فضیلت اذان سے متعلق

۶۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

۶۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اذان ہوتی ہے نماز کے واسطے شیطان پشت موڑ کر سرین سے ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ وہ اذان نہ سنے پھر جس وقت اذان سے فراغت ہو جاتی ہے پھر وہ بھاگ جاتا ہے جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے پھر وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان انسان کے دل میں اندیشہ پیدا کرتا ہے اور شیطان وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے کہ جن کا نماز سے پہلے خیال تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انسان کتنی ہی رکعات بھول جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں آیا ہے کہ: ''انسان کے دل کے درمیان' پس وہ علیحدہ کر دیتا ہے انسان کو دل سے'' مطلب یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے انسان کا جسم نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے پوری طرح توجہ نہیں ہوتی۔

بَابُ ۳۸۵ الْاِسْتِهَامِ عَلَى التَّاْذِيْنِ

باب: اذان کہنے پر قرعہ ڈالنے کا بیان

۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ اذان دینے کے اجر و ثواب کو اور جماعت کی صف اوّل کو پھر لوگ کسی جھگڑے اور نزاع کے فیصلہ کے بارے میں کوئی راستہ نہ پائیں تو وہ لوگ قرعہ ڈال لیں اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ نماز ظہر کو اوّل وقت میں ادا کرنے میں کس قدر ثواب ہے تو لوگ نماز ظہر ادا

لَاتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

کرنے میں جلدی کریں اور اگر واقف ہو جائیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کے ادا کرنے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو البتہ لوگ ان نمازوں کو ادا کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹتے آئیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر چلنے کی ہمت نہ ہوتو جب بھی لوگ مذکورہ نمازوں کے ثواب حاصل کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر آئیں۔

بَابُ ۳۸۶ اِتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِیْ لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا

۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَایَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا۔

باب: مؤذن ایسے شخص کو بنانا چاہئے کہ جو اذان پر معاوضہ وصول نہ کرے

۶۷۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنی قوم کا امام بنادیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنی قوم کے امام ہو لیکن اقتدا ایسے شخص کی کرو جو سب سے زیادہ کمزور ہو (کمزور اور بیمار کی رعایت کرنا چاہئے یعنی نماز کو اس قدر طویل نہ کرو کہ لوگ جماعت سے گھبرا جائیں) اور تم ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو کہ جو اذان پر اُجرت یا عوض نہ لے۔

بَابُ ۳۸۷ الْقَوْلِ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۶۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

باب: اذان کے کلمات مؤذن کے ساتھ دہرانا

۶۷۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اذان سنو تو اسی طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے مؤذن کہتا ہے۔

بَابُ ۳۸۸ ثَوَابِ ذٰلِكَ

۶۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ خَالِدِ الزُّرَقِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْیَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

باب: اذان دینے کا اجر وثواب

۶۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اذان دینے کے واسطے کہ جس وقت وہ اذان سے فارغ ہو گئے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسی طریقہ سے کہا کہ قلب سے یقین کر کے یہ کلمات کہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ ۳۸۹ الْقَوْلِ مِثْلُ مَا یَتَشَهَّدُ

باب: جو کلمات مؤذن کہے وہی کلمات سننے والے

الْمُؤَذِّنُ

۶۷۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ هٰكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

شخص کو بھی کہنا چاہئے

۶۷۸: حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا انہوں نے بھی دو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر مؤذن نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا انہوں نے بھی دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ مؤذن نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا دو مرتبہ۔ انہوں نے بھی دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا پھر کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان فرمایا۔

۶۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ۔

۶۷۹: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جس طریقہ سے مؤذن بیان کرتا تھا تو اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے جاتے تھے۔

بَابُ ۳۹۰ الْقَوْلِ الَّذِيْ يُقَالُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

باب: جس وقت مؤذن ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہے تو سننے والا شخص کیا کہے؟

۶۸۰: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى اَنَّ عِيْسٰى بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۸۰: حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اس دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے مؤذن نے کہا جس وقت مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جس وقت اس نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا پھر وہ ہی بیان کیا جو کہ مؤذن نے کہا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے۔

بَابُ ۳۹۱ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْاَذَانِ

۶۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

باب: اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا

۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تم اذان سنو تو مؤذن جو کہے تم بھی وہ ہی کہو اور تم میرے اوپر درود بھیجو کیونکہ جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیج دے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر تم اللہ عزوجل سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل ایک ذریعہ ہے جنت میں جو کہ خدا کے بندوں میں سے کسی بندہ کے شایانِ شان نہیں ہے علاوہ ایک بندہ کے اور مجھ کو یہ توقع ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا تو میری شفاعت اس کے واسطے لازم ہو جائے گی۔

بَابُ ۳۹۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ

۶۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔

باب: اذان کے وقت کی دعا

۶۸۲: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کے سننے کے وقت یہ جملے کہے: میں شہادت دیتا ہوں اس کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور وہ پروردگار تنہا ہے اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں اللہ کے پروردگار ہونے پر رضامند ہوں اور میں راضی ہوں اسلام کے دین ہونے پر اور یہ کہ میں محمد ﷺ کے رسول ہونے پر رضامند ہوں تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۶۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

۶۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے کلمات سن کر اس طریقہ سے کہے (یعنی ان کلمات سے دُعا مانگے) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ سے لے کر الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ تک تو ایسے شخص کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو جائے گی۔

اِلاَّ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

بَابُ ۳۹۳ الصَّلٰوةِ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

۶۸۴: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ کَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوةٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوةٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَآءَ۔

۶۸۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ یُصَلُّوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ کَذٰلِكَ وَیُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَیْءٌ۔

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق

۶۸۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر ایک دو اذان کے درمیان نماز ہے تو جس شخص کا دل چاہے وہ شخص نماز نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے درمیان۔

۶۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جاتا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض صحابہؓ ستونوں کی جانب تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے (مطلب یہ ہے کہ وہ حضرات سنت ادا فرماتے) حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لاتے اس طریقہ سے نماز مغرب سے قبل بھی وہ حضرات نماز ادا فرماتے (یعنی نفل نماز پڑھتے) اور نماز مغرب کی اذان اور تکبیر میں قدرے فاصلہ ہوتا۔

بَابُ ۳۹۴ التَّشْدِیْدِ فِی الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

۶۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ وَ مَرَّ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَآءِ حَتّٰی قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے نکل جانا کیسا ہے؟

۶۸۶: حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر اذان کے بعد وہ شخص باہر کی طرف نکل گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ جس وقت مسجد کے اندر اذان ہو جائے تو نماز بغیر ادا کئے ہوئے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

۶۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْ عُمَیْسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْصَخْرَةَ عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ

۶۸۷: حضرت ابوشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد سے باہر کی طرف نکلا وہ جس وقت اذان سے فارغ ہو گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد

الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا: اِس شخص نے حضرت ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

بَابُ ۳۹۵ اِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِيْنَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلٰوةِ

باب: اذان دینے والا شخص امام کواطلاع دے کہ جس وقت نماز شروع ہونے لگے

۶۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَيُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّیْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهٗ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِی الْحَدِيْثِ۔

۶۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد نماز فجر تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور ہر ایک دو رکعت کے درمیان نماز وتر ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے تھے کہ جس قدر تاخیر تک تم لوگوں میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ تلاوت کرے پھر آپ سر اٹھاتے تھے جس وقت مؤذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ہو جاتا کہ نمازِ فجر ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی ہلکی دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ پھر دائیں کروٹ پر آرام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوتا' اقامت کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکلتے تو اذان کے بعد مؤذن' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقامت کی اطلاع کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ساتھ نکل جاتے۔

۶۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ اَنَّهٗ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى اسْتَثْقَلَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْفُخُ وَ اَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۶۸۹: حضرت کریب سے روایت ہے کہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ گیارہ رکعات مع وتر کے پڑھتے حتی کہ آپ سست ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خراٹے لیتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر نماز کی اقتداء لوگوں کے ہمراہ فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

دوبارہ وضو نہ کرنے کی وجہ:

وضو دوبارہ نہ فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دراصل آنکھیں سوتی تھیں نہ کہ قلب مبارک جیسا کہ ایک حدیث میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ینام عینی ولا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹا تھا۔

بَابُ ٣٩٦ اِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

باب: امام نکلے تو مؤذن تکبیر کہے

٦٩٠: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ خَرَجْتُ۔

٦٩٠: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو تو مجھے نکلتے ہوئے دیکھے بغیر مت کھڑے ہوا کرو۔

۸

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کے متعلق کتاب

بَابُ ۳۹۷ الْفَضْلُ فِیْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

۶۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ

باب: مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۱: حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص مسجد تعمیر کر کے اس میں یادِ خداوندی کرے (یا تعمیر کرے اور اُس میں یاد خداوندی کی جائے) تو اس شخص کے واسطے اللہ عزوجل جنت میں ایک مکان تعمیر فرمائے گا۔

بَابُ ۳۹۸ الْمُبَاهَاتِ فِى الْمَسْجِدِ

۶۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِى الْمَسَاجِدِ۔

باب: مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا

۶۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامت قیامت یہ ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں (مطلب یہ ہے کہ لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ایک دوسرے کی تقلید میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اوران کا مقصد رضائے خداوندی نہ ہوگا)

بَابُ ۳۹۹ ذِكْرُ اَىِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلاً

۶۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰى اَبِى الْقُرْاٰنَ فِى السِّكَّةِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِى الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنِّىْ

باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۶۹۳: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا (مقام) سکہ میں پس جس وقت میں آیت سجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا کہ ابا جان! تم خدا کے راستہ

سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلاً قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ وَفَحَيْثُمَا اَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ۔

میں سجدہ کرتے ہو۔انہوں نے کہا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا دنیا میں کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر کی گئی؟ انہوں نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کونسی؟ آپؐ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے کہا کہ ان دونوں مساجد میں کس قدر فاصلہ تھا؟ آپؐ نے فرمایا: چالیس سال اور تمام ہی زمین تمہارے واسطے مسجد ہے کہ جس جگہ نماز کا وقت شروع ہو جائے نماز ادا کرلو۔

بَابُ ۴۰۰ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۶۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَفْضَلِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلاَّ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴: حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کی مسجد (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے لیکن بیت اللہ شریف کی مسجد میں نماز ادا کرنا۔ (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ افضل ہے)

بَابُ ۴۰۱ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا

۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے تو دروازہ بند کرلیا گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہو گیا اور حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! نماز ادا کرلی ہے دو یمانی ستون کے درمیان۔

بَابُ ۴۰۲ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

۶۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ

باب: بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَیْمَانَ ا بْنَ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خِلَالاً ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُلْکاً لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهٗ اَحَدٌ لَّا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عزوجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عزوجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرما دے کہ ہوا اور پانی اور جانور ان کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ عزوجل سے دعا مانگی اے خدا' جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

بَابُ ۴۰۳ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِیْهِ

باب: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۹۷: اَخْبَرَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُهَنِیِّیْنَ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمُنِعْنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْهُرَیْرَةَ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ وَ تَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی یُسْنِدَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَهٗ

۶۹۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ بن اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے' اس لئے کہ رسول کریمؐ تمام پیغمبروںؑ کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی اگلے اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِىْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّىْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد' تمام مساجد کے بعد ہے۔

سب سے افضل نبی ﷺ:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ ﷺ کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ابوعبداللہؓ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں تھا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی' تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا تاکہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف فرما دیتے' اگر انہوں نے آپؐ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبداللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے قصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابوہریرہؓ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۶۹۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۶۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ قَوَآئِمَ مِنْبَرِىْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِى الْجَنَّةِ

۶۹۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پاؤں بہشت میں گڑے ہوئے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشادِ نبوی ﷺ میں ''میرے مکان'' کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں ''حجرہ'' اور بعض میں ''مابین قبری''، یعنی ''میری قبر کے درمیان'' کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپؐ کا مکان حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا۔ آپؐ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپؐ وہیں پر مدفون ہوئے اور حضرت رسول

کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے۔ حاصل روایت یہ ہے کہ اس قدر جگہ اٹھ کر جنت میں ایک کیاری ہو جائے گی یا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس جگہ یادِ الٰہی میں مشغول ہوگا تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور ایک کیارہ جنت کی اس کو ملے گی۔

بَابُ ۴۰۴ ذِکْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی

باب: اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر تعمیر کی گئی

۷۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ ھُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ ھُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ھُوَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا۔

۷۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو اشخاص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی اس مسجد میں کہ جس کے متعلق ارشادِ باری ہے: ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ﴾ یعنی وہ مسجد جو ایسی ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جو کہ شروع دن سے اس قابل ہے کہ تم کھڑے ہو اس میں۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: وہ تو رسول کریم ﷺ کی مسجد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری مسجد ہے۔ (یعنی مسجد نبوی ﷺ)

خلاصۃ الباب ☆ مسجد قبا وہ مسجد ہے جو کہ مدینہ کے باہر تعمیر کردہ ہے اور جس وقت آپ ﷺ پہلے ہجرت فرما گئے تھے تو آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

باب ۴۰۵ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلٰوۃِ فِیْهِ

باب: مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

۷۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَمَاشِیًا۔

۷۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لاتے تھے۔

۷۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ یَعْقُوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْکِرْمَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَۃَ بْنَ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ قَالَ اَبِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰی فِیْهِ کَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَۃٍ۔

۷۰۲: حضرت سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مکان سے باہر آئے پھر مسجد قبا میں آئے اور وہاں پر نماز ادا کرے تو اس شخص کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

بَابُ ۴۰۶ مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

۷۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِيْ هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

بَابُ ۴۰۷ اِتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

۷۰۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْ اِدَاوَةٍ وَ اَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَّالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَّالْمَآءَ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِّنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِّنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ۔

باب: کون کونسی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟

۷۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پالان نہ باندھے جائیں (مراد یہ ہے کہ سفر کا ارادہ کیا جائے) لیکن تین مساجد کی جانب ایک تو مسجد حرام یعنی بیت اللہ کیلئے دوسرے میری مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی جانب۔

باب: عیسائیوں کے گرجا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا

۷۰۴: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جاؤ جس وقت تم لوگ اپنی بستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کی مسجد بنا لو۔ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلہ پر ہے اور گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتا رہو پانی سے' یعنی ڈول کو روزانہ تر کرلیا کرو یا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کرو کہ جس قدر خشک ہو جائے اسکا عوض بن جائے اسلئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہو گا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہرحال ہم لوگ روانہ ہو گئے' حتیٰ کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجا کو توڑ ڈالا' پھر اس جگہ وہ پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی گئی۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے اذان دی' تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی طے میں سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنی تو اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک برحق پکار ہے۔ پھر ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا۔

بَابُ ۴۰۸ نَبْشِ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ اَرْضِهَا مَسْجِدًا

۷۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِیْ عُرْضِ الْمَدِيْنَةِ فِیْ حَیٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآؤُا مُتَقَلِّدِیْ سُيُوْفِهِمْ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَدِيْفَهٗ وَمَلَاءٌ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُصَلِّیْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآؤُا فَقَالَ يَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَآئِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا وَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ وَكَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَا دَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةَ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

باب: قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا کیسا ہے؟

۷۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک کنارہ پر پہنچے۔ ایک محلّہ میں کہ جس کا نام قبیلہ بنوعمرو بن عوف تھا اور ۱۴ رات تک وہ اسی جگہ رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونجار کے حضرات کو طلب فرمایا وہ لوگ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آ گئے گویا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور قبیلہ بنونجار کے حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف تھے۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کرنے میں مشغول تھے جہاں پر وقت آ جاتا تھا نماز کا۔ یہاں تک کہ وہ بکریوں کے گلے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا مسجد کے تعمیر کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونجار کے چند مالدار حضرات کو بلا کر بھیج دیا۔ وہ لوگ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس زمین کی رقم لے لو لیکن انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم ہم کبھی بھی اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ اللہ عزوجل سے (مطلب یہ ہے کہ اس کا اجر خدا سے ہی لیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ اس میں کفار اور اہل شرک کی قبریں تھیں اور ویران غار بھی تھے اور ایک درخت کھجور کا بھی تھا۔ رسول کریمؐ نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھودی گئیں اور درخت کاٹ دیا گیا اور تمام کے تمام غار برابر کر دیئے گئے اس کے بعد درخت قبلہ کی طرف رکھے گئے اور پتھر کی چوکھٹ بنائی گئی اور تیار کی گئی صحابہ کرامؓ اس وقت پتھر ڈھوتے تھے اور وہ حضرات اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے رسول کریمؐ بھی انکے ہمراہ تھے وہ حضرات فرماتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ

الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)) ''اے اللہ خوبی نہیں ہے لیکن آخرت کی خوبی، اے اللہ بخشش فرمادے انصار اور مہاجرین کو۔''

بَابُ ۴۰۹ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

باب: قبور کا مساجد بنانا ممنوع ہے

۷۰۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّ يُوْنُسَ قَالَا قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا: جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے (یعنی وفات کے قریب ہو گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر ڈال لیتے اپنے چہرہ پر، جس وقت نزع کا عالم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ کھول لیتے اور ارشاد فرماتے: اے خدا، یہود اور عیسائیوں پر لعنت نازل کر۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مساجد بنالیا۔

۷۰۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبْشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا تِيْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے تذکرہ فرمایا ایک گرجا کا حبشہ میں کہ جن میں تصاویر تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں (یعنی عیسائیوں اور یہود) کا قاعدہ یہ تھا کہ جس وقت ان میں سے کوئی نیک دل انسان فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا لیتے تھے اور اس کی تصویر بنا لیتے تھے یہ لوگ تمام مخلوق میں خدا کے نزدیک برے ہوں گے۔

بَابُ ۴۱۰ الْفَضْلِ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حاضری کا اَجر وثواب

۷۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَآءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً وَّرِجْلٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً۔

۷۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت انسان اپنے مکان سے مسجد کی جانب چلتا ہے پھر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے پھر دوسرے قدم چلنے پر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۴۱۱ النَّهْيِ عَنْ مَّنْعِ النِّسَآءِ مِنْ اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

باب: خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا چاہئے

۷۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

۷۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی کی عورت مسجد میں (نماز پڑھنے) کیلئے جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہیں کرنا چاہئے۔

بَابُ ۴۱۲ مَنْ يُّمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟

۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَوَّلَ يَوْمِ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ۔

۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس درخت میں سے پہلے لہسن کھالے پھر فرمایا لہسن اور پیاز کھالے تو وہ شخص ہم لوگوں کے پاس مساجد میں نہ داخل ہوں کیونکہ فرشتے ایسی شے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ جس شے سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۱۳ مَنْ يُّخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟

۷۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّوْمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

۷۱۱: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم لوگ ان دو ناپاک درخت میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے منہ سے ان چیزوں کی بدبو محسوس فرماتے تو حکم فرماتے کہ وہ شخص مسجد سے بقیع کی جانب نکال دیا جائے اور ہمارے میں سے جو شخص لہسن اور پیاز کھائے تو ان چیزوں کو اچھی طریقہ سے پکا کر کھے۔

بَابُ ۴۱۴ ضَرْبِ الْخِبَآءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر خیمہ لگانے اور نصب کرنے سے متعلق

۷۱۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ

۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا فرما کر اس جگہ تشریف لے جاتے کہ جس جگہ پر اعتکاف کرتے‘

يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهٗ خِبَآءٌ وَّاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَآءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَآءَ هَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَآءٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰلْبِرَّ تُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

آپ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کے آخری دس دن میں اعتکاف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو مسجد میں آپ ﷺ نے ایک خیمہ گاڑنے کا حکم فرمایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے واسطے بھی خیمہ لگایا گیا جس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم فرمایا تو ان کے واسطے بھی خیمہ گاڑا گیا۔ جس وقت رسول کریمؐ نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ہر طرف خیمہ ہی خیمہ لگے ہوئے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا ان خیموں کے لگانے سے ثواب کی نیت ہے۔ اسکے بعد آپؐ نے ماہ رمضان میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۷۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ رَّمْيَةً فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ۔

۷۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق میں تیر کا ایک کاری زخم لگ گیا جو کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے لگایا تھا اکحل نامی رگ میں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب کر دیا تا کہ نزدیک سے ان کی مزاج پرسی فرما سکیں۔

بَابُ ۴۱۵ اِدْخَالُ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب: بچوں کو مسجد میں لانے کا بیان

۷۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَّحْمِلُهَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ وَيُعِيْدُهَا اِذَا قَامَ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

۷۱۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو لئے ہوئے آئے اور ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ رسول کریم ﷺ کی صاحب زادی اور (حضرت امامہ) چھوٹی لڑکی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ آپ ﷺ کے کاندھے پر تھیں۔ جس وقت آپ رکوع اور سجدہ فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھلاتے پھر جس وقت کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ان کو اٹھا لیتے۔ (اور پھر ان کو کاندھے پر بٹھلاتے) اسی طریقہ سے کرتے رہے نماز کے پورا ہونے تک۔

بَابُ ۴۱۶ رَبْطِ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق

۷۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ

۷۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَ تْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ ابْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَھْلِ الْیَمَامَۃِ فَرُبِطَ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ۔ مُخْتَصَرٌ۔

نے کچھ سواروں کو نجد شہر کی جانب روانہ فرمایا وہ قبیلہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لے کر آئے کہ جس کو حضرت ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ شخص یمامہ کا سردار تھا تو اس کو ایک ستون سے باندھ دیا گیا (مختصراً) یہ حدیث کافی طویل ہے۔

بَابُ ۴۱۷ اِدْخَالِ الْبَعِیْرِ الْمَسْجِدَ

باب: اُونٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق

۷۱۶: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ طَافَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۷۱۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھو رہے تھے۔

بَابُ ۴۱۸ النَّھْیِ عَنِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ

باب: مسجد کے اندر خرید و فروخت کے ممنوع ہونے اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا

۷۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنِ التَّحَلُّقِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الشِّرَآءِ وَالْبَیْعِ فِی الْمَسْجِدِ۔

۷۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا اور مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۱۹ النَّھْیِ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے کا بیان

۷۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ۔

۷۱۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

اشعار کی اجازت:

مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا منع ہے جو کہ جھوٹ یا مبالغہ' غلط بیانی پر مشتمل ہوں لیکن ایسے اشعار جو کہ اعلیٰ مضمون یا اخلاقی تعلیم اور سماجی اصلاح سے متعلق ہوں وہ درست ہیں آگے آنے والی حدیث سے صحیح اشعار پڑھنے کی اجازت ثابت ہے۔

بَابُ ۴۲۰ الرُّخْصَةِ فِی اِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِی الْمَسْجِدِ

۷۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ اَنْشَدْتُّ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

باب: مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے کی اجازت

۷۱۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے اور وہ اس وقت اشعار پڑھنے میں مشغول تھے مسجد کے اندر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو مسجد کے اندر اس وقت اشعار پڑھے ہیں جس وقت مسجد کے اندر ان سے اعلیٰ شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا (یعنی جس وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تعریفی کلمات کہتا اور تعریفی شعر کہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا میری جانب سے قبول فرما۔ اے خداوند فرما ان کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں (سنے ہیں)۔

بَابُ ۴۲۱ النَّهْيِ عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِی الْمَسْجِدِ

۷۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا وَجَدْتَّ۔

باب: گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت کا بیان

۷۲۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گم شدہ شے کو تلاش کرنے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کرے تم وہ شے نہ پاؤ یعنی تم کو وہ شے نہ ملے۔

بَابُ ۴۲۲ اِظْهَارِ السِّلَاحِ فِی الْمَسْجِدِ

۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيِّ بَصْرِيٌّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَبِرًا يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب: مسجد کے اندر ہتھیار نکالنے سے متعلق

۷۲۱: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں تیر لے کر حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) ارشاد فرمایا: تم تیر کے کونے کو پکڑ لو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حکم دینے سے آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ تیر کی نوک کسی کے لگ جائے اور وہ زخمی ہو جائے کیونکہ مسجد کے اندر لوگ اکٹھا رہتے ہیں وہاں پر ہتھیار اس طریقہ سے نکالنے سے خطرناک ہو سکتا ہے اس وجہ سے بطور ادب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

بَابُ ۴۲۳ تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر اُنگلیوں کو اُنگلیوں کے اندر داخل کرنا

۷۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَنَا اَصَلّٰى هٰؤُلَآءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اَقَامَةٍ فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۷۲۲: حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت علقمہؓ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے انہوں نے ایک شخص کو بائیں جانب کیا اور ایک دوسرے شخص کو دائیں جانب کیا پھر نماز ادا کی بغیر اذان اور تکبیر کے۔ جس وقت وہ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلی میں ڈال لیتے۔ یعنی دونوں گھٹنوں کے درمیان میں اور فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۷۲۳: مذکورہ سند سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

بَابُ ۴۲۴ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر چت لیٹ جانا کیسا ہے؟

۷۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۷۲۴: حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ کو مسجد کے اندر چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۴۲۵ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر سونے سے متعلق

۷۲۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ

۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جوان شخص تھے اور نوجوان غیر شادی شدہ ہونے کی حالت میں مسجد کے اندر

يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا اَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ۔

سویا کرتے تھے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

بَابُ ۴۲۶ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق

۷۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

۷۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے اندر تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو زمین کے اندر دفن کردو یا دبادو (اوپر سے مٹی ڈال کر)۔

بَابُ ۴۲۷ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۷۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهِ اِذَا صَلّٰى۔

۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کی دیواروں پر تھوک یعنی بلغم دیکھا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مسل دیا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو۔ یعنی اس کی جانب توجہ کرتا ہے اور اس کے سامنے کی جانب تھوکتا ہے (معلوم ہوا کہ قبلہ کی جانب تھوکنا سخت قسم کی بے ادبی اور بدنصیبی ہے)

بَابُ ۴۲۸ ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ

باب: بحالتِ نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

۷۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهٰى اَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

۷۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کنکریوں سے مسل دیا اور سامنے اور دائیں جانب سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے کی طرف تھوکنا چاہئے۔

بَابُ ۴۲۹ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

باب: نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت

۷۲۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقٍ

۷۲۹: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز پڑھنے میں

بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ تُصَلِّیْ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا وَّاِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهٖ وَدَلَكَهٗ۔

بَابُ ۴۳۰ بِاَیِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهٗ

۷۳۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَآءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهٗ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰی۔

بَابُ ۴۳۱ تَخْلِيْقِ الْمَسَاجِدِ

۷۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَآئِذُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحْسَنَ هٰذَا۔

بَابُ ۴۳۲ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوْجِ عَنْهُ

۷۳۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْغَيْلَانِیُّ بَصْرِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ رَّبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ وَّ اَبَا اُسَيْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

مشغول ہوتو تم سامنے اور نہ دائیں جانب تھوکو بلکہ پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوکو اگر وہاں پر جگہ موجود ہو (مطلب یہ ہے کہ اس جانب دوسرے نمازی نہ ہوں) ورنہ تم یہ کرو پھر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا پھر اس کو مسل دیا۔

باب: کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہئے؟

۷۳۰: حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تھوکا پھر آپ ﷺ نے اس کو مسل دیا اپنے بائیں پاؤں سے۔

باب: مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

۷۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں بیت اللہ شریف کی طرف بلغم دیکھا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا ایک خاتون قبیلہ انصار میں سے کھڑی ہوگئی اور اس کو رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ کیا عمدہ کام ہے۔

باب: مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت کیا کہے

۷۳۲: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد کے اندر داخل ہوتو اس طرح سے کہے: اے خدا! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت مسجد سے باہر نکلے تو اس طرح کہے اے خدا میں آپ کے فضل کا محتاج ہوں۔

بَابُ ۴۳۳ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ فِيْهِ

۷۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

بَابُ ۴۳۴ الرُّخْصَةِ فِي الْجُلُوْسِ فِيْهِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ

۷۳۴: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ وَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ رَجُلاً فَقَبِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْجَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ وَلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلاً وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ لِتَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكُ

باب: جس وقت مسجد کے اندر داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے

۷۳۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات بیٹھنے سے قبل ادا کرے۔

باب: بغیر نماز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد سے باہر نکلنا

۷۳۴: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں داخل ہوئے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں پھر بیٹھے ہوئے حضرات کے سامنے اب وہ لوگ آنے لگے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہیں شریک ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اور قسم قسم کے عذر و معذرت (سچے' جھوٹے) کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگ گئے۔ وہ تمام افراد تعداد کے اعتبار سے اسّی کے قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی اور ان کے واسطے دُعا مانگی اور ان کے قلوب کی باتیں اللہ عزوجل پر چھوڑ دیں یہاں تک کہ میں حاضر ہوا اور میں بھی ان حضرات میں شریک تھا (جو کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا جس طریقہ سے کوئی شخص غصہ کی حالت میں مسکراتا ہے پھر فرمایا کہ تم آؤ۔ میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا: تم کس وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سوار ہونے کے واسطے)

اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا فِيْهِ عَفْوَاللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ مُخْتَصَرٌ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دوسرے دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں اس سے واقف ہوں کہ میں ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (مطلب یہ ہے کہ اس کی ناراضگی دور ہو جاتی) اور مجھ کو خوب باتیں بنانا آتی ہیں لیکن خدا کی قسم! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دوں گا تو آپ ﷺ مجھ سے رضامند ہو جائیں گے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ ﷺ کو ناراض کر دے گا کیونکہ اللہ عزوجل ظاہری اور باطنی تمام طریقہ کے کام سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے راز سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے بھید کو آپ پر کھول دے گا اور میں آج ہی آپ سے ٹھیک طریقہ سے کہہ دوں تو آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن مجھ کو توقع ہے کہ اللہ عزوجل میری غلطی معاف فرما دے اور آپ ﷺ کو مجھ پر مہربان فرما دے خدا کی قسم جس وقت کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ نہیں گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص طاقتور اور دولت مند نہیں تھا یعنی مجھ کو کوئی کسی قسم کا عذر نہیں تھا اور نہ ہی میں علیل و مریض تھا نہ میں بالکل ہی حقیر و فقیر تھا رسول کریم ؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ فرمایا اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے متعلق فیصلہ فرمائے بہرحال میں کھڑا ہو گیا اور رخصت ہو گیا۔ (مختصراً)

بَابُ ۴۳۵ صَلٰوةِ الَّذِيْ يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

باب: جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گذرے اُس کے متعلق

۷۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُوْ اِلَى السُّوْقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّيْ فِيْهِ۔

۷۳۵: حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت بازار جایا کرتے تھے دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں' تو ہم لوگ مسجد کے پاس سے گذرتے اور وہاں پر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ٤٣٦ التَّرْغِيْبِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب: مسجد میں بیٹھ کر نماز کا منتظر رہنا

٧٣٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تُصَلِّىْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اِغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

٧٣٦: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشبہ فرشتے دعا مانگتے ہیں تمہارے میں سے اس شخص کے واسطے جو کہ بیٹھا رہتا ہے اس جگہ پر کہ جہاں پر اس نے نماز ادا کی جس وقت تک اس شخص کا وضو ٹوٹے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے خدا مغفرت فرمادے اس شخص کی اور اس پر رحمت نازل فرما۔

٧٣٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلاً السَّاعِدِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ فِى الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ۔

٧٣٧: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد کے اندر نماز ادا کرنے کا منتظر رہتا ہے تو گویا کہ وہ شخص نماز ہی میں ہے (یعنی اس کو نماز ادا کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے)۔

بَابُ ٤٣٧ ذِكْرِ نَهْىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب: جس جگہ پر اُونٹ پانی پیتے ہیں اُس جگہ پر نماز ادا کرنا ممنوع ہے

٧٣٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

٧٣٨: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے رہنے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ٤٣٨ الرُّخْصَةِ فِىْ ذٰلِكَ

باب: ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

٧٣٩: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَّزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا اَيْنَمَا اَدْرَكَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِى الصَّلٰوةَ صَلّٰى۔

٧٣٩: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی اور پاک کرنے والا تیمم جائز قرار دیا گیا تو جس جگہ پر میری امت میں سے کوئی شخص نماز کو حاصل کر لے یعنی نماز ادا کرنے کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کر لے اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو۔

بَابُ ٤٣٩ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: بوریے پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۴۰: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهٗ مُصَلًّى فَاَتَاهَا فَعَمِدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَآءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلَّوْا مَعَهٗ۔

۷۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر نماز ادا کیا کروں (بطور تبرک کے) تو رسول کریم ﷺ ان کے مکان میں تشریف لائے انہوں نے ایک بوریا اٹھایا پھر اس کو پانی سے دھویا رسول کریم ﷺ نے اس پر نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے نماز ادا کی۔

بَابُ ۴۴۰ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

۷۴۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے جا نماز پر۔

بَابُ ۴۴۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالاً اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَآءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَآءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا

۷۴۲: حضرت ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ منبر نبوی ﷺ سے متعلق بحث میں مشغول تھے کہ یہ منبر نبوی ﷺ کس قسم کی لکڑی کا ہے آخر کار انہوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ خدا کی قسم میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ یہ منبر جس لکڑی کا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جس وقت پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جس وقت پہلی مرتبہ رسول کریم ﷺ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے ایک خاتون کے پاس کہ جن کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لیا یہ کہلوایا کہ تم اپنے غلام سے جو کہ بڑھئی ہے یہ بات کہہ کر چند لکڑیاں تیار کرا دو کہ جن پر میں بیٹھ سکوں لوگوں سے گفتگو کرنے کے واسطے (یعنی وعظ اور نصیحت کرنے کو) اس خاتون نے اپنے غلام کو حکم فرمایا اس نے منبر تعمیر کیا غابہ (نامی جھاڑ کے درخت کی لکڑی) سے۔ اور اس خاتون کے پاس لے آیا۔ اس خاتون نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا وہ یہاں پر رکھا گیا

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔

پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھے پس نماز ادا فرمائی اور تکبیر کہی پھر رکوع فرمایا اس پر آپ ٹھہرے الٹے پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا۔ پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوگئی تو منبر پر چلے گئے اور جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ کام اس واسطے کیا ہے تا کہ تم لوگ میری تابعداری کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

بَابُ ۴۴۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ۔

۷۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خیبر کی جانب تھا۔

عرب کا گدھا:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ عرب معاشرے میں گدھے کا استعمال عام تھا بلکہ اب بھی کئی علاقوں میں اور اس پر سوار ہونا عیب نہیں سمجھا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر نماز ادا فرماتے وقت رکوع اور سجدے اشارہ سے فرماتے تھے اور خیبر مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے اور بیت اللہ شریف مدینہ منورہ سے جنوب میں واقع ہے۔

۷۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ اِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰى عَلٰى قَوْلِهٖ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ الصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۷۴۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز ادا فرماتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور نماز ادا فرمانے میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خیبر کی جانب تھا اور بیت اللہ شریف ان کے پیچھے واقع تھا۔

۹

کِتَابُ الْقِبْلَۃِ

قبلہ کے متعلق احادیث

بَابُ ۴۴۳ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ

۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْنُسَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَصَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

باب: بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا

۷۴۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ تک نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ مبارک فرمایا۔ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے قبیلہ انصار کی ایک قوم کے نزدیک گیا اور وہ قبلہ کی جانب نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ مبارک فرمایا ہے ان لوگوں نے یہ بات سننے کے فوراً بعد ہی (بحالت نماز ہی) بیت اللہ کی جانب رُخ کر لیا۔

بَابُ ۴۴۴ الْحَالِ الَّتِیْ یَجُوْزُ عَلَیْهَا اسْتِقْبَالُ غَیْرِ الْقِبْلَۃِ

۷۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِی السَّفَرِ حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ وَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

باب: کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا لازم نہیں ہے

۷۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے اور سفر میں چاہے جس جانب اس کا چہرہ ہوتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف ہی نماز ادا فرماتے) حضرت عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

۷۴۷: اَخْبَرَنَا عِیْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۴۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهُ بِهٖ وَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جس طرف اس اونٹنی کا رخ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی پر ادا فرماتے لیکن نماز فرض اس پر ادا نہ فرماتے۔

بَابُ ۴۴۵ اِسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

باب: اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس جانب نہیں تھا

۷۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کی رات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا۔ یہ بات سن کر لوگوں نے (بحالت نماز میں) بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر لیا۔ پہلے ان کے رخ ملک شام کی جانب تھے پھر ان کے رخ بیت اللہ شریف کی جانب پھر گئے۔

بَابُ ۴۴۶ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

باب: نمازی شخص کے سترہ سے متعلق

۷۴۹: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

۷۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی شخص کا سترہ کس طرف ہونا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر (اونٹ وغیرہ کے) پالان کی لکڑی ہوتی ہے (ایک ہاتھ کے قریب قریب) اگر اتنا سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے ہو تو اس کے سامنے سے نمازی کا گزرنا ممنوع نہیں ہے۔

۷۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

۷۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی جانب نیزہ گاڑ لیا کرتے تھے پھر اسکی طرف رخ فرما کر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۴۴۷ اَلْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے

۷۵۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

۷۵۱: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهُ۔

بَابُ ۴۴۸ مِقْدَارِ ذٰلِكَ

۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا ذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَ جَعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ۔

بَابُ ۴۴۹ ذِكْرِ مَا يَقْطَعُ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

۷۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص سترہ کھڑا کر کے نماز ادا کرے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ سترہ کے نزدیک کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ شیطان اس شخص کی نماز توڑ دے (خراب کر دے)

باب: نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے؟

۷۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ ﷺ نے دروازہ بند فرما لیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت آپ ﷺ نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم نے کیا طریقہ بیان کیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک ستون کو بائیں جانب کیا اور دو ستون کے دائیں جانب اور تین ستون پیچھے کی طرف اور اس دور میں بیت اللہ شریف چھ ستون پر تھا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی دیوار کے تین ہاتھ کے فاصلہ سے۔ (اس وجہ سے اس کے برابر نماز کا سترہ ہونا چاہیے)

باب: بحالت نماز کونسی شے کے سامنے سے گذرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کونسی شے سے نہیں

۷۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے واسطے کوئی شے آڑ بن جائے گی۔ جو کہ پالان کی لکڑی کے برابر ہو لیکن اس کے سامنے سے اگر اتنی بڑی کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت اور گدھی اور کالا کتا فاسد کر دے گا (جبکہ یہ تین اشیا نمازی کے سامنے سے گزریں) عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے

الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

دریافت کیا سیاہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ اگر زرد یا لال رنگ کا کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی رسول کریمؐ سے دریافت کیا جس طریقہ سے تم نے مجھ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

٧٥٤: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيٰى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

٧٥٤: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس شے کے سامنے سے گذرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کو حیض آ رہا ہوتا ہے تو اس عورت کے سامنے سے گذرنے اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہے (یعنی رسول کریمؐ کا ارشاد مبارک قرار دیا ہے)۔

٧٥٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى اَتَانٍ لَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

٧٥٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ دونوں ایک ہی گدھے پر سوار ہو کر پہنچے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو ہم لوگ صف کے سامنے سے گذرے پھر ہم لوگ اُترے اور گدھے کو چھوڑ دیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھاس چرتا رہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہیں کہا (یعنی ہمارے عمل پر تنقید نہیں فرمائی)۔

٧٥٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَ حِمَارَةٌ تَرْعٰى فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

٧٥٦: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے ہم لوگوں کے پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی وہ گدھی گھاس کھا رہی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے سامنے سے ان کو نہ تو ہٹایا اور نہ دوسری طرف بھگایا۔

٧٥٧: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَ غُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٧٥٧: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز وہ خود اور قبیلہ بنو ہاشم میں سے ایک لڑکا ایک گدھے پر سوار ہو کر کسی جگہ جا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا فرمانے میں مشغول تھے پھر وہ ٹھہرے اور نماز میں شرکت کر لی تمام لوگوں نے نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا فرمائی کہ اس دوران

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوْا وَدَخَلُوْا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَآءَ تْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

دولڑکیاں حاضر ہوئیں جو کہ خاندان عبدالمطلب میں سے تھیں وہ لڑکیاں دوڑتی ہوئی پہنچیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے وہ لڑکیاں لپٹ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو چھڑایا اور نماز کی نیت نہیں توڑی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کسی جانور یا انسان کے نمازی کے سامنے سے گذر جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

۷۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالاً۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول رہتے تھے تو جس وقت میں اُٹھنا چاہتی تو مجھے برا لگتا کہ میں وہاں سے اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلوں چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

بَابُ ۴۵۰ التَّشْدِيْدِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهٖ

باب: سترہ کے اور نمازی کے درمیان سے نکل جانے کی وعید

۷۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۷۵۹: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے ان کو ابوجہیم کے پاس بھیج دیا اس سوال پر کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات سنی ہے؟ اس شخص کے متعلق جو کہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے۔ ابوجہیم نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نمازی کے سامنے سے گذرے اگر وہ شخص یہ بات جانے کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے سے کس قدر گناہ ہے تو وہ شخص چالیس روز تک کھڑا رہنا عمدہ اور بہتر سمجھے نمازی کے سامنے سے نکل جانے سے۔

۷۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ یہ بات نہ مانے تو اس سے جھگڑا کرے۔

بَابُ ۴۵۱ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۷۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَآئِهٖ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ۔

باب: مذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق

۷۶۱: حضرت کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر دو رکعات بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارہ پر ادا فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کے درمیان میں کوئی شے حائل نہیں تھی (یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور وہ سامنے سے گذرتے جاتے تھے)۔

بَابُ ۴۵۲ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّآئِمِ

۷۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَارَا قِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ۔

باب: سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز ادا فرماتے تھے اور میں ان کے رخ کے سامنے بیت اللہ شریف کی جانب لیٹی رہا کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نیند سے بیدار فرماتے میں وتر ادا کرتی۔

بَابُ ۴۵۳ النَّهْىِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقَبْرِ

۷۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

باب: قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق

۷۶۳: حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز نہ پڑھو قبروں کی جانب اور تم لوگ قبروں پر نماز نہ پڑھو۔

بَابُ ۴۵۴ الصَّلٰوةِ اِلٰى ثَوْبٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ

۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهٗ اِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا

باب: تصویر والے کپڑے پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

۷۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس میں تصاویر تھیں میں نے اس کو اٹھا کر طاق میں رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس جانب نماز ادا فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کپڑے کو ہٹا دو چنانچہ میں نے اُس کپڑے کو اُتار کر اِس کے تکیے بنا

عَائِشَةُ اٰخِرِيْهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

لئے۔

بَابُ ۴۵۵ الْمُصَلِّي يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ

۷۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرَةٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا فَفَطَنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيْرَةُ فَقَالَ اكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَاعَادَلَهٗ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ۔

باب: نمازی اور امام کے درمیان سترہ کا حکم

۷۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کے پاس ایک بوریا تھا آپؐ دن کے وقت اس کو بچھا لیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کی آڑ فرماتے اور نماز ادا فرماتے۔ لوگوں کو علم ہوا تو وہ آپؐ کے پیچھے نماز ادا کرنے لگے اور ان کے اور آپؐ کے درمیان ایک بوریا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس قدر عمل کرو کہ جس قدر تم عمل کی طاقت اور قدرت رکھتے ہو۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل ثواب اور اجر کے دینے سے نہیں تھکتا اور تم لوگ ہی تھکن محسوس کرنے لگتے ہو اور بلاشبہ اللہ عزوجل کو وہ عمل بہت زیادہ پسندیدہ ہے جو ہمیشگی اور پابندی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اگرچہ وہ عمل کم ہی ہو۔ پھر آپؐ نے وہاں پر نماز ادا کرنا چھوڑ دی اور کبھی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ہی اٹھا لیا اور آپؐ جس وقت کوئی کام انجام دیتے تو آپؐ مضبوطی سے وہ کام انجام دیتے۔

خلاصة الباب ☆ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کا مزاجِ مبارک ایسا نہیں تھا کہ کچھ دن کسی کام کو انجام دیا اور پھر اس کو چھوڑ ڈالا۔

بَابُ ۴۵۶ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۷۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۷۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا: ایک کپڑے (تہہ بند میں) نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ (اگر چادر وغیرہ نہ ہو) آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں اور نماز سب کو ادا کرنا چاہئے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی۔

۷۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَبْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

۷۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں دیکھا آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر تھے۔

بَابُ ۴۵۷ الصَّلٰوةِ فِیْ قَمِیْصٍ وَّاحِدٍ

باب: صرف کرتے میں نماز ادا کرنے کے متعلق

۷۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَکُوْنُ فِی الصَّیْدِ وَلَیْسَ عَلَیَّ اِلَّا الْقَمِیْصُ اَفَاُصَلِّیْ فِیْہِ قَالَ وَزُرَّہٗ عَلَیْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

۷۶۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار میں جاتے وقت صرف کرتا ہی پہن لیا کرتا ہوں کیا اس طریقہ سے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ادا کر لو اور اس میں بٹن لگا لو اگرچہ ایک کانٹے کا ہو۔ (تاکہ تمہاری ستر نہ کھل سکے)۔

بَابُ ۴۵۸ الصَّلٰوةِ فِی الْاِزَارِ

باب: تہہ بند، لنگی میں نماز ادا کرنا

۷۶۹: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْنَ اُزْرَھُمْ کَھَیْئَةِ الصِّبْیَانِ فَقِیْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

۷۶۹: حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازیں ادا فرماتے تھے تہہ بند کو باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح سے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت وہ لوگ سجدہ میں جاتے تھے تو پیچھے کی جانب سے ان کی ستر دکھلائی دیتی تھی) تو خواتین کو حکم ہوا تھا کہ وہ (سجدہ سے) سر نہ اٹھاویں جس وقت تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہوں۔

۷۷۰: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِیْ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّہٗ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قِرَاءَةً لِّلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِیْ فَعَلَّمُوْنِی الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ بِھِمْ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوْقَةٌ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ اَلَا تُغَطِّیْ عَنَّا اِسْتَ ابْنِكَ۔

۷۷۰: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت میری قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئی تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو لوگوں نے مجھ کو بلایا (کیونکہ میں قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا تھا) اور رکوع اور سجدہ مجھ کو سکھلائے میں نماز کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میرے جسم پر ایک بوسیدہ قسم کی چادر ہوتی تھی اور لوگ میرے والد سے عرض کرتے کہ تم اپنے لڑکے کے ستر کا ہم سے پردہ نہیں کرتے۔

بَابُ ۴۵۹ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ بَعْضُہٗ عَلَی امْرَاَتِہٖ

باب: اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟

۷۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَّ عَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۷۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز ادا فرماتے اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوتی تھی اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اور ایک ہی چادر ہوا کرتی تھی جس میں سے چادر کا کچھ حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔

بَابُ ۴۶۰ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

باب: ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو

۷۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۷۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہ نماز پڑھے ایک ہی کپڑے میں جبکہ اس کے کندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

بَابُ ۴۶۱ الصَّلٰوةِ فِي الْحَرِيْرِ

باب: ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۷۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم سے بنی ہوئی ایک قبا بطور تحفہ کے بھیجی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن کر نماز ادا فرمائی پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت سے اس کو اُتار کر پھینک دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اہل تقویٰ کو اس کا پہن لینا مناسب نہیں ہے۔

خلاصة الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لئے بیان کیا کہ یہ لباس خواتین کا ہے یا یہ لباس اس طرح کے مردوں کا ہے جو کہ سنگھار میں لگے رہتے ہیں اور یادِ خداوندی سے غفلت میں رہتے ہیں۔

بَابُ ۴۶۲ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ

باب: نقشین چادر کو اوڑھ کر نماز ادا کرنا

۷۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش و نگار تھے پھر نماز ادا فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو نماز میں (خشوع وخضوع

وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوْا اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّتِهٖ۔

سے) ان نقش و نگار نے باز رکھا تم لوگ اس چادر کو ابوجہیم کے پاس لے جاؤ اور اس کے عوض اون کا ایک کمبل لیآ ؤ۔

بَابُ ۴۶۳ الصَّلٰوةِ فِی الثِّیَابِ الْحُمْرِ

باب: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلّٰی اِلَیْهَا یَمُرُّ مِنْ وَرَآئِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ۔

۷۷۵: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن فرما کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ سامنے گاڑ دیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور اس نیزہ کے آگے سے کتا اور گدھا نکلا تھا اور عورت بھی نکلی تھی۔

بَابُ ۴۶۴ الصَّلٰوةِ فِی الشِّعَارِ

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے لگا ہوا رہے

۷۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوالْقَاسِمِ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ لَمْ یَعْدُهٗ اِلٰی غَیْرِهٖ وَصَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ یَعُوْدُ مَعِیَ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّیْ شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ یَعْدُهٗ اِلٰی غَیْرِهٖ۔

۷۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سو جاتے تھے اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں کوئی چیز لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو دھو دیتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے۔ اس کے بعد نماز ادا فرماتے پھر اگر میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے اگر کچھ لگ جاتا تو اسی قدر جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

بَابُ ۴۶۵ الصَّلٰوةِ فِی الْخُفَّیْنِ

باب: موزے پہن کر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

۷۷۷: حضرت ہمام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے موزوں سے نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ ۴۶۶ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

۷۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَ غَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بَصَرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: جوتہ پہن کر نماز ادا کرنا

۷۷۸: حضرت سعید بن یزید بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتہ پہن کر نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

بَابٌ ۴۶۷ اَيْنَ يَضَعُ الْاِمَامُ نَعْلَيْهِ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ

۷۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

باب: جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے کس جگہ رکھے؟

۷۷۹: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے بائیں جانب رکھے۔

⑩

کِتَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کے متعلق احادیث

بَابُ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

باب: امامت' صاحب علم وفضل کو کرنا چاہئے

۷۸۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَ مِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَابَكْرٍ۔

۷۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو قبیلہ انصار کے حضرات نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے ایک امیر ہونا چاہئے اور ایک امیر تم لوگوں (مہاجرین) میں سے ہونا چاہئے' الگ امیر ہونا چاہئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا نماز کی امامت کا اس کے بعد تم لوگوں میں سے کس شخص کا دل خوش ہوگا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت پر تو حضرات انصار نے جواب دیا کہ ہم لوگ ابوبکرؓ کے آگے بڑھ جانے (امامت سے) خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت:

واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت حضرات مہاجرین اور حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضامندی سے ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں امامت کبریٰ کا تذکرہ ہے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منعقد ہونے کا تذکرہ ہے اور نماز کی امامت بھی مراد ہوسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ نماز کی امامت جز ہے دراصل امامت کبریٰ کا۔ بہرحال مقتدی حضرات کو چاہئے کہ اپنے سے جو شخص علم وفضل میں زیادہ ہو تو امام اس کو ہی بنانا چاہئے۔

بَابُ ۴۶۹ الصَّلٰوةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۸۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا

۷۸۱: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جن کا نام حضرت براء ہے روایت

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ قَالَ اَخَّرَ زِيَادُ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِيْ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَبَاذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّيْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّيْ۔

ہے کہ حضرت زیاد نے (جو کہ حاکم تھے) ایک دن انہوں نے نماز میں تاخیر فرما دی تو حضرت ابن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو کرسی دے دی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے زیاد کی حالت عرض کی (یعنی وہ نماز میں تاخیر فرماتے ہیں) تو انہوں نے دانت کے نیچے انگلی رکھ لی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات دریافت کی تھی جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار دیا اور بیان کیا کہ رسول کریمؐ سے اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا کہ جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا کہ جس طریقہ سے کہ میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی نماز وقت پر ادا کیا کرو یعنی اول وقت پر۔ پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر تم پڑھ لو وہ نماز نفل بن جائے گی اور تم یہ بات نہ کہو کہ میں نماز سے فارغ ہو گیا میں نماز نہیں پڑھوں گا (کیونکہ وہ تم کو سخت تکالیف میں مبتلا کر دیں گے)۔

۷۸۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً۔

۷۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم لوگ اس قسم کے لوگوں کو پاؤ گے جو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں ادا کریں گے پھر اگر تم اس قسم کے لوگوں کو پاؤ تو تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ساتھ نماز ادا کرو نوافل کی نیت کر کے۔

بَابُ ۴۷۰ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون؟

۷۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ عَنْ اَوْسِ ابْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي

۷۸۳: حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کہ سب سے زیادہ عمدہ طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہو۔ اگر وہ شخص قرآن کی تلاوت میں برابر ہو تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ شخص امامت کرے' اگر (اتفاق سے) ہجرت میں تمام کے تمام حضرات برابر ہوں' تو جو شخص سنت نبوی (احادیث) سے زیادہ واقف ہو تو اس شخص کو امامت کرنا

الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ۔

چاہئے اگر اس میں بھی تمام کے تمام افراد برابر ہوئے تو جس شخص کی عمر دوسرے سے زیادہ ہوتو اس شخص کو امامت کرنا چاہئے اور دوسرے کسی شخص کو نہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص دوسرے شخص کی امامت کی جگہ میں پہنچ کر امامت کا فریضہ انجام دے یا اس کے عہدہ کی جگہ جا کر بیٹھے لیکن اس کی اجازت (رضامندی) سے۔

بَابُ ۴۷۱ تَقْدِيْمِ ذَوِى السِّنِّ

باب: جو شخص زیادہ عمر رسیدہ ہوتو اسکو امامت کرنا چاہئے

۷۸۴: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِىُّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّىْ وَقَالَ مَرَّةً اَنَا وَصَاحِبٌ لِّىْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

۷۸۴: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک روز حاضر ہوا اور میرے ہمراہ میرا چچا زاد بھائی تھا اور کبھی اس طریقہ سے نقل کیا کہ میرا ایک ساتھی تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم سفر میں نکلو تو تم لوگ اذان اور تکبیر پڑھو اور امامت تم دونوں میں سے وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو۔

بَابُ ۴۷۲ اِجْتِمَاعِ الْقَوْمِ فِىْ مَوْضِعٍ هُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

باب: جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو امامت کرنا چاہئے؟

۷۸۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

۷۸۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تین شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ان میں سے ایک شخص کو امام بن جانا چاہئے اور سب سے زیادہ حق دار امامت کرنے کا وہ شخص ہے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو یا عمدہ آواز سے تلاوت قرآن کرتا ہو۔

بَابُ ۴۷۳ اِجْتِمَاعِ الْقَوْمِ وَفِيْهِمُ الْوَالِىْ

باب: جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص بھی شامل ہو جو کہ تمام کا حکمران ہو

۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۷۸۶: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے اقتدا میں امامت نہ کرے اور نہ بیٹھو اس کی عزت کی جگہ پر لیکن اس کی رضامندی سے۔ (اور لگے کہ وہ رضامندی دل سے دی جا رہی ہے)۔

بَابُ ۴۷۴ اِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَآءَ الْوَالِيُ اهَلْ يَتَأَخَّرُ

۷۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي اُنَاسٍ مَّعَهُ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْاُوْلٰى فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهُ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ اِلَيْهِ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ

باب: جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرتا ہو اسی دوران حاکم وقت آ جائے تو وہ امام پیچھے چلا جائے

۷۸۷: حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا کہ قبیلہ عمرو بن عوف کی باہمی جنگ ہوئی تو آپ ان میں مصالحت کرانے کے واسطے تشریف لے گئے اور چند حضرات آپ کے ہمراہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ وہاں پر روک لئے گئے (تاخیر ہوگئی) اور نماز ظہر کا وقت ہوگیا تو حضرت بلالؓ حضرت ابوبکر کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے ابوبکرؓ رسول کریمؐ کو تاخیر ہوگئی ہے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے تم نماز کی امامت کر سکتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم چاہو۔ بلالؓ نے تکبیر پڑھی اور حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے لوگوں نے تکبیر پڑھی کہ اس دوران رسول کریمؐ تشریف لائے صفوں کے اندر آپ داخل ہو رہے تھے حتیٰ کہ آپ صف کے اندر کھڑے ہوئے اور آپ نے ارادہ فرمایا کہ نماز میں شرکت فرمائیں کہ اس دوران لوگوں نے دستک دینا شروع کر دیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحالت نماز کسی جانب خیال نہیں فرماتے تھے پس جس وقت لوگوں نے بہت زیادہ دستک دیں تو انہوں نے دیکھا تو ان کو علم ہوا کہ رسول کریمؐ تشریف لا رہے ہیں آپ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ نماز کی امامت فرمائیں‘ اس وقت ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور خداوند قدوس کا شکر ادا کیا اس پر کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان کو امامت کے قابل خیال فرمایا تو وہ پیچھے چلے آئے یہاں تک کہ صف میں شرکت فرمائی اور حضرت آگے بڑھ گئے آپ نے نماز کی امامت کرائی اور جس وقت نماز سے فراغت فرمائی تو لوگوں کی جانب خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگوں کی یہ حالت ہے جس وقت تم لوگوں کو کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے بحالت نماز تو تم لوگ دستک دینے لگ جاتے ہو دراصل دستک دینا تو خواتین کے واسطے ہے اب جس وقت کوئی شخص سبحان اللہ کی آواز سنے گا تو وہ اس جانب خیال کرے گا‘ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے کس وجہ

اَبُوْبَكْرٍ مَّا كَانَ يَنْبَغِىْ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے نماز نہیں ادا کی میں نے جس وقت تمہاری جانب اشارہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوقحافہ کے صاحبزادے کے شایانِ شان نہیں تھا کہ رسول کریمؐ کی موجودگی میں امامت کریں۔

بَابُ ۴۷۵ صَلٰوةِ الْاِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِّنْ رَّعِيَّتِهٖ

باب: اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟

۷۸۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدًا مُّتَوَشِّحًا خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ۔

۷۸۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ آخری نماز ایک کپڑے میں لپٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

۷۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيْسٰى صَاحِبُ الْبَصْرِىْ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى لِلنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّفِّ۔

۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز کی امامت فرمائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

بَابُ ۴۷۶ اِمَامَةِ الزَّآئِرِ

باب: جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو اُن کی اجازت کے بغیر اُن کی امامت نہ کرے

۷۹۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَطِيَّةَ مَوْلًى لَّنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ۔

۷۹۰: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملاقات کے واسطے جائے تو (ان کی اجازت کے بغیر) نماز نہ پڑھائے۔

بَابُ ۴۷۷ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى

باب: نابینا شخص کی امامت

۷۹۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ

۷۹۱: حضرت محمد بن الربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت فرمایا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ تَقُوْمُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ بَيْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَكَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اندھیرا چھا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور نالے بھی چلتے ہیں۔ میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ ﷺ میرے مکان میں کسی جگہ نماز پڑھ لیں میں اسی جگہ نماز ادا کرلیا کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں اندر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس جگہ کے بارے میں خواہش کرتے ہو کہ میں اس جگہ پر نماز ادا کروں؟ انہوں نے مکان کے اندر ایک جگہ کی نشاندہی فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۴۷۸ اِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يَّحْتَلِمَ

باب: نابالغ لڑکا امامت کرسکتا ہے یانہیں؟

۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرْمِیُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَتٰى اَبِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَجَآءَ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَكُنْتُ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَكُنْتُ اَؤُمُّهُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ۔

۷۹۲: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس سواری کرنے والے لوگ گذرا کرتے تھے ہم لوگ ان لوگوں سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے تو میرے والد ماجد خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ جس وقت میرے والد واپس آئے تو انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن کریم یاد نکلا۔ میں ان حضرات کی امامت کرتا رہا اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔

نابالغ کی امامت:

مسئلہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک نماز فرض میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اگرچہ نماز نفل میں بعض حضرات نے اس کی گنجائش دی ہے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلوغ کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال قرار دی ہے اور اگر کوئی لڑکا پندرہ سال سے کم عمر میں بالغ ہو جائے اور احتلام وغیرہ اس کو ہونے لگے تو وہ شرعاً بالغ شمار ہوگا اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ شمار ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ علامت بلوغ ظاہر ہوں یا نہ ہوں بہرحال پندرہ سال کی عمر ہونے پر ایسے لڑکے پر بالغ ہونے کے احکام جاری ہوں گے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں آٹھ سال کے لڑکے کی امامت کا جواز اگرچہ معلوم ہو رہا ہے تو اس کی یہ توجیہ بیان کی گئی ہے کہ دراصل بلوغ اور عدم بلوغ آب و ہوا اور صحت اور عدم صحت سے بھی ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس وقت مذکورہ صحابی بالغ ہو گئے ہوں کیونکہ آٹھ سال کا لڑکا آب و ہوا اور اعلیٰ صحت کی صورت میں بالغ ہوسکتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ نماز نفل تھی۔

بَابُ ۴۷۹ قِيَامِ النَّاسِ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ

باب: جس وقت امام نماز پڑھانے کے واسطے باہر کی جانب نکلے تو اس وقت لوگ کھڑے ہوں

۷۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُوْدِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔

۷۹۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کی تکبیر شروع ہو تو تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہوں کہ جس وقت تک تم لوگ مجھ کو نہ دیکھ لو۔

بَابُ ۴۸۰ الْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

باب: اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آ جائے؟

۷۹۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کے واسطے تکبیر پڑھی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اِسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے حتی کہ بعض حضرات کو نیند آ گئی۔

بَابُ ۴۸۱ الْاِمَامِ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهٖ فِيْ مُصَلَّاهُ اَنَّهٗ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

باب: جس وقت امام نماز کی امامت کیلئے اپنی جگہ کھڑا ہو جائے پھر اس کو علم ہو کہ اس کا وضو نہیں ہے

۷۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَاْسُهٗ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ۔

۷۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں بنا ئیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اسی جگہ ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور باہر نکل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا جس وقت ہم لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔

بَابُ ۴۸۲ اسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ

باب: جس وقت امام کسی جگہ جانے لگے تو کسی کو خلیفہ مقرر

إِذَا غَابَ

کر جانا چاہئے

۷۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَفَّقَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَحَمِدَاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ امْضِ ثُمَّ مَشٰى اَبُوْبَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَآءُ۔

۷۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں جنگ ہوگئی یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہوگیا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نماز کی امامت کے واسطے آگے بڑھو چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز فرما دیا جس وقت نماز کی ابتداء فرما چکے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز کی نیت باندھ لی تو لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے مگر جس وقت انہوں نے دیکھا تو رسول کریمؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز کی امامت کرو تو ابوبکرؓ نے خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔ رسول کریمؐ کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس وقت نبیؐ نے دیکھا تو آپؐ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ جس وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کس وجہ سے نہیں پڑھاتے رہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: ابوقحافہ کے لڑکے کی (یعنی میری) یہ مجال ہے کہ نبیؐ کی امامت کرے پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مردوں کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی پشت پہ ہاتھ ماریں۔

بَابُ ۴۸۳ اَلْاِيْتِمَامُ بِالْاِمَامِ

باب: امام کی اتباع کا حکم

۷۹۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ

۷۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

کروٹ پر ایک مرتبہ گھوڑے سے گر گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی مزاج پرسی کے واسطے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت فرمائی تو ارشاد فرمایا: امام اسی واسطے ہوتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''ربنا لک الحمد'' پڑھو۔

بَابُ ۴۸۴ اَلْاِئْتِمَامِ بِمَنْ يَّأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو

۷۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۷۹۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کی جانب دیکھا کہ وہ حضرات نماز میں پیچھے کی طرف کھڑے ہوتے ہیں (پہلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے)۔ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ آگے کی طرف بڑھو اور میری فرمانبرداری کرو اور تمہارے بعد جو حضرات ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو کہ نماز میں تم لوگوں سے پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو لوگ قصداً پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو قیامت کے دن جس وقت لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سب کے سب لوگ پیچھے ہی رہ جائیں گے۔

۷۹۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ۔

۷۹۹: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

۸۰۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

۸۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت فرمانے کا حکم فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز کی امامت فرما رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور تمام حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۸۰۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

۸۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْبَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَاَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُنَا۔

پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے ہم لوگوں کو سنانے کے واسطے (تو ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کرتے) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔

بَابُ ۴۸۵ مَوْقِفِ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام کس طرف کھڑے ہوں؟

۸۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ اُمَرَآءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۸۰۲: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ دور نزدیک ہے جس وقت مال دار لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرنا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِجَدِّهٖ يُقَالُ لَهٗ مَسْعُوْدٌ فَقَالَ مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ اَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهٗ يَحْمِلْنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَّ دَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَايَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَّوَطْبٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُبِهِمْ فِيْ اِخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَدْ عَرَفْتُ الْاِسْلَامَ وَاَنَا مَعَهُمَا

۸۰۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سامنے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے آقا ابوتمیم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ہم کو ایک اونٹ سواری کرنے کے واسطے دے دو' سامانِ سفر بھی دے دو اور راستہ کی رہبری کرنے کے واسطے ایک شخص بھی دے دو جو کہ ہم کو مدینہ منورہ کا راستہ بتلا دے چنانچہ میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کی ایک مشک بھیجی پھر میں ان کو لے کر خفیہ راستوں سے روانہ ہو گیا (تاکہ مشرکین کو میری سرگرمی کا علم نہ ہو سکے) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوئے اور اور اس زمانہ میں' میں مذہب اسلام سے واقف ہو گیا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وجہ سے بھی حاضر ہوا اور دونوں کے درمیان میں

فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ بُرَيْدَةُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

بَابٌ ۴۸۶ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَ امْرَاَةً

۸۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْصَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُ صَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

بَابٌ ۴۸۷ اِذَا كَانُوْا رَجُلَيْنِ وَامْرَاَتَيْنِ

۸۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَ اُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُ صَلِّيَ بِكُمْ قَالَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا۔

۸۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُخْتَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهٗ وَخَالَتُهٗ فَصَلّٰى

کھڑا ہو گیا رسول کریمؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور وہ پیچھے چلے اور اس کے بعد ہم دونوں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

باب: اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں؟

۸۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی محترمہ حضرت ملیکہ نے رسول کریمؐ کو کھانا تناول فرمانے کے واسطے دعوت دی جو کھانا انہوں نے تیار فرمایا تھا وہ کھانا کھانے کے واسطے آپؐ کو بلایا۔ تو حضرت رسول کریمؐ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں اٹھا اور ایک بوریا جو کہ زمین پر بچھاتے بچھاتے سیاہ ہو چکا تھا اس کو میں نے پانی سے دھویا۔ رسول کریمؐ کھڑے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم آپؐ کے پیچھے تھے اور وہ بوڑھی خاتون بھی پیچھے تھی آپؐ نے دو رکعت ادا فرمائی اور سلام پھیرا۔

باب: جس وقت دو مرد اور دو خواتین ہوں تو کس طریقہ سے صف بنائی جائے؟

۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے مکان میں تشریف لائے تو اس وقت کوئی شخص وہاں موجود نہ تھا لیکن میں اور میری والدہ ایک یتیم لڑکا اور اُمّ حرام میری خالہ موجود تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ نماز ادا کروں گا۔ اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی (تبرک کے واسطے)۔

۸۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ صاحبہ موجود تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور والدہ صاحبہ اور خالہ کو اپنے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاُمَّهٗ وَخَالَتَهٗ خَلْفَهُمَا۔

پیچھے کھڑا کیا۔

بَابُ ۴۸۸ مَوْقِفِ الْاِمَامِ اِذَا كَانَ مَعَهٗ صَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

باب: جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام کو کس جگہ کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةَ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

۸۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں نماز ادا کی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتا جاتا تھا۔

۸۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِامْرَاَتِهٖ مِنْ اَهْلِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَنَا۔

۸۰۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز ادا فرمائی اور ہمارے مکان کی ایک خاتون بھی موجود تھی آپ نے نماز پڑھاتے وقت مجھ کو دائیں جانب کھڑا فرمایا اور خاتون کو اپنے پیچھے کی جانب کھڑا فرمایا۔

بَابُ ۴۸۹ مَوْقِفِ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمُ صَبِيٌّ

باب: جس وقت ایک لڑکا امام کے ساتھ موجود ہو تو کس جگہ امام کو کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ بِيْ هٰكَذَا فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۸۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رات میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر رہا جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں رات میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے واسطے بیدار ہوئے۔ میں بھی ساتھ میں اٹھ گیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑ کر مجھ کو دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابُ ۴۹۰ مَنْ يَّلِي الْاِمَامَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ

باب: امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور ان کے قریب کون ہوں؟

۸۱۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ

۸۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ۔

لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے بحالت نماز اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے کی جانب نہ کھڑے ہوں ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور میرے قریب (پہلی صف میں) وہ حضرات رہیں گے جو کہ عقل مند ہیں (سمجھ بوجھ والے اہلِ علم اور معمر لوگ) پھر وہ لوگ رہیں گے جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج کے دن تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

۸۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِى التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِى الْمَسْجِدِ فِى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِىْ جَبْذَةً فَنَحَّانِىْ وَقَامَ مَقَامِىْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِىْ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَافَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ (ثَلَاثًا) ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهُ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا يَعْنِىْ بِاَهْلِ الْعُقْدِ قَالَ الْاُمَرَآءُ۔

۸۱۱: حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی نے مجھ کو پیچھے کی جانب سے پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور خود وہ شخص میری جگہ کھڑا ہو گیا تو خدا کی قسم مجھ کو نماز میں (غصہ کی وجہ سے) ہونے کا دھیان اور احساس ہی نہیں رہا۔ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پتہ چلا کہ وہ شخص حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے بیان کیا: اے نوجوان شخص! خداوند قدوس تم کو رنج و غم میں مبتلا نہ کرے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی وصیت ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک رہیں اس کے بعد خانہ کعبہ کی جانب چہرۂ انور کر کے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم اہلِ عقد یعنی حکمران لوگ جس وقت نماز کا اہتمام کرتے اور لوگ نماز کی صفوں کا دھیان رکھتے تھے وہ لوگ وفات کر گئے۔ تین مرتبہ اس طرح ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے اس کا افسوس نہیں ہے افسوس تو ان لوگوں پر ہے کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابویعقوب! اہلِ عقد سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاکم اور مالدار لوگ۔

بَابُ ۴۹۱ اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لینا

۸۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ [illegible] سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ

۸۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ تکبیر پڑھی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل ہی صفوف کو ٹھیک کر لیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنے مصلی پر

شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَآءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى۔

کھڑے ہو کر تکبیر پڑھنے ہی والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ موڑا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم لوگ کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور نماز ادا فرمائی۔

بَابٌ ۴۹۲ كَيْفَ يُقَوِّمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ

باب: امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے

۸۱۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

۸۱۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک جانب سے دوسری جانب جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بالکل اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا فرماتے ہیں آگے والی صف والوں کے واسطے۔

۸۱۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَّاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ۔

۸۱۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کے درمیان اِدھر سے اُدھر تشریف لے جاتے اور ہمارے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے آگے کی صف والے نمازیوں کے لئے دُعا مانگتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۳ مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

باب: جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہئے؟

۸۱۵: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلْيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

۸۱۵: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور آپؐ حکم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں شگاف پیدا ہو جائے گا اور میرے سے وہ لوگ قریب رہیں جو کہ سمجھ بوجھ والے حضرات ہیں پھر وہ لوگ نزدیک رہیں جو کہ اس سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔

بَابٌ ۴۹۴ كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُوا اسْتَوُوْا

باب: امام کتنی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟

۸۱۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِّنْ بَيْنَ يَدَيَّ۔

۸۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے تم لوگ برابر ہو جاؤ' تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم' جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے دیکھتا ہوں پیچھے کی جانب سے کہ جس طریقہ سے کہ میں تم کو آگے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ۴۹۵ حِثِّ الْإِمَامِ عَلٰى رَصِّ الصُّفُوْفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

باب: امام' لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے

۸۱۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

۸۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو ہم لوگوں کی جانب تکبیر تحریمہ سے قبل متوجہ ہوتے پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفیں برابر کرو (اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ) اس لئے کہ میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا

۸۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صفوں کو ملا ہوا رکھا کرو اور تم لوگ صفیں قریب (قریب) کھڑی کرو اور درمیان میں اس قدر فاصلہ نہ رکھو دوسری صف کھڑی ہو جائے خدا کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو دیکھتا

وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ کالے رنگ کا' بکری کا بچہ ہے۔

۸۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَیْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ یُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ یَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔

۸۱۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فرشتوں کی طرح سے خداوند قدوس کے سامنے صف نہیں باندھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس طریقہ سے اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مکمل کرتے ہیں پہلی صف کو (یعنی آگے والی صف کو) پھر جس وقت وہ صف پوری ہو جاتی ہے تو پھر وہ دوسری صف بناتے ہیں اور صف کے اندر مل کر کھڑا ہوتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۶ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَی الثَّانِیْ

باب: پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت

۸۲۰: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَعَلَی الثَّانِیْ وَاحِدَةً۔

۸۲۰: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے واسطے تین مرتبہ دعا مانگا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری صف کے واسطے ایک مرتبہ دعا مانگتے۔

بَابُ ۴۹۷ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

باب: پیچھے والی صف سے متعلق

۸۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْیَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

۸۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی صف کو مکمل کرو اگر (اتفاق سے) کچھ کمی باقی رہ جائے تو تم پیچھے والی صف میں رہو (نہ کہ پہلی صف میں)

بَابُ ۴۹۸ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا

باب: جو شخص صفوں کو ملائے

۸۲۲: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ

۸۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صفوں کو

اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

ملائے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو ملا دے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو کاٹ دے گا۔

بَابُ ۴۹۹ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَآءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

۸۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

باب: مردوں کی صف میں کونسی صف بُری ہے اور خواتین کی کونسی صف بہتر ہے؟

۸۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صف میں بہترین صف وہ صف ہے جو کہ سب سے آگے ہو (یعنی امام کے نزدیک ہو) اور بدترین صف وہ ہے کہ جو کہ تمام کے بعد ہو (یعنی خواتین کے نزدیک جو صف ہو) اور خواتین کی صفوں میں بہتر صف وہ ہے جو کہ تمام کے بعد ہو اور بدترین صف وہ صف ہے جو کہ تمام سے آگے ہو (یعنی مردوں کے نزدیک ہو)۔

بَابُ ۵۰۰ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

۸۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ هَانِىءٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ ابْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ يَتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: ستون کے درمیان صف بندی

۸۲۴: حضرت عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو ہم لوگوں نے ایک حاکم کے ساتھ نماز ادا کی۔ لوگوں نے اس قدر پیچھے کی جانب ڈال دیا یہاں تک کہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی دو ستون کے درمیان اور اس وجہ سے انس رضی اللہ عنہ بھی پیچھے کی طرف ہٹتے تھے اور انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دور نبوی میں اس سے بچتے تھے یعنی دو ستون کے درمیان کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے والی صف الگ کرتے تھے۔

بَابُ ۵۰۱ الْمَكَانِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

۸۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَآءِ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْتُ اَنْ اَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

باب: صف میں کس جگہ کھڑا ہونا افضل ہے

۸۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑا ہوں۔

بَابُ ۵۰۲ مَا عَلَى الْاِمَامِ مِنَ التَّخْفِيْفِ

باب: امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف سے کام لے؟

۸۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔

۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ جماعت میں مریض آدمی بھی ہے اور بوڑھا آدمی بھی ہے اور جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر دِل چاہے نماز کو طول دے۔

۸۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ۔

۸۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھا کرتے۔

۸۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَ قُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاُوْجِزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ۔

۸۲۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ اس کی والدہ کو تکلیف پہنچے۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''نماز کو مختصر کر دیتا ہوں'' کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں کیونکہ جب لمبی قرأت ہوگی تو اس درمیان بچہ روئے گا جس سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔

بَابُ ۵۰۳ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ فِي التَّطْوِيْلِ

باب: امام کیلئے طویل قرأت کے بارے میں

۸۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحٰرِثُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

۸۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورۂ صافات کی تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۰۴ مَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا ارْكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

باب: امام کو نماز کے دوران کون کون سا کام کرنا درست ہے؟

۸۳۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاندھوں پر (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے کے واسطے ان کو زمین پر بٹھلاتے تھے پھر جب سجدہ سے اٹھتے تو اس کو اُٹھاتے اور اپنے کندھوں پر بٹھلاتے۔

بَابُ ۵۰۵ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ

۸۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔

۸۳۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوْا۔

۸۳۳: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَاوَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب: امام سے آگے رکوع اور سجدہ کرنا

۸۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص نماز کی حالت میں اپنا سر امام کے سر اٹھانے سے قبل اٹھا لیتا ہے تو وہ شخص اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ خداوند قدوس اُس کا سر گدھے کے سر جیسا بنا دے۔

۸۳۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا فرماتے تھے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ صحابہ سیدھے کھڑے رہتے جس وقت وہ حضرات دیکھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے گئے ہیں تو وہ حضرات اس وقت سجدہ فرماتے۔

۸۳۳: حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب وہ نماز میں بیٹھ گئے تو ایک شخص آیا اور عرض کیا نماز قائم کی گئی ہے نیکی اور پاکی سے۔ پس جس وقت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم سے کس نے یہ بات کہی ہے؟ یہ بات سن کر تمام حضرات بالکل خاموش رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ تم نے ہی یہ بات کہی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ تم ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ۔ تم ناراض نہ ہونا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اور اس کے طریقے سکھلایا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُحِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی فرماں برداری کی جائے جس وقت وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو۔ جس وقت وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔ خداوند قدوس تم لوگوں کے کلمے کو ضرور سن لے گا اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم لوگ بھی سر اٹھاؤ اس لئے کہ امام تم سے پہلے ہی سجدہ میں جاتا ہے اور سر اٹھاتا ہے اور تم لوگوں کا ہر ایک رکن اس کے بعد انجام پائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس طرف کی کمی دوسری طرف سے پوری ہو جائیگی۔

بَابُ ٥٠٦ خُرُوْجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَفَرَاغِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: کوئی شخص امام کی اقتداء توڑ کر مسجد کے کونہ میں علیحدہ نماز ادا کرے

۸۳۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِيَارٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ

۸۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ انصار میں سے حاضر ہوا اور نماز کھڑی تھی وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جا کر نماز باجماعت میں شرکت کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا (یعنی سورت کو طویل کرنا شروع کیا) اس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونہ میں کھڑے ہو کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر وہ شخص چلا گیا۔ جس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے ان سے نقل کیا کہ فلاں آدمی نے اس طرح سے ایک حرکت ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جب صبح ہو جائے گی تو میں اس سلسلہ میں یہ واقعہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا۔ بہرحال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور تمام حالت بیان کی۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کو طلب فرما کر اس سے دریافت کیا

مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَهِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذٌ۔

کہ تم نے یہ کس وجہ سے کیا؟ اور کیوں یہ کام کیا؟ (یعنی امام کی اقتداء چھوڑ کر اپنی نماز علیحدہ کی) تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام دن پانی کھینچا جب مسجد آیا تو دیکھا کہ نماز شروع ہو چکی تھی میں سجدہ میں چلا گیا اور نماز باجماعت میں شرکت کر لی امام نے (یعنی معاذ رضی اللہ عنہ نے) فلاں فلاں (لمبی) سورت تلاوت کرنا شروع کر دی اور بہت زیادہ قرأت لمبی کی۔ اس وجہ سے میں نے (امام کی اقتداء چھوڑ کر) اور نیت توڑ کر مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ نماز پڑھنا شروع کر دی۔ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟

بَابُ ۵۰۷ اَلْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

باب: اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز بیٹھ کر ادا کریں

۸۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

۸۳۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپؐ کے جسم مبارک کا دایاں حصہ چھل گیا۔ اس وجہ سے آپؐ نے ایک وقت کی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی ہم لوگوں نے بھی آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جس وقت آپؐ کو نماز سے فراغت ہوگئی تو ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔ جس وقت وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر ادا کرو اور جس وقت وہ رکوع میں جائے تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم لوگ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۸۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ بہت زیادہ بیمار پڑ گئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے کے واسطے حاضر ہوئے آپ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ فَقَالَتْ لَهٗ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً قَالَتْ فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ فَذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُمْ كَمَا اَنْتَ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرنے کا حکم دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دِل ورحم دِل شخص ہیں اور وہ کمزور دِل کے آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ امامت کرنے کیلئے کھڑے ہوں گے (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کریں گے) تو لوگوں کو ان کی آواز نہیں سنائی دے گی اور کیا ہی عمدہ بات ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی ہو کہ تم صرف اپنی ہی بات کہتے جا رہے ہو اور کسی دوسرے کی بات نہیں سنتے ہو۔ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت کریں آخرکار لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ جس وقت انہوں نے نماز شروع فرمائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں ہلکا پن محسوس فرمایا (یعنی مرض کی سختی میں کمی محسوس فرمائی) آپ کھڑے ہو گئے اور آپ دو آدمیوں پر سہارا لگا کر روانہ ہو گئے اور اس وقت آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اور جس وقت آپ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے قدم مبارک کی آہٹ محسوس فرما کر پیچھے کی جانب چلنے کا ارادہ فرمایا آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو پھر حضرت رسول کریم تشریف لائے اور ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو حضرت رسول کریمؐ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے آپ کی پیروی فرماتے تھے اور تمام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی فرماتے تھے۔

۸۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۸۳۷: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حالت مجھ سے بیان نہیں فرماتی ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض کی سختی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز ادا کر چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَآءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَجَآءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَاَمَرَهُمَا فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَآئِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهٗ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ۔

فرمایا: تم میرے واسطے پانی جمع رکھو چنانچہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق پانی رکھا گیا آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ وہ آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میرے واسطے ایک طشت میں پانی رکھ دو۔ بہر حال ایک طشت میں پانی رکھا گیا پھر آپ ؐ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو بے ہوش ہو گئے اس کے بعد تیسری مرتبہ اس طرح سے کیا اور لوگ مسجد میں جمع تھے اور آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے تھے آخر کار آپ ؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا کر بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ پس جس وقت ان کی خدمت میں ایک پیغام لانے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ تم کو حکم فرماتے ہیں نماز کی امامت کرنے کا وہ ایک نرم دِل شخص تھے انہوں نے نقل کیا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم نماز کی امامت کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ امامت کے زیادہ حق دار تم ہو (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کے زیادہ حقدار ہیں) پھر ان دنوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی ایک دن رسول کریم ﷺ نے اپنے مرض کے حال میں کچھ کمی محسوس فرمائی تو آپ ؐ باہر کی جانب آئے اور اس وقت آپ ﷺ دوسرے حضرات کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ لوگوں سے سہارا لگائے ہوئے تھے اور جن حضرات پر آپ ﷺ نے سہارا لگا رکھا تھا ان میں سے ایک صاحب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے جو کہ رسول کریم ﷺ کے چچا تھے (اور دوسرے شخص' علی کرم اللہ وجہہ تھے لیکن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام نہیں لیا۔) جس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا تو وہ پیچھے کی جانب کو ہٹنے لگے رسول کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ تم بالکل پیچھے کی جانب نہ ہٹو اور ان دو حضرات پر کہ آپ ﷺ جن پر سہارا لگائے ہوئے تھے یہ حکم فرمایا ان حضرات نے آپ ﷺ کو بٹھلایا اور ان حضرات نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھلایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے نماز ادا فرماتے رہے اور لوگ ان ہی کی اتباع کرتے رہے اور رسول کریم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا

فرماتے رہے عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں تم سے وہ بات عرض کروں جو بات کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے متعلق بیان فرمائی ہے انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے کچھ نقل کر دیا ہے انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں فرمایا مگر صرف اس قدر فرمایا ہے کیا نام لیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ ٥٠٠ اِخْتِلاَفُ نِيَّةِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

٥٣٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ مُعَاذُ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَاَخَّرَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَاْتِيْنَا فَيَؤُمُّنَا وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الصَّلٰوةَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ تَاَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَءْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَسُوْرَةِ كَذَا۔

باب: اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟

۸۳۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اپنی قوم کی جانب روانہ ہوتے تھے اور نماز پڑھاتے تھے۔ ایک دن (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) نماز ادا کرنے میں تاخیر ہوگئی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرمائی اس کے بعد اپنی قوم میں تشریف لے گئے اور امامت فرمائی اور سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جس وقت یہ دیکھا تو انہوں نے صف سے نکل کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تُو تو منافق بن گیا۔ اس شخص نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوں۔ البتہ میں ضرور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کروں گا پھر وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے ہیں پھر یہاں سے نماز ادا کر کے ہم لوگوں کے پاس آتے ہیں اور امامت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گذشتہ رات میں نماز میں خود تاخیر فرمائی تھی۔ معاذ آپ کے ساتھ نماز ادا فرما کر ہم لوگوں کے گھر آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی تو نماز میں سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ جس وقت میں نے یہ بات سنی تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز (اکیلے ہی) پڑھ لی ہم لوگ (تمام دن) پانی بھرنے والے ہیں اور اپنے ہاتھ سے محنت

کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم (لوگوں) میں فتنہ پیدا کرو گے تم نماز میں ایسی سورتیں پڑھا کرو کہ جیسے سورہ بروج اور سورۂ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وغیرہ۔

۸۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَآؤُا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلِهٰؤُلَآءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۳۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا فرمائی تو جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اُن کے ساتھ دو رکعت ادا کی پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ اُن کی جگہ آئے اُن کے ساتھ دو رکعت ادا فرمائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات اور ان حضرات کی دو' دو رکعات ہوئیں۔

بَابُ ۵۰۹ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت

۸۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۸۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا پڑھی جانے والی نماز پر ۲۷ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

۸۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز باجماعت تنہا نماز ادا کرنے سے ۲۵ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ ۵۱۰ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً

باب: جس وقت تین آدمی ہوں تو نماز جماعت سے پڑھیں

۸۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ

۸۴۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک شخص نماز کی امامت کرے اور امامت کرنے کے واسطے زیادہ مستحق وہ

وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

شخص ہے جوقرآن کی کافی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔

بَابُ ۵۱۱ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

باب: اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک عورت تو جماعت کرائیں

۸۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَآئِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ اُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

۸۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں وہ بھی ہمارے ہمراہ نماز میں شریک تھیں۔ (واضح رہے کہ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لڑکے تھے)

بَابُ ۵۱۲ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا اثْنَيْنِ

باب: جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

۸۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۸۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَهِدَ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ فَفُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَآئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۸۴۶: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: کیا فلاں آدمی نماز با جماعت میں شریک ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور فلاں آدمی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو نمازیں (یعنی نماز فجر اور نماز عشاء) بہت گراں گزرتی ہیں اہل نفاق پر اور اگر لوگ یہ جان لیں ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے ان نمازوں میں شرکت کے واسطے حاضر ہوں۔ صف اوّل دراصل فرشتوں کی صف ہے اگر تم لوگ اس کی بزرگی کو جان لو تو تم لوگ جلدی کر و صف اوّل میں شرکت کے واسطے اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا یعنی نماز با جماعت ادا کرنا۔ تنہا نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخص کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا بہتر ہے ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے اسی طریقہ سے جماعت میں جس قدر زیادہ افراد ہوں تو وہ خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ ۵۱۳ اَلْجَمَاعَةِ لِلنَّافِلَةِ

۸۴۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدٍ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ السُّيُوْلَ لَتَحُوْلُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔

باب: نمازنفل کے واسطے جماعت کرنا

۸۴۷: حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرے مکان سے لے کر مسجد تک ندیاں ہیں (جوموسم برسات میں زور وشور سے بہتی ہیں جس کی وجہ سے راستہ طے کرنا سخت دشوار ہوتا ہے) اس وجہ سے میری یہ خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لے چلیں اور آپ ﷺ کسی جگہ پر نماز ادا فرمالیں تو میں اس جگہ پر مسجد تعمیر کرلوں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہم تمہارے ساتھ چلیں گے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت کیا کہ تم کونسی جگہ مسجد بنانے کی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا: اس جگہ پر۔ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں صف باندھی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائیں (یعنی نفلی نماز جماعت سے)۔

بَابُ ۵۱۴ اَلْجَمَاعَةِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۸۴۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

۸۴۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزُبَيْدٍ وَاسْمُهٗ عَبْثَرُبْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب: جونماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت کرنے سے متعلق

۸۴۸: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے جس وقت نماز کے واسطے کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو ٹھیک کرو اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تم لوگوں کو پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خصوصیت تھی دوسرے کسی کو حاصل نہیں)۔

۸۴۹: حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اس دوران بعض لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ﷺ سو جاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں سو جاؤں اور اس طرح سے میری نماز ضائع ہو جائے۔ بلال ؓ نے فرمایا: میں اس کا انتظام کروں گا۔ لوگ آرام کرتے رہے اور وہ سو گئے اور بلال ؓ نے اپنی پشت اونٹ سے لگا لی (اور وہ سو گئے) پھر رسول کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو سورج کی کرن چمک رہی تھی اور حضرت بلال ؓ سے

وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ فَرَدَّهَا حِيْنَ شَآءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَاٰذِنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّؤُا يَعْنِيْ حِيْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیا بات کہی تھی (کہ میں نماز کا انتظام کروں گا)؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس قدر نیند کبھی نہ آئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ خداوند قدوس نے تم لوگوں کی ارواح قبض فرمالیں پھر جس وقت خدا کی مرضی ہوئی تو تمہاری روحیں تم لوگوں کی طرف واپس کر دی گئیں۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اُٹھ جاؤ اور نماز کی اذان دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اذان دی پھر تمام حضرات نے وضو فرمایا۔ اس وقت سورج بلند ہو گیا تھا۔ اس کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی۔

بَابُ ۵۱۵ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز با جماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید

۸۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَآئِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّآئِبُ ابْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوالدَّرْدَآءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِيْ قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمْصَ فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ۔ قَالَ السَّآئِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۸۵۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت کسی بستی یا جنگل میں تین اشخاص ہوں اور وہ نماز کی جماعت نہ کریں تو سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان غالب آ گیا ہے اور تم لوگ اپنے ذمہ جماعت سے نماز لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو کہ اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو گئی ہو حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز با جماعت ہے۔

بَابُ ۵۱۶ التَّشْدِيْدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شرکت نہ کرنے کی وعید

۸۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

۸۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اس کا ارادہ کیا کہ میں حکم دوں لکڑیاں جلانے کا۔ پھر میں حکم دوں نماز کے واسطے اذان دینے کا اور ایک شخص کو حکم دوں نماز پڑھانے کا اور میں (جماعت چھوڑنے والوں کے گھر جاؤں) اور قسم

فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ۔

ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کو علم ہو کہ مسجد کے اندر ایک موٹے گوشت کی ہڈی یا دو عدد عمدہ قسم کے مکانات ملیں گے تو لوگ نماز عشاء میں شرکت کرنے کے واسطے آئیں۔

بَابُ ۵۱۷ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰی بِهِنَّ

باب: جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت میں شرکت کرنا لازم ہے

۸۵۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰی بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰی وَ اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَاِنِّیْ لَا اَحْسَبُ مِنْكُمْ اَحَدًا اِلَّا لَهٗ مَسْجِدٌ يُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِهٖ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَمْشِیْ اِلَى صَلٰوةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً اَوْ يَرْفَعُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً اَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰی بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِی الصَّفِّ۔

۸۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے کامل درجہ کا مسلمان ہو کر ملاقات کی تمنا ہو تو وہ شخص ان پانچ وقت کی نماز کی حفاظت کرے کہ جس جگہ پر اذان ہوتی ہو تو اذان کی آواز سن کر نماز باجماعت میں شرکت کرنے کے واسطے حاضر ہو کیونکہ خداوند قدوس نے اپنے نبیؐ کے واسطے ہدایت کے راستے بنا دیئے ان ہی راستوں میں سے ایک راستہ نماز بھی ہے اور میرا خیال ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس قسم کا آدمی نہ ہوگا کہ جس کی ایک مسجد اس کے مکان میں موجود نہ ہو کہ جس جگہ وہ شخص نماز ادا کرتا ہے پس اگر تم لوگ اپنے اپنے مکانات میں نماز ادا کرو گے اور مساجد کو نظر انداز کر دو گے تو تم لوگ اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور جس وقت تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور جو بندہ مسلمان اچھی طریقہ سے وضو کرے پھر وہ نماز کے واسطے (مکان سے) روانہ ہو تو اللہ اسکے واسطے ہر ایک نیک عمل لکھ دے گا یا اس شخص کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یا اس شخص کا ایک گناہ معاف فرما دیگا اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جس وقت ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چلتے ہیں اور ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تاکہ زیادہ نیک اعمال ہوں) اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہ ہی شخص نہیں شریک ہوتا جو کہ علی الاعلان منافقت رکھتا ہو اور میں نے (دیکھا نبیؐ کے دَور میں) کہ ایک آدمی کو دو شخص سنبھال کرلاتے یہاں تک کہ وہ شخص صف کے اندر کھڑا کر دیا جاتا۔

۸۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۸۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص

مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ اَعْمٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَآئِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ لَهٗ اَتَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی شخص لانے لے جانے والا نہیں ہے جو کہ مجھ کو مسجد تک پہنچا دیا کرے تو آپ اجازت عطا فرمائیں مجھ کو مکان میں نماز ادا کرنے کی چنانچہ آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ جس وقت وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا تو آپ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ تم کو اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اس نابینا شخص نے کہا: جی ہاں! آواز سنائی دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم مئوذن کی دعوت کو منظور کرلو جس وقت کہ اذان دینے والا پکارتا ہے: ((حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ))۔

۸۵۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰی عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَآمِّ وَ السِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلاً وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ۔

۸۵۴: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس کی اجازت عطا فرما دیں کہ میں مکان میں نماز ادا کرلیا کروں؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ((حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ)) اور ((حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کو نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں عطا فرمائی۔

بَاب ۵۱۸ الْعُذْرِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

۸۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَآئِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

۸۵۵: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے حضرات کی امامت فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا تو وہ قضائے حاجت کے واسطے گئے پھر واپس آئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو پاخانہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو نماز سے قبل ہی قضائے حاجت کر لے یعنی استنجا سے فارغ ہو جائے (چاہے استنجا کرنے کی وجہ سے جماعت ہی کیوں نہ نکل جائے)۔

۸۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۸۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں کسی کے سامنے شام کے وقت کا

اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَآءِ۔

کھانا پیش ہو اور سامنے نماز ہو رہی ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز عشاء کھڑی ہوگئی ہو) تو پہلے تم کھانے سے فارغ ہو جایا کرو۔

۸۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحُنَيْنٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ۔

۸۵۷: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم لوگ غزوۂ حنین میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہاں پر بارش ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے واسطے اذان دی اور اس نے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو۔

بَابُ ۵۱۹ حَدِّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

باب: بغیر جماعت کے' جماعت کا اجر کب ہے؟

۸۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ ابْنِ عَلِيِّ الْفِهْرِيِّ عَنْ عَوْفِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔

۸۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بہترین طریقہ سے وضو کیا مسجد کے ارادہ سے جس وقت وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں تو اس شخص کو اسی قدر اجر اور ثواب ہے کہ جس قدر اس شخص کو ثواب ہے جو کہ جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا اجر و ثواب بالکل بھی کم نہیں ہوگا۔

۸۵۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ الْحُكَيْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْفِى الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ۔

۸۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرنے کے واسطے پورے طریقہ سے وضو کرے (یعنی سنت کے مطابق وضو کرے) پھر وہ شخص فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد پہنچے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر کے جماعت سے نماز پڑھے یا مسجد میں نماز پڑھے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا تنہا نماز ادا کرے بہرحال خداوند قدوس اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

بَابُ ۵۲۰ اِعَادَةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهٖ

باب: اگر کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت سے نماز ہونے لگے تو دوبارہ نماز پڑھے

۸۶۰ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِى الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِىْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِىْ اَهْلِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

۸۶۰: حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران نماز کی اذان ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما کر آئے تو دیکھا کہ حضرت اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز کس وجہ سے ادانہیں کی ہے' کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! میں تو مسلمان ہوں لیکن میں اپنے مکان میں نماز ادا کر چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم مسجد میں حاضر ہو تو تم لوگوں کے ہمراہ شرکت کرلو یعنی نماز میں شرکت کرلو چاہے تم نماز سے فارغ ہو چکے ہو۔

بَابُ ۵۲۱ اِعَادَةِ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ

باب: جو شخص نماز فجر تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو نماز دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِىْ آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَىَّ بِهِمَا فَاُتِىَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِىْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِىْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

۸۶۱: حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر میں مسجد خیف میں موجود تھا (جو کہ مقام منیٰ میں ہے) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو دیکھا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِن دونوں اشخاص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ ان کو لے کر آئے اور ان کی رگیں پھڑک رہی تھیں (بوجہ خوف کے)۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ہم لوگوں کے ہمراہ کس وجہ سے نماز نہیں ادا کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم اپنی جگہ نماز ادا کر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو جس وقت تم اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو پھر تم اس مسجد میں آؤ کہ جس جگہ جماعت ہوتی ہے تو تم دوسری مرتبہ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل نماز شمار ہوگی۔

بَابُ ۵۲۲ اِعَادَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

باب: اگر نماز کا افضل وقت گزرنے کے بعد جماعت ہو جب بھی شرکت کرلے

۸۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ

۸۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِيْ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَاْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ لِحَاجَتِكَ قَالَ اذْهَبْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایااورمیری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جس وقت ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے' جو کہ نماز میں تاخیر کریں گے ان کے (مقررہ) وقت سے' یعنی نماز مکروہ وقت میں ادا کریں گے۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں (یعنی ایسے وقت میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم وقت پر نماز ادا کرو۔ پھر تم اپنے کام میں لگ جانا۔ اگر تم مسجد میں ہو اور تمہارے سامنے جماعت شروع ہو چکی ہو تو تم جماعت میں شرکت کر لینا۔

بَابُ ۵۲۳ سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: جوشخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کر چکا ہو اس کو دوسری جماعت میں شرکت کرنا لازم نہیں ہے

۸۶۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَالَكَ لَا تُصَلِّيْ قَالَ اِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

۸۶۳: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط نامی جگہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ہے) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! تم کس وجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو نماز سے فارغ ہو چکا اور میں نے نبی سے سنا ہے کہ آپ ارشادفرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جس وقت جماعت سے امام کے ساتھ نماز ادا کر لی اب پھر اس کو پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

بَابُ ۵۲۴ السَّعْيُ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب: نماز کیلئے کس طریقہ سے جانا چاہئے؟

۸۶۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَاْتُوْهَا وَ اَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا۔

۸۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہو تو تم لوگ نماز کے واسطے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ معمول کی رفتار کے مطابق نماز کیلئے آؤ اور مطمئن رہو اور تم کو جس قدر نماز مل جائے اتنی جماعت سے نماز ادا کرو اور جس قدر نماز نہ مل سکے اس کو تم (سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرلو۔

بَابُ ۵۲۵ اَلْاِسْرَاعِ اِلَی الصَّلٰوةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

باب: نماز کے واسطے جلدی چلنا بغیر دوڑے ہوئے

۸۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِیْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ اِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَّكَ اُفٍّ لَّكَ قَالَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُنِیْ فَقَالَ مَالَكَ امْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتُ حَدَثًا قَالَ مَاذَاكَ قُلْتُ اَفَّفْتَ بِیْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهٗ سَاعِيًا اِلٰى بَنِیْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْاٰنَ مِثْلَهَا مِنْ نَّارٍ۔

۸۶۵: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز عصر ادا فرما چکے تو قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حضرات میں جاتے اور ان سے گفتگو فرماتے حتی کہ مغرب کی نماز کے واسطے واپس ہوتے تو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ جلدی جلدی نماز مغرب ادا کرنے کے واسطے تشریف لے جا رہے تھے اور ہم لوگ قبرستان بقیع کے سامنے نکلے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اف اف۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے سے میرے قلب میں ایک خوف محسوس ہوا میں پیچھے کی جانب ہٹ گیا اور مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ ﷺ نے مذکورہ جملہ ''اف'' میرے ہی متعلق ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا تم کیوں نہیں چلتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے کسی قسم کی کوئی غلطی صادر ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے علم ہوا؟ میں نے کہا: آپ نے مجھ کو کلمہ اُف فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو یہ بات نہیں کہی میں نے اس شخص سے کہا کہ جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اس آدمی نے ایک کھال چوری کر لی اب اس جیسی کھال ایسے آدمی کیلئے دوزخ کی آگ سے تیار کی گئی ہے۔

۸۶۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْبُوْذٌ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَهٗ۔

۸۶۶: ترجمہ گزشتہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۵۲۶ التَّهْجِيْرِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے اوّل اور افضل وقت نکلنے سے متعلق

۸۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ اِلَى الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اَثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (مسجد میں) نماز ادا کرنے کے واسطے تمام لوگوں سے پہلے حاضر ہو تو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے واسطے مکّہ مکرمہ بھیجا پھر اس کے بعد جو شخص آئے وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک بیل' گائے کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے (راہ خدا میں) ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے مرغی بھیجی۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی نے ایک انڈا بھیجا۔

بَابُ ۵۲۷مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

باب: جس وقت جماعت کے واسطے تکبیر ہو جائے تو نفل یا سنّت نماز پڑھنا منع ہے

۸۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ ...... اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت میں کسی قسم کی نماز نہیں ہے علاوہ فرض نماز کے۔ (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ وقت میں نماز سنّت یا نماز نفل کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نماز فرض میں شرکت کرنا چاہئے)۔

۸۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

۸۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے علاوہ نماز فرض کے۔

۸۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا۔

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز فجر کی تکبیر ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور اس وقت مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نماز فجر کی چار رکعات پڑھ رہے ہو؟

بَابٌ ۵۲۸ فِيمَنْ يُّصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَ الْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اگر کوئی شخص نماز فجر کی سنّت میں مشغول ہو اور امام نماز فرض پڑھائے

۸۷۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا فُلَانُ اَيُّهُمَا صَلٰوتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ۔

۸۷۱: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی امامت فرما رہے تھے تو اس شخص نے (سنت فجر کی) دو رکعات پڑھیں۔ پھر نماز فرض میں شرکت کی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ اے فلاں شخص تیری کونسی نماز تھی جو کہ تُو نے ہمارے ساتھ ادا کی تھی یا وہ نماز کونسی تھی جو کہ تم نے تنہا ہی ادا کی تھی؟

فرض نماز ہونے کے وقت سنت پڑھنا:

مذکورہ بالا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض ہو رہی تھی تو اُس وقت سنّت نماز پڑھنا نہیں چاہئے تھا اب تم نے نماز فرض ہی ادا کی ہوگی پھر تم نے جو نماز فرض پڑھی ہے تو وہ فرض ہے یا جو نماز با جماعت ادا کی وہ بھی فرض نماز تھی۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض شروع ہو گئی ہو تو کوئی سنّت نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگر چہ سنت فجر ہی ہو۔

بَابٌ ۵۲۹ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرے

۸۷۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ لَنَا خَلْفَهٗ وَصَلَّتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھ کر نماز ادا کی اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ہماری اقتداء میں نماز ادا کی۔

۸۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوْحٌ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَمْرٌو وَعَنِ الْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَسْنَآءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ

۸۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بہت خوبصورت خاتون حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی تو چند حضرات پہلی صف میں چلے جاتے تا کہ وہ نظر نہ آئے اور بعض حضرات آخری صف میں رہتے تھے اور جس وقت وہ خاتون رکوع کرتی تھی تو اس خاتون کو لوگ بغلوں کے درمیان سے جھانکتے تھے جس وقت خداوند قدوس نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ﴾ الحجر: ۲۴ آخر تک۔ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اچھی طرح سے واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہ نماز کے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔

دوران آگے رہتے ہیں اور ہم ان سے بھی اچھی طرح سے واقف ہیں جو کہ پیچھے رہتے ہیں۔

بَابُ ۵۳۰ الرُّكُوْعِ دُوْنَ الصَّفِّ

باب: صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے سے متعلق

۸۷۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

۸۷۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے انہوں نے صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کر لیا (جلدی کی وجہ سے)۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھ کو اس سے زیادہ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے لیکن تم اب آئندہ سے ایسا نہ کرنا۔

۸۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحَسِّنُ صَلٰوتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ كَيْفَ يُصَلِّيْ لِنَفْسِهٖ اِنِّيْ اُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِيْ كَمَا اُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

۸۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا اے فلاں شخص! تم اپنی نماز کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے کیا نمازی خود یہ بات نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طریقہ سے ادا کرنا چاہئے۔ (مطلب یہ ہے کہ نماز کو خشوع وخضوع اور ادب کے ساتھ پڑھنا چاہئے) اور میں پیچھے سے بھی اسی طریقہ سے دیکھتا ہوں کہ جس طریقہ سے سامنے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ۵۳۱ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کے بعد سنّت کتنی پڑھے؟

۸۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمْعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے قبل دو رکعات ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے اور دو رکعت نماز مغرب کے بعد اپنے مکان میں ادا فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں پڑھتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۵۳۲ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر سے قبل کی سنّت

۸۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

۸۷۷: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْاَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَالْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْاَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا اثْنَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيّٖنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت نماز فرض سے قبل کس قدر رکعات ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کس شخص میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ اس قدر تعداد میں رکعات ادا کرے۔ پھر فرمایا کہ جس وقت سورج بلند ہوتا تو دو رکعت ادا فرماتے اور دو پہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں سلام فرماتے (مطلب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے)۔

۸۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ نِصْفَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيْمَ فِيْ آخِرِهٖ۔

۸۷۸: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اگر طاقت نہ رکھیں تب بھی بات تو سن لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت سورج یہاں پر آتا یعنی نمازِ عصر کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز پڑھتے اور جس وقت یہاں پر آتا یعنی نماز ظہر کے وقت تو چار رکعت ادا فرماتے اور نماز ظہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور نماز ظہر کے بعد دو رکعت ادا فرماتے اور نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے لیکن دو دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے فرشتوں اور پیغمبروں اور جوان کے پیروکار ہیں مؤمنین اور مسلمین میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طریقہ سے ارشاد فرماتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

۱۱

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ

نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث

بَابُ ۵۳۳: اَلْعَمَلُ فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۸۷۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ ح وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعَیْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ یُکَبِّرُ حَتّٰی یَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

باب: نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہئے؟

۸۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جس وقت تکبیر پڑھتے نماز کے شروع کرنے کی تو آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تکبیر کہتے وقت یہاں تک کہ ہاتھ دونوں مونڈھے کے برابر تک آ جاتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر پڑھتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے) پھر جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھے تک اُٹھاتے) اور پھر ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اُٹھاتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو جب بھی ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۴ رَفْعِ الْیَدَیْنِ قَبْلَ التَّکْبِیْرِ

۸۸۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَکُوْنَا

باب: جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے

۸۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے نماز کے واسطے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جانب کے ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مونڈھوں کے برابر آ جاتے پھر تکبیر

حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ قَالَ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ۔

بَابُ ۵۳۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ

۸۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ۔

بَابُ ۵۳۶ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْاُذُنَيْنِ

۸۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِيْنَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۸۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ ابْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حِيَالَ اُذُنَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۸۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ

کہتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک پھر جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے۔ (مطلب یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھاتے) اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

باب: مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھانے کا بیان

۸۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوپر اُٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) اور ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ سجدہ میں اس طریقہ سے کرتے۔

باب: کان تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو تکبیر پڑھی اور دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی جس وقت اس سے فراغت ہوئی تو بلند آواز سے آمین پڑھی۔

۸۸۳: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت تکبیر پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے تھے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو اس طرح کرتے۔

۸۸۴: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ ﷺ نے جس

دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَحِیْنَ رَكَعَ وَ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰی حَاذَتَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ۔

وقت رکوع فرمایا تو دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک اُٹھائے۔

بَابُ ۵۳۷ مَوْضِعِ الْاِبْهَامَیْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

باب: جس وقت ہاتھ اُٹھائے تو دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو کس جگہ تک لیجائے؟

۸۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ ابْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِیْ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ۔

۸۸۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنگوٹھے کانوں کی لوتک پہنچ گئے۔

بَابُ ۵۳۸ رَفْعِ الْیَدَیْنِ مَدًّا

باب: دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اُٹھانا

۸۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَآءَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی الصَّلٰوةِ مَدًّا وَّیَسْكُتُ هُنَیْهَةً وَّیُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ۔

۸۸۶: حضرت سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی دریق میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ تین باتیں ہیں جن کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز کے دوران اُٹھایا کرتے تھے اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر پڑھتے اور سجدہ سے سر اُٹھانے کے وقت بھی تکبیر پڑھتے تھے۔

بَابُ ۵۳۹ فَرْضِ تَكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی

باب: نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ)

۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی كَمَا صَلّٰی ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۸۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ دراصل تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس نے جس طریقہ سے نماز پہلے پڑھی تھی اسی طریقہ سے نماز پڑھ کر وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا

وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

باب ٥٤٠ الْقَوْلُ الَّذِيْ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ

٨٨٨: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا۔

٨٨٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ

جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ تم پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طریقہ سے تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے دراصل بات یہ ہے کہ میں تو اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں جانتا۔ آپ ﷺ مجھ کو نماز سکھلا دیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تو نماز کے واسطے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جتنا قرآن کریم ہو سکے پڑھ لو پھر تم خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر تم سر اُٹھاؤ اور تم سکون اور اطمینان کے ساتھ سر اُٹھاؤ۔ پھر تم اس طریقہ سے نماز کو پورا کرو۔

باب: نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟

٨٨٨: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا پڑھا یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ جملے کس شخص نے کہے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کلمہ پر بارہ فرشتے دوڑے (مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کو سننے کے بعد بارہ فرشتوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس کو اُٹھا کر بارگاہ الٰہی میں پیش کروں)۔

٨٨٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اُس شخص نے کہا کہ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات سے حیرت ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے آسمان کے دروازہ کھول دیئے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس دن سے میں نے اس کلمہ کو نہیں چھوڑا۔ جس وقت سے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے یہ جملے ارشاد فرمائے۔

بَابُ ۵۴۱ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ۔

باب: نماز کے دوران ہاتھ باندھنے سے متعلق

۸۹۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں کھڑے ہوتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھ دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴۲ فِي الْاِمَامِ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

۸۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِيْ عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِيْ۔

باب: اگر امام کسی شخص کو بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے

۸۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

بَابُ ۵۴۳ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَآئِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ وَآئِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَآءِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهٗ

باب: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر کس جگہ رکھے؟

۸۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں نبیؐ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کس طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو ایک روز میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دونوں کان کے برابر کئے پھر دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا یعنی ایک ہاتھ کا پنجہ دوسرے ہاتھ کے پہونچے پر رکھا اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اس طرح سے (دونوں کان کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اُٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اُٹھائے اسی طرح سے یعنی کانوں کے برابر نہ رکھے پھر سجدہ فرمایا اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کان کے برابر کیا پھر بایاں پاؤں بچھا

الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَ حَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا۔

کر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی اپنی ران پر اور گھٹنے پر رکھ لی اور دائیں ہاتھ کی کہنی آپؐ نے دائیں ران پر رکھی لی پھر دو اُنگلی کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنایا (درمیان کی اُنگلی اور اُنگوٹھے سے) اور شہادت کی اُنگلی کو آپؐ نے اوپر اُٹھالیا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کلمہ کی یعنی شہادت کی اُنگلی کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا مانگتے تھے۔

بَابُ ۵۴۴ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے

۸۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۸۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر یعنی پشت پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى خَصْرِىْ فَقَالَ لِىْ هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّىْ قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ۔

۸۹۴: حضرت زیاد بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کے برابر میں نماز ادا کی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی پشت پر رکھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا (یعنی اشارہ کیا) جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو میں نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! تم کو کیا برا معلوم ہوا میری جانب سے انہوں نے کہا کہ یہ پھانسی دی جانے والی صورت ہے (مراد کوکھ پر ہاتھ رکھنا ہے) اور بلاشبہ نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۵۴۵ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: دورانِ نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

۸۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّىْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ۔

۸۹۵: ابوعبیدہ ؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود ؓ نے ایک آدمی کو دیکھا نماز میں جو کہ پاؤں جوڑ کر کھڑا تھا کہا کہ اس آدمی نے خلاف سنت کیا ہے اگر وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا (یعنی دونوں قدم کے درمیان کسی قسم کا فاصلہ رکھتا) اور کبھی وہ ایک پاؤں پر زور دیتا اور وہ اس کو آرام دیتا تو بہتر تھا پھر دوسرے پاؤں پر وزن دیتا اور اس کو آرام دیتا تو بہتر ہوتا۔

۸۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۸۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَیْسَرَةُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یُّصَلِّیْ قَدْ صَفَّ بَیْنَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَیْنَهُمَا کَانَ اَعْجَبَ اِلَیَّ۔

ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دونوں پاؤں کو ایک ساتھ ملا کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

بَابُ ۵۴۶ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا

۸۹۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَهٗ سَکْتَةٌ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

۸۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے نماز شروع کرنے کے بعد اور اس میں وہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴۷ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں کونسی دُعا مانگنا چاہئے؟

۸۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَکَتَ هُنَیْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ سُکُوْتِكَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

۸۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو کچھ دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا کرتے ہیں اس سکتہ کے درمیان جو تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ آخر تک۔ یعنی اے خدا مجھ کو میرے گناہوں سے اس قدر دور فرما دے جیسے کہ مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہوتا ہے اور اے خدا مجھ کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف فرما دے کہ جس طرح سے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔ اے خدا میرے گناہ برف اور پانی سے دھو دے اور اولے سے دھو دے۔

بَابُ ۵۴۸ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاٰءَةِ

باب: ایک اور دُعا

۸۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ یَزِیْدَ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ

۸۹۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر پڑھتے پھر فرماتے: اِنَّ صَلٰوتِیْ

اَبِی حَمْزَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّءَ الْاَعْمَالِ وَ سَیِّءَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

بَابٌ ۵۴۹ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ

۹۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّی الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَابِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ مطلب یہ ہے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت تمام کی تمام خداوند قدوس کیلئے ہے جو کہ تمام دنیا جہان کا پالنے والا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابع ہوں (حکم خداوندی کا) اور اے اللہ! مجھ کو نیکی کے کام میں لگا دے اور عمدہ اخلاق سے نواز دے اور تیرے علاوہ کوئی ان میں لگانے والا نہیں ہے اور مجھ کو برے کام اور برے اخلاق سے محفوظ فرما دے اور کوئی نہیں ہے تیرے علاوہ مجھ کو بچانے والا۔

باب: دوسری دعا، تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان

۹۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر پڑھتے پھر فرماتے: اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ یعنی میں نے چہرہ اس ذات کے سامنے کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اس حالت میں کہ میں ایک سچے مذہب کا پیروکار ہوں اور میں جھوٹے دین سے بیزار ہوں اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ خداوند قدوس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک بناتے ہیں۔ پس میری نماز اور قربانی اور موت وزندگی تمام کی تمام اللہ کے واسطے ہے جو کہ تمام ہی جہان کا پالنہار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں اس کے تابعدار میں سے ہوں۔ اے خدا تو بادشاہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اے خدا میرے تمام گناہ معاف فرما دے اور آپؐ کے علاوہ کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا اور مجھ کو عمدہ عادت اور خصلت عطا فرما کوئی ان میں لگانے والا نہیں ہے اور مجھ سے میری عادت دور فرما دے تیرے علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور میں تیری تابعداری میں بھلائی میں حاضر ہوں تمام کا تمام تیرا

ہی اختیار ہے اور تیری طرف برائی نہیں ہے میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری جانب جاؤں گا۔ تو صاحب برکت اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اپنے گناہ کی اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ۔

۹۰۱: حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے' پھر فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ پھر قرأت فرماتے۔

بَابٌ ۵۵۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ بَيْنَ الْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر اور قرأت کے درمیان چوتھی ثنا

۹۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ (سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ) وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے یعنی اے خدا تو پاک ہے۔ اے خدا شکر ہے تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں ہے علاوہ تیرے۔

۹۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۳: اس حدیث شریف کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابٌ ۵۵۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

۹۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ وَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ) فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ اَيُّكُمُ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ایک ذکر الٰہی

۹۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس شخص نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا آخر تک تو جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ کلمات کہے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سب کے سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلمات کو اُٹھا کر لے جائے۔

بَابُ ۵۵۲ الْبِدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ

۹۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)۔

۹۰۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَافْتَتَحُوْا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

باب: پہلے سورۂ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت کرے

۹۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرأت شروع فرماتے تھے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے تھے اور پھر سورت ملاتے تھے)۔

۹۰۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے قرأت شروع کی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔

بَابٌ ۵۵۳ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۰۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

۹۰۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلکی سی نیند آ گئی پھر آپ نے سر اُٹھایا تبسم فرماتے ہوئے۔ ہم نے دریافت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَغْفٰى اِغْفَاءَ ةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهٗ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ) ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ فِي الْجَنَّةِ اٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهٗ عَلَيَّ اُمَّتِيْ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ لِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی بھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ...... (یعنی: اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا فرمائی ہے تم بطور شکر کے اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بلاشبہ تمہارے دشمن کی جڑ کٹنے والی ہے) اور کیا تم لوگ واقف ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ جس کا میرے پروردگار نے وعدہ فرمایا ہے جنت میں اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ میری امت اس پر آئیگی پھر ایک شخص اس میں سے باہر کھینچا جائیگا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ تو میری امت ہے پروردگار فرمائے گا کہ تم واقف نہیں ہو کہ جو اس نے تمہارے بعد کیا ہے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس بدنصیب شخص نے اس طرح سے کیا کہ دین سے ہٹ گیا اور مرتد ہو گیا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین سے ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقَالَ آمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ آمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۰۸: حضرت نعیم بن مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تلاوت کی پھر سورۂ فاتحہ تلاوت کی۔ جس وقت غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جس وقت سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب وہ دو رکعت پڑھ کر اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جس وقت سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابُ ۵۵۴ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا

۹۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم لوگوں نے نہیں سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

ہم نے ان سے بھی بسم اللہ کی آواز نہیں سنی مطلب یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام حضرات آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

۹۱۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ اَبِىْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَوَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میں نے کسی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۹۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ نُعَامَةَ الْحَنَفِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا سَمِعَ اَحَدَنَا يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَّخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ خَلْفَ عُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۱۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جس وقت کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (آواز سے) پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

بَابُ ۵۵۵ تَرْكِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِىْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ نہ پڑھنا

۹۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ هِىَ خِدَاجٌ هِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّىْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِىْ وَقَالَ اقْرَاْبِهَا يَا فَارِسِىُّ فِىْ نَفْسِكَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِىْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَاسَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۹۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے' ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ہے حضرت ابو سائب نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں کبھی کبھی امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو میں سورہ فاتحہ کس طریقہ سے پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا اور پھر میرا ہاتھ دبایا اور ارشاد فرمایا: اے فارسی اپنے دِل میں پڑھ لے اس لئے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ خداوند قدوس فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگئی ہے تو نماز آدھی میرے واسطے ہے اور آدھی میرے بندہ کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے واسطے موجود

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُا يَقُوْلُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ۔

ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: جس وقت بندہ کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تمام تعریف خدا کے واسطے ہے جو کہ مالک ہے تمام جہان کا تو خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی ہے پھر بندہ کہتا ہے: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بہت مہربان اور نہایت رحم والا تو خداوند قدوس فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف بیان کی پھر بندہ کہتا ہے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہے بدلہ کے دن کا۔ تو خداوند قدوس ارشادفرماتا ہے۔ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اس کے بعد بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ میرے اور بندہ کے درمیان ہے اور میرے بندہ کے واسطے ہے کہ وہ جو کچھ مانگے پھر بندہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یعنی ہم کو سیدھا راستہ دکھلادے۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تُو نے اپنا فضل وکرم کیا۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ آخر تک۔ یعنی نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو ناراض ہوا وہ گمراہ ہو گئے۔ مذکورہ تین آیات کریمہ بندوں کے واسطے ہے وہ جو سوال کرے وہ موجود ہے۔

بَابُ ۵۵۶ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران الحمد شریف کی تلاوت لازمی ہے

۹۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۹۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۹۱۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

۹۱۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔ پھر اس سے زیادہ (یعنی سورت وغیرہ)۔

بَابُ ۵۵۷ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَآءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَاْ حَرْفًا مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ۔

باب: فضیلت سورۂ فاتحہ

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ کہ اس دوران آسمان کے اوپر سے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر کی طرف اُٹھا کر دیکھا پھر فرمایا کہ یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کہ آج سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس کے بعد اس آسمانی دروازہ میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مبارک ہو تم کو دونوں انعام عنایت کئے گئے اور تم سے قبل کسی نبی کو نہیں عطا فرمائے ایک تو سورۂ فاتحہ دوسری آخری آیات کریمہ سورۂ بقرہ کی۔ (مطلب یہ ہے کہ آمن الرسول سے لے کر ختم سورۂ بقرہ تک) یعنی اگر تم ان میں سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو تم کو اجر وثواب ملے گا۔

بَابُ ۵۵۸ تَاوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

۹۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

باب: تفسیر آیت کریمہ: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر) سے آخر تک

۹۱۶: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ان کے سامنے سے گزرے آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے آپ نے ان کو طلب فرمایا تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم نے کس وجہ سے یہ جواب دیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا خداوند قدوس نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے اہل ایمان! تم جواب دو خدا اور اس کے رسول کو جس وقت وہ تم کو ان کاموں کے واسطے طلب کرے جن سے تمہاری زندگی۔ (آخرت میں زندگی کا لطف حاصل ہو سکے) میں تم لوگوں کو ایک ایسی سورت بتلاؤں گا مسجد سے نکلنے سے قبل جو کہ بڑی آیت ہے پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ سورۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اور پہلی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی اپنی عظمت اور درجہ کے اعتبار سے وہ سورت بہت زیادہ فضیلت والی ہے اگر چہ الفاظ کے اعتبار سے وہ سورت چھوٹی اور بہت مختصر ہے۔ جس کا تذکرہ دوسری آیت کریمہ میں ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟

واضح رہے کہ سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سورت میں سات آیات کریمہ ہیں اور وہ دو مرتبہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ مبارک سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں۔

۹۱۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَ هِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ۔

۹۱۷: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس نے نہ تو توریت میں اور نہ ہی انجیل میں کوئی سورت سورۂ فاتحہ جیسی نازل فرمائی وہ اُمّ القران ہے۔ یعنی قرآن کریم کی جڑ ہے وہ سبع مثانی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ یہ سورت میرے اور میرے بندہ کے درمیان تقسیم ہوئی ہے اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

۹۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي السَّبْعَ الطُّوَلَ۔

۹۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی عطا فرمائی گئی یعنی سات سورتیں جو کہ بڑی سورت ہیں تو سبع مثانی سے مراد یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی ان سورت کو اس وجہ سے کہا کہ ایک سورت کا مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران' سورۂ نساء' سورہ مائدہ' سورۂ اعراف' سورۂ ہود اور سورۂ یونس ہیں۔

۹۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ۔

۹۱۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتیں ہیں جو بہت زیادہ لمبی ہیں۔

بَابُ ۵۵۹ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ

باب: امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورۃ فاتحہ کے) قرأت نہ کرے

۹۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۲۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سبح اسم ایک تلاوت فرمائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس سورت کو کس شخص نے تلاوت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے۔

۹۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْبِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

۹۲۱: ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا۔

بَاب ۵۶۰ تَرْكِ الْقِرَاةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَبِهٖ

باب: جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان

۹۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ۔

۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے آپ نے قرأت فرمائی تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے میں سے کسی شخص نے میرے ہمراہ تلاوت قرآن کریم کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ! میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے ہی تو مجھ کو (دورانِ نماز خیال ہوا کہ) مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن کریم کوئی شخص مجھ سے چھین رہا ہے۔ جس وقت لوگوں نے یہ بات سنی تو جس نماز میں آپ پکار کر قرأت کرتے تو کوئی شخص آپ کی اقتداء میں قرأت نہ کرتا۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک 'قرأت نہ کرتا یا سورت نہ پڑھتا' کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی سورۃ ہی نہ پڑھتا بلکہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ ضرور پڑھتا اس لئے کہ اُس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

بَابُ ۵۶۱ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ

باب: جس وقت امام جہری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورۂ فاتحہ پڑھیں

۹۲۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ

۹۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت کی نماز جہری کی امامت فرمائی پھر ارشادفرمایا: جس وقت میں بلندآواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص کچھ نہ پڑھے لیکن سورۂ فاتحہ۔

بَابُ ۵۶۲ تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

باب: آیت کریمہ: ﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (الاعراف:۲۰۴) کی تفسیر

۹۲۴: اَخْبَرَنَا جَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۹۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امام اس واسطے ہے کہ تم لوگ اس کی تابعداری کروجس وقت وہ تکبیر کہےتم بھی تکبیر کہواور جس وقت وہ قرأت کرےتم خاموش رہواور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہےتوتم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔

۹۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ۔

۹۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے وہ جس وقت تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہواور وہ جس وقت قرأت کرے تو تم خاموش رہواور غور سے سنو۔

بَابُ ۵۶۳ اِكْتِفَاءِ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ

باب: مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے

۹۲۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۹۲۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا گیا کہ کیا ہر ایک نماز میں قرأت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جی ہاں۔ ایک انصاری شخص نے کہا کہ یہ بات لازم ہوگئی۔ آپ ﷺ نے میری جانب دیکھا اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يُقْرَأْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ۔

بَابُ ۵۶۴ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَّا يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ

۹۲۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ شَيْئًا يُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

بَابُ ۵۶۵ جَهْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِيْنَ

۹۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ سے نزدیک تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ جس وقت امام لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ (صاحب نسائی شریف) حضرت عبدالرحمن رح نے فرمایا کہ اس حدیث کو رسول کریم ﷺ کا قول قرار دینا غلط ہے دراصل یہ ابودرداء ؓ کا قول ہے۔

باب: جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اس کے واسطے اس کا کیا بدل ہے؟

۹۲۷: حضرت عبداللہ بن اوفی ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قرآن کریم معمولی سا بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایسی چیز سکھلائیں جو قرآن کریم کا بدل بن سکے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہہ لو۔

باب: امام آمین بلند آواز سے پکارے

۹۲۸: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین پکارو۔ کیونکہ فرشتے بھی (ساتھ میں) آمین کہتے ہیں۔ (اس لفظ کا مطلب ہے اے خدا ہمارا عمل قبول فرمالے) پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۲۹: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہے تو تم آمین پکارو۔ اس لئے کہ فرشتے بھی آمین پکارتے ہیں اور امام بھی آمین پکارتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہوگی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۰: اس کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۹۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کسی کی آمین فرشتوں کی آمین سے ٹکرائے گی (یعنی اسی وقت ہوگی) تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَاب ۵۶۶ الْاَمْرِ بِالتَّاْمِيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کی اقتداء میں آمین کہنا اس کا حکم

۹۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو تم لوگ آمین پکارو۔ کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۶۷ فَضْلِ التَّاْمِيْنِ

باب: فضیلت آمین

۹۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص آمین پکارتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین پکارتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اور ان کی آمین برابر ہوگئی تو تم لوگوں کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۶۸ قَوْلِ الْمَاْمُوْمِ

باب: اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آ جائے تو کیا کہنا

اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ

۹۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى ...... رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

۹۳۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ وَاَنَا خَلْفَهٗ قَالَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا بَاْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ۔

چاہیے

۹۳۴: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو مجھ کو چھینک آ گئی میں نے پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ آخر تک۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو دریافت کیا کہ کس نے یہ بات نماز میں کہی تھی؟ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات میں نے کہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا بات کہی تھی؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا آخر تک۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے لیکن اس کو تیس سے زائد فرشتوں نے بھاگ کر اُٹھایا اور تمام اس بات کا لالچ کرتے تھے کہ ان کلمات کو کون اُوپر لے جائے۔

۹۳۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جس وقت آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے کچھ اپنے کانوں سے نیچے تک پھر جس وقت غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو آمین کہی تو میں نے آمین سنا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ اس دوران ایک شخص کو آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ آخر تک۔ بہرحال جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو دریافت فرمایا: یہ بات کس نے کہی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! اور میری نیت یہ جملہ کہنے سے بُری نہیں تھی۔ نبیؐ نے فرمایا: (یاد رکھو) بارہ فرشتے ہیں جو کہ اس کلمہ پر دوڑ پڑے تھے (اس بات سے اس کلمہ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے کسی جگہ نہیں ٹھہرے اور یہ کلمات عرشِ الٰہی تک یعنی بارگاہِ ربّ العالمین تک پہنچ گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند قدوس کا عرش خاص محل ہے کہ جس سے انوارِالٰہی نکلتے رہتے ہیں۔

بَابُ ٥٦٩ جَامِعِ مَا جَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ

باب: فضائل قرآن کریم

٩٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحٰرِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَاْتِيْنِي فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهٗ اِلَيَّ۔

٩٣٦: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن حشام رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: آپ پر وحی کس کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے کہ کبھی تو اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ جس طرح سے گھنٹی کی آواز (جھنکار) پھر وہ بند ہو جاتی ہے جس وقت اس کو یاد کرتا ہوں اور اس طریقہ سے وحی کا نازل ہونا مجھ کو سخت محسوس ہوتا ہے اور کبھی وحی لے کر ایک فرشتہ انسان کی صورت میں میرے پاس آتا ہے وہ مجھے بتلا دیتا ہے۔

٩٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

٩٣٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی تو وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے جس طریقہ سے کسی گھنٹی کی جھنکار ہوتی ہے جو کہ میرے اوپر سخت گذرتی ہے پھر وہ موقوف ہو جاتی ہے۔ جس وقت میں اس کو یاد کرتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک انسان کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے اور وہ فرشتہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے میں اس حکم الٰہی کو یاد کر لیتا ہوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جس وقت سخت ترین موسم سرما میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی پھر وہ وحی آنا بند ہو جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ نکلنے لگتا وحی کی سختی کی وجہ سے اس کے زور سے۔

٩٣٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٩٣٨: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نازل ہونے کی وجہ سے زحمت گوارا فرماتے اور تکلیف برداشت

وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ قَرَاَهٗ كَمَا اَقْرَاَهٗ۔

فرماتے اور (قرآن کریم کے نازل ہونے کے وقت) آپ ﷺ اپنے مبارک ہونٹ کو ہلایا کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ مجھ سے بھول ہو جائے جس پر اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ اس آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ: اے نبی! تم اپنی زبان قرآن کریم کے نزول کے وقت (ساتھ ساتھ نہ چلاؤ) جلدی قرآن کریم سیکھنے کی غرض سے' دراصل قرآن کریم کا یاد کرانا اور اس کا محفوظ کرنا تو ہمارے ذمہ ہے اور اس کے جمع کرنے اور محفوظ کرانے کی ذمہ داری ہماری ہے پھر تم اس قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاؤ تو جس وقت ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں تو تم اس کی تابعداری کرو (یعنی خاموشی' توجہ اور غور کے ساتھ) قرآن سنا کرو۔'' تو جس وقت سے مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جبرئیل خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپؐ قرآن سنتے اور وہ قرآن کی تلاوت فرماتے اسکے بعد جبرئیل تشریف لے جاتے آپؐ اسی طریقہ سے کرتے کہ جس طریقہ سے جبرئیل نے تعلیم دی تھی۔

۹۳۹: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَاَ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَنِيْهَا قُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ تَكُنْ اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ كَمَا كَانَ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ

۹۳۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے اس طریقہ سے کچھ الفاظ پڑھے کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ نے مجھ کو وہ الفاظ نہیں پڑھائے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول کریمؐ نے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس طریقہ سے رسول کریمؐ نے نہ پڑھائی (اور نہ سکھلائی ہوگی) پھر میں ان کا ہاتھ پکڑ کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے کچھ الفاظ اس طریقہ سے پڑھے کہ آپؐ نے مجھ کو اس طریقہ سے نہیں سکھلائے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ سورت تم کو کس نے سکھلائی انہوں نے کہا کہ رسول کریمؐ نے۔ میں نے عرض کیا کہ

فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

تم جھوٹ بول رہے ہو' رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے کبھی نہ پڑھائی ہوگی۔ اس کے بعد میں ان کا ہاتھ پکڑ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور ان کو میں نے پڑھتے ہوئے سنا' اس میں وہ الفاظ نہیں کہ جو الفاظ آپؐ نے تعلیم دیئے۔ رسول کریمؐ نے ہشامؓ سے فرمایا: پڑھو۔ انہوں نے پڑھا کہ جس طریقہ سے پہلے پڑھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے۔

۹۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۹۴۰: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ سے میں جس طریقہ سے پڑھتا تھا اور خود رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت تعلیم دی تھی۔ تو قریب تھا کہ میں جلدی (گفتگو) کروں لیکن میں نے ان کو مہلت دی جس وقت وہ اس سورت کی تلاوت سے فارغ ہو گئے تو میں ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان کی دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے جو کہ اس طریقہ سے مختلف ہے کہ جس طریقہ سے مجھ کو آپؐ نے تعلیم دی۔ رسول کریمؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقہ سے تلاوت کی جس طریقہ سے میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: تم اس سورت کی تلاوت کرو میں نے اسی طریقہ سے سورت تلاوت کی پھر آپؐ نے فرمایا: یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے اور قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے تو جس طریقہ سے سہولت ہو تم لوگ اسی طریقہ سے تلاوت کرو۔

۹۴۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۹۴۱: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِیْمٍ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَ تِهٖ فَاِذَا هُوَ یَقْرَؤُهَا عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِیْرَةٍ لَمْ یُقْرِئْنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِی الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَقْرَاَنِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُهَا فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِیْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ یَا عُمَرُ اِقْرَاْ یَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَیْهِ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِیْ سَمِعْتُهٗ یَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِیْ اَقْرَاَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔

ہشام بن حکیم سے سنا' سورۃ الفرقان تلاوت فرماتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں'میں نے ان کو ان الفاظ میں تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تعلیم نہیں دئے تھے تو ہو سکتا تھا کہ مذکورہ وجہ کی وجہ سے میں ان پر بحالتِ نماز ہی حملہ آور ہو جاتا لیکن میں نے انتہائی صبر سے کام لیا حتی کہ انہوں نے سلام پھیر دیا پس جس وقت وہ سلام پھیر چکے تو میں نے ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال دی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ (ٹھیک ٹھیک) بتلاؤ کہ اس سورت کو تمہیں کس نے بتلایا ہے؟ یعنی یہ سورت جو کہ میں نے ابھی ابھی سنی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھلائی اور پڑھائی ہے۔ اس پر میں نے جواب دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو خدا کی قسم مجھ کو خود یہ سورت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی ہے پھر کس وجہ سے تم اس کے خلاف کہہ رہے ہو کہ رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے۔ بہرحال آخر کار میں ان کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے اور کچھ دوسرے الفاظ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طریقہ سے کہ وہ سورت آپؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی اور یہ سورت مجھ کو آپؐ ہی پڑھا چکے ہیں۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اے ہشام تم اس کو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی کہ جس طریقہ سے میں نے ان کو یہ سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت (اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے) اے عمر رضی اللہ عنہ! تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ میں نے اس سورت کو اسی طریقہ سے تلاوت کیا کہ جس طریقہ سے مجھے پڑھایا تھا آپؐ نے فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے تو تم جس طریقہ سے قرآن

کریم کو آسان اور سہل محسوس کرو تو اسی کے مطابق تم تلاوت کرو۔

۹۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاةِ بَنِیْ غِفَارٍ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفَیْنِ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تُقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تُقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاَیُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَیْهِ فَقَدْ اَصَابُوْا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِیْثُ خُوْلِفَ فِیْهِ الْحَکَمُ خَالَفَهٗ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ مُرْسَلًا۔

۹۴۲: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا: خداوند قدوس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ اُمت ایک طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل سے معافی کا طلبگار ہوں اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں اس لئے کہ میری اُمت میں اس بات کی قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو دو طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس کی مغفرت چاہتا ہوں میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے اس کے بعد تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل آئے اور فرمانے لگے کہ خداوند قدوس نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو تین طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس سے معافی چاہتا ہوں کہ میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ فرمانے لگے کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو سات مرتبہ تلاوت کیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ ملک عرب کے سات زبان والے حضرات اپنے اپنے علاقہ کی زبان میں تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔

سات زبان میں قرآن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں ایک طریقہ سے اُمت کے تلاوت قرآن کا مطلب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ عرب میں سات قومیں ہیں اور ہر ایک کے محاورہ اور اس کے لہجہ الگ الگ ہیں لیکن قرآن کریم کو تمام حضرات ایک ہی لہجہ اور زبان میں تلاوت کریں اور ایک دوسری حدیث میں بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے: ((اُنْزِلَ عَلَی الْقُرْاٰنِ اَحْرُفٍ سَبْعَةٍ))۔

۹۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرِ بْنِ نُفَیْلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۴۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک سورت کی تعلیم دی میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے وہ ہی سورت تلاوت کی لیکن اس نے وہ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةً فَبَيْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَاُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَ تِیْ فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِیْ حَتّٰى نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَ تِیْ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ عَلَّمْتَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَاْ فَخَالَفَ قِرَاءَ تِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَیُّ اِنَّهٗ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ۔

سورت دوسرے طریقہ سے تلاوت کی میں نے عرض کیا کہ تم کو یہ سورت کس نے تعلیم دی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو یہ سورت سکھلائی۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ابھی اس جگہ سے رخصت نہ ہونا جس وقت تک کہ ہم رسول کریم ﷺ سے ملاقات نہ کر لیں۔ اس کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی میرے خلاف تلاوت کرتا ہے یعنی جو سورت جس طریقہ سے آپ ﷺ نے مجھ کو پڑھائی اور سکھلائی ہے اس کے خلاف یہ شخص اس سورت کی تلاوت کر رہا ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے ابی رضی اللہ عنہ! تم پڑھو تو میں نے وہ سورت تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہتر طریقہ سے تلاوت کی پھر آپؐ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے عمدہ طریقہ سے تلاوت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے اور ہر ایک طریقہ صحیح اور کافی ہے۔

۹۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَیٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّیْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَقَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَ تِیْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَقْرَاْتَنِیْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِیْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

۹۴۴: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے قلب میں کبھی اس قسم کی بات نہیں چھپی رہی جب سے میں نے اسلام قبول کیا جب سے یہ بات محسوس ہوئی کہ کوئی ایک آیت ایک شخص کسی طرح پڑھتا ہے اور دوسرا شخص وہی آیت دوسری طرح پڑھتا ہے۔ آخر میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ آپؐ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ جبرئیل اور میکائیل میرے پاس تشریف لائے تو جبرئیل دائیں جانب بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں جانب بیٹھ گئے جبرئیل نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک طریقہ سے تعلیم دیا کرو میکائیل نے فرمایا کہ زیادہ کراؤ' زیادہ کراؤ۔ یہاں تک کہ سات طریقہ سے پہنچ جائے اور فرمایا کہ

ہر ایک طریقہ سے تلاوت قرآن شافی اور کافی ہے۔

۹۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۹۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے اونٹ والے کی مثال ہے جس کی رسّی سے اُونٹ بندھے ہوئے ہوں اور اگر وہ اس کی حفاظت کرے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اور اگر چھوڑ دے گا تو چلے (بھاگ) جائیں گے۔

۹۴۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ كَیْتَ وَكَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَسْرَعُ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ۔

۹۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات بُری ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ میں فلاں آیت کریمہ بھول گیا بلکہ اس طریقہ سے کہنا چاہئے کہ فلاں آیت کریمہ بھلا دیا گیا (اس لئے کہ اس میں غلطی کا احساس ہوتا ہے اور لفظ بھول گیا میں لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے) اور تم لوگ قرآن کریم یاد کرتے ہو اس لئے کہ قرآن کریم سینوں سے جلد نکل جاتا ہے۔ ان جانور سے بھی زیادہ جو کہ رسّی سے بندھے ہوئے ہوں۔

بَابُ ۵۷۰ الْقِرَاءَةِ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب: سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

۹۴۷: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِیْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی الْاُوْلٰی مِنْهُمَا الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ فِی الْاُخْرٰی اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

۹۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر میں پہلی رکعت میں: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا﴾ (البقرہ:۱۳۶) جو کہ سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا ہے وہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں آیت: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:۵۲) تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۷۱ الْقِرَاءَةِ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

باب: سنت فجر میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنے سے متعلق

۹۴۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ دُحَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ كَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِیْ

۹۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی سنتوں میں ﴿قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تلاوت

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

فرمائی۔

بَابُ ۵۷۲ تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

باب: فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا

۹۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں یہ دیکھا کرتی تھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی سنتوں کو اس قدر ہلکا پڑھا کرتے تھے کہ میں کہا کرتی تھی کہ کیا سورۂ فاتحہ بھی تلاوت فرمائی یا نہیں۔

بَابُ ۵۷۳ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ

۹۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَبِيْبٍ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبُسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ۔

باب: نمازِ فجر میں سورۂ روم کی تلاوت کرنا

۹۵۰: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں سورۂ روم تلاوت فرمائی۔ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حالت ہے وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہم لوگوں کے ساتھ لیکن وہ اچھی طریقہ سے پاکی حاصل نہیں کرتے وہی لوگ قرآن کریم (کی عظمت) فراموش کرتے ہیں۔

بَابُ ۵۷۴ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

۹۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَانَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ يَعْنِى ابْنَ سَلَامَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

باب: نمازِ فجر میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت کرنا

۹۵۱: حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ آیات کریمہ سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۷۵ الْقِرَآءَةِ فِي الصُّبْحِ بِقَاف

۹۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

باب: نمازِ فجر میں سورۂ ''قٓ'' کی تلاوت سے متعلق

۹۵۲: حضرت ام ہشام سے روایت ہے کہ میں نے سورۂ قاف نہیں سیکھی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نمازِ فجر میں تلاوت کرتے

اِلاَّ مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهٗ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ۔

تھے۔

۹۵۳: حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ (ق: ۱۰) تلاوت کیا۔ حضرت شعبہ نے کہا کہ میں نے زیاد سے بازار میں ایک بڑے مجمع میں ملاقات کی تو انہوں نے سورۂ قاف تلاوت فرمائی۔

بَابُ ۵۷۶ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

باب: نمازِ فجر میں سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ تلاوت کرنا

۹۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُرَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

۹۵۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے۔

بَابُ ۵۷۷ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فجر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا

۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

۹۵۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ معوذتین کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں ان ہی دونوں سورت کو تلاوت فرمایا۔

بَابُ ۵۷۸ اَلْفَضْلُ فِيْ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فضیلت سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

۹۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ

۹۵۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت

حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ہوا آپ ﷺ اس وقت سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ یوسف سکھلا دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں پڑھ سکتے ہو کوئی سورت بہتر نہیں ہے خدا کے نزدیک سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے۔

۹۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۹۵۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چند آیات ہیں جو کہ میرے اُوپر رات میں نازل ہوئیں اور یہ کہ ان جیسی آیات کبھی بھی نہیں دیکھی گئیں ان میں سے ایک تو سورۃ الفلق اور دوسری سورۂ ناس یعنی: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

بَابُ ۵۷۹ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: بروز جمعہ نمازِ فجر میں کونسی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى۔

۹۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بروز جمعہ سورۂ الٓمٓ تَنْزِيلُ اور هَلْ أَتٰى یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر تلاوت فرماتے تھے۔

۹۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ الْمُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

۹۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں جمعہ کے دن سورۂ تنزیل السجدہ اور سورہ دہر کی تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۸۰ سُجُودِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآنِ کریم کے سجدوں سے متعلق

السُّجُودُ فِي صٓ

۹۶۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۶۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔

کریمؐ نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا اور ارشاد فرمایا: داؤد نے یہ سجدہ توبہ کیلئے فرمایا تھا۔ تو ہم لوگ شکر خداوندی بجالانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تھے اور اللہ عزوجل نے داؤد کی دعا قبول فرمائی۔

بَابُ ۵۸۱ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

باب: سورۂ نجم کے سجدہ سے متعلق

۹۶۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَ سَجَدَ مَنْ عِنْدَهٗ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

۹۶۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور جس قدر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تمام کے تمام نے سجدہ کیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا اور سجدہ نہیں فرمایا اور میں ان دنوں میں مسلمان نہیں تھا۔

۹۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا۔

۹۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا۔

بَابُ ۵۸۲ تَرْكِ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

باب: سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنے سے متعلق

۹۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ۔

۹۶۳: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت کرنی چاہئے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت نہیں کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں فرمایا۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب: سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَبِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا

۹۶۴: حضرت ابوسلمہ بن حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقت تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر جس وقت تلاوت سے فارغ ہو گئے تو لوگوں سے بیان فرمایا

انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا۔

کہ رسول کریم ﷺ نے اس میں سجدہ فرمایا ہے۔

۹۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

۹۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ انشقت میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سجدہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں۔

۹۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

۹۶۷: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

۹۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ فرمایا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں اور انہوں نے جو کہ ان دونوں سے بہتر تھے یعنی حضرت رسول کریم ﷺ۔

بَابُ ۵۸۴ السُّجُوْدِ فِیْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

باب: سورۂ اقراء میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَا اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقت اور سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ فرمایا۔

۹۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ العلق اور سورۂ اقراء

وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

میں سجدہ کیا۔

بَابُ ٥٨٥ السُّجُوْدِ فِى الْفَرِيْضَةِ

٩٧١: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمٍ هُوَ ابْنُ اَخْضَرَ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ يَعْنِى الْعَتَمَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ يَعْنِىْ سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُبِهَا حَتّٰى اَلْقٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: نماز فرض میں سجدہ تلاوت سے متعلق

٩٧١: حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۂ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ تلاوت فرمائی اور اس میں انہوں نے سجدہ فرمایا۔ جس وقت فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ سجدہ بالکل نئے قسم کا سجدہ ہے کہ جس کو کہ ہم نے کبھی نہیں کیا (اور نہ ہی سنا) ہے۔ انہوں نے فرمایا: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ فرمایا ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تھا تو ہمیشہ میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو۔

بَابُ ٥٨٦ قِرَآءَةِ النَّهَارِ

٩٧٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا فَلَمَّا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

باب: دن کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہئے

٩٧٢: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہر ایک نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو قرأت سنائی ہے تو اس نماز میں ہم تم کو (بلند) آواز سے سناتے ہیں اور جس نماز میں آپؐ نے تلاوت قرآن آہستہ سے فرمائی ہے تو ہم لوگ بھی آہستہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

٩٧٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَآءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

٩٧٣: اس کا ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

بَابُ ٥٨٧ الْقِرَاءَةِ فِى الظُّهْرِ

٩٧٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيْدِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ خَلْفَ النَّبِىِّ

باب: نمازِ ظہر میں قرأت سے متعلق

٩٧٤: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازِ ظہر ادا فرماتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کریمہ متعدد آیات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْاٰيَةَ بَعْدَ الْاٰيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذّٰرِيَاتِ۔

کریمہ کے بعد سنائی دیتی تھی سورۂ لقمان اور سورۂ ذاریات کی۔

۹۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ اَنَسٍ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۹۷۵: حضرت ابوبکر بن نضر سے روایت ہے کہ ہم لوگ مقام طف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو سورت پڑھیں دو رکعت میں یعنی سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ۔

بَابُ ۵۸۸ تَطْوِيْلِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے سے متعلق

۹۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِيْ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يُطَوِّلُهَا۔

۹۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نمازِ ظہر شروع ہو جایا کرتی تھی پھر کوئی شخص مقام بقیع جاتا تھا اور وہ قضا حاجت کے بعد وضو کرتا تھا پھر وہ واپس آتا تو اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدار میں رکعت پڑھتے تھے۔

۹۷۷: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ كَذٰلِكَ وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۹۷۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرماتے تھے تو پہلی دو رکعت میں قرآت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ایک آدھ آیت کریمہ سنایا کرتے تھے (کہ جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا بلند آواز سے پڑھتے) اور پہلی رکعت نمازِ ظہر اور نمازِ فجر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل پڑھا کرتے تھے بہ نسبت دوسری رکعت کے۔

بَابُ ۵۸۹ اِسْمَاعِ الْاِمَامِ الْاٰيَةَ فِي الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر میں امام کا آیت کریمہ پڑھنا اگر سنا جائے

۹۷۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ يُعْرَفُ بِابْنِ اَبِیْ جَمِيْلٍ الدِّمَشْقِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاَوَّلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۷۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں اور نمازِ عصر میں اور کبھی کبھی (اتفاق سے مذکورہ دونمازوں میں) ایک آدھ آیت کریمہ ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۹۰ تَقْصِيْرُ الْقِيَامِ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةَ مِنَ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم قرأت کرنا

۹۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِی الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِی الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

۹۷۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے۔ کبھی ایک آدھ آیت کریمہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت سے طویل فرماتے تھے اور نمازِ فجر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور نمازِ عصر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور دوسری رکعت کو چھوٹی کرتے یعنی مختصر پڑھتے۔

بَابُ ۵۹۱ الْقِرَاءَةِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی شروع کی دو رکعت میں قرأت

۹۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

۹۸۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورت پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت کریمہ اس طریقہ سے پڑھتے تھے کہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور آپ

وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ كَانَ يُطِيْلُ اَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت طویل پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کی شروع والی دو رکعت میں قرأت

۹۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

۹۸۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورت پڑھا کرتے تھے اور ایک آدھ آیت کریمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے کہ ہم لوگ وہ آیت کریمہ سن لیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی یعنی مختصر کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

۹۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

۹۸۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورت پڑھا کرتے تھے۔

۹۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۹۸۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں سورۂ واللیل پڑھتے اور نمازِ عصر میں اس سورت کے برابر پڑھتے اور نمازِ فجر میں اس سورت سے لمبی سورت اور طویل سورت پڑھا کرتے تھے جیسے کہ سورۂ دہر اور سورۂ مرسلات یا سورۂ ق اور سورۂ رحمٰن۔

بَابُ ۵۹۳ تَخْفِيْفِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق

۹۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوْءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا قَالَ زَيْدٌ وَ كَانَ عُمَرُ بْنُ

۹۸۴: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ پانی لے کر آؤ۔ پھر فرمایا کہ میں نے کسی امام کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ نبی کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو تم لوگوں کے

عَبْدِالْعَزِيْزِ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَ يُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ۔

امام کی نماز سے زیادہ۔ زید نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ جو کہ اس زمانہ کے خلیفہ اور امام تھے وہ رکوع اور سجدہ عمدہ طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے اور وہ قیام اور قعود کو مختصر کرتے۔

۹۸۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِطُوْلِ الْمُفَصَّلِ۔

۹۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہو لیکن فلاں شخص البتہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے سلیمان نے کہا کہ وہ نماز ظہر کی پہلی دو رکعت کو ہلکا پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکا کرتے تھے نماز عصر کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں مفصل کی متوسط سورت تلاوت فرماتے تھے اور نمازِ فجر میں مفصل کی طویل سورت تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۵۹۴ الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

باب: نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھنا

۹۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِى الْعَصْرِ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ۔

۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتدا میں اس طرح کی نماز نہیں پڑھی جیسی نماز' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز ہو مگر یہ کہ فلاں صاحب کی اقتدا میں جو نماز پڑھی (مطلب یہ کہ فلاں صاحب کی نماز' نبیؐ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے) اور وہ صاحب نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت کو طویل کر کے پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتے اور نمازِ عصر کو مختصر پڑھتے اور نمازِ مغرب کی رکعات میں مفصل کی چھوٹی سورت تلاوت فرماتے اور نماز عشاء میں سورۂ والشمس پڑھتے اور اسکے برابر جو سورت ہیں اور نمازِ فجر میں دو سورت طویل پڑھتے۔

باب ۵۹۵ الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

باب: نمازِ مغرب میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کی تلاوت کرنا

۹۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

۹۸۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے پانی کھینچنے والوں میں سے ایک صاحب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلٰى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَلَا قَرَاْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا۔

کے پاس سے گذرے اور اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ نماز مغرب ادا کرنے میں مشغول تھے کہ انہوں نے نماز مغرب میں سورۂ بقرہ شروع فرما رکھی تھی تو وہ شخص نماز ادا کر کے رخصت ہوگیا۔ پھر یہ خبر رسول کریمؐ تک پہنچ گئی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم فتنہ برپا کر رہے ہو کیا تم فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم نماز میں کس وجہ سے سورۂ شمس وغیرہ تلاوت نہیں کرتے ہو۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تمہاری طویل قرأت کی وجہ سے لوگ نماز سے پریشان ہو کر نماز باجماعت میں شرکت کرنا ترک کردیں۔ اس وجہ سے مختصر سورتیں فرض نماز میں تلاوت کیا کرو۔

بَابُ ۵۹۶ اَلْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ والمرسلات کی تلاوت

۹۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنَ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۸۸: حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مرض الموت میں) مکان میں نمازِ مغرب ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والمرسلات کی تلاوت فرمائی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

۹۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

۹۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات سنی ہے۔

بَابُ ۵۹۷ اَلْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ والطور کی تلاوت کرنا

۹۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

۹۹۰: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ والطور کی تلاوت نمازِ مغرب میں فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۹۸ اَلْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ حم دخان کی تلاوت

۹۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ اَنَّ

۹۹۱: حضرت عبداللہ بن عقبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب میں سورۂ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔

بَابُ ۵۹۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِآلمٓصٓ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ ''المص'' کی تلاوت کرنا

۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِالْمَلِكِ اَتَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ المص۔

۹۹۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مروان سے فرمایا اے ابوالملک تم نمازِ مغرب میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ پڑھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ نئی بات ہے یا اس طریقہ سے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں طویل سورت تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے یعنی المص اور سورۂ اعراف۔

۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ تَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ۔

۹۹۳: حضرت مروان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم نمازِ مغرب میں مختصر سورت تلاوت کرتے ہو حالانکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طویل سورت دو طویل سورت میں سے تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ طویل سورت کونسی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ اعراف۔

۹۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَاَبُوْحَيْوَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۹۹۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب میں سورۂ اعراف دو رکعت میں تلاوت کی۔

بَابُ ۶۰۰ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب میں کونسی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۹۵: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ

۹۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ نمازِ مغرب کی سنّت میں اور نمازِ فجر کی سنت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

بَابُ ۶۰۱ الْفَضْلُ فِيْ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۹۹۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّهٗ۔

۹۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهٗ مَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ۔

۹۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۹۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

باب: سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی فضیلت سے متعلق

۹۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سریہ کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن کریم تلاوت کرتا تھا پھر آخر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص سے دریافت کرو وہ شخص کس وجہ سے اس طریقہ سے کرتا ہے؟ لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس شخص نے جواب دیا کہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں خداوند قدوس کی صفت ہے اس وجہ سے مجھ کو اس سورت کا پڑھنا بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہہ دو کہ خداوند قدوس اسے دوست رکھتا ہے۔

۹۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور لازم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کونسی شے لازم ہوگئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔

۹۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو متعدد مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۹۹: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اَعْرِفُ اِسْنَادًا اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اجر وثواب کے اعتبار سے تہائی قرآن کے برابر ہے۔

بَابُ ٦٠٢ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

باب: نماز عشاء میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت

۱۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالضُّحٰى وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔

۱۰۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور طویل سورت پڑھائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ تم کیا فتنہ برپا کرو گے اے معاذ! (رضی اللہ عنہ) سورۂ اعلیٰ اور سورۂ والضحیٰ اور سورۂ انفطار کس طرف چلی گئیں یعنی تم نے ان سورتوں کو کس وجہ سے نماز میں نہیں پڑھا؟

بَابُ ٦٠٣ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

باب: نماز عشاء میں سورۂ ''والشمس'' پڑھنا

۱۰۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۱۰۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اور اس کو انہوں نے لمبا کر دیا تو ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے۔ اس شخص کو جس وقت یہ خبر ہوئی کہ (اس کو منافق قرار دیا گیا) تو وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو جس وقت امامت کرو تو تم سورۂ والشمس اور سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ اور سورۂ اقراء پڑھو۔

۱۰۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ

۱۰۰۲: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۂ والشمس

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِى صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسی دوسری سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۰۴ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

باب: سورۂ والتین نماز عشاء میں تلاوت کرنا

۱۰۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۱۰۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی۔

بَابُ ۶۰۵ الْقِرَاءَةِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب: عشاء کی پہلی رکعت میں کونسی سورت پڑھی جائے؟

۱۰۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِى الْعِشَاءِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۱۰۰۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔

بَابُ ۶۰۶ الرُّكُوْدِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

باب: شروع کی دو رکعت کو طویل کرنا

۱۰۰۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْعَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ حَتّٰى فِى الصَّلَاةِ فَقَالَ سَعْدٌ اَتَّئِدُ فِى الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

۱۰۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری ہر ایک بات اور ہر ایک عمل کے بارے میں لوگ شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی۔ (شکایت کرتے ہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں شروع کی دو رکعات میں قرأت کو لمبا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات میں قرأت نہیں کرتا اور میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ یہی گمان ہے۔

۱۰۰۶: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُلَيَّةَ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ دَاوُدَ الطَّائِىِّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَرَةَ قَالَ

۱۰۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے چند حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی اور عرض کیا کہ خدا کی قسم وہ عمدہ طریقہ سے نماز

وَقَعَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِيْ سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْا وَاللّٰهُ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

ادا نہیں کرتے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں اور میں اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کرتا اور میں شروع کی دو رکعات کو طویل کرتا ہوں اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو بھی یقین ہے تم سے کہ تمہاری شکایت بیکار ہے اور واقعی آپ نبیؐ کے طریقہ کے مطابق چلتے ہیں اور سنّتِ نبویؐ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

بَابُ ٦٠٧ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

١٠٠٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَاُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِيْ عَشْرِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَاَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

١٠٠٧: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان تمام سورتوں سے واقف ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ سورتیں بیس ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سورتوں کو دس رکعات میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر داخل ہوئے۔ اسکے بعد علقمہؒ باہر کی جانب نکلے۔ حضرت شقیق نے بیان فرمایا کہ ہم نے ان سے دریافت کیا ان سورت سے متعلق تو انہوں نے بیان فرمایا۔

١٠٠٨: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ قَالَ هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

١٠٠٨: حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نقل کیا کہ میں نے مفصل کو (یعنی اس کی تمام سورتوں کو یعنی سورۂ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورت کو) ایک ہی رکعت میں تلاوت کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہو گیا اور میں ان سورتوں کو شناخت کرتا ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ شامل کر کے پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مفصل کی بیس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر ایک رکعت میں دو دو سورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

١٠٠٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ قَرَاْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ

١٠٠٩: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں پوری مفصل کی سورتیں پڑھ دیں انہوں نے فرمایا کہ کیا شعر کی طرح سے تم اڑتے ہوئے چلے گئے لیکن

لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔

رسول کریم تو سورت کو جوڑ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وہ مفصل کی بیس سورتیں تھیں یعنی ''حٰم'' سے لے کر آخر قرآن کریم تک۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ قرآن کریم کی سورت کو تین حصوں پر تقسیم فرمایا گیا ہے:

1. مفصل کی سورتیں
2. اوسط والی سورتیں
3. قصار روالی سورتیں

اور مفصل والی سورت میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مفصل کی سورتیں سورۂ ''ق'' سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورۂ ''صف'' سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورۂ ''ملک'' سے اور بعض فرماتے ہیں کہ سورۂ ''اعلیٰ'' سے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۶۰۸ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ

باب: سورت کا کوئی حصہ نماز میں پڑھنا

۱۰۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدِيْثًا رَفَعَهُ اِلَى ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى اَوْ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

۱۰۱۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا میں اُس روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی جانب رخ فرما کر نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھے اور سورۂ مؤمنون شروع فرمائی۔ پس جس وقت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے تذکرہ پر پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی ہوگئی آپ ﷺ نے رکوع کر لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ اس جگہ آیت کریمہ: ﴿ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴾ [المؤمنون: ٤٥] مذکورہ آیت کریمہ مراد ہے پھر آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی اور آپ ﷺ نے رکوع فرما دیا۔

بَابُ ۶۰۹ تَعَوُّذِ الْقَارِئِ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ

باب: جس وقت دورانِ نماز عذابِ الٰہی سے متعلق آیت کریمہ تلاوت کرے تو اللہ سے پناہ مانگے

۱۰۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَاَ فَكَانَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ

۱۰۱۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں پس جس وقت عذاب الٰہی سے متعلق آیت کریمہ آتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور خداوند قدوس کی پناہ مانگتے اور جس وقت آیت رحمت

رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔

نازل ہوتی تو رک جاتے اور دعا مانگتے اور دوران رکوع سبحان ربی العظیم پڑھتے۔

بَابٌ ٦١٠ مَسْأَلَةُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

باب: رحمت کی آیت پڑھنے پر رحمت کی دُعا کرنا

۱۰۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ۔

۱۰۱۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء ایک رکعت میں تلاوت فرمائی جس وقت رحمت کی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگتے اور جس وقت آیت عذاب تلاوت فرماتے تو اس (اللہ عزوجل) کی پناہ مانگتے۔

بَابٌ ٦١١ تَرْدِيدِ الْآيَةِ

باب: ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا

۱۰۱۳: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

۱۰۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوگئے اور ایک آیت کریمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کر دی (یعنی صبح ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی آیت کریمہ تلاوت فرماتے رہے) اور وہ آیت کریمہ یہ تھی: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدۃ:۱۱۸) یعنی اے خدا اگر تو بندوں پر عذاب نازل کر دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو مغفرت فرمادے تو تو بلاشبہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (واضح رہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ عیسیٰ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے)۔

بَابٌ ٦١٢ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

باب: آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

۱۰۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۰۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوش تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَىْ بِقِرَاءَ تِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوْا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً۔

اپنے احباب کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے تو قرآن کریم بلند آواز سے تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو نعوذ باللہ قرآن کریم کو برا کہتے اور جس ذات نے قرآن کریم نازل فرمایا اور جو قرآن کریم لے کر حاضر ہوئے (جبرئیل) اس کو بھی برا بھلا کہتے اس پر خداوند قدوس نے اپنے پیغام لانے والوں سے ارشاد فرمایا تم اتنی آواز میں نہ پکارو۔ مطلب یہ ہے کہ تم قرآن کریم بہت زیادہ آواز سے نہ پڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ مشرکین قرآن کریم سن لیں اور قرآن کریم کو برا کہہ دیں اور نہ بہت زیادہ آہستہ سے قرآن کریم پڑھو کہ تمہارے ساتھی نہ سن سکیں بلکہ تم درمیان درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ وہ راستہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھی سن لیں اور باہر والے کافر نہ سنیں۔

۱۰۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهٗ اَصْحَابُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً۔

۱۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم بلند آواز سے قرآن کریم تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو وہ لوگ قرآن کریم کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کریم لے کر آیا ہے اس کو بھی برا کہتے اس وجہ سے آپ ﷺ قرآن کریم کو ہلکی آواز سے پڑھنے لگے اس قدر آہستہ سے کہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کو بھی نہ سنائی دے سکے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (الاسراء:۱۱۰) نازل فرمائی۔

بَابُ ۶۱۳ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ۔

۱۰۱۶: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو (مسجد میں) سنتی تھی اور میں اپنی چھت کے اُوپر ہوتی تھی۔

بَابُ ۶۱۴ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا

۱۰۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۱۷: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس

عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا۔

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ٦١٥ تَزْيِيْنِ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ

باب: قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا

١٠١٨: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

١٠١٨: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

١٠١٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهٖ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ۔

١٠١٩: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرآن کریم کو اپنی (عمدہ) آواز سے زینت دو۔ ابن عوسجہ نے فرمایا میں اس بات کو بھول گیا تھا تو مجھ کو یہ بات ابن مزاحم نے یاد دلائی۔

١٠٢٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

١٠٢٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کسی شے کو اس طریقہ سے نہیں سنتا کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کو سنتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کہ عمدہ آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

١٠٢١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔

١٠٢١: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جس طرح کسی اچھی آواز والے نبی کی زبان سے قرآن سنتے ہیں۔

١٠٢٢: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ

١٠٢٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کا لہجہ عطا فرمایا گیا ہے۔

لَقَدْ اُوْتِیَ مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

''مزامیر'' کی تشریح:

عربی زبان میں مزامیر کا لفظی ترجمہ بانسری ہے لیکن عظمت قرآن کے پیش نظر اس جگہ ترجمہ لہجہ اور آواز سے زیادہ مناسب ہے یعنی جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا گلا تھا تو تمہارا گلا بھی ایسا ہی ہے اور تم قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کیا کرو۔ واضح رہے کہ قرآن کریم کو عمدہ لہجہ سے پڑھنا عندالشرع مطلوب ہے لیکن حروف کو اپنی مقدار سے کم، زیادہ نہ کرو۔

۱۰۲۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَ ةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری عطا کی گئی ہے یعنی تمہارا گلا اور لہجہ حضرت داؤد جیسا ہے۔

۱۰۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَ ةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت قرآن کریم سنی تو ارشاد فرمایا کہ ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلٰى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ قَالَتْ مَالَكُمْ وَصَلَاتِهٖ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَ تَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَ ةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۰۲۵: حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت اور نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا تعلق ہے؟ پھر انہوں نے بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو کہ وہ قرأت بالکل صاف تھی اور ایک ایک کر کے ہر ایک حرف علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔

بَابُ ۶۱۶ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ

باب: بوقت رکوع تکبیر پڑھنا

۱۰۲۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهٗ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ

۱۰۲۶: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابوہریرہ کو مدینہ میں مروان نے خلیفہ مقرر کیا تو وہ جس وقت نماز فرض کے واسطے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر فرماتے پھر جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر تکبیر کہتے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے واسطے

الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِىَ صَلَاتَهٗ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جھک جاتے پھر جس وقت دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اُٹھ جاتے تو تکبیر کہتے اور اس طریقہ سے وہ پوری نماز میں کرتے پھر جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی اور سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں نماز پڑھنے کے اعتبار سے۔

بَابُ ۶۱۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حِذَاءَ فُرُوْعِ الْاُذُنَيْنِ

باب: بوقت رکوع کانوں تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۲۷: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِىِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۲۷: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے جس وقت تکبیر فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے دونوں کان کی لو تک۔

بَابُ ۶۱۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: دونوں مونڈھے تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۱۰۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک اور اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے۔

بَابُ ۶۱۹ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: مونڈھوں تک ہاتھ نہ اُٹھانا

۱۰۲۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ۔

۱۰۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتلا دوں پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے دونوں ہاتھ اُٹھائے پہلی مرتبہ میں (یعنی جس وقت نماز شروع کی) پھر ہاتھ نہ اُٹھائے۔

بَابُ ۶۲۰ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع میں پشت برابر رکھنا

۱۰۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

۱۰۳۰: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو کہ اپنی پشت کو برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں۔

بَابُ ۶۲۱ اَلْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: کس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟

۱۰۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ۔

۱۰۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ سیدھے اور ٹھیک ہو جاؤ۔ رکوع اور سجدہ میں اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دونوں ہاتھ کو کتے کی طرح سے رکوع اور سجود میں نہ پھیلائے۔

(۱۲)

کِتَابُ التَّطْبِيقِ

کتاب تطبیق کی

۱۰۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اِذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۲: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکے مکان میں تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا یہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت فرمائی اور ہم دونوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ نہ تو اذان پڑھی اور نہ اقامت اور فرمایا: جس وقت تم تین آدمی ہوں تو تم اسی طرح سے کرو اور جس وقت تین سے زیادہ مقتدی ہوں تو تمہارے میں سے کوئی شخص امامت کرے اور چاہئے کہ اپنی دونوں ہتھیلی کو بچھائے اپنی رانوں پر۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف کو۔

۱۰۳۳: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرُّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ اَصَابِعِنَا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

۱۰۳۳: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا ہم لوگوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی ان کے مکان میں اور وہ ہمارے درمیان میں کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اُٹھا دیئے اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۳۴: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ

۱۰۳۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو نماز کی تعلیم دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ۔

اور آپ نے تکبیر پڑھی جس وقت آپ رکوع فرمانے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ نے گھٹنوں کے درمیان میں رکھ لئے اور رکوع کیا جس وقت یہ حدیث مسعود رضی اللہ عنہ کے علم میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی نے درست فرمایا اور پہلے اسی طریقہ سے حکم تھا پھر رکوع میں دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا۔

بَابُ ۶۲۳ نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: اس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ اَبِيْ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

۱۰۳۵: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور دونوں ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں کے درمیان میں رکھا پھر میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح کیا یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ہم کو اس سے منع فرمایا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم ہوا۔

۱۰۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ اَبِيْ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا اِلَى الرُّكَبِ۔

۱۰۳۶: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے والد حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے ہم اس طریقہ سے کرتے تھے پھر ہم کو حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا۔

بَابُ ۶۲۴ الْاِمْسَاكِ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَاَمْسِكُوْا بِالرُّكَبِ۔

۱۰۳۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا مسنون ہے تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّمَا السُّنَّةُ الْاَخْذُ بِالرُّكَبِ۔

۱۰۳۸: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا ہی مسنون ہے۔

بَابُ ۶۲۵ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟

۱۰۳۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اَتَيْنَا

۱۰۳۹: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ (آپ

اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَهٗ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَا فٰى بِمِرْ فَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

فرمائیں کہ) رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز کو کس طریقہ سے ادا فرماتے تھے؟ چنانچہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھ دیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پیٹ) سے جدا رکھیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) فرمایا یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا۔

بَابُ ٦٢٦ مَوَاضِعِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دوران رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ رہیں؟

۱۰۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا۔

۱۰۴۰: حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کے سامنے اس طریقہ سے نماز ادا کروں جیسے میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ہم نے کہا کہ ضرور پڑھو۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر لیں اور اپنی دونوں بغل کو کھول دیا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر ہر ایک عضو جم گیا۔ پھر سر اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا تو دونوں بغل کھول دیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا پھر چاروں رکعات میں اس طریقہ سے کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپؐ اسی طریقہ سے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے۔

بَابُ ٦٢٧ التَّجَافِي فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع بغلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق

۱۰۴۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ اَلَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ

۱۰۴۱: حضرت سالم براد سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو نمازِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ سکھلا دوں؟ ہم نے عرض کیا کہ ضرور۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہہ دی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا حتی کہ جس وقت ہر

جَا فِي بَيْنَ اِبْطَيْهِ حَتّٰى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ هٰكَذَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ۔

ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور چاروں رکعات اسی طریقہ سے ادا کیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۶۲۸ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: بحالتِ رکوع اعتدال اختیار کرنے سے متعلق

۱۰۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

۱۰۴۲: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ تو نیچا کرتے نہ اونچا کرتے (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اور پشت مبارک) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

بَابُ ۶۲۹ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: بحالت رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا

۱۰۴۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا۔

۱۰۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قسی'' ''حریر'' اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور بحالتِ رکوع قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

''قسی'' کیا ہے؟

قسی ایک کپڑے کا نام ہے جو کہ ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اس کی نسبت قس کی جانب کی گئی ہے جو کہ ایک جگہ کا نام ہے اور حریر خالص ریشم کو کہا جاتا ہے بہر حال مردوں کے واسطے ان اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

۱۰۴۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۱۰۴۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے کے پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۱۰۴۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوٗدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

۱۰۴۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور میں یہ بات نہیں کہتا ہوں کہ تم کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہن لینے سے اور قسی

نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۱۰۴۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۱۰۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

بَابُ ۶۳۰ تَعْظِيْمِ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ...... سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

بَابُ ۶۳۱ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ

اور سرخ رنگ کے کپڑے پہن لینے اور کسم میں رنگ دیئے ہوئے کپڑے پہن لینے سے اور رکوع میں قرات کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور کسم میں رنگین کپڑے پہن لینے سے اور سونے کی انگوٹھی اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور دوران رکوع تلاوت قرآن سے منع فرمایا۔

باب: دوران رکوع پروردگار کی عظمت کرنا

۱۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اپنے حجرۂ مبارک کا) پردہ اُٹھایا اور اس وقت لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز ادا کرنے کے لئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو البتہ پیغمبر کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں لیکن سچا خواب کہ اس کو مسلمان دیکھے یا اور کوئی دوسرا شخص اس کے واسطے دیکھے پھر فرمایا کہ تم لوگ خبردار ہو جاؤ کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن رکوع میں تم لوگ عظمت بیان کرو اپنے پروردگار کی اور تم لوگ سجدے میں دُعا کے واسطے کوشش کرو کیونکہ اس میں دُعا کا قبول ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ سجدہ بہت زیادہ عاجزی پر مشتمل ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندہ پر رحم کرے اور جو چیز مانگے وہ شے ملے۔

باب: بوقت رکوع کیا پڑھے؟

۱۰۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور اس میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) فرمایا اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) فرمایا۔

بَابُ ۶۳۲ نَوْعٍ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَيَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

باب: رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ میں سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فرماتے تھے۔

بَابٌ ۶۳۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَانِيْ قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

باب: رکوع میں تیسرا کلمہ کہنا

۱۰۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

بَابٌ ۶۳۴ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي النَّسَائِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

باب: رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات میں حاضر ہوا تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو سورۂ بقرہ کے برابر ٹھہرے رہے (یعنی اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: سُبْحٰنَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءَ وَالْعَظْمَةِ آخر تک۔

بَابٌ ۶۳۵ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۰۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّی الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعِظَامِیْ وَمُخِّی وَعَصَبِیْ۔

باب: دوران رکوع پانچویں قسم کا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعِظَامِیْ وَمُخِّی وَعَصَبِیْ۔

بَابٌ ۶۳۶ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۰۵۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ

۱۰۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ دَمِیْ وَ لَحْمِیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعًا يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَ مُخِّیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵: حضرت محمد بن مسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز نفل ادا فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران رکوع یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ پھر رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسہ کیا۔ تُو میرا پالنے والا ہے' میرے کان اور میری آنکھ اور گوشت اور خون اور صفرہ اور پٹھے تمام کے تمام خدا کے سامنے جھک گئے ہیں جو کہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

بَابُ ۶۳۷ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِی الرُّكُوْعِ

۱۰۵۶: اَخْبَرَنَا عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّ كَانَ بَدْرِيًّا قَالَ

باب: دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے کے متعلق

۱۰۵۶: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بدری تھے

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلُ نِ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا اَدْرِيْ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ قَالَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِيْ وَاَرِنِيْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّا فَاَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اِقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَاِذَا صَنَعْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُهٗ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

یعنی (غزوۂ بدر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شریک جہاد ہوئے تھے) کہ اس دوران ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ اس شخص کو دیکھ رہے تھے لیکن اس شخص کو اس کا علم نہیں تھا جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر ارشاد فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تم (دوبارہ) نماز پڑھو۔ اس شخص نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں تو بالکل تھک چکا ہوں آپ ﷺ مجھے سکھلا دیں اور فرمائیں کہ کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز ادا کرنا چاہو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو۔ پھر وہ شخص کھڑا ہو گیا اور جانب قبلہ چہرہ کر کے تکبیر پڑھو۔ پھر قرآن کریم پڑھو اس کے بعد تم سکون اور اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر تم سر اُٹھاؤ اور سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو۔ جس وقت تم اس طریقہ سے کرلو گے تو تم (واقعی صحیح طریقہ سے) نماز ادا کرلو گے اور تم اس میں جس قدر کمی کرو گے تو تم درحقیقت میں نماز میں کوتاہی کے مرتکب ہو گے۔

بَابُ ٦٣٨ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ

باب: عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا

١٠٥٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ۔

۱۰۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رکوع اور سجدہ کو مکمل کرو جبکہ تم رکوع اور سجدہ کرو۔

بَابُ ٦٣٩ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا

١٠٥٨: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

۱۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے جس وقت نماز شروع

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هٰكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلٰى نَحْوِ الْأُذُنَيْنِ۔

فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرماتے۔ جناب قیس نے نقل فرمایا ہے کہ دونوں کان تک۔

بَابُ ۶۴۰ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوْعِ الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے اُٹھتے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھانا

۱۰۵۹: اَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔

۱۰۵۹: حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت دونوں کانوں کی لو تک۔

بَابُ ۶۴۱ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: جس وقت رکوع سے سر اُٹھائے تو ہاتھوں کا دونوں مونڈھے تک اُٹھانا کیسا ہے؟

۱۰۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۰۶۰: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو اسی طریقہ سے کرتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے اور دونوں سجدہ کے درمیان ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

بَابُ ۶۴۲ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھ نہ اُٹھانے کی اجازت

۱۰۶۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے سامنے حضرت رسول کریم ﷺ جیسی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز ادا کی تو ہاتھ نہیں اُٹھائے لیکن ایک مرتبہ (یعنی جس وقت نماز شروع فرمائی تو ایک مرتبہ

وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

اس وقت ہاتھ اُٹھائے۔

مسئلہ رفع الیدین:

مندرجہ بالا حدیث اوراس جیسی دیگر احادیث سے احناف نے یہ دلیل پیش فرمائی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع اور رکوع سے اُٹھنے کے وقت رفع یدین نہ کرنا افضل ہے (لیکن اگر کسی نے رفع یدین کرلیا تو نماز میں کوئی کراہت نہ ہوگی) حضرات حنفیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین کے ترک کرنے کی احادیث اوراس سلسلہ کی روایات دراصل حکم قرآن کے زیادہ قریب ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ﴾ اس حکم کے یہ بات زیادہ مناسب اوراس کے شایان شان ہے کہ نماز میں پرسکون طریقہ سے کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ نماز میں جس قدر حرکات کم ہوں گی وہ حکم فرض کے زیادہ مطابق ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ مستحکم ہے اوراس روایت میں کسی قسم کا اضطراب نہیں پایا جاتا۔ لیکن اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف ہے اوران سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے تفصیل کیلئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ (قاسمی)

بَابُ ۶۴۳ مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَه مِنَ الرُّکُوْعِ

باب: جس وقت امام رکوع سے سر اُٹھائے تو اس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۰۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَهُمَا کَذٰلِكَ اَیْضًا وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُوْدِ۔

۱۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اوراسی طریقہ سے ہاتھ اُٹھاتے جس وقت رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر پڑھتے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے اور سجدہ میں ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

۱۰۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۱۰۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے تھے۔

بَابُ ۶۴۴ مَا يَقُوْلُ الْمَاْمُوْمُ

باب: مقتدی جس وقت رکوع سے سر اُٹھائے تو اس وقت کیا کہنا چاہئے؟

۱۰۶۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۱۰۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھوڑے سے دائیں جانب سے نیچے گر گئے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے واسطے حاضر ہوئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور وہ جس وقت رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) پڑھے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔

۱۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا۔

۱۰۶۵: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اُٹھایا اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہا تو ایک شخص نے کہا: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ کلمہ کہنے والا کون ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اس کلمہ پر پہلے حاصل کرنے کے لیے جھپٹتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ۶۴۵ قَوْلِهٖ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

باب: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۰۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۰۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

۱۰۶۷: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک...

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَالْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَبْعُ كَلِمٰتٍ وَّهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ۔

روز خطبہ دیا اور ہم لوگوں کو (نماز کے) طریقے سکھلائے پھر ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو تم لوگ صفیں کھڑی کرو اور تم لوگوں میں سے ایک شخص امامت کرے جس وقت امام تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عزوجل اس کو قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور تم لوگ رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے پہلے امام رکوع کرتا ہے اور تم لوگوں سے قبل سر اُٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم لوگوں سے قبل سر اُٹھائے گا اور تم لوگ اس کے بعد سر اُٹھاؤ گے۔ پس تم لوگوں کا رکوع بھی اس کے رکوع کے برابر ہوگا اور جس وقت امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ عزوجل تمہارا کہنا سن لے گا کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر کی زبان سے ارشاد فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) مطلب یہ ہے کہ سن لیا اللہ نے۔ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کرو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم لوگوں سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اُٹھاتا ہے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: پھر اس جانب کی کمی دوسری جانب سے پوری ہو جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص بیٹھ جائے اور تمہارے بیٹھنے میں ہر ایک شخص اس طریقہ سے کہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک۔ یہ کلمات نماز میں التحیات میں پڑھے جاتے ہیں۔

بَابُ ۶۴۶ قَدْرِ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا ہوا جائے

۱۰۶۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ

۱۰۶۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اُٹھانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا یہ تمام کے تمام برابر ہوتے تھے۔

بَابُ ٦٤٧ مَا يَقُوْلُ فِىْ قِيَامِهٖ ذٰلِكَ

باب: جس وقت رکوع سے کھڑا ہوتو کیا کہنا چاہئے؟

١٠٦٩: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ۔

١٠٦٩: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو اس کے بعد فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْاَءَ الْاَرْضِ وَ مِلْاَءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ ''اے اللہ! پالنے والے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے علاوہ جس پر تم چاہو۔''

١٠٧٠: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مِيْنَاسٍ الْعَدَنِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ۔

١٠٧٠: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرما کر سجدہ میں جانا چاہتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْاَءَ الْاَرْضِ وَ مِلْاَءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ۔

١٠٧١: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ اُمَيَّةَ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

١٠٧١: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) فرماتے پھر فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ......۔ ''اے پالنے والے ہمارے' تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پھر اس کے بعد جس کو تو چاہے۔ اے تعریف اور بڑائی کے لائق تیری ذات اعلیٰ ہے۔ بندوں نے کہا اور ہم سب تیرے بندہ ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے تیرے دیئے ہوئے انعام کو اور تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا۔''

١٠٧٢: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ

١٠٧٢: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رات نماز

حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِی عَبْسٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَسَمِعَہٗ حِیْنَ کَبَّرَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذَا الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ وَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَکَانَ قِیَامُہٗ وَرُکُوْعُہٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَسُجُوْدُہٗ وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

ادا کی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی تو ارشاد فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ذُا الْجَبْرُوْتِ آخر تک اور رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ)) فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ ﷺ نے ((لِرَبِّیَ الْحَمْدُ)) اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی)) فرمایا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ اور آپ ﷺ کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدوں کے درمیان کا قعدہ قریب قریب ہے۔

بَابُ ۶۴۸ اَلْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ

باب: رکوع کے بعد دُعاءِ قنوت پڑھنا

۱۰۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

۱۰۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک ماہ تک رکوع کرنے کے بعد دُعا قنوت پڑھی اور آنحضرت ﷺ قبیلہ رعد اور ذکوان اور عصیہ کے واسطے بد دُعا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

بَابُ ۶۴۹ اَلْقُنُوْتِ فِی صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر میں دُعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ قَالَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ۔

۱۰۷۴: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز فجر میں دُعاءِ قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ قَامَ هُنَیْهَةً۔

۱۰۷۵: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک دوسرے شخص نے نقل کیا جس نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر ادا کی تھی اس نے کہا کہ جس وقت آپ ﷺ نے ((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ)) کہا دوسری رکعت میں تو کچھ دیر تک کھڑے رہے دُعا قنوت پڑھنے کے واسطے۔

۱۰۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ

۱۰۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا: اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو کمزور حضرات مکّہ مکرمہ میں کفار کے ہاتھ میں پھنس گئے ہیں۔ یا اللہ! اپنا عذاب سخت بنا دے قبیلہ مضر پر اور ان کے سال حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسے سال بنا دے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر قحط نازل ہوا تھا اسی طریقہ سے اے اللہ! ان پر بھی قحط نازل فرما۔ چنانچہ اسی طریقہ سے یہ واقعہ پیش آیا اور قبیلہ مضر کے لوگ سخت ترین قحط میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں کو مُردار تک کھانے کی نوبت پیش آ گئی۔

۱۰۷۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دُعا فرماتے ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکّہ مکرمہ میں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے ان کو یا اللہ سخت کر دے اپنا عذاب قبیلہ مضر پر اور ان کے سال ایسے ہوں کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے سال تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ فرماتے تھے اور اس زمانہ میں عرب کے قبیلہ مضر کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے۔

بَابُ ۶۵۰ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: نماز ظہر میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

۱۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ آخر رکعت میں نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر میں ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام کے لئے دُعا فرماتے اور کفار پر لعنت فرماتے۔

حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

بَابُ ۶۵۱ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۱۰۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: نمازِ مغرب میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۵۲ اللَّعْنِ فِي الْقُنُوْتِ

۱۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَ قَالَ هِشَامٌ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ بَعْدَ الرُّكُوْعِ هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔

باب: قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک چند لوگوں پر قنوت پڑھی یا عرب کے چند قبائل پر لعنت فرمائی پھر اس کو چھوڑ دیا اور یہ قنوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمانے کے بعد پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے قبیلہ رعل اور ذکوان اور قبیلہ لحیان پر۔

بَابُ ۶۵۳ لَعْنِ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الْقُنُوْتِ

۱۰۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

باب: دُعاءِ قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا' آپؐ نے جس وقت سر اُٹھایا نمازِ فجر کی آخر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا اللہ عزوجل لعنت کرے فلاں اور فلاں شخص پر اور آپؐ نے بددُعا فرمائی کچھ منافقین کے واسطے جو کہ بظاہر مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ (اٰلِ عمران: ۱۲۸) یعنی تجھ کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اللہ کو اختیار ہے خدا اُس کی مغفرت فرمائے ان پر عذاب نازل فرمائے وہ لوگ گنہگار ہیں۔

بَابُ ۶۵۴ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

۱۰۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۰۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ۔

باب: دُعاء قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں

۱۰۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بددُعا فرماتے تھے عرب کے ایک قبیلہ پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قنوت پڑھنا ترک فرما دیا۔

۱۰۸۳: حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت طارق سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپؐ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر فرمایا کہ اے صاحبزادے! یہ ایک بالکل نیا کام ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز مذکورہ میں قنوت پڑھنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے۔

بَابُ ۶۵۵ تَبْرِيْدِ الْحَصٰى لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ

۱۰۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِيْ كَفِّيْ اُبَرِّدُهُ ثُمَّ اُحَوِّلُهُ فِيْ كَفِّي الْاٰخَرِ فَاِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِيْ۔

باب: کنکریوں کو سجدہ کرنے کی غرض سے ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے تو میں (دوران نماز ہی) ایک مٹھی کنکریوں کی اُٹھا لیا کرتا تھا پھر میں اس کو دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیا کرتا تھا ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور جس وقت میں سجدہ کرتا تھا تو میں ان کو اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا۔

بَابُ ۶۵۶ التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

۱۰۸۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ كَبَّرَ

باب: بوقت سجدہ تکبیر کہنا کیسا ہے؟

۱۰۸۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جس وقت سجدہ فرماتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت دو رکعات ادا فرما کر

وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِيْ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا قَالَ كَلِمَةً يَعْنِيْ صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت وہ نماز سے فراغت حاصل کر چکے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے (یعنی علی رضی اللہ عنہ نے) مجھ کو نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ فرما دی۔

۱۰۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِهٖ۔

۱۰۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی عادتِ مبارکہ تھی۔

بَابُ ۶۵۷ كَيْفَ يُخِرُّ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کس طریقہ سے کرنا چاہئے؟

۱۰۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ وَهُوَ ابْنُ مَاهِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔

۱۰۸۷: حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں سجدہ میں نہیں گروں گا لیکن کھڑے کھڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہوکر ہی سجدہ میں جاؤں گا۔ یہ طریقہ نہیں کروں گا کہ میں کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھ جاؤں پھر سجدہ میں یا یہ کہ رکوع کرتے ہی سجدہ میں چلا جاؤں پھر رکوع کے بعد کھڑا ہوکر اور ہاتھ چھوڑ کر سجدہ میں جاؤں گا کیونکہ رکوع کرنے کے بعد کھڑا ہونا فرض ہے۔ شاہ ولی اللہ ؒ نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ میں مرتے دَم تک اسلام پر قائم رہوں گا۔

بَابُ ۶۵۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا

۱۰۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۸۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا کانوں کی لو تک۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى

۱۰۸۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا پھر اسی طرح بیان فرمایا۔

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۰۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۰۹۰: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت نماز میں جاتے پھر روایت اسی طریقہ سے بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت رکوع فرماتے تو اس طریقہ سے عمل فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے اس طریقہ سے عمل فرماتے (دونوں ہاتھ) اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۶۵۹ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ

باب: بوقت سجدہ ہاتھ نہ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے اور سجدہ کے دوران اس طریقہ سے نہ کرتے (یعنی دوران سجدہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے)۔

بَابُ ۶۶۰ اَوَّلُ مَا يَصِلُ اِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْاِنْسَانِ فِي سُجُوْدِهٖ

باب: سجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو رکھے

۱۰۹۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَوْمَسِيُّ الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۱۰۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تھے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اُٹھ جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے اُٹھاتے۔

ایک مذموم نشست:

اِس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی شخص نماز میں بیٹھ جانے کے وقت زمین میں اپنے گھٹنے رکھے اس لئے کہ آدمی اونٹ کے ہاتھ کے ساتھ کافی مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ جانوروں کے گھٹنے اس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث مشکلات حدیث میں سے ہے۔ شروحات حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھ جانا

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

چاہتا ہے پھر اس طریقہ سے بیٹھ جاتا ہے جس طریقہ سے اونٹ بیٹھ جاتا ہے۔

۱۰۹۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِيْرِ۔

۱۰۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ کو زمین پر سہارا دے پھر گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

بَابُ ۶۶۱ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُوْدِ

باب: دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا

۱۰۹۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ دَلُّوْيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَهٗ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (انسان کے) دونوں ہاتھ اس طریقہ سے سجدہ کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے (انسان کا چہرہ) سجدہ کرتا ہے تو تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص (سجدہ میں) اپنا چہرہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جس وقت چہرہ اُٹھائے تو دونوں ہاتھ کو بھی اُٹھائے۔

بَابُ ۶۶۲ عَلٰى كَمِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کتنے اعضاء پر کرنا چاہئے؟

۱۰۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ۔

۱۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کے بارے میں حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو (ایک ساتھ) نہ جوڑیں۔

سجدہ سے متعلق بحث:

جن سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے وہ یہ ہیں: (۱) پیشانی' (۲) دایاں ہاتھ' (۳) بایاں ہاتھ' (۴-۵) دونوں گھٹنے' (۶-۷) دونوں پاؤں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں بال کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان تمام کو جمع کر کے جوڑا باندھ لیا جائے اور یا یہ کہ بالوں کو جمع کر کے دستار میں باندھ لیا جائے اور کپڑوں کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ اور رکوع میں جانے کے وقت کپڑوں کو سمیٹ لے اس گمان سے کہ کپڑوں پر گرد و غبار نہ لگ جائے تو یہ تمام کے تمام افعال شرعاً ممنوع ہیں۔

بَابُ ۶۶۳ تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

۱۰۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

باب: مذکورہ سات اعضاء کی تشریح

۱۰۹۷: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت بندہ سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' چہرہ' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

بَابُ ۶۶۴ السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبِيْنِ

۱۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ مُخْتَصَرٌ۔

باب: پیشانی زمین پر رکھنا

۱۰۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (یہ ایک طویل حدیث ہے) راوی فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا۔ اکیسویں رات کی صبح کو۔ (اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر اچھی طرح سے ٹکانا ضروری ہے)۔

بَابُ ۶۶۵ السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ

۱۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاؤُسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ لَا اَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

باب: بحالتِ سجدہ زمین پر ناک رکھنا

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال کے نہ سمیٹ لینے کا (وہ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی' ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پاؤں)۔

بَابُ ۶۶۶ السُّجُوْدِ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ طَاؤُسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنے سے متعلق

۱۱۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور پھر اشارہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

وسلم نے ہاتھ سے ناک کی جانب اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارہ (یعنی دونوں پاؤں کی انگلی کے کنارے)۔

بَابُ ٦٦٧ السُّجُوْدِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: بحالتِ سجدہ دونوں گھٹنے زمین پر لگانے سے متعلق

۱۱۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَنُهِيَ اَنْ يَّكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ عَلٰى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَمَرَّهَا عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۱۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اشیاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور ممانعت بیان فرمائی گئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی' دونوں ہاتھ پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلی کے سروں پر۔ حضرت سفیان نے نقل کیا کہ (جو کہ مذکورہ حدیث کے روایت نقل کرنے والے ہیں) کہ حضرت ابن طاؤس نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور فرمایا کہ یہ تمام کا تمام ایک ہے۔

ضروری وضاحت:

واضح رہے کہ پیشانی اور ناک' چہرہ میں داخل ہے اور وہ سب ایک عضو ہیں اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں چھ عضو ہوئے یہ تمام کے تمام اعضاء سجدہ ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث دو آدمیوں سے سنی ہے ایک محمد بن منصور سے اور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں۔

بَابُ ٦٦٨ السُّجُوْدِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۱۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَ كَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

۱۱۰۲: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ میں جاتے ہیں ایک چہرہ' دوسرے اور تیسرے دونوں ہتھیلی چوتھے اور پانچویں دونوں گھٹنے اور ساتویں دونوں پاؤں۔

بَابُ ٦٦٩ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي

باب: سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے

السُّجُوْدِ

سے متعلق

۱۱۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ بِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان میں نہیں دیکھا تو میں چل پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ)) مطلب یہ ہے کہ اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے کہ جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ۶۷۰ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بحالت سجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا

۱۱۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

۱۱۰۴: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو اپنے بازو دونوں بغل سے الگ رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

بَابُ ۶۷۱ مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: جس وقت سجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس جگہ رکھے؟

۱۱۰۵: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَا مَيْهِ قَرِيْبًا مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ اُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اسْتَقْبَلَ

۱۱۰۵: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو تکبیر پڑھی دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر سر اُٹھایا اور فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) پڑھا پھر تکبیر پڑھی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی جگہ تھے کہ جس جگہ نماز کے شروع

بِهِمَا الصَّلَاةَ۔

میں تھے۔

بَابُ ۶۷۲ النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: دوران سجدہ دونوں بازو زمین پر نہ رکھنے سے متعلق

۱۱۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ وَاسْمُهُ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

۱۱۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدہ میں نہ بچھائے جس طریقہ سے کہ کوئی کتا اپنے بازو بچھاتا ہے۔

بَابُ ۶۷۳ صِفَةِ السُّجُوْدِ

باب: ترکیب اور کیفیت سجدہ

۱۱۰۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۱۰۷: حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے اور دونوں سرین اُٹھائے اور فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۰۸: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ هُوَ النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى جَخّٰى۔

۱۱۰۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تھے تو سجدہ میں دونوں پسلیوں کو جدا رکھتے۔

۱۱۰۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

۱۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تو دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۱۱۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَبْصَرْتُ اِبْطَيْهِ قَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ كَاَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ۔

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بحالتِ نماز ہوتا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دونوں بغل دیکھتا (مطلب یہ ہے کہ سجدہ میں جانے کے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے۔ یہاں تک کہ دونوں بغل نظر آجاتی)

۱۱۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ح حَدَّثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ

۱۱۱۱: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ

اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَرٰى عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔

علیہ وسلم کی دونوں بغل کی سفیدی سجدہ کی حالت میں دیکھا کرتا تھا۔

بَابُ ۶۷۴ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

۱۱۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ وَ هُوَ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنْ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

باب: سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا

۱۱۱۲: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کو کھلا رکھتے تھے اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا۔

بَابُ ۶۷۵ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ اللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ۔

باب: سجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق

۱۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سجدہ میں درمیانہ طریقہ رکھو (مطلب یہ ہے کہ خوبی کے ساتھ اور عمدگی کے ساتھ سجدہ ادا کرو) اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح سے نہ پھیلائے (یا بچھائے)۔

بَابُ ۶۷۶ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۱۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

باب: بحالت سجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں

۱۱۱۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہوتی کہ جو اپنی پشت کو (برابر) نہ کرے رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

بَابُ ۶۷۷ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

۱۱۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ مَحْمُوْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شِبْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمُقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ۔

باب: کوّے کی طرح سے (نماز میں) چونچ مارنا ممنوع ہے

۱۱۱۵: حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک تو کوّے کی طرح سے ٹھونگ مارنے سے دوسرے درندہ کی طرح سے ہاتھ پھیلانے سے تیسرا یہ کہ نماز کے واسطے ایک جگہ متعین کرنے سے جس طریقہ سے کہ اونٹ جگہ متعین کرتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اسی جگہ نماز ادا کرے اور دوسری جگہ نماز نہ ادا کرے)۔

بَابُ ٦٧٨ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُوْدِ

١١١٦: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

باب: بال جوڑنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑوں کے نہ جوڑنے کا۔

باب٦٧٩ مَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ

١١١٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِيُّ مِنْ وَلَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

باب: جس شخص کا جوڑا نہ بندھا ہوا گر وہ نماز ادا کرے؟

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر وہ بال کھولنے لگ گئے۔ پس جس وقت عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہو گئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میرے سر سے تمہارا کیا واسطہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز میں کسی آدمی کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے کہ کسی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور ایسا شخص نماز ادا کرے۔

بَابُ ٦٨٠ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُوْدِ

١١١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

باب: کپڑوں کو جوڑنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات ہڈی پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے کے جوڑنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ٦٨١ السُّجُوْدِ عَلٰى عَلَى الثِّيَابِ

١١١٩: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ السَّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ

باب: کپڑے پر سجدہ کرنے سے متعلق

۱۱۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے دوپہر کے وقت' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی

اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

شدت کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ فرماتے۔

بَابُ ۶۸۲ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق

۱۱۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِىْ فِىْ رُكُوْعِكُمْ وَسُجُوْدِكُمْ۔

۱۱۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رکوع اور سجدہ کو مکمل طریقہ سے ادا کرو کیونکہ خدا کی قسم ہے میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

بَابُ ۶۸۳ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِى السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِىْ حِبِّىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِىْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

۱۱۲۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی کے پہن لینے سے اور ریشمی قس کے لباس اور کسم میں رنگا ہوا گہرے سرخ رنگ کا کپڑا اور سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا۔

۱۱۲۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں قرآن کریم کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۶۸۴ الْاَمْرِ بِالْاِجْتِهَادِ فِى الدُّعَاءِ فِى السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے دوران' کوشش سے دُعا کرنا

۱۱۲۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا

۱۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

اِسْمٰعِيْلَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهٗ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ اَوْ تُرٰى لَهٗ اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ نُهِيْتُ عَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوْا رَبَّكُمْ وَاِذَا سَجَدَ ثُمَّ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر بندھا ہوا تھا اس مرض کی وجہ سے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے خدا میں نے (حکم خداوندی) پہنچا دیا اور پیغامِ الٰہی پہنچا دیا۔ تین مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا کہ اے لوگو! پیغمبری کی خوش خبری میں سے کوئی بات نہیں ہے جو کہ باقی رہی ہو مگر سچا خواب کہ جس کو بندہ دیکھے یا اس کے واسطے کوئی دوسرا شخص دیکھے (یعنی نبوت کے بعد سچے خواب باقی رہ جائیں گے) اور یاد رکھو کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے تو جس وقت تم لوگ رکوع کرو تو تم اپنے پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جس وقت تم لوگ سجدہ کرو تو تم کوشش کرو دُعا کے کرنے میں۔ اسلئے کہ سجدہ کرنے کی حالت میں دُعا کا قبول ہونا زیادہ قریب ہے۔

بَابُ ۶۸۵ الدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بحالتِ سجدہ دُعا کرنے سے متعلق

۱۱۲۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ وَهُوَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَيْتُهٗ قَامَ لِحَاجَتِهٖ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً ا بَيْنَ الْوُضُوْءَ يْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً ا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَيْقَظَهٗ

۱۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہا اور رسول کریمؐ بھی رات میں اسی جگہ قیام فرما رہے میمونہؓ نے دیکھا کہ آپؐ قضاء حاجت کیلئے اُٹھے اور پانی کے مشکیزہ کے نزدیک تشریف لا کر اس کا منہ کھول دیا اور پھر وضو فرمایا (ایک طرح کا وضو فرمایا اور ہاتھ دھوئے) پھر اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے پھر اُٹھے اور مشکیزہ کے نزدیک آ کر اس کا منہ کھولا اور مکمل وضو فرمایا (جس طریقہ سے کہ نماز کے واسطے وضو فرماتے ہیں) پھر کھڑے ہو کر نماز شروع فرمائی اور سجدہ کے دوران یہ دُعا پڑھی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ۔ اے خدا! میرے قلب میں نور پیدا فرما دے اور میرے کانوں کو نور عطا فرما اور میری آنکھ میں نور عنایت فرما اور میرے نیچے نور عطا کر اور میرے اوپر نور نازل فرما اور میرے دائیں جانب نور دے دے اور میری بائیں جانب نور عنایت فرما اور میرے آگے کی طرف نور عنایت فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما اور میرا نور بڑا کر

لِلصَّلَاةِ۔

دے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خراٹے آنے لگے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے واسطے نیند سے بیدار فرمایا۔

٦٨٦ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

باب: دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا مانگنا

۱۱۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران یہ دُعا: ((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ)) فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی اتباع فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ قرآن میں ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔

٦٨٧ نَوْعٌ اٰخَرَ

۱۱۲۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

باب: دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا پڑھنا

۱۱۲۶: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے کے دوران: سُبْحٰنَكَ وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ فرماتے تھے اور پھر آیت کریمہ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کی تفسیر اس طریقہ سے فرماتے کہ تم رکوع کے دوران اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرو اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔

٦٨٨ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰی بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِیْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

باب: دورانِ سجدہ دوسری قسم کی دُعا

۱۱۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سونے کی جگہ نہیں مل سکے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگ گئی مجھے یہ خیال ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے کہ اس دوران میرا ہاتھ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے: اے خدا! میرے وہ گناہ بھی معاف کر دے جو کہ پوشیدہ ہیں اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جو کہ ظاہری گناہ ہوں۔

٦٨٩ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا

۱۱۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَطَلَبْتُهُ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہیں پایا مجھ کو خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور یہ دُعا: ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ)) آخر تک پڑھ رہے تھے یعنی اے خدا بخش دے میرے گناہ جو پوشیدہ ہوں اور جو ظاہر ہوں۔

۶۹۰ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّي الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۱۲۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو فرماتے: اے خدا' تیرے ہی لئے میں نے سجدہ کیا اور تیرے ہی واسطے میں نے گردن رکھ دی اور میں تیرے اوپر یقین لے آیا میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کے واسطے کہ جس نے کہ اس کو بنایا اور صورت ڈھالی اور اس کے کان' آنکھ بنائے وہ خدا بہت بابرکت ہے جو کہ تمام بنانے والوں میں بہتر ہے۔

۶۹۱ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۱۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سجدہ یہ دُعا پڑھتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ)) آخر تک۔ یعنی اے خدا میں نے تیرے واسطے سجدہ کیا اور میں تجھ پر یقین لایا اور میں نے تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے چہرہ نے اس پروردگار کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو بنایا اور بہترین صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے وہ ذات بہت زیادہ بابرکت ہے جو کہ تمام پیدا کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

۶۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۳۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا

۱۱۳۱: حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا قَالَ اِذَا سَجَدَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ سَجَدَ وَجْهِىْ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

۶۹۳ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۲: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارِ الْقَاضِىْ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِىْ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ۔

۶۹۴ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُوْرُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۶۹۵ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِّيْصِىُّ الْمِقْسَمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا

کریم ﷺ جس وقت رات میں بیدار ہوتے تھے تو نفل پڑھتے اور سجدہ میں فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ...... یعنی اے خدا! میں نے تیرے ہی واسطے سجدہ کیا اور تیری ہی میں نے فرمانبرداری کی اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور میرے چہرہ نے اس ذات کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا فرمایا اور عمدہ صورت عنایت فرمائی پھر اس کے کان اور آنکھ بنائے خداتعالیٰ کی ذات بہت برکت والی ہے جو کہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

باب: دُعا کا ایک اور طریقہ

۱۱۳۲: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت کے دوران رات میں یہ دُعا پڑھتے تھے: ((سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ......))۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریمؐ کو موجود نہ پایا پھر دیکھا تو آپؐ اس وقت سجدہ میں تھے اور آپؐ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ کی جانب تھیں میں نے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے: اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے کہ تو نے جیسی اپنی تعریف بیان کی ہے۔

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے تو میں نے ان کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ اس وقت رکوع میں تھے یا سجدہ میں تھے تو آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنَّكَ لَفِيْ اٰخَرَ۔

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ)) آخر تک۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جائیں میں کس خیال میں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس دھیان میں ہیں۔

٦٩٦ نَوْعٌ آخَرُ

باب: ایک اور دُعا

۱۱۳۵: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ فَاسْتَاكَ وَ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً ثُمَّ سُوْرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۱۳۵: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے ہمراہ کھڑا ہوا اور آپؐ نے مسواک فرمائی اور پھر آپؐ نے وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے تو سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ اس طریقہ سے کہ جس وقت اس آیت کریمہ پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور اللہ عزوجل سے دُعا مانگتے اور جس وقت آیت عذاب آتی تو رک جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپؐ نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اس قدر ٹھہرتے کہ جس قدر تاخیر تک گھر میں رہے تھے رکوع میں آپؐ فرماتے تھے: ((سُبْحٰنَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ)) پھر آپؐ نے سجدہ رکوع کے بعد فرمایا اور آپؐ نے سجدہ رکوع کرنے کے برابر فرمایا اور آپؐ سجدہ میں فرماتے تھے: ((سُبْحٰنَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ.....)) یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جو طاقت' بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں آپؐ نے آلِ عمران تلاوت فرمائی پھر اسی طرح سے ایک ایک سورت پڑھی اور اسی طریقہ سے کیا۔

٦٩٧ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک اور قسم کی دُعا

۱۱۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَاَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضٰى حَتّٰى قَرَاَ سُوْرَةَ

۱۱۳۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریمؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی آپؐ نے ایک سو آیات تلاوت فرمائیں لیکن آپؐ نے رکوع نہیں فرمایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ آپؐ دو رکعت میں اس سورت کو ختم فرما دیں گے۔ آپؐ آگے کی طرف بڑھے (یعنی مزید تلاوت کی)۔ میں اُس وقت سمجھا کہ آپؐ اِس سورت کو ختم فرما کر رکوع فرمائیں گے۔ آپؐ آگے کی طرف بڑھ گئے یہاں تک کہ

النِّسَآءِ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيْفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا ذَكَرَهٗ۔

آپ نے سورہ نساء پڑھی پھر سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی پھر رکوع فرمایا جو کہ قیام کے قریب قریب تھا (مطلب یہ ہے کہ اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) اور رکوع میں آپ فرماتے تھے: سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ فرمایا بڑی دیر تک۔ آپ سجدہ میں فرماتے تھے: سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور جس وقت کوئی آیت کریمہ خوف کی یا عظمت خداوندی سے متعلق آتی تو آپ ذکر خداوندی (حمد وثناء) فرماتے۔

۶۹۸ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۳۷: اَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

۱۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

بَابُ ۶۹۹ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

باب: دورانِ سجدہ کتنی مرتبہ تسبیح کہنا چاہئے؟

۱۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔

۱۱۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ اس نوجوان شخص کی نماز سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نماز، نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے ان کے رکوع کرنے کا اندازہ قائم کیا تو وہ اندازہ دس تسبیحات کے برابر لگتا تھا اور سجدہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

بَابُ ۷۰۰ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب: اگر دورانِ سجدہ کچھ نہ پڑھے تو سجدہ جب بھی ادا ہو جائے گا

۱۱۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ

۱۱۳۹: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

اَبُوْ يَحْيٰى بِمَكَّةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهٗ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلّٰى فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهٗ وَلَا يَدْرِيْ مَا يَعِيْبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَاَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَحْمَدَهٗ وَيُمَجِّدَهٗ قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَيَحْمَدَ اللّٰهَ وَيُمَجِّدَهٗ وَيُكَبِّرَهٗ قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ وَيَقْرَاُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَذِنَ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَرْكَعَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُوْلَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَسْتَوِيَ قَائِمًا حَتّٰى يُقِيْمَ صُلْبَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ جَبْهَتَهٗ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور خانہ کعبہ کے نزدیک جا کر اس نے نماز ادا کی جس وقت وہ شخص نماز سے فراغت حاصل کر چکا تو وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور تمام حاضرین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک۔ یعنی تم پر سلام ہو۔ جاؤ تم نماز ادا کر لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ آدمی پھر نماز ادا کرنے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اس کو علم نہیں تھا کہ اس کی نماز میں کیا اور کس قسم کی کمی ہے؟ جس وقت وہ نماز ادا کر چکا تو وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک۔ (یعنی تم پر سلامتی ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں ادا کی۔ اس شخص نے اسی طرح سے دو یا تین مرتبہ نماز ادا کی آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز میں تو میں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔ جس وقت تک کہ وضو مکمل نہ کرلو۔ جس طریقہ سے کہ خدا نے حکم فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ تم چہرہ دھوڈالو اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور تم مسح کرو سر پر اور دونوں پاؤں دھوڈالو۔ دونوں ٹخنہ تک پھر اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرو۔ (یعنی تم تکبیر تحریمہ پڑھو) اور اس کی تعریف کرو اور عظمت بیان کرو (ثناء پڑھو) جو آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر اللہ عزوجل نے اس کو سکھلایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اس میں سے جس قدر کہ اللہ عزوجل نے اس کو سکھلایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اور رکوع کرو۔ حتی کہ اس کے تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہو پھر سیدھا کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی پشت برابر ہو جائے پھر تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور پیشانی بھی جم

وَتَسْتَرْخِیَ وَيُكَبِّرَ فَيَرْفَعَ حَتّٰى يَسْتَوِیَ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيْمَ صُلْبَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ وَيَسْتَرْخِیَ فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهٗ۔

جائے اور تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں اور سب کے سب جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں پھر تم تکبیر کہو اور اُٹھ جاؤ۔ یہاں تک اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پشت سیدھی کرو پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے حتیٰ کہ اس کا چہرہ جم جائے اور وہ ڈھیلا پڑ جائے یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور ڈھیلا پڑ جائے اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز پوری نہ ہوئی۔

۷۰۱ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟

۱۱۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

۱۱۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ خدا سے اس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے کہ وہ جس وقت سجدہ میں ہو اور سجدہ کرنے کی حالت میں بہت زیادہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۷۰۲ فَضْلِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۱: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هَقْلِ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِیُّ قَالَ كُنْتُ اٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِیْ قُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

۱۱۴۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کرنے کا (پانی) اور ضرورت کا سامان (ڈھیلے پتھر وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: تم مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مانگتا ہوں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا اس کے علاوہ اور کچھ تم مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تم میری امداد کرو اس سلسلہ میں سجدہ کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم بہت زیادہ سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ خداوند قدوس کو یہ عبادت بہت زیادہ پسندیدہ ہے پس شاید مجھ کو موقعہ مل جائے تمہارے واسطے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ہمراہ لے کر جانے کا۔

بَابُ ۷۰۳ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً

باب: اللہ عزوجل کے واسطے جو شخص ایک سجدہ کرے تو اُس کو کس قدر اَجر ملے گا؟

۱۱۴۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ

۱۱۴۲: حضرت معدان بن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اَنْبَانَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَیْطِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِی اَوْیُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَسَکَتَ عَنِّیْ مَلِیًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لِیْ عَلَیْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً۔

میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو کہ رسول کریمؐ کے غلام تھے اور میں نے کہا کہ مجھ کو اس قسم کا کوئی کام بتلاؤ جو کہ جنت میں داخل کر دے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہے' اس کے بعد میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم سجدہ میں جایا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے جو بندہ خداوند تعالیٰ کے واسطے ایک سجدہ کرے تو اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے بھی وہ ہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے یہی بات سنی ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے جو کوئی بندہ اللہ عزوجل کے واسطے سجدہ میں جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا مقام بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ حضرت معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے بھی وہ ہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جو بندہ اس کے واسطے سجدہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کا درجہ بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔

بَابُ ۴۰۷ مَوْضَعِ السُّجُوْدِ

باب: دورانِ سجدہ زمین پر لگنے والے اعضاء کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ لُوَیْنٌ بِالْمَصِیْصَةِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَالْاٰخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَاْتِی الْمَلَآئِکَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَکَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکُوْنُ

۱۱۴۳: حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا ان دونوں میں سے ایک صاحب نے حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرے صاحب خاموش رہے تو بیان فرمایا کہ فرشتے آئیں گے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفاعت فرمائیں گے پھر پل صراط کا تذکرہ فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اس پل سے نکل جاؤں گا جس وقت اللہ عزوجل اپنی

اَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهٖ وَاَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ اَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُوْنَ بِعَلَامَاتِهِمْ اَنَّ النَّارَ تَاْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ۔

مخلوق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن حضرات کو آگ سے باہر نکالنا چاہے گا ان کو نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں کو اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دے گا۔ وہ لوگ ان لوگوں کو شناخت کریں گے (یعنی جو لوگ شفاعت کے اہل ہیں) ان کو نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ انسان کے ہر ایک عضو کو کھا لے گی ماسوا سجدوں کی جگہ کو پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ اس طریقہ سے اگ جائیں گے یعنی دوبارہ ان میں جان آ جائے گی کہ جس طریقہ سے کہ دانہ اگتا ہے۔ سیلاب کے کوڑے اور کرکٹ میں یعنی جس طریقہ سے وہ جلدی تروتازہ ہو جاتا ہے اسی طریقہ سے وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے بالکل تندرست ہو جائیں گے اور آگ کا نشان بالکل ختم ہو جائے گا۔

بَابُ ۷۰۵ هَلْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ سَجْدَةٌ اَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

باب: کیا ایک سجدہ دوسرے سے طویل کرنا جائز ہے؟

۱۱۴۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهٖ سَجْدَةً اَطَالَهَا قَالَ اَبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى سُجُوْدِيْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ

۱۱۴۴: حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں اُٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے) اور ان کو بٹھلایا۔ زمین پر پھر نماز کے واسطے تکبیر فرمائی اور نماز شروع فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں تاخیر فرمائی تو میں نے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ صاحب زادے (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ہیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی کوئی بات

وَلٰكِنَّ ابْنِىْ ارْتَحَلَنِىْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهٗ۔

نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (برا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اُٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھیلنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔

بَابُ ۷۰۶ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: جس وقت سجدہ سے سر اُٹھائے تو تکبیر پڑھنا چاہئے

۱۱۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَيَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ قَالَ وَرَاَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر پڑھتے ہوئے جھکتے اور اُٹھتے ہوئے اور کھڑے اور بیٹھ جانے کے وقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک گردن کا رخ موڑ دیتے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۷۰۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى

باب: پہلے سجدے سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا

۱۱۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ يَعْنِىْ رَفْعَ يَدَيْهِ۔

۱۱۴۶: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی اس طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔

بَابُ ۷۰۸ تَرْكِ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اُٹھانے سے متعلق

۱۱۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ

۱۱۴۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

جس وقت نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ اُٹھاتے پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور رکوع کرنے کے بعد بھی ہاتھ اُٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۷۰۹ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان دُعا کرنا

۱۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُوالْمَلَكُوْتِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَ قَالَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ لِرَبِّىَ الْحَمْدُ لِرَبِّىَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْلِىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ۔

۱۱۴۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ** اس کے بعد سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا تو رکوع میں اس قدر تاخیر تک رہے کہ جس قدر تاخیر تک کھڑے رہے تھے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ فرمایا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے پروردگار کے واسطے ہیں اور سجدہ کے دوران فرمایا: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور دونوں سجدوں کے درمیان فرمایا: رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ یعنی اے خدا مجھ کو بخش دے اے خدا مجھ کو معاف فرمادے۔

بَابُ ۷۱۰ رَفْعُ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

باب: چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۱۴۹: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْسَهْلٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ اَنَا ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ خَالِدٍ اِنَّ هٰذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ رَاَيْتُ اَبِىْ

۱۱۴۹: حضرت ابوسہل ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن طاؤس نے مقام منیٰ میں مسجد خیف کے اندر نماز ادا کی تو جس وقت انہوں نے پہلے سجدہ سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھ چہرہ کے سامنے کئے میں نے اس کا انکار کیا اور حضرت وہیب بن خالد سے کہا کہ یہ شخص وہ کام کرتا ہے کہ ہم نے جو کام کسی شخص کو نہیں کرتے دیکھا ہے حضرت عبداللہ بن طاؤس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح

يَصْنَعُهُ وَقَالَ اَبِيْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

سے کرتے دیکھا ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عمل کرتے دیکھا ہے۔

بَاب ۱۱۷ قَدْرِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر تک بیٹھنا چاہیے؟

۱۱۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْقُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوْعُهُ وَسُجُوْدُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

۱۱۵۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا برابر برابر ہوا کرتا تھا۔

بَابُ ۱۱۸ كَيْفَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ اِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهٖ وَاِذَا قَعَدَ اطْمَاَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

۱۱۵۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بغلوں تک کی چمک پیچھے سے دکھائی دیتی اور جس وقت بیٹھ جاتے تو بائیں طرف کی ران زمین پر لگا کر بیٹھ جاتے۔

بَابُ ۱۱۹ التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا

۱۱۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

۱۱۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک عضو اُٹھاتے اور رکھتے اور اُٹھتے اور بیٹھ جانے کے وقت تکبیر پڑھتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کرتے (یعنی ان حضرات کا عمل مبارک بھی اسی طریقہ سے تھا)۔

۱۱۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَ هُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ

۱۱۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے کھڑے ہونے کے وقت پھر تکبیر پڑھتے رکوع کرنے کے وقت پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلَاۃِ کُلِّھَا حَتّٰی یَقْضِیَھَا وَیُکَبِّرَ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔

حَمِدَہٗ پڑھتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے پھر کھڑے کھڑے فرماتے: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر فرماتے پھر جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں چلے جاتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر اس طریقہ سے آپ ﷺ پوری کی پوری نماز میں عمل کرتے۔ نماز کے مکمل ہونے تک اور جس وقت آپ ﷺ دو رکعات ادا فرما کر اُٹھ جاتے تب بھی تکبیر فرماتے۔

بَابُ ۱۴۷ اَلْاِسْتِوَاءِ لِلْجُلُوْسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ

باب: جس وقت دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اُٹھنے لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جاتے پھر اُٹھتے

۱۱۵۴: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ جَآءَ نَا اَبُوْسُلَیْمَانَ مَالِکُ ابْنُ الْحُوَیْرِثِ اِلٰی مَسْجِدِنَا فَقَالَ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ فَقَعَدَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاٰخِرَۃِ۔

۱۱۵۴: حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کی نماز میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم لوگوں کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز دکھلاؤں کہ آپ ﷺ کس طریقہ سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت ادا فرما کر بیٹھ گئے اور جس وقت آپ ﷺ نے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھایا۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ آپ ﷺ کا مذکورہ طریقہ سے بیٹھ جانا پہلے درجہ کا تھا کہ جس کو اصطلاحِ شرع میں ''جلسۂ استراحت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔

۱۱۵۵: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ؐ کو نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ؐ جس وقت طاق والی نماز ہوتی (مطلب یہ ہے کہ جب آپ ؐ تین رکعت جیسے مغرب کی نماز یا نماز وتر ادا فرماتے) تو آپ ؐ نہ اُٹھتے کہ جس وقت تک آپ ؐ سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جاتے۔

بَابُ ۱۵۷ اَلْاِعْتِمَادِ عَلَی الْاَرْضِ عِنْدَ النُّھُوْضِ

باب: کھڑے ہوتے وقت ہاتھ زمین پر ٹکانا

۱۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَھَّابِ

۱۱۵۶: حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِيْ اَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ۔

حویرث رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ (بے وقت) نماز ادا فرماتے تھے (یعنی نماز نفل) تو آپؐ جس وقت دوسرے سجدہ سے فراغت کے بعد سر اُٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا دے کر بیٹھ جاتے۔

بَاب ۷۱۶ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

باب: ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اُٹھانا

۱۱۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ هٰذَا عَنْ شَرِيْكٍ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ هٰرُوْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۱۵۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو دو گھٹنوں کو ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اُٹھ جانے لگتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو اُٹھاتے گھٹنوں کو اُٹھانے سے قبل۔

بَابُ ۷۱۷ التَّكْبِيْرُ لِلنُّهُوْضِ

باب: سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۸: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز کی امامت فرماتے تو تکبیر فرماتے تھے جھکتے اور اُٹھنے کے وقت پھر جس وقت فراغت ہوگئی تو کہتے: خدا کی قسم میں نمازِ نبوی ﷺ کے زیادہ مشابہ ہوں۔

۱۱۵۹: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هٰذِهٖ صَلَاتَهٗ

۱۱۵۹: حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک روز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی جس وقت رکوع فرمایا تو تکبیر پڑھی پھر جس وقت سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر پڑھی پھر سر اُٹھایا اور تکبیر پڑھی پھر جس وقت رکعت ادا فرما کر کھڑے ہو گئے تو تکبیر پڑھی اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں رسول کریم ﷺ سے نماز میں اور آپ ﷺ اسی طریقہ سے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ

حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

بَابُ ۱۸۷ کَیْفَ الْجُلُوْسُ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْیُسْرٰی وَتَنْصِبَ الْیُمْنٰی۔

۱۱۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں قعدہ میں سنت یہ ہے کہ بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں جانب کے پاؤں کو کھڑا کر دیا جائے۔

بَابُ ۱۸۹ اَلْاِسْتِقْبَالُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب رکھنا چاہیے

۱۱۶۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ یَحْیٰی اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْیُمْنٰی وَاسْتِقْبَالُهٗ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْیُسْرٰی۔

۱۱۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت نماز یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور قبلہ کی جانب انگلیاں کر لے اور قعدہ میں بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔

بَابُ ۱۹۰ مَوْضَعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْجُلُوْسِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ رکھنا چاہیے؟

۱۱۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ وَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ اَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَنَصَبَ اُصْبُعَهٗ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَاَیْتُهُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الْبَرَانِسِ۔

۱۱۶۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ نماز کی ابتداء میں دونوں مونڈھے تک (ہاتھ اُٹھاتے) اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت دو رکعت کے بعد بیٹھ جاتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور (شہادت کی) انگلی کھڑی کرتے دُعاء کے واسطے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں دوسرے سال حاضر ہوا تو دیکھ کہ وہ اپنے ہاتھ اُٹھایا

کرتے تھے اپنے جبوں کے اندر۔

بَابُ ۷۲۱ مَوْضَعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

۱۱۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلاً يُحَرِّكُ الْحَصٰى بِيَدِهٖ وَهُوَ فِى الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصٰى وَاَنْتَ فِى الصَّلَاةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ فِى الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

باب: بحالت نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب نگاہ رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں کنکریوں کو کریدتے ہوئے دیکھا جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نماز کی حالت میں کنکریوں سے نہ کھیلا کرو کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہے (تاکہ وہ نماز میں غفلت پیدا کر دے) لیکن تم وہ کام کیا کرو جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کعبہ کی جانب اور اپنی آنکھ کو اسی جانب رکھا پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۷۲۲ الْاِشَارَةِ بِالْاِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۶۴: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّجْزِيُّ يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ اَحَدُ الثِّقَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِى الثِّنْتَيْنِ اَوْ فِى الْاَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ اَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ۔

باب: انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث

۱۱۶۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعت یا چار رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

بَابُ ۷۲۳ كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْاَوَّلِ

۱۱۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

باب: پہلا تشہد کون سا ہے؟

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سکھلایا کہ ہم لوگ جس وقت دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھ جائیں تو اس

نَقُوْلَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ فَقَالَ اِذَا قَعَدْ تُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَلْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۱۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰى اٰخِرِ التَّشَهُّدِ۔

۱۱۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ

طریقہ سے کہہ لیں: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو علم نہ تھا کہ ہم لوگ اس وقت کیا کہہ لیا کریں کہ جس وقت دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں علاوہ اس کے کہ تسبیح کہہ لیں اور تکبیر و تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ رسول کریمؐ ہم لوگوں کو وہ باتیں سکھلا گئے ہیں جن کا شروع اور آخر عمدہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ بیٹھ جاؤ تو تم لوگ دو رکعت ادا کر کے اس طریقہ سے کہو: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اس کے بعد تم لوگ اختیار کرو کوئی دوسری دُعا جو کہ پہلے معلوم ہو اور خدا سے دُعا مانگو۔

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز کا تشہد اور تشہد حاجت کے بارے میں ارشاد فرمایا تو اس طرح سے کہا کہ نماز کا تشہد یہ ہے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۸: حضرت یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز فرض اور نماز نفل میں۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ بات سنی یہ تشہد ابواسحق سے منقول ہے اور انہوں نے حضرت ابوالاحوص سے سنا اور انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تشہد سنا

عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا اِسْحٰقَ حَدَّثَهٗ عَنِ الْاَسْوَدِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہے۔

۱۱۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور کوئی بات نہیں جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ بحالت نماز بیٹھ جاؤ تو تم اس طریقہ سے کہا کرو التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ ...... مطلب ہے کہ یہ تمام بزرگی خدا کے واسطے ہیں اس طریقہ سے تمام دُعائیں اور نمازیں اور پاک سلامتی ہوتم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات نازل ہوں۔ اس کی سلامتی ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بلاشبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

۱۱۷۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ۔

۱۱۷۰: حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس بات سے واقف نہ تھے کہ نماز کی حالت میں کیا کہنا چاہئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جوامع کلام سکھلائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز میں التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۱: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ زُهَّادِ النَّاسِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى

۱۱۷۱: حضرت علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو یہ کلمات اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن کریم ہم کو سکھلایا کرتے تھے۔ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو اس طریقہ سے کہتے تھے سلامٌ اللہ پر سلام۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام پر سلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے نہ کہو کہ اللہ پر سلام۔ اس لیے کہ وہ خود سلام ہے بلکہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۳: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَنْصُوْرٍ وَ حَمَّادٍ وَ مُغِيْرَةَ وَاَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْهَاشِمٍ غَرِيْبٌ۔

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے الفاظ تشہد ارشاد فرمایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ان الفاظ سے تشہد کی تعلیم دی ہے کہ جس طریقہ سے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دی

عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اور قرآنی سورت سکھلائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۷۲۴ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: دوسری قسم کا تشہد

۱۱۷۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْقُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ...... السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ہم لوگوں کو طریقے ارشاد فرمائے اور نماز سکھلائی پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تمہارے میں سے ایک شخص کو امامت کرنا چاہئے۔ جس وقت امام تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عزوجل قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ شخص تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے قبل امام رکوع کرتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تو اس طرف کی کمی دوسری جانب سے نکل آئے گی اور جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو اور اس طریقہ سے کہو کہ اللہ عزوجل تمہاری بات سن لے کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی خدا نے سُن لیا جو شخص اس کی تعریف بیان کرے پھر جس وقت امام تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ کرتا ہے اور سر اُٹھاتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اس جانب کی کمی دوسری جانب سے مکمل ہو جائے گی۔ جس وقت بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے اس طرح سے کہے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ آخر تک۔

۷۲۵ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۶: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ غَلَّابٍ وَهُوَ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۶: حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی تو کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص (بحالت نماز) بیٹھ جائے تو پہلے اس طریقہ سے کہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

خلاصۃ الباب ☆ وہ تمام تشہد جن کا ذکر ہوا سب بہترین ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد جیسے نہیں اور امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا تشہد ہی مختار ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کو برا خیال کرتے تھے کہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی یا کمی کی جائے۔

۷۲۶ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

باب: ایک دوسری نوعیت کے تشہد کا بیان

۱۱۷۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھلاتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن کریم سکھلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ تک۔

۷۲۷ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَيْمَنَ وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُعَلِّمُنَا

باب: ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلایا کرتے تھے بِسْمِ

نَتَشَهَّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ تک۔

بَابُ ٤٢٨ التَّخْفِيْفِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۷۹: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ۔

باب: پہلے قعدہ کو ہلکا کرنے کا بیان

۱۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت نماز ادا فرما کر اس طریقہ سے بیٹھا کرتے تھے گویا کہ آگ میں جلتے ہوئے توے پر بیٹھے ہوئے ہیں (حضرت ابوعبیدہ نے نقل فرمایا کہ) میں نے عرض کیا: اُٹھ جانے تک؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہی مراد ہے۔

بَابُ ٤٢٩ تَرْكِ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۸۰: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۱۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب: اگر قعدۂ اولیٰ یاد نہ رہے تو کیا کرنا ہوگا؟

۱۱۸۰: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو پہلے دو رکعت کے بعد جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہ بیٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت فرماتے گئے حتیٰ کہ آخر نماز میں سلام سے قبل دو سجدے ادا کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

۱۱۸۱: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے نماز ادا فرمائی اور دو رکعات ادا فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور (نماز میں بیٹھ جانا بھول گئے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تسبیح کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے چلے گئے جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

(۱۳)

کِتَابُ السَّہْوِ

سہو کی کتاب

بَابُ ۷۳۰ التَّكْبِيْرِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۱۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ حُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ وَ عُثْمَانُ قَالَ وَ عُثْمَانُ۔

۱۱۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: جس وقت درمیان کے قعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھنا چاہے تو تکبیر پڑھے

۱۱۸۲: حضرت عبدالرحمن بن اصم سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بحالت نماز تکبیر پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلے تکبیر کہنا چاہئے جس وقت رکوع کرے اور جس وقت سجدہ میں جائے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھائے اور جس وقت دو رکعت ادا کر کے کھڑا ہو۔ حضرت حطیم نے نقل فرمایا تم نے یہ بات کس جگہ سے جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول کریمؐ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے پھر خاموش ہو گئے۔ حطیم نے فرمایا اور عثمانؓ سے حضرت انسؓ نے نقل کیا۔

۱۱۸۳: حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی تو وہ تکبیر فرماتے تھے اُٹھتے اور جھکتے وقت' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یاد دلایا اس نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو۔

بَابُ ۷۳۱ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

باب: جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھے تو

فِی الْقِیَامِ اِلَی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ

۱۱۸۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

دونوں ہاتھ اُٹھائے

۱۱۸۴: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعات ادا فرما کر اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے کہ جس طریقہ سے شروع نماز میں اُٹھاتے تھے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۷۳۲ رَفْعِ الْیَدَیْنِ لِلْقِیَامِ اِلَی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ حَذْوَا الْمَنْکِبَیْنِ

۱۱۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلَاةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ یَرْفَعُ یَدَیْهِ کَذٰلِكَ حَذْ وَالْمَنْکِبَیْنِ۔

باب: قعدۂ اولیٰ کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا

۱۱۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے اور جس وقت دو رکعت ادا فرما کر اُٹھتے اس طریقہ سے مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے۔

بَابُ ۷۳۳ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ فِی الصَّلَاةِ

۱۱۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْلِحُ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّجْمَعَ النَّاسَ وَیَؤُمَّهُمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

باب: دونوں ہاتھوں کا اُوپر اُٹھانا اور بحالت نماز اللہ عزوجل کی تعریف کرنا

۱۱۸۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے تو مؤذن، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حکم فرمایا ان حضرات کو لوگوں کے ہمراہ جماعت کے ہمراہ امامت کرنے کا تو انہوں نے امامت شروع فرمائی کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نماز کی صف کو چیرتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صف اول میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں تا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو

وَصَفَّحَ النَّاسُ بِاَبِیْ بَکْرٍ لِیُؤْذِنُوْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْنَا بَهُمْ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْ كَمَا اَنْتَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْ مَأْتُ اِلَيْكَ اَنْ تُصَلِّیَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ ثُمَّ قَالَ اِذَا نَابَكُمْ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوْا۔

سکے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی جانب دھیان نہیں فرماتے تھے۔ جس وقت بہت زیادہ تالیاں بج گئیں تو ان کو معلوم ہوا کہ کوئی واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ انہوں نے دونوں ہاتھ کو اُٹھایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس کی شان والاصفات (بحالت نماز ہی) بیان فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر پھر اُلٹے پاؤں پیچھے کی جانب آ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی جانب بڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو جس وقت اشارہ کیا تھا تو تم کس وجہ سے کھڑے نہیں رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تواضع اور انکساری سے) ارشاد فرمایا کہ کیا یہ مناسب ہے کہ ابوقحافہ (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی کنیت ہے) کے لڑکے کو یہ لائق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم کو کیا ہوگیا کہ تم لوگ تالیاں بجاتے ہو۔ یہ عمل تو دراصل خواتین کا ہے۔ جس وقت تم کو بحالت نماز کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آ جائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔

بَابُ ۷۳۴ السَّلَامِ بِالْاَيْدِیْ فِی الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز ہاتھ اُٹھا کر سلام کرنے سے متعلق

۱۱۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِی الصَّلَاةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوْا فِی الصَّلَاةِ۔

۱۱۸۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم لوگ نماز میں ہاتھ اُٹھا رہے تھے (سلام کیلئے یعنی اشارہ لوگوں کو سلام کرتے یا سلام کا جواب دیتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حالت ہے اُن لوگوں کی ہاتھ اس طریقہ سے اُٹھاتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ شریر قسم کے گھوڑوں کی دُمیں (ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون کرو (یعنی بلا ضرورت اس قسم کی حرکات نہ کرو)۔

۱۱۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی

۱۱۸۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

بْنِ اٰدَمَ عَنْ مِسْعُوْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاۤءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْلَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حالت ہے ان لوگوں کی جو کہ ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لے اور زبان سے السلام علیکم' السلام علیکم کہے۔

بَابُ ۷۳۵ رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا کیسا ہے

۱۱۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاۤءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ۔

۱۱۸۹: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے اشارہ سے جواب دے دیا۔

۱۱۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاۤءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

۱۱۹۰: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے واسطے تشریف لے گئے کچھ لوگ آپ کے پاس سلام کرنے گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کیا کام کرتے تھے سلام کے جواب میں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاۤءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔

۱۱۹۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

۱۱۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ

۱۱۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے واسطے بھیجا۔ میں جس وقت واپس آیا تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ فرمایا جس وقت نماز سے فراغت ہو گئی تو مجھ کو بلایا

آنِفًا وَاَنَا اُصَلِّیْ وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجَّهٌ يَوْمَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ۔

اور فرمایا کہ تم نے مجھ کو ابھی ابھی سلام کیا تھا۔ لیکن میں نماز میں مشغول تھا اس لئے میں جواب نہ دے سکا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ مبارک جانب مشرق تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہوسکتا ہے کہ اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوں اور لگتا بھی ہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے۔

۱۱۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ يَاجَابِرُ فَنَادَانِى النَّاسُ يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ۔

۱۱۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو کسی جگہ پر بھیج دیا جس وقت میں واپس آیا تو آپ ﷺ سواری پر تشریف لے جا رہے تھے جانب مشرق اور جانب مغرب پھر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ پھر میں نے سلام کیا آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے آواز دی کہ اے جابر! لوگوں نے بھی آواز دی اور کہا کہ اے جابر! اور میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔

بَابُ ۷۳۶ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا منع ہے

۱۱۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

۱۱۹۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس وقت کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ (سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۳۷ الرُّخْصَةِ فِيْهِ مَرَّةً

باب: ایک مرتبہ کنکریوں کو ہٹانے کی اجازت سے متعلق

۱۱۹۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۱۹۵: حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو (بحالت نماز) کنکریاں ہٹانا ہی ہوں تو تم ایک مرتبہ کنکریاں ہٹا دو۔

اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلاً فَمَرَّةً۔

خلاصة الباب ☆ یعنی نماز میں بار بار یہ حرکت نہ کرو بلکہ اگر بحالتِ مجبوری اس طرح سے کرنا ہی ہو تو ایک ہی مرتبہ (یکبارگی) کنکریاں ہٹالو۔ لیکن نہ کرنا افضل ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (جامی)

بَابُ ۷۳۸ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۱۱۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اُٹھاتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ اُنکی آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جائے گی۔

۱۱۹۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ۔

۱۱۹۷: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو وہ اپنی آنکھیں آسمان کی جانب نہ اُٹھائے ورنہ کہیں اس کی آنکھوں کی روشنی نہ ضائع ہو جائے۔

بَابُ ۷۳۹ التَّشْدِيْدِ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے

۱۱۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِيْ مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلَاتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

۱۱۹۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی جانب اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جس وقت تک وہ بندہ نماز کی حالت میں کھڑا رہتا ہے اور وہ اُس طرف یا دوسری طرف نہیں دیکھتا اور جس وقت وہ چہرے کا رُخ موڑ لیتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اس کی جانب سے چہرہ موڑ لیتا ہے۔

۱۱۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

۱۱۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز پڑھنے کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کی اُچک ہے جو کہ نماز سے اُچک لیتا ہے۔

۱۲۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۰۰: یہ روایت مذکورہ بالا روایت جیسی ہے۔

۱۲۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِ يْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۰۱: یہ روایت مذکورہ بالا جیسی روایت ہے۔

۱۲۰۲: اَخْبَرَنَا هِلَالُ ابْنُ الْعَلَآءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَعَافِي بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۲: حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شیطان کا اُچک لینا ہے حالت نماز میں۔

بَابُ ۴۰ے الرُّخْصَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا

باب: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۱۲۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّ اَبُوْبَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّ اِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

۱۲۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے تو ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ تکبیر کی آواز کو ہم ہمیں سنایا کرتے تھے۔ آپ نے ہماری جانب دیکھا (حالت نماز ہی میں) تو ہم لوگ کھڑے تھے۔ آپ نے اشارہ فرمایا: ہم لوگ بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آپ کے ہمراہ نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم اس وقت ملک فارس و روم کے لوگوں جیسے کام انجام دے رہے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنے

اماموں کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

۱۲۰۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِهٖ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا وَلَا یَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔

۱۲۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن پیچھے کی جانب نہ پھیرتے تھے۔

بحالتِ نماز رُخ بدلنا:

واضح رہے کہ نماز کی حالت میں چہرہ اور رخ دوسری جانب پھیر لینا یہ تو بالکل ہی درست نہیں ہے اور اس طریقہ سے نماز ادا نہیں ہوگی لیکن اگر اتفاق سے ضرورت کی وجہ سے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی گنجائش ہے اگر چہ اس کی عادت بنا لینا درست نہیں ہے جیسا کہ بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۴۱ قَتْلِ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: بحالتِ نماز سانپ اور بچھو قتل کر ڈالنا درست ہے

۱۲۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ وَیَزِیْدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ ضَمْضَمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

۱۲۰۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی امامہ کو بحالت نماز اُٹھائے ہوئے تھے اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو اس کو ہٹا دیتے تھے اور جس وقت کھڑے ہوتے تو اس کو اُٹھا لیتے تھے۔

۱۲۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِى الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

۱۲۰۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی امامت فرماتے تھے اور آپ امامہ بنت ابوالعاص کو اُٹھائے ہوئے تھے اپنے مبارک کاندھوں پر اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تھے تو بٹھا دیتے تھے پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوتی تو اُٹھا لیتے تھے۔

بَابُ ۷۴۲ الْمَشْىِ اَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيْرَةً

باب: نماز میں چندقدم قبلے کی طرف چلنا

۱۲۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانَ اَبُوالْعَلَآءِ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشٰى عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ۔

۱۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دروازہ کھلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز نفل میں مشغول تھے اور دروازہ قبلہ کی جانب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب یا بائیں جانب چل دیئے اور دروازہ کھولا پھر نماز ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ۷۴۳ التَّصْفِيْقِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں دستک دینا

۱۲۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اورخواتین کیلئے دستک ہے یعنی نماز میں کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آ جائے تو مردوں کوسبحان اللہ کہنا چاہئے اورخواتین کوتسبیح کی بجائے دستک دینا چاہئے۔

۱۲۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۲۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ مردوں کے واسطے تسبیح ہے یعنی سبحان اللہ کہیں اور خواتین کے واسطے دستک دینا (یعنی تالی بجانا) ہے۔

بَابُ ۷۴۴ التَّسْبِيْحِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: بحالت نماز سبحان اللہ کہنا

۱۲۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۱۲۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اورخواتین کے لیے

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

دستک دینا ہے۔

۱۲۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مذکورہ بالا مضمون کی طرح ہے۔

بَابُ ۷۴۵ التَّنَحْنُحِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں کھنکارنا

۱۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحٰرِثِ الْعُكْلِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُجَیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ اٰتِيْهِ فَاِذَا اَتَيْتُهٗ اسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُّهٗ يُصَلِّیْ فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُّهٗ فَارِغًا اَذِنَ لِیْ۔

۱۲۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ایک وقت مقرر تھا کہ میں اس وقت خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور میں جس وقت حاضر خدمت ہوتا تو پہلے اجازت حاصل کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اللہ فرما دیتے اور میں اندر داخل ہو جاتا اور اگر فارغ ہوتے تو اجازت عطا فرما دیتے۔

۱۲۱۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْحٰرِثِ الْعُكْلِیِّ عَنِ ابْنِ نُجَیٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ۔

۱۲۱۵: ابن نجی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے واسطے میرے دو وقت مقرر تھے ایک تو رات کا وقت دوسرے دن کا وقت تو جس وقت بھی رات میں داخل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانس دیا کرتے تھے۔

۱۲۱۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ يَعْنِیْ ابْنَ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُجَیٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ كَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ اٰتِيْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

۱۲۱۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایک ایسا درجہ تھا کہ جو کسی دوسرے کا نہ تھا۔ میں ہر روز صبح کے وقت خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور السلام علیکم یا نبی اللہ کہتا تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھنکار دیتے تو میں اپنے مکان واپس آ جاتا' ورنہ میں اندر داخل ہو جاتا۔

بَابُ ۷۴۶ الْبُكَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران رونے سے متعلق

۱۲۱۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۱۲۱۷: حضرت مطرف نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ۔

خبر رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینہ سے اس طرح کی آواز محسوس ہو رہی تھی کہ جس طرح کی آواز تکلے (ہانڈی) میں سے آتی ہے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوفِ خداوندی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور بحالتِ نماز اس طریقہ سے رونا درست ہے۔

بَابُ ۴۷۷ لَعْنِ اِبْلِيْسَ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ رَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّا للّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَاَخَّرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب: بحالت نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق

۱۲۱۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے۔ ہم نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر ارشاد فرمایا کہ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور اپنا ہاتھ پھیلایا کہ جس طریقہ سے کہ کسی شے کو پکڑتے ہیں پس جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے آپ کو نماز کے دوران اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو کبھی آپ کو نہیں کرتے دیکھا اور نہ سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن ملعون شیطان ایک آگ کا شعلہ لے کر میرے منہ میں لگانے کے واسطے آیا تھا۔ میں نے کہا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی۔ اُس وقت بھی وہ پیچھے کی جانب نہیں ہٹا' تو میں نے چاہا کہ اُس کو پکڑ لوں لیکن خدا کی قسم! اگر سلیمان علیہ السلام کی دُعا کا مجھ کو خیال نہ رہتا تو میں اُس کو باندھ لیتا پھر صبح کو مدینہ کے لڑکے اُس سے کھیلتے۔

سلیمان علیہ السلام کی دُعا:

مطلب یہ ہے کہ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دُعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھ کو ایسی سلطنت عطا فرما جو کہ میرے بعد کسی دوسرے کو حاصل نہ ہو اور اللہ عزوجل نے شیطان' ہوا اور پرندے سب کے سب ان کے تابع کر دیئے تھے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو پکڑ کر اپنا تابع بنا لیتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی جو امتیازی خصوصیت ہے وہ کم ہو جاتی۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جن اور شیطان کو چھوڑ دیا۔

بَابُ ۷۴۸ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: دورانِ نماز گفتگو کرنے سے متعلق

۱۲۱۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۲۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نماز میں مشغول ہو گئے کہ ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا (جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے) کہ اے خدا مجھ پر رحمت فرما اور حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور کسی دوسرے پر رحمت نہ فرما پس جس وقت آپؐ نے سلام پھیرا تو اس گاؤں والے سے فرمایا کہ تم نے بڑی نعمت کی قدر کم کر دی۔

خلاصة الباب ☆ یعنی وہ اللہ عزوجل کی رحمت عام تھی تم نے اس طرح دُعا مانگ کر اس کو محدود کر دیا اور تم نے دُعا اپنے اور میرے واسطے مانگ کر رحمت خداوندی کم کر دی۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز گفتگو کرنا درست نہیں ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت ہی میں اس کو یہ جملے فرما دیتے۔

۱۲۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کا رہنے والا شخص مسجد میں حاضر ہوا اور دو رکعت ادا کر کے کہنے لگا کہ اے خدا مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور نہ رحم فرما ہمارے ساتھ کسی پر بھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم نے ایک کھلی ہوئی بات کو (یعنی رحمت خداوندی کو) تنگ کر دیا۔

۱۲۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوْهُمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ

۱۲۲۱: حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم لوگوں کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ بھی گذرا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل نے اسلام نازل فرمایا اور ہمارے میں سے کچھ لوگ بدفالی (یعنی براشگون) لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے قلوب کی حالت ہے تو براشگون لینا کسی کام سے ان کو نہ منع کرے۔ پھر میں نے کہا کہ ہمارے میں سے کچھ لوگ نجومی لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ہرگز نجومی لوگوں کے پاس نہ جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہمارے میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچ لیتے ہیں یعنی زمین کے اوپر یا کسی کاغذ وغیرہ پر لائن کھینچ لیتے ہیں آئندہ کی

عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَالَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ هُوَ مَاضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ قَالَ اِنَّ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ لِيْ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِيْ فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَاِنِّيْ اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ فِي السَّمَآءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاعْتِقْهَا۔

بات کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپ نے ارشادفرمایا کہ ایک پیغمبر حضرات انبیاء میں سے لکیریں کھینچا کرتے تھے (وہ پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور علم رمل ان کی ایجاد ہے) اب جس شخص کی لکیریں ان ہی کی لکیر جیسی ہوں تو درست ہے اور سیکھنے کی گنجائش ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ لکیریں ان کی لکیر جیسی ہیں یا نہیں؟ حضرت معاویہ نے فرمایا کہ پھر میں رسول کریم کے ہمراہ رہا نماز کی حالت میں کہ اس دوران ایک شخص کو حالت نماز میں چھینک آ گئی۔ میں نے نماز کے دوران يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا تو اس پر لوگ مجھ کو غور سے دیکھنے لگ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری والدہ میرے اوپر روئے (مطلب یہ ہے کہ میرا انتقال ہو جائے تم لوگ مجھ کو کس وجہ سے غور سے دیکھ رہے ہو) یہ بات سن کر لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے مجھ کو خیال ہوا کہ مجھ کو خاموش رہنے کو فرمار ہے ہیں۔ اس وجہ سے میں خاموش رہا۔ جس وقت رسول کریم کو نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ پھر میرے والدین آپ پر قربان آپ نے نہ تو مجھ کو مارا اور نہ مجھ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی مجھ کو برا کہا۔ میں نے کوئی تعلیم دینے والا آپ سے قبل یا آپ کے بعد آپ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تعلیم دینے کے حوالہ سے اور آپ نے ارشاد فرمایا نماز کی حالت میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بات لوگوں کو نہیں کرنا چاہیئے۔ نماز میں تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا تلاوت قرآن ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں چلا گیا کہ جس کو میری باندی چرایا کرتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ احد نامی پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے) اس کی جانب گیا تو میں نے دیکھا کہ بھیڑیا ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے پھر آخر میں آدمی تھا جس طریقہ سے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے مجھ کو بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اس کو ایک مکہ مارا پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا اور یہ بات (باندی کا مارنا) مجھ کو

بہت زیادہ ناگوار گذرا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس کو بلا لاؤ (چنانچہ میں بلا کر لے آیا اس پر رسول کریمؐ نے اس سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ اس باندی نے جواب دیا آسمان پر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ عورت صاحب ایمان ہے، تم اس کو آزاد کردو۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے بارے میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اللہ عزوجل کی صفات کو بیان کرنے والی احادیث میں سے ہے اور اس میں دو مذاہب ہیں ایک تو یہ کہ بغیر غور وفکر کے ان پر ایمان لایا جائے اور اس بارے میں انسان کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ عزوجل جیسی کوئی شے نہیں ہے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل کے بارے میں تاویل کرنا کہ جو تاویل اس کے شایان شان ہے۔ بہر حال یہ مسئلہ دراصل علم کلام اور عقائد سے متعلق ہے اس جگہ مفہوم حدیث شریف سمجھنے کے واسطے اس قدر تشریح کافی ہے کہ جس وقت اس باندی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ باندی توحید کی قائل ہے اور وہ عورت مشرک نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے آسمان میں سے مراد دراصل قدرت خداوندی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ بلاشبہ حاضر وناظر ہے اور حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ شرح شفاء میں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلو پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۱۲۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

۱۲۲۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہر ایک آدمی اپنے ملنے والے شخص سے حالت نماز میں گفتگو کیا کرتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، پس جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے لیے کھڑے رہو خاموشی کے ساتھ چنانچہ اس دن سے ہم لوگوں کو حکم ہوا خاموش رہنے کا۔

۱۲۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ وَاسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپؐ جواب عطا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک مرتبہ خدمت اقدس میں سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عطا نہیں فرمایا۔ جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حالت نماز میں نیا حکم دیا کہ تم لوگ نہ گفتگو کرو مگر خدا کو یاد کرو اور تم

يَعْنِىْ اَحْدَثَ فِى الصَّلٰوةِ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِىْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

کو نہیں مناسب ہے دوسری کوئی گفتگو کرنا اور تم کھڑے رہو خدا کے سامنے خاموشی کے ساتھ یا فرمانبرداری کے ساتھ۔

۱۲۲۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ فَاَخَذَنِىْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَ اِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ لَّا يُتَكَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے آپؐ جواب دیا کرتے تھے ہم لوگ جس وقت ملک حبشہ سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ مجھ کو اپنے پاس اور فاصلہ کی فکر لاحق ہوئی۔ (یعنی قسم قسم کے پرانے اور نئے نئے خیالات آتے گئے) اور اس کا افسوس ہوا کہ آپؐ نے کس وجہ سے جواب نہیں عنایت فرمایا؟ جس وقت آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل جس وقت چاہتے ہیں نیا فرمان جاری فرما سکتے ہیں۔ اب اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ دورانِ نماز، گفتگو نہ کی جائے۔

بَابُ ۷۴۹ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: جو شخص دو رکعات ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے

۱۲۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۲۵: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہو گئے۔ درمیان کا قعدہ نہیں کیا' لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم لوگ سلام کے انتظار میں رہے کہ اس دوران آپؐ نے تکبیر پڑھی اور دو سجدہ فرمائے بیٹھے بیٹھے سلام سے قبل پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا (مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا بیٹھے بیٹھے سلام کے پھیرنے سے قبل۔

بَابُ ۷۵۰ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّتَكَلَّمَ

باب: جس شخص نے دو رکعت ادا کر کے بھول کر سلام پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب وہ شخص کیا کرے؟

۱۲۲۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنِّيْ نَسِيْتُ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهٖ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَ خَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ كَانَ يُسَمّٰى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ وَ قَالَ اَكَمَا قَالَ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَجَآءَ فَصَلَّى الَّذِيْ كَانَ تَرَكَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ۔

نے نمازِ ظہر یا نمازِ عصر ادا فرمائی۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھول گیا) تو دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ ایک لکڑی کی جانب تشریف لے گئے جو کہ مسجد میں لگی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا آپ ﷺ اس وقت غصہ میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ لوگوں نے بیان کیا کہ ہوسکتا ہے کہ نماز کی رکعات میں کمی واقع ہوگئی ہے یعنی چار رکعات کے بدلے دو رکعت ہی باقی رہ گئی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے وہ بھی ڈر گئے اور آپ سے کچھ نہ کہہ سکے اس وجہ سے کہ آپ ﷺ غصہ کے عالم میں دکھائی دے رہے تھے اور ایک آدمی ایسا تھا کہ جس کے دونوں ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ اس کو ذوالیدین (یعنی لمبے ہاتھ والا) کہا کرتے تھے اس نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسی طریقہ سے ہوا کہ جس طرح سے ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اسی طرح سے ہوا یارسول اللہ! آپ پھر تشریف لائے (مصلی کی جانب) اور جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی اس کو ادا فرمایا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا یا پھر تکبیر فرمائی اس کے بعد سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ کم پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۲۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

۱۲۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دو رکعت ادا فرما کر فراغت فرمائی (بوجہ بھول کے) تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے لوگوں سے فرمایا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ! پھر آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعات ادا فرمائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور ایک سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا پھر سجدہ فرمایا

رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔

۱۲۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ مَوْلٰی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۳۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۳۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی يَوْمًا فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَكَهٗ ذُوالشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اَنْسَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسَی الْفَرْوِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ضُمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اُٹھایا۔

۱۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی تو دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیر دیا۔ اس پر حضرت ذوالیدین کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں تخفیف ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بھول ہوگئی ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ حضرت ذوالیدین نے فرمایا کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لوگوں کی جانب متوجہ ہو گئے اور دریافت کیا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ نماز مکمل فرمائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے سلام کے بعد۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا لوگوں نے عرض کیا کہ کیا نماز میں کوئی کسی قسم کی کمی واقع ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کی امامت فرمائی اور دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو نماز میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مجھ کو بھول ہوئی تو ذوالیدین نے فرمایا: ضرور ایک بات پیش آئی ہے اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں۔

۱۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بھول ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرما کر سلام

اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمَّ الصَّلٰوةَ۔

پھیرا تو ذوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بھول ہوگئی؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل فرمائی۔

۱۲۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِالْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَيْنِ بْنُ عَمْرٍو اَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ۔

۱۲۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرما کر سلام پھیرا اور فراغت ہوئی اور ذوشمالین جو کہ عمرو رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے انہوں نے فرمایا کیا نماز میں تخفیف واقع ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا: وہ سچ فرما رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو رکعات جو کہ کم کی تھیں وہ ادا فرمائیں۔

۱۲۳۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَيْنِ نَحْوَهٗ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ۔

۱۲۳۴: حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول سے دو رکعات ادا فرمائیں پھر ذوشمالین نے بیان فرمایا۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جیسی ہے۔

بَابُ ۱۵۷ ذِكْرَ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

باب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات کا اختلاف کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے فرمائے یا نہیں؟

۱۲۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاَبِیْ

۱۲۳۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز (یعنی ذوالیدین نے جس وقت یہ کہا کہ کیا نماز میں کوئی کمی واقع ہوگئی ہے یا آپ صلی

بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهٗ۔

اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں) سجدہ سہو نہیں فرمائے۔ نہ تو سلام سے قبل اور نہ ہی سلام کے بعد۔

۱۲۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِی الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سے روایت نقل فرمائی۔

۱۲۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذوالیدین نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَ حَدَّثَنِی ابْنُ عَوْفٍ وَخَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِیْ وَهْمِهٖ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۳۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے اور اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۲۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۳۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۲۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِیْ

۱۲۴۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نمازِ عصر تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا (بھول کی وجہ سے) پھر آپؐ اپنے مکان میں تشریف لے گئے ایک آدمی کہ جس کو کہ خرباق کہتے تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تخفیف فرما دی گئی ہے؟ آپؐ غصہ میں باہر تشریف

نُقِصَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُغْضِبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ فَقَالَ اَصَدَقَ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ فَصَلّٰى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

لائے اپنی چادر مبارک کو گھسیٹتے ہوئے اور دریافت فرمایا: یہ صاحب سچ کہہ رہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں! یہ سچے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے اور جو رکعت باقی رہ گئی تھی وہ ادا فرمائی پھر سلام پھیرا پھر دوسجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

باب ۷۵۲ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ

باب: جس وقت نماز کے دوران کسی قسم کا شک ہو جائے؟ (تو کتنی رکعت پڑھے؟)

۱۲۴۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

۱۲۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو نماز میں کسی قسم کا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شک دور کرے اور جس پہلو پر یقین ہو وہ اختیار کرے اور جس وقت یقین حاصل ہو جائے نماز کے مکمل ہونے کا تو بیٹھے بیٹھے دوسجدے کر لے۔

۱۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا صَلٰوتَهٗ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ۔

۱۲۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس شخص نے نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو اس کو چاہئے کہ مزید ایک رکعت پڑھے اور پھر بیٹھے بیٹھے دوسجدے کرے اب اگر اس شخص نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو ان دوسجدوں کی وجہ سے وہ رکعت دوگانہ رکعت بن گئی اور اگر اس نے چار رکعت پڑھ لی تو یہ دوسجدے شیطان کیلئے رسوائی ہوئی کہ اس کے بہکانے سے کسی قسم کا کوئی بگاڑ نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت ہوئی۔

بَابُ ۷۵۴ التَّحَرِّي

باب: شک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ جانے سے متعلق

۱۲۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ

۱۲۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کا فرمان مبارک بیان فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص نماز کے دوران شک کرے (یعنی بھول سے نماز کی رکعت کی تعداد میں شک ہو جائے) تو وہ خود غور وفکر کرے کہ اس نے نماز

فَلْيَتَحَرَّ الَّذِیْ يَرٰی اَنَّهٗ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهٗ ثُمَّ يَعْنِیْ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ اَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوْفِهٖ كَمَا اَرَدْتُّ۔

درست طریقہ سے ادا کی ہے (یا غلطی کی ہے) پھر (حتی الامکان) درست پہلو اختیار کرے اور دو سجدے (سہو کے) کرلے۔

۱۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ۔

۱۲۴۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی رکعت میں شک کرے تو وہ شخص عذر کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ اَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنِّیْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِكَ اِلَی الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نماز پڑھائی تو آپؐ نے نماز میں اضافہ فرمایا یا کچھ کمی فرمادی۔ حضرات صحابہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! کیا کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو باخبر کر دیتا۔ کیونکہ میرا یہی فریضہ ہے لیکن بہرحال میں بھی ایک انسان ہوں اور جس طریقہ سے تمہارے ساتھ بھول چوک لگی ہوئی ہے اسی طریقہ سے میرے ساتھ بھی بھول چوک لگی ہوئی ہے اور تم لوگوں میں سے نماز میں کوئی شخص کسی قسم کے شک میں مبتلا ہو جائے تو خواہ کوئی درست بات ہو تو اس کو غور و فکر کر کے نکالے اور اسی اعتبار سے نماز کو مکمل کر لے اس کے بعد سلام پھیرے اور دو سجدے کر لے۔

۱۲۴۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِیْ ابْنَ عَيَاضٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ قَالَ وَمَا ذٰاكَ فَذَكَرْنَا لَهٗ الَّذِیْ فَعَلَ فَثَنٰی رِجْلَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ لَاَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِیْ صَلٰوتِهٖ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِیْ يَرٰی اَنَّهٗ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ

۱۲۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو اس میں اضافہ یا کمی فرمادی اور جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا وہی بیان کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور قبلہ کی جانب چہرہ مبارک فرمایا پھر دو سجدے فرمائے جو کہ سہو کے سجدے تھے۔ پھر ہماری جانب چہرۂ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی قسم کا کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو بتلاتا لیکن میں انسان ہوں اور جس طریقہ سے تم لوگوں کے ساتھ بھول چوک لگی ہوئی ہے میں

يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

بھی بھولتا ہوں اور تمہارے میں سے جو شخص شک میں مبتلا ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اچھی طرح سے غور وفکر کرے کہ درست کیا ہے؟ پھر سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ رَجُلاً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَثٌ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَقَالَ اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی جانب چہرہ مبارک فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور بیت اللہ شریف کی جانب رخ فرمایا۔ پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا اس کے بعد متوجہ ہوئے لوگوں کی جانب اور فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور میں بھی اسی طرح سے بھولتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ بھولتے ہو۔ جس وقت میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھ کو یاد دلا دو اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی کسی قسم کا نیا حکم ہوتا تو میں تم کو باخبر کر دیتا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم یا شک ہو جائے تو جو بات درست ہو اس کو خوب اچھی طرح سے غور وفکر کر لے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۴۸: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں شک کرے تو اس کو چاہئے کہ جو بات صحیح ہو اس کو غور کرے پھر دو سجدے کرے نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص شک یا وہم کرے نماز کے دوران تو اس کو چاہئے کہ غور کرے درست بات کو پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۰: حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جس وقت کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے وہ درست بات سوچ لے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۱: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ سلام کرنے کے بعد دو سجدے کر لے۔

۱۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۵۲: اس حدیث کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۳: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث جیسا ہے۔

۱۲۵۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران شک کرے تو اس کو چاہیے کہ دو سجدے کرے۔ حجاج نے سلام کے بعد کہا اور روح نے کہا بیٹھے ہی بیٹھے (واضح رہے کہ روح اور حجاج یہ دونوں کے دونوں اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں۔)

۱۲۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے (نماز شروع کرتا ہے) تو اس کو شیطان بہکانے کے واسطے آتا ہے پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعت پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس

وَهُوَ جَالِسٌ۔

١٢٥٦: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

طرح کا اتفاق ہوتو اس کو چاہیے کہ وہ دوسجدے کرے بیٹھے بیٹھے۔

١٢٥٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس وقت نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے پھر جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے اور وہ انسان کے قلب میں داخل ہو کر اس کے قلب اور ذہن میں وسوسے پیدا کرتا ہے حتی کہ اس کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعات پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس طرح کا اتفاق ہو جائے تو اس کو چاہیے دوسجدے کرلے۔

بَابُ ٧٥٤ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى خَمْسًا

باب: جوکوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اُس کو کیا کرنا چاہئے؟

١٢٥٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

١٢٥٧: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کس طرح کا اضافہ ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھی ایک پاؤں موڑلیا اور دوسجدے کئے۔

١٢٥٨: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُغِيرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

١٢٥٨: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی تو پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے فرمائے سلام کے بعد بیٹھے ہی بیٹھے۔

١٢٥٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَاْسِي بَلٰى قَالَ وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

١٢٥٩: حضرت ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے (بھول سے) پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ تم نے بھول سے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا۔ پھر میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ رکعات پڑھ لی ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں' حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے دو

حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَاَخْبَرُوْهُ فَثَنٰى رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

سجدے فرمائے اس کے بعد حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی۔ انہوں نے فرمایا کہ اور تم نے بھی پانچ ہی رکعات پڑھ لی ہیں اے ایک آنکھ والے شخص! میں نے عرض کیا: جی ہاں' علقمہؓ نے دو سجدے فرمائے پھر حدیث بیان فرمائی۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آج نبیؐ نے نماز کو پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ اس پر لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ آخر کار آپؐ نے عرض کیا کہ نماز میں اضافہ ہو گیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر لوگوں نے نقل کیا کہ آپؐ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپؐ نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور دو سجدے فرمائے پھر ارشاد فرمایا کہ میں انسان ہوں جس طریقہ سے تم لوگ بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔

۱۲۶۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَذَكَرُوْا لَهٗ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ اَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حَبْوَتَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُوْلُ كَانَ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا۔

۱۲۶۰: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس کو نماز کے دوران سہو ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے عرض کیا پس جس وقت وہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ واقعہ اسی طریقہ سے پیش آیا ہے ایک آنکھ والے شخص! اس نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے اپنا کمر بند کھول لیا پھر دو سجدے فرمائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا تھا حضرت شعبی نے بیان کیا کہ میں نے حکم سے سنا کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے نماز کی رکعات پانچ پڑھ لیتھیں۔

۱۲۶۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا اَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ اَكَذٰلِكَ يَا اَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۶۱: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے ایک روز نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی تو حضرت ابراہیم بن سوید نے فرمایا کہ اے ابوشبل! تم نے پانچ رکعات پڑھی ہیں انہوں نے کہا کہ ایک آنکھ والے صاحب! یہ بات درست ہے۔ پھر دو سجدے کیے سہو کے بعد۔ اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے کیا ہے۔

۱۲۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ

۱۲۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔

اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ كَمَا تَنْسَوْنَ وَاَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ۔

لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی آخر ایک انسان ہوں اور میں بھی اس طریقہ سے بھول جاتا ہوں کہ جس طریقہ سے' تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ یاد کرتے ہو۔ پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور آپ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۷۵۵ مَا یَفْعَلُ مَنْ نَسِیَ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ

باب: جو کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق

۱۲۶۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ ابْنُ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ مَوْلٰی عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ یُوْسُفَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ صَلّٰی اِمَامَهُمْ فَقَامَ فِی الصَّلٰوةِ وَعَلَیْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰی قِیَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ نَسِیَ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ۔

۱۲۶۳: حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان نے نماز پڑھائی تو وہ درمیان میں نہ بیٹھے اور وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہے پھر جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے فرمائے اور اس کے بعد منبر پر گئے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طریقہ سے وہ دو سجدے کرے۔

بَابُ ۷۵۶ التَّكْبِیْرُ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کے دوران تکبیر کہنا

۱۲۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَیُوْنُسُ وَاللَّیْثُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُحَیْنَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِی اثْنَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ یَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ كَبَّرَ فِیْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔

۱۲۶۴: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے اور ہر ایک سجدہ میں تکبیر فرمائی' بیٹھے ہی بیٹھے' سلام سے قبل اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں سجدے کیے یہ اس قعدہ کے بدلے تھے کہ جس کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے۔

بَابُ ۷۵۷ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الرَّكْعَةِ الَّتِیْ

باب: آخر جلسہ میں کس طریقہ سے

يُقْضٰى فِيْهَا الصَّلٰوةُ

۱۲۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ دَارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِيْ فِيْهِمَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

بیٹھنا چاہیے؟

۱۲۶۵: حضرت ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر کی دو رکعت کے بعد کہ جن پر نماز مکمل ہو جاتی ہے اس طریقہ سے بیٹھے' بایاں پاؤں دائیں جانب نکال دیتے اور اپنے ایک سرین پر زور دے کر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۲۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا جَلَسَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامَ وَاَشَارَ۔

۱۲۶۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مبارک ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیتے اور دایاں ہاتھ داہنی طرف والی ران پر رکھ دیتے اور درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ فرماتے۔

بَابُ ۷۵۸ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

باب: دونوں بازو کس جگہ رکھے؟

۱۲۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَآئِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُوْ بِهَا۔

۱۲۶۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں پاؤں بچھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دُعا مانگتے تھے۔

بَابُ ۷۵۹ مَوْضِعِ الْمِرْفَقَيْنِ

باب: دونوں کہنیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے رکھنی چاہئیں؟

۱۲۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ

۱۲۶۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے نماز پڑھتے تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خانہ کعبہ کی جانب رخ فرمایا پھر دونوں ہاتھ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَاْسَهٗ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى۔

اُٹھائے دونوں کان کے برابر۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور جس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اُٹھایا یعنی دونوں کان کے برابر اور دونوں ہاتھ کو دونوں طرف کے گھٹنوں پر رکھا۔ جس وقت رکوع سے آپؐ نے سر مبارک اُٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اُٹھایا پھر جس وقت سجدہ کیا تو سر کو اس جگہ پر رکھا یعنی جس جگہ تک ہاتھ اُٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر کے نزدیک رہے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں جانب کی کہنی ران سے اُٹھا رکھی یعنی کہنی کو پہلو سے نہیں ملایا (علیحدہ رکھا) اور دو انگلی کو بند کر لیا یعنی کہ چھنگلی انگلی کو اور اسکے پاس والی انگلی کو اور حلقہ باندھا اس طرح سے یہ بشر جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ انہوں نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان کی انگلی کا حلقہ بنایا۔

بَابُ ۷۶۰ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

باب: دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت کس جگہ رکھنا چاہئے؟

۱۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ لَقِيْتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِىَ ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۱۲۶۹: حضرت علی بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں کنکریاں اُلٹ پلٹ کرنے لگا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا کہ تم نماز کے دوران کنکریوں کو نہ اُلٹ پلٹ کرو۔ اس لیے کہ یہ شیطانی کام (شیطان کی جانب سے وسوسہ) ہے بلکہ تم اس طریقہ سے عمل کرو کہ جس طریقہ سے کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ تم نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کس طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس طریقہ سے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور بایاں پاؤں کو لٹا دیا اور دایاں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ ۷۶۱ قَبْضِ الْاَصَابِعِ

باب: شہادت کی اُنگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام

مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

اُنگلیوں کو بند کرنے سے متعلق

۱۲۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ رَاٰنِىْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِىْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَبَضَ يَعْنِىْ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاَصْبُعِهِ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

۱۲۷۰: حضرت علی بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور میں اس وقت نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا وہ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو منع فرمایا اور عرض کیا تم اس طریقہ سے کرو جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کلمہ کی انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کر کے اور بائیں بازو کو بائیں ران پر رکھتے۔

بَابُ ۷۶۲ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَعَقْدِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ

باب: انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنے سے متعلق

۱۲۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّىْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَ جَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اُصْبُعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا مُخْتَصَرٌ۔

۱۲۷۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا اور بیان کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں طرف کی ران کے برابر کی۔ پھر دو انگلی بند کر لی اور ایک حلقہ باندھ لیا پھر انگلی اُٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا کرتے تھے۔

بَابُ ۷۶۳ بَسْطِ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ

باب: بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق

۱۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا۔

۱۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں بیٹھ جاتے تھے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے اور شہادت کی انگلی دائیں ہاتھ کی اُٹھاتے اور اس سے دُعا کرتے اور ہاتھ گھٹنے پر جماتے۔

۱۲۷۳: اَخْبَرَنَا اَیُّوْبَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یُشِیْرُ بِاُصْبُعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُهَا قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو وَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ یَدْعُوْ کَذٰلِكَ وَیَتَحَامَلُ بِیَدِهِ الْیُسْرٰی عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی۔

۱۲۷۳: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے جس وقت دُعا مانگتے لیکن آپ ﷺ اس انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے دُعا مانگتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے۔

بَابُ ٦٤ ٧ الْاِشَارَةِ بِالْاِصْبَعِ فِی التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے درمیان اُنگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق

۱۲۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِیُّ عَنِ الْمُعَافٰی عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَّالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَیْرٍ الْخُزَاعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی فِی الصَّلٰوةِ وَیُشِیْرُ بِاُصْبُعِهٖ۔

۱۲۷۴: حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

بَابُ ٦٥ ٧ النَّهْیُ عَنِ الْاِشَارَةِ بِاِصْبَعَیْنِ وَ بِاَیِّ اِصْبَعٍ یُشِیْرُ

باب: دو انگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کونسی انگلی سے اشارہ کرے؟

۱۲۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْ بِاُصْبُعَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

۱۲۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دو انگلی سے اشارہ کرتا تھا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی لے کر ایک انگلی سے اشارہ کرو (اس لیے کہ یہ اشارہ ہے توحید کی جانب)۔

۱۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَدْعُوْا بِاَصَابِعِیْ فَقَالَ اَحِّدْ اَحِّدْ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۱۲۷۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز میرے نزدیک سے گذرے میں انگلیوں سے دُعا مانگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی سے دُعا مانگو پھر آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کی جانب اشارہ فرمایا۔

بَابُ ٦٦ ٧ اِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِی الْاِشَارَةِ

باب: شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے سے متعلق

۱۲۷۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ نُمَیْرٍ الْخُزَاعِیُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا فِی الصَّلٰوةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَیْئًا وَّهُوَ یَدْعُوْ۔

۱۲۷۷: حضرت مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نماز کے دوران بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کلمہ کی انگلی کو اُٹھائے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُس کو کسی قدر موڑ لیا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس وقت دُعا مانگ رہے تھے۔

بَابُ ٧٦٧ مَوْضِعِ الْبَصَرِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ

باب: بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟

۱۲۷۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا یُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ۔

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشہد میں بیٹھ جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھ دیتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس جگہ پر اپنی نگاہ رکھتے تھے۔

بَابُ ٧٦٨ النَّهْیِ عَنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نظر نہ اُٹھائے

۱۲۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِ اَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۱۲۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آنا ورنہ اللہ عزوجل ان کی آنکھوں کی روشنی ختم کر دے گا (یہ حکم اس وجہ سے ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں یہ حرکت بے ادبی اور ایک طرح کی گستاخی ہے)۔

بَابُ ٧٦٩ اِیْجَابِ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد پڑھنے کے وجوب سے متعلق

۱۲۸۰: اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَیْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ یُّفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز کے دوران تشہد کے فرض ہونے سے قبل اس طریقہ سے کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام پر سلام حضرت میکائیل علیہ السلام پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے نہ کہو کیونکہ اللہ عزوجل خود سلام ہے لیکن تم اس طریقہ سے کہو: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَلسلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

بَابُ ٧٧٠ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيْمِ السُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

باب: تشہد کی قرآن کی سورت کی طرح تعلیم دینا

۱۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی سورت سکھلاتے ہیں۔

بَابُ ٧٧١ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَآءَ۔

باب: تشہد سے متعلق احادیث

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ خود سلام ہے یعنی اللہ کا ایک نام سلام بھی ہے۔ تو جس وقت کوئی شخص تمہارے میں سے (نماز پڑھنے کیلئے) بیٹھ جائے تو اس کو التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے۔

بَابُ ٧٧٢ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو طریقے سکھلائے اور طریقہ نماز سکھلایا پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تم لوگ صفوں کو درست کرلو پھر تم لوگوں میں سے کوئی ایک امامت کرے جس وقت امام تکبیر کہے اور جس وقت وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم لوگ آمین پڑھو اللہ عزوجل قبول فرمائے گا پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور رکوع میں

قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور رکوع میں چلے جاؤ کیونکہ تمہارے سے قبل امام رکوع میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اُٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل آئے گی اور جس وقت وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے سن لیا اس کو یہ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ میں جاؤ کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اُٹھاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگ اس طریقہ سے پڑھو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتِ وَالسَّلَامُ سے رَسُوْلُهٗ تک۔

بَابٌ ۳۷۷ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاَيْمَنُ عِنْدَنَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْحَدِيْثُ خَطَاٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

۱۲۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کسی شخص کو اس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کی اس روایت پر ہم لوگوں کے نزدیک راوی ایمن بن نابل میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں ہے لیکن حدیث خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

بَابُ ۷۷۴ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِىْ مِنْ اُمَّتِى السَّلَامَ۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام سے متعلق

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

بَابُ ۷۷۵ فَضْلِ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِىْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرٰى فِىْ وَجْهِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِى الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّىْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام کرنے کے فضائل

۱۲۸۶: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار محسوس کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم لوگ خوش نہیں ہوتے جو شخص تمہارے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو میں اُس شخص پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور تمہارے میں سے جو شخص سلام (ایک مرتبہ) بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلام کروں گا۔

بَابُ ۷۷۶ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ

۱۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِىْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نماز کے دوران عظمت خداوندی بیان کرنا

۱۲۸۷: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کے دوران دُعا مانگتے سنا کہ اس نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تم نے عجلت سے کام لیا اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھلایا کہ (پہلے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرنا پھر رسول کریم پر درود بھیجا کرو اس کے بعد دُعا

رَجُلاً يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

مانگا کرو) تا کہ تمہاری دُعا جلد قبول ہو جائے پھر آپؐ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا: اب تو دُعا قبول ہوگی اور مقصد حاصل ہوگا۔

بَابُ ۷۷۷ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: درود شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق

۱۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيَّ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔

۱۲۸۸: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدا نے ہم کو حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے اہلِ ایمان! درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کاش ہم لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

بَابُ ۷۷۸ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ

۱۲۸۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

۱۲۸۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا۔ تو سلام ہم لوگوں کو معلوم ہو گیا لیکن درود شریف ہم لوگ کس طریقہ سے بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! اپنی رحمت نازل فرما محمدؐ پر جیسی رحمت بھیجی تم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت نازل

عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ۔

فرما محمد پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر۔

بَابٌ ۷۷۹ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کا درود

۱۲۹۰: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ مِنْ کِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ قَدْعَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ کِتَابِهٖ وَهٰذَا خَطَأٌ۔

۱۲۹۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ معلوم کر چکے لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک۔ حضرت امام ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس کے ساتھ یہ اور اضافہ کرتے ہیں: وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث انہوں نے اپنی کتاب سے نقل فرمائی اور یہ ایک بھول ہے۔

۱۲۹۱: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ قَدْعَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ غَیْرَ هٰذَا وَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۲۹۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ کو معلوم ہو گیا لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا ہم اس روایت میں یہ اضافہ مزید کرتے ہیں وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت بھول ہے۔

۱۲۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ لِیْ کَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةً قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْكَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ

۱۲۹۲: حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نقل کیا کہ میں تم کو ایک ہدیہ دے دوں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سلام کرنے کو تو خوب پہچان لیتے ہیں لیکن

عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

درود شریف ہم کس طریقہ سے بھیجا کریں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابٌ ٨٠ نُوْعٌ اُخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کے درود شریف سے متعلق

۱۲۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۳: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

۱۲۹۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہو۔ آخر تک۔

۱۲۹۵: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۲۹۵: حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے اوپر درود شریف بھیجو اور تم لوگ دُعا میں کوشش کرو اور کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابُ ۷۸۱ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو گیا اب ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابُ ۷۸۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۲۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَّالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ فِیْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ قَالَا جَمِيْعًا كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ سَطْرٌ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۷: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ اس طرح سے کہا کرو اور حارث کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ آخر تک۔ پھر حارث اور قتیبہ دونوں حضرات کی روایت میں ہے کہ: كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف دوسری مرتبہ بیان فرمائی تو غالباً ان سے اس روایت کا بعض جز نقل کرنے سے رہ گیا۔ (لیکن فضیلت درودِ ابراہیمی ہی کو حاصل ہے)۔

بَابُ ۷۸۳ الْفَضْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِی ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى يُرٰه فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَنَّهٗ جَآئَنِیْ

باب: فضیلتِ درود[1] سے متعلق

۱۲۹۸: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم تشریف لائے اور اس وقت آپ کے چہرۂ مبارک سے خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم نے دریافت کیا کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کیا

---

[1] کتب احادیث میں مختلف صحابہ سے درود شریف نقل کئے گئے ہیں لیکن ان میں فوقیت و فضیلت درودِ ابراہیمی ہی کو حاصل ہے۔ (جامی)

جِبْرِیْلُ ﷺ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لاَّ یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلاَّ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

تم اس سے اے محمدؐ خوش اور رضامند نہیں ہوتے کہ جو شخص تم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ تم پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

۱۲۹۹: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

۱۳۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

۱۳۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس رحمت بھیجے گا اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجہ اس کے بلند ہوں گے۔

بَابُ ۸۴ ۷تَخْیِیْرِ الدُّعَآءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: درود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو دِل چاہے دُعا مانگ سکتا ہے

۱۳۰۱: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ

۱۳۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے تھے نماز کی حالت میں' تو ہم کہتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ یعنی سلام ہو اللہ پر' اللہ کے بندوں کی جناب سے اور سلام فلاں پر' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ تمہارے میں سے کوئی شخص اگر بیٹھ جائے تو اس طرح سے کہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ تک۔ اس لیے کہ جب اس طریقہ سے کہے گا تو ہر ایک نیک بندہ کو آسمان اور زمین میں سلام پہنچ جائے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدُ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ یَدْعُوْ بِہٖ۔

عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اس کے بعد جو دُعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۷۸۵ الذِّکْرِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ

باب: نماز میں تشہد کے پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۳۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ بْنُ وَکِیْعِ بْنِ جَرَّاحٍ اَخُوْسُفْیَانَ ابْنِ وَکِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ جَآءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ کَلِمَاتٍ اَدْعُوْ بِھِنَّ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ سَبِّحِیْ اللّٰہَ عَشْرًا وَ اَحْمَدِیْہِ عَشْرًا وَکَبِّرِیْہِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِیْہِ حَاجَتَکِ یَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ۔

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اورعرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو چند کلمات سکھلا دیں کہ میں ان کلمات کے وسیلے سے دُعا مانگ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سبحان اللہ کہو دس مرتبہ پھر دس مرتبہ الحمد للہ کہو اور اس کے بعد دُعا مانگو اور تم اپنے مقصد کو اللہ عزوجل سے مانگو وہ حکم فرما دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ قبول کرے گا۔

بَابُ ۷۸۶ الدُّعَآءِ بَعْدَ الذِّکْرِ

باب: دُعا ماثورہ سے متعلق

۱۳۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیْفَۃَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَخِیْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا یَعْنِیْ وَرَجُلٌ قَآئِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَکَعَ وَسَجَدَ وَتَشَھَّدَ دَعَا فَقَالَ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ تَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی۔

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی وہاں پر کھڑا ہوا نماز میں مشغول تھا جس وقت رکوع اور سجدے اور تشہد سے فراغت ہوئی تو دُعا مانگنے لگا اور کہنے لگا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ سے لے کر اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ تک پڑھا کرو۔ پھر رسول کریم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ کون سے جملوں سے دُعا مانگی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول خوب واقف ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے اللہ عزوجل کو آواز دی۔ اس کے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جس وقت اللہ عزوجل کو اسکے نام سے آواز دی جاتی ہے اور اسکو یاد کیا جاتا ہے اور جس وقت کوئی شخص مانگتا ہے اس سے یہ نام لے کر تو وہ عنایت کرتا ہے۔

۱۳۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ اَبُوْ بُرَیْدٍ الْبَصْرِیُّ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ

۱۳۰۴: حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے کہ ایک آدمی نماز

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا۔

پڑھ کر تشہد کے پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس دوران وہ شخص کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَااَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تین مرتبہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مغفرت کر دیا گیا۔

بَابُ ۷۸۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۱۳۰۵: حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک دُعا سکھلا دیں کہ جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ......۔

بَابُ ۷۸۸ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۶: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

۱۳۰۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: میں تم سے محبت رکھتا ہوں' اے معاذ! میں نے عرض کیا: میں (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پابندی سے ہر اِک نماز میں یہ دُعا مانگا کرو: رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ۔

بَابُ ۷۸۹ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

۱۳۰۷: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ سے آخر تک۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہر ایک کام میں استحکام چاہتا ہوں (صبر اور استقلال کا طلبگار ہوں) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر اور تیری عبادت کی بہتری چاہتا ہوں اور میں تجھ سے قلب کی سلامتی چاہتا ہوں اور زبان کی سچائی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہر چیز کی بہتری مانگتا ہوں جس کو کہ تُو جانتا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر ایک چیز کی برائی سے کہ جس کو تُو جانتا ہے اور میں مغفرت چاہتا ہوں تیری اس چیز سے کہ جس کو تو چاہتا ہے (یعنی مجھ سے جو غلطی سرزد ہوگئی ہے اُس کی معافی مانگتا ہوں)۔

بَابُ ٧٩٠ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

١٣٠٨: اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ جَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَیٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰی عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِیْ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَ اَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآءِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا

١٣٠٨: حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی عمار نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعض نے کہا کہ تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی انہوں نے کہا کہ باوجود اسکے کہ میں نے اس میں کئی دُعائیں پڑھیں جن کو رسول کریم سے سنا ہے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گئے عطاء رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور وہ دُعا ان سے دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتلائی وہ دُعا یہ تھی: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں تیرے غیب اور قدرت کے وسیلہ سے جو تجھ کو مخلوقات پر ہے تو مجھ کو زندہ رکھ جس وقت تک میرے واسطے زندگی قائم رکھنا تیرے نزدیک بہتر ہو اور مجھ کو مار ڈال کہ جس وقت میرے واسطے مر جانا بہتر ہو۔ اے خدا میں ظاہری اور پوشیدہ تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے حکمت بھری ہوئی سچی بات خوشی اور غصہ میں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے درمیان کا درجہ محتاجی اور مالداری میں اور میں تجھ سے اس نعمت کو مانگتا ہوں جو کہ تمام نہ ہو اور اس کی آنکھ کی ٹھنڈک کو کہ جو ختم نہ ہو اور میں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلہ پر اور میں تجھ سے مانگتا ہوں راحت اور

فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

مرنے کے بعد آرام۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے چہرہ کے دیکھنے کی لذت کو اور تجھ سے ملاقات کا شوق' اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت پر کہ جس پر صبر نہ ہو سکے اور جو فساد سے گمراہ کرا دے اے خدا ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ دکھلا دے۔

۱۳۰۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَسِطِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلّٰى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلٰوةً اَخَفَّهَا فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْهَا فَقَالَ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَمَّا اِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِهٖ وَالشَّوْقَ اِلَى الْقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

۱۳۰۹: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی (مختصر) نماز پڑھائی تو انہوں نے انکار کر دیا (اس قدر مختصر نماز پڑھنے پر) اس پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز ادا کرنے میں سجدے اور رکوع کو برابر نہیں ادا کیا؟ انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے تو نماز کے دوران وہ دُعا مانگی تھی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ سے آخر تک۔

بَابُ ۷۹۱ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق

۱۳۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ۔

۱۳۱۰: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھ کو وہ دُعا بتلا دو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ۔ اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں میری برائی سے اُس کام کے جو کہ میں نے انجام دیا ہے اور برائی سے اس کام کی جو میں نے نہیں انجام دیئے۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ میں وہ نہ کرنے لگ جاؤں۔)

بَابُ ۷۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب :ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق

۱۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلٰوةً بَعْدُ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۳۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا عذابِ قبر کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذابِ قبر سچ (اور حقیقت) ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر جو نماز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اس میں عذابِ قبر سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۱۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک۔ یعنی اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری' عذابِ قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے جو کہ ایک آنکھ والا ہوگا اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور مقروض ہو جانے سے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات مقروض ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک سے معلوم ہوا کہ قرضہ لے لینا اگرچہ گناہ تو نہیں ہے لیکن یہ گناہوں کا ذریعہ بن جاتا ہے اس وجہ سے اس سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

۱۳۱۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَاَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَا بَدَالَهٗ۔

۱۳۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص تشہد پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ چار کاموں سے پناہ مانگے۔ ایک تو عذابِ دوزخ سے' دوسرے عذابِ قبر سے' اور تیسرے موت اور زندگی سے' اور فتنہ موت سے اور دجال کے فتنہ سے پھر دُعا مانگے اپنے واسطے جو دُعا مناسب معلوم ہو۔

بَابٌ ۷۹۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۱۳۱۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

باب: ایک دوسری نوعیت کی دُعا سے متعلق

۱۳۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے تھے: اَحْسَنُ الْكَلَامِ سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب سے بہتر ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

بَابٌ ۷۹۴ تَطْفِيْفُ الصَّلٰوةِ

۱۳۱۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا تُصَلِّيْ فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّلَوْ مِتَّ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لِيَخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ۔

باب: نماز کو گھٹانے کے بارے میں

۱۳۱۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جس شخص نے نماز کو گھٹا دیا (یعنی اس کی شرائط اور ارکان میں کمی کر دی) تو دریافت کیا کہ تم کتنے زمانہ سے اس طریقہ سے نماز پڑھتے چلے آ رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ چالیس سال سے۔ حذیفہؓ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں پڑھی اور جب تم مر جاؤ گے اس طرح سے نماز پڑھتے ہوئے تو تمہاری موت رسول کریمؐ کے علاوہ کسی دوسرے دین پر ہوگی نہ کہ رسول کریمؐ کے دین پر مرو گے۔ اگر (ہم) نماز میں تخفیف کرتے ہیں تو اسکی شرائط وارکان کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

بَابٌ ۷۹۵ اَقَلُّ مَا تَجْزِئُ بِهِ الصَّلٰوةُ

۱۳۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمٍّ لَهٗ بَدْرِيٍّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهٗ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَ الَّذِيْ اَكْرَمَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّأْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے کیا کیا شرائط ہیں؟

۱۳۱۶: حضرت علی بن یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ بدری تھے یعنی غزوۂ بدر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ انہوں نے نقل کیا کہ ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ رسول کریمؐ اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم لوگ اس شخص سے واقف نہیں تھے جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی اس طریقہ سے آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو عزت کی دولت سے نوازا میں تو تھک گیا۔ آپؐ مجھے بتلائیں میں کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: جس وقت تو نماز

فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرَغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو' تمام شرائط اور ارکان کا خیال رکھو۔ پھر تم قبلہ کی جانب رخ کرو اور تکبیر پڑھو پھر قرآن پڑھو یعنی سورۂ فاتحہ اور اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھ لو۔ پھر تم اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ بالکل اچھی طرح سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ پھر اس طرح سے نماز میں کیا کرو۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۱۳۱۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ ابْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَمٍّ لَهٗ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِى الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهٗ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُّ وَ حَرَصْتُ فَاَرِنِىْ وَعَلِّمْنِىْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تُصَلِّىَ فَتَوَضَّأْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَاِذَا اَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَاِنَّمَا تَنْتَقِصُهٗ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

۱۳۱۷: حضرت علی بن یحییٰ بن رافع بن مالک الانصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا (رفاعہ بن رافع) سے سنا جو کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ کہا کہ میں رسول کریمؐ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے رسول کریمؐ کو سلام کیا۔ آپؐ اس وقت اس شخص کو دیکھ رہے تھے جس وقت وہ شخص نماز میں مشغول تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جاؤ اور تم نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس شخص نے نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ تم نماز پڑھو (دراصل) تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس جس وقت تیسری یا چوتھی بار اس نے اسی طریقہ سے کیا تو اس نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم کہ جس نے آپؐ پر کتاب نازل کی' میں تو تھک گیا اور مجھ کو لالچ ہے تو آپؐ فرمائیں اور سکھلائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو پھر تم بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ کرو اور تم تکبیر پڑھو (نماز شروع کرو) پھر قرآن کریم پڑھو پھر تم رکوع میں جاؤ۔ خوب اچھی طرح سے اطمینان سے' پھر تم سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ۔ اگر تم نے اس طریقہ سے نماز کو مکمل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی

اور اگر تم نے اس میں سے کم کر دیا تو اپنی نماز میں سے کم کر دیا۔

۱۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّىْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا۔

۱۳۱۸: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے متعلق بتلاؤ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سامان کر کے رکھتے تھے یعنی مسواک اور وضو کا پانی' ہم تیار رکھتے تھے پھر جس وقت اللہ عزوجل کو منظور ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھا دیتا تھا۔ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آٹھویں رکعت کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے تھے اور یاد خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور دُعا مانگتے' پھر سلام پھیرتے۔ اس قدر آواز سے کہ ہم کو آواز سنائی دیتی۔

بَابُ ۷۹۶ السَّلَامُ

باب: سلام سے متعلق

۱۳۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمِسْوَرِ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۳۱۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے۔

۱۳۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔

۱۳۲۰: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دائیں اور بائیں جانب سے دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی معلوم ہوتی تھی (یعنی سلام کے پھیرنے میں)۔

بَابُ ۷۹۷ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟

۱۳۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ

۱۳۲۱: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت

مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهٖ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اَمَا يَكْفِيْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

رسول کریمؐ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ حضرت مسعر (راوی حدیث) وہ دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اپنے ہاتھ اس طرح سے گھماتے ہیں کہ گویا وہ ہاتھ' شریر گھوڑوں کی دُم ہیں۔ تمہارے میں سے کیا ہر ایک شخص کے واسطے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ' ران پر ہی رہنے دے۔ (وہ زبان سے) دائیں اور بائیں جانب اپنے (مسلمان) بھائی کو سلام کرے۔

بَابُ ۷۹۸ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: سلام میں دائیں جانب کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَ قِيَامٍ وَ قُعُوْدٍ وَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۳۲۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے' اُٹھنے اور کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے اور بیٹھ جاتے اور سلام پھیرتے دائیں اور بائیں جانب اور فرماتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ' السلام علیکم و رحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۲۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۳۲۳: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھک جاتے اور اللہ اکبر فرماتے جس وقت اُٹھ جاتے پھر آخر میں دائیں اور بائیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ فرماتے۔

بَابُ ۷۹۹ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

باب: بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہیے؟

۱۳۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى ابْنِ

۱۳۲۴: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق

حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِیْرَ قَالَ یَعْنِیْ وَذَكَرَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ عَنْ یَسَارِهٖ۔

دریافت کیا کہ وہ نماز کس طریقہ سے تھی؟ تو انہوں نے تکبیر سے متعلق بیان فرمایا اور اس طرح سے کہا کہ آپ ﷺ دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم و رحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۵: اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ عَنِ ابْنِ دَاوٗدَ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ دَاوٗدَ الْخُرَیْبِیَّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ خَدِّهٖ عَنْ یَّمِیْنِهٖ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گال کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ۔

۱۳۲۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں جانب اس طریقہ سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے گال کی سفیدی نظر آتی۔ اس طریقہ سے بائیں جانب پھیرتے تھے۔

۱۳۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا وَبَیَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا۔

۱۳۲۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال کی سفیدی اس جانب سے اور اس جانب سے نظر آجاتی۔

۱۳۲۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ عَنْ یَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

۱۳۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' یہاں تک کہ دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

بَابُ ۸۰۰ السَّلَامِ بِالْیَدَیْنِ

باب: سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

۱۳۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۳۲۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِیَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا السَّلَامُ عَلَیْكُمْ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِهٖ وَلَا یُوْمِیْ بِیَدِهٖ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو ہم جس وقت سلام پھیرتے ہاتھوں کو اُٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حالت ہے۔ تمہاری اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو یاوہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی۔ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز یا سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نزدیک والے شخص کی جانب دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

بَابُ ۸۰۱ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ حِیْنَ یُسَلِّمُ الْاِمَامُ

باب: جس وقت امام سلام کرے تو اُس وقت مقتدی کو بھی کرنا چاہیے

۱۳۳۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّیْ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّیْتَ فِیْ بَیْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ مَعَهٗ...... بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ فِیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ۔

۱۳۳۰: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم قبیلہ بنو سالم کی امامت میں مشغول رہا کرتا تھا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی روشنی رخصت ہوگئی ہے اور راستہ میں ندی نالے مجھ کو (دربارِ نبوی) اور مسجد نبوی میں حاضری سے روکتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیں جس کو میں مسجد بنالوں۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ میں حاضر ہوں گا۔ چنانچہ صبح کے وقت رسول کریم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور دن چڑھ گیا تھا۔ آپ نے داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی میں نے اس کی اجازت دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نہیں اور فرمایا: تم اپنے مکان میں کس جگہ پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، میں نے ایک جگہ کی نشاندہی کی جس جگہ میں چاہتا تھا آپ کا نماز ادا کرنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں صف باندھی آپ نے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی سلام پھیرا۔

بَابُ ۸۰۲ السُّجُوْدِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے سے متعلق

۱۳۳۱: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ

۱۳۳۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ وَعَمْرُ بْنُ الْحٰرِثِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْحَدِيْثِ مُخْتَصَرٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے فراغت کے بعد نماز فجر ہونے تک گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دیر تک سجدہ فرماتے کہ جس قدر تاخیر تک تمہارے میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ پڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اُٹھانے سے قبل اور تمہارے میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے زیادہ جلدی پڑھ سکتا ہے۔ (مختصراً)

بَابُ ۸۰۳ سَجْدَةِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب: سلام پھیرنے اور گفتگو کرنے کے بعد سجدۂ سہو

۱۳۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِى السَّهْوِ۔

۱۳۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر گفتگو فرمائی اس کے بعد سہو کے سجدے فرمائے۔

بَابُ ۸۰۴ السَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتِى السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کے بعد سلام

۱۳۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ ذَكَرَهٗ فِىْ حَدِيْثِ ذِى الْيَدَيْنِ۔

۱۳۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بیٹھے ہی بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۳۳۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ اِنَّكَ صَلَّيْتُ ثَلَاثًا فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۳۳۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا تو حضرت خرباق نے (کہ جن کو ذوالیدین کہتے تھے) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رکعت باقی تھی اس کو پڑھا پھر سہو کے دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۸۰۵ جَلْسَةِ الْاِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِنْصِرَافِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کس قدر دیر بیٹھے

۱۳۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

۱۳۳۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَوَجَدْتُ قِيَامَهٗ وَرَكْعَتَهٗ وَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَا لرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

رسول کریم ﷺ کو ایک روز غور سے دیکھا تو آپ ﷺ کا کھڑے ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع سے فراغت کے بعد کھڑے ہونا اور پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھ جانا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ پھر سلام پھیر کر بیٹھ جانا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر تھا۔

۱۳۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِىْ هِنْدُ بِنْتُ الْحٰرِثِ الْفَرَّاسِيَّةُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ۔

۱۳۳۶: حضرت اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں خواتین نماز سے سلام پھیرتے ہی اُٹھ جایا کرتی تھیں اور رسول کریم ﷺ اس جگہ پر بیٹھے رہتے تھے اور مرد حضرات بھی سب کے سب بیٹھے رہتے جس وقت تک خُدا کو منظور ہوتا پھر جس وقت آپ ﷺ اُٹھ جاتے تو مرد بھی اُٹھ جاتے۔

بَابُ ۸۰۶ اَلْاِنْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرتے ہی اُٹھ جانا

۱۳۳۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَعْلَى بْنُ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى انْحَرَفَ۔

۱۳۳۷: حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی اُٹھ گئے۔

بَابُ ۸۰۷ التَّكْبِيْرِ بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ

باب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے بارے میں

۱۳۳۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ۔

۱۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو جس وقت معلوم ہوتا کہ رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے جبکہ تکبیر ہوتی۔

بَابُ ۸۰۸ الْاَمْرِ بِقِرَآءَةِ الْمُعَوَّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورۃ الفلق وسورۂ ناس) کی تلاوت

۱۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ

۱۳۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر ایک نماز کے بعد مجھ کو سورۂ الفلق اور

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

سورۂ ناس کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۸۰۹ الْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ اَنَّ اَبَا اَسْمَآءَ الرَّحَبِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

باب: سلام کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کہ رسول کریمؐ جس وقت نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار پڑھا کرتے تھے پھر ارشاد فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی اے اللہ! تو ہر قسم کی برائی اور عیب سے سالم اور بری ہے اور تیری جانب سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

بَابُ ۸۱۰ الذِّكْرِ بَعْدَ الْاِسْتِغْفَارِ

۱۳۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

باب: استغفار کے بعد ذکر خداوندی میں مشغول ہونا

۱۳۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ مِنْكَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (ترجمہ پیچھے کئی دفعہ تحریر کیا جا چکا)۔

بَابُ ۸۱۱ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلٰی هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

باب: سلام کے بعد کیا دُعا پڑھی جائے؟

۱۳۴۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: لا اِلٰہ اِلّا الله وحدہٗ آخر تک۔ یعنی تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اے ذوالجلال والاکرام! اور تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے اور اس کے واسطے تعریف ہے اور وہ ہر ایک بات پر قدرت رکھتا ہے گناہ سے بچاؤ اور حفاظت نہیں ہے نہ طاقت ہے عبادت کی لیکن اللہ کی مدد سے ہم کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے مگر اس ذات کی اور وہ ہی ذات لائق ہے نعمت اور فضل کے اور عمدہ تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں علاوہ خدا کے ہم اس کی خالص عبادت کرتے ہیں اور اگر چہ

مشرکین اور کفار برا مانیں۔

بَابُ ۸۱۲ عَدَدِ التَّهْلِيْلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

باب: سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا

۱۳۴۳: حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوزبیر رضی اللہ عنہ ہر ایک نماز کے بعد اس طریقہ سے فرمایا کرتے تھے لا اِلٰه اِلّا الله وحدہٗ آخر تک اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کلمات کو ہر ایک نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

بَابُ ۸۱۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَآءِ الصَّلٰوةِ

۱۳۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۴۵: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ اَبِى الْعَلَآءِ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

باب: نماز کے بعد کی ایک (اور) دعا کا بیان

۱۳۴۴: حضرت وراد سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے تم وہ دُعا بتلاؤ جو کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ جوانہوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: ''لا اِلٰہ اِلّا اللہ'' آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے علاوہ خدا کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے تمام قسم کی تعریف اس کی شایانِ شان ہے اور جس کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مال دار کو اس کا مال نہیں بچا سکتا۔

۱۳۴۵: حضرت درادرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو نماز کے بعد فرماتے: لا اِلٰہ وحدہٗ آخر تک۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

بَابُ ۸۱۴ كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ ذٰلِكَ

۱۳۴۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمَجَالِدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ وَذَكَرَ آخَرَ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنْ اُكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب: یہ دُعا کتنی مرتبہ پڑھی جائے

۱۳۴۶: حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا میرے پاس وہ دُعا تحریر کر کے بھیج دو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کرتے تھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تین مرتبہ۔

بَابُ ۸۱۵ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِيْنَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

باب: سلام کے بعد کا ایک اور ذکر

۱۳۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات کہتے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلموں کے بارے میں دریافت کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہ اگر وہ شخص نیک گفتگو کرتا ہے تو یہ جملے قیامت تک میری طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو شخص دوسری قسم کی گفتگو کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

بَابُ ۸۱۶ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةَ

باب: سلام کے بعد ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۳۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی عذابِ قبر پیشاب کے لگنے سے ہوتا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ کَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰی اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰی بَعْدَ یَوْمَئِذٍ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَبِّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہے۔ اس پر میں نے کہا: تُو جھوٹی ہے۔ اُس نے کہا: نہیں سچ ہے' ہم کو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے پر لگ جائے تو اس کو کاٹ ڈالیں اور رسول کریمؐ ایک دن نماز پڑھنے کے واسطے نکلے ہم گفتگو میں مشغول تھے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: جو اُس یہودی خاتون نے کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے پھر اس دن سے آپؐ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن نماز کے بعد فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے۔ پھر نماز کے بعد ارشاد فرمایا (ہر نماز کے بعد پڑھا): رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ ۔ اے میرے پروردگار! جبرئیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھ کو دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

بَابُ ۸۱۶ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ کَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِاللّٰہِ الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُ فِی التَّوْرَاۃِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِی الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَۃً وَّ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ کَعْبٌ اَنَّ صُهَیْبًا حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔

۱۳۴۹: حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حلف سے کہا کہ اس نے خدا کی قسم اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کو چیر دیا کہ ہم نے توریت میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جس وقت نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ آخر تک۔ یعنی اے خدا میرا دین درست فرما دے اور میری دنیا سنوار دے۔ جس میں کہ میرا رزق ہے اے اللہ' میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضامندی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے اور تیرے عنایت کیے ہوئے رزق کو کوئی روکنے اور منع کرنے والا نہیں ہے اور جس سے تو منع کر دے اور جس کو تو روک دے وہ کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کی دولت تیرے سامنے کوئی کام نہ آئے گی۔ مروان نے نقل کیا حضرت صہیب نے ان سے نقل کیا کہ حضرت محمدؐ جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تھے تو یہ جملے پڑھتے تھے۔

بَابُ ٨١٨ التَّعَوُّذِ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

١٣٥٠: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَبِيْ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے کے بارے میں

۱۳۵۰: حضرت مسلم بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نماز کے بعد فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ...... اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذابِ قبر سے۔ چنانچہ میں بھی کہنے لگا کہ میرے والد نے دریافت کیا کہ تم نے یہ جملے کس جگہ سے سیکھے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھے ہیں انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان جملوں کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ٨١٩ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

١٣٥١: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَ خَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ هُنَّ بِيَدِهٖ وَاِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَوْ مَضْجِعِهٖ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَلْفَيْنِ وَ خَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ لَا تُحْصِيْهِمَا فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ وَيَاْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهٖ فَيُنِيْمُهٗ۔

باب: سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہئے؟

۱۳۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جن کو اگر کوئی مسلمان اختیار کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور وہ آسان ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہیں اور تمہارے میں سے ہر ایک شخص ہر ایک وقت کی نماز کے بعد دس مرتبہ تسبیح کرے (یعنی سبحان اللہ پڑھے) اور ہر ایک تمہارے میں سے ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھے اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو تمام کا مجموعہ ایک سو پچاس کلمات ہو گئے۔ زبان پر ایک ہزار پانچ سو میزان پر کیونکہ ہر ایک نیک عمل کے عوض اللہ عزوجل دس نیک عمل لکھتا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر ان جملوں کو شمار فرمایا کرتے تھے اور جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کیلئے جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور الحمدللہ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے اور اس کو چاہیے کہ وہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ مجموعی عدد زبان پر ایک سو بن گیا اور میزان اعمال میں یہ عدد ایک ہزار بن گیا اور یہ عدد اور مذکورہ بالا عدد شامل کر کے (روزانہ میزان میں ڈھائی ہزار ہو گئے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا کہ پھر تمہارے میں سے کون شخص ڈھائی ہزار گناہوں کاارتکاب کرتا ہے۔ اس لیے کہ جس وقت روزانہ اس قدر گناہ کرے گا تب اللہ عزوجل اس کے نیک اعمال سے آگے بڑھ سکتے ہیں اس طریقہ سے تو نیک اعمال ہی میں اضافہ ہوتا رہے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان ہر دو عادت کا اختیار کرنا بڑا مشکل اور دشوار بنا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے درمیان شیطان حاضر ہوتا ہے اور نمازی سے وہ کہتا ہے کہ تم فلاں وقت کی بات یاد کرو اور تم ذرا فلاں مقدمہ کو بھی یاد کرو (بس ان ہی جملوں کا کہنا نماز میں بھول پیدا کرتا ہے) اسی طریقہ سے شیطان سونے کے وقت آتا ہے اور وہ یہ کلمات نہیں کہنے دیتا۔

بَابُ ۸۲۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق

۱۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلُ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ اَسْبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ۔

۱۳۵۲: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد متعدد الفاظ ہیں کہنے کے واسطے کہ جن کو پڑھنے والا شخص مایوس اور محروم نہیں ہو سکتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ ہر ایک نماز کے بعد الحمد للہ کہنا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

۱۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

۱۳۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا ہر ایک نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا کہ ایک شخص جو قبیلہ انصار کا تھا وہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ تم ۲۵، ۲۵ مرتبہ ہر ایک کلمہ کو پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہو صبح کے وقت انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے تم اس طریقہ سے کرو۔

فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ۔

۱۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ اَبُوْ زُرْعَةَ الْبَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ نُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلُوْا كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ۔

۱۳۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اس شخص سے کسی دوسرے شخص نے دریافت کیا تم کو تمہارے پیغمبر نے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا یہ مجموعی عدد سو ہو گئے اس نے کہا کہ ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۲۵ مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہو پھر صبح کے وقت اس شخص نے رسول کریمؐ سے اس خواب کے بارے میں عرض کیا آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم اسی طرح سے کرو جیسا کہ اس انصاری نے بیان کیا (یہ واضح رہے کہ وہ خواب درست تھا اور اللہ عزوجل کی جانب سے تعلیم دی گئی تھی)۔

بَابٌ ۸۲۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث

۱۳۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُوْ ثُمَّ مَرَّبِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَازِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ يَعْنِيْ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۱۳۵۵: حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ان کے پاس سے گذرے تو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھی ہوئی دُعا مانگ رہی ہیں پھر دوپہر کے وقت اس طرف گئے اور ان سے فرمایا: کیا تم اب اس وقت تک اسی حالت میں ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو چار کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم ان کو پڑھا کرو، وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ تین مرتبہ اور تین ہی مرتبہ یہ دُعا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ اور سُبْحٰنَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ بھی تین مرتبہ اور یہ دُعا بھی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

بَابٌ ۸۲۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں

۱۳۵۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ

۱۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ فقیر اور محتاج

ابْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَيَعْتِقُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرًا فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتُسْبِقُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

لوگ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ ہم جیسی نماز ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہم لوگوں جیسی نماز کے علاوہ ہم لوگوں جیسا روزہ رکھتے ہیں پھر ان کے پاس دولت ہے وہ لوگ اس دولت کو صدقہ کرتے ہیں اور اس سے وہ لوگ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم انکی برابری کیسے کریں؟) یہ سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ کہا کرو تو تم لوگ مذکورہ بالا لوگوں کے برابر پہنچ جاؤ گے ان لوگوں سے جو کہ تم سے آگے ہیں یعنی درجات میں تم سے بڑھے ہوئے ہیں اور اس طریقہ سے تم لوگ اپنے سے بعد میں آنے والے لوگوں سے اور زیادہ آگے چلے جاؤ گے۔

بَابٌ ۸۲۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۱۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر کے بعد جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

بَابٌ ۸۲۴ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ

باب: تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث

۱۳۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّرَّاعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

۱۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو (انگلیوں پر) تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۸۲۵ تَرْكِ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے بارے میں

۱۳۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الَّذِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِیْنَ یَمْضِیْ عِشْرُوْنَ لَیْلَةً وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ یَرْجِعُ اِلٰی مَسْكَنِهٖ وَ یَرْجِعُ مَنْ كَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ تِلْكَ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ كَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فَاُنْسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَطِیْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ مُطِرْنَا لَیْلَةَ اِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِیْنًا وَّ مَآءً۔

۱۳۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان میں) اعتکاف فرمایا کرتے تھے یعنی آخری عشرہ میں۔ جس وقت رات گذرنے کو ہوتی اور ۲۱ ویں رات آتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جاتے اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا کرتے تھے تو وہ لوگ بھی اپنے مکانات کو واپس ہو جاتے تھے پھر ایک مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات میں واپس آتے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور خدا کو جو منظور تھا اس کا لوگوں کو حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں اعتکاف کرتا تھا اس عشرہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہ بات بہتر معلوم ہوئی کہ میں اعتکاف کرتا تھا آخر عشرہ میں۔ تو جس آدمی نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ شخص اپنی جگہ قائم رہے اور میں نے رات کو یعنی شب قدر میں دیکھا ہے پھر میں بھول گیا اب تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو ہر ایک طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ میں اس رات میں کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ۲۱ ویں رات میں بارش ہوئی اور جس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے تو اس جگہ پر بارش ہوئی۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ نماز فجر سے فارغ ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ پانی اور مٹی سے تر ہو گیا تھا (آپ نے اپنے چہرہ کو خشک نہ کیا)۔

بَابُ ۸۲۶ قُعُوْدُ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

باب: نماز کے سلام کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے اُس جگہ پر امام کا بیٹھے رہنا

۱۳۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۳۶۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے سورج کے نکلنے تک۔

۱۳۶۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ

۱۳۶۱: حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ پر بیٹھے رہتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتَحَدَّثُ اَصْحَابُهٗ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آفتاب کے طلوع ہونے تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرماتے وہ حضرات دور جاہلیت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور اشعار پڑھتے اور ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مسکراتے۔

بَابُ ۸۲۷ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فارغ ہوکر کس طرف گھوما جائے؟

۱۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۱۳۶۲: حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو میں کس جانب رخ کروں یعنی دائیں یا بائیں جانب رخ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب رخ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَا نْصِرَافِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۳۶۳: حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگائے یعنی جو بات شروع میں لازم نہیں ہے اس کو لازم کر لے۔ یہ سمجھے کہ جس وقت نماز سے فراغت ہو جائے تو دائیں جانب اُٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات میں بائیں جانب اُٹھ کر جاتے تھے۔

۱۳۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ اَنَّ مَكْحُوْلًا حَدَّثَهٗ اَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْاَجْدَعِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

۱۳۶۴: حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے اور بیٹھ جانے کی حالت میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپؐ کو جوتے پہنے ہوئے اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی بات کو لازم یا فرض سمجھے مثلاً نماز میں ہوتے ہوئے لازمی سمجھے تو یہ شیطان کی تقلید ہے۔

بَابُ ۸۲۸ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَاءِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل کریں

۱۳۶۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى ابْنُ

۱۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین نماز فجر کی سنتیں پڑھتی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سلام پھیر لیتے تھے تو خواتین چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتیں تا کہ ان کی اندھیرے کی وجہ سے شناخت نہ کی جا سکے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ امام کے سلام پھیرتے ہی مسجد سے رخصت ہو جائیں تا کہ مردوں کے مجمع کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

بَابُ ۸۲۹ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: اُٹھنے میں امام سے جلدی کرنا ممنوع ہے

۱۳۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

۱۳۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک دن نماز کی امامت فرمائی پھر آپؐ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: قیام میں مَیں تم لوگوں کا امام ہوں اور تم لوگ رکوع اور سجدے میں مجھ سے جلدی نہ کیا کرو چونکہ میں تم لوگوں کو آگے اور پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ دیکھو جو کچھ میں نے دیکھا ہے تو تم لوگوں کو بہت کم ہنسی آئے اور زیادہ رویا کرو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

بَابُ ۸۳۰ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ يَنْصَرِفَ

باب: جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا اور اس کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟

۱۳۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ

۱۳۶۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات رات باقی رہ گئیں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ایک تہائی رات تک نماز پڑھتے رہے پھر ۲۴ ویں شب میں کھڑے نہیں ہوئے اور ۲۵ ویں رات میں کھڑے ہوئے آدھی رات تک۔ ہم لوگوں

مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ اَرْسَلَ اِلٰى بَنَاتِهٖ وَنِسَآئِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوٗدَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کھڑے ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت انسان کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھے اس سے فراغت تک تو اس کو تمام رات کھڑے ہونے کا اجر وثواب ملے گا پھر ۲۶ ویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہیں ہوئے پھر جس وقت تین رات باقی رہ گئیں یعنی ۲۷ ویں رات کو تو کہلوایا آپ نے اپنی لڑکیوں، خواتین اور تمام حضرات کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہاں تک کہ ہم لوگ ایسا سمجھے کہ شاید سحری کا وقت ہی فوت ہو جائے۔ پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ داؤد بن ابی ہندہ نے نقل کیا جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ میں نے حضرت داؤد سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ یہ سحری ہے یعنی سحری کا وقت ہو جانا مراد ہے۔

بَابُ ۸۳۱ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ فِيْ تَخَطِّيْ رِقَابَ النَّاسِ

باب: لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر امام کو نماز پڑھانے کیلئے جانا درست ہے

۱۳۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيْعًا حَتّٰى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهٖ فَتَبِعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

۱۳۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عصر ادا کی مدینہ منورہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر چل دیئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلدی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا کہ مجھ کو نماز عصر میں خیال آیا کہ ایک ڈلی سونے کی تھی یا چاندی کی تو مجھے برا لگا۔ اس وجہ سے میں نے جلدی اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ ۸۳۲ اِذَا قِيْلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُوْلُ لَا

باب: جب نماز کا پوچھا جائے تو وہ شخص کہہ سکتا ہے نہیں پڑھی

۱۳۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

غزوهٔ خندق کے دن جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا تھا تو انہوں نے مشرکین کو برا کہنا شروع کر دیا اور عرض کیا کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز نہیں پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے ابھی تک نماز نہیں ادا کی۔ پھر ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان نامی جگہ ٹھہر گئے اور وضوفرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے واسطے وضوفرمایا اور ہم لوگوں نے وضوفرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی سورج کے غروب ہونے کے بعد پھر نماز مغرب ادا کی۔

۱۴

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک سے متعلق احادیث

بَابُ اِيْجَابِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۰: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ يَعْنِىْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

باب: نمازِ جمعہ کے وجوب سے متعلق

۱۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ دنیا میں بعد میں آئے لیکن ہم لوگ قیامت کے دن پہلے ہوں گے لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ان لوگوں کو ہم لوگوں سے قبل (آسمانی) کتاب ملی اور ہم لوگوں کو بعد میں ملی اور یہودی لوگوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن اور نے ہم لوگوں کو ہدایت فرمائی اس روز کی اور لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ کا دن دنیا کی پیدائش کا دن ہے۔

جمعۃ المبارک کی فضیلت:

جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل اور ممتاز ہے اس میں اللہ نے چھ ایسی امتیازی خوبیاں بیان کی ہیں جو اور کسی دن میں نہیں ہیں اسی لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں۔ پہلی امتیازی خوبی یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع کا دن ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانو یہ وہ دن ہے جس کو اللہ نے تمہارے لئے عید کا دن قرار دیا ہے لہٰذا تم اسی دن غسل کرو اور جس کو خوشبو میسر ہو تو کیا حرج ہے اگر وہ اس کو استعمال کرے اور دیکھو مسواک ضرور کیا کرو۔ (ابن ماجہ) دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آدم کو اس دن پیدا کیا۔ تیسری' اسی دن آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر زمین پر اتارا گیا۔ چوتھی' اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ پانچویں' اس میں ایک ایسی مقبول گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی میں اپنے رب سے جو حلال اور پاکیزہ چیز مانگتا ہے وہ ضرور اس کو عطا کی جاتی ہے۔ چھٹی' اسی دن قیامت آئے گی۔ اللہ کے مقرب فرشتے' آسمان' زمین' ہوا' پہاڑ' دریا' کوئی چیز ایسی نہیں جو جمعہ کے دن سے لرزتے اور ڈرتے نہ ہوں۔

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے درجے کے اعتبار سے امت محمدیہ سے پہلے ہیں۔ مگر انہوں نے جمعہ کے بارے میں اختلاف کیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کر لیا اور مسلمانوں کے لئے آپؐ نے جمعہ کا دن تجویز کیا لہٰذا مسلمان پہلے اور یہود و نصاریٰ بعد میں چلے گئے۔ (جامی)

بَابُ ۸۳۴ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَ النَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ

۱۳۷۱: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ رِبْعِيِّ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمَ السَّبْتِ وَاللنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

باب: یہودی ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور نصاریٰ ہم سے دو دن کے بعد

۱۳۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل نے پہلی امت کے لوگوں کو گمراہ کر دیا جمعہ کے دن سے تو اہل یہود نے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا فرمایا تو جمعہ کا روز ارشاد فرمایا۔ اب پہلے دن' جمعہ کا ہوا پھر ہفتہ اور پھر اتوار کا' تو یہودی اور نصرانی لوگ ہم لوگوں کے ماتحت بن گئے۔ قیامت کے دن اور ہم لوگ دنیا والوں میں پست ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

نمازِ جمعہ کا دن اور اہمیت:

جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت سے اس کی فرضیت قطعی طور پر ثابت ہے' نیز اسلامی شعائر میں اس کا عظیم مرتبہ ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص کسی عذر کے بغیر محض سستی اور لاپرواہی سے اس کو چھوڑے وہ فاسق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی معذوری اور ضرورت کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے' اس کا نام منافق کی حیثیت سے اس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا جائے گا جس کا لکھا نہ مٹایا جا سکتا ہے اور نہ بدلا جا سکتا ہے۔

بَابُ ۸۳۵ التَّشْدِيْدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

باب: نمازِ جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان

۱۳۷۲: حضرت ابوالجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ کی نماز ترک کر دے تو اللہ عز و جل اس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔

۱۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مِينَاءَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى اَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

۱۳۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز رہنا چاہیے نماز جمعہ کے ترک کرنے سے نہیں تو اللہ عزوجل ان کے دِلوں پر مُہر لگا دے گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

۱۳۷۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۱۳۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ نماز جمعہ کیلئے ہر ایک بالغ مرد کے ذمہ جانا لازم ہے۔

بَابُ ۸۳۶ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۳۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۱۳۷۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بغیر عذر (شرعی) تین جمعہ چھوڑ دے اس کو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر ایک دینار نہ دے تو (کم از کم) آدھا دینار صدقہ دے۔

جمعہ کے احکام وآداب:

(۱) جمعہ کے دن بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ (۲) مسواک کرنا' خوشبو لگانا چاہئے نیز جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔ ہر مسلمان پر سات روز میں ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے اور جمعہ کا دن اس عمل کے لئے نہایت افضل ہے۔ (۳) جمعہ کے دن ہم بستری کے بعد میاں بیوی دونوں کا غسل کرنا افضل ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننے کی تاکید کی گئی ہے۔ (۴) جمعہ کے لئے جلدی کرنی چاہئے' جس قدر جلدی مسجد میں پہنچے گا اس قدر اجر وثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ (۵) لغو کلام سے اعراض کرنا چاہئے' یا تو خاموش رہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جس قدر درود شریف اور ذکر کا اہتمام ہو کرنا چاہئے۔ جس قدر دیر سے جائے گا اجر وثواب میں کمی ہوتی جائے گی۔ اس عمل کو بہت خوبصورت خیال کے ذریعہ درج بالا احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم جمعہ

کے فیوض و برکات سے درحقیقت وہی مؤمن مالا مال ہوتا ہے جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا رہتا ہے اور وہ غفلت شعار تو انتہائی بدنصیب ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب جمعہ آیا اور وہ صبح کو لوگوں سے یہ پوچھے کہ آج کونسا دن ہے۔ (احیاء العلوم)۔(۲) ابتداء میں چونکہ آبادی کم تھی لہٰذا ایک اذان ہی کافی تھی۔ دورِ عثمانؓ تک مدینہ کی آبادی میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا لہٰذا لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے حسن بن زیاد روایت کر کے فرماتے ہیں کہ حرمت بیع اور سعی الی الجمعۃ میں اذان اوّل معتبر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اذان ثانی پر خرید و فروخت چھوڑ کر سعی الی الجمعۃ کرے گا تو جمعہ سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں گی' خطبہ کا سننا فوت ہو جائے ا اور اگر گھر جامع مسجد سے دور ہو تو جمعہ ہی فوت ہو سکتا ہے اس لئے اذان اوّل ہی معتبر ہے بشرطیکہ زوال کے بعد دی گئی ہو کیونکہ مقصد اعلان سے حاصل ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۸۳۷ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۷۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔

۱۳۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین (یعنی افضل دن) جس میں سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی ولادتِ مبارکہ ہوئی اور اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی روز وہ جنت سے باہر نکالے گئے۔

بَابُ ۸۳۸ اِكْثَارِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنا

۱۳۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ اَيْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

۱۳۷۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تمام دنوں میں تم لوگوں کے واسطے جمعہ کا دن ہے اس روز حضرت آدم کی ولادت مبارکہ ہوئی اور اس روز ان کی روح مبارک قبض ہوئی اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس روز تم لوگ بہت زیادہ درود شریف بھیجو اس لیے کہ تم لوگ جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہو گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح سے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں خاک ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز وجل نے زمین پر حرام فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارک کو۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے فرمانِ مبارک ''زمین پر حرام فرمایا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ زمین حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو نہیں کھاتی میں قبر میں زندہ رہوں گا۔

بَابُ ۸۳۹ الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ وَ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَ السِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِى الطِّيْبِ وَلَوْ مِنْ طِيْبِ الْمَرْاَةِ۔

باب: جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم

۱۳۷۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر ایک بالغ پر واجب ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

بَابُ ۸۴۰ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز ادا کرنے کے واسطے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

بَابُ ۸۴۱ اِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

باب: غسل جمعہ واجب ہے

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر ایک بالغ شخص پر لازم ہے۔

۱۳۸۱: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدَ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فِىْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

۱۳۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان مرد پر سات روز میں ایک روز غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

بَابُ ۸۴۲ الرُّخْصَةِ فِىْ تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

۱۳۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَلَآءِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَلَا يَغْتَسِلُوْنَ۔

۱۳۸۲: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عالیہ (مدینہ کے نزدیکی گاؤں کا نام) میں رہائش کیا کرتے تھے اور وہ جمعہ میں آتے تو وہ لوگ میلے کچیلے آتے تو جس وقت ہوا چلتی تھی تو وہ ہوا ان کے جسم کی بدبو اڑاتی تھی۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف محسوس ہوتی تھی تو جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ غسل کس وجہ سے نہیں کرتے؟

۱۳۸۳: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سُمَرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سُمَرَةَ اِلَّا حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۳۸۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس شخص نے بہتر کیا اور جس شخص نے غسل کیا تو وہ غسل کرنا افضل ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا' اُن کی کتاب سے۔ اسلئے حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا عقیقہ کی حدیث کو اور خدا خوب واقف ہے۔

بَابُ ۸۴۳ فَضْلِ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: غسل جمعہ کی فضیلت

۱۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلَ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

۱۳۸۴: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی اس سے ہم بستری کرے اور خود بھی غسل کرے اور مسجد میں جلدی پہنچے اور امام کے نزدیک بیٹھ جائے اور وہ شخص لغو کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

بَابُ ۸۴۴ الْهَيْاَةِ لِلْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کیلئے کیسا لباس زیب تن کرے

۱۳۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک جوڑا کپڑے کا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا اور وہ ریشمی تھا کہ جس کو عطا بن حاجبؓ فروخت کرتے تھے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے کو خریدیں اور جمعہ کے دن اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهَا فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًالَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

جس دن باہر کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کریں آپ اس کو پہنا کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لباس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کوئی اور کسی قسم کا حصہ نہیں ہے نہ وہاں کی نعمتوں میں پھر رسول کریمؐ کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپؐ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپؐ نے عطارد کے جوڑوں کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کیلئے نہیں دیا ہے پھر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنایا جو کہ مشرک تھا مکہ مکرمہ میں۔

۱۳۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔

۱۳۸۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے ہر ایک بالغ شخص پر اسی طریقہ سے مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی وسعت کے مطابق۔

بَابُ ۸۴۵ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت سے متعلق

۱۳۸۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْاَشْعَثِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَوْسَ بْنَ اَوْسٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ۔

۱۳۸۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابی تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بروزِ جمعہ غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بوجہ جماع) غسل کرائے اور نمازِ جمعہ کیلئے وہ جلدی کر کے مسجد پہنچے اور جمعہ کی نماز کیلئے پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب (یعنی صف اوّل میں) بیٹھ جائے اور خاموش رہے اور بیہودہ کلام نہ کرے تو ایسے شخص کو ہر ایک قدم پر ایک نیک عمل ملے گا۔

بَابُ ۸۴۶ التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فضائل

۱۳۸۸: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

۱۳۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے واسطے آتا ہے اس کا نام لکھتے

كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوْا مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلٰئِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِىْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَيْضَةً۔

ہیں پھر جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا: جو شخص سب لوگوں سے قبل جمعہ پڑھنے آتا ہے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جسے کسی شخص نے (مکّہ میں) ایک اونٹ قربان کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر جیسے کہ کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بطخ راہِ خدا میں صدقہ کی پھر جیسے کسی نے راہ خدا میں مرغی بھیجی پھر جیسے کہ کسی نے انڈا صدقہ کیا۔

۱۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَى الصَّلٰوةِ كَالْمُهْدِىْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِىْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِىْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِىْ كَبْشًا حَتّٰى ذَكَرَا لدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ۔

۱۳۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو شخص پہلے مسجد پہنچتا ہے تو اسکو پہلے پھر جو اس کے بعد مسجد پہنچتا ہے تو اس کو بعد میں لکھتے ہیں اس طریقہ سے جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو نامۂ اعمال لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص سب لوگوں سے قبل نماز جمعہ کو جلدی کر کے پہنچتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے مکّہ بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد جیسے کہ کسی شخص نے قربان کرنے کے واسطے ایک گائے بھیجی پھر جو شخص اسکے بعد آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ اس نے قربان کرنے کے واسطے ایک مینڈھا بھیجا یہاں یہاں تک کہ آپ ؐ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ فرمایا۔

۱۳۹۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيْهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً۔

۱۳۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ حضرات لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق (یعنی ترتیب سے) تحریر کرتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربان کرنے کیلئے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربان کرنے کے واسطے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا صدقہ کرنے کیلئے بھیجا ہو۔

بَابُ ۸۴۷ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کس وقت نماز کیلئے جانا افضل ہے؟

۱۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدْنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

۱۳۹۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل جنابت کرے اور (مسجد) چلا جائے (سورج کے زوال کے بعد پہلی گھڑی میں) تو اس شخص نے گویا ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور جو شخص دوسری گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو شخص مسجد تیسری گھڑی جائے تو اس شخص نے گویا کہ راہ خدا میں ایک بکری بھیجی اور جو شخص چوتھی گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا کہ ایک مرغی راہ خدا میں بھیجی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں مسجد پہنچے تو اُس نے گویا کہ ایک انڈا بھیجا پھر جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلتا ہے تو فرشتے آ جاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجُلَاحِ مَوْلٰى عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۳۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ عزوجل سے کچھ مانگے اللہ عزوجل اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔

۱۳۹۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ۔

۱۳۹۳: حضرت جابر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر جس وقت ہم لوگ واپس آئے تو ہم لوگ اپنے اونٹوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کونسا وقت ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سورج کے زوال کے بعد ہی۔

۱۳۹۴: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ ابْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۳۹۴: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کرتے جس وقت ہم لوگ واپس آ جاتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا تا کہ ہم لوگ

ﷺ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ۔

ان کے سایہ میں قیام کرسکیں۔

بَابُ ۸۴۸ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

۱۳۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّ الْاَذَانَ كَانَ اَوَّلُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۳۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالتَّاذِيْنِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّاذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ۔

۱۳۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

باب: اذانِ جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۹۵: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پہلی اذان جمعہ کی اس وقت ہوا کرتی تھی کہ جس وقت امام منبر پر بیٹھتا پس جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہوگئی اور لوگ کافی تعداد میں ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا مع تکبیریں۔ اذان ہوگئی تو اذان دی گئی تو مقام زوراء پر اذان دی گئی (مدینہ میں ایک جگہ کا نام)۔ اس کے بعد اس طرح سے حکم قائم رہا۔

۱۳۹۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جس وقت مدینہ منورہ میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی اذان تھی یعنی جس وقت امام منبر پر بیٹھتا۔

۱۳۹۷: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اذان دیتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترتے تو تکبیر پڑھتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسی طرح سے رہا۔

بَابُ ۸۴۹ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ

۱۳۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب: امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس وقت مسجد میں آجائے تو سنت پڑھے یا نہیں؟

۱۳۹۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے کے واسطے نکل چکا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ (تحیۃ المسجد) کی دو رکعت ادا کرے جمعہ کے روز۔

امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں مروی روایت:

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے روز امام خطبہ دینے کے لئے جب اپنے حجرہ سے نکلا اور منبر کی طرف چلا تو لوگ نہ نوافل اور سنن پڑھیں اور نہ بات چیت کریں یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے۔ ہاں! قضاء نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی روایت ہے:((النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قَالَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَام فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ)) اس حدیث میں خطبہ سے پہلے اور بعد کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ اس لئے امام کے خطبہ کے واسطے حجرہ سے نکلنے کے بعد صلوٰۃ وکلام کوممنوع قرار دیا گیا۔

بَابُ ٨٥٠ مَقَامِ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

١٣٩٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَ اسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحُنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

باب: امام خطبہ کیلئے کس چیز پر کھڑا ہو؟

١٣٩٩: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ پڑھتے تھے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کہ کھجور کی لکڑی کا تھا اس پر سہارا لگاتے جس وقت منبر بن گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ ستون بے قرار ہو گیا اور اس میں سے ایک آواز پیدا ہو گئی جیسے کہ اونٹنی کی آواز ہوتی ہے اور وہ ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرقت سے رونے لگا یہاں تک کہ اس آواز کو تمام مسجد والوں نے سنا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس کو گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

١٤٠٠: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا ۨانْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔

١٤٠٠: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا ان کو دیکھو اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ دیکھو اس خبیث شخص کو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ لوگ جس وقت تجارت دیکھتے ہیں یا کھیل دیکھتے ہیں تو وہ دوڑ جاتے ہیں اس جانب اور تم کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

بَابُ ٨٥١ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْاِمَامِ

١٤٠١: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحٰرِثِ يُحَدِّثُ عَنْ

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

١٤٠١: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل دے اور خود غسل

اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ یَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَاَجْرِ سَنَةٍ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا۔

کرے جمعہ کے دن (اپنی عورت سے صحبت کرے) اور وہ شخص مسجد جلدی پہنچے اور خاموش رہے اور وہ شخص بیہودہ کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

بَابُ ۸۵۲ النَّهْیِ عَنْ تَخَطِّی رِقَابِ النَّاسِ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ممنوع ہے

۱۴۰۲: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَیَانٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الزَّاهِرِیَّةِ عَنْ عَبْدِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَانِبِهٖ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَآءَ رَجُلٌ یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیِ اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَیْتَ۔

۱۴۰۲: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص حاضر ہوا لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ کیونکہ تم نے لوگوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔

بَابُ ۸۵۳ الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ

باب: اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اس وقت کوئی شخص آ جائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟

۱۴۰۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَیُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُوبْنُ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ رَكَعْتَ رَكْعَتَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْكَعْ۔

۱۴۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز حاضر ہوا اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہیں؟ اُس شخص نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو۔

بَابُ ۸۵۴ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش رہنا چاہیے

۱۴۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

۱۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص نے بھی لغو کلام کیا کیونکہ خاموش رہنے کا حکم بھی نئی بات کرنے جیسا ہے۔ کسی سے یہ کہنا کہ تم خاموش رہو تو یہ بھی کلام ہے۔ (البتہ اگر اشارہ سے خاموش

کرائے تو اس میں کوئی برائی نہیں)۔ واللہ اعلم

۱۴۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۱۴۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم خطبہ کے وقت اپنے ساتھی سے کہو کہ تم خاموش رہو تو تم نے (بھی) دراصل بیہودہ کلام کیا۔

بَابُ ۸۵۵ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خاموش رہنے کے فضائل سے متعلق

۱۴۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ الْقَرْثَعِ الضَّبِّيِّ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّآءِ الْاَوَّلِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِىَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِىَ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

۱۴۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن حکم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کرے پھر اپنے مکان سے نکلے اور نماز جمعہ میں حاضر ہو اور وہ خاموش رہے نماز ہونے تک تو اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۸۵٦ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

باب: خطبہ کس طریقہ سے پڑھے؟

۱۴۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا

۱۴۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو حاجت کا خطبہ (یعنی نکاح وغیرہ کا) اس طریقہ سے سکھلایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ...... یعنی تمام تعریف ہے اللہ کی اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے خدا کی اپنے قلوب کی برائی سے کہ جس کو اللہ عزوجل راستہ دکھلا دے تو اس کو گمراہ کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے اور جس کو گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راستہ بتلانے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ علاوہ اللہ کے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اس کے

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَّلَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ ابْنِ حُجْرٍ۔

بھیجے ہوئے رسول ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آیات کریمہ تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! تم خدا سے ڈرو اپنے پروردگار سے کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں کے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے اور تم ڈرو اللہ سے کہ جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور تم ڈرو اس کے رشتہ ناطوں سے اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور تم مضبوط بات کہا کرو۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نہیں سنا اور نہ عبدالرحمٰن نے عبداللہ سے سنا اور نہ عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد ابن حجر سے سنا۔

کیفیت خطبہ:

خطبہ نماز کے مقابلے میں مختصر ہونا چاہئے۔ نماز کے مقابلہ میں خطبہ طویل دینا مکروہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہے: نماز کا طول اور خطبہ کا اختصار خطیب کی سوجھ بوجھ اور دینی بصیرت کی علامت ہے لہٰذا تم نماز طویل پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔ (صحیح مسلم)

خطبہ کے وقت خطیب کے قریب بیٹھنا اور اس کی طرف رخ کرنا مستحب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ خطبہ میں حاضر رہو اور امام سے قریب رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

بَابُ ۸۵۷ حَضِّ الْاِمَامِ فِىْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب سے متعلق احادیث

۱۴۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۱۴۰۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز جمعہ کے واسطے جانے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص پہلے غسل کرے۔

۱۴۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنَ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِىْ بِهٖ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۱۴۰۹: حضرت ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن شہاب سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غسل مسنون ہے پھر بیان کیا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے نقل کیا اور انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان فرمایا۔

۱۴۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۱۴۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔ دیگر روایات بھی ذکر فرمائی گئیں۔

بَابُ ۸۵۸ حَثِّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ خُطْبَتِهٖ

باب: جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا چاہیے

۱۴۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَآءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَمَرْتُ لَهٗ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَآءَ الْاٰنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهٗ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

۱۴۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا جو کہ خراب اور خستہ حالت میں تھا (یعنی وہ شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز سے فارغ ہو گئے ہو؟ اس شخص نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دو رکعت پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے حضرات کو بھی اُس کی جانب توجہ کرائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کی ترغیب دلائی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو ان میں سے دو کپڑے دے دیئے۔ جس وقت دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کرنے کی۔ اس آدمی نے ان دو کپڑوں میں سے جو کہ آئندہ جمعہ میں اس کو ملے تھے ایک کپڑا رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی پچھلے جمعہ کو یہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اس وجہ سے میں نے لوگوں کو اسے صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے کپڑے دیئے جن میں سے دو کپڑے اسے دے دیئے اس مرتبہ یہ آیا تو میں لوگوں کو پھر صدقہ کی ترغیب دے رہا تھا اس پر اس نے بھی (انہی میں سے) ایک کپڑا دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا اُٹھا لو۔

امام کا لوگوں کو خطبہ جمعہ کے دوران صدقہ کی ترغیب دینا:

امام کو لوگوں کو خطبہ میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دینی چاہئے۔ امام منبر پر عوام سے خطاب کرے۔ مختصر خطبہ دینا مستحب

ہے۔ دونوں خطبہ کے درمیان فصل کرنا چاہیے اس قدر کہ اس وقفہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں قرآن کریم کی چند آیات کے ذریعے بھی وعظ و نصیحت کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جمعہ میں طویل اور مختصر سورتیں پڑھنا ثابت ہیں لہٰذا امام کو چاہیے کہ کبھی طویل اور کبھی مختصر سورت تلاوت کرے۔

بَابُ ۸۵۹ مُخَاطَبَةِ الْاِمَامِ رَعِيَّتَهٗ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۴۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۴۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْرَآئِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهٗ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِظْمَتَيْنِ۔

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے خطاب کرنا

۱۴۱۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلو اُٹھو اور نماز ادا کرو۔

۱۴۱۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی اُن (حسن رضی اللہ عنہ) کی طرف اور کہتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ شائد ربّ کریم اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دے۔

بَابُ ۸۶۰ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنَ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب: خطبہ میں قرآن پڑھنا

۱۴۱۴: حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ "قٓ" سن کر یاد کی۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے جمعہ کے دن منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۶۱ الْاِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۴۱۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ اَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهٗ عَمَارَةُ بْنُ

باب: دورانِ خطبہ اشارہ کرنا

۱۴۱۵: حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر بن مروان نے جمعہ کے دن منبر پر (دورانِ خطبہ) اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا تو عمارہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ۔

نے اس سے زائد نہیں کیا اور اپنی شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

بَابُ ٨٦٠ نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْجُمُعَةِ وَقَطْعِهٖ كَلَامَهٗ وَرُجُوْعِهٖ اِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اُترنا اور پھر واپس جانا

١٤١٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيْهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهٗ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِيْ قَمِيْصِهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ كَلَامِيْ فَحَمَلْتُهُمَا۔

١٤١٦: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ دونوں نے سرخ کپڑے پہن رکھے تھے اور گرتے گراتے (بوجہ بچپن) چلے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھ کر خطبہ روک دیا اور اُتر کر انہیں اُٹھا لیا اور پھر دوبارہ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمہارے اموال اور اولاد میں فتنہ ہے'' دیکھو! میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے کُرتوں میں گرتے چلے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا (یعنی گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں گر کر چوٹ نہ لگ جائے) اور میں نے خطبہ موقوف کر کے انہیں اُٹھا لیا۔

بَابُ ٨٦٣ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ مختصر دینا مستحب ہے

١٤١٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَزْوَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَوْفٰى يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيْ لَهُ الْحَاجَةَ۔

١٤١٧: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرتے اور لایعنی گفتگو کم کرتے۔ نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے۔ نیز بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھے اور ان کا کام کر دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔

بَابُ ٨٦٤ كَمْ يَخْطُبُ

باب: بروزِ جمعہ کتنے خطبے دیئے جائیں؟

١٤١٨: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُهٗ يَخْطُبُ اِلَّا قَآئِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْاٰخِرَةَ۔

١٤١٨: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خطبہ دے کر بیٹھ جاتے اور دوبارہ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

بَابُ ٨٦٥ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوْسِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۴۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ۔

۱۴۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے۔ نیز ان دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرتے۔ (یعنی ذرا دیر کو بیٹھتے)۔

بَابُ ۸۶۶ السُّكُوْتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا

۱۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

۱۴۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز جمعہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے' پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے۔ اس کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ اگر کوئی شخص تم سے یہ کہہ دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔

بَابُ ۸۶۷ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيْهَا

باب: دوسرے خطبہ میں قرأت کرنا اور کا ذکر کرنا

۱۴۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَصَلٰوتُهٗ قَصْدًا۔

۱۴۲۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر کچھ دیر تشریف رکھتے اور دوبارہ کھڑے ہوتے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت فرماتے اور اللہ جل جلالہٗ کا ذکر فرماتے۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں متوسط ہوتے۔ (یعنی نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت طویل)

بَابُ ۸۶۸ الْكَلَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر سے نیچے اُتر کر کھڑا ہونا یا کسی سے گفتگو کرنا

۱۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهٗ فَيَقُوْمُ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّيْ۔

۱۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے نیچے تشریف لاتے تو جو بھی سامنے آ جاتا اُس سے گفتگو فرماتے۔ جب وہ اپنی بات پوری کر لیتا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے اور نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۸۶۹ عَدَدِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ۔

باب: نمازِ جمعہ کی رکعات

۱۴۲۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازِ جمعہ‘ عید الفطر‘ عید الضحیٰ اور سفر کی نماز دو‘ دو رکعات ہیں اور یہ (دو رکعات ہی) پوری ہیں‘ ان میں کوئی کمی نہیں۔ یہ بات ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

بَابُ ۸۷۰ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

۱۴۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَفِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

باب: نمازِ جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھنا

۱۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر کی تلاوت فرماتے۔ پھر جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۸۷۱ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

۱۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

باب: نمازِ جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرنے کا بیان

۱۴۲۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

جمعۃ المبارک کے روز پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان:

جمعۃ المبارک' مبارک دن ہے اس میں جس قدر ہو سکے انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ یہ گویا مسلمانوں کا ہفتہ وار تربیتی پروگرام ہے لہٰذا اس میں ہر ممکن کوشش کی جائے کہ شرکت کی جائے بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو مسجد میں آ کر ذکر و اذکار اور تلاوت کا اہتمام کیا جائے خاص طور پر اس زمانہ میں جو دجالیت اور مادیت پرستی کا فتنہ ہے سورۃ الکہف کی تلاوت کی جائے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے تو بندہ کا تجربہ ہے کہ بے حد نافع ہے۔ (جامی)

بَابُ ۸۷۲ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَا ذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۴۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَاُ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جمعہ میں قرأت سے متعلق مختلف احادیث

۱۴۲۶: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ (نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: سورۂ غاشیہ۔

۱۴۲۷: حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت کیا کرتے تھے اور اگر کبھی جمعہ کے دن ہی عید بھی ہو جاتی تو دونوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۸۷۳ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ۔

باب: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اُس کا جمعہ ادا ہوگیا

۱۴۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اُس نے جمعہ پالیا۔ (یعنی اگر دوسری رکعت میں بھی شامل ہوا تو اُس کا جمعہ ادا ہوگیا)۔

بَابُ ۸۷۴ عَدَدِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: بعد جمعہ مسجد میں کتنی سنتیں

فِي الْمَسْجِدِ

ادا کرے

۱۴۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

۱۴۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اُسے چاہیے اِس کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

بَابُ ۸۷۵ صَلٰوةِ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا

۱۴۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن گھر واپس جا کر دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔

۱۴۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔

۱۴۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر واپس آ کر دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۷۶ اِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے بعد دوطویل رکعات ادا کرنا

۱۴۳۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔

۱۴۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے بعد دوطویل رکعات پڑھتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعینہٖ (دوطویل رکعات) ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۷۷ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهِ الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: بروزِ جمعہ قبولیت کی گھڑی کا بیان

۱۴۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الطُّوْرَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ

۱۴۳۳: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب میں کوہِ طور پر گیا تو میری ملاقات کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ ہم دونوں ایک دن اکٹھے رہے۔ میں اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا اور وہ مجھے توریت کی احادیث بیان کرتے رہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلوعِ آفتاب ہونے والے دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی' اسی دن (آدم علیہ السلام) جنت سے نکالے گئے' اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور یہی دن روزِ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اِلاَّ وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلاَّ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهِ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قُلْتُ مِنَ الطُّوْرِ قَالَ لَوْ لَقِيْتُكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاتِيَهٗ لَمْ تَاتِهٖ قُلْتُ لَهٗ وَلِمَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَعْمَلُ الْمُطِيُّ اِلاَّ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ اِلاَّ وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلاَّ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَايُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَدَقَ كَعْبٌ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا اَخِيْ حَدِّثْنِيْ بِهَا قَالَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ

قیامت ہوگا۔ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف کی وجہ سے کان نہ لگائے رہے۔ اسی دن ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُس گھڑی نماز پڑھنے کے بعد ربِّ ذوالجلال والاکرام سے کچھ طلب کرتا ہے تو ربِّ قدوس اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ کعبؓ کہنے لگے ایسا دن تو سال میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا' نہیں! ہر جمعہ کو ایسی ساعت آتی ہے۔ چنانچہ کعبؓ نے توریت پڑھی اور فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سچ فرمایا یہ ساعت ہر جمعہ کو آتی ہے۔ پھر میں وہاں سے چلا تو بصرہ بن ابی بصرہ غفاریؓ سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ (ابوہریرہؓ) کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا: کوہِ طور سے۔ فرمایا اگر میری ملاقات آپ سے وہاں پر جانے سے پہلے ہو جاتی تو آپ ہرگز وہاں نہ جاتے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگے: میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد بیت المقدس۔ پھر اس کے بعد میری ملاقات عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: میں آج کوہِ طور پر گیا تھا' وہاں میری کعب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ایک دن اُن کے ساتھ گزارا۔ میں اُن سے نبیؐ کی احادیث بیان کرتا تھا اور وہ توریت کی روایات بیان کرتے رہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی' اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے' اس دن ان کی توبہ کو اللہ جل جلالہٗ نے شرفِ قبولیت بخشا۔ اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی اور انسان کے علاوہ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن آفتاب طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر کی وجہ سے اُسی طرف متوجہ نہ رہے۔ (اور میں نے یہ بھی کہا کہ) اس میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص اس میں نماز ادا کرے اور اللہ جل جلالہٗ سے کوئی چیز

الشَّمْسُ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةِ صَلٰوةٌ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تَلَاقِيْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ كَذٰلِكَ۔

طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا کرتے ہیں۔ کعب کہنے لگے وہ دن تو سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے' کعب جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا: اس کے بعد کعب نے (توریت کو) پڑھ کر دیکھا تو کہا کہ رسول اللہؐ نے سچ کہا ہے۔ یقیناً ایسی گھڑی ہر جمعہ کو آتی ہے۔ اس پر عبداللہؓ فرماتے لگے۔ کعب نے سچ کہا اور مجھے اُس ساعت کا علم ہے۔ میں نے کہا: میرے بھائی پھر مجھے آگاہ کرو۔ انہوں نے کہا: غروب آفتاب سے پہلے جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جو شخص اس ساعت کو نماز میں پائے۔ لیکن اس وقت تو نماز ہی ادا نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا: کیا تم نے یہ فرمان نہیں سنا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک نماز ادا کی اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہا تو گویا وہ حالت نماز ہی میں ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۴۳۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۱۴۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت بھی ہے اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کسی (جائز) چیز کی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز لازماً عطا کرتا ہے۔

۱۴۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا اَيُّوْبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَاَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان دورانِ نماز اُس ساعت کو پا لے اور پھر اس میں اللہ جل جلالہٗ سے کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ ساعت چند گھڑی کے لیئے ہے۔ (یعنی چند لحظہ ہی کے لئے ہے)۔

⑮

کِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

نمازِ قصر سے متعلقہ احادیث

١٤٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

١٤٣٦: حضرت یعلی بن اُمیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ارشادِ ربانی ہے: ''اگر تم لوگوں کو خطرہ ہو کہ کافر تمہیں پریشان کریں گے تو تمہیں نماز کم کرنے پر کوئی گناہ نہ ہوگا'' لیکن اب تو ہم لوگوں کو امن نصیب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے بھی پہلی دفعہ یہ بات سن کر اسی طرح حیرت ہوئی تھی جس طرح تمہیں ہوئی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو عطا کیا گیا ایک صدقہ ہے لہٰذا اسے قبول کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یعلی رضی اللہ عنہ امن قائم ہو جانے کی وجہ سے نمازِ قصر کی روایات کو متروک سمجھتے تھے اور اُن کا خیال تھا یہ نماز (نمازِ قصر) صرف حالتِ جنگ یا کسی کو جان کے خطرے کے وقت ہی پڑھنی چاہیے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بتائی گئی حدیث سے اُن کا یہ شک دُور ہو گیا۔ ویسے بھی ترمذی کی ایک روایت سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو مزید تقویت ملتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی دو سہولتوں میں سے جس میں اپنے لیے آسانی پاؤ اُسے اختیار کرو۔'' اس کے علاوہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں اکثر دو رکعات پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

١٤٣٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ

١٤٣٧: حضرت اُمیہ بن عبداللہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم حضر اور خوف کی نماز کے متعلق ذکر تو قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت ہماری طرف مبعوث کیا اُس وقت ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا ہم لوگ بعینہٖ

يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

اُسی طرح کرتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ حالتِ سفر میں قصر نماز ہی پڑھی اسی وجہ سے ہم بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔

۱۴۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذاء دیئے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصر ادا فرماتے رہے۔

۱۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف آ رہے تھے اور اس وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا اندیشہ نہیں تھا لیکن ہم دو رکعات ہی پڑھتے رہے۔

۱۴۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ۔

۱۴۴۰: حضرت سمط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقامِ ذوالحلیفہ پر دو رکعات ادا کرتے ہوئے پایا تو ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا: میں تو اسی طرح کرتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

۱۴۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آنے تک نمازِ قصر ادا فرماتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مکہ مکرمہ) میں قیام کی مدت دس دن تھی۔

۱۴۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ وَهُوَ السُّكَّرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میں (ہمیشہ) دو ہی رکعات پڑھی ہیں۔

۱۴۴۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَ هُوَ ابْنُ

۱۴۴۳: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ

حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عیدالفطر‘ عیدالضحٰی اور سفر کی نماز دو‘ دو رکعات ہے اور یہ (دو رکعات نماز ہی) مکمل نماز ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔

۱۴۴۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ عَائِذٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے حضر کی نماز چار رکعت‘ سفر کی دو رکعات اور خوف کی نماز ایک رکعت فرض کی گئی ہے۔

۱۴۴۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعات‘ سفر میں دو رکعات اور حالتِ خوف میں صرف ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

بَابُ ۸۷۹ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ

باب: مکّہ معظمہ میں نماز پڑھنا

۱۴۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسٰى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ ﷺ۔

۱۴۴۶: حضرت موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر میں مکّہ معظمہ میں باجماعت نماز کے علاوہ کوئی نماز پڑھوں تو کتنی رکعات پڑھو؟ فرمایا: ابوقاسم ﷺ کی سنت کے مطابق دو رکعات ادا کرو۔

۱۴۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُوْسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ تَفُوْتُنِي الصَّلٰوةُ فِيْ جَمَاعَةٍ وَاَنَا بِالْبَطْحَآءِ مَا تَرٰى اَنْ اُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۷: حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: اگر میں باجماعت نماز نہ پڑھ سکو اور میں بطحاء مکّہ معظمہ میں ہوں تو کتنی رکعات نماز ادا کروں؟ فرمایا: نبی ﷺ کی سنت کے مطابق دو رکعات۔

بَابُ ۸۸۰ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نمازِ قصر ادا کرنا

۱۴۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ

۱۴۴۸: حضرت حارثہ بن وہب خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں نماز ادا کی۔ جس وقت ہم لوگ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

حالتِ امن میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہ فرمائی۔

۱۴۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۴۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات نماز پڑھائی۔ حالانکہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی اور ہر طرف امن تھا۔

۱۴۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ۔

۱۴۵۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ابتدائی زمانہ میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں (ہمیشہ) دو رکعات ہی پڑھیں۔

۱۴۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ح وَاَنْبَاَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۵۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر دو رکعات پڑھیں۔

۱۴۵۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَاللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں اور اس بات سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات ہی پڑھی تھیں۔

۱۴۵۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ' ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات نماز ہی پڑھی ہے۔

۱۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۱۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ'

عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا اَبُوْبَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ۔

عمر رضی اللہ عنہ اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی خلافت کے دور میں دو رکعات ہی ادا فرمائیں۔

بَابُ ۸۸۱ الْمُقَامِ الَّذِيْ يَقْصُرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةَ

باب: کتنے دن ٹھہرنے تک قصر کرنا جائز ہے؟

۱۴۵۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے سفر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک (مدینہ) واپس نہ لوٹے تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو رکعات ہی پڑھاتے رہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام بھی کیا تھا؟ فرمایا: ہاں! دس دن ٹھہرے تھے۔

۱۴۵۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا اور (اس عرصہ میں) دو رکعات ہی نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۷: حضرت علاء بن حضرمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین ارکانِ حج کو پورا کر چکے تو اس کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام پذیر ہیں۔

۱۴۵۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۸: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجر حج کے ارکان پورا کر چکنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کریں۔

۱۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے

اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَصَرْتُ وَاَتْمَمْتُ وَ اَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَآئِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَیَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا سفر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئیں۔ جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان' میں (دورانِ سفر) قصر بھی پڑھتی رہی اور پوری نماز بھی ادا کرتی رہی' افطار بھی کرتی رہی اور روزے بھی رکھتی رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے عمدہ کام کیا اور رسول اللہ نے میرے اس فعل پر مجھے کو تنبیہ نہیں کی۔

بَابُ ۸۸۲ تَرْكِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نوافل ادا کرنا

۱۴۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّیْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيْلَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ۔

۱۴۶۰: حضرت وَبرہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر دو سے زیادہ رکعات نہیں ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہ ان رکعات سے پہلے کچھ پڑھتے اور نہ ان کے بعد۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۶۱: اَخْبَرَنِیْ نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى طِنْفِسَةٍ لَهُ فَرَاٰى قَوْمًا يُسَبِّحُوْنَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ۔

۱۴۶۱: حضرت حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا کہ انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں اور پھر اپنے رہنے کی جگہ پر چلے گئے۔ جب انہوں نے باقی لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نوافل ادا کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: اگر میں نے فرض نماز سے ماقبل یا بعد میں کچھ نماز پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے ادا کر لیتا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعات سے زائد نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اُن کی وفات تک رہا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وقت گزارا۔ یہ سب حضرات اسی طرح (دو رکعات ہی) پڑھا کرتے تھے۔

(۱۶)

کِتَابُ الْکُسُوْفِ

گرہن سے متعلقہ احادیث کی کتاب

بَابُ ۸۸۳ کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

۱۴۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ۔

باب: چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان

۱۴۶۲: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی دو نشانیوں میں سے ہیں۔ ان میں کسی کے زندہ رہنے یا مر جانے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ''گرہن'' لگاتے ہیں۔

بَابُ ۸۸۴ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

۱۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ هُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَتَرَامٰى بِاَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ اَسْهُمِيْ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا اَحْدَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ فَاَتَيْتُهٗ مِمَّا يَلِيْ ظَهْرَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْا حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ

باب: بوقت سورج گرہن تسبیح وتکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا

۱۴۶۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل میں مصروف تھا کہ سورج گرہن لگ گیا۔ چنانچہ میں نے اپنے تیر اکٹھے کیے اور سوچنے لگا کہ چل کر دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کی وجہ سے کوئی نئی ہدایت فرماتے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف سے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور تسبیح وتکبیر ادا کرتے ہوئے دُعا فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ گرہن ختم ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ ۸۸۵ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

۱۴۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا

۱۴۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج یا چاند گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا یہ تو رب ذوالجلال والاکرام کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس وجہ سے اگر تم لوگ (گرہن) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۸۸۶ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

۱۴۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

باب: چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۱۴۶۵: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو رب کریم کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اگر تم ایسا دیکھا کرو (گرہن) تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۸۸۷ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

۱۴۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

۱۴۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ

باب: ابتدائے گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز میں مصروف رہنا

۱۴۶۶: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند اور سورج اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں اور انہیں کسی کے مر جانے یا زندہ رہنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے۔ اگر تم ایسا (گرہن) دیکھو تو نماز ادا کیا کرو حتیٰ کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے۔

۱۴۶۷: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو رکعات ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج گرہن ختم

يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ۔

ہو گیا۔

بَابُ ٨٨٨ الْاَمْرِ بِالنِّدَآءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: صلوۃ کسوف (گرہن کی نماز) کیلئے اذان دینا

١٤٦٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

١٤٦٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگوں نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اپنی صفیں درست کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں اور چار رکوع کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھائی۔

بَابُ ٨٨٩ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: گرہن کی نماز میں صفیں بنانے کا بیان

١٤٦٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَهُ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ۔

١٤٦٩: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل کرتے گرہن ختم ہو چکا تھا۔

بَابُ ٨٩٠ كَيْفَ صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ گرہن کا طریقہ

١٤٧٠: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيْ رَكْعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَآءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

١٤٧٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا فرمائی تو اس میں آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے ادا کیے۔ عطاء بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

١٤٧١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ

١٤٧١: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں پہلے قرأت فرمائی'

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا۔

اس کے بعد رکوع کیا' اس کے بعد قرأت کی' پھر رکوع کیا' پھر قرأت فرمائی' پھر رکوع کیا اور پھر سجدے میں گئے۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔

بَابُ ۸۹۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نمازِ گرہن سے متعلق ایک اور روایت

۱۴۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَأَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو دو رکعات پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔

بَابٌ ۸۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: ایک اور طریقہ کی گرہن کی نماز

۱۴۷۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى أَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ إِذَا رَكَعَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ

۱۴۷۳: حضرت عطاء' حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مجھ سے اُس شخص نے یہ بیان کیا کہ جسے میں سچا انسان سمجھتا ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے صحابہؓ کے ساتھ بہت طویل قیام کیا۔ پہلے کھڑے رہے' پھر رکوع فرمایا' پھر کھڑے ہوئے' پھر رکوع فرمایا اور دو رکعات ادا فرمائیں ان میں ہر رکعت میں تین رکوع ادا کیے اور تیسرے رکوع کے بعد سجدے میں چلے گئے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ طویل قیام کی وجہ سے بیہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے گلاس اُنڈیلے گئے۔ آپ جب رکوع فرماتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر رکوع سے سر اُٹھاتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ گرہن ختم نہیں ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

چاند کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اور اللہ اس سے تمہیں ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب انہیں گرہن لگے تو اللہ کو یاد کرنے کیلئے دوڑ پڑو (یعنی صلوٰۃ کسوف ادا کرنے کیلئے)۔ یہاں تک کہ وہ (گرہن) صاف ہو جائے۔

۱۴۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاشَكَّ وَلَامِرْيَةَ۔

۱۴۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور اس میں چھ رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ (نماز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے؟ راویٔ حدیث نے فرمایا اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

بَابٌ ۸۹۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ عَنْ عَآئِشَةَ

باب: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ

۱۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَآءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

۱۴۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی' پھر تکبیر کہہ کر کافی لمبا رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی قرأت سے نسبتاً کم تھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کی نسبت کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہہ کر سجدہ کیا۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طرح کیا۔ چنانچہ چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (صلوٰۃ الکسوف) سے فارغ ہوتے گرہن صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی کہ جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اَرَدْتُّ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہٰذا اگر تم (گرہن) دیکھو تو اُس وقت تک نماز ادا کرتے رہو جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا: میں نے اس جگہ سے وہ سب چیزیں دیکھی ہیں جن کے متعلق تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ میں (دورانِ نماز) ذرا آگے ہوا تھا۔ اس وقت میں جنت کے میوؤں میں سے ایک گچھا توڑنے لگا تھا اور جب میں پیچھے ہٹا تھا تو اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا' اس حالت میں کہ اس کا ایک حصہ' دوسرے کو کھا رہا تھا۔ پھر میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ (اونٹ کو ہمیشہ کیلئے آزاد چھوڑنا) نکالا۔

۱۴۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے لوگوں کو پکارا گیا۔ تمام لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات نماز پڑھائی جس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۴۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا

۱۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہؐ نے صحابہؓ کو نماز پڑھائی۔ چنانچہ پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا' پھر رکوع کیا تو وہ بھی کافی لمبا تھا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا۔ پھر کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی۔ جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج بالکل صاف ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا' اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا

لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

کرو، تکبیر کہا کرو اور صدقہ دیا کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اُمت محمد یہ! تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی باندی یا غلام کے زنا کرنے پر بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند (یعنی انکے زنا کرنے پر تمہیں تو غیرت آئے لیکن یہ سوچو کہ تمہارے زنا پر اللہ کو کتنی غیرت آتی ہوگی) نہیں ہوسکتا۔ اے اُمت محمد یہ اگر تم لوگوں کو وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے پتا ہے تو تم لوگ ہنسنا کم کردو اور رونا زیادہ کردو۔

۱۴۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَآءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوْعَهُ وَقِيَامَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لوگوں کو قبروں میں بھی عذاب ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو سورج گرہن ہوگیا۔ چنانچہ ہم سب حجرہ میں آ گئے اور عورتیں بھی ہمارے پاس جمع ہونے لگیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت تقریباً چاشت کا وقت ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور طویل قیام کرنے کے بعد طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور پہلے قیام سے ذرا کم طویل قیام کیا اور اس طرح پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس میں قیام اور رکوع پہلی رکعت سے ذرا کم طویل تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو سورج گرہن ختم ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا: لوگوں کی قبر میں اس طرح آزمائش کی جائے گی جس طرح کہ دجال کے سامنے آزمائش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہم اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

بَابٌ ۸۹۴ نَوْعٌ أٰخَرُ

باب: ایک اور قسم

۱۴۷۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُوْبْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ

۱۴۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودن آئی اور کہنے لگی اللہ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ جَآئَتْنِیْ یَهُوْدِیَّةٌ تَسْاَلُنِیْ فَقَالَتْ اَعَاذَكَ اللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُعَذَّبُ النَّاسُ فِی الْقُبُوْرِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا یَعْنِیْ وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَیْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّرْكَبِهٖ فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا اَیْسَرَ مِنْ قِیَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَیْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَیْسَرَ مِنْ قِیَامِهِ الْاَوَّلِ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

جب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی پناہ! پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوار ہوئے اور اتنے میں سورج کو گرہن لگ گیا۔ میں حجرہ میں دیگر خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواری سے نیچے اُترے اور مصلیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا پھر سجدے میں چلے گئے۔ اور سجدے بھی طویل کیے پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا' پھر پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ یہ کُل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ اتنے میں سورج گرہن ختم ہوگیا اور اس کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر میں اسی طرح فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے' جس طرح دجال کے آنے پر فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۴۸۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ كُسُوْفٍ فِیْ صُفَّةِ زَمْزَمَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر زمزم کے پاس نماز ادا فرمائی اور اس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۴۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ

۱۴۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سورج گرہن ہوا تو اس روز گرمی بہت سخت تھی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کروائی اور اتنا طویل قیام کیا کہ لوگ (بیہوش ہوکر) گرنے لگے۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر طویل قیام کیا اور سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کرنے کے بعد پھر کھڑا ہوئے اور اسی طرح کیا۔ پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذرا آگئے ہوئے (دورانِ نماز) اور پھر پیچھے ہٹے۔ یہ

فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَاَخَّرُ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَآئِهِمْ وَاِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

کُل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے تھے کہ سورج اور چاند کو گرہن صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کوئی بڑی شخصیت وفات پا جائے۔ حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے' جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ پس اگر دوبارہ ایسا ہوتو نماز پڑھا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہوجائے۔

بَابٌ ۸۹۵ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نمازِ گرہن

۱۴۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فَنُوْدِیَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ۔ خَالَفَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ۔

۱۴۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو باجماعت نماز کا اعلان کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور اس میں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے تو نہ کبھی (اس سے پہلے) اتنا لمبا رکوع کیا اور نہ سجدہ۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد ابن حمیر نے اس روایت کے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۴۸۳: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ طُعْمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ مَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُوْدًا وَلَا رَكَعَ رُكُوْعًا اَطْوَلَ مِنْهُ۔ خَالَفَهٗ عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ۔

۱۴۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے (پہلی رکعت سے) اور دو رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سورج گرہن ختم ہوگیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ (میرے مشاہدہ کی حد تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) کبھی اتنا طویل سجدہ یا رکوع نہیں کیا۔

۱۴۸۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى

۱۴۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے وضو کیا اور

بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حِفْصَةَ مَوْلٰی عَآئِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ لَمَّا کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ ثُمَّ رَکَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَکْعَتَیْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ جَلَسَ وَ جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ۔

باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنا طویل قیام کیا کہ) سورۂ بقرہ پڑھی ہوگی۔ پھر آپؐ نے طویل رکوع کیا' پھر ''سمع اللہ لمن حمدہٗ'' کہہ کر کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک توقف کرنے کے بعد دوبارہ رکوع میں گئے۔ پھر رکوع کیا' پھر سجدہ کے بعد کھڑے ہوگئے اور بعینہٖ اسی طرح دوسری رکعت میں دو رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں گئے۔ جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔

بَابٌ ۸۹٦ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِی السَّآئِبُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَ قَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْقِیَامِ وَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَ الْجُلُوْسِ فَجَعَلَ یَنْفُخُ فِیْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَاَنَافِیْهِمْ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَیْتُمْ کُسُوْفَ

۱۴۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے طویل قیام کیا اور پھر طویل رکوع' پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا' وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھایا اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر دوسرا سجدہ ادا کیا اور وہ بھی اسی طرح طویل تھا۔ پھر سر اُٹھایا اور کھڑے ہوگئے اور دوسری رکعت میں بھی رکوع' قیام' سجدہ اور جلوس کافی طویل کیے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔ پھر دوسری رکعت کے آخری سجدہ میں اُونچی سانس لینے لگے (بوجہ طویل نماز) اور روتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا۔ ابھی تو میں بھی ان میں موجود ہوں۔ تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا۔ ہم تجھ سے مغفرت کے طالب ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر ان میں سے کسی (سورج یا چاند) کو گرہن لگ جائے تو اللہ تعالیٰ

اَحَدِهَا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ اُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّىْ حَتّٰى لَوْ بَسَطْتُ يَدِىْ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَلَقَدْ اُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّىْ حَتّٰى لَقَدْ جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا خَشْيَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِىْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ فَلَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِىَ سَقَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَنْهَشُهَا اِذَا اَقْبَلَتْ وَاِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ اَلْيَتَهَا وَ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ السَّبْتِيَّتَيْنِ اَخَابَنِى الدَّعْدَاعِ يُرْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِى النَّارِ وَ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِىْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَجَّاجَ بِمِحْجَنِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهٖ فِى النَّارِ يَقُوْلُ اَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

کے ذکر کے لیے تیزی دکھایا کرو۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ جنت مجھ سے اتنی نزدیک کردی گئی تھی (دورانِ نماز) کہ اگر میں ہاتھ آگے کرتا تو اس کے چند گچھے توڑ لیتا اور جہنم بھی مجھ سے اتنی قریب کردی گئی تھی کہ میں ڈرنے لگا کہ کہیں تم لوگوں کو ہی اپنے اندر نہ سمو لے۔ یہاں تک کہ میں نے اس میں حمیرا کی ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا' نہ تو اسے زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے دیتی اور نہ خود اسے کھانے پینے کے لیے کچھ دیتی' حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ میں نے یہ دیکھا کہ وہ بلّی اس عورت کو نوچتی ہے۔ جب سامنے آتی تو اسے نوچتی اور جب وہ پشت موڑ کر جاتی تو پیچھے کندھوں سے اُس کو نوچتی۔ پھر میں نے اس میں بنو دعداع کے بھائی دو جوتیوں والے کو دیکھا' اسے دو شاخوں والی لکڑی سے مار کر جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا تھا۔ پھر میں نے اس میں ایک ذرا (نیچے سے) ٹیڑھی (نوکدار) لکڑی والے کو دیکھا جو حجاج کرام کا مال چرایا کرتا تھا۔ وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا اور پکار رہا تھا کہ میں لکڑی کا چور ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث میں میں پہلے جنت وجہنم کے دکھائے جانے اوراس کے قریب آ جانے کا ذکر ہے اس کے متعلق تفصیل گزر چکی اور کچھ آگے آرہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب دیئے جانے کا ذکر ہے کہ اُس نے بلّی کو (پالنے کی نیت سے) باندھا۔ اس کے بعد وہ نہ تو اُسے خود کچھ کھانے کو دیتی اور نہ ہی اُسے کھول دیتی کہ وہ خود ہی کہیں گری پڑی چیزوں میں سے اپنی خوراک وغیرہ تلاش کرلیتی۔ اس وجہ سے اُس کو اتنی سخت سزا دی جا رہی تھی۔ اس سے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بے زبان جانوروں کو اگر پالیں بالخصوص ایسے جانور جنہیں باندھ کر بھی رکھا جاتا ہے تو اُن کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے ماحول کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد ایک لکڑی والے کا جہنم میں پکارنے کا ذکر ہے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ''لکڑی کا چور'' سے یہ مطلب ہے کہ اُس نے نیچے لکڑی کے کونے میں کوئی نوکدار چیز لگا رکھی تھی یا لکڑی کو ذرا خمدار کیا ہوا تھا۔ وہ حجاج کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی لکڑی کو اُن کے سامان میں اُڑس لیتا اگر حجاج دیکھ لیتے تو کہتا کہ یہ تو غلطی سے لکڑی میں پھنس گیا ہے ورنہ سامان لے کر رفو چکر ہو جاتا۔

۱۴۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ

۱۴۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ سَبْلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدِ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَفَعَلَ فِیْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یَفْعَلُ فِیْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ وَاَنَّهُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باجماعت نماز پڑھائی' پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر طویل سجدہ کیا' پھر سجدے سے سر اُٹھا کر کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر طویل سجدہ کیا لیکن یہ سجدہ پہلے سے کم طویل تھا۔ پھر کھڑے ہوئے دو دو رکوع کیے ان میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر اسی طرح دو سجدے کیے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور نماز پڑھنی شروع کر دیا کرو۔

بَابٌ ۸۹۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۷: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةً یَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَیْنَا اَنَا یَوْمًا وَّ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِیْ غَرَضَیْنِ لَنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ قِیْدَ رُمْحَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِیْ عَیْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَیُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا

۱۴۸۷: حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی بصری سے منقول ہے کہ انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک خطاب سنا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا تیراندازی (کی مشق) کر رہے تھے۔ کہ سورج دو یا تین نیزے بلند ہونے کے بعد اچانک کالا ہوگیا۔ ہم نے سوچا کہ چلو مسجد چلتے ہیں۔ یہ واقعہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لیے کوئی نئی چیز پیدا کرائے گا۔ ہم مسجد کی طرف چلنے لگے تو رسول اللہ ہمیں نکلتے ہوئے ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔ اس میں قیام اتنا طویل کیا کہ کبھی کسی اور نماز میں اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا طویل رکوع کیا کہ کبھی (پہلے) کسی نماز میں اتنا طویل رکوع

قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَاَطْوَلِ قِيَامٍ قَامَ بِنَافِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ رُكُوْعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُوْدٍ مَّا سَجَدَبِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُخْتَصَرٌ۔

نہیں کیا تھا۔اس میں بھی ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہ سنی۔پھر آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔پھر آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل سجدہ نہیں کیا تھا۔اس میں بھی آپ ﷺ کی آواز ہمیں سنائی نہیں دی۔پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھائی اور جب دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس بات کی شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

بَابٌ ۸۹۸ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب:ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَزِعًا حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ بِنَا حَتّٰى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنَ الْعُظَمَآءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۱۴۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے جلدی سے باہر نکلے اور مسجد تشریف لے گئے۔پھر متواتر اُس وقت تک ہماری امامت کرواتے رہے جب تک گرہن ختم نہیں ہوگیا۔ جب سورج صاف ہوگیا تو ارشاد فرمایا:لوگ خیال کرتے ہیں کہ سورج یا چاند گرہن کسی عظیم شخصیت کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں۔انہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔اللہ تعالیٰ جب کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ ان کی مطیع ہو جاتی ہے۔اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو گرہن ہونے سے پہلے گزری ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا سادہ سا مفہوم تو یہ ہے کہ مثلاً اگر فجر کے ساتھ گرہن ہو تو دو رکعت اور ظہر وعصر کے بعد چار رکعت ادا کرے اور احناف کے نزدیک اس نماز کا طریقہ بعینہٖ وہی ہے جو عام نمازوں کا طریقہ ہے۔

۱۴۸۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِمِ اَنَّ جَدَّهُ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ اِذَا ذَاكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔

۱۴۸۹: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور تیزی سے باہر نکلے اور دو طویل رکعات پڑھائیں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے اُسی وقت (تقریباً) سورج گرہن بھی ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی وفات یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہٰذا اگر تم ایسا دیکھو تو اس نماز کی طرح نماز پڑھا کرو جو گرہن سے پہلے پڑھی ہو۔

۱۴۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ اَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحْدِثُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ يَخْشَعُ لَهٗ فَاَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

۱۴۹۰: حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جو چاہتے ہیں (تصرف) فرماتے ہیں۔ نیز اللہ جل جلالہٗ جب اپنی مخلوق میں سے کسی مخلوق پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ چیز ان کی فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ اگر ان (چاند وسورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو اس وقت تک نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ یا پروردگار کوئی نئی چیز (بات) پیدا فرما دیں۔

۱۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔

۱۴۹۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جائے تو اس سے پہلے پڑھی گئی (فرض) نماز کی طرح نماز ادا کیا کرو۔

۱۴۹۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۴۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن ہو جانے پر عام (فرض) نمازوں کی ہی طرح نماز پڑھائی اور اس میں رکوع وسجود کیے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ۔

۱۴۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلاً اِلَی الْمَسْجِدِ وَ قَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتّٰی انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلاَّ لِلْمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِیْ خَلْقِهٖ مَا يَشَآءُ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰی يَنْجَلِیَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

۱۴۹۳: حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ جلدی سے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے نماز کی امامت کروائی یہاں تک کہ گرہن ختم ہوگیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دورِ جاہلیت میں لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج یا چاند گرہن کسی بڑی شخصیت کی وفات کی وجہ سے ہوتا ہے' لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی مخلوق میں سے ہی دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا ہے تغیر پذیر کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو جب تک وہ ختم نہ ہو جائے تم نماز پڑھا کرو۔ یا ایسا ہو کہ اللہ کوئی (اس گرہن کی وجہ سے) نئی بات رونما کریں۔

۱۴۹۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰی يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لَهٗ مَاتَ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهٗ نَاسٌ فِیْ ذٰلِكَ۔

۱۴۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے کہ سورج گرہن ہوگیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرتے کو گھسیٹے ہوئے مسجد تک تشریف لے گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر جب گرہن ختم ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو تنبیہ کرتا ہے۔ نیز انہیں کسی کی وفات یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اگر تم ایسا دیکھو تو گرہن کے ختم ہو جانے تک نماز ادا کیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ اسی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن بھی اسی وجہ سے ہوا ہوگا۔

۱۴۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ

۱۴۹۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزمرہ کی نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا فرمائی۔

صَلٰوتِكُمْ هٰذِهٖ، وَذَكَرَ كُسُوْفَ الشَّمْسِ۔

بَابُ ۸۹۹ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَ رَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

باب: نمازِ گرہن میں کتنی قرأت کرے؟

۱۴۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الکسوف پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا اور اس میں اتنی قرأت کی جتنی سورۃ بقرہ کی طوالت ہے۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا' پھر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند ربِّ کریم کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ تم اگر کبھی ایسا دیکھو تو اپنے ربّ کو یاد کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (دورانِ نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے شاید کوئی چیز پکڑنے کے لیے آگے ہوئے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کی طرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی یا فرمایا میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے میووں کا ایک گچھا توڑنے کے لیے آگے بڑھا۔ اگر میں لے لیتا تو تم جب تک دنیا باقی ہے اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوزخ دیکھی۔ میں نے آج تک اس سے خوفناک کوئی چیز نہیں مشاہدہ کی۔ اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کیوں یا رسول اللہ! فرمایا: ان کی ناشکری (کی عادت) کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ؟ فرمایا: خاوند کے ساتھ ناشکری کرتی ہیں اور اس کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی خاتون کے ساتھ تا زندگی

احسان کرتے رہو پھر اُسے تمہاری کوئی ایک بات بھی ناگوار محسوس ہوتو وہ فوراً کہے گی۔ میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔

بَابُ ٩٠٠ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

١٤٩٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب: نمازِ گرہن میں بآوازِ بلند قراءت کرنا

١٤٩٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے اور بآوازِ بلند قرأت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ارشادفرماتے۔

بَابُ ٩٠١ تَرْكِ الْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ

١٤٩٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِالْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

باب: (صلوٰۃِ کسوف) میں بغیر آواز کے قرأت

١٤٩٨: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز ادا کی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔

بَابُ ٩٠٢ الْقَوْلِ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

١٤٩٩: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِي السُّجُوْدِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَنْفُخُ وَيَقُوْلُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى

باب: نمازِ گرہن میں بحالتِ سجدہ کیا پڑھا جائے؟

١٤٩٩: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور طویل سجدہ کیا۔ یا اس طرح فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں روتے رہے اور سسکیاں لیتے ہوئے فرمانے لگے: اے اللہ! تُو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ تو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ جب تک میں ان میں موجود ہوں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو چکے تو ارشاد فرمایا: جنت میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ

لَوْ مَدَدْتُ يَدِيْ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَنْفَخُ خَشْيَةَ اَنْ يَّغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بَدَنَتِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَخَابَنِيْ دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيْجِ فَاِذَا فُطِنَ لَهٗ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً طَوِيْلَةً سَوْدَآءَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَالَ فَعَلَ اَحَدُهُمَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

بَابُ ۹۰۳ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۵۰۰: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ لْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا مِّثْلَ رُكُوْعِهٖ

اگر میں ہاتھ کو آگے کرتا تو اس کے گچھے توڑ سکتا تھا۔ پھر جہنم بھی میرے سامنے پیش کی اور میں اسے پھونکنے لگا' اس خوف سے کہ تم لوگوں کو اس کی گرمی نہ اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر میں نے اس میں اپنے اُونٹ کے چور کو دیکھا۔ پھر بنو دعدع کے بھائی کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چوری کیا کرتا تھا اور اگر کوئی اُسے پکڑ لیتا (دیکھ لیتا) تو کہتا یہ لکڑی (بوجہ نوک) کی وجہ سے ہے۔ پھر میں نے اس میں ایک لمبی سیاہ خاتون کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے اس بلّی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ پھر فرمایا: سورج یا چاند میں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو فوراً کا ذکر (صلوٰۃ الکسوف) شروع کر دیا کرو۔

باب: نمازِ گرہن میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

۱۵۰۰: حضرت عبدالرحمٰن بن نمر سے مروی ہے کہ انہوں نے زہری سے گرہن کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا اور اُس نے باجماعت نماز کے لیے لوگوں کو جمع ہونے کا اعلان کیا۔ لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع فرمائی۔ پہلے تکبیر کہہ کر طویل قرأت کی۔ پھر رکوع میں گئے اور قیام کی طرح یا اس سے بھی طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کی طرح طویل یا اس سے بھی کچھ زائد طویل سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا' پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اُٹھایا' پھر تکبیر

وَاَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِيْ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلٰوةِ۔

کہہ کر دوسرا سجدہ کیا' پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے اور پہلی رکعت کی قرأت سے کم طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' پھر اس سے طویل رکوع کیا' پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر تکبیر کہہ کر اُٹھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے اور پہلے سجدوں سے کم طویل سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔

۱۵۰۱: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ ...... السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۱۵۰۱: حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز پڑھی تو پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر سر اُٹھایا اور پھر دوسرا سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا' پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ میں گئے اور طویل سجدہ کیا۔ پھر اُٹھے اور دوسرا سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا' پھر اُٹھے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔

بَابُ ۹۰۴ الْقُعُوْدِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۵۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَآءٌ وَاَقْبَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلاَّ اَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ۔

باب: صلوٰۃ الکسوف کے بعد منبر پر بیٹھنا

۱۵۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انتہائی لمبا قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور انتہائی لمبا رکوع کیا' پھر اُٹھے اور بہت طویل لیکن نسبتاً پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے نسبتاً کم لیکن طوالت میں پھر کافی طویل رکوع کیا' پھر سجدے میں گئے اور پھر سجدے سے سر اُٹھا کر کھڑے ہو گئے' پھر پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع بھی پہلے سے کم طویل کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدے کیے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت تک سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو' صدقہ دو اور اللہ کو یاد کرو۔ پھر فرمایا: اے اُمت محمد یہ! تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے تو زیادہ غیرت مند نہیں کہ اس کی باندی یا غلام زنا کرے پھر ارشاد فرمایا: اے اُمت محمد یہ اگر تم لوگوں کو اُن چیزوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو۔

بَابُ ۹۰۵ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

۱۵۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَصَلّٰى فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ

باب: نمازِ گرہن کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟

۱۵۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہیں جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو سورج گرہن ہو گیا۔ ہم حجرے میں چلی گئیں اور دیگر عورتیں میرے پاس جمع ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا تَصَدَّقُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

واپس تشریف لائے' وہ چاشت کا وقت تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت شروع کی۔ اس میں بھی اسی طرح کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اس رکعت میں پہلی رکعت سے کم طویل تھے' پھر سجدے کیے تو سورج صاف ہوگیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ لوگ قبر میں بھی اسی طرح فتنے میں مبتلا کیے جائیں گے جس طرح دجال کے آجانے پر وہ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۵۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

۱۵۰۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن ہونے پر خطبہ دیا تو اما بعد! ارشاد فرما کر خطبہ کی ابتداء کی۔

بَابُ ۹۰۶ الْاَمْرِ بِالدُّعَآءِ فِي الْكُسُوْفِ

باب: گرہن کے موقع پر حکم دُعا

۱۵۰۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّوْنَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَاِنَّهُمَا لَا

۱۵۰۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج گرہن ہوگیا۔ آپ جلدی میں چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر نمازوں کی طرح دو رکعات نماز کی امامت فرمائی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَإِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَابِكُمْ۔

لگتا۔ اگر دونوں (چاند یا سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو نماز پڑھا کرو اور دُعا کیا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

بَابُ ۹۰۷ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

باب: سورج گرہن کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم

۱۵۰۶: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلٰوتِهٖ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَاءِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ۔

۱۵۰۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے خوف سے گھبرا کر اُٹھے اور مسجد میں تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام' رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ اس سے پہلے ایسے (اتنا طویل ارکان) کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ دکھاتے ہیں یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پیش آتیں۔ بلکہ اللہ ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا اگر تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو فوراً اللہ کا ذکر کرو۔ اس سے دُعا کرو اور استغفار کرو۔

⑰

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش طلبی کی نماز سے متعلقہ احادیث

بَابُ ۹۰۸ مَتٰی یَسْتَسْقِی الْاِمَامُ

۱۵۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ عَلٰی رُؤُسِ الْجِبَالِ وَالْاٰکَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ انْجِیَابَ الثَّوْبِ۔

باب: امام نمازِ استسقاء کی امامت کب کرے؟

۱۵۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مویشی مر گئے اور راستوں کی بندش ہوگئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی تو اِس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش برستی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر گر گئے اور راستے بند ہوگئے اور مویشی بھی مرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! بارش پہاڑوں کی چوٹیوں' ٹیلوں' وادیوں اور درختوں پر برسا۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گئے۔ (یعنی منتشر ہوگئے اور آسمان صاف ہوگیا)

بَابُ ۹۰۹ خُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَی الْمُصَلّٰی لِلْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۰۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ سُفْیَانُ فَسَاَلْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ یُحَدِّثُ

باب: امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر نکلنا

۱۵۰۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ رُخ ہوکر اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دو رکعت نماز کی امامت فرمائی۔ امام نسائیؒ کہتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کی غلطی ہے کہ

عَنْ اَبِیْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ اُرِیَ النِّدَآءَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِىْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِنَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِیَ النِّدَآءَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهٰذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

عبداللہ بن زید وہ ہیں جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ تو ''عبداللہ بن زید بن عبدربہ'' ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں۔

بَابُ ۹۱۰ الْحَالِ الَّتِیْ يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهَا اِذَا خَرَجَ

باب: امام کے لیے (نمازِ استسقاء میں) کس طریقہ سے نکلنا بہتر ہے

۱۵۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِیْ فُلَانٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلاً فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۵۰۹: حضرت اسحق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء سے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انتہائی عاجزی اور انکساری کی حالت میں بغیر کسی زینت یا آرائش کے نکلے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے یہاں شروع ہوگیا ہے۔

۱۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَآءُ۔

۱۵۱۰: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء پڑھی تو ایک کالی چادر اپنے اوپر رکھی تھی۔

بَابُ ۹۱۱ جُلُوْسِ الْاِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَآءِ

باب: استسقاء میں امام کا منبر پر تشریف رکھنا

۱۵۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلاً مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ

۱۵۱۱: حضرت اسحق بن کنانہ سے روایت ہے کہ فرمایا: فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ استسقاء کیلئے عاجزی' انکساری اور بغیر کسی آرائش وزینت کے تشریف لے گئے۔ پھر منبر پر تشریف لائے لیکن خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ تم لوگوں نے آج کل دینا شروع کر دیا

هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

ہے بلکہ مسلسل دُعا و عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ نیز آپ نے بعینہٖ عیدین کی نماز جیسی دو رکعات کی امامت فرمائی۔

بَابُ ۹۱۲ تَحْوِيْلِ الْاِمَامِ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

۱۵۱۲: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهٗ وَدَعَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَجَهَرَ۔

باب: بوقت استسقاء امام دُعا مانگے اور پشت کو لوگوں کی طرف پھیر لے

۱۵۱۲: حضرت عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ ان کے چچا نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقاء کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا اور لوگوں کی طرف کمر کر کے دُعا کی پھر دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں قرأت بآوازِ بلند کی۔

بَابُ ۹۱۳ تَقْلِيْبِ الْاِمَامِ الرِّدَآءِ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَآءِ

۱۵۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ۔

باب: بوقت استسقاء امام کا چادر کو اُلٹ دینا

۱۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استسقاء کے موقع پر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا۔

بَابُ ۹۱۴ مَتٰى يُحَوِّلُ الْاِمَامُ رِدَآءَهٗ

۱۵۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

باب: کس وقت امام اپنی چادر کو اُلٹے

۱۵۱۴: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لیے دُعا کرنے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو قبلہ رُخ ہو کر اپنی چادر اُلٹی۔

بَابُ ۹۱۵ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَهٗ

۱۵۱۵: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ اَبُوْ تَقِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ الرِّدَآءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

باب: امام کا بوقت استسقاء بغرضِ دُعا ہاتھوں کا اُٹھانا

۱۵۱۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے استسقاء کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ فرمایا' پھر اپنی چادر پلٹی اور پھر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا۔

بَابُ ۹۱۶ كَيْفَ يَرْفَعُ

۱۵۱۶: اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الدُّعَآءِ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

۱۵۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ عَنْ اَبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِیْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

باب: ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟

۱۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دُعا میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔ لیکن استسقاء میں ہاتھ اتنے اُونچے اُٹھاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں میں موجود سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

۱۵۱۷: حضرت ابواللحم سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش کے لیے دُعا فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اُٹھا رکھی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں اور پچھلی احادیث میں نمازِ استسقاء پڑنے کا طریقہ اور دُعا مانگنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ پچھلی حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے جو یہ فرمان گزرا ہے کہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہیں مانگی۔ علماء کرام نے اس کا یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ اتنے اُونچے ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہیں مانگی وگرنہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا تو کئی صحیح احادیث میں وارد ہے۔ کچھ علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ استسقاء میں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو نیچے کی طرف رکھا جاتا ہے' اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہوگا۔

اِس کے علاوہ ''چادر کو پلٹ دیتے تھے'' کا مفہوم بھی علماء کرام نے یہ لکھا ہے کہ دایاں کونہ بائیں پر اور بائیاں کونہ دائیں پر کر لیتے تھے اور اللہ سے یقین رکھتے تھے کہ اللہ بھی خشک سالی کو ایسے ہی پلٹ دے گا۔

۱۵۱۸: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَآءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى اَوْسَعْنَا مَطَرًا وَاُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى الْجُمُعَةِ

۱۵۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بروز جمعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ مبارک سن رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہوگئے' جانور مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے بارش کے لیے دُعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے تک اُٹھائے اور دُعا فرمائی: یااللہ! ہم پر مینہ برسا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی منبر سے نیچے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک مسلسل بارش برستی رہی۔ چنانچہ ایک شخص نے

الْاُخْرٰی فَقَامَ رَجُلٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ الَّذِیْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا اَمْ لَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّمْسِكَ عَنَّا الْمَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا وَلٰكِنْ عَلَی الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰی مَا نَرٰی مِنْهُ شَیْئًا۔

(اگلے جمعہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے راستے مخدوش ہوگئے اور جانور مر گئے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے اردگرد برسا' پہاڑوں پر اور درختوں پر برسا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور اس حد تک چھٹ گئے کہ ہمیں ان میں سے پھر کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

بَابُ ۷۱۹ ذِكْرِ الدُّعَآءِ

باب: دُعا کے متعلق

۱۵۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهِشَامٍ الْمُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔

۱۵۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی تھی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا یعنی اے اللہ پانی پلا۔

۱۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ الْعُمَرِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَحَطَتِ الْمَطَرُ وَ هَلَكَتِ الْبَهَآئِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّسْقِیَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ قَالَ فَانْشَاَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ اِنَّهَا اُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَانْصَرَفَ النَّاسُ ثُمَّ نَزَلَ تَمْطُرُ اِلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَیْهِ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّحْبِسَهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا

۱۵۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ کھڑے ہو کر بولنا شروع ہوگئے کہ اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں' اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ وہ بارش برسائے۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ اللہ کی قسم اس وقت ہمیں آسمان پر (دُور دُور تک) بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ اتنے میں ایک بادل دکھائی دیا اور پھر پھیلتا گیا۔ پھر بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ پھر اگلے جمعہ تک مسلسل مینہ برستا رہا۔ جب اگلے جمعہ نبی خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ پکارنے لگے: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہوگئے' راستے بند ہوگئے۔ پروردگار سے دُعا کیجئے کہ بارش بند کر دے۔ رسول اللہ مسکرانے لگے اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے اردگرد برسا۔ یہ فرمانا تھا کہ بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور مدینہ کے اردگرد مینہ برستا رہا

فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِىْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ۔

لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کی طرف (نظر اُٹھا کر دیکھا) تو یوں محسوس ہوا گویا اُس نے تاج پہن رکھا تھا اور اس پر مینہ برس رہا تھا۔

۱۵۲۱: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ وَاَمْطَرَتْ قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِىْ فِى الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ سَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا۔

۱۵۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ربّ قدوس سے دُعا کیجئے کہ ہم پر مینہ برسائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ اے اللہ مینہ برسا۔ اے اللہ مینہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آسمان پر کہیں بادل یا بادل کی ایک ٹکڑی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ہمارے اور سلع کے درمیان (پہاڑ کا نام ہے) کوئی آڑ نہیں تھی۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا ڈھال کی طرح ظاہر ہوا اور آسمان کے وسط میں آ کر پھیل گیا۔ پھر مینہ برسنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! پھر ایک ہفتے تک ہمیں سورج نہیں دکھائی دیا۔ پھر آئندہ جمعہ اُسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور دورانِ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور راستے مخدوش ہو گئے۔ اللہ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں، پست جگہوں، وادیوں اور درختوں پر برسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے نکلے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی شخص تھا جو پچھلے جمعہ آیا تھا؟ فرمایا: نہیں۔

بَابُ ۹۱۸ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَآءِ

باب: دُعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

۱۵۲۲: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا

۱۵۲۲: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے بیان کیا

اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ وَیُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ ابْنُ تَمِیْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِیْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ يَدْعُوا اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فِی الْحَدِيْثِ وَقَرَاَ فِيْهِمَا۔

کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دُعا کے لیے نکلے تو لوگوں کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اللہ سے دُعا کی اور اپنی چادر کو اُلٹا کیا۔ پھر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور دونوں رکعات میں قرأت فرمائی۔

بَابُ ۹۱۹ كَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء کی رکعتیں

۱۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۵۲۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور قبلہ رُخ ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۲۰ كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

۱۵۲۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَآءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَّسْاَلَنِیْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّیْ فِی الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ۔

۱۵۲۴: حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ روایت کرتے ہیں کہ ایک امیر نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ کی نمازِ استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اس نے خود کیوں نہیں پوچھا؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خشوع و خضوع کے ساتھ عام کپڑے پہنے' آہ و زاری کرتے ہوئے نکلے۔ پھر عیدین کی نماز کی طرح کی دو رکعات نماز ادا فرمائیں اور تم لوگوں کے اِس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

بَابُ ۹۲۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء میں بآوازِ بلند قرأت کرنا

۱۵۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ۔

۱۵۲۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں بآوازِ بلند قرأت فرمائی۔

بَابُ ۹۲۲ الْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

باب: بارش کے وقت کیا دُعا کی جائے؟

۱۵۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا۔

۱۵۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرماتے: اے اللہ! اسے موسلا دھار برسا اور اسے فائدہ مند بنا دے۔

بَابُ ۹۲۳ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

باب: ستاروں کی وجہ سے مینہ برسنے کے عقیدہ کا رد

۱۵۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے ایک فریق اس کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ایسا ممکن ہوا ہے۔

۱۵۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ ...... اِلَّا اَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ آمَنَ بِيْ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِيْ كَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِيْ كَفَرَبِيْ وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۸: حضرت یزید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ تمہارے رب نے رات کو کیا حکم فرمایا ہے؟ اُس نے فرمایا: میں جب اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں ستارے کی وجہ سے مینہ برسا۔ چنانچہ جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور بارش کے برسنے پر میرا شکر ادا کیا تو وہ شخص مجھ پر ایمان لایا اور ستارے سے کفر اختیار کیا اور جس کسی نے کہا کہ ستارے کی وجہ سے مینہ برسا تو اُس نے مجھ سے کفر اختیار کیا اور ستارے پر ایمان لے آیا۔

۱۵۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهُ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔

۱۵۲۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ربّ قدوس (مسلسل) پانچ برس تک بارش نہ برسائیں اور پھر بارش شروع ہو جائے تو بھی ایک گروہ کافر ہی رہے گا اور کہے گا کہ مجدح (ستارے کا نام) کے نکلنے کی وجہ سے ہم پر مینہ برسا۔

بَابُ ۹۲۴ مَسْأَلَةِ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ اِذَا خَافَ ضَرَرَهٗ

۱۵۳۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب: اگر نقصان کا خطرہ ہو تو امام بارش کے تھمنے کے لیے دُعا کرے

۱۵۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پورے سال تک بارش نہیں ہوئی تو لوگ جمعہ کے دن نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بارش نہیں ہو رہی' زمین خشک ہوگئی ہے اور جانور مر رہے ہیں۔ آپؐ نے دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو آسمان پر بالکل بادل نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے ہاتھ زیادہ آگے بڑھائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے بارش کیلئے دُعا فرما رہے تھے۔ راوئ حدیث کہتے ہیں کہ جب ہم نے نمازِ جمعہ سے فراغت حاصل کی تو جس کا گھر قریب تھا اُس کا گھر جانا بھی دُشوار ہوگیا اور وہ بارش اگلے جمعہ تک برستی رہی۔ پھر لوگ حاضر ہوئے (اگلے جمعہ) اور کہا: یا رسول اللہ! مکانات گر رہے ہیں' سواروں کا چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس پر آپؐ مسکرائے کہ آدمی کتنی جلدی دِل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد برسا۔ ہم پر نہیں۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

بَابُ ۹۲۵ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ اِمْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۳۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: بارش کی دُعا کرنے کے لیے ہاتھوں کو بلند کرنا

۱۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ ایک برس تک بارش نہیں برسی۔ آپؐ منبر پر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے حق میں دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تو اس وقت تک آسمان پر بادل کا ایک بھی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اُس ذات کی قسم جس کے قبضہء

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةَ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِالْجَوْدِ۔

قدرت میں میری جان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی ہاتھ نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی طرح اُمڈ آئے اور چھا گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے بارش کا پانی آپؐ کی ریش مبارک پر پڑتے دیکھا۔ پھر اس روز بارش ہوئی' دوسرے روز ہوئی' تیسرے روز ہوئی حتیٰ کہ اگلا جمعہ آ گیا۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکان گر رہے ہیں' مال (جانور) غرق ہونے لگے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا۔ ہم پر نہیں اور بادل کی طرف اشارہ کیا۔ جس طرف آپؐ نے اشارہ کیا تھا وہاں سے بادل چھٹ گیا۔ اور مدینہ منورہ گھڑے کی طرح ہو گیا۔ پھر نالوں میں پانی بھر گیا اور جو آدمی بھی خواہ کسی سمت سے مدینہ آیا اُس نے آگاہ کیا کہ ہر طرف بارش برس رہی ہے۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْاِسْتِسْقَآءِ وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ

استسقاء کے متعلق احادیث کی کتاب کا بحمد اللہ خاتمہ ہوا

⑱

کِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

١٥٣٢: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِيْ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٍّ خَلْفَهٗ وَ طَائِفَةٍ اُخْرٰى بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ تَلِيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰٓؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِ اُولٰٓئِكَ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً۔

١٥٣٢: حضرت ثعلبہ بن زہدم فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی طائف میں نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری جماعت اس وقت آپ ﷺ کے اور دشمن کے درمیان حائل تھی۔ پھر دوسری جماعت نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی اور ایک رکعت ادا فرمائی اس وقت تک پہلی رکعت والی جماعت دشمن کے مقابلے میں کمربستہ ہو چکی تھی۔

١٥٣٣: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِيْ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى

١٥٣٣: حضرت ثعلبہ بن زہدم فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے کہ انہوں نے پوچھا: کوئی شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف ادا فرمائی ہو؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! میں نے ادا فرمائی ہے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے دو صفیں بنائی گئیں۔ ایک صف دشمن کے مقابلے میں صف آرا رہی اور دوسری نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ پھر وہ لوگ اُٹھ کر ان کی جگہ چلے گئے اور وہ

بِالَّذِیْ خَلْفَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

۱۵۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِی الرُّكَيْنِ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ حُذَيْفَةَ۔

۱۵۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِی الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِیْ قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِیَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

۱۵۳۷: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ اُنَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهٗ وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِیْ صَلٰوةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

۱۵۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

ان کی جگہ (نماز کے لیے) آ گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے (باقی نماز کی) قضا نہیں ادا کی۔

۱۵۳۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ خوف کے متعلق حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعت نماز' سفر میں دو رکعات نماز اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض نماز فرض کی ہے۔

۱۵۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد کے مقام پر نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں آراستہ کیں۔ ایک دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر یہ لوگ اُن کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ اِدھر آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر کسی نے قضا (یعنی رہ جانے والی ایک رکعت) نہیں پڑھی۔

۱۵۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی (نماز کے لیے)۔ لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ ادا کر لیا تھا وہ پیچھے ہوتے گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہو گئے پھر دوسری جماعت آگے بڑھی اور آپ کے ساتھ رکوع وسجدہ کیا۔ چنانچہ سب کے سب نماز میں تھے' تکبیر کہتے اور اور ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف میں

حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا کَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَیْنِ کَصَلٰوةِ اَحْرَاسِکُمْ هٰؤُلَآءِ الْیَوْمَ خَلْفَ اَئِمَّتِکُمْ هٰؤُلَآءِ اِلَّا اَنَّهَا کَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِیْعًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهٗ جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعُوْا مَعَهٗ جَمِیْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهٗ الَّذِیْنَ کَانُوْا قِیَامًا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ سَجَدُوْا مَعَهٗ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِیْنَ کَانُوْا قِیَامًا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوْا فَجَمَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِیْمِ۔

صرف دو سجدے تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے ان اماموں کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ الّا یہ کہ وہ لوگ پیچھے ہٹتے اس طرح کہ پہلے ایک جماعت بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور ان میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ ادا کرتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے تو سب ساتھ رکوع کرتے پھر سجدہ میں جاتے تو صرف وہی لوگ ساتھ سجدہ میں جاتے جو پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ جنہوں نے یہ رکعت آپ کے ساتھ پڑھی تھی۔ پھر پہلی رکعت پڑھنے والے سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگ ایک ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُصَافُّوا الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِکَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ قَامُوْا فَقَضَوْا رَکْعَةً رَکْعَةً۔

۱۵۳۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری دشمن سے کمر بستہ رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی تو وہ لوگ چلے گئے اور جو دشمن کے مقابلہ میں (صف آراء) تھے وہ آ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر سب کھڑے ہو گئے اور ایک ایک رکعت جو بقایا تھی ادا کی۔

۱۵۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَآئِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَآئِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ...... فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَآئِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَةَ الَّتِیْ

۱۵۴۰: حضرت صالح بن خوات اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بنائی اور ایک دشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور دوسری جماعت آئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر بیٹھے رہے اور

بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

انہوں نے اپنی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰٓئِكَ وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰٓؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰٓؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۱۵۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر یہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا اور دونوں جماعتوں نے اپنی انفرادی رکعت پڑھی جو ابھی پڑھنی رہ گئی تھی۔

۱۵۴۲: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنَّا مَعَهٗ وَ اَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَآءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کی غرض سے گیا تو ہم دُشمن کے برابر صف آراء ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلے میں سینہ سپر رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع و سجود کیے' پھر وہ گئے اور اس جماعت کی جگہ لے لی جنہوں نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی پھر وہ لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رکوع و سجود ادا کیے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہر شخص باقی رہ جانے والے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے۔

۱۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَّ خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَ اَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ

۱۵۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم میں سے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر دشمن کے مقابلے کے

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَآءَ تِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلُّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّ سَجْدَتَيْنِ۔

لیے چلے گئے اور وہ لوگ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح (نماز پڑھی) کیا۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

۱۵۴۴: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلّٰى خَلْفَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنَّا وَطَآئِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَلَمْ يُسَلِّمُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوْا مَكَانَهُمْ وَجَآ ءَ تِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّآئِفَتَانِ فَصَلّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْهُ۔

۱۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف پڑھی تو تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف آراء ہوئی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں ڈٹی رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ لوگ سلام پھیرے بغیر چلے گئے اور اس جماعت کی جگہ دشمن کے مقابلے میں برسرِ پیکار ہو گئے اور وہ جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکوع اور چار سجدے پورے ہو گئے تھے چنانچہ ہر آدمی نے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے اپنی نماز ادا کی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بن انس نے فرمایا: زہری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صرف دو احادیث کی سماعت کی ہے۔ یہ حدیث اُن احادیث میں سے نہیں ہے۔

۱۵۴۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَعَهٗ طَآئِفَةٌ بِاِزَآءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّآئِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۵۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز ادا فرمائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے ساتھ سینہ سپر رہی۔ پھر جو جماعت آپ کے ساتھ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور وہ جماعت چلی گئی پھر دوسری جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ بھی ایک رکعت ادا فرمائی۔ پھر دونوں جماعتوں نے باقی ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۶: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُّ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَذَکَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ صَلَّیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتٰی قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهٗ طَآئِفَةٌ وَطَآئِفَةٌ اُخْرٰی مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَی الْقِبْلَةِ فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَکَبَّرُوْا جَمِیْعًا الَّذِیْنَ مَعَهٗ وَالَّذِیْنَ یُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَةً وَّاحِدَةً وَرَکَعَتْ مَعَهُ الطَّآئِفَةُ الَّتِیْ تَلِیْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَ سَجَدَتِ الطَّآئِفَةُ الَّتِیْ تَلِیْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِیَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّآئِفَةُ الَّتِیْ مَعَهٗ فَذَهَبُوْا اِلَی الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّآئِفَةُ الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَآئِمٌ کَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَکْعَةً اُخْرٰی وَرَکَعُوْا مَعَهٗ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّآئِفَةُ الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَّعَهٗ ثُمَّ کَانَ السَّلَامُ وَسَلَّمُوْا فَسَلَّمَ جَمِیْعًا فَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ رَکْعَتَانِ وَلِکُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ رَکْعَتَانِ رَکْعَتَانِ۔

۱۵۴۶: مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز ادا کی ہے؟ فرمایا: ہاں! اُس نے پوچھا: کب؟ انہوں نے فرمایا: غزوۂ نجد میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء ہوگئی اور دوسری دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ ان کی پشت قبلہ رُخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ان لوگوں نے بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان لوگوں نے بھی جو دُشمن کے مقابل تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو صرف اس جماعت نے ہی رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے ساتھ سجدہ کیا اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو وہ جماعت بھی کھڑی ہوئی اور دشمن کے مقابلے کے لیے چلی گئی۔ جبکہ دوسری جماعت جو دُشمن سے برسرپیکار تھی آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے تھے۔ وہ لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے رکوع اور سجود کیے۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع وسجود کیے۔ پھر آپ اور وہ جماعت بیٹھ گئی۔ پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کے ساتھ سلام پھیرا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعات ادا فرمائیں اور باقی دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۴۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدِالْهُنَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِیْقٍ قَالَ

۱۵۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان کے درمیان مشرکین کا محاصرہ کیا تو مشرکین کہنے لگے۔ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور ازواج سے بھی

حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرًا الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَآءِ صَلٰوةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَبْنَآءِ هِمْ وَاَبْكَارِهِمْ اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً فَجَآءَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَآئِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَدْ اَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَاَخَّرُ هٰؤُلَآءِ وَيَتَقَدَّمُ اُولٰئِكَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ۔

۱۵۴۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهٗ صَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَآءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَآءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

۱۵۴۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنِيْ يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ وَّطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ

زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ لہٰذا اپنی قوت جمع کر کے ایک ہی دفعہ ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہوا جائے۔ اس پر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو حصوں میں منقسم فرما دیں۔ ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں لے کر دشمن کے مقابلے میں کمربستہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائیں اور وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائیں۔ اس طرح ان کی تو ایک ایک رکعت ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ادا ہو جائیں گی۔

۱۵۴۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی۔ چنانچہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک پیچھے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے ادا فرمائے۔ پھر وہ لوگ آگے بڑھ کر اُن کی جگہ جا کھڑے ہو گئے (جنگ کرنے والوں کی جگہ) اور وہ لوگ ان کی جگہ پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود ادا کیے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعات ادا ہو گئیں اور باقیوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۴۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کی اقامت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک جماعت صف آراء ہوئی۔ جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ لے لی جو دشمن سے برسرپیکار تھے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَآءَتْ تِلْكَ الطَّآئِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء تھے اور اُن لوگوں نے بھی جو دشمن سے برسر پیکار تھے۔

۱۵۵۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدِّرْهَمِيُّ وَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ رَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِهِمْ وَقَامَ هٰٓؤُلَآءِ فِيْ مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ قِيَامًا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خوف کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ دشمن مقابلے کی جانب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا' پھر آپ رکوع سے اُٹھے تو ہم سب بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر جب سجدے کے لیے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلمکے ساتھ اگلی والی صف حالت سجدہ میں ہوگئی اور پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر آپ اور اس صف کے سجدہ کرنے کے بعد دوسری صف نے سجدے کیے۔ اس کے بعد اگلی صف پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف آگے بڑھ گئی۔ یعنی یہ اُن کی جگہ اور وہ ان کی جگہ آ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع ادا کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا' جب اُٹھے تو ہم سب بھی اُٹھے' لیکن جب سجدے میں گئے تو صرف اگلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا' پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اُٹھے تو پچھلی صف نے بھی سجدہ کیا اور سب نے اکٹھے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ

۱۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوروں کے درختوں میں موجود تھے اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا لیکن جب آپ سجدہ میں گئے تو صرف پہلی صف سجدہ میں گئی پچھلی صف حفاظت

سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمُ الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَآءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا فَرَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَاجَلَسُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُ كُمْ۔

۱۵۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ بِهٖ اِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يُحَدِّثُ وَلٰكِنِّيْ حِفْظْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حِفْظِيْ مِنَ الْكِتَابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ لَهُمْ صَلٰوةً بَعْدَ هٰذِهٖ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَبْنَآءِ هِمْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهٗ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسُهُم مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوْعِهِمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَخَّرَ الصَّفُّ وَ الْمُقَدَّمُ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مُقَامِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ

کے لیے کھڑی رہی۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر پچھلی صف والے اگلی صف کی جگہ اور اگلی صف والے پچھلی صف کی جگہ آ گئے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا' آپ رکوع سے اُٹھے تو سب اُٹھے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی ایک صف سجدہ میں گئی' پچھلی صف کھڑی حفاظت کرتی رہی۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تمہارے آج کل کے امراء کا دستور ہے۔

۱۵۵۲: حضرت ابوعیاش زرقی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عسفان پر دشمن کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھے۔ مشرکین کی قیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کی امامت کی تو مشرکین کہنے لگے اس کے بعد ان کی ایک نماز ایسی ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور اموال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھانے لگے تو اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ پھر سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا' پھر سب رکوع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے لیکن سجدہ صرف پہلی صف نے کیا' پچھلی صف بدستور کھڑی رہی جب اگلی صف سجدہ کر چکی تو پچھلی صف بھی سجدہ میں چلی گئی۔ پہلی صف پیچھے اور پچھلی صف آگے آ گئی یعنی دونوں صفیں ایک دوسرے کی جگہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو پہلی صف آپ کے ساتھ سجدہ میں چلی گئی۔ پچھلی صف کھڑی رہی جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب (مقتدیوں) کے ساتھ سلام پھیرا۔

الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَّلَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُوْنَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَآءِ وَاُولٰٓئِكَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَ تَاَخَّرَ هٰؤُلَآءِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدَ وَ ثُمَّ قَالَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَبِالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ اِمَامِهِمْ وَصَلّٰى مَرَّةً بِاَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ۔

۱۵۵۳: حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عسفان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت مشرکین کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے۔ مشرکین کہنے لگے۔ ہم نے انہیں دھوکہ دینے کے لیے ایک وقت معلوم کرلیا ہے جس میں یہ لوگ غافل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ظہر اور عصر کے درمیان نمازِ خوف کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ہم گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ بدستور حفاظت کرتا رہا۔ وہ اس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے (دونوں گروہوں نے) ساتھ تکبیر کہی۔ پھر رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ کے پیچھے والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ پھر (دوسرا گروہ) آگے بڑھا اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور سب کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والی صف نے سجدہ کیا اور وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ پھر پیچھے والے آگے بڑھے اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا اس طرح دونوں گروہوں نے امام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ دو دو رکعات نماز ادا کی۔ پھر ایک دفعہ بنو قوم سلیم کے علاقے میں بھی نمازِ خوف ادا کی گئی۔

۱۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِالْقَوْمِ الْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعًا۔

۱۵۵۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات پڑھیں۔ (دیگر لوگوں نے دو دو رکعات ادا کی)

۱۵۵۵: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۵۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِطَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی بِاٰخَرِيْنَ اَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۵۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوْهُهُمْ اِلَی الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِیْ مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُوْنَ اِلٰی مَقَامِ اُولٰٓئِكَ وَيَجِیْءُ اُولٰٓئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۵۶: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نمازِ خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی جانب کھڑا ہو اور ایک جماعت اُس کے ساتھ کھڑی ہو جبکہ دوسری جماعت دُشمن کے مقابلہ میں اُن کی طرف مُنہ کر کے کھڑی ہو۔ پھر امام ایک رکعت پڑھے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ اپنی اپنی ایک ایک رکعت پڑھ کر چلے گئے۔ پھر وہ ان کی جگہ چلے جائیں اور وہ ان کی جگہ آ جائیں۔ پھر امام ان کے ساتھ رکوع اور دو سجدے کرے اس طرح امام کی دو رکعات پوری ہو جائیں گی اور ان لوگوں (ہر گروہ) کی ایک رکعت ادا ہوگی لہٰذا وہ لوگ اپنی اپنی ایک رکعت ادا کریں۔

۱۵۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَآئِفَةٌ مَعَهٗ طَآئِفَةٌ وُجُوْهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوْا مَقَامَ الْاٰخَرِيْنَ وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر وہ ان کی جگہ اور یہ اُن کی جگہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۵۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَلِهٰٓؤُلَآءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۵۵۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والی جماعت کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر دوسری جماعت آئی تو اُن کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چار رکعات ہوئیں اور باقیوں کی دو دو رکعات ادا ہوئیں۔

(۱۹)

كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین سے متعلقہ احادیث کی کتاب

۱۵۵۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَّلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا وَقَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى۔

۱۵۵۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں لوگوں نے سال میں دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے کھیلنے کودنے کے لیے دو دن مقرر تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ۔

بَابُ ۹۲۸ الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

باب: عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن نکلنا

۱۵۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهٗ اَنَّ قَوْمًا رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَاَنْ يَخْرُجُوْا اِلَى الْعِيْدِ مِنَ الْغَدِ۔

۱۵۶۰: حضرت ابوعمیر بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے چاند دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا۔ اس وقت دن چڑھ چکا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور دوسرے روز عید کی نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۹۲۹ خُرُوْجِ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب: بالغ اور باپردہ خواتین کا نمازِ عید کے لیے جانا

۱۵۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ

۱۵۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتی ''بابا'' یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ میں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بِاَبَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ لْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

یہ بات سنی ہے؟ کہنے لگیں: ہاں! بابا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان' باپردہ اور حائضہ خواتین نمازِ عید کے لیے جائیں اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں۔ لیکن جن خواتین کو حیض ہو وہ نماز کی جگہ سے فاصلے پر رہیں۔

بَابُ ٩٣٠ اِعْتِزَالِ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

باب: حائضہ خواتین کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا

١٥٦٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيْتُ اُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِاَبَا قَالَ اَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ۔

١٥٦٢: محمد فرماتے ہیں کہ میں اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے ملا تو پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ (ان کی عادت تھی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان اور باپردہ خواتین کو (نمازِ عید) کیلئے نکالو کہ وہ مسلمانوں کی اجتماعی دُعا اور بھلائی میں حصہ دار ہوں۔ لیکن حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

بَابُ ٩٣١ الزِّيْنَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب: عید کے دن آرائش کرنا

١٥٦٣: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا وَتُصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ۔

١٥٦٣: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی کپڑے کا لباس بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے موقع پر یا وفود سے ملاقات کے وقت پہنا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لباس تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کا (بروزِ آخرت) کوئی حصہ نہیں اور اسے وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ٹھہرے۔ پھر ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ وہ اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر مجھے کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔

بَابُ ۹۳۲ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَ الْاِمَامِ۔

بَابُ ۹۳۳ تَرْكِ الْاَذَانِ لِلْعِيْدَيْنِ

۱۵۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عِيْدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔

بَابُ ۹۳۴ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِىَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ...... فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُبِهٖ فِىْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّىَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ فَذَبَحَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِىْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوْفِىَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

بَابُ ۹۳۵ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۱۵۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

باب: نمازِ عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا

۱۵۶۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا حاکم مقرر کیا تو وہ عید کے روز نکلے اور فرمایا: اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنّت نہیں۔ (نمازِ عید سے پہلے عیدگاہ میں یا گھر پر نفل پڑھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔)

باب: عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان

۱۵۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمائی اور بغیر اذان وتکبیر کے ادا فرمائی۔

باب: عید کے روز خطبہ دینا

۱۵۶۶: حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے قریب بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ہم آج کے دن کی ابتداء نماز سے کریں گے' پھر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت مہیا کیا۔ چنانچہ ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چھ ماہ کا دُنبہ ہے جو ایک برس کے دُنبے سے بھی (صحت میں) اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد یہ رعایت کسی کے لیے نہیں ہے۔

باب: نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا

۱۵۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ٩٣٦ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ

باب: برچھی گاڑ کر (بطور سترہ) اسکے پیچھے نماز ادا کرنا

١٥٦٨: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يُرْكِزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

١٥٦٨: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کی نماز کے موقع پر برچھی نکالتے اور اس کو (بطورِ سترہ اپنے آگے زمین میں) گاڑ کر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ٩٣٧ عَدَدِ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

باب: رکعاتِ عیدین

١٥٦٩: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةِ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ۔

١٥٦٩: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالفطر' عیدالضحیٰ' صلوٰۃ المسافر اور جمعہ کی نماز دو دو رکعات ہیں اور یہ سب پوری ہیں' ان میں قصر نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے۔

بَابُ ٩٣٨ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ

باب: عیدین میں سورۂ ق اور سورۂ قمر تلاوت کرنا

١٥٧٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ۔

١٥٧٠: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سورۂ ق اور سورۂ قمر۔

بَابُ ٩٣٩ الْقِرَآءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

باب: عیدین میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت کرنے کا بیان

١٥٧١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ

١٥٧١: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا۔

اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اگر کبھی جمعہ کی عید ہو جاتی تب بھی دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۴۰ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب: عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا

۱۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّيْ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

۱۵۷۲: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

۱۵۷۳: حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے موقع پر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ ۹۴۱ التَّخْيِيْرُ بَيْنَ الْجُلُوْسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْعِيْدَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّقِيْمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ۔

۱۵۷۴: حضرت عبداللہ بن سائب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: جو جانا چاہے جائے اور جو خطبہ سننا چاہے وہ بیٹھا رہے۔

بَابُ ۹۴۲ الزِّيْنَةِ لِلْخُطْبَةِ

باب: خطبے کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا

۱۵۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

۱۵۷۵: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۹۴۳ الْخُطْبَةِ عَلَى الْبَعِيْرِ

باب: اُونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

۱۵۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۱۵۷۶: حضرت ابو کاہل احمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد

اَبِیْ کَاهِلٍ الْاَحْمَسِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلٰی نَاقَةٍ وَّحَبَشِیٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

بَابُ ۹۴۴ قِیَامِ الْاِمَامِ فِی الْخُطْبَةِ

۱۵۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ یَقُوْمُ۔

بَابُ ۹۴۵ قِیَامِ الْاِمَامِ فِی الْخُطْبَةِ مُتَوَکِّئًا عَلٰی اِنْسَانٍ

۱۵۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَاَ بَاالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰی طَاعَتِهٖ ثُمَّ مَالَ وَمَضٰی اِلَی النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلٰی طَاعَتِهٖ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَکْثَرَ کُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّیْنِ بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُکْثِرْنَ الشَّکَاةَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ فَجَعَلْنَ یَنْزِعْنَ قَلَائِدَ هُنَّ وَاَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِیْمَهُنَّ یَقْذِفْنَهٗ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ یَتَصَدَّقْنَ بِهٖ۔

فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اُونٹ کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔

باب: کھڑے ہوکر خطبہ دینا

۱۵۷۷: حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔

باب: خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص سے ٹیک لگانا

۱۵۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان واقامت کے نماز ادا فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ نیز لوگوں کو اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر چلے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انہیں بھی وعظ ونصیحت کی۔ پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور انہیں اطاعت کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا: (اے عورتو!) صدقہ دیا کرو کیونکہ جہنم کے ایندھن کی اکثریت عورتیں ہی ہیں۔ اس پر ایک ادنیٰ درجہ کی کالے گالوں والی خاتون بول اُٹھی کہ کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ شکوہ بہت اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ سُن کر عورتوں نے اپنے ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں اُتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں اور صدقہ دے دیں۔

بَابُ ۹۴۶ اسْتِقْبَالُ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ بِوَجْهِهٖ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَالنَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَآءُ۔

باب: خطبہ دیتے وقت امام کا منہ لوگوں کی طرف ہو

۱۵۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جاتے۔ لوگ بیٹھے رہتے۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام ہوتا مثلاً کہیں لشکر وغیرہ بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتے اور تین مرتبہ فرماتے: ''صدقہ دو'' چنانچہ سب سے زیادہ خواتین صدقہ دیا کرتی تھیں۔

بَابُ ۹۴۷ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

باب: دورانِ خطبہ دوسرے کو کہنا' خاموش رہو

۱۵۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ: ''خاموش رہو'' اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے ناپسندیدہ بات کہی۔

بَابُ ۹۴۸ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

۱۵۸۱: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ

باب: خطبہ کیسے پڑھا جائے؟

۱۵۸۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے۔ سب سے بُری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے' ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے: میں اور قیامت اتنی قریب ہیں

فِی النَّارِ یَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَکَانَ اِذَا ذَکَرَ السَّاعَۃَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ عَلَاصَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ کَاَنَّہٗ نَذِیْرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ مَسَّاکُمْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِاَھْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضِیَاعًا فَاِلَیَّ اَوْ عَلَیَّ وَاَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ۔

جنتی یہ دو اُنگلیاں۔ آپؐ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپؐ کے رُخسار مبارک سرخ ہو جاتے' آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپؐ کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو لشکر لوٹ لیگا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا' وہ اُسکے ورثاء کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا' اسکا قرض اور بچوں کی پرورش کا میں ذمہ دار ہوں کیونکہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

بَابُ ۹۴۹ حَثُّ الْاِمَامِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فِی الْخُطْبَۃِ

باب: امام کا دورانِ خطبہ صدقہ دینے کی تلقین کرنا

۱۵۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیَاضٌ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْعِیْدِ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَخْطُبُ فَیَاْمُرُ بِالصَّدَقَۃِ فَیَکُوْنُ اَکْثَرُ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اَوْ اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ بَعْثًا تَکَلَّمَ وَاِلَّا رَجَعَ۔

۱۵۸۲: حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتیں۔ نیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام ہوتا یا کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کر دیتے ورنہ واپس آ جاتے۔

۱۵۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَھُوَ ابْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَیْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَۃِ فَقَالَ اَدُّوْا زَکٰوۃَ صَوْمِکُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ ھٰھُنَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قُوْمُوْا اِلٰی اِخْوَانِکُمْ فَعَلِّمُوْا فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ عَلَی الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ دیا کرو۔ یہ سُن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: یہاں اہلِ مدینہ میں سے کون کون ہیں؟ اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتاؤ۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے' آزاد و غلام اور مرد و عورت پر فرض کیا ہے۔ اس کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً تین کلو) جو کی ہے۔

۱۵۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

۱۵۸۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید الضحیٰ کے بعد خطبہ میں فرمایا: جو شخص ہماری اس نماز کی طرح پڑھے گا اور قربانی کرے گا' (صرف) اُسی کی (نماز و) قربانی

ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذْعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ہوگی۔ جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ صرف گوشت ہے۔ ابو بردہ رضی اﷲ نے کہا: یارسول اللہ! واللہ! میں تو نماز سے قبل قربانی کر چکا۔ میں یہ کھانے کا دن سمجھا' لہٰذا خود بھی کھایا' ہمسائیوں کو بھی کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو صرف گوشت تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس چھ ماہ کا دُنبہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے' کیا اُس سے قربانی ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! صرف تمہارے لیے' تمہارے بعد کسی کے لیے نہیں۔

بَابُ ٩٥٠ الْقَصْدِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: متوسط خطبہ دینا

١٥٨٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

١٥٨٥: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی متوسط (درمیانی) ہوتی اور خطبہ بھی۔

بَابُ ٩٥١ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتِ فِيْهِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور سکوت کرنا

١٥٨٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ۔

١٥٨٦: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ پھر بیٹھ گئے اور خاموش رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ دیا۔ لہٰذا اگر کوئی تمہیں بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کو سچ مت سمجھا کرو۔

بَابُ ٩٥٢ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيْهَا

باب: خطبہ دوم میں تلاوتِ قرآن و ذکر الٰہی کرنا

١٥٨٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ

١٥٨٧: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے اور قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور خطبہ دونوں چیزیں

وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا۔

اعتدال پر ہوتی تھیں۔

بَابُ ٩٥٣ نُزُوْلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ

باب: اختتامِ خطبہ سے قبل امام کا نیچے آنا

١٥٨٨: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيْصَيْهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

١٥٨٨: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' دونوں نے سرخ کُرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے اور اُن دونوں کو گود میں اُٹھا لیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اُتر کر انہیں (گود میں) اُٹھا لیا۔

بَابُ ٩٥٤ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَآءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت اور صدقے کی ترغیب

١٥٨٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَامَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

١٥٨٩: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ (نمازِ عید کیلئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے؟ فرمایا: ہاں! اگر میرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوئی مقام نہ ہوتا تو میں نہیں جا سکتا تھا۔ (کیونکہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر بن صلت کے مکان کے پاس موجود اُس نشان کے قریب آئے۔ (اشارے سے بتایا یا سمجھایا) نماز ادا کی' پھر خطبہ ارشاد فرمایا' پھر خواتین کے پاس گئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو خواتین اپنے ہاتھ گلے (زیور) کی طرف لے جاتیں اور بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی جاتیں۔

بَابُ ٩٥٥ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا

باب: نمازِ عید سے قبل یا بعد نماز پڑھنا

١٥٩٠: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

١٥٩٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اِدْرِیْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو صرف دو رکعات ادا فرمائیں۔ نہ ان سے ماقبل کچھ پڑھا اور نہ بعد میں۔

بَابُ ۹۵۶ ذِبْحِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ وَعَدَدَ مَا یُذْبَحُ

باب: امام کا قربانی کرنا تعدادِ قربانی

۱۵۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اَضْحٰی وَانْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۱۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دو دُنبوں کے قریب گئے جو سفید اور کالے تھے۔ پھر انہیں ذبح کیا۔

۱۵۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَذْبَحُ اَوْیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی۔

۱۵۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۵۷ اِجْتِمَاعِ الْعِیْدَیْنِ وَشُهُوْدِهِمَا

باب: جمعہ کے دن عید ہو تو کیا کرے؟

۱۵۹۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قُلْتُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَاُ فِی الْجُمُعَةِ وَالْعِیْدِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِیْدُ فِیْ یَوْمٍ قَرَاَبِهِمَا۔

۱۵۹۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ اگر جمعہ اور عید کبھی ایک ہی دن ہو جاتے تو بھی ان ہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۹۵۸ الرُّخْصَةِ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِیْدَ

باب: اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص نے نمازِ عید پڑھی ہو اُسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے

۱۵۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۵۹۴: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِىْ رَمْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيْدَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِى الْجُمُعَةِ۔

سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کے موقع پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی عید کی نماز پڑھائی تھی پھر جمعہ کے لیے اجازت تھی کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔

۱۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ۔

۱۵۹۵: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں عید جمعہ کے دن ہوگئی۔ تو انہوں نے دن چڑھے تک نکلنے میں تاخیر کی پھر نکلے اور ایک طویل خطبہ دینے کے بعد منبر سے اُتر کر نماز ادا فرمائی اور اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی۔ جب اس واقعہ کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

بَابُ ۹۵۹ ضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے روز دَف بجانا!

۱۵۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَ هُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا۔

۱۵۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو بچیاں دَف بجا رہی تھیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر بجانے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔

بَابُ ۹۶۰ اللَّعِبِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے دن امام کے سامنے کھیلنا

۱۵۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ فَدَعَانِىْ فَكُنْتُ اَطَّلِعُ اِلَيْهِمْ مِّنْ فَوْقِ عَاتِقِهٖ فَمَازِلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِىْ انْصَرَفْتُ۔

۱۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن چند حبشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیلتے ہوئے آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی بلایا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے اُوپر سے انہیں دیکھنے لگی اور مسلسل دیکھتی رہی یہاں تک کہ جب میرا جی چاہا تب وہاں سے ہٹی۔

بَابُ ۹۶۱ اللَّعِبِ فِى الْمَسْجِدِ

باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنا اور خواتین کا کھیل

يَوْمَ الْعِيْدِ وَ نَظْرُ النِّسَآءِ اِلٰى ذٰلِكَ

۱۵۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

۱۵۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رضی الله عنهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَاِنَّمَا هُمْ بَنُوْ اَرْفِدَةَ۔

دیکھنا

۱۵۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے میرے سامنے پردہ کر دیا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ خود ہی تھک کر ہٹ گئی۔ تم خود ہی اندازہ کر لو کہ جوان، کم سن اور کھیل کود کی شوقین لڑکی کتنی دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے۔ (یعنی میں کافی دیر کھڑی رہی، نبیؐ نے نہیں فرمایا کہ ہٹ جاؤ بلکہ میں خود ہی کافی دیر بعد اُکتا کر ہٹی۔)

۱۵۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو حبشی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے انہیں (ان حبشیوں کو) ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! انہیں کھیلنے دو۔ یہ تو حبشی ہیں۔

بَابُ ۹۶۲ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَآءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۶۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مُتَسَجٍّ ثَوْبَهٗ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَهُنَّ اَيَّامُ مِنًى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

باب: عید کے روز گانے اور دَف بجانے کی اجازت کا بیان

۱۶۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو ان کے پاس دو لڑکیاں دَف بجاتے ہوئے گا رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مُنہ سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ابوبکر انہیں گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ وہ منیٰ کے ایام تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

⑳

کِتَابُ قِیَامُ اللَّیْلِ وَ تَطَوُّعِ النَّہَارِ

رات' دن کے نوافل کے متعلق احادیث

بَابُ ٩٦٣ اَلْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ وَالْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

١٦٠١: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَآءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِشَامٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

١٦٠٢: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِیَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

١٦٠١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں نماز (نفل نماز) پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بنا ڈالو۔ (یعنی جیسے قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے ایسے ہی گھروں میں نوافل پڑھنے سے باز نہ رہو کہ مسجد ہی میں پڑھنے کی پختہ عادت بنالو۔)

١٦٠٢: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنوایا اور اس میں کئی رات تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں شریک ہونے لگے۔ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی تو سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ اس پر چند لوگوں نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائیں۔ (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے مسلسل تم لوگوں کو اس طرح کرتے ہوئے (کھانستے) ہوئے سنا تو مجھے اندیشہ لاحق ہوگا کہ کہیں تم لوگوں پر یہ نماز فرض ہی نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جاتی تو تم لوگوں ادا نہ کر سکتے۔ اے لوگو! اپنے

عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

گھروں میں نمازیں ادا کیا کرو۔ کیونکہ فرض نماز کے علاوہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہی پڑھی جائے' البتہ فرض نماز مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

۱۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۶۰۳: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگ نوافل ادا کرنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نماز (نفل نماز) گھروں میں ہی ادا کیا کرو۔

بَابُ ۹۶۴ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: تہجد کا بیان

۱۶۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَسَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ ابْنِ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا اِنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ فِيْهَا اِلَّا مُضِيًّا فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَآءَ مَعِيْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيْمٍ مَّنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ بْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَيْسَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۴: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور رسول اللہ کی وتر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ وتر کے متعلق اُس (شخص) کا پتہ بتاؤں جو اِس سلسلے میں سب سے زیادہ معلومات رکھتا ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو پھر واپس آ کر مجھ سے بھی بیان کرنا کہ انہوں نے کیا بتلایا۔ پھر میں حکیم بن افلح کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلئے۔ انہوں نے کہا: نہیں! میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا (مشورہ دیا تھا) کہ ان دو گروہوں کے متعلق کوئی بات نہ کریں (یعنی علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ) لیکن انہوں نے میری بات کو رد کر دیا تھا۔ سعد کہتے ہیں۔ میں نے انہیں قسم دی کہ ضرور میرے ساتھ چلیں تو وہ تیار ہوگئے۔ جب ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو انہوں نے حکیم سے پوچھا کہ

الْقُرْاٰنَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَالِیْ قِيَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِیْ عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَيْسَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ الَّيْلِ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَوْلاً حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّخْفِيْفَ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَصَارَ قِيَامُ الَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ اَنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَالِیْ وِتْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ الَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّیْ ثَمَانِیَ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلاَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْا ثُمَّ...... يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّیْ رَكْعَةً فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكْعَاتٍ يَابُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يَّدُوْمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا شَغَلَهٗ عَنْ قِيَامِ الَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ

تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام۔ کہنے لگیں: کون ہشام؟ میں نے کہا: ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں۔ عامر پر اللہ رحم فرمائے بہت اچھے آدمی تھے۔ سعد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و عادات کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کے عین مطابق تھا۔ پھر میں اُٹھنے لگا تو مجھے آپ ﷺ کی تہجد کی نماز (والی بات) یاد آگئی۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق کچھ بتائیے۔ فرمانے لگیں: کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمانے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں رات کو نماز پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ ایک سال تک رات کو نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے پاؤں میں ورم ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آخری آیات بارہ ماہ تک روکنے کے بعد نازل فرمائی۔ جن میں تخفیف کا حکم دے دیا گیا اور اس طرح رات کو نماز پڑھنا فرض کی بجائے نفل ہوگیا۔ سعد کہتے ہیں، پھر میں اُٹھنے لگا تو مجھے رسول اللہؐ کی وتر نماز یاد آگئی۔ میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنینؓ! مجھے رسول اللہؐ کی وتر نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم رسول اللہؐ کے وضو اور مسواک کے لیے پانی رکھ دیا کرتے تھے جب اللہ کو منظور ہوتا تو آپؐ بیدار ہوکر مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور ان آٹھ رکعات کے درمیان نہیں بیٹھتے بلکہ آخر میں آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور دعا کرنے کے بعد ذرا بلند آواز سے سلام پھیر دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور پھر ایک رکعت پڑھتے۔ اس طرح کل گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ پھر فرمانے لگیں: بیٹے! لیکن جب رسول اللہؐ کی عمر زیادہ ہوگئی اور کچھ وزن بڑھ گیا تو آپؐ وتر کی سات رکعت پڑھنے لگے۔ پھر دو رکعتیں

شَهْرًا كَامِلاً غَيْرُ رَمَضَانَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ اَمَا اِنِّيْ لَوْ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَآ تَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ مُشَافَهَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِيْ كِتَابِيْ وَلَا اَدْرِيْ مِمَّنِ اَخْطَأُ فِيْ مَوْضِعِ وِتْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

بیٹھ کر پڑھتے اور اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ بیٹے! پھر رسول اللہ اگر کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تو خواہش یہ ہوتی کہ ہمیشہ ہی اُسے باقاعدگی سے پڑھتے رہیں اور اگر کبھی رات کو نیند' مرض یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعات پڑھتے۔ مجھے علم نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن شریف پڑھا ہو یا کبھی پوری رات عبادت کی ہو یا رمضان کے علاوہ پورے مہینے روزے رکھے ہوں۔ سعد کہتے ہیں پھر میں ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ سب باتیں بتائیں۔ تو فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا: اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو بالمشافہ یہ حدیث سنتا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ حدیث میری کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ معلوم نہیں آپ کے وتر کے متعلق غلطی کس سے ہوئی ہے؟

بَابُ ۹۶۵ ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

باب: رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کے ثواب کا بیان

۱۲۰۵: اَخْبَرَ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی نیت سے عبادت کرے گا تو اُس کے پچھلے تمام کیے گئے گناہ ( ) بخش دے گا۔

۱۲۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۲۰۶: مذکورہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ وہی (پچھلی) حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ ۹۶۶ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان میں نفلی عبادت کرنا

١٦٠٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِىْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِىْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَّا اَنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِىْ رَمَضَانَ۔

١٦٠٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوگئے۔ دوسری رات پڑھی تو (پہلے سے) زیادہ لوگ شریک ہوگئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہی نہیں۔ پھر صبح کے وقت فرمایا: میں نے تم لوگوں کا عمل دیکھا تو میں صرف اس اندیشہ سے باہر نہیں نکلا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔

١٦٠٨: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِىَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِى السَّادِسَةِ فَقَامَ فِى الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِىَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِى الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

١٦٠٨: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپؐ نے تئیسویں رات تک تراویح نہیں پڑھائیں۔ پھر تئیسویں کی رات کو تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ پھر چوبیسویں کی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ پھر پچیسویں کی رات کو آدھی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپؐ بقیہ رات بھی اسی طرح ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو اور اُسکے فارغ ہونے تک ساتھ رہے اُسے پوری نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسکے بعد رسول اللہؐ نے ستائیسویں کی رات اپنے اہل وعیال اور ازواج کو بھی جمع کر کے نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ ہمیں ''فلاح'' کے فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ''فلاح'' کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: سحری۔

١٦٠٩: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ اِلٰى

١٦٠٩: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کی تئیسویں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہائی رات تک نماز ادا کرتے رہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک اور ستائیسویں رات کو اتنی دیر تک نماز ادا کرتے رہے کہ ہمیں سحری کے وقت کے نکل جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ السَّحُوْرَ۔

بَابُ ۹۶۷ التَّرْغِيْبُ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۶۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا اَيِ ارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَّ اِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۱۶۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْبَارِحَةَ حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ اُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى

باب: رات کونماز پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سورہا ہوتا ہے تو شیطان اُسکے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے سو جاؤ لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرنے لگے تو اُس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پر اگر نماز ادا کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس صورت میں صبح کے وقت وہ چاک و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے ورنہ منحوس اور سُست رہتا ہے۔

۱۶۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوتا ہے تو صبح تک سویا ہی رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہو۔

۱۶۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کو ایک شخص سو گیا اور صبح تک سویا رہا نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا: شیطان نے اُس کے کانوں میں پیشاب کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

۱۶۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرے اور پھر اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ (بیوی) اُٹھنے سے انکار کر دے (یا سستی کرے) تو یہ اُس کے چہرے پر پانی کا ایک چھینٹا مار دے۔ پھر اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اُٹھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے پھر اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر

نَضَحْتُ فِي وَجْهِهِ الْمَآءَ۔

اُسے اُٹھائے۔

۱۶۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذَاكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً۔

۱۶۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آواز دے کر فرمایا: کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہتا ہے ہمیں جگا دیتا ہے۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا یعنی: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔''

۱۶۱۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِنْ شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً۔

۱۶۱۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات کو تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ پھر اپنے گھر آ گئے اور خاصی دیر تک نماز ادا فرماتے رہے۔ جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اُٹھو اور نماز ادا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُٹھ بیٹھا اور آنکھیں ملتا ہوا کہنے لگا کہ ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ دی ہے۔ پھر ہماری جانیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں لہٰذا جب وہ ہمیں جگانا چاہتا ہے تو جگا دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ: ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ انسان سب سے زیادہ جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

بَابُ ۹۶۸ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب: رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ۔

روزے محرم کے روزے (یعنی نویں دسویں یا دسویں گیارھویں) ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے۔

۱۶۱۷: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِیَّةَ اَنَّهٗ سَمِعَ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ قِیَامُ اللَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهٗ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

۱۶۱۷: حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز اور رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں۔ شعبہ بن حجاج نے یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

بَابُ ۹۶۹ فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّیْلِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں نمازِ تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِیًّا عَنْ زَیْدِ بْنِ ظَبْیَانَ رَفَعَهٗ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ۔

۱۶۱۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کی قوم کے پاس کسی دوسری قوم کا کوئی شخص صرف اللہ کے لیے مانگنے آیا نہ کہ قرابت یا رشتہ داری کی وجہ سے اور اس قوم نے اسے کچھ نہیں دیا۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور اس کو چھپا کر کچھ دے دیا جس کا اللہ اور اس شخص کے علاوہ کسی کو علم نہیں' جسے اُس نے (مال) دیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ رات بھر چلا اور جب نیند غالب آنے لگی تو سب کے سب لیٹ کر (تھک کر) سو گئے۔ لیکن وہ شخص نماز پڑھنے اور قرآنِ کریم کی آیات کی تلاوت میں مصروف رہا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں تھا کہ دشمن سے مقابلہ ہوگیا۔ لوگ جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا۔ حتی کہ یا تو قتل (شہید) ہوگیا یا اللہ تعالیٰ نے اُس کو فتح عنایت کی۔

بَابُ ۹۷۰ وَقْتُ الْقِیَامِ

باب: رات میں نوافل پڑھنے کا وقت

۱۶۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَصْرِیُّ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ

۱۶۱۹: حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ تھا؟ فرمانے لگیں جو

اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَىُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتِ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت بیدار ہوتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ اذان دیتا تھا۔

بَابُ ۱۷۹ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

باب: شب میں بیدار ہونے پر سب سے پہلے کیا پڑھا جائے؟

۱۶۲۰: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِىْ عَنْ شَىْءٍ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَّ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ وَعَافِنِىْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۶۲۰: حضرت عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دُعا سے شروع فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا ہے جس کے متعلق اب تک کسی اور نے نہیں پوچھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس دفعہ تکبیر کہتے‘ دس مرتبہ الحمدللہ‘ دس مرتبہ سبحان اللہ‘ دس مرتبہ لا إلہ الا اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَاهْدِنِىْ ''اے اللہ! میری مغفرت فرما‘ مجھے ہدایت دے‘ مجھے رزق عطا فرما‘ مجھے عافیت عطا فرما۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے تیری کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

۱۶۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ۔

۱۶۲۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سویا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو خاصی دیر تک پہلے سبحان اللہ ربّ العالمین اور پھر سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتے۔

۱۶۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَحْوَلِ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۶۲۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رات کو تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے: ''اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں‘ آسمانوں‘ زمین اوران میں موجود چیزوں کو روشن کرنے والا تو ہی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں‘ تو ہی آسمانوں‘ زمین اور ان میں موجود چیزوں کو قائم و دائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں‘ تو حق ہے‘ تیرا وعدہ حق ہے‘ جنت حق ہے‘ دوزخ حق ہے‘ قیامت حق ہے‘ انبیاء حق ہیں اور محمد

اَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حق ہیں۔ میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں' تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر قتیبہ نے کسی کلمے کے معنی بیان کیے اور آگے دُعا بیان کی۔ وَبِكَ خَاصَمْتُ ...... ''میں نے تیرے ہی لیے جھگڑا مول لیا اور تجھ ہی سے فیصلے کے لیے حاضر ہوا۔ (اے پروردگار!) میرے اگلے پچھلے' ظاہر (اور چھپے ہوئے) تمام گناہوں سے درگزر فرما۔ کیونکہ تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نیکی کرنے یا بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ کے سوا کسی میں نہیں ہے' جو بڑی شان اور کبریائی والا ہے۔''

١٦٢٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعَ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهُ قَلِيْلًا اَوْ بَعْدَهُ قَلِيْلًا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيَ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

١٦٢٣: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ تو وہ بچھونے کے عرض (چوڑائی) میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تک سوتے رہنے کے بعد اُٹھے اور بیٹھ کر ہاتھ چہرے پر ملنے لگے تاکہ نیند دُور ہو جائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں: فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر ایک مشک کی طرف چلے جو لٹکی ہوئی تھی۔ پھر اس سے اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اُٹھا اور اسی طرح کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دائیاں کان پکڑ کر مسلنے لگے پھر پہلے دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات' پھر دو رکعات اور پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے پھر جب مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی سی دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ ۹۷۲ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

باب: رات کو سو کر اُٹھ کے مسواک کرنا

۱۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو اپنا مُنہ (دانتوں پر) مسواک کرتے۔

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے اُٹھنے پر اپنا مُنہ مسواک سے ملا کرتے تھے۔

۱۶۲۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۶۲۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رات کو نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ اَنْ نَشُوْصَ اَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۷: حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم تھا کہ جب رات کو اُٹھیں تو اپنا مُنہ (دانت) مسواک سے صاف کیا کریں۔

بَابُ ۹۷۳ بِاَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کس دُعا سے ابتدا کی جائے؟

۱۶۲۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۶۲۸: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کس دُعا سے شروع فرماتے تھے۔ فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو نماز کی ابتداء میں یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ ''اے جبریل' میکائیل اور اسرافیل کے ربّ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اے اللہ اختلاف والی باتوں میں سے مجھے سیدھی راہ دکھلا دے۔ کیونکہ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔''

١٦٢٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلَّى صَلٰوةَ الْعِشَآءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً حَتّٰى بَلَغَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ...... قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْنَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

١٦٢٩: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میں نے سوچا' میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے' پھر (نیند سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی۔ پھر فرمایا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تک۔ یعنی: اے ہمارے ربّ تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جھک کر مسواک اُٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے خیال میں جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر تک نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اُٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔ چنانچہ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل دُہرایا۔

بَابُ ٩٧٤ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ

باب: رسول اللہ کی (تہجد) نماز کا بیان

١٦٣٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَآءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَآءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

١٦٣٠: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کی حالت میں دیکھیں تو سوئے ہوئے دیکھتے۔

١٦٣١: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ يَعْلَى بْنَ مَمْلَكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

١٦٣١: حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا نماز ادا فرماتے رہتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھنے میں لگاتے (تقریبًا)

اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذٰلِكَ فَيُصَلِّيْ مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ۔

اُتنی ہی دیر تک آرام فرماتے اور پھر اُٹھ کر جتنی دیر آرام فرمایا ہوتا اُتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے اور یہ نماز (اذان) فجر تک جاری رہتی۔

۱۶۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ مَالَكُمْ وَصَلٰوتُهُ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهٗ قِرَآءَ تَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَ ةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۶۳۲: حضرت یعلی بن مملک کہتے ہیں کہ انہوں نے اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (قرآن) کس طرح ہوتی اور آپ نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کو رسول اللہ کی نماز سے کیا کام؟ آپ نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے' پھر اُٹھتے اور جتنی دیر سوئے تھے اُتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے۔ پر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اُتنی دیر تک آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ (اذان) فجر ہو جاتی۔ پھر اُمِ سلمہؓ نے رسول اللہؐ کی قرأت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ پڑھتے تھے تو ایک ایک حرف الگ الگ سنائی دیتا۔

بَابُ ۹۷۵ذِكْرِ صَلٰوةِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان

۱۶۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ پھر سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہی ہے۔ وہ پہلے آدھی رات تک آرام کرتے پھر تہائی رات تک نماز پڑھتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے۔

بَابُ ۹۷۶ذِكْرِ صَلٰوةِ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز کا بیان

۱۶۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ اپنی

اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ ریت کے ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پیچھے گزرنے والی روایت کی نسبت یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۳۶: اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ خُشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۹: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِىٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ

۱۶۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے

سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات کو میں معراج کے لیے گیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ٩٧٧ اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: شب میں عبادت کرنے کا بیان

١٦٤١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَبَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاقَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ جَآءَهٗ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلٰوةً مَّا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيْهَا وَ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيْهَا۔

١٦٤١: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمام رات نماز ادا فرمائی یہاں تک کہ فجر کے قریب فارغ ہوئے۔ جب سلام پھیرا تو خباب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قربان آج رات جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی ہے میں نے اس سے پہلے کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس طرح نماز ادا فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں صحیح ہے۔ یہ نماز محبت اور خوف کی نماز ہے۔ میں نے اپنے ربّ سے تین چیزیں طلب کی ہیں جن میں سے دو اُس (ربّ) نے مجھے عطا کر دیں اور ایک عطا نہیں کی۔ میں نے اپنے ربّ سے دُعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ان عذابوں سے ہلاک نہ کرنا جن سے پچھلی اُمتوں کو ہلاک کیا گیا۔ یہ دُعا قبول ہوئی۔ پھر میں نے دُعا فرمائی کہ ہم پر غیر دُشمن مسلط نہ کرنا یہ بھی قبول کر لی۔ پھر میں نے دُعا کی کہ ہم میں پھوٹ نہ ڈالے اور ہم باہم گروہوں میں منقسم نہ ہو جائیں لیکن یہ دُعا قبول نہیں کی گئی۔

بَابُ ٩٧٨ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَآئِشَةَ فِيْ اِحْيَآءِ اللَّيْلِ

باب: سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی) رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان

١٦٤٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا كَانَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اَحْيٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

١٦٤٢: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خود بھی رات بھر جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ نیز تہ بند مضبوط باندھتے۔

۱۶۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَ كَانَ لِیْ اَخًا وَصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِیْ مَا حَدَّثَتْكَ بِهٖ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِیْ اٰخِرَهٗ۔

۱۶۴۳: حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعمرو مجھے وہ باتیں بتائیں جو اُم المؤمنین (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان کی ہیں۔ کہنے لگے: اُمّ المؤمنین نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصہ میں آرام فرماتے اور آخری حصہ میں جاگتے تھے۔

۱۶۴۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

۱۶۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں پورا قرآنِ پاک پڑھا ہو یا کبھی پوری رات صبح تک جاگتے رہے ہوں یا کبھی رمضان کے علاوہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے رہے ہوں۔

۱۶۴۵: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَلٰكِنَّ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

۱۶۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: فلاں ہے اور یہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا بات ہوئی؟ تم لوگوں کو چاہیے کہ اتنا ہی عمل کیا کرو جتنی تم میں ہمت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہیں تھکے گا لیکن تم لوگ ہی تھک جاؤ گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہوا جائے۔ (ہمیشگی اختیار کی جائے)

۱۶۴۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

۱۶۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ رسّی کیوں باندھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: زینب کے لیے باندھی گئی ہے۔ وہ نماز پڑھتے ہوئے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول دو اور جب تک بدن میں چستی ہو نماز ادا کیا کرو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جایا کرو۔

۱۶۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

۱۶۴۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ

وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَقُوْمُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر ورم آ گئے۔ چنانچہ عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ (لغزشیں) معاف فرما دی ہیں۔ (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت میں اتنی مشقت کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں اُس (ربّ ذوالجلال والاکرام) کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

۱۶۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

۱۶۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ (طویل قیام کی وجہ سے ایسا ہوتا)

بَابٌ ۹۷۹ كَيْفَ يَفْعَلُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اِخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نماز کے لئے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس سلسلے میں راویانِ حدیث کا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں اختلاف کا بیان

۱۶۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَ اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو طویل نماز پڑھتے۔ اِس لیے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز (تہجد) ادا فرماتے اور کبھی بیٹھ کر۔ چنانچہ اگر کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۱۶۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دوران بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے اور جب تیس چالیس آیات باقی رہ

يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ قَدْرَ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد دوسری رکعت میں بھی بعینہٖ یہی عمل دُہراتے۔

۱۶۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسًا يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۶۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک زیادہ نہیں ہوگئی۔ چنانچہ عمر زیادہ ہو جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور جب تیس چالیس آیاتِ مبارکہ رہ جاتیں تو کھڑا ہو جاتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

۱۶۵۳: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً۔

۱۶۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ (دورانِ نوافل) اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو اتنی دیر پہلے ہی کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

۱۶۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاكَ قُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ اَجَلْ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى حَاجَتِهٖ وَاِلٰى طَهُوْرِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَآءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ

۱۶۵۴: حضرت سعید بن ہشام بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں: اللہ تمہارے والد پر رحم کرے۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتایئے۔ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ اس طرح کرتے تھے اُس طرح کرتے تھے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگیں: رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ کر آرام فرماتے اور آدھی رات کے وقت قضائے حاجت اور وضو وغیرہ کے لیے اُٹھتے۔ پھر وضو کر کے مسجد تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات میں رکوع، سجود اور قرأت برابر برابر ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے، پھر (دائیں) کروٹ پر لیٹ جاتے۔ پھر

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَآءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِيْ وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَوَلَمْ يُغْفِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهٖ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى طَهُوْرِهٖ وَاِلٰى حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ سِتَّ رَكْعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَآءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا اَغْفٰى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَمْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ وَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جانے کے بعد' کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی میں انہی سوچوں میں غرق ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بھی ہیں یا نہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ آ جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ چنانچہ عمر مبارک کے زیادہ ہونے تک آپ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے۔ لیکن جب عمر زیادہ ہوگئی اور جسم ذرا فربہ ہوگیا (عائشہؓ نے نبیؐ کے فربہ ہو جانے کی کیفیت جیسے اللہ کو منظور تھا بیان فرمائی) تو آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بستر پر تشریف لے جاتے اور آدھی رات تک سوتے۔ پھر اُٹھ کر طہارت اور قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وضو کرتے اور مسجد جا کر چھ رکعت نماز پڑھتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات کی قرأت' رکوع اور سجدے برابر برابر ہی ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنے کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اسکے بعد کبھی آپؐ کی آنکھ لگ جانے کے بعد' کبھی آنکھ لگنے سے پہلے اور کبھی میں انہیں سوچ میں گم ہوتی کہ آپؐ ابھی سوئے ہیں یا نہیں کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کیلئے جگانے آ جاتے۔ پھر فرمایا: رسول اللہؐ ہمیشہ اسی طریقہ پر نماز ادا فرماتے رہے۔

بَابُ ۹۸۰ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

باب: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کے بیان میں

۱۶۵۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا خَالَفَهٗ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ۔

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور وفات کے قریب فرض نماز کے علاوہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ عمل بہت پسندیدہ ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے' اگرچہ قلیل ہو۔

۱۶۵۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

۱۶۵۶: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ البتہ

قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ خَالَفَهٗ شُعْبَةُ وَ سُفْيَانُ وَ قَالَا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ۔

فرض نماز کھڑے ہوکر ہی ادا فرماتے۔

۱۶۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمَهٗ وَاِنْ قَلَّ۔

۱۶۵۷: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت محبوب ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ وہ قلیل ہی ہو۔

۱۶۵۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ خَالَفَهٗ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ فَرَوَاهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۶۵۸: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت تک وفات نہ ہوئی جب تک فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں (نفل) بیٹھ کر نہیں پڑھنے لگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ (مقدار میں وہ) کم ہو۔

۱۶۵۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّىْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۶۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۶۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْجَرِيْرِىُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدُ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ۔

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جب تم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بوجھ ڈال کر) بوڑھا کر دیا۔

۱۶۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّىْ قَاعِدًا يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

۱۶۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وفات سے ایک سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا فرمانے لگے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سورت کی اتنی ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہوتی جاتی تھی۔

بَابُ ٩٨١ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

١٦٦٢: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِیْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَ اَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ۔

باب: نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بیٹھ کر (نماز) پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

١٦٦٢: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ صحیح ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

بَابُ ٩٨٢ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّآئِمِ

١٦٦٣: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِیْ يُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَآئِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَآئِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

باب: نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی لیٹ کر پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

١٦٦٣: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق حکم پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔ پھر بیٹھنے والے کو اس سے نصف اور لیٹ کر پڑھنے والے کو اس سے (بھی) نصف اَجر ملتا ہے۔

بَابُ ٩٨٣ كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

١٦٦٤: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ حَفْصٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مُتَرَبِّعًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَبِیْ دَاوُدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَا اَحْسِبُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا خَطَاً وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

١٦٦٤: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آلتی پالتی مارے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ابوداؤد کے علاوہ بھی کسی نے یہ حدیث نقل کی ہو۔ وہ ثقہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ حدیث غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۹۸۴ كَيْفَ الْقِرَآءَةُ بِاللَّيْلِ

۱۶۶۵: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَآءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ۔

اب: رات کوقرأت کا طریقہ

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کوکس طریقہ پرقرأت فرمایا کرتے تھے؟ جہری یا سری۔ (باآوازِ بلند یا بغیرآواز) فرمانے لگیں: دونوں ہی طرح کیا کرتے تھے۔ کبھی بلندآواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے۔

بَابُ ۹۸۵ فَضْلِ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

۱۶۶۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِی ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

باب: آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان

۱۶۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص بلندآواز سے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابُ ۹۸۶ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ

۱۶۶۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّیْ بِهَا فِیْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا

باب: نمازِ تہجد میں قیام، رکوع، سجود، بعد از سجدہ بیٹھنا اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کے بیان میں

۱۶۶۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ شروع کی تو میں نے سوچا کہ سوآیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے اس سے (سوآیات سے) آگے تلاوت شروع کی تو میں نے گمان کیا شاید پوری سورت (سورۂ بقرہ) پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ نے اس کے بعد سورۂ نساء کی تلاوت کی اور بعد میں سورۂ آلِ عمران بھی پڑھ ڈالی۔ دورانِ قرأت آپ

ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَ اِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ رُكُوْعِهِ۔

ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے اور جب کوئی تسبیح کی آیات آتی تو تسبیح کرتے' جب کوئی سوال کی آیت آتی تو سوال کرتے اور جب کوئی پناہ مانگنے کی آیت آتی تو اللہ جل جلالہٗ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور اس میں سبحان ربی العظیم پڑھا۔ آپ ﷺ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہی تھا۔ پھر سر اُٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور تقریباً رکوع کے برابر قیام کیا پھر سجدے میں گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہوئے تقریباً رکوع کے برابر سجدے کیے۔

۱۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلّٰى اِلَّا اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ حَتّٰى جَآءَ بِلَالٌ اِلَى الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدِىْ مُرْسَلٌ وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ لَا اَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا وَغَيْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

۱۶۶۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا۔ پھر بیٹھے تو بھی قیام کے برابر ہی بیٹھے اور ''ربّ اغفرلی''، ''ربّ اغفرلی'' پڑھتے رہے۔ پھر سجدہ بھی قیام کے برابر ہی کیا اور اس میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ابھی چار رکعات ہی ادا فرمائیں گے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز کے لیے بلانے آ گئے۔

بَابُ ۹۸۷ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟

۱۶۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا

۱۶۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہی ہے۔

الْحَدِيْثُ عِنْدِیْ خَطَأٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۱۶۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوٗسَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔

۱۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں اس چیز کا اندیشہ ہو کہ صبح ہونے والی ہی تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَسْاَلُ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

۱۶۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی کو) رات کی نماز کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات پڑھا کرو لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو تو ایک رکعت وتر ہی ادا کرلیا کرو۔

۱۶۷۳: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ہی پڑھ لیا کرے۔

۱۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور اگر تمہیں گمان ہو کہ صبح ہو جائے گی تو ایک رکعت وتر (ہی) پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَ حُمَيْدَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کی نماز کا طریقہ بیان فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت بھی ادا کر سکتے ہو۔

بَابُ ۹۸۸ اَلْاَمْرِ بِالْوِتْرِ

باب: وتر پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۶۷۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ۔

۱۶۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: اے اہلِ قرآن وتر پڑھا کرو۔ کیونکہ اللہ بھی وتر (طاق) ہے لہٰذا وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۷۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض (نماز) نہیں ہے بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

بَابُ ۹۸۹ اَلْحِثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۶۸۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي شِمْرٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى۔

۱۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: (۱) وتر پڑھنے کے بعد سونا۔ (۲) ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ اور (۳) فجر کی دو سنتیں (ضرور) پڑھنا۔

۱۶۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۱۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھنا' فجر کی دو سنتیں پڑھنا اور ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

بَابُ ۹۹۰ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

باب: ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۱۶۸۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا اَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَاَمْسٰى بِنَا وَ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَ اَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدٍ بِاَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ اَوْتِرْ بِهِمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

۱۶۸۲: حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں کہ طلق بن علی ایک مرتبہ رمضان میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو شام تک وہیں رہے۔ رات کی نماز پڑھی اور وتر ادا کرنے کے بعد ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں بھی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی لیکن جب وتر پڑھنے کی باری آئی تو دوسرے شخص کو آگے کر دیا اور کہا کہ وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

بَابُ ۹۹۱ وَقْتِ الْوِتْرِ

باب: وتر کے وقت کا بیان

۱۶۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ

۱۶۸۳: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے' پھر اُٹھتے اور سحری کے وقت وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر آ جاتے اور اگر خواہش ہوتی تو زوجہ محترمہ کے پاس جاتے۔ پھر جب

اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَ اِلَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

اذان سنتے تو فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے اور اگر غسل کرنا ہوتا تو غسل کرتے ورنہ وضو کرنے کے بعد نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔

۱۶۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

۱۶۸۴: حضرت مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے' آخری حصے اور درمیانی حصے سب وقتوں میں وتر پڑھے۔ نیز آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری (کے قریب کا) وقت ہوتا تھا۔

۱۶۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

۱۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے اُسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ نبی ﷺ (ہمیں) یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۲ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوَقِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: صبح ہونے سے قبل وتر ادا کرلیا کرو۔

۱۶۸۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمٰعِيْلَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۶۸۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: وتر فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ۹۹۳ الْوِتْرِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ فَجَآءَ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۸۸: ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے کہ جماعت کیلئے اقامت ہوئی تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے میں وتر پڑھ رہا تھا۔ اسکے علاوہ فرمایا کہ ایک مرتبہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اقامت کے بعد بھی جائز ہے۔ پھر رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

اللہؐ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ نبیؐ فجر کی نماز کے وقت اُٹھ نہ سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ پھر آپؐ نے نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۹۴ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۶۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۶۹۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۶۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اُونٹ پر وتر پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (وتر پڑھا) کیا کرتے تھے۔

۱۶۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

۱۶۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ پر (سوار ہوکر) وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۵ كَمِ الْوِتْرُ

باب: رکعاتِ وتر کا بیان

۱۶۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۳: مذکورہ سند سے بھی گزشتہ حدیث ہی نقل کی گئی ہے۔

۱۶۹۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ

۱۶۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور وتر رات کے آخری حصے میں (صرف)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

ایک رکعت ہی ہے۔

بَابُ ۹۹۶ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

باب: ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقے کا بیان

۱۶۹۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

۱۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور اگر تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح وہ سب رکعات وتر (طاق) بن جائیں گی۔

۱۶۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

۱۶۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

۱۶۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو فجر طلوع ہو جانے (صبح ہو جانے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر پوری نماز کو وتر (طاق) کر لے۔

۱۶۹۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔ (تاکہ باقی نماز طاق ہو جائے)۔

۱۶۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ

۱۶۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے اور ان میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ آرام فرمایا کرتے۔

بَابُ ۹۹۷ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

باب: تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۱۷۰۰: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے اور ان کی حسن اور طوالت کے متعلق بھی مت پوچھو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتیں پڑھتے۔ (تین وتر کی) پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دِل نہیں سوتا۔

۱۷۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۸ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

باب: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق حدیث میں اختلافِ راویان

۱۷۰۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۷۰۲: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص تلاوت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فِرَاغِهٖ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

فرماتے پھر رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے اور آخری مرتبہ ذرا کھینچ کر کہتے۔

۱۷۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۰۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔

۱۷۰۴: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھا کرتے اور آخر میں ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے نیز سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ کلمات ادا فرماتے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

بَابُ ۹۹۹ اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِيْ اِسْحٰقَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

باب: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں راویانِ حدیث کا اختلاف

۱۷۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ

۱۷۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات ادا فرماتے۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

اللّٰهُ اَحَدٌ اَوْ قَفَهُ زُهَيْرٌ۔

۱۷۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے اور ان میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

بَابُ ٠٠٠ اِذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْوِتْرِ

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت حبیب بن ابی ثابت سے مروی روایت کے متعلق اختلاف

۱۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے' مسواک کی اور دو رکعات پڑھ کر پھر سو گئے۔ پھر اُٹھے مسواک کی' وضو کیا اور دو' دو کر کے چھ رکعات پڑھیں۔ پھر تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفْخَهٗ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ فَاسْتَاكَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

۱۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فرمایا میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے وضو کیا اور مسواک کی۔ اس دوران یہ آیت پڑھتے رہے: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور دوبارہ سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر اُٹھ کر وضو کیا' مسواک کی اور دو رکعات پڑھنے کے بعد پھر سو گئے۔ پھر اُٹھ کر وضو کیا' مسواک کی اور دو' دو رکعات پڑھنے کے بعد وتر کی تین رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَخْلَدٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقَظَ

۱۷۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور مسواک کی پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۱۷۱۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَّيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ خَالَفَهٗ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعات نماز ادا فرماتے پھر وتر کی تین رکعات پڑھتے۔ پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔ حبیب کی اس روایت میں عمرو بن مرہ نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے یحییٰ بن جزار سے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهٗ عَمَارَةُ ابْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۷۱۱: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب عمر رسیدہ اور ضعیف ہوگئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔ اس روایت میں عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے مخالفت کی ہے۔ چنانچہ وہ یحییٰ بن جزار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا اَسَنَّ وَثَقُلَ صَلّٰى سَبْعًا۔

۱۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور جسم ذرا فربہ ہوگیا تو سات رکعات ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ۱۰۰۱ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فِي الْوِتْرِ

باب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق زہری پر اختلاف کا بیان

۱۷۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ضُبَارَةُ بْنُ اَبِي السَّلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ ...... بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۳: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہے جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے، جس کا جی چاہے پانچ رکعات ادا فرمائے، جس کا جی چاہے تین رکعات ادا فرمائے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات ادا فرمائے۔

۱۷۱۴: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۴: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہیں' جس کسی کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے (صرف) ایک رکعت پڑھ لیا کرے۔

۱۷۱۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِى الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مُعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسِ رَكْعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۷۱۵: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: وتر حق ہے۔ جو پانچ رکعات پڑھنا چاہے وہ پانچ رکعات پڑھے' جو تین رکعات پڑھنا چاہے وہ تین رکعات پڑھے اور جو ایک رکعات پڑھنا چاہے وہ ایک رکعات پڑھے۔

۱۷۱۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْمَا اِيْمَآءً۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے اشارہ پر اکتفا کرے۔

بَابُ ۱۰۰۲ كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَّذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِىْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

باب: پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۱۷۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَ بِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

۱۷۱۷: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان نہ سلام پھیرتے اور نہ کسی سے گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

۱۷۱۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

۱۷۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهٗ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيْتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهٗ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ۔

۱۷۱۹: حضرت مقسم فرماتے ہیں کہ وتر کی سات رکعات ہیں اور پانچ سے کم نہیں۔ حکم کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی تو انہوں نے پوچھا کہ مقسم نے یہ کس سے سنا ہے؟ میں نے کہا: مجھے علم نہیں۔ پھر میں حج کو گیا تو وہاں مقسم سے ملاقات ہوگئی۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے؟ فرمایا: ثقہ سے سنا ہے۔ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۱۷۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

۱۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعت پڑھتے اور صرف آخری رکعت میں بیٹھا کرتے۔

بَابُ ۱۰۰۳ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعت پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ خَالَفَهٗ هِشَامٌ الدَّ سْتَوَائِيُّ۔

۱۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوئی اور گوشت بڑھ گیا (فربہ ہوگئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعات ادا فرماتے۔ بیٹے! اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ نیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز (پڑھنا) شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہوتی کہ اس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْ تَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَ يَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا

۱۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نو رکعات پڑھتے تو صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور حمد بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے اور دُعا کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔ سلام نہ پھیرتے۔ پھر نویں رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ کر (دوبارہ) اللہ کا ذکر فرماتے' دُعا کرتے اور اتنی (اُونچی) آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں سنائی دیتا۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور ضعیف ہوگئے تو وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے ان میں چھٹی

كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

بَابُ ۱۰۰۴ كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

۱۷۲۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

۱۷۲۴: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا اَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا اَخْبَرَنَا اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَآئِشَةُ فَاَتَيْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَاَلْنَاهَا فَقُلْتُ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ

رکعت میں بیٹھنے کے بعد سلام پھیرنے کے بجائے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔

باب: نو رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا تو آپ ﷺ کو اُٹھا دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے وضو کرتے اور اس طرح نو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ پھر رسول اللہ پر درود بھیجتے‘ پھر دُعا کرتے لیکن سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھ کر دوبارہ بیٹھ جاتے‘ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور درود اور دُعا کرنے کے بعد اتنی آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں آواز سنائی دیتی۔ پھر بیٹھ کو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۲۴: حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ جب سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو بیان کیا کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ہستی کے متعلق نہ بتاؤں جو اس کرۂ ارض پر موجود سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے وتر (رات کی نماز) سے واقف ہے؟ میں نے پوچھا: کون؟ فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چنانچہ ہم اُن کے پاس گئے‘ اُنہیں سلام کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا تو میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا‘ آپ ﷺ کو (نیند سے) اُٹھا دیتا۔ پھر آپ ﷺ مسواک کر کے وضو

رَكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ اِلاَّ فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّيْ التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعًا اَیْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا۔

کرتے اور اس طرح نو رکعات پڑھتے کہ آٹھویں رکعات میں ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے' اُس کی حمد وثناء بیان کرتے اور دُعا کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے' سلام نہ پھیرتے' پھر نویں رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ بیٹھتے اور اس مرتبہ بھی اللہ کی تعریف بیان کرتے' اُس کا ذکر کرتے اور دُعا کرنے کے بعد اتنی (بلند) آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں (آواز) سنائی دیتی۔ پھر بیٹھ کر ہی دو رکعات پڑھتے۔ بیٹے! اس طرح یہ کُل گیارہ رکعات ہوئیں لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور گوشت بڑھ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور سلام پھیر دیتے۔ اس طرح بیٹے یہ کُل نو رکعات ہوئیں۔ نیز آپ نماز شروع کرتے تو آپ کی خواہش یہی ہوتی کہ اُس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهَا تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھتے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا فرماتے لیکن عمر زیادہ ہو جانے کے بعد سات رکعات پڑھنے لگے۔ ان کے بعد دو رکعات بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۷۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھا کرتے تھے' پھر دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۷۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْنِیْ مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

۱۷۲۷: حضرت سعد بن ہشام سے منقول ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو (اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعات پڑھنے کے بعد نویں رکعت سے ان آٹھ رکعات کو طاق بنا دیا کرتے تھے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا

وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُخْتَصَرٌ۔

فرمایا کرتے۔

۱۷۲۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ اُرَاهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

۱۷۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۵ كَيْفَ الْوِتْرُ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: وتر کی گیارہ رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

۱۷۲۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعات ادا فرماتے جن میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی تھی۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۶ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان

۱۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ۔

۱۷۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) وتر کی تیرہ رکعات ادا فرمایا کرتے تھے لیکن جب بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو گئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔

بَابُ ۱۰۰۷ الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اَوْتَرَ بِهَا فَقَرَاَ فِيْهَا بِمِائَةِ اٰيَةٍ مِّنَ النِّسَآءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَاَنَا اَقْرَاُ بِمَا قَرَاَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۱: حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ عشاء کی دو رکعات پڑھیں اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۂ نساء کی ایک سو آیات تلاوت کیں۔ پھر فرمایا: میں نے اس میں کوتاہی نہیں برتی کہ میں وہیں قدم رکھوں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھے تھے اور وہی پڑھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔ (یعنی نقش قدم پر چلنے کی ہر ممکن سعی کی)۔

بَابُ ۱۰۰۸ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَشْكَابٍ النَّسَائِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ

۱۷۳۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور

حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے۔

۱۷۳۳: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَیْدٍ وَّ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنُ بْنَ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ سْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَالَفَهُمَا حُصَیْنٌ فَرَوَاهُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ نُمَیْرٍ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۳۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۹ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی شُعْبَةَ فِیْهِ

باب: مندرجہ بالا حدیث میں شعبہ کے متعلق اختلافِ راویان

۱۷۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔

۱۷۳۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے اور سلام کے بعد تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے ہوئے آخری مرتبہ آواز کو (ذرا) بلند کیا کرتے۔

۱۷۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ وَزُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

۱۷۳۶: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے پھر سلام پھیرنے کے بعد: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین مرتبہ کہتے اور تیسری دفعہ آواز کو ذرا اُونچا کرتے۔

۱۷۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا طَوَّلَ فِی الثَّالِثَةِ وَرَوَاهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

۱۷۳۷: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری مرتبہ (نسبتاً) کھینچ کر ادا فرماتے۔

۱۷۳۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

۱۷۳۸: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۷۳۹: ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر پڑھتے تو اس میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرماتے۔ پھر نماز پڑھ لینے کے بعد تین دفعہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

بَاب ۱۰۱۰ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

باب: حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق اختلاف کا بیان

۱۷۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۴۰: ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى مُرْسَلٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ السَّآئِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ۔

۱۷۴۱: مذکورہ سند سے بھی یہی حدیث (۱۷۴۰) کی طرح منقول کی گئی ہے۔

۱۷۴۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۴۲: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۱۱ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے اختلاف کا بیان

۱۷۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔

۱۷۴۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

۱۷۴۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۷۴۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا افَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا وَيَمُدُّ فِى الثَّالِثَةِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔ نیز تیسری دفعہ پڑھتے ہوئے آواز کو ذرا (نسبتا) اُونچا کرتے۔

۱۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

۱۷۴۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ۔

۱۷۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔

۱۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

۱۷۴۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو کسی شخص نے سورۂ اعلیٰ پڑھی۔ (دورانِ نماز ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: سورۂ اعلیٰ کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ مجھ سے قرآن کو چھینا جا رہا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۲ الدُّعَاءِ فِى الْوِتْرِ

باب: وتر میں دُعا کا بیان

۱۷۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ

۱۷۴۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں قنوت کے لیے چند کلمات سکھائے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ ...... ''اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے

أَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

جنہیں تو نے ہدایت بخشی' مجھے اُن لوگوں کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی' میری ان لوگوں کے ساتھ نگہبانی فرما جن کو تو نے نگہبانی عطا کی' مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے' مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے نہ کہ تجھ پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جس کے ساتھ تو دوستی کرلے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور تو بڑا بابرکت اور عظیم تر ہے۔''

۱۷۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ۔

۱۷۴۹: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لیے مندرجہ بالا دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ۔

۱۷۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

۱۷۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ یعنی: ''اے اللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضا کی' تیرے عذاب سے تیری عافیت کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثنا بیان نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔''

بَابُ ۱۰۱۳ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں بوقت دعائے قنوت ہاتھ نہ اُٹھانا

۱۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

۱۷۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے

فِیْ شَیْ ءٍ مِنْ دُعَائِهٖ اِلاَّ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

خود یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماعت کی ہے؟ فرمایا: ہاں! سبحان اللہ میں کہہ تو رہا ہوں کہ (ہاں) سنی ہے۔ اس پر شعبہ بھی کہنے لگے: سبحان اللہ!

بَابُ ۱۰۱۴ قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

۱۷۵۲: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَیْثٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ بِاللَّیْلِ سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَیَسْجُدُ قَدْرَمَا یَقْرَأُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ آیَةً۔

باب: وتر کے بعد سجدہ کی طوالت کا بیان

۱۷۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد فجر کی نماز تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور یہ فجر کی دوسنتوں کے علاوہ ہوتی تھیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تک کی تلاوت کرسکتا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۵ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

۱۷۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا

۱۷۵۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ بلند آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیْ وَعَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ خَالَفَهُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فَرَوَاهُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدٍ۔

۱۷۵۴: مذکورہ سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

۱۷۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ

۱۷۵۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ نُعَیْمٍ اَثْبَتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدٍ وَمِنْ قَاسِمِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَثْبَتُ اَصْحَابِ سُفْیَانَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ ثُمَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَکِیْعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثُمَّ اَبُوْ نُعَیْمٍ ثُمَّ الْاَسْوَدُ فِی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوَاهُ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَیْدٍ فَقَالَ یَمُدُّ صَوْتَهٗ فِی الثَّالِثَةِ وَیَرْفَعُ۔

اور سورۂ اخلاص تلاوت فرماتے اور جب اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین دفعہ اُونچی آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۶: اَخْبَرَنَا حَرَمِیُّ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَیْدًا یُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَمُدُّ صَوْتَهٗ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ یَرْفَعُ۔

۱۷۵۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے: سورہ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔ جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ: سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کھینچ کو ذرا اُونچی کرتے۔

۱۷۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَااَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَرْسَلَهٗ هِشَامٌ۔

۱۷۵۷: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے۔

۱۷۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِی عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۷۵۸: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں اور پھر آگے باقی حدیث روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ١٠١٦ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَ بَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

١٧٥٩: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِيْهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

باب: وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل پڑھنا جائز ہے

١٧٥٩: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے جن میں سے نو رکعات کھڑے ہو کر پڑھتے وتر بھی انہی میں ہوتا۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور جب ان رکعتوں میں رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرتے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی سی رکعات ادا فرماتے۔

بَابُ ١٠١٧ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

١٧٦٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَامَّةُ اَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَذْكُرُوا مَسْرُوْقًا۔

اباب: فجر کی سنتوں کی حفاظت کا بیان

١٧٦٠: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل کی دو رکعات اور ظہر سے پہلے کی چار رکعات میں کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے۔

١٧٦١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ عِنْدَنَا وَحَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ خَطَاٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

١٧٦١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار اور فجر سے پہلے کی دو رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۷۶۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۱۸ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات کا وقت

۱۷۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۷۶۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

۱۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۶۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی روشنی نظر آنے پر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۱۹ الْاِضْطِجَاعِ

باب: فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

۱۷۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

۱۷۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر سکوت اختیار کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہلکی سی دو رکعات ادا فرماتے۔ یہ دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے اور فجر کے طلوع ہونے کے بعد ہوتیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے۔

بَابُ ۱۰۲۰ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

باب: جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر چھوڑ دے

۱۷۶۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

۱۷۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: فلانے کی طرح مت ہو جاؤ جو پہلے رات کو

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۱۷۶۷: اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ يَا عَبْدَاللّٰهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

۱۷۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ فلاں کی طرح مت کرنا جو پہلے رات کو عبادت کیا کرتا تھا لیکن بعد میں ترک کردی۔

بَابُ ۱۰۲۱ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ

باب: فجر کی رکعات کا وقت

۱۷۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۷۶۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت انتہائی خفیف (ہلکی) پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۶۹: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدَنَا خَطَأٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۷۶۹: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۷۷۰: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۱: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۷۷۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يَعْنِی ابْنَ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ يَحْيٰی بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۲: اس سند سے بھی پہلے والی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۷۷۳: اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُهْضَمٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حَفْصَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۷۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز (فرض) سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ يَحْيٰی بْنِ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے دو سجدے کرتے۔ (یعنی دو رکعات ادا فرماتے)

۱۷۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۷۷۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔

۱۷۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

۱۷۷۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

۱۷۷۷: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

۱۷۷۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

۱۷۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَیْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

۱۷۷۹: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی پھلکی دو رکعات کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ اِلَی الصَّلَاةِ وَرَوَی سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ۔

۱۷۸۰: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جا چکی ہوتی تو نماز کے لیے (فرض نماز) جانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا یَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

۱۷۸۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے اور فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ۔

۱۷۸۲: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی روشنی کا احساس ہوتا تو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۸۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

۱۷۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

کرتے تھے۔

۱۷۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاَقَامَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۸۴: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعات پڑھتے' پھر وتر پڑھتے' پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور رکوع کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ پھر فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۱۷۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں اذان سننے کے بعد پڑھتے اور انہیں خفیف پڑھا کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔

۱۷۸۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ۔

۱۷۸۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شریح حضرمی کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ قرآنِ پاک کا توسد (تکیہ) نہیں کرتا۔

بَابُ ۱۰۲۲ مَنْ كَانَ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

باب: کوئی روز تہجد پڑھتا ہو لیکن غلبہ نیند کی وجہ سے کبھی نہ پڑھ سکے

۱۷۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيٌّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ۔

۱۷۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت نماز ادا کرتا ہو (نوافل اور تہجد) پھر وہ شخص نیند آنے کی وجہ سے (کسی روز) نہ پڑھ سکے تو اللہ عزوجل اس شخص کو نماز کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اس شخص کا سونا اور آرام کرنا صدقہ بن جائے گا۔

بَابُ ۱۰۲۳ اسْمِ الرَّجُلِ الرَّضِيِّ

۱۷۸۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهُ اَجْرَ صَلَاتِهِ۔

۱۷۸۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

بَابُ ۱۰۲۴ مَنْ اَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

۱۷۹۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ سُفْيَانُ۔

۱۷۹۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا۔

بَابُ ۱۰۲۵ كَمْ يُصَلِّي

باب: رضی (نامی شخص) کے متعلق

۱۷۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی شخص رات میں نماز پڑھتا ہو پھر وہ شخص سو جائے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ عمل صدقہ ہوگا خداوند تعالیٰ کا اور اس شخص کے واسطے ثواب کا اجر وثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا پھراسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے مندرجہ بالا روایت میں مذکور ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا اس روایت کو اسناد میں ایک راوی ابوجعفر رازی ہے جو کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں قوی نہیں ہے۔

باب: کوئی شخص اپنے بستر پر رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آیا لیکن نیند آگئی اور بیدار نہ ہو سکا

۱۷۹۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنے بستر پر آئے (سونے کی نیت سے) لیکن وہ شخص رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آئے اور نماز پڑھنے کی نیت سے آئے پھر اس شخص کو نیند آ جائے صبح کے وقت تک تو اس شخص کی نیت کا اجر وثواب ہوگا اور اس شخص کا سونا ایک صدقہ ہوگا اسکے پروردگار کی جانب سے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حبیب بن ابی ثابت کی حضرت سفیان ثوری راوی نے مخالفت کی ہے۔

۱۷۹۱: مذکورہ سند سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے۔

باب: اگر کوئی شخص نیند یا مرض کی وجہ سے رات میں

مَنْ نَّامَ عَنْ صَلٰوةٍ اَوْ مَنَعَهٗ وَجَعٌ

۱۷۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

بَابُ ۱۰۲۶ مَتٰى يَقْضِىْ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ

۱۷۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِالْقَارِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۷۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِىِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ قَالَ جُزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۷۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِىِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهٗ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَوْقُوْفًا۔

نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر رکعت ادا کرے؟

۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا مرض کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں بارہ رکعات پڑھتے تھے۔

باب: جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟

۱۷۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں اپنا وظیفہ کا کچھ حصہ یا پورا وظیفہ نہ پڑھ سکے اور اس طریقہ سے وہ شخص سو جائے پھر نماز فجر سے لے کر ظہر کے وقت تک اس کو پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات میں ہی پڑھ لیا یعنی اس شخص کے واسطے اس طرح کا اجر وثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۹۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصہ سے سو جائے پھر اس شخص کو نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات ہی میں پڑھ لیا (یعنی رات میں وہ وظیفہ وغیرہ پڑھنے جیسا اس کو ثواب ملے گا۔)

۱۷۹۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل فرمائی اور فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور پھر وہ شخص سورج کے زوال سے وقت ظہر تک اس کو ادا کر لے تو گویا کہ وہ وظیفہ وغیرہ قضا ہی نہ ہوا یا اس نے وظیفہ پا لیا۔

۱۷۹۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ۔

۱۷۹۶: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ قضا ہو جائے پھر اس کو نماز ظہر سے قبل پڑھ لے تو (اس عمل کا ثواب) رات کی نماز کے برابر ہوگا۔

بَابُ ۱۰۲۷ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ

باب: نمازِ فرض کے علاوہ رات‘ دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث

۱۷۹۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَتَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۷۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعات پڑھے تو اللہ عزوجل اس شخص کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعت نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۷۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۷۹۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث جیسی ہے۔

۱۷۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهٖ وَلَيْلَةٍ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۷۹۹: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جو شخص ہر دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بناتے ہیں۔

١٨٠٠: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

١٨٠٠: حضرت ابن جریج ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم نمازِ جمعہ سے قبل بارہ رکعات پڑھتے ہو اس سلسلہ میں تم نے کیا بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اُمِ حبیبہ ؓ نے عنبسہ بن ابی سفیان سے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بارہ رکعات رات اور دن میں پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس شخص کے واسطے جنت میں ایک مکان بنا دے گا۔

١٨٠١: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنْبَسَةَ۔

١٨٠١: حضرت اُمِ حبیبہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دن میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے اللہ عزوجل اُس کے لیے جنت میں ایک گھر مقرر فرما دیتے ہیں۔

١٨٠٢: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ خَالَفَهُمْ أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ۔

١٨٠٢: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت مقام طائف میں پہنچا تو حضرت عنبسہ بن ابی سفیان کو موت کے عالم میں پایا اور میں نے دیکھا کہ (موت کی سختی کی وجہ سے) وہ بےقراری کے عالم میں ہیں۔ میں نے کہا کہ تم تو بھلے آدمی ہو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میری بہن حضرت اُمِ حبیبہ ؓ نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یا رات میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنا دے گا۔

١٨٠٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَا أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

١٨٠٣: حضرت اُمِ حبیبہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات اس کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل تو اللہ عزوجل اسکے واسطے جنت میں ایک مکان تعمیر کریگا۔

١٨٠٤: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ

١٨٠٤: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّاهُنَّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بارہ رکعات ہیں جو شخص ان کو پڑھے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا' چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات عصر کی نماز سے قبل اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ ابْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۰۵: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی بارہ رکعات پڑھے تو اس کے واسطے (اللہ عزوجل) جنت میں ایک مکان بنا دے گا (وہ رکعت اس طرح ہیں) چار رکعات ظہر سے قبل اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے قبل اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ أَخِي أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۸۰۶: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

بَابُ ۱۰۲۸ الْاِخْتِلَافِ عَلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

اسمٰعیل بن ابی خالد کی بابت اختلاف کا بیان

۱۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ

۱۸۰۷: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جس آدمی نے رات اور دن میں بارہ رکعات پڑھیں

بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۸: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے رات اور دن میں بارہ رکعت ادا کی علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

۱۸۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكْوَانَ۔

۱۸۰۹: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات ادا کرے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۰: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۱۸۱۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۱: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۲: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

۱۸۱۳: اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَمُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيفٌ هُوَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ سِوَى هٰذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ۔

۱۸۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا علاوہ فرض کے اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔

۱۸۱۵: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

۱۸۱۵: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ تڑپ رہے تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ (یعنی ان کو تسلی دی) انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے۔ اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عزوجل دوزخ پر اس کا گوشت حرام فرما دے گا۔ چنانچہ جب سے میں نے یہ بات سنی تو اس وقت سے میں نے ان رکعت کو نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ

۱۸۱۶: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں کہ ان کے حبیب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جو بندہ مسلمان چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے گا تو کبھی دوزخ کی آگ خدا نے چاہا اس کو نہیں لگے گی۔

فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۱۷: أَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسَى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۷: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عزوجل اس کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔

۱۸۱۸: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيْدٌ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَقَرَّ بِذَالِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَاِذَا حَدَّثَنَا بِهٖ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَيْئًا۔

۱۸۱۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنُ مُوْسٰى يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ اَخَذَهُ اَمْرٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۹: حضرت محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ جس وقت ان کی وفات کا وقت نزدیک آ گیا تو ان کو بہت زیادہ بے قراری ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز ظہر سے قبل کی نماز کی (پابندی سے) حفاظت کرے اور اسی طرح سے نماز ظہر کے بعد کی چار رکعات کی حفاظت کرے تو خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کردے گا۔

۱۸۲۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَيْبِيُّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔

۱۸۲۰: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

(۲۱)

کِتَابُ الْجَنَائِز

جنائز کے متعلق احادیث

بَابُ ۱۰۲۹ تَمَنِّي الْمَوْتِ

۱۸۲۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

۱۸۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَعِيْشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

۱۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

باب: موت کی خواہش سے متعلق احادیث

۱۸۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر آدمی نیک ہے تو شاید وہ شخص زیادہ نیکی کرے (یعنی اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے) اور اگر وہ شخص برا آدمی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص برائی سے توبہ کرلے (بہرحال اس شخص کے واسطے زندہ رہنا بہتر ہے)۔

۱۸۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک آدمی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص نیک عمل کرے اور زیادہ بھلائی کے کام کرے اور اگر گنہگار ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص گناہ سے توبہ کرے۔

۱۸۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یاس آفت و مصیبت کی وجہ سے جو کہ اس شخص کو دنیا میں پہنچی لیکن اس طریقہ سے کہے کہ اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

۱۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ ح وَأَنْبَأَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یا س آفت ومصیبت کی وجہ سے اگر موت کی تمنا کرنی ہی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

بَابُ ۱۰۳۰ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ

باب: موت کی دُعا مانگنے سے متعلق

۱۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے کے واسطے دُعا نہ مانگا کرو اور نہ تم موت کی تمنا کرو اور اگر تم ضروری دُعا مانگنا چاہو تو تم اس طرح سے دُعا مانگو ''اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھنا کہ جب تک میرے واسطے زندگی بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔''

۱۸۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا وَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ۔

۱۸۲۶: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوا لیے وہ فرمانے لگے اگر حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو منع نہ فرمایا ہوتا تو میں دُعا مانگتا موت کی سختی اور تکلیف سے (نجات کی)۔

بَابُ ۱۰۳۱ كَثْرَةِ ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب: موت کو بہت زیادہ یاد کرنے سے متعلق

۱۸۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ قَالَ أَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ

۱۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لذتوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو کاٹ ڈالنے والی چیز کو بہت زیادہ یاد کرو۔

مُحَمَّدَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالِدُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

۱۸۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۲۸: اُمّ المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگ کسی مرنے والے شخص کے نزدیک آؤ تو اچھی بات کہو (یعنی بخشش کی دُعا مانگو) کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں پس جس وقت میرے شوہر ابوسلمہؓ کی وفات ہوگئی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: اے خدا میری مغفرت فرمادے اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما دے اور اسکے بعد ہم کو اس سے بہتر عطا فرما۔ تو اللہ عزوجل نے ان سے (سابقہ شوہر سے) عمدہ اور بہتر (شوہر) رسول کریمؐ عطا فرمائے۔ (سبحان اللہ!)

بَابُ ۱۰۳۲ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو موت کے وقت سکھلانا

۱۸۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مردوں کو سکھلاؤ (یعنی جو کہ موت کے قریب ہوں ان کو موت سے قبل کلمہ وغیرہ کی تلقین کرو)۔

۱۸۳۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا هَلْكَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۸۳۰: اس حدیث کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۰۳۳ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی موت کی علامت

۱۸۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

۱۸۳۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مؤمن کی موت اس کی پیشانی کے پسینہ سے ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ موت کی سختی مؤمن پر بھی اس قدر ہوتی ہے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے اور شدت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس کے گناہ دُنیا ہی میں مٹ جائیں اور وہ شخص بارگاہِ الٰہی میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہو۔

۱۸۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ ابْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا کَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ۔

۱۸۳۲: یہ روایت سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۰۳۴ شِدَّةِ الْمَوْتِ

باب: موت کی سختی سے متعلق

۱۸۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهٗ لَبَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَکْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۸۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی وفات میری ہنسلی کی ہڈی اور میرے حلق کے درمیان ہوئی اور میں اب کسی کی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے (یعنی آپ پر بھی موت کی سختی ہوئی)۔

بَابُ ۱۰۳۵ الْمَوْتِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

باب: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث

۱۸۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَشْفُ السِّتَارَةِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرَادَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّرْتَدَّ فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنِ امْکُثُوْا وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَذٰلِكَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ۔

۱۸۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آخری مرتبہ رسول کریم ﷺ کی زیارت کی جس وقت آپ نے پردہ اُٹھایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے کی جانب ہٹ جانا چاہا۔ آپ نے ان کو اپنی ہی جگہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرے) رہنے کا اشارہ فرمایا اور پھر پردہ ڈال لیا پھر اسی روز دن کے آخر حصہ میں آپ کی وفات ہوئی اور وہ پیر کا روز تھا۔

بَابُ ۱۰۳۶ الْمَوْتِ بِغَیْرِ مَوْلِدِهٖ

باب: وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق

۱۸۳۵: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَبِهَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا تھا اس کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی حضرت رسول کریم ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) ادا فرمائی پھر فرمایا کہ کاش اس شخص کی کسی اور جگہ وفات ہوتی اس پر لوگوں نے عرض کیا: کس وجہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَالَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ اِلَى مُنْقَطَعِ اَثَرِهِ فِى الْجَنَّةِ۔

سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انسان جس وقت اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ ہوتا ہے تو اسے جنت میں زمین عطا کر دی جاتی ہے اس کی ولادت سے لے کر اس کی آخری پاؤں کے نشان تک (یعنی مرنے کی جگہ تک)۔

بَابُ ۱۰۳۷ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهٖ

باب: روح کے خروج (یعنی قفس عنصری کو پرواز کرتے) وقت مؤمن کا اکرام

۱۸۳۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُسَامَةَ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِىْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلَى رُوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتَّى اَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَاْتُوْنَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِىْ جَاءَ تْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهِ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهُ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ كَانَ فِىْ غَمِّ الدُّنْيَا فَاِذَا قَالَ اَمَا اَتَاكُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهِ اِلَى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِىْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتَّى يَاْتُوْنَ بِهِ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتَّى يَاْتُوْنَ بِهِ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

۱۸۳۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت کوئی مؤمن بندہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکل جا تو خدا سے رضامند ہے اور اللہ عزوجل تجھ سے رضامند ہے اللہ عزوجل کی رحمت کی جانب اور اس کے رزق کی جانب اور اپنے پروردگار کی جانب جو کہ غضبناک نہیں ہے (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں کہ) پھر وہ روح نکلتی ہے جس طریقہ سے عمدہ خوشبودار مشک اور فرشتے اس شخص کو اس وقت اُٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا (عمدہ) خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی پھر اس کو لاتے ہیں اور اہلِ ایمان کی ارواح کے پاس لاتے ہیں اور وہ روح خوش ہوتی ہے اس سے زیادہ جو کہ تم کو کسی بچھڑے ہوئے شخص کی آمد سے ہوتی ہے اور اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں آدمی یعنی جس شخص کو وہ لوگ دُنیا میں چھوڑ کر گئے تھے اب وہ کس طرح کے کام میں مشغول ہے۔ پھر وہ ارواح کہتی ہیں کہ تم ابھی ٹھہر جاؤ اس کو چھوڑ دو یہ دُنیا کے غم میں مبتلا تھا یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تم لوگوں کے پاس نہیں پہنچا۔ (وہ تو مر چکا تھا) تو اس پر وہ روحیں کہتی ہیں وہ شخص تو جہنم میں گیا ہوگا اور جس وقت کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹکڑا ٹاٹ کر لے کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تو نکل کر باہر آ جا۔ تو اللہ عزوجل سے ناراض ہے اور تجھ سے اللہ عزوجل ناراض ہے اللہ کے عذاب کی طرف پھر وہ روح نکلتی ہے اس طرح سے کہ جس طرح سڑے ہوئے

مردار کی بدبو ہوتی ہے یہاں تک کہ زمین کے دروازے پر اس کو لاتے ہیں جو کہ اوپر ہے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا وہ نیچے ہے (اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیسی بو ہے پھر اس کو کفار اور مشرکین کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔

بَاب ١٠٣٨ فِيمَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ

باب: جوشخص اللہ عزوجل کی ملاقات چاہے

١٨٣٧: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِي زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِي ءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ شُرَيْحٌ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

١٨٣٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے تو اس سے اللہ عزوجل ملاقات کرنا چاہے گا اور جو کوئی شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے اور ناگواری محسوس کرے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملنے کو برا سمجھے گا۔ حضرت شریح نے بیان کیا کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم تمام لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جوشخص اللہ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جوشخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لیکن ہم لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو موت کو برا نہ سمجھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مطلب تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جس وقت آنکھوں کی روشنی ختم ہو جائے اور انسان کا سانس سینہ میں آ جائے اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس وقت خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جوشخص اللہ عزوجل سے ملاقات نہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات نہیں کرنا چاہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس وقت مؤمن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو مؤمن کو اس وقت مسرت اور خوشی حاصل ہوتی ہے اللہ سے ملاقات اور دیدار الٰہی کی اور کافر اور مشرک اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

۱۸۳۸: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جس وقت میرا کوئی بندہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور جس وقت میرا وہ بندہ مجھ سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہوں۔

۱۸۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۹: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھے گا۔

۱۸۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۴۰: ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۱۸۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ح وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيْثِهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ

۱۸۴۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ؐ نے فرمایا: جو شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے ملاقات کے کیا معنی ہیں؟ موت سے ملاقات اور موت سے ملاقات تو ہمارے میں سے ہر ایک آدمی برا سمجھتا ہے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: اس کا تعلق تو مرنے کے وقت ہے جس وقت کسی شخص کو مرنے کے وقت رحمت اور مغفرت خداوندی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا

اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

ہے اور خداوند تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جس وقت اس کو اللہ عزوجل کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو برا خیال کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے۔

بَابُ ۱۰۳۹ تَقْبِيلُ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو بوسہ دینے سے متعلق

۱۸۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَیِ النَّبِیِّ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

۱۸۴۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۴۳: ترجمہ بعینہ ہے۔

۱۸۴۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ و يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِأَبِیْ أَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مُوْتَتَيْنِ اَبَدًا أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا۔

۱۸۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر اپنے مکان سے تشریف لائے جو مکان (مقام) سخ میں واقع تھا۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور انہوں نے کسی شخص سے گفتگو نہیں فرمائی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لائن والی جس میں کہ لال رنگ یا کالے رنگ کی دھاریاں تھیں اس چادر سے ڈھانک دیا گیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرۂ انور کھولا اور وہ آپ کے جنازہ پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگ گئے اور فرمایا کہ مجھ پر میرے والد فدا ہو جائیں خدا کی قسم' اللہ عزوجل آپ کو دوسری مرتبہ وفات نہ دے گا۔

بَابُ ۱۰۴۰ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو ڈھانکنے سے متعلق

۱۸۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جِیْءَ بِأَبِیْ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۴۵: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کو غزوۂ احد کے دن لایا گیا اور کفار و مشرکین نے ان کے ناک کان کاٹ دیئے تھے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے اور ان کے اوپر ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے اس کپڑے کو کھول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا هٰذِا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَاتَبْكِيْ أَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

دینے کا ارادہ کیا لوگوں نے مجھ کو منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے اور اپنے والد کو اس حالت میں دیکھ کر زار و قطار اور بے قرار ہو جائے گا پھر رسول کریمؐ نے حکم فرمایا اور وہ اُٹھا لئے گئے (یعنی جنازہ) تو ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی گئی آپ نے دریافت فرمایا: یہ کون خاتون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لڑکی یا انکی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: تم رونا بند کر دو کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ان کا جنازہ اُٹھا لیا گیا۔

بَابُ ۱۰۴۱ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے پر رونے سے متعلق

۱۸۴۶: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَغِيْرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهَا اِلٰى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَسْتُ أَبْكِي وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۴۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اس کو اُٹھا کر اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا پھر اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے اس لڑکی کی وفات آپ کے سامنے ہو گئی اس پر حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اُم ایمن رضی اللہ عنہا تم کس وجہ سے رو رہی ہو جبکہ میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا: میں کس وجہ سے نہ روؤں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رو تے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں روتا لیکن یہ رحمت خداوندی ہے یعنی آہستہ سے رونا اور صرف آنسو نکلنا بندہ پر اللہ عزوجل کا رحم ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک حالت میں مسلمان کی بہتری ہے اور مسلمان کی روح پسلیوں سے نکلتی ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے۔

۱۸۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔

۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی وفات پر رونے لگ گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے میرے والد تم اپنے پروردگار کے قریب آ گئے اے میرے والد ماجد! میں تمہاری وفات کی خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام تک پہنچاتی ہوں اے میرے والد! تمہارا مقام جنت میں ہے۔

١٨٤٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوْهُ۔

١٨٤٨: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن میرے والد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں اُن کے چہرے سے چادر ہٹاتا اور روتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجھے روکتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میری چچی بھی رونے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اپنے شوہر پر) مت روؤ کیونکہ تم نے اسے اُٹھایا نہیں بلکہ اس پر تو ملائکہ اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔

بَابُ ١٠٤٢ النَّهْيِ عَنِ الْبُكَاءِ

باب: کس قسم کا رونا ممنوع ہے؟

١٨٤٩: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْاُمِّهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَتِيْكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ اَبَا الرَّبِيْعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ اِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوْا الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

١٨٤٩: حضرت جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ ایک مرتبہ عبداللہ بن ثابتؓ کی مزاج پرسی کو تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ انکے اوپر مرض کا غلبہ ہے آپ نے ان کو آواز سے پکارا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا: تمہارے اوپر ہم مغلوب ہو گئے اے ابوالربیع (یہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت تھی) مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا ہمارے ارادہ پر غالب آ گیا ہم تو تمہاری زندگی کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تقدیر ہمارے ارادہ پر غالب آ گئی اور تمہاری تقدیر میں موت ہے۔ یہ بات سن کر خواتین نے چیخ ماری اور وہ رونے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عتیکؓ ان کو خاموش کرنے لگ گئے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم ان کو چھوڑ دو جس وقت لازم ہو جائے تو اس وقت کوئی بھی نہ رویا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ لازم ہونے سے کیا مراد ہے یا رسول اللہؐ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت کا آنا۔ یہ بات سن کر ان کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مجھ کو توقع تھی کہ تم کو شہادت کا مقام حاصل ہوگا اس لیے کہ تم سامانِ جہاد کی تیاری کر چکے تھے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ان کو ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمایا تم کس چیز کو شہادت سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل کے راستہ میں قتل کیے جانے کو۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ شہادت سات قسم کی ہوتی ہے راہ

فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ الْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ وَ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ۔

خدا میں قتل کیے جانے کے علاوہ (یعنی مفصلاً) جو شخص طاعون میں انتقال کر جائے تو وہ شخص شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پانی میں غرق ہو کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص کسی عمارت وغیرہ میں دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو کوئی مرض ذات الجنب میں مرے وہ شہید ہے جو شخص آگ سے جل کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو خاتون بچہ کی ولادت میں مر جائے وہ شہید ہے یا بچہ کی ولادت کے بعد مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۸۵۰: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتٰى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِئْرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِيْنَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِيْنَ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ إِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ۔

۱۸۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے قتل کیے جانے کی اطلاع آئی (واضح رہے کہ وہ حضرات غزوۂ موتہ میں شہید کئے گئے تھے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کو رنج وغم محسوس ہوتا تھا میں یہ منظر دروازہ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور ان کو منع کر دو چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آئے اور عرض کیا میں نے ان کو منع تو کر دیا ہے لیکن وہ خواتین نہیں مان رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ناک کو مٹی لگا دے (وہ رحمت خداوندی سے دور رہیں) خدا کی قسم تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بتائے بغیر) نہیں چھوڑا اور تم کرنے والے نہیں ہو (یعنی اُنہیں خاموش کروا نہیں سکے)۔

۱۸۵۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو اُس کے اہلِ خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۲: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ

۱۸۵۲: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا کہ میت کو اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو (محمد

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ) کہنے لگے: (کیا) یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟

۱۸۵۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۳: حدیث ۱۸۵۱ میں ترجمہ گزر چکا۔

بَابُ ۱۰۴۳ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: مُردہ پر نوحہ کرنا

۱۸۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

۱۸۵۴: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے) فرمایا کہ تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

۱۸۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ۔

۱۸۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جس وقت خواتین سے بیعت لی تو آپ نے خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد کرایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! بعض خواتین نے دورِ جاہلیت میں ہماری امداد (نوحہ کرنے میں) کی ہے' کیا ہم بھی ان کو امداد کریں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا: اسلام میں یہ چیز نہیں ہے (یعنی نوحہ کرنا اور مرنے والے پر زار و قطار آواز سے رونا' ماتم کرنا نہیں)۔

۱۸۵۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبر میں مردہ کو عذاب ہوتا ہے جس وقت کہ لوگ اس پر ماتم کرتے ہیں۔

۱۸۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُوْرٌ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ

۱۸۵۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے ماتم کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص (ملک) خراسان میں انتقال کرے اور اس کے گھر والے یہاں پر ماتم کریں تو کیا جب بھی اس کو عذاب ہوگا؟ (اس کے ماتم کرنے کی وجہ سے؟ بظاہر یہ

عَلَيْهِ هٰهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ۔

بات سمجھ میں نہیں آتی) حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تم جھوٹے آدمی ہو۔

۱۸۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔

۱۸۵۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ درحقیقت اصل بات اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر سے گذرے اور ارشاد فرمایا کہ اس قبر والے شخص پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں پھر آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ﴾ تلاوت فرمائی۔ یعنی ''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔''

۱۸۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَلَهَا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ۔

۱۸۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک مرتبہ اس بات کا تذکرہ ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مردہ کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) انہوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن ان کو شاید بھول ہوگئی اصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ایک یہودی خاتون کے پاس سے گذرے کہ جس کے متعلقین اس خاتون پر رو رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ اس خاتون (کی موت پر) رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّهُ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ (اگر کوئی مسلمان بھی نوحہ سے اپنی زندگی میں نہ روکتا ہو تو وہ بھی اسی سلوک کا مستحق ٹھہرے گا' الامان الحفیظ)۔

۱۸۶۱: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ

۱۸۶۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت اُم ابان کا انتقال ہوگیا تو میں بھی لوگوں کے ہمراہ موجود تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا خواتین اس وقت رو رہی تھیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رونے

عَبَّاسٍ فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهَى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ أُصِيْبَ عُمَرُ فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُوْلُ وَاأُخَيَّاهُ وَاأُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَاذِبِيْنَ مُكَذَّبِيْنَ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ لَمَا يَشْفِيْكُمْ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

سے تم ان کو نہیں روکتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا اور جس وقت (مقام) بیداء میں پہنچے تو کچھ سواروں کو میں نے ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم دیکھو یہ سوار کون لوگ ہیں چنانچہ میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے موجود ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ بہر حال جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس جا کر رونے لگے اور پکارنے لگے ہائے میرے بھائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نہ روؤ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم تم یہ حدیث جھوٹے لوگوں اور جھٹلانے والے لوگوں سے روایت نہیں کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے لوگ ہیں) لیکن حدیث کے سننے میں غلطی ہوگئی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے کہ جس کی وجہ سے تمہاری تسلی ہو یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل کافر شخص کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب میں اضافہ کرے گا۔

بَابُ ۱۰۴۴ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۸۶۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ

باب: میّت پر آنسو بہانے کی اجازت کا بیان

۱۸۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی وفات ہوگئی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی) تو خواتین اکٹھا ہو کر رونے لگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ان کو منع فرمانے لگے اور ان کو

النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

ہانکنے لگ گئے' رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ ان کو جانے دو کیونکہ آنکھ آنسو بہانے والی ہے اور دل غمگین ہے اور موت کا وقت قریب ہے۔

بَابُ ۱۰۴۵ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب: دورِ جاہلیت کی طرح چیخنا چلاّنا

۱۸۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَقَالَ الْحَسَنُ بِدَعْوَى۔

۱۸۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پیٹے (یعنی گال پر ہاتھ مار مار کر روئے) اور وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو کہ گال پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح پکارے (یعنی ماتم کرے)۔

بَابُ ۱۰۴۶ السَّلْقِ

باب: چیخ کر رونے کی ممانعت

۱۸۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِي مُوْسٰى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبْرَأُ اِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ۔

۱۸۶۴: حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بے ہوش ہو گئے تو لوگ رونے لگ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوتا ہوں جس طرح سے تم لوگوں سے رسول کریم ﷺ بری ہوئے وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور چیخ چیخ کر روئے۔

بَابُ ۱۰۴۷ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ

باب: رخسار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق

۱۸۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۸۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار کو مارے اور گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح سے پکارے۔

باب ۱۰۴۸ الخلق

باب: مصیبت میں سر منڈانا ممنوع ہے

۱۸۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ

۱۸۶۶: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے

أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسَى اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ تَصِيْحُ قَالَ فَاَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبِرْكِ اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ۔

تو ان کی اہلیہ محترمہ چیختی ہوئی آئیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور فرمایا میں ہر ایک اس شخص سے بیزار ہوں کہ جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے زار تھے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے۔

بَابُ ١٠٤٩ شَقِّ الْجُيُوْبِ

باب: گریبان چاک کرنا ممنوع ہے

١٨٦٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

١٨٦٧: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پر مارے اور اپنا گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح سے چیخ و پکار کرے (تفصیل ابھی اوپر بیان کی جا چکی)۔

١٨٦٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى اَنَّهٗ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَهَا اَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ۔

١٨٦٨: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی باندی رونے لگ گئی' جب ان کو ہوش آ گیا تو فرمانے لگے۔ تم لوگوں کو اس بات کی خبر نہیں ملی جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ (انہوں نے کہا) وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ چیخ و پکار کرے اور سر منڈائے۔

١٨٦٩: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ امْرَاَةِ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔

١٨٦٩: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ بال منڈائے یا چیخ پکار کرے یا کپڑے پھاڑے۔

١٨٧٠: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنِ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسَى صَاحَتِ امْرَاَتُهٗ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتِ مَا

١٨٧٠: روایت ہے کہ جس وقت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بہت بیمار ہو گئے اور ان کی اہلیہ نے ایک چیخ ماری اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں یہ بات نہیں معلوم کہ رسول کریم ؐ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَىُّ شَىْ ءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ اَوْسَلَقَ اَوْ خَرَقَ۔

دیا: ہاں! کیوں نہیں جانتی؟ (یعنی یاد آ گیا ہے)۔ پھر خاموش ہو گئیں لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تو حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے فرمایا کہ رسول کریمؐ نے لعنت فرمائی اس پر جو کہ بال منڈائے' چیخ و پکار کرے شور مچائے یا کپڑے پھاڑ ڈالے۔

بَابُ ١٠٥٠ الْاَمْرِ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب: مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنے کا حکم

١٨٧١: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًالِىْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَىْ ءٍ عِنْدَاللّٰهِ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِىُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔

١٨٧١: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی صاحبزادی زینبؓ نے آپ کی خدمت اقدس میں یہ کہلوایا کہ میرے لڑکے کی وفات کا وقت قریب ہے آپ تشریف لائیں آپ نے جواب میں کہلوایا کہ خداوند تعالیٰ کی دولت ہے جو وہ واپس لے وہ اس کا ہے اور جو چیز وہ عطا فرمائے وہ بھی اسی کی ہے اور خداوند تعالیٰ کے یہاں ہر ایک شے کا ایک وقت مقرر ہے اس وجہ سے صبر ہی کرنا چاہیے اور ثواب اور اجر خدا سے ہی مانگنا چاہیے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلوا بھیجا آپ تشریف لائیں اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہؓ اور ت معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ اور دوسرے حضرات تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ لڑکا پیش کیا گیا اس کا سانس اس وقت ٹوٹ رہا تھا یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب میں رکھ دی ہے اور اللہ عزوجل ان ہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (کہ دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

١٨٧٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

١٨٧٢: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر وہی ہے کہ جو صدمہ اور مصیبت کے پہنچتے ہی ہو اور ورنہ رونے دھونے کے بعد تو انسان کو آخر کار صبر آ ہی جاتا ہے۔

١٨٧٣: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ وَهُوَ

١٨٧٣: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اسکے ہمراہ اسکا لڑکا تھا۔ آپ نے اس شخص سے دریافت

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَمَاتَ فَفَقَدَهٗ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَا تَاتِىَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلاَّ وَجَدْتَّهٗ عِنْدَهٗ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ۔

کیا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے اور ایسی محبت کرے کہ جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کے بعد وہ لڑکا مر گیا آپ نے اس لڑکے کو نہیں دیکھا۔ اور اسکے والد سے لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا مر گیا۔ پھر آپ نے (اس لڑکے کے والد سے) فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ تم جنت کے جس دروازہ پر جاؤ گے تو تم اپنے بچہ کو پاؤ گے اور وہ تمہارے واسطے جنت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کریگا۔

بَابُ ١٠٥١ ثَوَابِ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

باب: مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور اللہ عزوجل سے اَجر مانگے اس کا ثواب

١٨٧٤: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِى حُسَيْنٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ حُسَيْنٍ يُعَزِّيْهِ بِابْنٍ لَهٗ هَلَكَ وَذَكَرَ فِىْ كِتَابِهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا اُمِرَ بِهٖ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

۱۸۷۴: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو ان کے لڑکے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا اور اس خط میں لکھا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنے بندے سے رضامند نہیں ہوتا کسی اجر وثواب سے جب اس بندہ کے بچہ کو لے جاتا ہے اور وہ بندہ صبر کرتا ہے اور اجر وثواب مانگتا ہے علاوہ جنت کے۔

صبر کرنے کا ثواب:

مطلب یہ ہے کہ جب کسی بندہ کے بچہ کی وفات ہوتی ہے اور اس سخت حادثہ پر اس کے والدین صبر سے کام لیتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں تو اللہ عزوجل ایسے صابر بندوں کو صرف جنت سے نوازتے ہیں۔

بَابُ ١٠٥٢ ثَوَابِ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ

باب: جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اُس کا ثواب

١٨٧٥: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِىْ بُكَيْرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

۱۸۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین اولاد کی وفات پر جو کہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہوں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب مانگے تو وہ شخص جنت میں داخل

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا لَيْتَنِي قُلْتُ وَاحِدًا۔

ہوگا (یہ بات سن کر) ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو اولاد کی وفات پر؟ آپ نے فرمایا کہ دو اولاد کی وفات پر بھی یہی اجر وثواب ہے اس پر اس خاتون نے عرض کیا کہ کاش میں ایک ہی کہتی (مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ کی وفات ہونے کے بارے میں سوال کرتی تو آپ مذکورہ بالا اجر وثواب ارشاد فرماتے۔)

بَابُ ۱۰۵۳ مَنْ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ

باب: جس کسی کی تین اولاد کی اس کی زندگی میں وفات ہو جائے اس کا ثواب

۱۸۷۶: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

۱۸۷۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے جوانی کا زمانہ آنے سے قبل۔ مگر یہ کہ اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت وفضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

۱۸۷۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمانوں کی (یعنی مسلم والدین کی) تین اولادیں مر جائیں جوانی سے قبل ہی تو اللہ عزوجل ان دونوں کو بخش دے گا اپنے فضل وکرم و رحمت سے۔

۱۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۸۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی تین اولاد کی وفات نہیں ہوتی پھر اس کو دوزخ کی آگ لگ جائے۔ لیکن قسم پورا ہونے کے لیے۔

ایک بشارت:

یہ ایک عظیم خوشخبری ہے کہ جس شخص کی زندگی میں اسکی تین اولاد کی وفات ہو جائے تو وہ دوزخ کی آگ سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا البتہ چونکہ ہر ایک کو دوزخ کے اوپر سے گذرنا ہے اس وجہ سے وہ بھی دوزخ کے پاس سے گذرے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا "یعنی تمہارے میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو دوزخ کے اُوپر سے نہ گذرے"۔

۱۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ يُقَالُ لَهُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ۔

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر کسی دو مسلمانوں (والدین) کے تین نابالغ بچے اُن کی زندگی میں وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادے گا۔ چنانچہ اُن (بچوں) سے کہا جائے گا' جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ وہ عرض کریں گے۔ (اے اللہ عزوجل) ہم اُس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک کہ ہمارے والدین ساتھ نہیں ہوں گے۔ اُس پر (اللہ عزوجل) ارشادفرمائے گا: جاؤ تم اور تمہارے ماں' باپ جنت میں (اکٹھے) داخل ہو جاؤ۔

بَابُ ۱۰۵۴ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً

باب: جس شخص کی زندگی میں اُس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے؟

۱۸۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِيْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ۔

۱۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ایک لڑکا لے کر جو کہ بیمار تھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لڑکے کے مرنے سے خوف کرتی ہوں اور اس سے پہلے میری تین لڑکے وفات پا چکے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دوزخ سے مضبوط روک کر لی ہے (یعنی تم دوزخ سے محفوظ ہوگئی ہو)۔

بَابُ ۱۰۵۵ النَّعْيِ

باب: موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق

۱۸۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۱۸۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی ان کی وفات کی اطلاع آنے سے پہلے تو جس وقت آپ نے وفات کی اطلاع فرمائی تو آپ کی آنکھیں (غم سے) بہہ رہی تھیں (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حضرات کی وفات سے آنکھوں سے آنسو جاری تھے)

۱۸۸۲: أَخْبَرَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی اطلاع دی جس دن وہ انتقال کر گیا اور فرمایا مغفرت مانگ لو اپنے بھائی کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعٰى لَهُمَا النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

لیے۔

۱۸۸۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَا نَظُنُّ اَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ ...... فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَبِيْعَةُ ضَعِيْفٌ۔

۱۸۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اس دوران آپ نے ایک خاتون کو دیکھا ہمارے خیال میں آپ نے اس خاتون کو نہیں پہچانا جس وقت راستہ کے درمیان پہنچ گئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس پہنچ گئی اس وقت علم ہوا کہ حضرت فاطمہؓ ان کی صاحبزادی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہؓ! تم اپنے مکان سے کس وجہ سے نکل گئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس مرنے والے کے گھر کے لوگوں کے پاس گئی تھی ان پر میں نے رحمت کی دُعا کی۔ اوران کی مصیبت کی تعزیت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ہمراہ قبرستان تک گئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی پناہ' میں کس وجہ سے قبرستان تک جاتی اور آپ ﷺ سے میں سن چکی تھی جو آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا تھا اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتی تو تم جنت کو نہ دیکھتی یہاں تک کہ تمہارے والد کے دادا۔ (یعنی عبدالمطلب نہ دیکھتے اور وہ تو کبھی بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ کفر کی حالت میں مرے ہیں پھر تم بھی نہیں دیکھوگی۔)

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف اوراس جیسی دیگر صحیح احادیث شریفہ سے خواتین کے قبرستان جانے کی ممانعت ظاہر ہورہی ہے۔

بَابُ ۱۰۵۶ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب: مردہ کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے متعلق

۱۸۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

۱۸۸۴: حضرت اُمّ عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے جس وقت کہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کو غسل تین مرتبہ دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دو اگر تم مناسب خیال کرو (یعنی جس وقت تک کہ خوب پاکی حاصل ہو) پانی اور بیری سے اور تم آخر

وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

کے غسل میں کچھ کافور ملا دو۔ جس وقت تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کر دینا۔ جس وقت ہم لوگ فارغ ہو گئے تو ہم نے اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور ارشاد فرمایا: تم یہ تہہ بند ان کے جسم پر لپیٹ دو (یعنی بطور تبرک کفن کے نیچے تہہ بند رکھ لو۔)

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلِ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ

باب: گرم پانی سے غسل سے متعلق

۱۸۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِي فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ۔

۱۸۸۵: حضرت اُمّ قیسؓ سے روایت ہے کہ میرے لڑکے کی وفات ہو گئی میں اس پر رونے لگ گئی تو میں نے اس شخص سے کہا کہ جو غسل دیا کرتا تھا کہ تم میرے لڑکے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور تم اس کو نہ مار ڈالو (مراد ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو) یہ بات سن کر حضرت عکاشہ بن محصن نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اُمّ قیسؓ کا قول بیان کیا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ اُمّ قیسؓ نے کیا کہا اسکی زندگی دراز ہو پھر ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ کسی خاتون کی عمر اُمّ قیسؓ کی عمر کے برابر ہوئی ہو بوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا فرمانے کے۔

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلِ رَأْسِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کا سر دھونا

۱۸۸۶: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ ابْنَةِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

۱۸۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے سے حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے نقل فرمایا کہ ان خواتین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کے سر کو تین چوٹی پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹی کر دیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

بَابُ ۱۰۵۹ غَسْلِ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

باب: مردے کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور مقامات وضو کو پہلے دھونا

۱۸۸۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

۱۸۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کے غسل میں فرمایا کہ پہلے دائیں جانب کے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

بَابُ ۱۰۶۰ غَسْلِ الْمَيِّتِ وِتْرًا

۱۸۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَا تَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَ اجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَ قَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ: وَاَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا۔

بَابُ ۱۰۶۱ غُسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

۱۸۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

بَابُ ۱۰۶۱ غُسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةَ

۱۸۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ

باب: مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق

۱۸۸۸: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی آپ نے ہم کو بلا کر بھیج دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کو پانی اور بیری سے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو اور آخر میں کچھ کافور ملا دو اور جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ جس وقت ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند ہم لوگوں کی جانب پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم پر (یہ تہبند) لپیٹ دو اور بال ان کے تین چوٹی کر کے لٹکا دو ان کی پشت کی طرف۔

باب: مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے متعلق

۱۸۸۹: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوگئی آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے' اور آخر میں کافور شریک کرو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو تم مجھ کو اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فراغت پا گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرًا....... یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو۔

باب: میّت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

۱۸۹۰: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی آپ نے ان کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: غسل دو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا کہ طاق مرتبہ؟ فرمایا: جی ہاں اور آخر میں

ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

کافور یا کوئی چیز کافور جیسی شریک کرو۔ جس وقت غسل دے چکو تو تم مجھ کو اطلاع دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور فرمایا کہ یہ ان کے جسم پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ۔

۱۸۹۱: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اِخْوَتِهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا بِغُسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

۱۸۹۲: اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۱۰۶۳ الْكَافُوْرُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: غسل میت میں کافور کی آمیزش

۱۸۹۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ وَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا

۱۸۹۳: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ غسل میں مشغول تھے آپ نے ان کی لڑکی سے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو اور تم جس وقت غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھ کو بھی خبر دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ان کو اڑھا دو۔ حفصہ ؓ نے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو یہ فرمایا۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے ان کے

ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

بالوں کی تین چوٹی کر دیں۔ لیکن روایت میں ہے کہ: وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ یعنی ہم نے ان کے سر کی تین چوٹی کر دیں۔

۱۸۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِی حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۸۹۴: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۸۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۸۹۵: اس حدیث کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۰۶۴ الْاِشْعَارِ

باب: اندر ایک کپڑا اڈالنا کیسا ہے؟

۱۸۹۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِی تَمِيْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِی فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰی اِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَیُّ بَنَاتِهٖ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهٗ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ اَتُؤَزَّرُ بِهٖ قَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ الْفُفْنَهَا فِيْهِ۔

۱۸۹۶: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں وہ جلدی میں آئی (شہر بصرہ میں) اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لیے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکے کو نہیں پایا (بوجہ وفات) تو اس خاتون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کی لڑکی کو ہم لوگ غسل دینے میں مشغول تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو تین مرتبہ یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم لوگ پانی اور بیری (کے پتوں سے) غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو۔ جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ فراغت حاصل کر چکے تو آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: ان کے جسم پر لپیٹ دو اس سے زیادہ بیان نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں واقف نہیں کہ آپ کی کونسی صاحب زادی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے؟ کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کے لپیٹ دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۹۷: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ النَّسَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْد قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

۱۸۹۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی کی وفات ہوگئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ اِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذٰلِكِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

یا پانچ مرتبہ یا زیادہ مرتبہ غسل دو اگر تم مناسب خیال کرو اور تم لوگ اس کو بیری اور پانی سے دھوڈالو اور آخر میں تم لوگ کچھ کافور شریک کر لو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا ہم نے اطلاع دی آپ کو۔ آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

بَابُ ١٠٦٥ اَلْاَمْرُ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ

باب: عمدہ کفن دینے کی تاکید

١٨٩٨: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ اِنْسَانٌ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

١٨٩٨: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا کہ جن کی وفات ہو چکی تھی اور رات کو ان کی تدفین کی گئی تھی ایک ناقص قسم کے کفن میں۔ آپ نے رات میں تدفین سے منع فرمایا لیکن جس وقت ضرورت ہو اور رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو تم اس کو عمدہ قسم کا کفن دو۔

بَابٌ ١٠٦٦ اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ

باب: کفن کون سی قسم کا بہتر ہے؟

١٨٩٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ عَرُوْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

١٨٩٩: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ عمدہ اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور تم لوگ ان ہی کپڑوں میں اپنے مُردوں کو دفن کیا کرو۔

بَابُ ١٠٦٧ كَفَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو کفن کتنے کپڑے میں دیا گیا؟

١٩٠٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ بِيْضٍ۔

١٩٠٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (ملک یمن کے ایک گاؤں) سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا' جن میں پگڑی اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

۱۹۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے (کپڑے کی ایک قسم) تین سفید کپڑے سے کفن دیئے گئے اور اس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عَمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

۱۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مُلک یمن کے تین کپڑوں میں جو کہ روئی کے تھے ان میں کفن دیا گیا ان میں نہ کُرتا تھا اور نہ عمامہ شامل تھا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تذکرہ ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی مُلک یمن کی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مُلک یمن کی چادر آئی تھی۔ لیکن لوگوں نے اس کو واپس کر دیا اور اس کو آپ کے کفن میں نہیں شامل کیا۔

مسنون کفن:

کفن دینے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ نہ تو کفن میں فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ کنجوسی کی جائے بلکہ مرنے والا شخص عام طریقہ سے جس طریقہ کا لباس پہنا کرتا تھا اسی طرح کا لباس کفن میں دے یعنی متوسط درجہ کا کفن دیا جائے اور ناقص کفن نہ دیا جائے اور حدیث نمبر ۱۸۹۸ میں عمدہ کفن کا حکم اور رات میں دفن کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ دراصل رات میں دفن کرنے کی صورت میں لوگ نمازِ جنازہ میں کم تعداد میں شرکت کریں گے یا وجہ یہ ہے کہ لوگ ناقص کفن دیں گے یا کفن کا عیب چھپائیں گے ورنہ اصل کے اعتبار سے رات میں کفن پہنانا اور وقت ضرورت دفن کرنا درست ہے اور مسائل کفن دفن سے متعلق مکمل وضاحت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق تصنیف ''احکامِ میت'' میں مذکور ہیں۔ اس موضوع کی مکمل تفصیل مذکورہ کتاب میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

بَابُ ۱۰۶۸ الْقَمِيْصِ فِي الْكَفَنِ

باب: کفن میں قمیص ہونے سے متعلق

۱۹۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْنَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا

۱۹۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کُرتہ عطا فرمائیں تا کہ میں اپنے والد کو اس کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں اور اس کے واسطے مغفرت کی دُعا مانگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اس کو دے دی پھر فرمایا: جس وقت تم لوگ (غسل اور کفن سے) فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نماز ادا کروں گا اس بات پر عمرؓ نے یہ سن کر آپ کو

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ ..... فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

(پیار سے) کھینچ لیا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو منع فرمایا ہے منافقین پر نماز پڑھنے سے۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے واسطے مغفرت طلب کروں یا نہ کروں پھر آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ اس پر اللہ عزوجل نے عمرؓ کی تمنا کے مطابق آیت کریمہ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾ نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ نماز پڑھ ان میں سے کسی پر کبھی جب وہ مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے منافق لوگوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ وُضِعَ فِيْ حُفْرَتِهٖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ لَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۹۰۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی کی قبر پر پہنچے۔ وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حکم فرمایا وہ (قبر سے) نکالا گیا۔ آپ نے اس کو بٹھلایا دو گھٹنوں پر پھر آپ نے اس کو اپنا (مبارک) کُرتہ پہنایا اور آپ نے اپنا تھوک سر پر ڈالا۔

۱۹۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُوْنَهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا قَمِيْصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيْصَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ۔

۱۹۰۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں تھے پس انصار نے ایک کُرتہ ان کے پہننے کے واسطے تلاش کیا تو وہ نہیں ملا لیکن عبداللہ بن ابی کا کُرتہ ٹھیک آیا وہ ہی کُرتہ ان کو پہنا دیا گیا۔

۱۹۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهٗ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا

۱۹۰۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبیؐ کے ہمراہ ہجرت اللہ تعالیٰ کیلئے کی (یعنی ہجرت کا مقصد رضاء الٰہی حاصل کرنا تھا تو اس عمل سے ہمارا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک ثابت اور قائم ہو گیا لیکن ہمارے میں سے کوئی شخص چلا گیا اور اس شخص نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھویا (بلکہ اس کا تمام کا تمام اجر وثواب آخرت میں رہا) ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو کہ غزوۂ احد کے دن قتل کیے گئے تھے اور ان کے کفن کے واسطے ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں پائی لیکن ایک کملی جس وقت ہم لوگ اس کو ان کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جس وقت ہم پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا۔ رسول

غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ اِذْ خِرًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاللَّفْظُ لِاِسْمَاعِيْلَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دو اور پاؤں کے اوپر اذخر (یہ ایک قسم کی گھاس ہے) وہ ڈال دو اور ہمارے میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے پھل پک جاتے اور وہ شخص ان پھلوں کو اکٹھا کرتا ہے (مراد یہ ہے کہ کسی کے پاس باغات نہیں تھے یہ اشارہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے سروسامانی کی زندگی کی طرف)۔

بَابُ ۱۰۶۹ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: جس وقت احرام باندھا ہوا شخص فوت ہو جائے تو اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟

۱۹۰۷: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِيْ ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنَ اَحْرَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا۔

۱۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کو اس کے دو کپڑوں میں غسل دو کہ جن کپڑوں میں اس شخص نے احرام باندھا تھا اور تم لوگ اس کو پانی اور بیری (کے پتے) سے غسل دو اور تم اس کو کفن دو اسی دو کپڑوں میں غسل دو اور تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور تم اس کا سر بھی نہ ڈھانپو وہ شخص قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔

بَابُ ۱۰۷۰ الْمِسْكِ

باب: مشک سے متعلق احادیث

۱۹۰۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْيَبُ الطِّيْبِ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی بہتر خوشبو مشک ہے۔

۱۹۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۹: یہ روایت سابقہ روایت جیسی ہے۔

بَابُ ۱۰۷۱ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق

۱۹۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

۱۹۱۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسکین خاتون بیمار ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع

اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِيْ فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلاً وَكَرِهُوْا اَنْ يُوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ اَلَمْ آمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ لَيْلاً فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اس کی وفات ہو جائے تو تم مجھ کو اس کی اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کا انتقال ہو گیا اس کا جنازہ رات کے وقت نکلا لوگوں نے رات کو آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کو دفن کیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے حال دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھ کو خبر کرنا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ! (بلاشبہ آپ نے حکم فرمایا تھا لیکن) ہم کو آپ کو رات کے وقت بیدار کرنا برا معلوم ہوا اور پھر رسول کریم ﷺ نکلے یہاں تک کہ صف قائم فرمائی لوگوں کی اس کی قبر پر اور چار تکبیر پڑھی۔

بَابُ ۱۰۷۲ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق

۱۹۱۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهِ قَالَ قَدِّمُوْنِي قَدِّمُوْنِيْ وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِيْ السُّوْءَ عَلٰى سَرِيْرِهِ قَالَ يَاوَيْلِيْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ۔

۱۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت کوئی نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھ کو لے چلو اور جس وقت گناہ گار اور برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے کہ خرابی ہو تم مجھ کو کس جگہ لے جاتے ہو؟

۱۹۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَيْلَهَا اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

۱۹۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو وہ شخص کہتا ہے کہ تم لوگ مجھ کو آگے لے چلو آگے لے چلو اور اگر وہ شخص نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ خرابی ہو کس جگہ تم لوگ مجھ کو لے جاتے ہو؟

۱۹۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذَالِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ مرنے والا شخص نیک آدمی ہے تو اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو تم لوگ کو برے آدمی کو گردنوں سے اتار دینا چاہیے۔

۱۹۱۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی جنازہ کو لے چلو اگر وہ مرنے والا نیک آدمی ہے تو تم لوگ اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر مرنے والا شخص نیک نہیں ہے تو برے آدمی کو تم لوگ گردنوں سے جلدی اُتار دو۔

۱۹۱۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ اَنْبَاَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيْرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيْهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ وَ يَمْشُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَكَانُوْا يَدِبُّوْنَ دَبِيْبًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا اَبُوْبَكْرَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَاَى الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهٖ وَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوْا فَوَالَّذِيْ اَكْرَمَ وَجْهَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمْلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ۔

۱۹۱۵: حضرت عبدالرحمٰن بن یونس سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ہمراہ تھا اور کافی آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمٰن کے رشتہ داروں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیوں پر اور آہستہ آہستہ کہنے لگے چلو اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے تو وہ لوگ آہستہ چل رہے تھے یہاں تک کہ جس وقت (مقام) الربد کے راستے میں تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر چلے جس وقت انہوں نے یہ حالت دیکھی تو خچر کو اس طرف سے لے گئے اور کوڑوں سے اشارہ کیا اور کہا ہٹ جاؤ اس ذات کی قسم جس نے عزت بخشی حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے دیکھا ہوتا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دوڑتے ہوئے جنازوں کو لے چلتے یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

۱۹۱۶: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ۔

۱۹۱۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازہ میں۔

۱۹۱۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى

۱۹۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کے سامنے سے جنازہ گزرے تو تم لوگ کھڑے ہو جاؤ اور اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

تُوْضَعَ۔

بَابُ ۱۰۷۳ الْاَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

۱۹۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَا شِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ۔

۱۹۱۸: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے پھر اس کے ساتھ نہ چلے (بلکہ) کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۱۹۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ۔

۱۹۱۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

۱۹۲۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

۱۹۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو تم کھڑے رہو جو شخص جائے وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۱: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا مَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

۱۹۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں، جس وقت تک وہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ذَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنَ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرُّوْا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ

۱۹۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

عَمْرٌ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

۱۹۲۳: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهٗ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى نَفَذَتْ۔

۱۹۲۳: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا۔

بَابُ ۱۰۷۴ الْقِيَامِ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا

۱۹۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنَيْفٍ وَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

۱۹۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ (شہر) میں تھے انکے پاس سے ایک جنازہ گذرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ بھی ایک زمین کا رہنے والا ہے (پھر کس وجہ سے کھڑے ہوتے ہو؟) انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ جنازہ یہودی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ روح نہیں ہے۔ (یعنی کیا یہ انسان نہیں ہے اور موت سب کیلئے قابل احترام اور قابل عبرت ہے)۔

۱۹۲۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَاجَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا اللَّفْظُ لِخَالِدٍ۔

۱۹۲۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت ایک قسم کی ہیبت ہے جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

بَابُ ۱۰۷۵ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِيَامِ

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق

۱۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ

۱۹۲۶: حضرت ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا لوگ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ علی

كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا هٰذَا قَالُوْا اَمْرُ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ ایک یہودی خاتون کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد کبھی کھڑے نہیں ہوئے تو وہ حکم موقوف اور ملتوی ہو گیا۔

۱۹۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

۱۹۲۷: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت حسن بن علی ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ کے سامنے سے نکلا تو حسنؓ کھڑے ہو گئے اور ابن عباسؓ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن ؓ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جی ہاں پھر بیٹھنے لگے تھے پھر اس کے بعد جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۹۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۹۲۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت حسن ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ کے سامنے جنازہ گزرا۔ حضرت حسن ؓ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس ؓ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن ؓ نے فرمایا کیا رسول کریم ﷺ جنازہ کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

۱۹۲۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِیْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ قَالَ لَهُ الَّذِیْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ۔

۱۹۲۹: حضرت ابومجلز ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت حسن ؓ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک صحابی اسی طرح سے بیٹھے رہے جو صحابی کھڑے ہوئے تھے تو انہوں نے دوسرے سے کہا اللہ کی قسم! کیا تم کو معلوم نہیں کہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے؟

۱۹۳۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۳۰: حضرت جعفر صادق ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محمد باقر ؓ سے سنا کہ حسن بن علی ؓ بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ گزرا' لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حضرت حسن ؓ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ

عَلٰی طَرِیْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔

کو بُرا لگا' سر کے اوپر سے یہودی کے جنازہ کا جانا اِس وجہ سے آپ کھڑے ہوگئے۔

۱۹۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

۱۹۳۱: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک جنازہ کے واسطے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نگاہ سے غائب ہوگیا دوسری روایت میں اسی طریقہ سے ہے۔

۱۹۳۲: وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَيْضًا اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

۱۹۳۲: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۹۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ۔

۱۹۳۳: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن' رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ جنازہ یہودی شخص کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۱۰۷۶ اسْتِرَاحَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

باب: مؤمن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے متعلق

۱۰۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

۱۹۳۴: حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے فرمایا: (یہ جنازہ) آرام والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ ؓ نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب فوت ہوتا ہے تو دُنیا کی تکالیف اور صدمات سے وہ چھوٹ کر آرام حاصل کرتا ہے اور جس وقت کافر آدمی مرتا ہے تو اس سے انسان (وجنات) بستیاں اور درخت اور جانور آرام حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ بندوں کو ستایا کرتا تھا اور وہ درختوں کو کاٹتا تھا اور ناحق جانوروں کو مارا کرتا تھا۔

۱۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَهُوَ الْحَرَّانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنِیْ زَيْدٌ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا

۱۹۳۵: حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ مؤمن مردہ) آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے (مطلب یہ ہے کہ نیک

جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْ اَوْصَابِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَاَذَاهَا وَالْفَاجِرِ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

بندہ گناہوں سے پاک ہے) جس وقت وہ مرتا ہے تو دنیا کی تکالیف اور صدمات سے آرام حاصل کرتا ہے اور فاجر گناہ گار ظالم جس وقت مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے دیتا ہے۔

بَابُ ۱۰۷۷ الثَّنَاءِ

باب: مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیْ فَقَالَ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

۱۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ آیا تو لوگوں نے اس کی تعریف نقل کی ہے مرنے والا اچھا آدمی تھا' رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی نقل کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ پر میرے والدین قربان' ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اسکے واسطے جنت واجب ہوگئی اور تم لوگوں نے جس کی برائی بیان کی تو اسکے واسطے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۱۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدَّهٗ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ وَجَبَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلُكَ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى وَجَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَآءَ اللّٰهِ فِی السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

۱۹۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ فرشتے اللہ عزوجل کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم لوگ اللہ عزوجل کے گواہ ہو زمین میں اور تم لوگ زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔

۱۹۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۹۳۸: حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز مدینہ

هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجِنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّا بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ قَالُوْا خَيْرًا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا اَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ اَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْنَا اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ۔

منورہ میں حاضر ہوا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ آیا تو لوگوں نے مرنے والے شخص کی برائی کرنا شروع کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا چیز واجب ہوگئی اے امیر المؤمنین؟ آپ نے کہا: میں نے اُسی طریقہ سے کہا جس طرح سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے واسطے چار شخص اس کی خیر خواہی کی شہادت دیں تو اللہ عزوجل اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ سن کر ہم لوگوں نے عرض کیا: اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: تین ہی سہی ہم نے کہا کہ اگر دو شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: چاہے دو ہی سہی۔

بَابُ ۱۰۷۸ النَّهْيِ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

باب: مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے

۱۹۳۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

۱۹۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرنے والے شخص کا برائی سے تذکرہ کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کا تذکرہ نہ کیا کرو لیکن بھلائی سے۔

بَابُ ۱۰۷۹ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

باب: مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت سے متعلق

۱۹۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

۱۹۴۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے والوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ تو اپنے اعمال کو پہنچ گئے ہیں۔

۱۹۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهٗ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

۱۹۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کے ساتھ تین اشیاء جاتی ہیں ایک اس کے رشتہ دار دوسرے اس کا مال تیسرے اس کے اعمال۔ پھر وہ اشیاء واپس آجاتی ہیں یعنی عزیز اور رشتہ دار اور مال اور ایک اس کے ساتھ

وَيَبْقٰى وَاحِدٌ عَمَلُهٗ۔

رہتا ہے یعنی اس کا عمل۔

۱۹۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

۱۹۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حق ہیں‘ ایک تو وہ جس وقت بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے واسطے جانا چاہیے‘ دوسرے یہ کہ جس وقت وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہونا چاہیے‘ تیسرے یہ کہ جس وقت وہ دعوت کرے تو تو قبول کرے‘ چوتھے یہ کہ جس وقت وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے‘ پانچویں یہ کہ جس وقت اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے‘ چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس کی موجودگی میں اس کا خیرخواہ رہے۔

بَابُ ۱۰۸۳ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

باب: جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق

۱۹۴۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ ح وَاَنْبَاَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُعْدٍ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَسْشمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِىْ وِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ۔

۱۹۴۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور آپ نے ہم لوگوں کو سات قسم کی باتوں سے منع فرمایا ہے ایک تو بیمار شخص کی مزاج پرسی کا۔ دوسرے چھینک کا جواب دینے کا اور تیسرے قسم کے پورا کرنے کا اور چوتھے مظلوم شخص کی امداد کرنے کا۔ پانچویں سلام کے رواج دینے کا اور چھٹے دعوت قبول کرنے کا اور ساتویں جنازہ کے ساتھ جانے کا اور آپ نے ہم لوگوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے میاثر‘ قسی‘ استبرق اور دیباج کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

خلاصة الباب ☆ میاثر‘ قسی‘ استبرق‘ دیباج وغیرہ...... یہ مختلف قسم کے کپڑوں کے نام ہیں۔ (جاحی)

بَابُ ۱۰۸۱ فَضْلِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

باب: جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

۱۹۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ اَخِىْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ

۱۹۴۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کے وقت موجود رہے تو اس شخص کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ رہے اس کے دفن کیے جانے کے

قِيْرَاطٌ وَمَنْ مَشٰى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

وقت تو اس شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

۱۹۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَاِنْ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

۱۹۴۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور دفن سے فراغت کے وقت تک ساتھ رہے اس کو دو قیراط برابر ثواب ملے گا اگر اس سے پہلے چلا آئے تو ایک قیراط کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

بَابُ ۱۰۸۲ مَكَانِ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: کسی چیز پر سوار شخص جنازے کے ساتھ کہاں چلے

۱۹۴۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاَخُوْهُ الْمُغِيْرَةُ جَمِيْعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۴۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ چاہے رہے اور نماز (جنازہ) بچہ پر بھی پڑھی جائے۔

بَابُ ۱۰۸۳ مَكَانِ الْمَاشِيْ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: پیدل شخص جنازہ کے ساتھ کس جگہ پر چلے؟

۱۹۴۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهٖ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۴۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی جنازہ کے پیچھے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور بچہ پر بھی نماز پڑھی جائے۔

۱۹۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۹۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

۱۹۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۹۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

وَمَنْصُوْرٌ وَ زِيَادٌ وَ بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَآئِلٍ كُلُّهُمْ زَكَرُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ يَمْشُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ بَكْرٌ وَحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

دیکھا جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

بَابُ ۱۰۸۴ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۹۵۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النِّيْسَا بُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

باب: مُردہ پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

بَابُ ۱۰۸۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۱۹۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِّنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْءً ا وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَآئِشَةُ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلاً وَّخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلاً وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ۔

باب: بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق

۱۹۵۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ انصار کا ایک بچہ آیا۔ یعنی نمازِ جنازہ پڑھنے کیلئے اس کا جنازہ آیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوشی ہو اس کے واسطے کہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے کہ جس نے کسی قسم کی برائی نہیں کی اور نہ یہ بچہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اور کچھ کہتی ہو۔ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے یعنی دنیا میں آنے سے قبل اللہ عزوجل نے مقرر فرما دیا ہے کہ یہ شخص جنت کا مستحق ہے اور یہ شخص دوزخ کا اور پھر دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے ہے؟

بَابُ ۱۰۸۶ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب: بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟

۱۹۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۵۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اورلڑکے پر نماز پڑھی جائے۔

بَابُ ۱۰۸۷ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین کی اولاد

۱۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا جہنم میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر طریقہ سے واقف ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر وہ بچے بالغ ہوتے تو وہ کس طرح کے کام کرتے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جنت میں بھیجے یا دوزخ میں؟

۱۹۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا مشرکین کی اولاد کے حال کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جس وقت اللہ عزوجل نے ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا کہ وہ کس طرح کے عمل کرنے والے تھے۔

۱۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۵: اس حدیث کا مفہوم مندرجہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۵۶: اَخْبَرَنِيْ مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ

۱۹۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جس وقت ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

بَابُ ۱۰۸۸ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

باب: حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم

۱۹۵۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَآءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّىْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلاً ثُمَّ نَهَضُوْا فِىْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهٗ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِىْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۹۵۷: حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ جنگل کا باشندہ تھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ مشرف بااسلام ہوا اور آپ کے ساتھ ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی جس وقت غزوہ ختم ہو گیا یعنی غزوہ میں مسلمانوں کو بکریاں حاصل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کو تقسیم فرمایا اور اس کا بھی حصہ لگایا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا حصہ اس کو دیا۔ وہ ان کے سواری کے جانور چوری کیا کرتا تھا جس وقت اس کا حصہ دینے کے واسطے آئے تو اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تمہارا حصہ ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عطا فرمایا ہے اس نے لے لیا اور اس کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ میں نے دیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس وجہ سے آپ کے ہمراہ نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس وجہ سے کی ہے میری اس جگہ پر (یعنی حلق کی طرف) اشارہ کیا کہ تیر مارا جائے (یعنی غزوہ میں) پھر میرا انتقال ہو جائے اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اللہ عزوجل کو سچا کرے گا تو اللہ عزوجل بھی تم کو سچا کرے گا۔ پھر کچھ دیر تک لوگ ٹھہرے رہے اس کے بعد دشمن سے جنگ کرنے کے واسطے اٹھے اور لڑائی شروع ہوئی۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس شخص کے تیر لگا ہوا تھا۔ اسی جگہ پر اس شخص نے بتلایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس نے سچ کیا۔ یعنی اللہ عزوجل نے مجاہدین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان تمام کو اس نے

سچ کیا۔ تو اللہ عزوجل نے بھی اس کو سچا کیا یعنی اس شخص کی مراد پوری ہوئی یہ شخص شہید ہوا۔ پھر آپ نے اپنے مبارک جبہ کا کفن اس کو دے دیا اور آگے کی جانب رکھا اور اس پر نماز ادا کی تو جس قدر آپؐ کی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا وہ یہ تھا آپؐ فرماتے تھے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے راستہ میں ہجرت کر کے نکلا اور یہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا میں اس بات کا گواہ ہوں۔

١٩٥٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ۔

١٩٥٨: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ایک مرتبہ باہر نکلے پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اُحد کے شہداء پر پھر منبر کی جانب آئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں یعنی قیامت میں تم سے قبل اُٹھ کر تم لوگوں کے واسطے جنت میں داخل ہونے کی تیاری کروں گا اور تم پر گواہ ہوں۔

بَابُ ١٠٨٩ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ

باب: شہداء پر نمازِ جنازہ

١٩٥٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِى اللَّحْدِ قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِىْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوْا۔

١٩٥٩: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے شہداء میں سے دو شہداء (کے جسم کو) جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان دونوں شہیدوں میں سے کون شخص قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ جس وقت لوگ ایک جانب اشارہ فرماتے اس کو قبر میں آگے کی جانب کرتے قبر کی جانب اور پھر ارشاد فرماتے میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم فرمایا ان کے دفن کرنے کا خون لگے ہوئے آپ نے ان پر نماز ادا فرمائی اور ان کو غسل دیا۔

بَابُ ١٠٩٠ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

١٩٦٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَنُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِیِّ

١٩٦٠: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرۂ انور پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّفَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی (یعنی چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا) تب رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو جنون ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو محض ہے (تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟) انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: ان کو سنگسار کیا جائے۔ جب ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف اور اذیت محسوس ہوئی تو وہ بھاگنے لگے۔ لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور سنگسار کیا۔ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے حق میں نیک باتیں کیں اور اس پر نماز (جنازہ) نہیں ادا فرمائی۔

بَابُ ١٠٩١ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

باب: حد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا

١٩٦١: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَفَعَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِىْ بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَآءَ بِهَا فَاَمَرَبِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَتُصَلِّىْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

١٩٦١: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ خاتون اُس وقت حاملہ تھی۔ نبی نے اسکو وارث (سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا: اس کو اچھی طرح سے رکھو جب ولادت ہو جائے تو اس کو میرے پاس لے کر آنا۔ جس وقت اس خاتون کے ہاں ولادت ہوگئی تو اُسکو خدمت نبوی میں حاضر کیا گیا۔ اس خاتون نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (کانوں سے) تاکہ جب سنگسار کیا جائے تو نہ کھلے۔ آپ نے اس خاتون کو پتھروں سے ہلاک کرا دیا۔ پھر نماز پڑھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس خاتون نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر آدمیوں پر وہ توبہ تقسیم کر دی جائے تو البتہ ان سب پر وہ کافی ہو اور کیا (کوئی) اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ کیلئے۔

بَابُ ١٠٩٢ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ يَّحِيْفُ فِىْ وَصِيَّتِهٖ

باب: جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نمازِ جنازہ

۱۹۶۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ سِتَّةً مَّمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوْكِيْهِ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

۱۹۶۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اوران کے علاوہ اور کچھ مال اس شخص کے پاس نہیں تھا یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں پھر اس کے غلاموں کو لایا اور اس کے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا تو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

وصیت سے متعلق ایک ہدایت:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ وصیت کے ذریعہ کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ واضح رہے کہ وصیت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہوتی اور غیر وارث کے حق میں وصیت ترکہ کے تہائی حصہ تک نافذ اور جاری ہوتی ہے اس سے زیادہ میں باطل اور کالعدم ہوتی ہے اور وارث تو صرف اپنے ہی حصہ کا وارث ہوتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتب فقہ مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ ۱۰۹۳ الصَّلٰوةِ عَلٰی مَنْ غَلَّ

باب: جس کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہو اس پر نماز نہ پڑھنا

۱۹۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ اِنَّهٗ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ۔

۱۹۶۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی غزوۂ خیبر میں مارا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس پر نماز ادا کرلو (میں اس پر نماز نہیں پڑھتا) اس شخص نے راہ خدا میں چوری کی ہے۔ جس وقت ہم لوگوں نے اس شخص کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

بَابُ ۱۰۹۴ الصَّلٰوةِ عَلٰی مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: مقروض شخص کی جنازہ کی نماز

۱۹۶۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ

۱۹۶۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری شخص کا جنازہ آیا نمازِ جنازہ کیلئے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے صاحب پر نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا) اس لیے کہ یہ شخص

بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

مقروض ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ قرضہ میرے ذمے ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تو اس اقرار کو مکمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں پورا کروں گا تب آپ نے اس شخص پر نماز پڑھی۔

۱۹۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۶۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ گیا ہے کہ جس سے اس شخص کا قرض ادا کیا جا سکے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو اور ایک انصاری شخص کہ جن کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ لیں' وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے (مطمئن ہو کر) نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۶: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقُوْمِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَاَلَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

۱۹۶۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ پیش ہوا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی نماز جنازہ آپ پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اس شخص کے ذمہ دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کی نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ یہ سن کر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دونوں دینار ادا کروں گا پھر آپ نے اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھ دی اور جس وقت اللہ نے اپنے رسولؐ کو (حالات میں) وسعت (مالِ غنیمت) عطا فرما دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ایک مؤمن پر اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جو کوئی مقروض ہو کر مر جائے تو وہ قرض میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۱۹۶۷: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۹۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی مؤمن وفات کر جاتا اور وہ شخص مقروض ہوتا تو رسول کریم ﷺ یہ دریافت فرماتے کہ یہ شخص اپنے قرض کے مطابق جائیداد چھوڑ گیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دِيْنٌ سَاَلَ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَآءٍ فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دِيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَآءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

ہے؟اگرلوگ کہتے کہ جی ہاں' کچھ چھوڑ گیا ہےتو آپ اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھ دیتے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے کہ مرنے والے کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہےتو آپ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے کہ تم اس پر نماز پڑھ لو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر (دنیا کو) وسیع کر دیا (یعنی مال غنیمت زیادہ حاصل ہو گیا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ پس جو شخص وفات کر جائے مقروض ہو کر تو اس کا قرضہ میرے ذمہ ہےاور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

بَابُ ۹۵ • تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ

باب: جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نمازِ جنازہ سے متعلق احادیث

۱۹۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّيْ عَلَيْهِ۔

۱۹۶۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے ہی تیر سے خود کو ہلاک کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ سے جو انکار فرمایا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بطورِ وعید اور تنبیہ کے ہے ورنہ نمازِ جنازہ ہر ایک مسلمان کی خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار ہو'اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((صلو علی کل برو قا)) یعنی ہر ایک نیک آدمی اور گنہگار کی نماز پڑھو۔

۱۹۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا

۱۹۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خود اپنے کو پہاڑ کے اوپر سے گرا کر ہلاک کر لے تو وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اوپر سے نیچے گرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (اور یہی عمل کرتا رہے گا) اور جو شخص زہر پی کر خود کو ہلاک کر لے تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں ہمیشہ اس کو پیا کرے گا اور جو شخص خود کو کسی لوہے سے قتل کرے (یعنی بندوق' تلوار وغیرہ) تو پھر اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ یہ راوی کا قول

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَيْءٌ خَالِدٌ يَقُوْلُ كَانَتْ حَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَجَابِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

ہے یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اس کے ہاتھوں میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ وہ شخص اس کو پیٹ میں داخل کرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ اس میں رہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو کہ ان کاموں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

بَابُ ١٠٩٦ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

١٩٧٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِيَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّيْ عَلَى ابْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ اِنِّيْ لَوْزِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُّ عَلَيْهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

باب: منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

١٩٧٠: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا اس پر نماز پڑھنے کے واسطے' جس وقت آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی وقد پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں روز ایسی باتیں کہی تھیں (جو کہ کفر اور نفاق کی باتیں تھیں) رسول کریمؐ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اے عمر! تم جانے دو' جب میں نے بہت زیادہ ضد کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو یہ اختیار ہے کہ میں منافقین پر نماز (جنازہ) پڑھوں یا نہ پڑھوں تو میں نے (منافقین پر) نماز پڑھنے کو اختیار کیا اور اگر میں اس بات سے واقف ہوں کہ ستر مرتبہ سے زیادہ مرتبہ مغفرت چاہوں تو اس کی بخشش ہو جائے گی البتہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں۔ (یعنی اللہ عزوجل نے مجھے اختیار دیا اور ''ستر'' اس سے مراد ستر کا عدد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ منافقین کی کبھی مغفرت نہ ہوگی) پھر آپ نے نماز (جنازہ) پڑھی اور واپس تشریف لائے ابھی کچھ ہی وقت گذر رہا تھا کہ سورۂ برات کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ ......﴾ ''اور تم ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو جب وہ مر جائے اور نہ تم اس کی قبر پر کھڑے رہنا کیونکہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا اور وہ گناہگار ہوئے اور گنہگار ہونے کی حالت میں مر گئے'' (تو حضرت عمرؓ کی رائے گرامی اللہ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی) پھر میں نے حیرت اور تعجب کا

اظہار کیا اپنی اس قدر بہادری سے اللہ کے رسول ؐ پر اُس دن اور اللہ اور رسول ؐخوب واقف ہیں (کہ اس میں کیا مصلحت تھی)۔

بَابُ ۱۰۹۷ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَآءَ اِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

۱۹۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نمازِ جنازہ ادا کی۔

۱۹۷۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ بَيْضَآءَ اِلاَّ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ۔

۱۹۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز نہیں ادا فرمائی لیکن خاص مسجد کے اندر۔

بَابُ ۱۰۹۸ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

باب: رات میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

۱۹۷۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَاَةٌ بِالْعَوَالِيْ مِسْكِيْنَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ اِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوْهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَآءُوْا بِهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوْا اَنْ يُوْقِظُوْهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا دَفَنُوْهَا بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءُوْا فَسَاَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوْا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ

۱۹۷۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی میں بیمار ہوئی (عوالی ان بستیوں کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ کے مضافات میں ہیں) جو کہ غریب تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مر جائے تو تم اس کی تدفین نہ کرنا۔ جس وقت تک کہ میں اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھوں۔ وہ خاتون مرگئی تو لوگ اس کو مدینہ منورہ میں نمازِ عشاء کے بعد لے کر حاضر ہوئے رسول کریمؐ کو دیکھا آپ سو گئے تھے' صحابہؓ نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہیں خیال کیا اور اس پر نماز ادا کر کے جنت البقیع میں دفن فرما دیا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو صحابہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کی حالت دریافت کی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اسکی تو تدفین ہوگئی اور ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن اس وقت

نُوقِظَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوْا فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَشَوْا مَعَهٗ حَتّٰى اَرَدْهُ قَبْرَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

آپ سور ہے تھے تو ہم لوگوں نے آپ کا بیدار کرنا برا سمجھا یہ بات سن کر آپ روانہ ہو گئے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی قبر آپ کو دکھلائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی اور تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۰۹۹ الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق

۱۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی تو تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ اس پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہماری صفیں بندھوائیں۔ جس طریقہ سے جنازہ پر صفیں ہوتی ہیں اور اس پر نماز ادا کی۔

۱۹۷۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

۱۹۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی اطلاع اس روز دی کہ جس دن ان کی وفات ہوئی حالانکہ وہ ایک طویل فاصلہ پر واقع ملک میں تھا پھر آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر مصلی کی جانب نکلے اور ان کی صف بندھوائی اور ان پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات کہیں۔

۱۹۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ لَمْ اَفْهَمْهُ كَمَا اَرَدْتُّ۔

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی وفات کی اطلاع دی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

۱۹۷۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ۔

۱۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی مر گیا تم لوگ کھڑے ہو اور ان پر نماز ادا کرو چنانچہ ہم لوگوں نے اس پر دو صفیں باندھیں۔

۱۹۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُوْلُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيِّ۔

۱۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی میں اس دن دوسری صف میں تھا۔

۱۹۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ۔

۱۹۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی تم لوگ اٹھو اور نجاشی پر نماز (جنازہ) ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ان پر صفیں باندھ لیں جس طریقہ سے کہ میّت پر صف باندھتے ہیں اور اس پر نماز ادا کی جس طریقہ سے مُردہ پر نماز پڑھتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۰۰ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ قَآئِمًا

باب: جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۱۹۸۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسْطِهَا۔

۱۹۸۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا پر نماز ادا کی جو کہ زچگی کی حالت میں وفات کر گئی تھی رسول کریم ﷺ اس پر نماز ادا فرمانے کیلئے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۰۱ اِجْتِمَاعِ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ

باب: لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْاَةُ وَرَآءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ۔

۱۹۸۱: حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو انہوں نے لڑکے کو نزدیک رکھا اور اس خاتون کو اس کے پیچھے رکھا اور دونوں پر نماز ادا فرمائی اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ ہی سنت ہے۔

بَابُ ۱۱۰۲ اِجْتِمَاعِ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

۱۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا فَجُعِلَ الرِّجَالُ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَآءُ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ اِمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهٗ زَيْدٌ وُضِعَ جَمِيْعًا وَّالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هِيَ السُّنَّةُ۔

باب: خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا

۱۹۸۲: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ ادا کی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور خواتین کو قبلہ سے پاس کر دیا۔ ان تمام کی ایک صف کی اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا جنازہ اور ان کے ایک لڑکے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور دنوں میں حاکم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور لڑکا امام کے نزدیک رکھا گیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس کو برا خیال کیا تو میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی مسنون ہے۔

۱۹۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى اُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ فِيْ وَسَطِهَا۔

۱۹۸۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اُمّ فلاں (یعنی حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا) پر جو کہ نفاس کی حالت میں وفات کر گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)۔

بَابُ ۱۱۰۳ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۹۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

باب: جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے

۱۹۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اطلاع پہنچائی لوگ ان کے ساتھ نکلے مصلّٰی کی جانب پھر صف باندھی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۵: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی کے باشندوں میں سے بیمار ہوگئی (عوالی ان گاؤں کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ مدینہ منورہ کے اطراف میں ہیں) اور رسول کریم سب سے زیادہ

وَسَلَّمَ اَحْسَنَ شَیْءٍ عِیَادَۃً لِلْمَرِیْضِ فَقَالَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَمَاتَتْ لَیْلاً فَدَفَنُوْھَا وَلَمْ یُعْلِمُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ عَنْھَا فَقَالُوْا کَرِھْنَا اَنْ نُّوْقِظَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! فَاَتٰی قَبْرَھَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا وَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔

مزاج پرسی فرماتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اس خاتون کی وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو اس کی اطلاع کرنا۔ چنانچہ وہ خاتون رات میں وفات کر گئی۔ لوگوں نے اس کی تدفین کر دی اور نبیؐ کو اس کی اطلاع نہیں کی جس وقت صبح ہوگئی تو آپ نے اس کی حالت دریافت فرمائی تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو رات میں جگانا تو آپ اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے' نماز ادا کی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ زَیْدَ بْنِ اَرْقَمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَکَبَّرَ عَلَیْھَا خَمْسًا وَقَالَ کَبَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔

۱۹۸۶: حضرت ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز ادا فرمائی تو پانچ تکبیرات پڑھیں اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۱۰۴ الدُّعَآءِ

باب: دُعاء جنازہ کے بیان سے متعلق

۱۹۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلاً خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَقِہٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَوْ کُنْتُ الْمَیِّتَ لِدُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ الْمَیِّتِ۔

۱۹۸۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ نے یہ دُعا کی اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما دے اور اس کو معاف فرما اور اس کو سلامت رکھ اس عذاب سے اور اس کی بہتر طریقہ سے مہمان نوازی فرما اور اس کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ فرما اور اس کو پانی اور اولے اور برف سے دھو دے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس طریقہ سے صاف کر دے کہ جس طریقہ سے کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کو بدل دے اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کے گناہوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے اور اس شخص کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف اور پاک فرما دے کہ جس طریقہ سے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانہ عطا فرما دے اور اس کو بہترین مقام کی طرف منتقل فرما دے اور اس کو (دُنیاوی بیوی سے) عمدہ بیوی عنایت فرما دے اور اس کو عذاب قبر

سے محفوظ فرما۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریمؐ کی یہ دُعا سن کر میں نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش میں اس مرنے والے شخص کی جگہ ہوتا (تو میں اس عمدہ قسم کی دُعا سے نفع اور برکت حاصل کرتا)

۱۹۸۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكُلَاعِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِيْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ نَجِّهٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۸: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز پڑھتے ہوئے یہ دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ نَجِّهٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَاَيْنَ عَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے حضرت عبید بن خالد سلمی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم فرما دیئے تو ان دونوں میں سے ایک قتل کیا گیا اور دوسرا چند دن کے بعد مر گیا ہم نے اس پر نماز ادا کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا کہا یعنی کیا دُعا مانگی؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اس کے واسطے دُعا مانگی اے خدا اس کو بخش دے اور اے اللہ اس پر رحم فرما دے اے اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کہاں چلی گئی اور اس کا عمل کہاں چلا گیا۔ البتہ دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جیسے آسمان میں اور زمین میں۔ (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح سما سکتے ہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح رہ سکتے ہیں۔

۱۹۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا۔

۱۹۹۰: حضرت ابراہیم بن انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا آپ نمازِ جنازہ میں ارشاد فرماتے: اے خدا! اس کی مغفرت فرمادے اے خدا ہمارے زندہ اور مُردہ اور حاضر اور غائب اور مرد وعورت اور چھوٹے اور بڑے کی مغفرت فرمادے۔

۱۹۹۱: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَّحَقٌّ۔

۱۹۹۱: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ بلند آواز سے۔ یہاں تک کہ ہم کو ان کی آواز سنائی دی جس وقت فراغت ہوگئی تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے اور حق ہے۔

۱۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ تَقْرَاُ قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ حَقٌّ سُنَّةٌ۔

۱۹۹۲: حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو ان کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ جس وقت وہ فارغ ہوگئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم کیا سورت پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں یہ لازم اور مسنون ہے۔

۱۹۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَّقْرَاَ فِی التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ۔

۱۹۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسنون یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے پھر تین تکبیر کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

۱۹۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُوَيْدِ الدِّمَشْقِیِّ الْفِهْرِیِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِیِّ بِنَحْوِ ذٰلِكَ۔

۱۹۹۴: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۱۱۰۵ فَضْلِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ

باب: جس کسی پر ایک سو آدمی نماز ادا کریں

۱۹۹۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيْعِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ عَآئِشَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً يَّشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ قَالَ سَلَّامٌ فَحَدَّثْتُ بِهٖ شُعَيْبُ ابْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ بِهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۹۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مُردہ پر مسلمانوں کا ایک طبقہ نماز پڑھے جو کہ ایک سو تک پہنچ جائے اس کی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اس کی سفارش قبول فرمائے گا۔

۱۹۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ لِّعَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

۱۹۹۶: اس حدیث کا مفہوم گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَآءٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكَّارٍ الْحَكَمُ ابْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو الْمَلِيْحِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ كَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيْطٍ عَنْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِىَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ فَسَاَلْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ۔

۱۹۹۷: حضرت حکم بن فروخ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو ہم لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ اپنی صفوں کو قائم کرو اور تم لوگوں کی (قیامت کے دن) بہترین شفاعت ہوگی۔ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلیط نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر ایک امت نماز (جنازہ) پڑھے تو ان کی سفارش مقبول ہوگی۔ حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالملیح سے دریافت کیا کہ امت کا اطلاق کتنے افراد پر ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: چالیس آدمیوں پر۔

بَابُ ۱۱۰۶ ثَوَابُ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ

باب: جو کوئی نمازِ جنازہ ادا کرے تو اسکا کیا ثواب ہے؟

۱۹۹۸: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۹۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط برابر

سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ فِى اللَّحْدِ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اس کے دفن ہونے تک اس کو دو قیراط کے برابر اجر ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں۔

۱۹۹۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

۱۹۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ہے اور جو کوئی مرنے والے کے دفن ہونے تک موجود رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں ورنہ دنیا کے قیراط کی طرح جو کہ کئی رتی کا ہوتا ہے۔

۲۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مِّنَ الْاَجْرِ۔

۲۰۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان جنازہ کے ساتھ جائے خدا کیلئے اس پر نمازِ جنازہ ادا کرے تو اس شخص کو دو قیراط کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور جو کوئی نماز ادا کر کے واپس آئے دفن سے قبل تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

۲۰۰۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى يُفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ۔

۲۰۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز ادا کرے اور واپس آئے تو اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی شخص جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز ادا کرے پھر بیٹھا رہے یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہو کر اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے اور ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

بَابُ ۱۱۰۷ الْجُلُوْسُ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ

باب: جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟

۲۰۰۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۲۰۰۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

هِشَامٍ وَّالْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدَنَّ حَتّٰی تُوْضَعَ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو اور جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جس وقت جنازہ قبر میں نہ رکھا جائے۔

بَابُ ۱۱۰۸ الْوُقُوْفِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق

۲۰۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُکِرَ الْقِیَامُ عَلَی الْجَنَازَةِ حَتّٰی تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

۲۰۰۳: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ کھڑے رہو جس وقت تک کہ جنازہ دفن نہ کیا جائے پھر انہوں نے فرمایا کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے اس کے بعد بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقُمْنَا وَرَاَیْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

۲۰۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں نے (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ کھڑے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ بیٹھنے لگ گئے۔

۲۰۰۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمْ یُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیْرَ۔

۲۰۰۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے ایک جنازہ میں کہ جس وقت قبر تک پہنچے تو قبر تیار نہیں ہوئی تھی رسول کریم ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے قریب بیٹھ گئے (جیسے کہ) ہم لوگوں کے سروں پر پرندے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ باادب ہو کر خاموش طریقہ سے بیٹھ گئے)۔

بَابُ ۱۱۰۹ مُوَارَةِ الشَّهِیْدِ فِیْ دَمِهٖ

باب: شہید کو خون میں لت پت دفن کرنا

۲۰۰۶: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلٰی اُحُدٍ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَآئِهِمْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ کَلْمٌ وَیُکْلَمُ فِی اللّٰهِ اِلَّا یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَدْمٰی لَوْنُهٗ لَوْنُ الدَّمِ وَرِیْحُهٗ رِیْحُ

۲۰۰۶: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ لپیٹ دو ان کے خون میں (یعنی حضرات شہداء کرام کو) زخم لگے ہوئے اور خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دو کیونکہ کوئی اس قسم کا زخم نہیں ہے کہ جو راہ خدا میں لگا ہے لیکن وہ قیامت کے دن آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون ہوگا اور اس کی خوشبو

الْمِسْكِ۔

مشک کی ہوگی۔

بَابُ ۱۱۱۰ أَيْنَ تُدْفَنُ الشَّهِيْدُ

باب: شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟

۲۰۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّآئِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَيَّةَ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ اُصِيْبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۷: حضرت عبداللہ بن تومعیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ دو مسلمان غزوۂ طائف میں شہید ہو گئے ان کو لوگ اٹھا کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دفن کرنے کا حکم فرمایا جس جگہ پر وہ لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سعید راوی حدیث دور نبوی میں پیدا ہوئے تھے۔

۲۰۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَنَزٍ الْعَتَرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يَرُدُّوْا اِلٰى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوْا قَدْ نُقِلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۲۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا اُحد کے بارے میں حکم فرمایا ان کے گرنے کی جگہ پر لے جانے کا اور لوگ میرے والد کو مدینہ منورہ میں اٹھا کر لے آئے۔

۲۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلٰى فِيْ مَصَارِعِهِمْ۔

۲۰۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو دفن کر دو جو کہ جنگ میں شہید کیے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں۔

بَابُ ۱۱۱۱ مُوَارَاةُ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کی تدفین سے متعلق

۲۰۱۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَاَمَرَنِيْ فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَالِيْ وَذَكَرَ دُعَآءً لَمْ اَحْفَظْهُ۔

۲۰۱۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ سے عرض کیا: آپ کا بوڑھا چچا ابوطالب مر گیا ہے۔ اب ان کو کون آدمی دفن کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر کے واپس آ جاؤ اور تم لوگ کسی قسم کی کوئی نئی بات نہ کرنا چنانچہ میں گیا اور میں ان کو زمین کے اندر چھپا کر واپس آ گیا پھر میں واپس خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے مجھ کو غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے میرے واسطے دُعا فرمائی اور ایک دُعا اس قسم کی بیان فرمائی کہ جو مجھ کو یاد نہیں۔

بَابُ ۱۱۱۲ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

باب: بغلی اور صندوقی قبر سے متعلق

۲۰۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۰۱۱: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تم لوگ میرے واسطے بغلی قبر کھودو اور اینٹ کھڑی کرو جیسی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کی تھی۔

۲۰۱۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۱۲: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس وقت وفات ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ میرے واسطے تم بغلی قبر کھودو اور اس پر اینٹیں کھڑی کر دو جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کیا تھا۔

۲۰۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَنْ حُكَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۲۰۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغلی قبر ہم لوگوں کے واسطے ہے اور صندوقی قبر دوسرے لوگوں کے واسطے ہے۔

بَابُ ۱۱۱۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

باب: قبر گہری کھودنا بہتر ہے

۲۰۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَ اعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ قَالُوْا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ۔

۲۰۱۴: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہر ایک شخص کے واسطے ہمارے واسطے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم قبر کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طریقہ سے کھودو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ (یعنی قبلہ کے نزدیک رکھیں) آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم زیادہ یاد رکھتا ہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میرا والد اس روز تین آدمیوں میں تیسرا تھا جو کہ ایک قبر میں رکھے گئے تھے۔

بَابُ ۱۱۱۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيْعِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ ابْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مَنْ اُصِيْبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِى الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۱۵: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز غزوۂ اُحد ہوا تو متعدد مسلمان شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہو گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبر کھود ڈالو اور اس کو کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو اور جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اس کو آگے بڑھاؤ۔

بَابُ ۱۱۱۵ وَضْعِ الثَّوْبِ فِى اللَّحْدِ

باب: قبر میں ایک کپڑا بچھانے سے متعلق

۲۰۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دُفِنَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ۔

۲۰۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں رکھے گئے ایک لال رنگ کی چادر بچھائی گئی (یعنی لال کملی بچھائی گئی)۔

قبر میں چادر بچھانا:

واضح رہے کہ قبر میں میّت کے نیچے لال رنگ کی چادر وغیرہ بچھانا مسنون نہیں ہے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق رائے سے مذکورہ عمل اختیار کیا گیا بلکہ آپ کے ایک غلام نے مذکورہ بالا چادر بچھائی اور ان غلام نے اس وجہ سے یہ چادر بچھائی کیونکہ وہ چادر مبارک (یعنی کملی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھا کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات ان کو اچھی نہیں لگی کہ کوئی دوسرا شخص وہ چادر مبارک استعمال کرے۔

بَابُ ۱۱۱۶ السَّاعَاتِ الَّتِىْ نُهِىَ عَنْ اِقْبَارِ الْمَوْتٰى فِيْهِنَّ

باب: جن اوقات میں میّت کی تدفین ممنوع ہے

۲۰۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِىَّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّىَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ

۲۰۱۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تین ایسی ساعت (گھڑیاں) ہیں کہ جس میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مُردوں کو گاڑنے سے منع فرماتے تھے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور ایک اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے

الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔

لگے۔

۲۰۱۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ الْقَطَّانُ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَاتَ فَقُبِرَ لَیْلاً وَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّقْبَرَ الْاِنْسَانُ لَیْلاً اِلاَّ اَنْ یُّضْطَرَّ اِلٰی ذٰلِكَ۔

۲۰۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ایک آدمی کا تذکرہ ہوا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک شخص جس کی کہ وفات ہو چکی تھی اور اس کو رات ہی رات میں ایک ناقص قسم کا کفن دے کر دفن کر دیا گیا تھا آپ نے منع فرمایا رات میں دفن کرنے سے لیکن جس وقت کہ ایسی ہی مجبوری ہو۔

بَابُ ۱۱۱۷ دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِی الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

باب: چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

۲۰۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِیْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۱۹: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت غزوہ اُحد کا دن ہوا تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قبر) کھود ڈالو اور اس کو وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو' تین تین افراد کی تدفین کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دفن کرنے میں کس کو مقدم کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ قرآن کریم کا علم رکھتا ہو۔

۲۰۲۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ یَوْمَ اُحُدٍ فَشُکِیَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ احْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا فِی الْقَبْرِ الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۲۰: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غزوۂ احد کے روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ زخمی (شہید) ہو گئے تھے لوگوں نے اس بات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر کھود ڈالو اور قبر وسیع کھود ڈالو اور ایک ایک قبر میں' دو دو تین تین حضرات کی تدفین کرو اور جو قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو تم لوگ اس کو تدفین میں مقدم کرو۔

۲۰۲۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِی الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ احْفِرُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۲۱: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۱۱۸ مَنْ يُّقَدَّمُ

باب: قبر میں تدفین کے وقت کس کو آگے کیا جائے؟

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الدَّهْمَآءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا فَقُدِّمَ۔

۲۰۲۲: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ احد کے دن شہید کیے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (ان کیلئے قبر) کھودو اور قبر کو اچھی طرح سے صاف کرو اور اس میں دو اور تین کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو اور دفن میں اس کو مقدم کرو جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اور میرے والد ماجد (جو کہ ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے تھے) وہ تیسرے تھے اور ان تمام میں وہ ہی قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتے تھے۔

بَابُ ۱۱۱۹ اِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ اَنْ يُّوْضَعَ فِيْهِ

باب: تدفین کے بعد مُردہ کو قبر سے باہر نکالنے سے متعلق

۲۰۲۳: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ فِيْ قَبْرِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۲۰۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ابی کے پاس پہنچے جبکہ وہ قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا وہ قبر سے نکالا گیا پھر اس کو اپنے گھٹنوں پر بٹھلایا اور اپنا (مبارک) تھوک ڈالا اور اپنا (مبارک) کرتہ اس کو پہنایا اور اللہ عزوجل اچھی طرح واقف ہے کہ اس عمل سے آپ کا کیا مقصد تھا؟

۲۰۲۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۲۰۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے واسطے اس کو قبر میں دفن کیے جانے کے بعد قبر سے باہر نکلوایا اور پھر اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اس کو اپنا کرتہ پہنایا۔

خلاصة الباب ☆ واضح رہے کہ عبداللہ بن ابی ایک مشہور منافق شخص تھا اور ایک بدترین قسم کا منافق شخص تھا۔ آپ نے اس کے دفن کرنے کے بعد قبر سے باہر نکلوا کر مذکورہ جو عمل فرمایا اس کی حکمت کا علم اللہ عزوجل ہی کو ہے اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۱۲۰ اِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ

باب: مُردہ کو تدفین کے بعد قبر سے نکالنے

بَعْدَ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ

سے متعلق

٢٠٢٥: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطِبْ قَلْبِيْ حَتّٰى اَخْرَجْتُهٗ وَدَفَنْتُهٗ عَلٰى حِدَةٍ۔

٢٠٢٥: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد اور ایک اور آدمی قبر میں رکھے گئے میرا دل خوش نہ ہوا میں نے اس کو نکال کر اس کو علیحدہ دفن کیا۔

بَابُ ١١٢١ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث

٢٠٢٦: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ خَارِجَةَ بنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاٰى قَبْرًا جَدِيْدًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذِهٖ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَتْ ظُهْرًا وَاَنْتَ صَائِمٌ نَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُوْقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوْتُ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلٰوتِيْ لَهٗ رَحْمَةٌ۔

٢٠٢٦: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ایک دن آپ نے ایک تازہ قبر دیکھی آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا تھے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں خاتون ہے فلاں لوگوں کی باندی۔ آپ نے اس کی شناخت فرمائی۔ دوپہر میں اس کی وفات ہوگئی اس وقت آپ نے روزہ رکھ رکھا تھا اور آپ سو رہے تھے۔ ہم نے آپ معلوم کو بیدار کرنا مناسب محسوس نہ کیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر فرمائی اور پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص وفات کرے تو مجھ کو اطلاع کرنا کیونکہ میری نماز اس کے واسطے رحمت ہے۔

٢٠٢٧: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيْ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ خَلْفَهٗ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

٢٠٢٧: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے نقل کیا جو کہ ایک قبر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا تھا آپ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کون آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

٢٠٢٨: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ اَنْبَاَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفَّ اَصْحَابُهٗ خَلْفَهٗ قِيْلَ

٢٠٢٨: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۲۰۲۹: اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ۔

۲۰۲۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر اس کی تدفین کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الرُّكُوْبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق

۲۰۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ وَيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهٗ۔

۲۰۳۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن ابو دحداح کے جنازہ کے ساتھ نکلے جس وقت واپس آنے لگے تو ایک گھوڑا برہنہ پشت (بغیر زین) کا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔

بَابُ ۱۱۲۳ الزِّيَادَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر کو بلند کرنے سے متعلق

۲۰۳۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ اَوْ يُجَصَّصَ زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ۔

۲۰۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا اور قبر میں زیادتی کرنے سے منع فرمایا یا اس پر کانچ لگانے سے یا اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

خلاصة الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ نے گنبد وغیرہ قبر پر تعمیر کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اس طرح سے اس کو اونچا کرنے اور اس پر کانچ شیشہ وغیرہ لگانے اور اس پر یادگار تحریر وغیرہ جیسے قبر پر کتبہ وغیرہ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ ۱۱۲۴ الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا

۲۰۳۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ اَوْ يُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا اَحَدٌ۔

۲۰۳۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کانچ لگانے سے یا اس پر تعمیر بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۱۲۵ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں پر کانچ لگانے سے متعلق

۲۰۳۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔

۲۰۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کا نچ لگانے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۱۱۲۰ تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ

باب: اگر قبر اُونچی ہوتو اسکو منہدم کر کے برابر کرنا کیسا ہے؟

۲۰۳۴: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَیٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِهَا۔

۲۰۳۴: حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہاں پر ہمارے ایک ساتھی کی وفات ہوگئی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا ان کی قبر برابر کی گئی پھر بیان کیا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۰۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا صُوْرَةً فِیْ بَیْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا۔

۲۰۳۵: حضرت ابو ہیاج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: میں تم کو اس کام پر نہ روانہ کروں کہ جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو روانہ فرمایا تھا کہ کوئی بھی قبر اونچی نہ چھوڑوں لیکن اس کو برابر کر دوں۔ کوئی بھی تصویر کسی مکان میں نہ دیکھوں مگر اس کو روند ڈالوں اور مٹا دوں۔

بَابُ ۱۱۲۷ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: زیارتِ قبور سے متعلق احادیث

۲۰۳۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَالَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔

۲۰۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے لیکن اب تم لوگ زیارت قبور کر سکتے ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھنے سے اب جس جگہ تک دل چاہے رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو کھجور کے رکھنے سے منع کیا تھا کہ کسی برتن میں کھجور نہ بھگونا علاوہ مشک کے اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے اس کو بھگو دو اور تم لوگ پی لو لیکن نشہ لانے والی چیز نہ ہو۔

۲۰۳۷: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ سُبَیْعٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ

۲۰۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے کہ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم لوگ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِىْ اِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ اَنْ لَّا تَنْتَبِذُوْا فِى الظُّرُوْفِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوْا فِيْمَا رَاَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَّنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

کھاؤ اور کھلاؤ اور جس قدر دل چاہے تم اس کو جمع کر لو جس قدر تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو نبیذ بنانے سے منع کیا تھا چند برتنوں میں مرتبان اور کھجور کے تونبے میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اور ہرے رنگ کے روغن والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے نبیذ بنا لو لیکن تم لوگ ہر ایک اس شے سے بچو جو کہ نشہ لانے والی ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا زیارتِ قبور سے کہ جس شخص کا دِل چاہے قبروں کی زیارت کرے لیکن زبان سے بُری بات نہ کہے۔

بَابُ ١١٢٨ زِيَارَةِ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

باب: کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق

٢٠٣٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ وَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَنْ اَسْتَغْفِرَلَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِىْ وَاسْتَاْذَنْتُ فِىْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِىْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّمَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔

٢٠٣٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو رونے لگ گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی رونے لگے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کے واسطے دُعا کرنے کی اجازت مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت نہیں مل سکی (کیونکہ اللہ عزوجل مشرکین کی مغفرت نہیں فرمائے گا) پھر میں نے ان کی قبر پر حاضری کی دُعا مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت مل گئی تو تم لوگ بھی زیارتِ قبور کیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور موت کو یاد دلاتی ہے۔

بَابُ ١١٢٩ النَّهْىِ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

باب: اہلِ شرک کیلئے دُعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق

٢٠٣٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ فَقَالَ اَىْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

٢٠٣٩: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جس وقت (آپ کے چچا) ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں پر ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیہ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! تم ''لا الٰہ الا اللہ'' کہو اس جملہ کی وجہ سے میں تمہارے واسطے بارگاہ الٰہی میں حجت کروں گا (سفارش کی کوشش کروں گا) اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو؟ پھر وہ دونوں ان سے

عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهٖ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ۔

گفتگو کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ابوطالب کی زبان سے آخری جملہ یہ نکلا کہ میں تو عبدالمطلب کے ہی دین پر قائم ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے واسطے اس وقت تک دُعا مانگوں گا کہ جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی اس پر آیت: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا......﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ''نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے انکو مشرکین کے واسطے دُعا نہیں مانگنا چاہیے'' اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ یعنی ''تم جس کو چاہے راہ ہدایت پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لا سکتا ہے۔''

۲۰۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ۔

۲۰۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سنا وہ آدمی دُعا مانگا کرتا تھا اپنے والدین کیلئے جو کہ مشرک تھے۔ میں نے کہا: تم کیا دُعا کرتے ہو ان کیلئے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے کہا: ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے دُعا مانگی ہے یعنی آذر کے واسطے حالانکہ وہ مشرک تھا۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے جو دُعا مانگی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس وجہ سے کہا تھا: ﴿لَاَسْتَغْفِرَنَّ﴾ میں تمہارے واسطے دُعا مانگوں گا جس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ خدا کا دشمن تھا تو وہ اس سے بیزار اور علیحدہ ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۳۰ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

باب: مسلمانوں کے واسطے دُعا مانگنے کا حکم

۲۰۴۱: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ هُوَ عِنْدِيْ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

۲۰۴۱: حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا کہ میں تم سے اپنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت عرض کروں ہم نے کہا کہ جی ہاں ضرور بیان کرو۔ انہوں نے کہا کی ایک مرتبہ میری آپ کی باری والی رات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے میری کروٹ لی اور دونوں جوتے اپنے پاس رکھ لیے اور آپ نے اپنی مبارک چادر کا بستر بچھایا پھر نہیں ٹھہرے لیکن اس قدر

وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلاَّ رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّىْ قَدْ رَقَدْتُّ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَآءَهٗ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِىْ فِىْ رَاْسِىْ وَ اخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِىْ وَانْطَلَقْتُ فِىْ اِثْرِهٖ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَاَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهٗ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلاَّ اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَآئِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لاَ قَالَ لَتُخْبِرِنِّىْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّى اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ فَاَخْبَرْتُهٗ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِىْ رَاَيْتُ اَمَامِىْ قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِىْ فِىْ صَدْرِىْ لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِىْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِىْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَىَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِىْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَيْتُهٗ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِىْ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰتِىَ الْبَقِيْعَ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِىْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاَحِقُوْنَ۔

کہ آپ کو خیال ہوا کہ میں سوگئی پھر آپ نے خاموشی سے جوتے پہن لیے اور خاموشی سے چادر اٹھائی پھر خاموشی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے نکل گئے میں نے بھی یہ حالت دیکھ کر اپنے سر میں کرتہ ڈالا اور سر پر دوپٹہ ڈالا اور تہہ بند باندھا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ قبرستان بقیع پہنچ گئے وہاں پر جا کر آپ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر واپس آئے میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی سے روانہ ہوئے میں بھی جلدی ہی چل پڑی۔ پھر آپ دوڑ پڑے میں بھی دوڑی' پھر آپ اور زیادہ زور سے دوڑے۔ چنانچہ میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے قبل گھر پہنچ گئی۔ لیکن میں لیٹی ہی رہی تھی کہ اس دوران آپ تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا اے عائشہ ؓ تمہارا سانس پھول گیا ہے اور تمہارا پیٹ اوپر کی جانب اٹھ گیا ہے (جس طریقہ سے کہ کسی دوڑنے والے شخص کی حالت ہوتی ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے کہہ دو ورنہ جو ذات کہ تمام باریک سے باریک بات کا علم رکھتا ہے (یعنی اللہ عزوجل) مجھ سے کہہ دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں یہ سبب اور ذریعہ ہے اور میں نے تمام حال بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں آپ نے میرے سینہ میں ایک گھونسہ مارا جس سے مجھ کو صدمہ ہوا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ خدا اور اس کا رسول ﷺ تم پر ظلم کرے گا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے یہ دل میں یہ خیال کیا کہ آپ خفیہ طریقہ سے کسی دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں اس وجہ سے میں ساتھ ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے کیا بات پوشیدہ رکھیں گے اللہ عزوجل نے آپ کو بتلایا ہے کہ میرے قلب میں یہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل ؑ میرے پاس تشریف لائے جس وقت تم نے دیکھا لیکن اندر تشریف نہ لائے اس وجہ سے کہ تم کپڑے اتار چکی

تھیں۔ انہوں نے مجھ کو تم سے خفیہ ہو کر مجھ کو آواز دی میں نے بھی ان کو جواب دیا۔ تم سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تم سو گئی اور مجھ کو تمہارا بیدار کرنا برا محسوس ہوا اور مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تم تنہا پریشان نہ ہو۔ بہر حال حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو قبرستان بقیع میں جانے کا حکم دیا اور وہاں کے لوگوں کے واسطے دُعا مانگنے کا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں کس طریقہ سے کہوں (جس وقت میں (قبرستان) بقیع جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو: السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ۔

۲۰۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِیْ بَرِيْرَةَ تَتْبَعُهٗ فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَوَقَفَ فِیْ اَدْنَاهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ فَلَمْ اَذْكُرْ لَهٗ شَيْئًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَيْهِمْ۔

۲۰۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر آپ باہر نکلے میں نے اپنی باندی بریرہ سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلی گئی حتیٰ کہ آپ (قبرستان) بقیع میں پہنچے اور وہاں پر جس قدر اللہ عزوجل کو منظور تھا کھڑے رہے پھر واپس آئے تو وہ باندی بریرہ آگے آئی اور مجھ سے نقل کیا کہ میں نے کچھ نہیں کہا جس وقت صبح کا وقت ہوا تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں بقیع والوں کی جانب دُعا کرنے کے واسطے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُوْنَ غَدًا اَوْمُوَاكِلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

۲۰۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس وقت ان کے گھر کی ہوئی تو آپ پچھلی رات کو (قبرستان) بقیع کی جانب نکلتے اور فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ''سلام ہے اے گھر مسلمانوں کے اور ہم تم وعدہ دیئے گئے ہیں اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملاقات کرنے والے ہیں اے خدا بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما دے۔''

۲۰۴۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۴۴: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قبور پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ آخر تک۔ یعنی اے مؤمن تمہارے اوپر سلام ہے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَافَرَطٌ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

مسلمانوں تم پر سلام ہے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہے اللہ چاہے تو ہم تم سے ملاقات کریں گے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اللہ عزوجل سے سلامتی چاہتا ہوں تم لوگوں کے واسطے اور اپنے واسطے۔

۲۰۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ۔

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بادشاہ نجاشی کی وفات ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کی مغفرت کیلئے دُعا مانگو۔

۲۰۴۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

۲۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اس دن دی کہ جس دن اس کی وفات ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دُعا کرو۔

بَابُ ۱۱۳۱ التَّغْلِيْظِ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبور پر چراغ جلانے کی وعید سے متعلق

۲۰۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

۲۰۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین پر لعنت فرمائی جو قبور کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی کہ جو کہ قبور کو مساجد بنائیں (یعنی قبور پر سجدہ کریں) اور وہاں پر چراغ روشن کریں۔

باب ۱۱۳۲ التَّشْدِيْدِ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبور پر بیٹھنے کی برائی سے متعلق

۲۰۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تَحْرِقَ

۲۰۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے میں سے کوئی شخص آگ کے شعلہ پر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قبور پر بیٹھے۔

ثِيَابَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

۲۰۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ۔

۲۰۴۹: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبروں پر نہ بیٹھو۔

بَابُ ۱۱۳۳ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

باب: قبور کو مسجد بنانے سے متعلق

۲۰۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ۔

۲۰۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قوم پر اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی کہ جس نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنالیا۔

۲۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ عَنْ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۲۰۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنا لیا۔

بَابُ ۱۱۳۴ كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

باب: سبت کے بنے ہوئے جوتے قبرستان پہن کر جانے کی کراہت

۲۰۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ اَنَّ بَشِيْرَ بْنَ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ

۲۰۵۲: حضرت بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر کے پاس سے گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی برائی اور شر سے محفوظ ہو گئے اور آگے چلے گئے' پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گذرے تو ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بڑی بھلائی سے محروم رہے اور آگے چلے گئے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی سبتی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

چل رہا ہے تو آپ نے فرمایا اے سبتی جوتے والے ان کو نکال ڈال۔

جوتہ پہن کر قبرستان جانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں سبت سے بنے ہوئے جوتے پہن کر قبرستان جانے کو مکروہ فرمایا ہے واضح رہے کہ سبت (سین کے زیر کے ساتھ) گائے کے چمڑے کو کہا جاتا ہے جو کہ دباغت کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے اور اس کے بال کھال سے صفائی کر کے الگ کر لیے جاتے ہیں اس خیال سے کہ ان میں ناپاکی نہ لگی ہو یا قبور کی حرمت رکھنے کے خیال سے بہر حال مذکورہ قسم کے جوتے پہن کر قبور کے درمیان چلنا ممنوع ہے۔

بَابُ ۱۱۳۵ التَّسْهِيْلُ فِيْ غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

۲۰۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

باب: سبتی کے علاوہ دوسری قسم کے جوتوں کی اجازت

۲۰۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتے کی آواز سنتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۶ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ

۲۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا۔

باب: قبر کے سوال سے متعلق

۲۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن ہوتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے (منکر نکیر) اس شخص کے نزدیک آتے ہیں' اس کو بٹھلاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ مؤمن کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھو۔ پھر اللہ عزوجل نے اس کے عوض جنت میں تجھ کو ٹھکانہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ مؤمن دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۷ مَسْأَلَةِ الْكَافِرِ

۲۰۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا خَیْرًا مِّنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَیُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَهٗ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ ضَرْبَةً بَیْنَ اُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرُ الثَّقَلَیْنِ۔

باب: کافر سے قبر میں سوال و جواب

۲۰۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تو ان صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو جو مؤمن آدمی ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنی جگہ دوزخ میں۔ اللہ عزوجل نے تم کو اس کے عوض وہ ٹھکانہ عطا فرمایا کہ جو کہ اس سے بہتر ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دونوں ٹھکانہ کو دیکھتا ہے۔ لیکن کافر اور منافق شخص جو ہوتا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے کہ میں واقف نہیں جیسا کہ لوگ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے اپنی سمجھ بوجھ سے معلوم کر لیا نہ قرآن کریم کی تلاوت کی پھر اس پر ایک مار لگائی جاتی ہے۔ اسکے بعد دونوں کان کے درمیان میں اور وہ شخص ایک زبردست چیخ مارتا ہے جس کو قریب والے لوگ سنتے ہیں علاوہ انسان اور جن کے۔

بَابُ ۱۱۳۸ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ

۲۰۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسٌ وَسُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوْا اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّیَ مَاتَ بِبَطْنِهٖ فَاِذَا هُمَا یَشْتَهِیَانِ اَنْ یَكُوْنَا شُهَدَا جَنَازَتَهٗ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَقْتُلْهُ بَطْنُهٗ فَلَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلٰی۔

باب: جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو جائے؟

۲۰۵۶: حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سلیمان صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ فلاں آدمی پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو گیا ہے ان دونوں صحابہ نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش اس شخص کے جنازہ میں ہم لوگ شرکت کرتے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جس کسی کو اس کا پیٹ (تکلیف سے) ہلاک کر دے تو اس کو عذاب قبر نہ ہوگا۔

بَابُ ۱۱۳۹ الشَّهِيْدِ

باب: شہید کے متعلق

۲۰۵۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهٖ فِتْنَةً۔

۲۰۵۷: حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت ہے (یعنی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مطلب ہے وہ فرمان یہ ہے کہ) تمام مسلمانوں کی قبر میں آزمائش کی جاتی ہے یعنی ان کو عذاب ہوتا ہے لیکن شہید کی آزمائش نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش کافی ہے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حضرات شہداء کرام کی آزمائش دنیا ہی میں کر لی گئی اس طرح سے کہ انہوں نے سروں پر تلوار وغیرہ کے زخم کھا چکے اور انہوں نے راہ خدا میں جان تک قربان کر دی پھر اب دوسری مرتبہ ان کی آزمائش کی کیا ضرورت ہے؟

۲۰۵۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنَ وَالْمَبْطُوْنَ وَ الْغَرِيْقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۵۸: حضرت صفوان بن اُمیہ نے کہا کہ مرض طاعون (وبا) اور پیٹ کے مرض میں مرجانا اور پانی میں غرق ہو کر مرنا اور کسی خاتون کا بچہ کی ولادت کی تکلیف میں فوت ہونا اس کا شہید ہونا ہے۔ حضرت تیمی جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سے یہ حدیث حضرت ابوعثمان نے کئی مرتبہ نقل کی اور ایک مرتبہ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا۔

بَابُ ۱۱۴۰ ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهٖ

باب: قبر کے میّت کو دبانے سے متعلق

۲۰۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔

۲۰۵۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ وہ شخص ہے جس کے مرنے سے عرش الٰہی ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے لیکن اس کی قبر نے ایک مرتبہ اس کو دبایا اس کے بعد پھر وہ عذاب ختم ہو گیا۔

۲۰۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۶۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت

الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......﴾ یعنی اللہ عزوجل مؤمنین کو دنیا اور آخرت میں ٹھیک بات پر قائم رکھے گا فرمایا گیا ہے یہ آیت کریمہ عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۲۰۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّىَ اللّٰهُ وَدِيْنِىْ دِيْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔

۲۰۶۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) آخر تک عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی مرنے والے سے سوال ہوگا کہ تیرا پروردگار کون ہے اور کون تیرا پیغمبر ہے وہ کہے گا کہ میرا پروردگار اللہ عزوجل ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیغمبر سے ہی مراد ہے۔ اس آیت کریمہ سے اللہ عزوجل مؤمنین کو ٹھیک بات پر دنیا اور آخرت میں ثابت رکھے گا اللہ عزوجل ان کے قلوب کو مضبوط کر دے گا (اور کفار گھبرا جائیں گے)

۲۰۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا قَالُوْا مَاتَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا: اس شخص کا کب انتقال ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: دورِ جاہلیت میں اس شخص کا انتقال ہوا ہے آپ خوش ہوئے یہ بات سن کر (مرنے والا مسلمان نہیں ہے) پھر آپ نے فرمایا: اگر تم نہ گھبراتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ تم کو عذابِ قبر سنا دے۔

۲۰۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَوْنُ بْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِىْ قُبُوْرِهَا۔

۲۰۶۳: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد نکلے کہ ایک آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔ (نعوذ باللہ)

بَابُ ۱۱۴۱ اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذابِ قبر سے پناہ سے متعلق

۲۰۶۴: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

۲۰۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ...... یعنی اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

سے۔

۲۰۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۶۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِیْ يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّیْ اَیْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَا ذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اس فتنہ کے بارے میں بیان فرمایا جو کہ انسان کو قبر میں ہوتا ہے آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تو اہلِ اسلام نے عذاب قبر کے بارے میں سن کر ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم نہ سمجھ سکی جس وقت ان کی چیخ میں افاقہ ہوا تو میں نے ایک صاحب سے عرض کیا جو کہ میرے پاس ہی موجود تھا کہ اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا اس نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اُوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم لوگ قبر میں آزمائش کئے جاؤ گے قریب قریب اُس آزمائش کے جو کہ دجال کے سامنے ہوگی۔

۲۰۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دُعا اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں۔ جس کا مطلب وترجمہ اس طرح سے ہے کہ اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۲۰۶۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ عورت کہنے لگی کہ قبر میں تمہارا امتحان لیا جائے گا

وَسَلَّمَ وَعِنْدِی امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَهِیَ تَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِیَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

یعنی تم لوگ قبر میں آزمائے جاؤ گے یہ بات سن کر آپ گھبرا گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہودی کی آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم کئی رات تک کھڑے رہے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ تم لوگوں کی قبر میں آزمائش کی جائے گی پھر میں نے سنا کہ آپ پناہ مانگا کرتے تھے عذابِ قبر سے۔

۲۰۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْنُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی قُبُوْرِكُمْ۔

۲۰۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے (عذابِ قبر سے پناہ کے ساتھ ساتھ) مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے اور آپ نے فرمایا: قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُوْدِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

۲۰۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز ایک یہودی عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے اس یہودی عورت کو کچھ دے دیا۔ اس پر اس یہودی عورت نے کہا کہ خدا تعالیٰ تم کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ بات سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے کہ جس کو جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَتَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ قَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا

۲۰۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی خواتین آئیں اور انہوں نے کہا کہ اہلِ قبور عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوا ان کو سچا کرنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی خواتین آئی تھیں وہ کہتی تھیں کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا بے شک ان کو عذاب ہوتا ہے اس طرح کا کہ تمام جانور اس کو سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ہر ایک نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگا

تَسْمَعُهُ الْبَهَآئِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ عَلٰى صَلٰوةٍ اِلاَّ تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کرتے تھے۔

بَابُ ۱۱۴۲ وَضْعِ الْجَرِيْدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق احادیث

۲۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَآئِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِالْمَدِيْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا اَوْ اِلٰى اَنْ يَّيْبَسَا۔

۲۰۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ وہاں پر دو آدمیوں کی گفتگو سنی کہ جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے قطرات سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا وہ شخص تھا جو کہ چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک شاخ منگائی اور ان کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس طریقہ سے کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے جس وقت تک کہ یہ شاخیں خشک نہ ہوں۔

۲۰۷۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ قَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَفِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔

۲۰۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبور کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے (لوگوں کے اعتبار سے) اور کچھ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تازہ شاخ حاصل فرمائی اور اس کے دو ٹکڑے فرمائے پھر ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس طریقہ سے کس وجہ سے کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے کہ (دو شاخ کو قبر پر لگانے کی وجہ سے) ان قبر والوں کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے۔

۲۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ

۲۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کی وفات ہو جاتی ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کو دکھلایا جاتا ہے اگر

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةَ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةَ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وہ شخص جنتی ہوتا ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے روز اٹھا لے۔

۲۰۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے پس اگر وہ شخص اہلِ جنت میں سے ہے تو جنت میں ہے اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو وہ شخص دوزخ والوں میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

۲۰۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو اس کا صبح و شام ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے اگر وہ شخص جنت والوں میں سے ہے تو جنت میں اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ وہ شخص کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

بَابُ ۱۱۴۳ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب: اہلِ ایمان کی رُوحوں سے متعلق احادیث

۲۰۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۷: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی جان جنت کے درختوں پر پرواز کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

۲۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے وہ حضرات اہلِ بدر کا

ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ ...... فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مُصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا تِيْكَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

تذکرہ فرمانے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو کفار کے قتل کیے جانے کی جگہ دکھلائی اور فرمایا کہ یہ فلاں کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں شخص کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے اگر خدا چاہے کل۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی ہر ایک کافر و مشرک اپنی مقررہ جگہ پر قتل کیا گیا) ان تمام کو ایک کنوئیں میں ڈالا اسکے بعد نبیؐ تشریف لائے اور پکارا اے فلاں کے بیٹے اے فلاں کے بیٹے! تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے حاصل کر لیا (یعنی تم کو عذاب ہو رہا ہے یا نہیں؟) اور میں نے تو اپنے پروردگار کا وعدہ حاصل کر لیا ہے (یعنی ہم کو تو کامیابی اور کامرانی حاصل ہو گئی ہے) حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان لوگوں سے کلام کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

۲۰۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِيْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَ يَا شَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتُنَادِيْ قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوْا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا۔

۲۰۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں نے رات میں غزوۂ بدر کے کنوئیں پر سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آواز دے رہے تھے اے ابوجہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف کیا تم نے وہ پا لیا جو تمہارے پرودگار نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے وہ حاصل کر لیا جو میرے پروردگار نے وعدہ کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو کہ مرنے کے بعد بوسیدہ ہو گئے اور سڑ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ان لوگوں سے زیادہ میری گفتگو نہیں سن سکتے لیکن یہ لوگ جواب دینے کی قوت نہیں رکھتے۔

۲۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ الْاٰنَ مَا اَقُوْلُ لَهُمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم نے وہ سچ اور واقعہ کے مطابق حاصل کیا کہ جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ فرمایا تھا فرمایا: کہ یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بھول ہو گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا تھا وہ اب واقف ہیں

وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَاَتْ قَوْلَهٗ اِنَّكَ تَسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْآيَةَ۔

کہ جو میں نے ان سے بیان کیا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ......﴾

۲۰۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِیْ آدَمَ وَفِیْ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

۲۰۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انسانوں کے جسم کو زمین کھا جاتی ہے علاوہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے کہ انسان اسی سے پیدا کیا گیا اور پھر اس میں جوڑا جائے گا۔

۲۰۸۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كَذَّبَنِی ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يُكَذِّبَنِیْ وَشَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّشْتِمَنِیْ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اِنِّیْ لَا اُعِيْدُهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ وَلَيْسَ آخِرُ الْخَلْقِ بِاَعَزَّ عَلَیَّ مِنْ اَوَّلِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِیْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

۲۰۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ انسان نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو اس طریقہ سے کرنا لازم (اور مناسب نہ تھا) اور انسان نے مجھ کو گالی دی اور اس کو اس طرح سے کرنا لازم نہیں تھا تو انسان کا مجھ کو جھوٹا قرار دینا تو یہ ہے کہ وہ یہ بات کہتا ہے کہ میں اس کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کروں گا جس طریقہ سے کہ اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور دوسری مرتبہ کی پیدائش پہلی مرتبہ کی پیدائش سے میرے واسطے مشکل نہیں ہے اور انسان کا مجھ کو گالی دینا یہ ہے کہ وہ (عیسائی) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک بیٹا ہے حالانکہ میں تنہا ہوں کسی کا محتاج نہیں ہوں' نہ مجھ سے کسی کی ولادت ہوئی اور نہ میری کسی سے ولادت ہوئی اور میری برابری کا کوئی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ربّ واحد و یکتا ہے' وہ طاقتور ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ہی اس کو کوئی کمزوری لاحق ہے کہ وہ بیٹے کا محتاج ہو جائے۔ (جامی)

۲۰۸۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهٖ حَتّٰى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ

۲۰۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے بہت زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا تھا جس وقت وہ شخص مرنے لگ گیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو پہلے تو آگ میں جلانا اور پھر مجھ کو پیس دینا۔ پھر میری مٹی کو کچھ تو ہوا میں اڑا دینا اور کچھ دریا میں ڈال دینا کیونکہ اللہ مجھ پر قدرت والا ہو گا تو اس طرح سے

فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَاللّٰهُ عَلَیَّ لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ فَفَعَلَ اَهْلُهٗ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّمَا اَخَذْتَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

مجھ کو عذاب میں مبتلا کریگا۔ ویسا کسی مخلوق کو نہیں کرے گا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرنے کے بعد اسی طرح سے کیا۔ اللہ نے ہر ایک چیز کو جس نے کہ اس کا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور زمین اور ہوا کو حکم فرمایا جو تم نے لیا ہے تم اس کو حاضر کرو یہاں تک کہ وہ شخص مکمل ہو کر (جسمانی اعتبار سے) اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس وقت اس سے اللہ عزوجل نے باز پرس کی تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ نے اس شخص کی مغفرت فرما دی۔

۲۰۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ اِذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنْ یَّقْدِرْ عَلَیَّ لَمْ یَغْفِرْلِیْ قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوْحَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ .... قَالَ یَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَاللّٰهُ لَهٗ۔

۲۰۸۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے پہلے ایک آدمی اپنے کاموں کو برا سمجھتا تھا جس وقت اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا (وصیت کی) کہ جس وقت میری وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو آگ میں جلا دینا پھر مجھ کو (میرے جسم کو) خوب پیس کر آٹا بنا دینا۔ اس کے بعد دریا میں پھینک دینا کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے (گناہوں کی وجہ سے) میری گرفت کر لی تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں کرے گا (اس کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا) اس کے متعلقین نے اسی طرح سے کیا۔ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اس شخص کی روح کو پکڑ لو پھر اللہ عزوجل نے اس شخص سے دریافت کیا: تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا: تیرے خوف کی وجہ سے اے میرے مولیٰ میں نے یہ عمل کیا ہے۔ بہر حال اللہ عزوجل نے اس شخص کی مغفرت فرما دی۔

خلاصۃ الباب ☆ المؤمن بین الخوف والرجاءً۔ یعنی مؤمن تو خوف اور اُمید کے درمیان ہوتا ہے کہ اپنے رب سے نہ تو مایوس ہوتا ہے اور نہ ربّ کی رحیمیت کو اپنی بے عملی کا ذریعہ بنا ڈالتا ہے بلکہ جس قدر استطاعت رب نے دی ہوئی ہے اپنے رب کی راہ میں جان و مال کھپا دیتا ہے اور اسی راہ پر جان اپنے ربّ کے حضور پیش کر ڈالتا ہے۔

بَابُ ۱۱۴۴ الْبَعْثِ

باب: قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق

۲۰۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ

۲۰۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے فرماتے تھے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

تم لوگ اللہ عزوجل سے ننگے پاؤں' ننگے جسم اور بغیر ختنہ کی حالت میں ملاقات کرو گے۔

۲۰۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِى الْمُغِيْرَةُ ابْنُ النُّعْمَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَاَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ۔

۲۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ جسم' بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ﴾ جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا اسی طرح سے دوسری مرتبہ پیدا کریں گے۔

۲۰۸۷: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْدِىُّ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ۔

۲۰۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اٹھیں گے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کی شرم گاہوں کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اپنی فکر میں ہوگا (یعنی نفسانفسی کا عالم ہو گا) تو کوئی شخص کسی دوسرے کی شرم گاہ نہ دیکھے گا۔

۲۰۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔

۲۰۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قیامت کے دن) جمع کیے جاؤ گے ننگے پاؤں' ننگے جسم اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کا خیال کہاں ہو گا میدانِ حشر کی پریشانیاں زبردست ہوں گی۔

۲۰۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ اَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ

۲۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ان میں سے بعض لوگ تو شوق میں بھرے ہوں گے (یعنی ان میں جنت کا شوق غالب ہوگا اور بعض لوگ دوزخ سے) ڈرتے ہوں گے وہ لوگ ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کر لے گی جہاں پر وہ دن میں ٹھہریں گے ان لوگوں کے ساتھ ٹھہر جائے

مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔

گی اور جس جگہ وہ رات میں ٹھہریں گے ان کے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ صبح کو ٹھہرے گی تو انکے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ شام کو ٹھہرے گی آگ بھی انکے ساتھ شام کریگی۔

۲۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجٌ حَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَ فَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔

۲۰۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سچے اور سچے کہے گئے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ عزوجل ان پر رحمت نازل فرمائے اور سلام نازل فرمائے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگ تین قسم کے ہوں گے ایک طبقہ تو سوار ہوگا جو کہ کھاتے اور لباس (پہنتے جائیں گے) اور دوسرے طبقہ کو فرشتے ان کے چہروں کو اُلٹا کر کے ان کو دوزخ کی جانب گھسیٹ لیں گے اور ان کو دوزخ کی جانب لے کر جائیں گے اور تیسرا طبقہ وہ ہوگا جو کہ پاؤں سے چلے گا اور دوڑے گا اللہ عزوجل سواریوں پر آفت ڈال دے گا ان کو سواری نہ مل سکے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے عوض میں دے دے گا لیکن ان کو اونٹ نہیں ملے گا۔

بَابُ ۱۱۴۵ ذِكْرِ اَوَّلِ مَنْ يُّكْسٰى

باب: سب سے پہلے کسے کپڑے پہنائے جائیں گے؟

۲۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُرَاةً قَالَ اَبُوْدَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا وَقَالَ وَكِيْعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ قَالَ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اِنَّهٗ سَيُؤْتٰى قَالَ اَبُوْدَاوُدَ يُجَآءُ وَقَالَ وَهْبٌ وَوَكِيْعٌ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ

۲۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم سب کے سب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ننگے جسم ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے حاضر ہو گے اس کے بعد آپ نے ایک آیت کریمہ: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ﴾ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو ہم نے جس طریقہ سے پیدائش کو شروع کیا اس طرح سے ہم دوسری مرتبہ کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اے میرے مولیٰ' یہ میرے ساتھی ہیں فرمایا جائے گا کہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جو ان لوگوں نے تمہارے (دنیا سے جانے کے) بعد نئی نئی

اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمُ الْاٰیَةَ فَیُقَالُ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ لَمْ یَزَالُوْا مُدْبِرِیْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ۔

باتیں پیدا کی تھیں میں اس طریقہ سے کہوں گا جس طرح سے نیک قسمت والے بندے (مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں) میں ان پر گواہ تھا۔ جس وقت تک میں ان میں موجود تھا۔ پھر جس وقت تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو انکا نگہبان اور محافظ تھا۔ اگر تو انکو عذاب میں مبتلا کرے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے اس پر فرمایا جائے گا (یعنی حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیں گے) تو غالب اور حکمت والا ہے پھر کہا جانے گا یہ (وہ لوگ ہیں جو کہ) دین سے منحرف ہو گئے ہیں' جس وقت تم ان لوگوں سے جدا ہوئے۔

خلاصة الباب ☆ سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی ہدایت ہے۔ بدعات سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل ایک مضبوط سہارا ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مبارک پر ملاقات نصیب ہوئی۔ سنت سے اعراض کا نتیجہ دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اقوام پر داعی بنا کر بھیجے جاتے ہیں اور یہ آیت تو محض باری تعالیٰ کا کرم ہے لہٰذا سنت اور ہدایت دونوں پر استقامت مطلوب ہے۔ (جامی)

بَابُ ۱۱۴۷ فِی التَّعْزِیَةِ

باب: مرنے والے پر اظہارِ غم سے متعلق

۲۰۹۲: اَخْبَرَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ زَیْدٍ وَ ھُوَ ابْنُ اَبِی الزَّرْقَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَجْلِسُ اِلَیْهِ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَفِیْھِمْ رَجُلٌ لَّهٗ ابْنٌ صَغِیْرٌ یَاْتِیْهِ مِنْ خَلْفِ ظَھْرِهٖ فَیُقْعِدُهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ فَھَلَکَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ یَّحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِکْرِ ابْنِهٖ فَحَزِنَ عَلَیْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی فُلَانًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُنَیَّهُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ ھَلَکَ فَلَقِیَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ بُنَیِّهٖ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ ھَلَکَ فَعَزَّاهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا فُلَانُ اَیُّمَا کَانَ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَنْ تَمَتَّعَ بِهٖ عُمُرَکَ اَوْلَاتَاْتِیْ غَدًا اِلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۲۰۹۲: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا نبیؐ جس وقت بیٹھتے آپ کے پاس چند حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے ان میں ایک شخص تھا کہ جس کا ایک چھوٹا بچہ اس کی پشت کی جانب سے آتا تھا اور وہ اس کو اپنے سامنے بٹھلایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بچہ مر گیا اس شخص نے جلسہ میں حاضری چھوڑ دی اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا نبیؐ نے اس کو نہیں دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا نبیؐ اس شخص کا چھوٹا بچہ جس کو کہ آپ نے دیکھا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے آنحضرتؐ نے یہ بات سن کر اس شخص سے ملاقات کی اور اس کے بچہ کی خیریت دریافت فرمائی اس شخص نے جواب دیا کہ وہ بچہ تو مر چکا ہے۔ آپ نے اس کی تعزیت فرمائی اور اس کی وفات پر اظہار افسوس فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے شخص تجھ کو کونسی بات پسند ہے کہ تو تمام زندگی اس سے

اِلاَّ وَجَدْتَہٗ قَدْسَبَقَکَ اِلَیْہِ یَفْتَحُہٗ لَکَ قَالَ نَبِیَّ اللّٰہِ بَلْ یَسْبِقُنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُھَا لِیْ لَھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ فَذَاکَ لَکَ۔

نفع حاصل کرتا یا یہ کہ تو جس وقت تک قیامت کے دن جنت کے کسی دروازہ پر جائے گا اس کو اپنے سے پہلے وہاں پائے گا اور وہ تیرے واسطے دروازہ کھولے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ یہ بات کہ وہ شخص جنت کے دروازہ پر مجھ سے پہلے ہی پہنچ جائے اور میرے واسطے دروازہ کھولے۔ مجھ کو زیادہ محبوب ہے اس کے زیادہ رہنے سے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے واسطے یہی ہوگا۔

بَابُ ۱۱۴۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

۲۰۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسَ عَنْ اَبِیْہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَ ہٗ صَکَّہٗ فَفَقَا عَیْنَہٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّایُرِیْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْہِ وَ قُلْ لَّہٗ یَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَہٗ بِکُلِّ مَا غَطَّتْ یَدُہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَنَۃٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَہْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّدْنِیَہٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَوْ کُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ تَحْتَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔

باب: ایک دوسری قسم کی تعزیت

۲۰۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے جس وقت وہ ان کے پاس پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتہ کی آنکھ پھوٹ گئی اور وہ پرودگار کے پاس گئے اور عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھ کو ایک ایسے بندہ کے پاس بھیجا جو کہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرشتہ کی آنکھ درست فرما دی اور فرمایا اس بندہ کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھے کہ جس قدر بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے انہیں ہر سال کے بدلے ایک سال کی عمر عطا کر دی جائے گی۔ چنانچہ موت کا فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے اس طرح سے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تو مجھ کو موت آنا اور مجھے مر جانا بہتر ہے اور دُعا فرمائی: اے اللہ! مجھ کو پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو اُن کی قبر کی نشاندہی (راہبری) کرتا جو کہ لال رنگ کے ٹیلے کے نیچے ہے۔

سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد دوم

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس ﷺ سے منع فرمائیں اس ﷺ سے باز آجاؤ

سُنن نِسائی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبد الرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ——— سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف: ——— امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ——— مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: ——— [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]

طابع: ——— خالد مقبول

مطبع: ——— لٹل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے' انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طباعت' تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ﴿۲﴾

(۲۲)

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں سے متعلقہ احادیث

۱۱۱۴۸: باب وُجُوْبِ الصِّيَامِ

۲۰۹۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا لَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

باب: روزوں کا ثبوت

۲۰۹۴: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک بکھرے بالوں والا دیہاتی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! یہ ارشاد فرمائیں کہ مجھ پر اللہ عزوجل نے کتنی نمازیں فرض قرار دی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: یہ ارشاد فرمائیں کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر کس قدر روزے فرض قرار دیے ہیں؟ فرمایا: ماہِ رمضان کے روزے اور اس کے علاوہ نفلی روزے ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: اللہ عزوجل نے کس قدر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے؟ آپؐ نے اس شخص کو اسلامی احکام ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی عطا فرمائی میں اس میں کچھ اضافہ یا کمی نہ کروں گا جس قدر اللہ نے فرض قرار دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہوا یا جنت میں داخل ہوا یہ شخص اگر اس نے سچ کہا۔

روزوں کی فرضیت اور قرآن:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ روزے فرض ہیں اور روزہ کی فرضیت قرآن کریم کی آیت کریمہ: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے بھی ثابت اور واضح ہے اور آیت کریمہ: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامِ ...... کا ترجمہ یہ ہے: ''اے ایمان والو! تم لوگوں

پر فرض قرار دیئے گئے ہیں جس طریقہ سے تم سے پہلے والوں پر روزے فرض قرار دیئے گئے۔'' اور آیت کریمہ :فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ ...... کا ترجمہ یہ ہے:''تم میں سے جو شخص رمضان المبارک پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شخص روزے رکھے اور تمہارے میں سے جو شخص مریض ہو یا مسافر ہو تو اس کو بعد میں روزوں کی قضا کرنا چاہئے اور روزوں کی فرضیت پر اجماع امت ہے اور اس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے اور مرض یا سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکنے کی صورت میں فدیہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ روزہ ہی رکھنا ہوگا۔ امت کا اِس پر اجماع ہے۔ فضیلت رمضان کے بارے میں نبی کریم ﷺ شعبان کی آخری تاریخ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا کرتے تھے جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رمضان کی فضیلت اور برکت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی۔

دورِ حاضر میں اکثر و بیشتر میرے مشاہدہ میں آیا ہے کہ بیماری زیادہ نہیں ہوتی بلکہ تھوڑی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو روزہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا اپنا ہی نقصان ہے۔ یاد رکھئے! جس بھی نیک عمل کا جتنا زیادہ مشقت اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ سے اہتمام کیا جائے اللہ کے ہاں اُس کی اتنی ہی قدر و منزلت پائے گا۔ ہاں! اگر واقعتاً کوئی ایسا مرض لاحق ہے تو روزہ چھوڑا جاسکتا ہے لیکن شفایاب ہوتے ہی روزہ کی قضاء رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم (جامی)

۲۰۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْآنِ اَنْ نَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ فِيْهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ فِيْهَا الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ اَمْوَالِنَا قَالَ

۲۰۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن کریم کی رو سے نبی اکرمؐ سے سوالات (غیر ضروری) کرنے کی ممانعت تھی، ہمیں خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آپ سے سوال کرے۔ اتفاق سے ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا پیغامبر ہمارے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس پیغامبر نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا آسمان کس نے پیدا کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ عرض کیا پہاڑ کس نے بنائے اور کس نے زمین میں ان کو جمایا؟ ارشاد فرمایا: اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا ان میں منافع کس نے پیدا کیے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے زمین اور آسمان بنائے پھر زمین میں اس نے پہاڑ کھڑے کیے اور پھر ان میں قسم قسم کے فائدہ رکھے۔ کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے۔

صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَھْرِ رَمَضَانَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ اللّٰهُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ آللّٰهُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدَنَّ عَلَیْھِنَّ شَیْئًا وَلَا اَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

آپ کے پیغامبر نے بیان کیا کہ ہم لوگوں پر ہر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ نے آپ کو روزوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج فرض ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں ان باتوں کو کسی قسم کی کمی یا اضافہ کے بغیر پورا کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ شخص جنتی ہوا اگر اُس نے سچ کہا۔

تشریح ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ جس ذاتِ مقدسہ نے اتنے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور مضبوط پہاڑ زمین میں گاڑ دیئے وہ ذات خود کتنی بڑی ہوگی تو اس کے لئے اتنا ہی زیادہ اخلاص اور اس کی بڑائی کو سامنے رکھ کر اعمال کو درست انداز سے مکمل کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا اس انداز میں اعمال کی تصدیق کرنا اور دن رات میں پانچ نمازوں کا پڑھنا اور رمضان کے روزوں کا فرض ہونا اور استطاعت کے مطابق حج کرنا اور پختہ ارادہ کرنا کہ بغیر کسی کمی بیشی کے ان اعمال کو اپناؤں گا اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ یہ شخص ضرور جنت میں داخل ہوگا اس بات کی دلیل ہے کہ ان اعمال کو عمل میں لائے بغیر جنت میں دخول ممکن نہ ہوگا۔ (جامی)

۲۰۹۶: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ شَرِیْکِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَھُمْ اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئٌ بَیْنَ ظَھْرَانَیْھِمْ قُلْنَا لَهُ ھٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْیَضُ الْمُتَّکِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ یَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ سَائِلُکَ یَامُحَمَّدُ فَمُشَدِّدٌ عَلَیْکَ فِی الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِیْ نَفْسِکَ قَالَ سَلْ مَا بَدَا لَکَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَشَدْتُکَ بِرَبِّکَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَکَ آللّٰهُ اَرْسَلَکَ اِلَی النَّاسِ کُلِّھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اس ایک شخص اونٹ پر سوار حاضر ہوا اور اُس نے مسجد میں اونٹ کو بٹھلا کر باندھا۔ پھر کہا تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا جو صاحب سفید تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو جواب دے دیا۔ اس نے عرض کہا اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بآواز بلند کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ میری بات کا برا نہیں منائیں گے۔ فرمایا دریافت کرو جو دل چاہے۔ اس نے عرض کیا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ کے اور آپ سے قبل گزرے ہوئے لوگوں کے پروردگار کی۔ کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف بھیجا ہے؟ فرمایا بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے کہا میں تم کو اس

اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهُ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.

۲۰۹۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُهٗ مِنْ اِخْوَانِنَا عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُتَّكِيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهٗ هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِيُّ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ اَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

بات پر قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنے کا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے قسم دے کر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کو اس ماہ (رمضان) کے ہر سال روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپؐ مالداروں سے زکوٰۃ وصول کر کے غرباء و مساکین میں تقسیم کریں؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ نے۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا میں اس مذہب پر ایمان لاتا ہوں جو آپؐ لائے ہیں میں اپنی قوم کا قاصد اور نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں قبیلہ بنوسعد بن بکر کا ایک فرد ہوں۔

۲۰۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھایا پھر اس کو باندھا پھر لوگوں سے بولا تم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے۔ وہ شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے جواب دے دیا۔ وہ شخص بولا اے محمدؐ! میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھوں گا تو تم برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ جو تو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے انکے پروردگار کی کیا اللہ نے آپ کو سب آدمیوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا آپ نے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا

نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فقال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّى اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِىْ مِنْ قَوْمِىْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِىْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

۲۰۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَارَةَ حَمْزَةُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَذْكُرُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ اَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالُوْا هٰذَا الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْاَمْغَرُ الْاَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ اِنِّىْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِى الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَالَكَ قَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَ رَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّىَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ اَمْوَالِ اَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهٗ عَلٰى فُقَرَائِنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ يَحُجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّىْ اٰمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ.

۱۱۴۹: باب الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ

میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوٰۃ لے کر فقیروں کو بانٹنے کا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ...... ! ہاں تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اس دین پر جس کو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام رضی اللہ عنہ ہوں ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے۔

۲۰۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہنے لگا تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟ کہا جو سرخ وسفید چہرے والے اور تکیے پر تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جو دل چاہے دریافت کرو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: بے شک۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے ہر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز کا۔ فرمایا بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالداروں سے صدقہ لے کر غرباء میں تقسیم کا حکم فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے دوبارہ قسم دے کر عرض کیا کہ کیا واقعی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے عرض کیا کہ میں ایمان لایا اور میں نے سچ جان لیا۔ میں ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

باب: ماہِ رمضان المبارک میں خوب سخاوت کرنے کے فضائل

۲۰۹۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

۲۰۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حضرات سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور ماہِ رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے اور جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے اور تلاوتِ قرآن فرماتے۔ بالفاظِ راوی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیلؑ سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت میں شدت فرماتے۔

مثالی سخاوت:

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوب زیادہ سخاوت فرماتے یعنی جس طریقہ سے ہوا بغیر ٹھہرے ہوئے اس کا منہ کھولتے ہی نکل پڑتی ہے اس طریقہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مال و دولت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں بغیر رکے ہوئے تقسیم ہو جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ سرمایہ ہوتا سب تقسیم فرما دیتے۔

۲۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ كَانَ اِذَا كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُدَارِسُهُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَاَدْخَلَ هٰذَا حَدِيْثًا فِیْ حَدِيْثٍ.

۲۱۰۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی لعنت ایسی نہیں فرمائی جس کا ذکر کیا جائے۔ جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کا وقت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہواؤں کی مانند سخاوت فرماتے۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح حضرت انس بن یزید کی روایت جو اوپر بیان ہو چکی۔ اس روایت میں ایک دوسری حدیث شامل کی گئی ہے۔

۱۱۵۰: باب فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت

۲۱۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۲۱۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۲ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔

تشریح ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے بے حد سخی بنایا یعنی آپ ﷺ غیر رمضان میں بھی اپنے پاس کچھ جمع نہ ہونے دیتے بلکہ جو کچھ جیسے بھی آتا تقسیم فرمادیتے یہ تو بغیر رمضان کے آپ ﷺ کا معمول تھا تو رمضان المبارک میں آپ ﷺ کس قدر سخاوت فرماتے ہوں گے اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بغیر رکے ہوئے جو کچھ ہوتا تھا تسلسل سے خوب سخاوت فرما کر اپنی امت کے لوگوں کو سبق دیا کہ دوسروں پر اس قدر مہربان ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل کے نام پر سخاوت کرتے ہی رہو تا کہ رمضان میں جہاں اور اعمالِ صالحہ پر خوب اجر وثواب دیا جاتا ہے وہاں کئی گنا ثواب سخاوت کرنے پر بھی دیا جاتا ہے۔ (جامی)

۱۱۵۱: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلاَفِ عَلَى الزُّهْرِیِّ فِیْهِ

باب: اس حدیث مبارکہ میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

۲۱۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَوْلَى التَّیْمِیِّیْنَ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا کَانَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ

۲۱۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے

وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ رَوَاهُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

جاتے ہیں۔

۲۱۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنِ اِسْحٰقَ خَطَأٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ ابْنُ اِسْحٰقَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ.

۲۱۰۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ (جکڑ) دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اُوَيْسِ بْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَدِيْدِ بَنِيْ قَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَآءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ.

۲۱۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر ماہِ رمضان آ گیا۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس ماہِ مبارک میں شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

تشریح ☆ ان چیزوں کا مشاہدہ ہر خاص و عام کو ہو جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے پُرنور ماحول میں انسان نیکی پر آسانی سے آمادہ ہو جاتا ہے اور گناہوں سے اجتناب عام دنوں کی نسبت آسان ہو جاتا ہے۔

گویا کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان مردود جو کہ ہر طرح سے انسان کو ورغلاتا' پھسلاتا' دین سے ہٹاتا ہے تو اس کو اللہ عزوجل پابند سلاسل کر دیتے ہیں اور جہنم کے دروازے تک بند کر دیتے ہیں اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ انسان خوب یکسوئی و اطمینانِ قلب کے ساتھ روزۂ رمضان کے اس عظیم عمل کو شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حصولِ جنت کے لئے سرانجام دے یعنی دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا' سحری اور افطاری کا وقت پر اہتمام کرنا اس یقین سے کہ اللہ تعالیٰ میرے دِل کی کیفیت کو جانتے ہیں اور میرا یہ عمل خالصتاً اسی کیلئے ہے تو جب یہ سب کچھ محض اللہ کے لئے ہوگا تو آدمی کی مغفرت اور جنت میں دخول سے کوئی بھی اَمر مانع نہ ہوگا۔ (جامی)

۱۱۵۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيْهِ

باب: اس حدیث میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

۲۱۰۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ

۲۱۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان المبارک میں نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے تھے

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيْمَةٍ وَقَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَ سُلْسِلَتْ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ اَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى خُرَاسَانِيٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۲۱۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ماہِ رمضان میں نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہِ رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۱۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

۲۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہِ رمضان آ گیا ہے۔ اللہ نے تم پر اس ماہ میں روزے فرض قرار دیئے۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شرارت کرنے والے شیطان اس ماہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ایک رات ہے جو شخص اس کے ثواب سے محروم رہا وہ (حقیقتاً) محروم ہے۔

۲۱۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ.

۲۱۱۱: حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ ہم عتبہ بن فرقد کی مزاج پرسی کیلئے گئے۔ وہاں ہم ماہِ رمضان کا تذکرہ کرنے لگے انہوں نے کہا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا ماہِ رمضان کا۔ انہوں نے کہا ہم نے حضورؐ سے سنا کہ ماہِ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان اس میں باندھ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے خواہشمند! نیک کام کر اور برائی کے طالب برے کام کم کر۔ امام نسائی نے فرمایا اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۲۱۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ

۲۱۱۲: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مکان میں تھا جس میں حضرت عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ میں نے ایک حدیث کا ذکر کرنا چاہا تو صحابہ میں سے ایک صحابی موجود تھے جو

اُحَدِّثَ بِحَدِيْثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَاَنَّهٗ اَوْلٰى بِالْحَدِيْثِ مِنِّيْ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيْهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَ يَا طَالِبَ الشَّرِّ اَمْسِكْ.

حدیث نقل کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کے متعلق) فرمایا: اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک سرکش شیطان بند کر دیا جاتا ہے۔ ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے طالب نیک کام کرے اور اے برائی چاہنے والے برائی کم کر۔

۱۱۵۳: باب الرُّخْصَةِ فِيْ اَنْ يُّقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

باب: ماہِ رمضان کو صرف رمضان کہنے کی اجازت سے متعلق

۲۱۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهٗ كُلَّهٗ وَلَا اَدْرِيْ كَرِهَ التَّزْكِيَةَ اَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ.

۲۱۱۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ میں نے ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھے اور میں عبادت میں مشغول رہا۔ راوی نے بیان کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کس وجہ سے برا خیال فرمایا ہوسکتا ہے کہ یہ وجہ ہو کہ اپنی تعریف پر۔ ضرور (ہم سے) کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہو گی۔

تشریح ☆ ویسے بھی تمام رمضان المبارک میں عبادت کہاں ہوتی ہے یعنی پورے ماہ پورے طور پر کوئی شخص عبادت میں مشغول رہا ہو ایسا کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ عامل نے رمضان المبارک میں جس قدر بھی عبادات کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ تو جانتے ہی ہیں اور عبادت ہوتی ہی اس لئے کہ اس کا اظہار کسی دوسرے کے سامنے نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ میں نے سارے رمضان میں یہ کیا' وہ کیا۔ اخلاص سے کیا ہوا عمل چھوٹا بھی بڑا ہو جاتا ہے جس طرح روزہ اللہ اور بندہ کے درمیان راز ہے تو اکیلے میں یہ کی ہوئی ہر عبادت کو بھی راز ہی رہنے دیجئے اور یہی بات اللہ عزوجل کو پسند ہے۔ (جامی)

۲۱۱۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً.

۲۱۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے ارشاد فرمایا جب ماہِ رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرو کیونکہ اس ماہ میں ایک عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

فضیلت رمضان المبارک:

ماہِ رمضان المبارک میں ہر ایک نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے دیگر احادیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے اس وجہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس مبارک ماہ میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں احادیث میں صرف لفظ رمضان ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ''شہر رمضان'' کا لفظ ارشاد نہیں فرمایا گیا۔ اس جگہ یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ صرف ''رمضان'' نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہِ رمضان کہنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس جگہ یہ قرینہ ہو کہ مراد ماہِ رمضان ہے وہاں پر صرف رمضان بھی کہنا درست ہے۔ اگرچہ صرف لفظ رمضان کہنے کی بھی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۵۴: باب اِخْتِلاَفُ اَهْلِ الْاٰفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

باب: اگر چاند دیکھنے کے ضمن میں ملکوں میں اختلاف ہو

۲۱۱۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمْ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۱۵: حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے ان کو معاویہ بن ابی سفیانؓ کی خدمت میں شام بھیجا۔ میں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ اس دوران رمضان کا چاند دکھائی دیا تو میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھ لیا پھر میں مدینہ منورہ میں ماہِ رمضان کے آخر میں حاضر ہوا۔ مجھ سے عبداللہ بن عباسؓ نے دریافت (سفر کے بارے میں) کیا اور چاند کا تذکرہ فرمایا۔ میں نے کہا ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے جمعہ کی رات دیکھا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی چاند دیکھا اور سب نے معاویہؓ کے ساتھ روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتہ کی رات دیکھا اور ہم مسلسل روزے رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن مکمل ہوں یا چاند نظر آئے۔ میں نے کہا تم معاویہ اور انکے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا نہیں ہمیں نبیؐ نے اسی طریقہ سے حکم فرمایا ہے۔

مسئلہ رؤیت ہلال:

چاند نظر آنے کے سلسلہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((**صوموا لرویته وافطرو الرویته**......)) یعنی چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو (یعنی عید مناؤ) اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ واضح رہے کہ مدینہ منورہ سے ملک شام کا فاصلہ دو سو میل ہے اور اس قدر فاصلہ میں اختلاف ممکن ہے۔ مذکورہ حدیث ۲۱۱۵ سے معلوم ہوا کہ بہت فاصلہ پر واقع دوسرے ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں ہے لیکن اگر نزدیک ملک ہوں تو ان کی

رویت کا اعتبار ہے۔ فقہاء کرام نے اس سلسلہ میں یہ اصول ارشاد فرمایا ہے کہ اس قدر ملک تک کے فاصلہ کی رؤیت معتبر ہے کہ جس میں مہینہ ۳۱ دن یا ۲۸ دن کا نہ ہوتا ہو اور رؤیت ہلال کے سلسلہ میں تفصیل مسائل و احکام حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''رؤیت ہلال کے شرعی احکام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۵۵: باب قَبُوْلِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلٰى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ فِيْهِ عَلٰى سُفْيَانَ فِيْ حَدِيْثِ سِمَاكٍ

باب: رمضان کے چاند کے لیے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے

۲۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ صُوْمُوْا.

۲۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اعلان کرا دیا کہ تم روزے رکھو۔

۲۱۱۷: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوْا غَدًا.

۲۱۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے رات میں چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ کل روزہ رکھ لیں۔

۲۱۱۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ.

۲۱۱۸: اس حدیث مبارکہ کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۱۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيْصِيٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا.

۲۱۱۹: اس حدیث مبارکہ کا مضمون بھی حدیث ۲۱۱۸ جیسا ہے۔

۲۱۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شَبِيْبٍ اَبُوْعُثْمَانَ وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا بِطَرَسُوْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا

۲۱۲۰: حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شک والے دن خطبہ پڑھا (یعنی بے شک خطبہ دیا لوگوں کو شک والے دن) تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت

ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ الْحٰرِثِ الْجَدَلِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ خَطَبَ النَّاسَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ یُشَكُّ فِیْهِ فَقَالَ اَلَا اِنِّیْ جَالَسْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَاَلْتُهُمْ وَ اَنَّهُمْ حَدَّثُوْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَانْسُكُوْا لَهَا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِیْنَ فَاِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا.

میں گیا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے حدیث رسول نقل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اس طریقہ سے حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تم تیس روزے پورے کرو البتہ اگر دو آدمی چاند دیکھنے کی بشارت دیں جب آسمان ابر آلود ہو تو روزے رکھو یا چھوڑ دو۔

۱۱۵۶: باب اِكْمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ اِذَا كَانَ غَیْمٌ وَ ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

باب: اگر فضا ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والوں کا اختلاف

۲۱۲۱: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمُ الشَّهْرَ فَعُدُّوْا ثَلَاثِیْنَ.

۲۱۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کرو اگر بادل ہوں تو تیس دن پورے کرلو۔

۲۱۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ.

۲۱۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کر دو اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کرلو۔

تشریح ☆ یہ خیال رکھنا ضروری ہے جو چاند کے متعلق کہہ دیں کہ ہم نے چاند دیکھا وہ دونوں عام حالات میں سچی بات کہتے ہوں، جھوٹ نہ بولتے ہوں تا کہ تھوڑی غفلت سے اتنا بڑا عمل ضائع نہ ہو۔ اگر کوئی بھی اطلاع چاند کی نہ ملے تو تیس روزے پورے کرنا ضروری ہے۔

۱۱۵۷: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

باب: اس حدیث شریف میں راوی زہری رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف سے متعلق

۲۱۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۲۱۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھو، پھر جب چاند دیکھ لو تو

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا.

روزے بند کردو اگر بادل چھائے ہوں تو تیس روزے پورے کرلو۔

٢١٢٣: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کردو اگر موسم ابر آلود ہو تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن مکمل کرلو۔

٢١٢٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٥: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان سے متعلق ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزے نہ رکھو اور جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو تو اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم اندازہ کرلو۔

١١٥٨: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس حدیث شریف میں عبیداللہ رضی اللہ عنہ پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

٢١٢٦: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور روزے بند نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کرلو۔

٢١٢٧: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ صَاحِبُ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ.

٢١٢٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جس وقت پھر چاند دیکھو تو روزے موقوف کردو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرلو۔

١١٥٩: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ پر

فِيْهِ

۲۱۲۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوالْجَوْزَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ اَخُوْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

۲۱۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُو الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

۱۱۶۰: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ فِيْهِ

۲۱۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَهٗ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهٗ.

۲۱۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اَوْتَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ اَرْسَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ.

۲۱۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ

راویوں کے اختلاف کا بیان

۲۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور روزے چاند دیکھ کر بند کر دو' اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن شمار کر لو (یعنی ایسی صورت میں تیس دن روزے رکھو)۔

۲۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو مہینہ ہونے سے قبل روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کر دو اگر بادل ہو تو تیس دن پورے شمار کر لو۔

باب: حضرت منصور پر ربعی کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۰: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ماہِ رمضان کے آگے تک جب تک چاند نہ دیکھ لو تو روزے نہ رکھو یا جب تک تم ماہِ شعبان کے تیس دن مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا تیس دن روزے مکمل کر لو۔

۲۱۳۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم رمضان کے آگے تک روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی (یعنی تیس دن) پورے نہ کر لو یا تم چاند نہ دیکھ لو تو روزے رکھو اور روزوں کو موقوف نہ کرو' جب تک تم چاند نہ دیکھ لیا کرو یا گنتی پوری کرو۔

۲۱۳۲: حضرت ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند

عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلاَّ اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُوْمُوْا رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلاَّ اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

دوبارہ دیکھوتو روزے بند کر دو۔ اگر چاند (بادلوں میں) چھپ جائے تو شعبان کے تیس روز پورے کرلو مگر جب چاند اس سے پہلے دیکھ لو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سَحَابٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا.

۲۱۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے بند کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آ جائیں تو تیس روز کا عدد پورا کرلو اور مہینہ سے آگے روزہ نہ رکھو۔

۲۱۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِلرُّؤْيَةِ وَاَفْطِرُوْا لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ.

۲۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے قبل تم روزے نہ رکھو (ایک دو دن کے استقبال کے واسطے) بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا بند کرو اور اگر موسم ابر آلود ہو جائے تو تم تیس روزے مکمل کرلو۔

۱۱۶۱: باب كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْاَيَّامَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں گے۔ پھر آپ ۲۹ دن تک ٹھہرے رہے (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہیں گئے)۔ میں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہیں کھائی تھی ایک ماہ کے لیے۔ جبکہ ابھی تو (فقط) ۲۹ دن ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۱۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے بہت شوق

عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ حَدَّثَهٗ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا : ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ [التحريم : ٤] وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَدِيْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً.

تھا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے میں دریافت کروں جن کا ذکر اللہ نے اس آیۂ کریمہ میں فرمایا ہے: ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ یعنی اگر تم اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو تمہارے لیے بہتر ہے) اس لیے کہ تمہارے دِل سیدھی راہ سے ہٹ گئے تھے۔ پھر حدیث کو آخر تک نقل کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو چھوڑ دیا جو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ظاہر کر دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو راتوں تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ان خواتین کے نزدیک نہیں جاؤں گا ایک ماہ تک کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناراضگی تھی ان پر لیکن جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حالت بتلائی۔ جب ۲۹ راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ایک ماہ تک نہ آنے کی اور ابھی ۲۹ تاریخ کی صبح ہوئی ہے ہم شمار کرتے جاتے تھے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۱۶۲ : باب ذِكْرِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ

باب: اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے متعلق

۲۱۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ هُوَ اَبُوْيَزِيْدَ الْجَرْمِیُّ بَصْرِیٌّ عَنْ بَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا.

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک روز میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۲۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَلَمَةُ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا.

۲۱۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۱۱۶۳: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِسْمٰعِيْلَ فِيْ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت اسماعیل سے اختلاف

۲۱۳۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا.

۲۱۳۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا کہ مہینہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک انگلی کم کر لی۔ (مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا)۔

۲۱۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۱۴۰: حضرت محمد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔

۲۱۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْاِبْهَامَ فِي الْيُسْرٰى قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قُلْتُ لِاِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَا.

۲۱۴۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے۔ راوی نے انگلیوں سے بتلایا اور پھر راوی محمد بن عبید نے تیسری مرتبہ میں بائیں انگوٹھے کو بند کر لیا مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا۔

۱۱۶۴: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْهِ

باب: حضرت ابوسلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف

۲۱۴۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَيَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا

۲۱۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور مہینہ ۳۰ روز کا بھی ہوتا ہے اس وجہ سے جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور دوبارہ اس کو دیکھنے پر ہی روزے موقوف کیا کرو یعنی اگر

وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

موسم ابر آلود ہو تو ۳۰ دن مکمل کرلو۔

۲۱۴۳: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ تیس (۳۰) دنوں کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا حَتّٰى ذَكَرَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ.

۲۱۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اُمی (بے پڑھی) امت ہیں اور ہم نہ تو لکھتے ہیں اور نہ ہی ہم حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ کے ۲۹ روز شمار فرمائے۔

۲۱۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا لَا نَحْسِبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ.

۲۱۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم اُمّی امت ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں۔ مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور تیسری مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کو بند فرمالیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس ارشاد فرمائے۔ یعنی کبھی مہینہ ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ وَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فِيْمَا حَكٰى مِنْ صَنِيْعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مِّنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ.

۲۱۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے۔ حضرت شعبہ نے حضرت جبلہ بن سحیم سے نقل فرمایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ۲۹ دن کا ہوتا ہے اس طریقہ سے کہ دوسری مرتبہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری مرتبہ میں ایک انگلی بند کرلی۔

۲۱۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۱۱۶۵ : باب اَلْحَثُّ عَلَى السُّحُوْرِ

باب: سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً وَقَفَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ.

۲۱۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۴۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ كَيْفَ لَفْظُهُ.

۲۱۴۹: اس روایت میں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سحری کیا کرو۔

۲۱۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں) سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

تشریح ☆ سحری کا وقت رحمت باری تعالیٰ کا خاص وقت ہے۔ انسان کا اس وقت خاص باری تعالیٰ کے لیے اُٹھنا اور اُس کی ہدایت پر عمل کرنا دینی و دُنیاوی دونوں لحاظ سے اِک خاص فائدہ رکھتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اِس وقت سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عنایت کرے۔ (جامی)

۱۱۶۶: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان کے متعلق راویوں کا اختلاف

۲۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ نَسَائِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں) سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً رَفَعَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى

۲۱۵۲: اس روایت میں یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۳: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۴: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ.

۲۱۵۵: ترجمہ سابق روایت جیسا ہی ہے (فقط اتنا اضافہ ہے کہ) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند تو حسن ہے لیکن یہ حدیث منکر ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ غلطی حضرت محمد بن فضیل کی جانب سے ہے۔

۱۱۶۷: باب تَاخِيْرُ السَّحُوْرِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى زِرٍّ فِيْهِ

باب: سحری میں تاخیر کی فضیلت

۲۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ.

۲۱۵۶: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی؟ انہوں نے فرمایا دن ہو چکا تھا لیکن سورج نہیں نکلا تھا (یعنی فجر کا وقت بالکل قریب تھا)۔

۲۱۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ.

۲۱۵۷: حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چل دیے۔ مسجد جا کر ہم نے نماز فجر کی سنتیں ادا کیں جبکہ اس دوران نماز کی تکبیر کچھ دیر کے بعد ہوئی۔

۲۱۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْيَعْفُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صِلَةَ

۲۱۵۸: حضرت واصلہ بن زفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم لوگ نماز پڑھنے کے

بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَي الْفَجْرِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا.

واسطے نکلے تو نماز فجر کی سنتیں ادا کیں اس دوران نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگوں نے نماز ادا کی۔

۱۱۶۸: بَاب قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: نماز فجر اور سحری کھانے میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے؟

۲۱۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۵۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابتؓ سے دریافت کیا نماز فجر اور سحری میں کس قدر فاصلہ تھا۔ انہوں نے کہا جس قدر آدمی پچاس آیات تلاوت کر لے۔

۱۱۶۹: بَاب ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَّ سَعِيْدٍ عَلٰى قَتَادَةَ فِيْهِ

باب: اسی حدیث میں ہشام اور سعید کا قتادہ کے متعلق اختلاف

۲۱۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۶۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انسؓ نے کہا کس قدر فاصلہ دونوں میں تھا؟ انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جتنا انسان پچاس آیات کریمہ تلاوت کر لے۔

۲۱۶۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر نمازِ فجر ادا کرنے لگے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد کس قدر فاصلہ تھا۔ انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جس میں انسان پچاس آیات کریمہ تلاوت کر لے۔

۱۱۷۰: بَاب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ فِيْ تَاخِيْرِ السَّحُوْرِ

باب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سلیمان بن مہران کے متعلق راویوں

وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ

کا اختلاف

۲۱۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُوْرَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِیْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

۲۱۶۲: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو صحابہ ہیں' ایک تو جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر سے کھاتا ہے اور دوسرا روزہ دیر سے افطار کرتا اور سحری جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری میں تاخیر کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۲۱۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ وَالْاٰخِرُ يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ السَّحُوْرَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِیْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

۲۱۶۳: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہمارے درمیان دو آدمی ہیں ایک تو جلدی افطار کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے اور دوسرا افطار تاخیر سے کرتا اور سحری جلدی کھاتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کیا کرتے تھے۔

۲۱۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَايَأْلُوْعَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ وَالْاٰخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَيُّهُمَا الَّذِیْ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوْقٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا كَانَ

۲۱۶۴: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ دونوں ایک روز عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم میں دو آدمی' جو اصحاب رسول ؐ میں سے ہیں' دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے؟ عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ یہ بات سن کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی

یَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

طرح عمل فرمایا کرتے تھے۔

۲۱۶۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰکَذَا کَانَ یَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی.

۲۱۶۵: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروقؒ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسروقؒ نے عرض کیا: اصحابِ رسولؐ میں سے دو آدمی ہیں' دونوں نیک کام میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتے ہیں جبکہ دوسرے ان معاملات میں جلدی کرتے ہیں۔ عائشہؓ نے پوچھا: نماز اور افطار میں جلدی کرنے والے کون ہیں؟ مسروقؒ نے عرض کیا: عبداللہ بن مسعودؓ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے عمل کرتے تھے۔

۱۱۷۱: باب فَضْلُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کھانے کے فضائل

۲۱۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ صَاحِبِ الزِّیَادِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحٰرِثِ یُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَتَسَحَّرُ فَقَالَ اِنَّهَا بَرَکَةٌ اَعْطَاکُمُ اللّٰهُ اِیَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ.

۲۱۶۶: ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے تو تم لوگ اس کو نہ چھوڑو۔

۱۱۷۲: باب دَعْوَةُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کے لیے بلانا

۲۱۶۷: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ بَصْرِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ سَیْفٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَدْعُوْ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَالَ هَلُمُّوْا اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

۲۱۶۷: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھانے کے واسطے لوگوں کو دعوت دیتے تو ارشاد فرماتے: تم صبح کے مبارک کھانے کے لیے آ جاؤ۔

۱۱۷۳: باب تَسْمِیَةُ السَّحُوْرِ غَدَاءَ

باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنا

۲۱۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بَقِیَّةَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بَحِیْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

۲۱۶۸: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صبح کا

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُوْرِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ.

کھانا (یعنی سحری) لازم کرلو اس لیے کہ وہ صبح کا مبارک کھانا ہے۔

۲۱۶۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُوْرَ.

۲۱۶۹: حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے (یعنی سحری) کے لیے آؤ جو کہ بابرکت ہے۔

۱۱۷۴: باب فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق؟

۲۱۷۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحُوْرِ.

۲۱۷۰: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا ہی فرق ہے۔

۱۱۷۵: باب اَلسَّحُوْرُ بِالسَّوِيْقِ وَالتَّمْرِ

باب: سحری میں ستو اور کھجور کھانا

۲۱۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ عِنْدَ السَّحُوْرِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيْدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَ إِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ وَأَنَا أُرِيْدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيْدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۲۱۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے سحری کے وقت ارشاد فرمایا: اے انس! میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھے کچھ کھلاؤ۔ چنانچہ میں کھجور اور پانی لے کر حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا انس! تم کسی کو تلاش کرو جو میرے ہمراہ سحری کھائے۔ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے عرض کیا میں نے ستو کا گھونٹ پی لیا ہے اور میری نیت روزہ رکھنے کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری بھی نیت روزہ رکھنے کی ہے پھر زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ سحری کھائی۔ اس کے بعد آپ اٹھ گئے اور دو رکعت ادا فرمائیں۔ پھر آپ نماز کے لیے نکل پڑے۔

۱۱۷۶: باب تَأْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ ......﴾

باب: تفسیر ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ......﴾

[البقرة:۱۸۷]

آ خرآ یت تک

۲۱۷۲: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ اِذَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَتَعَشّٰى لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا وَّلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اِلَى الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ وَنَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو اَتٰى اَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَاَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَاَصْبَحَ صَائِمًا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ.

۲۱۷۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کھانے سے قبل سو جاتا تو اس کو اگلے دن غروبِ آفتاب تک کھانا پینا درست نہ ہوتا تھا' یہاں تک کہ آیت ﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ...... ﴾ ترجمہ : تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ نظر آ جائے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔ یہ آیت ابوقیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک دن وہ حالت روزہ میں مغرب کے بعد اپنے گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے دریافت کیا کچھ کھانے کو ہے؟ اُن کی زوجہ نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں مگر میں آپ کے لئے باہر سے کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں جب وہ واپس تشریف لائیں تو دیکھا کہ حضرت ابوقیسؓ سو چکے تھے۔ زوجہ محترمہ نے ان کو بیدار کیا مگر انہوں نے کچھ نہ کھایا (کیونکہ ان کے خیال میں سونے کے بعد کچھ کھانا درست نہ تھا) لہٰذا وہ تمام رات اسی طرح رہے۔ پھر صبح روزہ رکھا جب دوپہر کا وقت ہو گیا تو ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس وقت تک یہ آیۂ کریمہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

۲۱۷۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۲۱۷۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کالے رنگ کی دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی ہے۔

۱۱۷۷: باب كَيْفَ الْفَجْرُ

باب: فجر کس طرح ہوتی ہے؟

۲۱۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ

۲۱۷۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال رات میں اذان دیتے ہیں (یعنی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) تا کہ تم میں سے جو شخص سو رہا ہو وہ بیدار ہو جائے اور تہجد کی نماز ادا کر لے یہ نمازِ فجر نہیں ہے۔ یہ

وَيُرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفِّهٖ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ.

۲۱۷۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا سَوَّادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِىْ مُعْتَرِضًا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.

۱۱۷۸: بَاب التَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۱۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا اَتٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلٰى صِيَامِهٖ.

۱۱۷۹: بَاب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ فِيْهِ

۲۱۷۷: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَحَدٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا قَبْلَهٗ فَلْيَصُمْهُ.

۲۱۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ

بات آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ کے ذریعے سمجھائی بلکہ نمازِ فجر اس طرح ہے اور اپنی شہادت کی انگلیوں کے اشارے سے اس کی وضاحت فرمائی۔

۲۱۷۵: حضرت سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں بلال ؓ کی اذان اور یہ سفیدی دھوکہ نہ دے جب تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہو جائے اس طرح چوڑائی میں۔ امام ابوداؤد ؒ نے فرمایا حضرت شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں جانب کھینچ کر پھیلائے۔

باب: ماہِ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے؟

۲۱۷۶: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم رمضان سے قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جس کا روزہ آ جائے۔ مراد ہے وہ شخص جو عادتاً روزہ رکھتا ہو اب اگر اس کا روزہ رمضان سے قبل آ گیا تو روزہ رکھ لے کیونکہ اس کی نیت استقبال کرنے کی نہیں ہے۔

باب: اس حدیث میں ابوسلمہ ؓ پر راویوں کا اختلاف

۲۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص رمضان سے قبل روزہ نہ رکھے ایک دن یا دو دن آگے مگر وہ شخص جو پہلے سے اس دن روزہ رکھا کرتا تھا' پس اسے چاہئے کہ روزہ رکھے۔ (یعنی جو تو عادۃً ایسا عمل کرتا آ رہا ہے سو وہ تو کر سکتا ہے ورنہ نہیں)۔

۲۱۷۸: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو' مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص اگر تم میں سے (نفلی) روزہ رکھا

اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ.

کرتا تھا تو چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث خطا ہے۔

۱۱۸۰: باب ذِكْرُ حَدِيْثِ اَبِىْ سَلَمَةَ فِىْ ذٰلِكَ

باب: اس سلسلہ میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

۲۱۷۹: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۲۱۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ ماہِ شعبان کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے یعنی آپ ماہِ شعبان کا روزہ رکھتے تھے کہ رمضان کے روزے سے متصل ہو جاتا تھا۔

۱۱۸۱: باب اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فِيْهِ

باب: حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کا اختلاف

۲۱۸۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۲۱۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کو ماہِ رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔ (یعنی شعبان کے روزے رکھتے رہتے یہاں کہ رمضان کے روزے شروع ہو جاتے)۔

۲۱۸۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْعَامَّةَ شَعْبَانَ.

۲۱۸۱: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ خیال کرتے کہ اب آپ افطار نہیں کریں گے پھر آپ افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ پورے ماہِ شعبان یا آخر ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ يَعْنِىْ ابْنَ

۲۱۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے (یعنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) ماہِ رمضان میں کوئی روزہ افطار کرتی تھی (یعنی روزہ نہ رکھتی) پھر اس کو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہاں

عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ تَقْضِیَ حَتّٰی یَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَصُوْمُ فِیْ شَهْرٍ مَا یَصُوْمُ فِیْ شَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ كَانَ یَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ.

تک کہ ماہِ شعبان آ جاتا۔ اور جس قدر روزے رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان میں رکھتے تھے اس قدر کسی دوسرے مہینے میں نہ رکھتے۔ آپ ؐ اکثر ماہِ شعبان میں بلکہ پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ كَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ یَكُنْ یَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ.

۲۱۸۳: حضرت ابوسلمہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے رزوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ ؐ یوں روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ ؐ روزے ہی رکھتے جائیں گے اور افطار نہیں فرمائیں گے۔ آپ ؐ ماہِ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے نہیں رکھتے تھے (بلکہ بعض اوقات یوں ہوتا کہ) آپ ؐ شعبان کے زیادہ حصہ یا پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِیَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ.

۲۱۸۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں ماہِ شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ (بعض دفعہ یوں ہوتا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے تمام مہینہ میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَصُوْمُ شَعْبَانَ.

۲۱۸۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے۔

۲۱۸۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَیْلَةٍ وَلَا قَامَ لَیْلَةً حَتّٰی الصَّبَاحِ وَلَاصَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ.

۲۱۸۶: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کا (قطعی) علم نہیں کہ آپ ؐ نے کبھی ایک رات میں مکمل قرآن تلاوت فرمایا ہو یا کسی پوری رات عبادت کی ہو یا آپ ؐ نے کسی مہینہ کے پورے کے پورے روزے رکھے ہوں سوائے ماہِ رمضان کے۔

۲۱۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ یُوْسُفَ الصَّیْدَلَانِیُّ حَرَّانِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ

۲۱۸۷: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے یہاں تک

عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ اَتَى الْمَدِيْنَةَ اِلاَّ اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ.

کہ ہم خیال کرتے اب آپ روزے ہی رکھے جائیں گے اور کبھی افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ افطار ہی کیے جائیں گے۔ آپ نے کسی مہینہ پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ آپ ماہِ رمضان میں مدینہ تشریف لائے۔

۲۱۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلاَّ اَنْ يَّجِيْئَ مِنْ مَغِيْبِهٖ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلاَّ رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

۲۱۸۸: حضرت عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جس وقت آپ باہر سے تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے؟ فرمایا نہیں سوائے رمضان کے اور نہ آپ نے کبھی پورے ماہ روزے رکھے اور نہ ہی پورے ماہ افطار کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

۲۱۸۹: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلاَّ اَنْ يَّجِيَ مِنْ مَغِيْبِهٖ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمٌ مَعْلُوْمٌ سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ.

۲۱۸۹: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جبکہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ مقرر ہوتا تھا سوائے رمضان کے؟ فرمایا: اللہ کی قسم آپ نے ماہِ رمضان کے علاوہ کسی مقررہ مہینہ کے روزے نہیں رکھے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور نہ آپ نے کسی ماہ میں افطار فرمایا بلکہ آپ نے ہر مہینہ میں روزہ رکھا۔

۱۱۸۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس حدیث میں خالد بن معدان کے متعلق اختلاف

۲۱۹۰: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَيَتَحَرّٰى صِيَامَ

۲۱۹۰: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہِ شعبان روزے رکھتے اور پیر اور جمعرات کے دن کے روزوں کا خصوصاً

الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ.

۲۱۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِیْعَۃَ الْجُرَشِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَصُوْمُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَیَتَحَرَّی الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ.

۱۱۸۳: باب صِیَامُ یَوْمِ الشَّکِّ

۲۱۹۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِیَ بِشَاۃٍ مَصْلِیَّۃٍ فَقَالَ کُلُوْا فَتَنَحّٰی بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۲۱۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ عَنْ سِمَاکٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عِکْرَمَۃَ فِیْ یَوْمٍ قَدْ اُشْکِلَ مِنْ رَمَضَانَ ھُوَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَھُوَ یَاْکُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِیْ ھَلُمَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ فَلَمَّا رَاَیْتُہٗ یَحْلِفُ لَا یَسْتَثْنِیْ تَقَدَّمْتُ قُلْتُ ھَاتِ الْاٰنَ مَاعِنْدَکَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ سَحَابَۃٌ اَوْ ظُلْمَۃٌ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ عِدَّۃَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّھْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوْا رَمَضَانَ بِیَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ.

۱۱۸۴: باب اَلتَّسْھِیْلُ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ الشَّکِّ

۲۱۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ ابْنِ

خیال فرماتے۔

۲۱۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان اور رمضان کے مہینوں کے روزے رکھتے تھے اور پیر اور جمعرات کے دن کا خصوصی خیال فرماتے۔

باب: شک کے دن کا روزہ

۲۱۹۲: حضرت صلہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کھاؤ۔ کچھ حضرات پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے شک والے دن روزہ رکھا اُس نے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے (عمل مبارک) کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳: حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شک والے دن حاضر ہوا۔ وہ اُس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ انہوں نے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ روزہ توڑ دو۔ میں نے دو مرتبہ کہا سبحان اللہ۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ قسم تو (مسلسل) کھا رہے ہیں مگر ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں نے کہا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لاؤ۔ فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آ جائیں تو ماہِ شعبان کے تیس روزے پورے کرو اور رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو اور نہ ہی رمضان کو شعبان کے ساتھ شامل کرو۔

باب: شک کے دن کس کے لیے روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۱۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ وَابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِلَّا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِیَوْمٍ اَوِ اثْنَیْنِ اِلَّا رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا فَلْیَصُمْهُ.

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: تم رمضان المبارک سے ایک دو دن قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ (یعنی عادتاً نفلی روزہ رکھنے والا ہو) اس دن روزہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ وہ روزہ رکھ لے۔

۱۱۸۵: باب ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَ صَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَالْاِخْتِلَافُ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِی الْخَبَرِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: ایمان واحتساب کے ساتھ ماہِ رمضان میں دن کو روزہ رکھنے والا اور رات کو قیام کرنے والا

۲۱۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۵: حضرت سعید بن میتب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تشریح ☆ اِن احادیث میں صیام و قیام بالکل ہم وزن اور متوازی اور مساوی ہو گئے ہیں۔ قام کا جو لفظ ان احادیث میں استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ راتوں کو قیام کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے بطورِ دلیل حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث ہے جس کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے''۔ (جامی)

۲۱۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُرَغِّبُ النَّاسَ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةِ اَمْرٍ فِیْهِ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں لوگوں کو عبادت کی تلقین کرتے مگر اس امر پر زور نہ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جس نے ماہِ رمضان (کی راتوں) میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۷: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ

۲۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مسجد میں نماز کے لیے باہر تشریف لائے'

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَتْ فَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ.

پھر آپؐ نے نماز پڑھائی اور حدیث کونقل کرتے ہوئے یہاں تک بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آپؐ لوگوں کو رغبت دلاتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کی مگر یہ حکم شدت کے ساتھ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ آپ فرماتے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ کھڑا رہا اجر وثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر آپؐ نے اسی امر پر عمل کرتے ہوئے وفات پائی۔

۲۱۹۸: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص ایمان واحتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا رہا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۹: حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات میں نکلتے تھے پس نماز پڑھتے تھے اور باتیں بتاتے تھے اور لوگوں کو تلقین کرتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی اس کے علاوہ بھی مگر سختی نہیں فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے لیے ارشاد فرماتے تھے جو شخص اجر وثواب کے واسطے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا

۲۲۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے ماہِ

سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

رمضان میں کھڑا (یعنی عبادت کرے نماز تراویح ادا کرے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِاَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کھڑے ہونے کی ترغیب فرماتے تھے مگر اس میں سختی نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے واسطے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (اجر وثواب کی نیت سے) ایمان کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو (عبادت میں خلوصِ نیت سے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہوا (عبادت کے لیے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص (شب) قدر کی رات میں کھڑا ہوا ثواب اور ایمان کے ساتھ تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ

۲۲۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائینگے۔

۲۲۰۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائینگے۔

۲۲۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۱۸۶: باب ذِکْرُ اخْتِلَافِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَیْبَانَ فِیْهِ

باب: زیرِ نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابن ابی کثیر اور نضر بن شیبان پر راویوں کا اختلاف

۲۲۱۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَ مُحَمَّدُ ابْنُ هِشَامٍ وَّاَبُو الْاَشْعَثِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۱۱: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ اَنْبَاَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھڑا ہوا ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پہلے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کھڑا ہوا لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۲۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِی النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ

۲۲۱۲: حضرت نضر بن شیبان نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ملاقات کی اور اُن سے کہا کہ تم مجھے رمضان کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو جو تم نے سنی ہو۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے

حَدِّثْنِیْ بِاَفْضَلِ شَیْءٍ سَمِعْتَہٗ یُذْکَرُ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ شَہْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَہٗ عَلَی الشُّہُوْرِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ھٰذَا خَطَاءٌ وَالصَّوَابُ اَبُوْسَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے اس ماہ کو تمام مہینوں پر فضیلت دی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص ماہِ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے لیے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے کہ وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

۲۲۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ وَقَالَ مَنْ صَامَہٗ وَقَامَہٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔

۲۲۱۳: (حضرت نضر بن شیبان سے مروی) دوسری روایت بھی اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جو شخص ماہِ رمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے۔

۲۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَبِیْکَ سَمِعَہٗ اَبُوْکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بَیْنَ اَبِیْکَ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَحَدٌ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْکُمْ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَہٗ فَمَنْ صَامَہٗ وَقَامَہٗ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

۲۲۱۴: حضرت نضر بن شیبان سے روایت ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے عرض کیا کہ مجھے ایسی کوئی روایت بیان کرو جو تم نے اپنے سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اُن دونوں کے مابین کوئی واسطہ نہ ہو۔ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے والد ماجد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے روزے فرض قرار دیئے اور سنت (مؤکدہ) ہے اس میں کھڑا ہونا (رات میں عبادت کے لیے) پس جس شخص نے رمضان میں روزے رکھے اور راتوں کو کھڑا رہا وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے کہ اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

۱۱۸۷: باب فَضْلُ الصِّیَامِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰی اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ ذٰلِکَ

باب: روزوں کی فضیلت

۲۲۱۵: اَخْبَرَنِیْ ھِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ

۲۲۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِيْنَ يُفْطِرُوَحِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

وسلم نے ارشادفرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لیے دوخوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطار کرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اوراس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بواللہ کو بہت محبوب ہے(بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

تشریح ☆ روزہ خاص میرے لیے ہےاور میں خوداس کی جزادوں گا۔ بعض لوگ اعراب کے ذرا سے فرق سے یوں پڑھتے ہیں: ''روزہ خاص میرے لیے ہےاور میں خودہی اِس کی جزاہوں'' یہاں فوری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نماز اللہ کے لیے نہیں؟ اسی طرح حج اورزکوٰۃ کیا اللہ کے سواکسی اور کے لیے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سوالوں کا جواب نفی سے ہی دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:''اورنماز قائم کرمیری یاد کے لیے'' ''محافظت کرونمازوں کی اور خاص طور پر نمازِ وسطیٰ کی اور کھڑے رہواللہ کے لیے پوری فرمانبرداری کے ساتھ'' اور''لوگوں کے ذمہ ہے اللہ کے لیے حج بیت اللہ' جوکوئی بھی استطاعت رکھتا ہواُس کے سفرکی'' اسی طرح ''اور پورا کروحج اورعمرے کواللہ کے لیے'' اِس اشکال کا ایک سطحی ساحل بعض حضرات نے اس طرح کرنے کی کوشش کی ہے کہ روزے میں ایساممکن نہیں جبکہ بقیہ تمام عبادتوں میں ریاء کا امکان ہے' اس لیے کہ روزے کی کوئی ظاہری صورت نہیں ہے جولوگوں کونظر آسکے بلکہ وہ ایک راز ہے عبد اور معبود کے درمیان۔ ظاہر ہے کہ یہ توجیہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اِس حدیث کی واحد ممکن توجیہ یہ ہے کہ روزہ روح کی تقویت کا ذریعہ ہے جسے ایک خاص تعلق اور خصوصی نسبت حاصل ہے' ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ یاتقربِ الٰہی کے ساتھ۔ اِس لیے خود بنفس نفیس اللہ عزوجل ہی اِس کی جزا ہے' واللہ اعلم۔

۲۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانَ فَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے' روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ روزہ دار کیلئے دوخوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطارکرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اوراس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو بہت محبوب ہے(بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

۱۱۸۸: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ صَالِحٍ

راویٔ حدیث پراختلاف

فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

۲۲۱۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسِنَانٍ ضِرَارُ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۸: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَیْدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصَّائِمُ یُفْرَحُ مَرَّتَیْنِ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَیَوْمَ یَلْقَی اللّٰهَ وَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِی الصِّیَامُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۲۰: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ الزَّیَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ

کا بیان

۲۲۱۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشادفرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشادفرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دوخوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمان خداوندی ہے ابن آدم میں سے کوئی نیکی کرتا ہے اس کی دس سے سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ارشاد ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں کیونکہ میرا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو چھوڑتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال

لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهُ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو اسے چاہیے کہ وہ لغو بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہو گی۔

۲۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

۲۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ (فقط) میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو اسے چاہیے کہ وہ لغو بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔

۲۲۲۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انسان کا ہر کام اسی کے لیے ہے لیکن روزہ میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک (اور عنبر وغیرہ) کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۲۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلَّا الصِّيَامَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ.

۲۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرمانِ الٰہی ہے کہ انسان کو ہر ایک نیک عمل کے دلے دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن روزہ میرے لئے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

۱۱۸۹: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَةَ فِىْ فَضْلِ الصَّائِمِ

باب: حضرت ابوامامہ کی حدیث محمد بن یعقوب پر اختلاف

۲۲۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مُرْنِىْ بِاَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَامِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۴: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک امر کا حکم فرمائیں جس سے میں آپ کو حاصل کرلوں۔ فرمایا: تم روزہ کو اختیار کرو اس کے برابر کوئی دوسری (عبادت) نہیں ہے۔

۲۲۲۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رِجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِىْ بِاَمْرٍ يَنْفَعُنِى اللّٰهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۵: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس کام کا امر فرمائیں جس کے ذریعے اللہ مجھ کو نفع پہنچائے۔ فرمایا: تم روزہ کو اپنے ذمہ لازم کرلو اس کے برابر کوئی (دوسرا) کام نہیں ہے۔

۲۲۲۶: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الضَّعِيْفُ شَيْخٌ صَالِحٌ وَالضَّعِيْفُ لَقَبٌ لِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِىْ نَصْرَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَاعِدْلَ لَهُ.

۲۲۲۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ' اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

۲۲۲۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ السَّكَنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيَّ عَنْ اَبِىْ نَصْرٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِىْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ

۲۲۲۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کسی کام کا حکم فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو' اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

لَاعِدْلَ لَهٗ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ.

۲۲۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ فِطْرٍ اَخْبَرَنِیْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۲۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ وَالْحَكَمُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۲۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنِ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۱: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لِیَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِیْ بِهٖ مَيْمُوْنُ بْنُ اَبِیْ شَبِيْبٍ بْنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۲۲۳۱: ترجمہ بعینہ ہے۔

۲۲۳۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے (جس طرح ڈھال انسانی جسم کو محفوظ رکھتی ہے اسی طرح روزہ انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے)

۲۲۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ

۲۲۳۴: حضرت مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی

اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ اَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ دَعَا لَهٗ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهٗ فَقَالَ مُطَرِّفٌ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

اولاد میں سے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا تو عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے پلانے کے واسطے دودھ منگوایا۔ انہوں نے جواب دیا: میں روزہ سے ہوں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے) جس طرح تم میں کسی کے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۲۲۳۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں ایک دن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دودھ منگوایا۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ ڈھال ہے دوزخ کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس جنگ میں (محفوظ رہنے کے لیے) ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۶: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلٰی عُثْمَانَ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ.

۲۲۳۶: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۳۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ بَشَّارِ بْنِ اَبِیْ سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا.

۲۲۳۷: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے۔ (مراد جب تک کسی کی غیبت نہ کرے یا جب تک خلافِ شرع کام نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ ایسے کاموں سے روزہ خراب ہو جاتا ہے)

۲۲۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاٰدَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلْ يَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتِمْهُ وَلَا يَسُبَّهٗ وَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۳۸: امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ سے (یعنی دوزخ سے محفوظ رکھے گا) اور جو شخص صبح اٹھ کر روزہ رکھے اور کسی قسم کی جہالت نہ کرے پس اگر کوئی شخص جہالت سے پیش آئے تو نہ اس کو گالی دے نہ برا بھلا کہے بلکہ اس طرح کہے کہ میرا تو روزہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ

پسندیدہ ہے۔

۲۲۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَأَ نَا حَبَّانٌ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِیْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا۔

۲۲۳۹: حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو کوئی شخص پھاڑ نہ ڈالے۔

۲۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِی الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيْهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔

۲۲۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس میں ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ پس جب آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا۔ جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہاں وہ ایسا پانی پی لے گا جسے پی کر پھر کبھی دوبارہ پیاس نہ لگے گی۔

۲۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَهْلٌ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ هَلْ لَكُمْ اِلَى الرَّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

۲۲۴۱: حضرت سہل نے فرمایا جنت میں میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ تمہارے لیے ریان ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب سارے لوگ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند ہو جائے گا۔ پس ان کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۲۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ

۲۲۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو راہِ خدا میں جوڑا صدقہ کرے (یعنی دو دو کی شکل میں) تو جنت میں پکارا جائے گا اے بندۂ خدا یہ تیرا نیک عمل ہے۔ تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے اور جہادی جہاد کے صدقہ دینے والا صدقہ کے اور روزہ دار باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کوئی روزہ داروں میں سے پکارا اور بلایا جائے گا اس کو کس قسم کی تکلیف ہوگی اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں ہی صدا لگائی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تم انہی (خوش قسمت) لوگوں میں شامل ہو گے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ۔

۲۲۴۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ قَالَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَیْکُمْ بِالْبَآءَۃِ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

۲۲۴۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم نوجوان تھے اور ہمیں (شہوت دبانے کی) طاقت نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانو کے گروہ! تم نکاح کرلو کیونکہ نکاح سے انسان کی نگاہ نیچی رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

تشریح ☆ روزہ قاطع شہوت بتانے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے خصی ہو جانے سے شہوت ختم ہو جاتی ہے اسی طریقہ سے روزہ رکھنے سے شہوت میں کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت ہو جاتی ہے اور گناہوں سے بڑا گناہ شہوت سے دیکھنا بھی ہے اور غلیظ گندے خیالات بھی آتے ہیں تو روزہ رکھنے سے انسان کی طاقت میں کمی واقع ہوتی ہے یا وہ لوگ جو کہ بہت ہی طاقت کے باعث مختلف امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہر وقت شیطان کے بہکاوے میں رہتے ہیں' ان کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسے بھی بطور علاج روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو رمضان کے روزوں سے تو پھر یہ مرض ویسے ہی رفع ہو جاتا ہے اور طاقت اعتدال پر آنے سے غلط خیالات سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ روزۂ رمضان فرض بھی ہے اور من جانب اللہ رجوع بھی ہے۔ (جامی)

۲۲۴۴: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَقِیَ عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَابِہٖ فَحَدَّثَہٗ وَاَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ ھَلْ لَکَ فِیْ فَتَاۃٍ اُزَوِّجُکَھَا فَدَعَا عَبْدُاللّٰہِ عَلْقَمَۃَ فَحَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَہٗ وِجَاءٌ۔

۲۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرفات میں ملاقات ہوئی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں تمہارا نکاح کسی نوجوان خاتون سے نہ کردوں۔ پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو بلا کر یہ حدیث بیان کی کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے یہ اس کی نظر کی حفاظت اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھے گا اور جو کوئی نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے پس روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۴۵: اَخْبَرَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

۲۲۴۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے اور جس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۴۶: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثٍ مَا رَاَیْتُهٗ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ اِلَّا مِنْ اَجْلِیْ لِاَنِّیْ کُنْتُ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ قَالَ عَلِیٌّ وَسُئِلَ الْاَعْمَشُ عَنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ قَالَ نَعَمْ.

۲۲۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فِتْیَةٍ فَقَالَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَالصَّوْمُ لَهٗ وِجَاءٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْمَعْشَرٍ هٰذَا اسْمُهٗ زِیَادُ بْنُ کُلَیْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ صَاحِبُ اِبْرَاهِیْمَ رَوٰی عَنْهُ مَنْصُوْرٌ وَمُغِیْرَةٌ وَشُعْبَةُ وَاَبُوْمَعْشَرٍ الْمَدَنِیُّ اسْمُهٗ نُجَیْحٌ وَهُوَ ضَعِیْفٌ وَمَعَ ضَعْفِهٖ اَیْضًا کَانَ قَدِ اخْتَلَطَ عِنْدَهٗ اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ مِنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَمِنْهَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ وَلٰکِنِ انْهَسُوْا نَهْسًا.

۱۱۹۰: باب ثَوَابُ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ

۲۲۴۶: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان حضرات نے ایک حدیث بیان فرمائی میرا خیال ہے کہ وہ حدیث میرے لیے بیان فرمائی کیونکہ میں اس وقت تمام موجود لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ حدیث یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانان! تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھے اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہوں سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے۔

۲۲۴۷: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا' وہ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان خاتون کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم میں سے جو کوئی قدرتِ نکاح رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کر لیے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہ سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی (شہوت میں کمی) بنا دے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں جو راوی ابومعشر ہیں ان کا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ انہی کی روایت کردہ حدیثوں میں سے دو یہ ہیں: ۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گوشت کو چاقو' چھری سے مت کاٹو بلکہ اس کو نوچ کر کھاؤ۔

باب: جو شخص راہِ خدا میں ایک روزہ رکھے اور اس سے متعلق حدیث میں

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ فِى الْخَبَرِ فِىْ ذٰلِكَ

سہیل بن ابی صالح پر اختلاف

۲۲۴۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۴۹: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَاللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَاللّٰهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ عَامًا۔

۲۲۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بَعَّدَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ

۲۲۵۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے

اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

(یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَاعَدَاللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۱۱۹۱: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ الثَّوْرِيّ فِيْهِ

باب: زیر نظر احادیث میں حضرت سفیان ثوری پر راویوں کا اختلاف

۲۲۵۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ نَيْسَابُوْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ حَرَّجَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اَبِيْ حَدَّثَكُمْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۲۵۸: الفاظِ حدیث میں معمولی سا اختلاف (تغیر وتبدل) ہے

شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِیْرَةَ مِائَةِ عَامٍ.

لیکن ترجمہ اور مفہوم گزشتہ حدیث ہی کے مطابق ہے اس میں فرق نہیں۔

۱۱۹۲: باب مَا یُکْرَهُ مِنَ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں روزہ کی کراہت

۲۲۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ.

۲۲۵۹: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حالتِ سفر میں روزہ رکھنا:

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگرچہ ترک بھی درست ہے بشرطیکہ سفر میں سخت تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو نہ رکھے اور بعد میں قضا کر لے اور یہ حکم شرعی کا ہے یعنی مدت سفر اگر اس قدر ہے کہ جس قدر سفر شرعی ہوتا تو حکم یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہے اور اگر مسافت سفر کم ہے تو روزہ رکھنا چاہئے اور اس مسئلہ میں علماء ظاہر یہ کا قول یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ جائز ہی نہیں ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل مذکور ہے۔

۲۲۶۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ ابْنَ کَثِیْرٍ عَلَیْهِ.

۲۲۶۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا نیک کام نہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت خطا ہے۔ پہلی روایت درست ہے اور زیر نظر روایت میں حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا کسی دوسرے راوی نے ساتھ نہیں دیا۔

تشریح ☆ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ کے مصداق یہ ساری رعایتیں اور سہولتیں جو بیان ہوئیں اس سے مقصود اللہ کو بندوں کے حق میں آسانیاں فراہم کرنا ہے نہ کہ دشواریاں۔

۱۱۹۳: باب الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا قِیْلَ ذٰلِكَ وَ

باب: اس سے متعلق تذکرہ کہ جس کے باعث

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ

۲۲۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نَاسًا مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ فَسَاَلَ فَقَالُوْا رَجُلٌ اَجْهَدَهُ الصَّوْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۲: اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ مَابَالُ صَاحِبِكُمْ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمٌ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا.

۲۲۶۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ.

۱۱۹۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

۲۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس طرح ارشاد فرمایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن پر اختلاف

۲۲۶۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس ہجوم لگائے ہوئے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ شخص روزہ کے باعث پریشانی میں مبتلا ہے (واضح رہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزرے ہوا جو ایک درخت کے سایہ میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ روزہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے تم اللہ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

۲۲۶۳: حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بھی مذکورہ سند سے اس شخص سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں' جیسی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت علی بن مبارک کے اختلاف کا تذکرہ

۲۲۶۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک دن ایک شخص کے پاس گزرے جو درخت کے سایہ میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاقْبَلُوْهَا.

اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ تم اللہ کی دی گئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

۲۲۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۱۹۵: بَابُ ذِكْرُ اسْمِ الرَّجُلِ

باب: سابقہ حدیث میں ذکر کردہ شخص کا نام

۲۲۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ.

۲۲۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال فتح مکہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں مکہ مکرمہ روزہ کی حالت میں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ (وادی) کراع الغمیم پہنچ گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ یہاں پر لوگوں کو روزہ کے باعث دشواری اور تکلیف محسوس ہوئی۔ عصر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ پانی طلب فرمایا اور لوگوں کے سامنے پی لیا۔ اس پر بعض حضرات نے روزہ افطار کر لیا جبکہ بعض نے روزہ کو قائم رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ بعض حضرات روزہ سے ہیں آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

۲۲۶۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِاَبِيْ

۲۲۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مر الظہران (مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام) میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھا لو۔ انہوں نے کہا ہمارا روزہ ہے۔ آپ

بَكْرٍ وَعُمَرَ اَدْنِيَا فَكُلَا فَقَالَا اِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ اعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ.

نے ارشاد فرمایا: تم (دوسرے صحابہ سے ارشاد ہے) اپنے دونوں ساتھیوں کی تیاری کرادو اور ان کا کام کرو کیونکہ ان کا روزہ ہے۔

۲۲۶۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰى اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدّٰى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلٌ.

۲۲۶۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہر ان میں صبح کا کھانا (سحری) فرما رہے تھے۔ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا آؤ اور کھانا کھالو۔ بقیہ حصہ گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۲۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ.

۲۲۷۰: راویوں کا فرق ہے ورنہ ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہی ہے۔

۱۱۹۶: باب ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلَى الْاَوْزَاعِیِّ فِىْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ

باب: مسافر کے لیے روزہ معاف ہونے سے متعلق

۲۲۷۱: اَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیُّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ ادْنُ مِنِّىْ حَتّٰى اُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۱: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتلاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۲: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَنْتَظِرُ

۲۲۷۲: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے

الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کردی ہے۔

۲۲۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۳: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ' میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کردی ہے۔

۲۲۷۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْقِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْمُهَاجِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاُمَيَّةَ يَعْنِی الضَّمْرِیَّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۲۲۷۴: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث مبارکہ فقط راویوں کے فرق سے بیان کی وگرنہ ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۲۲۷۵: اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِیُّ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ الضَّمْرِیَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ ادْنُ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ' میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کردی ہے۔

۱۱۹۷: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ وَّ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت معاویہ بن سلام اور حضرت علی بن مبارک پر اختلاف

۲۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۲۲۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں

الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَنْتَظِرِ الْغَدَاءَ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ اُخْبِرُكَ عَنِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ' میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهٗ.

۲۲۷۷: راویوں کے فرق کے ساتھ وہی حدیث ہے کہ میں سفر سے لوٹا......۔

۲۲۷۸: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ التَّلِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی روزہ معاف فرما دیا اور اگر روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دیں بعد میں قضا کر لیں۔

۲۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهٖ حَدَّثَنَا ثُمَّ اَلْفَيْنَاهُ فِيْ اِبِلٍ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْقِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهٗ ذَهَبَ فِيْ اِبِلٍ لَهٗ فَانْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ اَوْقَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ اَوْقَالَ اُدْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۷۹: حضرت ابوایوب ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بوڑھے سے سنا جو قبیلہ قشیر کا تھا' اس نے اپنے چچا سے سنا۔ ایوب نے نقل کیا کہ پہلے حدیث نقل کی ہم سے پھر ہم نے اس کو اونٹوں میں دیکھا تو ابوقلابہ نے فرمایا تم حدیث نقل کرو اس نے کہا مجھے حدیث نقل کی میرے چچا نے کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ؐ اس وقت کھانا نوش فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ' کھانا کھالو۔ میں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز و روزہ معاف فرما دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی روزہ معاف فرما دیا۔

۲۲۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْقِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ صَاحِبِ الْحَدِيْثِ فَدَلَّنِيْ عَلَيْهِ فَلَقِيْتُهٗ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ قَرِيْبٌ لِيْ

۲۲۸۰: حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے راوی سے ملو گے؟ مجھے اس کی پہچان بتلائی تو میں اس سے ملا۔ اس نے کہا مجھ سے میرے ایک رشتہ دار نے نقل کیا جن کو حضرت انس بن

يُقَالُ لَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلٍ كَانَتْ لِيْ اُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَاْكُلُ فَدَعَانِيْ اِلٰى طَعَامِهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَاِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ نَحْوَهُ.

۲۲۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَاْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ تَعَالٰى اَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ لے کر حاضر ہوا جس وقت کہ آپ کھانا کھا رہے تھے۔فرمایا آؤ اور کھانا کھالو۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔آپ نے فرمایا مسافر سے آدھی نماز اور روزہ جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف فرمادیا ہے۔

۲۲۸۱: حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا: آؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں روزہ کے احکام بتلاؤں۔ اللہ نے مسافر کی آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

۲۲۸۲: اس حدیث کا مضمون گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۸۳: حضرت ہانی بن شخیر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بلحریش کے آدمی سے سنا اور اس نے اپنے والد سے کہ میں ایک مرتبہ حالت مسافرت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا جبکہ میں روزہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ فرمایا آؤ تم کو اس بات کا علم نہیں اللہ نے مسافر کے لیے معافی دی ہے۔ عرض کیا کیا معافی عطا فرمائی ہے؟ فرمایا: روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۴: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلحریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف

الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ.

۲۲۸۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ اَتَدْرِىْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِىْ قِلَابَةَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ اُدْنُ فَاطْعَمْ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ فِى السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ.

۱۱۹۸: باب فَضْلُ الْاِفْطَارِ فِى السَّفَرِ عَلَى الصِّيَامِ

۲۲۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعَجَلِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ.

فرمادی ہے۔

۲۲۸۵: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلحریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۶: حضرت غیلان سے روایت ہے کہ ایک دن سفر میں ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا۔ انہوں نے کھانا پیش کیا۔ میں نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کے لیے روانہ ہوئے' آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھالو۔ اس نے عرض کیا: میں روزہ سے ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ معاف فرمادیا پس آؤ اور کھانا میں شریک ہو جاؤ چنانچہ میں حاضر ہوا اور کھانے میں شریک ہوگیا۔

باب: بحالت سفر روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

۲۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے۔ ہم میں کچھ حضرات روزہ سے جبکہ کچھ حضرات روزہ سے نہیں تھے۔ ایک روز بہت گرمی تھی' ہم لوگ سایہ کے نیچے ٹھہرے یہاں تک کہ گرمی کی شدت سے روزہ دار گرنے لگے اور بغیر روزہ دار بھی (حالت پریشانی میں) اُٹھ بیٹھے۔ ہم نے اونٹوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن کا اجر وثواب بغیر روزہ والے لوگوں کے حصہ میں آ گیا۔

۱۱۹۹: بَاب ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

۲۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْخَيَّاطِ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۹۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

باب: دورانِ سفر روزہ ایسا ہے جیسے مکان میں بغیر روزہ کے رہنا

۲۲۸۸: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے گھر میں افطار کرنا یعنی بغیر روزہ کے رہنا۔

۲۲۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جس طرح کہ حالت قیام (یعنی گھر میں) میں افطار کرنا۔

۲۲۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے والا شخص ایسا ہے جیسے حالت قیام میں افطار کرنے والا۔

۱۲۰۰: بَاب الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَ ذِكْرُ اخْتِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۲۲۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا ثُمَّ أَتَى بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

باب: بحالتِ سفر روزہ رکھنا

۲۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں (سفر پر) روانہ ہوئے۔ آپ حالت روزہ میں تھے یہاں تک کہ مقام قدید (مدینہ سے سات منزل پر ایک مقام) پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جو آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پی لیا۔

بحالتِ سفر روزہ:

مذکورہ بالا روایات واحادیث شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں اجر وثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے۔ یہ حکم اس صورت میں جبکہ سفر کے دورانِ روزہ رکھنے میں تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور روزہ رکھ لیا تو گناہ نہیں ہے۔

۲۲۹۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ.

۲۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے یہاں تک کہ مقام قدید پہنچ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۲۹۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ.

۲۲۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سفر روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدید (مقام) میں تشریف لائے پھر ایک پیالہ دودھ کا طلب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ دودھ پیا۔

۱۲۰۱: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ

باب: راوی حدیث منصور کے اختلاف سے متعلق

۲۲۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

۲۲۹۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ (ماہِ رمضان) میں مکہ کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ مقام عسفان پہنچ گئے وہاں پر آپؐ نے ایک پیالہ دودھ کا منگوایا اور پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے چھوڑ دے۔

۲۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ.

۲۲۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ماہ رمضان میں سفر فرمایا۔ یہاں تک کہ مقام عسفان میں داخل ہوئے پھر آپؐ نے ایک برتن منگوایا اور دن میں پانی پی لیا۔ لوگ دیکھتے رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَيُفْطِرُ.

۲۲۹۶: حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے عرض کیا دورانِ سفر رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے بھی تھے اور افطار بھی فرماتے تھے۔

۲۲۹۷: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُجَاهِدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَفْطَرَ فِی السَّفَرِ.

۲۲۹۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان میں روزے رکھے اور حالت سفر میں روزہ افطار (ترک) بھی فرمایا۔

۱۲۰۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِیْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو فِيْهِ

باب: حضرت حمزہ بن عمرو کی روایت میں حضرت سلیمان بن یسار کے متعلق راویوں کا اختلاف

۲۲۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ.

۲۲۹۸: حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دورانِ سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهٗ مُرْسَلٌ.

۲۲۹۹: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو سابقہ حدیث میں مذکور ہوا ان تمام احادیث کا ایک ہی مطلب ہے لیکن الفاظ میں معمولی فرق ہے۔

۲۳۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۰: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دورانِ سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِر.

۲۳۰۱: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عہد نبوی میں مسلسل روزے رکھتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ فَذَكَرَ آخَرَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِى السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۲: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۳: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۳: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سفر میں روزے کے بارے میں۔ فرمایا: تمہارا دل چاہے تو (سفر میں) روزہ رکھ لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَحَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَانِىْ جَمِيْعًا عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَسْرُدُ الصِّيَامَ فِى السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۴: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت محسوس کرتا ہوں۔ کیا مجھ پر دورانِ سفر (روزہ رکھنے میں) کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: بے شک یہ رخصت ہے سفر میں اگر چاہے تو روزہ رکھ لے ورنہ افطار کر دے۔

۲۳۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصِّيَامَ اَفَاَصُوْمُ فِى السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۵: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِمْرَانُ ابْنُ اَبِىْ اَنَسٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مُرَاوِحٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا يَصُوْمُ فِى السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۶: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں دورانِ سفر بھی رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۱۲۰۳: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُرْوَةَ فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ فِيْهِ

۲۳۰۷: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِىْ مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَجِدُ فِيَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِى السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَبِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

۱۲۰۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْهِ

۲۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِى السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّانِيُّ بِالْكُوْفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِى السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصُوْمُ فِى السَّفَرِ وَ كَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

باب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۲۳۰۷: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (ایسا کرنے میں) مجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: یہ ایک رخصت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پس جو شخص یہ رخصت حاصل کرے تو بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب: اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ پر اختلاف سے متعلق

۲۳۰۸: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۹: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصِّيَامَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۱۲۰۵: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ نَضْرَةَ الْمنذر بن مالك بن قطعة فيه

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابونضرہ پر اختلاف سے متعلق

۲۳۱۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۴: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا.

۲۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔

۲۳۱۶: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۶: حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر کیا۔ دورانِ سفر ہم میں سے کوئی روزہ سے ہوتا تھا اور کوئی افطار کرتا۔ اور (اس معاملے میں) کوئی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

۱۲۰۶: باب اَلرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّصُوْمَ بَعْضًا وَیُفْطِرُ بَعْضًا

باب: مسافر کے لیے ماہِ رمضان میں اس کا اختیار ہے کہ وہ کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن نہ رکھے

۲۳۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالْكَدِیْدِ اَفْطَرَ.

۲۳۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوا۔ آپ حالت روزہ میں (مدینہ سے) باہر تشریف لائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قدید پہنچے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا۔

۱۲۰۷: باب اَلرُّخْصَةُ فِی الْاِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

باب: جو کوئی ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر وہ سفر کرے تو روزہ توڑ سکتا ہے

۲۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِیَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰی دَخَلَ مَكَّةَ فَافْتَتَحَ مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

۲۳۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت روزہ میں سفر شروع فرمایا جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے ایک پانی کا برتن طلب فرما کر پانی نوش فرمایا تا کہ لوگ دیکھ لیں۔ پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں دورانِ رمضان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں روزہ رکھا اور روزہ افطار بھی کیا۔ پس جس کا دل چاہے روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے روزہ افطار کر لے۔

۱۲۰۸: باب وَضْعُ الصِّیَامِ عَنِ الْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

باب: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کی معافی سے متعلق احادیث

۲۳۱۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ

۲۳۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ لِلْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھا لو۔میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے۔اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ معاف کر دیا ہے۔

تشریح ☆ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ حاملہ خاتون کو روزہ رکھنے میں خود کو یا بچہ کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو لیکن بعد میں قضا رکھنا لازم ہے۔اسلام نے خواتین پر جو خصوصی احسانات فرمائے ہیں یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ (جامی)

۱۲۰۹: باب تَأْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [البقرة: ۱۸۴]

باب: آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ کی تفسیر کا بیان

۲۳۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَ يَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

۲۳۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ نازل ہوئی یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کو کھانا اور اگر روزہ نہ رکھنا چاہے تو وہ فدیہ ادا کر دے یہاں تک کہ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

روزہ کے فدیہ سے متعلق:

مذکورہ آیت کریمہ سے بظاہر طاقت ور شخص کیلئے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ ادا کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن واضح رہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اور یہ حکم دوسری آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے منسوخ ہو گیا اور اب حکم یہی ہے کہ اگر روزہ رمضان میں رکھنے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہو یعنی ایسا سخت مریض ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے یا سفر کی حالت ہو تو بعد میں روزہ کی قضا کرے اور سخت مریض اور شیخ فانی کے واسطے روزہ کا فدیہ ادا کرنا درست ہے اور آج کل کے اعتبار سے ایک روزہ کا فدیہ ایک کلو چھ سو تینتیس گرام گیہوں' آٹا یا چاول یا اس کی قیمت ہے۔

۲۳۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ

۲۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جن حضرات روزہ رکھنا فرض ہے ان کو ایک

عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ یُطِیْقُوْنَهٗ یُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا طَعَامُ مِسْكِیْنٍ آخَرَ لَیْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ لَا یُرَخَّصُ فِیْ هٰذَا اِلَّا لِلَّذِیْ لَا یُطِیْقُ الصِّیَامَ اَوْ مَرِیْضٌ لَا یُشْفٰی.

مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے اگر کوئی دوسرے مسکین کو کھانا دے تو وہ اس کے لیے اچھا ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ واضح رہے کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ جس طرح کمزور شخص جس کو روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہے یا ایسا بیمار جو تندرست نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بیمار رہتا ہے۔

۱۲۱۰: باب وَضْعِ الصِّیَامِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

۲۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیٌّ یَعْنِی ابْنَ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلَاةَ اِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ اَحَرُوْرِیَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِیْضُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَیَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا یَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

۲۳۲۲: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حائضہ خاتون جب حیض سے پاک ہو جائے تو کیا وہ نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا کیا تم حروریہ تو نہیں ہو؟ عہد نبویؐ میں جب ہمیں حیض آتا تھا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد آپؐ ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے مگر نماز کے قضا کا نہیں۔

''حرور'' کی تشریح:

حرور شہر کوفہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے یہ نسبت اسی حرور کی جانب ہے۔ خارجی لوگ اس جگہ کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس جگہ ان کو قتل فرمایا تھا۔ وہ لوگ مسائل دُنیا میں سختی اور تشدد سے کام لیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون سے یہی فرمایا کہ اپنے کلام سے تم مجھ کو حروری معلوم ہوتی ہو یعنی کیا تم خارجی فرقہ کی خاتون ہو؟

۲۳۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَیَكُوْنُ عَلَیَّ الصِّیَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَقْضِیْهِ حَتّٰی یَجِیْءَ شَعْبَانُ.

۲۳۲۳: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان کے روزے مجھ پر لازم ہوتے تو میں ان کی قضا نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ ماہِ شعبان آ جاتا (تو قضاء کرتی)۔

۱۲۱۱: باب اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ اَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِیْ رَمَضَانَ هَلْ یَصُوْمُ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ

باب: حائضہ جب پاک ہو جائے یا ماہِ رمضان میں سفر سے واپسی ہو جائے جبکہ دن باقی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۳۲۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ اَبُوْحَصِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوْا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَّمْ يَصُمْ قَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوْا اِلٰى اَهْلِ الْعَرُوْضِ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ.

۲۳۲۴: محمد بن صیفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن فرمایا تم میں سے آج کے دن کسی شخص نے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم میں سے بعض حضرات روزہ سے ہیں اور کچھ کا روزہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم باقی دن مکمل کرلو (یعنی باقی دن کچھ نہ کھاؤ پیو) اور قریبی آبادیوں میں یہ کہلوایا کہ باقی دن پورا کریں۔

۱۲۱۲: باب اِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

باب: اگر رات میں روزہ کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن میں نفلی روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۳۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَذِّنْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ.

۲۳۲۵: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن کسی آدمی سے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کے دن اعلان کردو کہ جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ دن کے باقی حصہ میں کچھ نہ کھائے پیے اور جس نے نہیں کھایا تو وہ شخص روزہ رکھے۔

۱۲۱۳: باب اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ فِيْهِ

روزہ کی نیت اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں طلحہ بن یحییٰ کے متعلق اختلاف

۲۳۲۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ اُهْدِيَ اِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَاْتُ لَهٗ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَاْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ اَدْنِيْهِ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ الْمُتَطَوِّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَاِنْ

۲۳۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر دوسرے روز تشریف لائے تو میرے پاس حیس (کھجور، پنیر، گھی اور پنیر سے تیار کردہ کھانا) آیا تھا۔ میں نے آپ کے لئے اسے بچا کر رکھا کیونکہ آپ اسے پسند فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ حیس جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ پھر آپ نے وہ تناول فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اس کو اختیار ہے چاہے وہ صدقہ

شَاءَ اَمْضَاهَا وَاِنْ شَاءَ حَبَسَهَا.

دے یا نہ دے۔

تشریح ☆ حیس عرب کا ایک مشہور کھانا ہے جو کہ کھجور' پنیر' گھی اور آٹے وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اور عرب اس کھانے کو بڑے شوق سے تناول کرتے ہیں۔

۲۳۲۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ فَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهٖ فَاَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ اَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ اِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ اَوْغَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ اَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهٖ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَاَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَاَمْسَكَهٗ.

۲۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو میرے پاس حیس (پنیر) کا حصہ پہنچا تھا۔ میں اس کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے وہ حیس تناول فرمایا۔ مجھے اس پر تعجب ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے تو آپ کا روزہ تھا پھر آپ نے حیس کھالیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! جو کوئی روزہ رکھے اگر وہ روزہ ماہِ رمضان کا نہ ہو نہ ہی رمضان کی قضا کا یا نفلی روزہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال سے صدقہ نکالا اس کے بعد جس قدر چاہا سخاوت کر کے اس میں سے دیا اور جس قدر چاہا کنجوسی کر کے اس میں رکھ لیا۔

۲۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ وَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَكَلَ خَالَفَهٗ قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ.

۲۳۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ پھر فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر ایک دن (دوبارہ) تشریف لائے تو ہمارے پاس حیس آیا ہوا تھا۔ دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا حیس کا حصہ آیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے صبح کو روزے کی نیت کر لی تھی پھر کھانا کھایا۔

۲۳۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقُلْنَا اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا

۲۳۲۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ پس ہم نے عرض کیا ہمارے پاس حیس آیا تھا ہم نے اُس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر

لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَاَفْطَرَ.

آپ نے روزہ توڑ ڈالا۔

۲۳۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيْهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ اَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ تُطْعِمِيْنِيْهِ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ هَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَاهِیَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ.

۲۳۳۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جبکہ آپ روزہ رکھے ہوئے تھے۔ اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ہمارے پاس (حیس کا) حصہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا حیس۔ فرمایا: میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر آپ نے وہ تناول فرمالیا۔

۲۳۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ.

۲۳۳۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ نے فرمایا میرا تو روزہ ہے۔

۲۳۳۲: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ وَمُجَاهِدٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا قَدْ اُهْدِیَ لَنَا حَيْسٌ فَدَعَا بِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ.

۲۳۳۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ہمارے پاس حیس کا تحفہ آیا ہے۔ چنانچہ حیس منگوایا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی۔ پھر آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمالیا۔

۲۳۳۳: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَی ابْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهٗ. قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.

۲۳۳۳: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اُمّ کلثوم نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔

۲۳۳۴: اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۲۳۳۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا

أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِذًا اَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً اُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ.

تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر جب آپ (دوبارہ) تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں روزہ افطار کر لیتا ہوں گرچہ میں روزہ فرض اور لازم کر چکا تھا۔

۱۲۱۴: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ حَفْصَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں راویوں کے اختلاف سے متعلق حدیث

۲۳۳۵: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ.

۲۳۳۵: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ.

۲۳۳۶: اُم المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ اَشْهَبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَذَكَرَ آخَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ.

۲۳۳۷: امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص روزہ کی نیت فجر نکلنے سے قبل کرے تو وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۳۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ.

۲۳۳۸: اُم المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُوْمُ.

۲۳۳۹: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص رات سے ہی روزہ کی نیت نہ کرے تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۰: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۱: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۱: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۲: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۳: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ اَرْسَلَهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

۲۳۴۴: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهٗ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۵: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا

۲۳۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ.

جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۱۲۱۵: باب صَوْمُ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے متعلق

۲۳۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَ اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَ يَنَامُ سُدُسَهٗ.

۲۳۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں سے اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور تمام نمازوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے۔ وہ آدھی رات تک سویا کرتے تھے اور تہائی رات سے بیدار رہتے پھر وہ رات کے چھٹے حصہ میں سوتے تھے۔

عبادتِ داؤدیؑ:

مطلب یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بارہ گھنٹے کی رات میں سے چھ گھنٹے آرام فرماتے اس کے بعد وہ تین گھنٹے تک بیدار رہتے پھر وہ دو گھنٹے تک آرام فرماتے۔

۱۲۱۶: باب صَوْمُ النَّبِیِّ بِاَبِیْ هُوَ وَ اُمِّیْ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ!

۲۳۴۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ.

۲۳۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ حالت قیام میں۔

۲۳۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ

۲۳۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ اب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ.

افطار نہیں فرمائیں گے اور جب چھوڑتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ماہِ رمضان کے علاوہ کبھی ایک ماہ تک مسلسل روزے نہیں رکھے۔

ایّام بیض کے روزے:

مطلب یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ۱۳ ویں' ۱۴ ویں' ۱۵ ویں تاریخ کا روزہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ بلکہ حالت سفر میں آپ ﷺ ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔

۲۳۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَّادٌ عَنْ مَرْوَانَ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ.

۲۳۵۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے رکھتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپؐ افطار نہیں فرمائیں گے اور جب آپؐ افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ.

۲۳۵۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی رات میں کبھی تلاوت کے دوران قرآن پاک مکمل کیا ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا کسی ماہ رمضان کے علاوہ پورے کے پورے روزے رکھے ہوں۔

۲۳۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

۲۳۵۳: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے نبیؐ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا: آپؐ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے ہی رکھیں گے۔ پھر افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب افطار ہی فرمائیں گے۔ رسول اللہؐ نے' جب سے آپؐ مدینہ تشریف لائے' رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۵۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنْ يَصُوْمَهٗ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ.

۲۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہینوں میں روزوں کے لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ کو ماہِ رمضان کے ساتھ ملا دیا کرتے تھے۔

۲۳۵۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ وَ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُمَا اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِىْ شَعْبَانَ.

۲۳۵۵: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزے رکھا کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے افطار ہی نہ فرمائیں گے اور میں نے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کسی ماہ کے ماہِ شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔

۲۳۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ لَا يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

۲۳۵۶: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو ماہ پے در پے مسلسل روزے نہ رکھتے ماہِ شعبان کے علاوہ اور ماہِ رمضان کے (یعنی ان دو ماہ میں آپ روزوں میں تسلسل رکھتے)۔

۲۳۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ كَانَ لَا يَصُوْمُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ وَ يَصِلَ بِهٖ رَمَضَانَ.

۲۳۵۷: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں مسلسل روزے نہ رکھتے اور شعبان کے روزوں کو آپ ماہِ رمضان کے روزوں سے ملا دیتے تھے۔

۲۳۵۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِشَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهٗ اَوْ عَامَّتَهٗ.

۲۳۵۸: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ماہِ شعبان کے علاوہ زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے البتہ ماہِ شعبان کے زیادہ تر حصہ میں آپ روزے رکھتے۔

۲۳۵۹: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا.

۲۳۵۹: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے روزے رکھتے البتہ کچھ دن افطار فرماتے۔

۲۳۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ.

۲۳۶۰: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۳۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ اَبُوالْغُصْنِ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ

۲۳۶۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا میں آپ کو ماہِ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں اس طرح روزے رکھتا ہوئے نہیں دیکھتا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

یہ مہینہ وہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہِ رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال اللہ کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جس وقت میرا عمل پیش ہو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ اَبُوالْغُصْنِ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَعِيْدٍ الْمُقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَصُوْمُ حَتّٰى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَ تُفْطِرُ حَتّٰى لَا تَكَادَ اَنْ تَصُوْمَ اِلاَّ يَوْمَيْنِ اِنْ دَخَلَا فِيْ صِيَامِكَ وَ اِلاَّ صُمْتَهُمَا قَالَ اَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

۲۳۶۲: حضرت اسامہ بن زید ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ جب روزے رکھتے ہیں تو اس قدر رکھتے ہیں کہ یوں لگتا ہے اب افطار نہ فرمائیں گے اور جب افطار فرماتے ہیں تو لگتا ہے کہ کبھی روزے نہیں رکھیں گے اور جب آپؐ افطار فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ دو دن کے علاوہ روزے نہیں رکھیں گے اگر وہ دو دن آپؐ کے روزوں میں آ جائیں تو بہتر ہے۔ نہیں تو آپؐ ان میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کون سے؟ میں نے کہا پیر اور جمعرات۔ فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ الْغَفَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَعِيْدٍ الْمُقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ فَيُقَالَ لَا يَصُوْمُ.

۲۳۶۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھا کرتے۔ پس لوگ کہتے اب افطار نہیں ہوں گے پھر جب افطار فرماتے تو لوگ کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۳۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

۲۳۶۴: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے تھے۔

۲۳۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۳۶۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے

يَتَحَرّٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

تھے۔

۲۳۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۶۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے تھے۔

۲۳۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

۲۳۶۷: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کا خیال (خاص اہتمام) فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ ابْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

۲۳۶۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ.

۲۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایک تو ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو اور دوسرے ہفتہ کے پیر کو۔

۲۳۷۰: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

۲۳۷۰: اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے پھر دوسرے ہفتہ کے پیر کو روزہ رکھتے تھے۔

۲۳۷۱: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَكَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۷۱: اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف کی ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

۲۳۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۳۷۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں شروع سے (یعنی مہینہ کی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھا کرتے اور آپ جمعہ کے روزہ کم افطار کرتے (یعنی جمعہ کے دن زیادہ تر روزہ رکھا کرتے)

۲۳۷۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ اُس وقت تک نہ سویا کرو جب تک کہ نمازِ وتر نہ پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ تین روزے رکھنے کا حکم دیا۔

۲۳۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرّٰى فَضْلَهٗ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ.

۲۳۷۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا مجھے اس کا علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے علاوہ کسی اور دن کا روزہ اور دنوں کے مقابلہ میں بہتر سمجھ کر رکھا ہو یعنی ماہِ رمضان اور عاشورہ کے دن کا۔

۲۳۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ.

۲۳۷۵: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معاویہؓ سے سنا' جبکہ وہ عاشورہ کے دن منبر پر تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن فرماتے تھے میں روزہ سے ہوں جس کا دل چاہے وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۷۶: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَتِسْعًا مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

۲۳۷۶: حضرت ہنیدہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ ذی الحجہ کے نو دن میں اور ہر ماہ کے تین دن میں ایک پہلے پیر اور دو جمعرات کو (روزہ رکھتے تھے)۔

۱۲۱۷: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِي

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں

اَلْخَبَرِ فِيْهِ

عطاء راوی پر اختلاف

۲۳۷۷: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو اس نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ح وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۷۹: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَعُقْبَةُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۰: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۲: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ

۲۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں پھر حدیث نقل کی۔ عطاء راوی نے بیان

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ اِنِّیْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ لَا اَدْرِیْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ.

کیا کہ مجھے یہ بات یاد اور محفوظ نہیں لیکن اس قدر تو (بہرحال) یاد ہے کہ اس طریقہ سے کہا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے گویا اُس شخص نے روزے رکھے ہی نہیں۔

مستقل (مسلسل) روزہ رکھنا:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ انسان مستقل بارہ مہینہ روزہ ہی رکھتا رہے بلکہ کبھی روزہ رکھے اور کبھی چھوڑ دے (ماہ رمضان میں تو پورے ہی مسلسل روزے رکھے) اور جو شخص رمضان کے علاوہ مستقل روزے ہی رکھتا رہے تو گویا وہ شخص بھوک پیاس کے برداشت کرنے کا عادی ہو گیا اور روزہ رکھنے سے جو مقصد تھا وہ فوت ہو گیا۔ دراصل انسان کو خواہش نفس کے چھوڑنے کا اجر و ثواب اسی وقت ہوتا ہے کہ جس وقت خواہش استعمال بھی موجود ہو اور اپنے نفس کو بلاوجہ مشقت اور تکلیف کے برداشت کرنے کا عادی بنالینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

۱۲۱۸: باب النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِي الْخَبَرِ فِيْهِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

۲۳۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَخِيْهِ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۳: حضرت عمران سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کبھی افطار نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

۲۳۸۴: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۴: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۵: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مستقل روزہ رکھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے اور نہ افطار ہے۔

تشریح ☆ اسلام دین فطرت ہے۔ انسان پر جس طرح حقوق اللہ ہیں' اسی طرح حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ ان دونوں کو اعتدال وقسط کے ساتھ پورا کیا جانا چاہیے۔ یہی اسلام کا مقصود ہے۔ سیرتِ نبوی سے بآسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان تقاضوں کو نہایت معتدل طریقہ سے اور راہِ اعتدال پر رہتے ہوئے پورا کیا۔ اِس لیے کسی بھی دینی ودینی معاملے میں افراط وتفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ ہی اپنانی چاہیے۔ (جامی)

۱۲۱۹: بَابُ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِيْهِ

۲۳۸۶: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْهِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانٌ وَهُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَعْبَدِ الزِّمَّانِیُّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَعْبَدِ الزِّمَّانِیَّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ.

باب: زیرِنظر حدیث مبارکہ میں راوی غیلان پر اختلاف

۲۳۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ شخص اتنے زمانہ سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (یعنی ایسا شخص روزہ کے ثواب سے محروم ہے کیونکہ بھوک' پیاس اُس کی عادت بن گئی ہے)۔

۲۳۸۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا' آپ کس قدر روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے اس سوال پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اللہ کے معبود برحق ہونے' اسلام کے دین ہونے اور رسول اللہ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ پھر آپ سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: جو اس طرح کرے تو (گویا کہ) اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۱۲۲۰: بَابُ سَرْدُ الصِّيَامِ

۲۳۸۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ اَوْ اَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ.

باب: پے در پے روزے رکھنا

۲۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا: میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا دورانِ سفر بھی روزے رکھ لوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور چاہو تو افطار کرلو۔

۱۲۲۱: باب صَوْمُ ثُلُثَیِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا

۲۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوْا فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالُوْا فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۸۹: حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس سے افضل یہ تھا کہ وہ آدمی کچھ نہ کھاتا۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے پھر ارشاد فرمایا: تم تمہیں اس قسم کا عمل نہ بتلا دوں کہ جس سے قلب کے وسوسے زائل ہو جائیں وہ یہ کہ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لینا۔

روحانی علاج:

مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی جب ہمیشہ روزہ دار رہتا ہے تو وہ شخص رات میں کیوں کھاتا ہے؟ اور یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ناپسندیدگی کے فرمایا حاصل یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے سے دِل کے امراض حسد اور کینہ وغیرہ کا علاج ہو جاتا ہے۔

۲۳۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۹۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو گزشتہ حدیث میں گزرا۔ اس حدیث میں (اتنا اضافہ) ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو ہمیشہ رکھنے والا ہو۔

۲۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ

۲۳۹۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے نہ افطار۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو

لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ اَوْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ اُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ

شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے؟ فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے۔ پھر مزید فرمایا کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کیا گیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۱۲۲۲: باب صَوْمُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ فِیْ ذٰلِكَ لِخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْهِ

باب: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا کیسا ہے؟

۲۳۹۲: قَالَ وَفِيْمَا قَرَاَ عَلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَنْكَحَنِیْ اَبِی امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَاْتِيْهَا فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِّنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَاْلَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِهٖ فَاَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَاَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ

۲۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک حسب ونسب والی خاتون سے کیا۔ جب وہ اس کے پاس گئے اور شوہر کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے کہا بہت عمدہ آدمی ہیں جب سے میں آئی ہوں' اس نے آج تک میرا بستر استعمال نہیں کیا اور نہ اس نے کبھی کھایا کہ اس کو اجابت کی ضرورت پیش آئے۔ میرے والد نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ فرمایا اُس کو میرے پاس لاؤ۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے کہا روزانہ۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں تم تین روزے رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا تم دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اس پر میں نے پھر پہلی

الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

بات کو دہرایا۔ فرمایا: تمام روزوں سے زیادہ افضل روزے رکھو اور وہ داؤد علیہ السلام کے ہیں یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۲۳۹۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَصِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِىْ اَبِىْ امْرَاَةً فَجَاءَ يَزُوْرُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَايَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِىْ وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا اَلْتَفِتُ اِلٰى قَوْلِهٖ مِمَّا اَرٰى عِنْدِىْ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لٰكِنِّىْ اَنَا اَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَقُلْتُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِىْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى خَمْسِ عَشْرَةَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ.

۲۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک خاتون سے کیا۔ جب وہ اُسکے پاس تشریف لائے تو میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ اُس نے کہا آدمیوں میں سے بہترین آدمی ہے نہ رات کو سوتا ہے نہ دن کو افطار کرتا ہے۔ پس انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا تم نے ایک مسلم خاتون کو ایذا دی۔ میں نے اپنی جوانی کی وجہ سے ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ یہ خبر نبیؐ تک پہنچی تو فرمایا: میں رات عبادت میں مشغول رہتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ پس تم قیام بھی کرو اور سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اسی طرح عرض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم داؤدؑ کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ میں نے پھر وہی جواب دہرایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایک مہینہ میں مکمل قرآن ختم کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فرماتے پندرہ روز تک پہنچ گئے اور میں وہی بات کہتا جاتا تھا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔

۲۳۹۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجْرَتِىْ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَ قُمْ وَصُمْ وَ اَفْطِرْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِصَدِيْقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ وَ اَنَّهٗ حَسْبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا قُلْتُ

۲۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم تمام رات عبادت میں مشغول رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا سچ ہے۔ ارشاد فرمایا: اس طرح نہ کرو بلکہ سوؤ اور قیام بھی کرو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو بے شک تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے، جسم کا بھی حق ہے، بیوی کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے، اور ممکن ہے کہ رب تجھے طویل عمر دے۔ پس تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے کافی ہیں کیونکہ ہر نیک عمل کا اجر دس گناہ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے میں اس سے زیادہ قوت ہے، اور اس پر جازم رہا۔ پس آپ نے بھی شدت

اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قَالَ صُمْ مِّنْ کُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِّنْ ذٰلِکَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قُلْتُ وَمَا کَانَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ.

۲۳۹۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ یَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ الَّیْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَ اَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَاِنِّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّیَامِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَکُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَیَّامَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ.

۲۳۹۷: اَخْبَرَنی اَحْمَدُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ اَیْ عَمِّ حَدِّثْنِیْ عَمَّا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَجْمَعْتُ عَلٰی اَنْ اَجْتَهِدَ

اور سختی فرمائی کہ ہر ماہ میں تم تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اپنی بات کوقوت سے دہرایا' آپؐ نے بھی اسی طرح فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا وہ کیسا ہے؟ فرمایا: آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار)۔

۲۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ میں زندگی بھر ساری رات عبادت میں مشغول رہوں گا اور دن میں روزہ رکھوں گا۔ ارشاد فرمایا کیا تو نے کہا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ۔ فرمایا اس قدر طاقت نہیں رکھتے پس روزہ رکھو اور افطار بھی کرو' عبادت کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھو کیونکہ نیک عمل کا اجر ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کرو۔ میں پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: اچھا ایک دن روزہ ایک افطار کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور بہت مناسب اور معتدل ہے۔ میں نے پھر اپنی بات پر اصرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میں پہلی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کر لیتا یعنی ہر ماہ میں تین روزے تو ہو میرے لیے مجھے میرے گھر' اہل و عیال اور دولت سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۹۷: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا چچا جان! مجھ سے وہ بیان کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ سے بیان کیا۔ فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے ارادہ کیا کہ بہت زیادہ عبادت کروں' یہاں تک کہ ساری زندگی روزہ رکھوں اور ہر رات قرآن مکمل کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ تشریف

اجْتِهَادًا شَدِيْدًا حَتّٰى قُلْتُ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ وَلَاَقْرَ اَنَّ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَانِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ دَارِيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ وَلَاَقْرَاَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَاِنَّهٗ كَانَ اِذَا وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَاِذَا لَاقٰى لَمْ يَفِرَّ.

۱۲۲۳: باب ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ وَ ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْهِ

۲۳۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ سَمِعْتُ اَبَا عِيَاضٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَاللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ میں تمام زندگی روزہ رکھوں گا اور قرآن کریم کی تلاوت کروں گا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر ہفتہ میں دو پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھ لو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ لیا کرو وہ اللہ کے ہاں تمام روزوں میں اعتدال والا ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک افطار۔ وہ جس بات کا وعدہ فرماتے اس کے خلاف نہ کرتے اور جب جنگ شروع فرماتے تو پھر میدان سے پیچھے نہ ہٹتے۔

باب: روزوں میں کمی بیشی سے متعلق

احادیث مبارکہ

۲۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو تمہیں اس کا اجر ملے گا باقی نو دن کے روزوں کا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تم دو دن کا روزہ رکھو اور باقی ایام کا تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا تم تین دن روزے رکھو تو باقی دن کا بھی تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر اپنی بات کو دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں میں افضل حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور تم انہی کی طرح روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ تِسْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ اِنِّىْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِّنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ اِنِّىْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا.

رسول اللہ ﷺ سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ؐ نے ارشادفرمایا: ہرایک دس روز میں تم ایک روزہ رکھوتو تم کو باقی نو روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا اچھا ہرایک نو روز میں سے ایک دن روزہ رکھواور باقی آٹھ روزوں کا اجرتم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: فرمایا: ہرایک آٹھ روز میں سے ایک دن روزہ رکھواور باقی سات دنوں کے روزوں کا بھی اجرتم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: اس کے بعد اسی طرح بیان فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ؐ نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھواور ایک افطار کرو۔

۲۴۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَاَخْبَرَنِىْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ عَشْرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِىْ فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا يَزْدَادُ فِى الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْاَجْرِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

۲۴۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم ایک دن روزہ رکھوتو دس روزوں کا اجرتم کو ملے گا۔ میں نے عرض کیا: اس میں اضافہ کریں۔ فرمایا: دو دن روزہ رکھوتم کو نو دن کے روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا اس میں اوراضافہ فرمائیں۔ اس پرآپ ؐ نے فرمایا: تین روز کا روزہ رکھوتم کوآٹھ روزوں کا اجر ملے گا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے فرمایا مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس قدر عمل میں اضافہ ہوگا اسی قدر اجر میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔

روزہ کو عادت بنالینا:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ لوگ (نفل) روزے کم رکھیں اور زیادہ افطار کریں کیونکہ جس وقت بہت زیادہ روزے رکھیں گے نفس' تکلیف اور بھوک پیاس کا عادی بن جائے گا اور روزہ اس کی عادت بن جائے گی۔ اس وجہ سے افطار زیادہ کرنا اور نفل روزہ ترک زیادہ کرنا اچھا ہے۔

۱۲۲۴: باب صَوْمِ عَشَرَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

باب: ہر مہینے میں دس روزے رکھنے کا بیان

۲۴۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۴۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ تم ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہواور دن بھرروزہ رکھتے ہو۔ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

عرض کیا: میرا اس عمل سے کوئی ارادہ نہیں سوائے ثواب کے۔ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے دراصل روزہ نہیں رکھا بلکہ میں تم کو ہمیشہ روزے کا اجر بتاتا ہوں۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ہر ماہ میں پانچ روزے رکھو میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: ہر مہینہ میں دس دن روزے رکھو۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۲۴۰۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ صَدُوْقًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۲۴۰۲: اس حدیثِ مبارکہ کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حدیث مبارکہ بعینہٖ (حدیث: ۲۴۰۱) جیسی ہے۔

۲۴۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى.

۲۴۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہو۔ جب تم اس طرح کرو گے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور طبیعت میں تھکن آ جائے گی۔ کیونکہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار۔ جس طرح کہ داؤد علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ لڑائی سے نہیں بھاگتے تھے۔

۲۴۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلَيْهِ حَتّٰى فِیْ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ

۲۴۰۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ایک ماہ میں قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس زیادہ پڑھنے کی صلاحیت ہے۔ پھر میں یہی عرض کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا پانچ دن میں قرآن پڑھو۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں پھر اپنی بات دہراتا رہا

اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلَيْهِ حَتّٰى قَالَ صُمْ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا.

یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام روزوں میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ وہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرتے۔

۲۴۰۵: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ اِنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّی اللَّيْلَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ وَاَمَّا لَقِيَهٗ قَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا وَصُمْ وَ اَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِّنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ اِنِّیْ اَقْوٰى لِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ اِذًا قَالَ وَكَيْفَ كَانَ صِيَامُ دَاوٗدَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ وَمَنْ لِّیْ بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ.

۲۴۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا ہوں۔ آپؐ نے مجھے طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے۔ اس طرح نہ کرو کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا' تمہارے نفس کا اور تمہاری بیوی کا بھی حق ہے۔ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو' سوؤ اور عبادت بھی کرو۔ تم کو بقیہ نو روزوں کا بھی اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا ان کا روزہ کس طرح کا تھا؟ فرمایا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار اور جب جنگ میں مقابلہ ہوتا تو آپ راہِ فرار اختیار نہ فرماتے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص کرسکتا ہے۔

۱۲۲۵: باب صِيَامُ خَمْسَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ پانچ روزے سے متعلق

احادیث

۲۴۰۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ زَيْدٍ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةَ اَدَمٍ رَبْعَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيْمَا بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ قَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ

۲۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کے متعلق تذکرہ ہوا۔ آپؐ تشریف لائے میں نے آپؐ کے لیے چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپؐ زمین پر تشریف فرما ہوئے اس حالت میں کہ تکیہ میرے اور آپؐ کے درمیان حائل ہوگیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: پانچ۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایا: سات۔ میں نے پھر

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا نو۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے۔ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۱۲۲۶: باب صِيَامُ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ چار روزے رکھنا

۲۴۰۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِيَاضٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۴۰۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ ایک روزہ رکھو باقی نو دن کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھ لو اور باقی ایام کے روزوں کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تین دن روزے رکھو' باقی دنوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا چار روزے رکھ لو اور باقی کے دنوں کا ثواب تمہیں مل جائے گا۔ میں نے اپنی بات دہرائی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام روزوں میں سب سے اچھے روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۱۲۲۷ : باب صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کے متعلق

۲۴۰۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثَةٍ لَا اَدَعُهُنَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَبَدًا اَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ ان پر سلامتی اور رحمت نازل فرمائے) تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک نماز چاشت کی اور دوسرے سونے سے قبل نماز وتر ادا کرنے کی اور تیسرے ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی۔

۲۴۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثٍ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۴۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا ایک تو سونے سے قبل نماز وتر کی ادائیگی کا اور دوسرے جمعہ کے روز غسل کرنے کا اور تیسرے ہر ماہ میں تین دن روزے

وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

رکھنے کا۔

۲۴۱۰: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے' بغیر نماز وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے کا۔

۲۴۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز وتر ادا کرنے کے بعد سونے کا حکم فرمایا اور جمعہ کے دن غسل کرنے کا اور ہر مہینے تین دن روزے رکھنے کا۔

۱۲۲۸: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ عُثْمَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۲۴۱۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ.

۲۴۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ماہِ رمضان میں اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۲۴۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّانِيُّ بِالْكُوْفَةِ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا.

۲۴۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مہینہ میں تین روزے رکھے تو اس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سچ ارشاد فرمایا جو کوئی ایک نیکی کرے گا تو اس کو دس گنا اجر ملے گا۔

۲۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ

۲۴۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے تو اس کے لیے

ثَلاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ اَوْفَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ شَكَّ عَاصِمٌ.

پورے ماہ کے روزے رکھنے کا ثواب ہے۔

۲۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ اَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

۲۴۱۵: حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھے روزے ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہے۔

۲۴۱۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مِصْعَبٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

۲۴۱۶: دیگر راویوں سے بھی بعینہ روایت ہے۔

۲۴۱۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ يَصُوْمُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔

۱۲۲۹: باب كَيْفَ يَصُوْمُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: ہر ماہ میں تین روزے کس طرح رکھے جائیں؟

۲۴۱۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْحُرِّ ابْنِ صَيَّاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيْسِ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ الْخَمِيْسِ الَّذِيْ يَلِيْهِ.

۲۴۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر کو اور دوسرا اس کے بعد کی جمعرات کو اور تیسرا اس کے بعد کی جمعرات کو۔

۲۴۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيَّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ

۲۴۱۹: حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اُم المؤمنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایک تو پہلے پیر کو اور دوسرا جمعرات کو اور تیسرا پھر دوسری جمعرات

مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ الْخَمِيْسَ ثُمَّ الْخَمِيْسَ الَّذِىْ يَلِيْهِ.

کو۔

۲۴۲۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْاَشْجَعِىُّ كُوْفِىٌّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِىِّ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدِ الْخُزَاعِىِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِىُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

۲۴۲۰: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عاشورہ کے روزے کونہیں چھوڑتے تھے اور دوسرے ماہ ذی الحجہ کے دس روزوں کو اور تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کو اور چوتھے فجر سے قبل کی دو رکعت کو۔

۲۴۲۱: اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعًا مِّنْ ذِى الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

۲۴۲۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ ذوالحجہ میں نو روزے رکھتے تھے (یعنی یکم سے ۹ تاریخ تک) اور عاشورہ کے روز (۱۰ویں محرم) کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک پیر کا اور دو جمعرات کا روزہ۔

۲۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ صَفْوَانَ الثَّقَفِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَصُوْمُ الْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۴۲۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

۲۴۲۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِىِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَاْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوَّلِ خَمِيْسٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ.

۲۴۲۳: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے ایک تو جمعرات کو اور دوسرے پیر کو تیسرے اس کے بعد والے پیر کو۔

۲۴۲۴: اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۴: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لینا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ایامِ بیض (یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں رات)۔

۱۲۳۰: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ فِي الْخَبَرِ فِيْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں موسیٰ بن طلحہ پر اختلاف

۲۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَالْقَوْمَ اَنْ يَاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ.

۲۴۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ اس کے پاس بھنا ہوا خرگوش تھا۔ اس نے وہ بھنا ہوا خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کھانے سے رک گئے اور خرگوش نہیں کھایا لیکن لوگوں سے فرمایا تو انہوں نے کھا لیا' جبکہ دیہاتی بھی کھانے سے باز رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کس وجہ سے نہیں کھاتے؟ اس نے عرض کیا میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ فرمایا اگر تم روزے رکھتے ہو تو چاندنی (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں رات) کے دنوں میں روزے رکھا کرو۔

۲۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۶: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۴۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۴۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ

۲۴۲۸: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ مہینہ میں روزے رکھا کرو تو تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں کا

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

روزہ رکھو۔

۲۴۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ وَلَعَلَّ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اثْنَانِ فَسَقَطَ الْاَلِفُ فَصَارَ بَيَانٌ.

۲۴۲۹: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا تم اپنے اوپر تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں کا روزہ رکھنا لازم کر لو۔

۲۴۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلَانِ مُحَمَّدٌ وَحَكِيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۳۰: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا تم تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ لازم کر لو۔

۲۴۳۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ اَبِیْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَیِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّهَا تَدْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ لَا يَضُرُّ كُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ كُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّوَابُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ وَقَعَ مِنَ الْكُتَّابِ ذَرٌّ فَقِيْلَ اَبِیْ.

۲۴۳۱: حضرت یزید بن حوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا جس کے پاس ایک بھنا ہوا خرگوش اور روٹی بھی تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا اور عرض کیا میں نے اسے پایا خون بہاتے (یعنی حیض کا خون)۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کوئی حرج نہیں کھالو۔ اعرابی سے بھی کہا گیا کہ وہ بھی کھالے۔ اس نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ دریافت کیا کیسا روزہ؟ اس نے عرض کیا مہینہ میں تین روزے۔ ارشاد فرمایا اگر تم یہ روزے رکھو تو روشن راتوں (یعنی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ) میں رکھا کرو۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا لیکن ہو سکتا ہے کہ بھول سے بجائے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ابی لکھا گیا۔

۲۴۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ

۲۴۳۲: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص خرگوش لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ اس نے عرض کیا میں نے

رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ بِاَرْنَبٍ وَکَانَ النَّبِیُّ مَدَّ یَدَہٗ اِلَیْھَا فَقَالَ الَّذِیْ جَاءَ بِھَا اِنِّیْ رَاَیْتُ بِھَا دَمًا فَکَفَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدَہٗ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ یَّاْکُلُوْا وَکَانَ فِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِیُّ مَالَکَ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ لَہٗ النَّبِیُّ فَھَلاَّ ثَلَاثَ الْبِیْضِ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ.

اسے خون بہاتے دیکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور ان حضرات کو کھانے کے لیے فرمایا۔ ایک آدمی دور بیٹھا ہوا تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایامِ بیض کے روزے کیوں نہیں رکھتے (یعنی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ کے رزوے رکھا کرو)

۲۴۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاھَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَھَا اِلَیْہِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ بِھَا دَمًا فَتَرَکَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْکُلْھَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَہٗ کُلُوْا فَاِنِّیْ لَوِاشْتَھَیْتُھَا اَکَلْتُھَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْنُ فَکُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ فَھَلَّا صُمْتَ الْبِیْضَ قَالَ وَمَا ھُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ.

۲۴۳۳: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خرگوش لایا گیا جسے ایک آدمی بھون کر لایا تھا۔ جب آپ کے سامنے وہ پیش کیا گیا تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے خون بہاتے (حیض کا) دیکھا۔ آپ نے یہ بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور لوگوں سے کہا کھالو۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ اسے کھاؤں۔ ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے فرمایا نزدیک آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے بیض کے روزے کیوں نہیں رکھے؟ دریافت کیا گیا بیض کے روزے کس طرح کے ہوتے ہیں؟ فرمایا: تیرہویں' چودہویں' پندرہویں تاریخ کو۔

۲۴۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُالْمَلِکِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَاْمُرُ بِھٰذِہِ الْاَیَّامِ الثَّلَاثِ الْبِیْضِ وَیَقُوْلُ ھُنَّ صِیَامُ الشَّھْرِ.

۲۴۳۴: حضرت عبدالملک سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایامِ بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ روزے مہینہ کے روزے کے برابر (فضیلت میں) ہیں۔

۲۴۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِکِ بْنِ اَبِی الْمِنْھَالِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَھُمْ بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامِ الْبِیْضِ قَالَ ھِیَ صَوْمُ الشَّھْرِ.

۲۴۳۵: حضرت عبدالملک بن ابی منہال اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایامِ بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ پورے ماہ کے روزے ہیں۔

۲۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ

۲۴۳۶: حضرت عبدالملک بن منہال اپنے والد ماجد سے نقل

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ اَيَّامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چاندنی راتوں کے دنوں میں روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ ۱۳'۱۴اور ۱۵ تاریخ ہیں۔

۱۲۳۱: باب صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

باب: ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

۲۴۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَيْفُ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ مِّنْ خِيَارِ الْخَلْقِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زِدْنِيْ زِدْنِيْ قَالَ تَقُوْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زِدْنِيْ زِدْنِيْ اِنِّيْ اَجِدُنِيْ قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِيْ زِدْنِيْ اَجِدُنِيْ قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيَرُدُّنِيْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۳۷: حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں دو روزے۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کچھ اضافہ فرمائیں' اس میں کچھ اضافہ فرمائیں' میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ سمجھ لیا کہ آپ میری تردید فرمائیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

۲۴۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتَزَادَهٗ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَجِدُنِيْ قَوِيًّا فَزَادَهٗ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَجِدُنِيْ قَوِيًّا اِنِّيْ اَجِدُنِيْ قَوِيًّا فَمَا كَادَ اَنْ يَزِيْدَهٗ فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۳۸: حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور اس میں اضافہ کی خواہش رکھو۔ حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہوں میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ آپ نے اس میں اضافہ فرمایا اور ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں دو روزے رکھو۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ پھر آپ نے اس میں مزید اضافہ نہیں فرمایا جب ان صحابی نے بہت زیادہ عاجزی کا اظہار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

(۲۳)

کِتَابُ الزَّکٰوةِ

زکوۃ سے متعلقہ احادیث

۱۲۳۲: باب وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ

۲۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ يَعْنِيْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔

باب: فرضیتِ زکوۃ

۲۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا تم ایک ایسی قوم پر ہو گے جو اہل کتاب ہیں۔ پھر جب تم ان کے پاس پہنچو تو ان سے کہنا وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اطاعت کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اسے تسلیم کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو لوٹایا جائے گا پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اس بات میں بھی تمہاری پیروی کریں تو تمہیں چاہیے کہ تم مظلوم کی بد دعا سے محفوظ رہو۔

۲۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِاَصَابِعِ يَدَيْهِ اَنْ لَا

۲۴۴۰: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری سے قبل بارہا مرتبہ قسم کھائی کہ میں کبھی آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ ہی آپ کے مذہب کو تسلیم کروں اور میرا معاملہ ایسے انسان

آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَاِنِّيْ كُنْتُ اَمْرًا لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلاَّ مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِوَحْيِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَى اللّٰهِ وَ تَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ.

کی طرح تھا جس میں عقل وشعور نہ ہو۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے مجھے سکھلایا ہے میں آپ کو وحی الٰہی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو ہماری جانب کس کے ساتھ بھیجا ہے؟ فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا اسلام کی نشانیاں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: کہو میں نے اپنا چہرہ اللہ کی جانب کرلیا اور اسی کا ہوگیا اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

۲۴۴۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْعَلَيْكَ.

۲۴۴۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کا مکمل کرنا نصف ایمان ہے (وضو سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دے گا اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمان اور زمین کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے اور زکوٰۃ دلیل اور حجت ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تمہارے لیے یا تمہارے خلاف۔

۲۴۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صُهَيْبٌ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَكَبَّ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ لَانَدْرِيْ عَلٰى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَوْنَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلاَّ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهٗ اُدْخُلْ بِسَلَامٍ.

۲۴۴۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تین مرتبہ آپ جھک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جھک کر رونے لگا مگر ہمیں علم نہیں کہ آپؐ نے کس طرح قسم کھائی۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور آپؐ کے چہرہ پر خوشی تھی۔ ہمیں یہ بات سرخ رنگ کے اونٹ سے زیادہ عمدہ معلوم ہوئی (واضح رہے کہ عرب میں سرخ اونٹ زیادہ قیمتی ہوتے ہیں) پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ پانچ وقت کی نماز ادا کرے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے بڑے گناہوں سے محفوظ رہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اندر چلا جا۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ شرک' جادو اور ناحق مال اور سود کھانے اور مالِ یتیم کے کھانے اور جہاد سے فرار اور باعصمت

خواتین پر الزام تراشی سے محفوظ رہے تو جنت ایسے شخص پر واجب ہو جاتی ہے۔

۲۴۴۳: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِّنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ لَّكَ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِّنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِّنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِّنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِّنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِّنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِّنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِّنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِّنْ بَابِ الرَّیَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ عَلٰی مَنْ یُدْعٰی مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِّنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّیْ اَرْجُوْاَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ یَعْنِیْ اَبَابَكْرٍ۔

۲۴۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی راہِ خدا میں کسی شے کا جوڑا خرچ کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے پکارا جائے گا' اے خدا کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے دروازوں میں جو نمازی ہوگا تو وہ شخص نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور دنیا میں جو شخص صدقہ وخیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے تو اس کو کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن کیا کوئی شخص اس قسم کا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (اے ابوبکرؓ!) تم ان ہی میں سے ہو گے۔

۱۲۳۳: باب التَّغْلِیْظِ فِیْ حَبْسِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور عذاب سے متعلق احادیث

۲۴۴۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِیْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلِّیْ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتّٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْبَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ

۲۴۴۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ اس وقت بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہی لوگ نقصان اور خسارے والے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون لوگ؟ فرمایا: جو بہت زیادہ دولت جمع رکھتے ہیں لیکن جو اس قسم کے ہیں اور اس جانب اشارہ کیا اور دائیں اور بائیں بھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہو جائے کہ جن کی اُس نے زکوۃ نہ دی ہو وہ قیامت کے دن حاضر ہو کر اُسے اپنے قدموں سے

الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَاكَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطُؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے۔ حتیٰ کہ آخری جانور آ جائے۔ پھر دوبارہ یہی سلسلہ شروع کر دیا جائے گا یہاں تک کہ انسانوں میں حکم ہو کہ یعنی لوگوں کے دوزخی اور جنتی ہونے کا۔

٢٤٤٥: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِىْ رَاشِدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّ مَالِهٖ اِلَّا جُعِلَ لَهٗ طَوْقًا فِىْ عُنُقِهٖ شُجَاعٌ اَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهٗ ثُمَّ قَرَاَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

٢٤٤٥: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مالدار ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو وہ دولت ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن پر طوق ہوگی۔ وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور ہرگز گمان نہ کریں جو بخل کرتے ہیں اس میں جو دے رکھا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے لیے بلکہ یہ بخل بہت برا ان کے لیے طوق پہنایا جائے گا انہیں وہ مال جس میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے دن''۔

٢٤٤٦: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْغُدَانِىِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَا يُعْطِىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِىْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهٖ وَآشَرِهٖ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ بَقَرٌ لَا يُعْطِىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَغَذَّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ وَآشَرَهٗ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهٗ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ

٢٤٤٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تنگی اور وسعت میں (مراد جب اونٹ موٹے تازے ہوں اور دولت صحیح حالت میں ہو تو اس وقت زکوٰۃ ادا نہ کرے اس لیے کہ موٹے تازے قسم کے اونٹ صدقہ کرنا نفس پر بھاری گزرتا ہے اور جب اونٹ دبلے پتلے ہوں تو ان کو برا اور خراب خیال کر کے خیرات کرے یا قحط سالی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! تنگی اور وسعت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مشکل اور دشواری کے دور میں۔ پس روزِ قیامت وہ فربہ ہو کر آئیں گے اور ان کا مالک ان اونٹوں کے سامنے ایک صاف میدان میں الٹے منہ لٹکا دیا جائے گا اور وہ اونٹ اس کو روند ڈالیں گے یہاں تک کہ آخری جب روند لے گا تو پھر از سر نو پہلا لایا جائے گا۔ اسی طرح سے ہوگا اُس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوا اور وہ اپنا راستہ دیکھ لیں (جنت یا دوزخ کا) اور جس کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی

بِظِلْفِهَا اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَكْثَرِهٖ وَاَسْمَنِهٖ وَآشَرِهٖ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهٗ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ.

وآسانی میں ان کی زکوۃ ادانہ کرے تو قیامت کے دن وہ بکریاں خوب فربہ بن کر آئیں گی اور اُن کے مالک کو الٹے منہ لٹکا دیا جائے گا ایک ہموار میدان میں۔ اور ہر قدم والی بکری اس کو اپنے قدموں سے روندے گی اور سینگوں والی اپنے سینگوں سے اس کو مارے گی اور کوئی ان میں مڑے یا ٹوٹے سینگوں کی نہیں ہوگی بلکہ تمام کے سینگ طاقتور اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک کو زیادہ اذیت اور تکلیف ہو۔ اور جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر پہلے والی کو لایا جائے گا ایسے دن میں جو کہ پچاس ہزار سال کا ہو گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنے ٹھکانہ (جنت اور دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

۱۲۳۴: باب مَانِعِ الزَّكوٰةِ

باب: زکوۃ ادانہ کرنے والے کے متعلق

۲۴۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكوٰةِ فَاِنَّ الزَّكوٰةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

۲۴۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی جب وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر فرمائے گئے۔ اہل عرب میں سے جنہوں نے انکار (زکوۃ کا) کیا کافر ہو گئے۔ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا۔ آپ کس طرح ان سے جہاد کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے قتال کا یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے یہ اقرار کیا اس نے اپنے جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر کسی حق کے عوض۔ اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا میں لازماً قتال کروں گا اس سے جو نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا کہ بے شک زکوۃ دولت پر ایک حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بکری کا ایک بچہ بھی پیش کیا کرتے تھے وہ مجھے نہیں دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا اس کے ادانہ کرنے پر۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کچھ نہیں مگر مجھے اس کا علم ہے کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے جہاد کے لیے پھر میں نے بھی جان لیا یہی حق ہے۔

۱۲۳۵: باب عُقُوْبَةِ مَانِعِ الزَّكوٰةِ

۲۴۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ اَبٰى فَاِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے وعید

۲۴۴۸: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہر چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ میں ادا کرنا ضروری ہے اور اونٹ علیحدہ نہیں کئے جائیں گے اپنے حساب سے اور جو زکوٰۃ ثواب کیلئے دے گا اس کو ثواب ملے گا اور جو انکار کرے گا ہم اس سے بھی زکوٰۃ لے لیں گے' یہ ایک سزا ہے اللہ کی سزاؤں میں سے۔ اس مال و دولت میں سے نبی کی اولاد و اہل وعیال کے لیے کچھ لینا درست نہیں ہے۔

۱۲۳۶: باب زَكٰوةِ الْاِبِلِ

۲۴۴۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۲۴۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلہ میں (جو زمین سے پیدا ہوا) زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے (اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے)۔

وسق کی مقدار:

وسق اہل عرب کا ایک پیمانہ ہے جو کہ چار صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے یا پانچ رطل کا ہوتا ہے (دوسرے قول کی مطابق) اور ایک رطل ہمارے پرانے وزن کے اعتبار سے آدھ سیر یعنی تقریباً چار سو پچاس گرام کے قریب قریب ہوتا ہے اور ایک اوقیہ (جو کہ عرب کا ایک پیمانہ ہے) چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح سے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہو گئے اور ایک درہم تین ماشہ اور ایک رتی کا ہوتا ہے اور پانچ حصہ رتی کے برابر ہوتا ہے اگر یہ پورا ماشہ ہوتو دوسو درہم باون تولہ چاندی بن جاتی ہے اور اگر کم زیادہ ہوتو اس اعتبار سے حساب لگا سکتے ہیں۔

۲۴۵۰: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۲۴۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخَذْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ اَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهُ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْهِهَا فَلْیُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا یُعْطِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلَاثِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتَالَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ فَاِذَا تَبَایَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِیْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَیْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَیَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَهُ وَ عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَیْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَیُعْطِیْهِ الْمُصَدِّقُ

زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

۲۴۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا یہ زکوٰۃ کے فرائض جو رسول اللہ نے اہل اسلام پر اللہ کے حکم سے لازم قرار دیے ہیں چنانچہ مسلمانوں سے اس کے موافق طلب کرو تو وہ ادا کرے اور جب اس سے زیادہ مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت معاض ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۳۵ اونٹ تک اور جب ۴۶ اونٹ ہو جائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب ۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں لگ جائے ۷۵ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نر جفتی کر سکے ۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی لی جائے گی اور مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا بیس درہم

عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَالَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَالَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ اِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَ فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا۔

۱۲۳۷: بَاب مَانِعِ زَكٰوةِ الْاِبِلِ

۲۴۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ

ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دے دے گا۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی لازم ہو مگر اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک اگر مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے بکریوں کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱ سے اوپر تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں اور اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ پھر زکوٰۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے' عیب دار یا مذکر جانور قبول نہ کئے جائیں گے مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے تو وہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ سے بچ جانے کے لیے دو مالوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے۔ پھر اگر کسی دولت میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے سے برابر برابر حساب کر لیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔ اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔

باب: زکوٰۃ نہ دینے والے سے متعلق احادیث

۲۴۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اونٹوں کے مالک نے ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی

مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِى الْاِبِلُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هِىَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِى الْغَنَمُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ اَلَا لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ اَلَا لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ اَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اُصْبُعَهُ.

تو وہ دنیا کے مقابلہ میں فربہ ہو کر اپنے مالک کی جانب دوڑیں گے اور اس کو پاؤں کے نیچے روندیں گے۔ اس طرح بکریاں بھی اگر ان کی زکوۃ ادا نہیں کی ہوگی تو اپنے مالک کے پاس فربہ ہو کر آئیں گی اور اس کو اپنے قدم کے نیچے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ ان کے حقوق یہ ہیں کہ ان کا دودھ اس وقت نکالو جب ان کو پانی پلانے کے لیے لاؤ۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے روز قیامت کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر سوار کر کے حاضر ہو اور چیخ و پکار کرتا ہوا کہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کہوں گا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ اسی طرح کوئی آدمی روز قیامت اپنی بکری کو گردن پر سوار کر کے چیختا ہوا نہ آئے اور کہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور میں اس سے کہہ دوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ پھر تم میں سے کسی کا خزانہ روز قیامت گنجا سانپ بن کر آئے گا وہ اس کاٹنے سے خوفزدہ ہو کر بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈال دے گا۔

۱۲۳۸: باب سُقُوْطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِاَهْلِهَا وَلِحَمُوْلَتِهِمْ

باب: گھریلو استعمال والے اونٹوں پر زکوۃ معاف ہے

۲۴۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ مِّنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا تُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَّنَعَهَا فَاِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةً مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَىْءٌ.

۲۴۵۳: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چرنے والے اونٹوں میں سے ہر چالیس میں ایک دو سال کی اونٹنی زکوۃ ہے اور ان میں تفریق نہ کی جائے اور جو آدمی ثواب کے لیے زکوۃ ادا کرے گا تو وہ اجر و ثواب حاصل کرے گا اور جو زکوۃ سے انکار کرے گا تو ہم اس سے بھی زکوۃ وصول کریں اور آدھے اونٹ بھی وصول کریں گے۔ اس لیے کہ یہ اللہ کی جانب سے واجب اور لازم کیے ہوئے ایثار میں سے ایک واجب ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس میں سے کچھ لینا حلال نہیں ہے۔

۱۲۳۹: باب زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْتَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔

۲۴۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

۲۴۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْتَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

۲۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَعَثَنِىْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ اَوْجَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ۔

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۵۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا جزیہ وصول کریں اس کے بعد ہر تیس گایوں' بیلوں پر ایک سال کا بیل یا گائے اور چالیس گایوں' بیلوں پر دو سال کی ایک گائے بطور زکوٰۃ وصول کریں۔

۲۴۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۴۵۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۴۵۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یمن روانگی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی کے گائے بیل تیس تک پہنچ جائیں تو اُس سے گائے کا ایک دودھ پیتا بچہ یا ایک سال کا مذکر یا مونث بطور زکوٰۃ وصول کرنا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں تو ایک دو سال کی گائے وصول کرنا۔

۱۲۴۰: باب مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۸: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهٗ اِلَّا يُخَيَّلُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَتْبَعُهٗ يَقُوْلُ لَهٗ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِىْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهٗ لَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِىْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

۲۴۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اونٹ بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ ایک چٹیل میدان میں کھڑا کیا جائے گا اور اس کو کھر والے جانور اپنے کھروں سے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے ماریں گے اور ان میں کوئی ٹوٹے سینگوں والا نہ ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نر جانور کو جفتی دینا اور پانی پلانے کا ڈول مانگنے والے کو دینا اور راہِ خدا میں لانے لے جانے کے لیے (لینا) اور جو مالدار دولت کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ دولت ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی وہ اس کو دیکھ کر بھاگے گا اور وہ گنجا سانپ اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تیرا خزانہ ہوں جس سے تو دنیا میں کنجوسی کرتا تھا جب وہ شخص دیکھے گا کہ اب کوئی علاج نہیں تو مجبور ہو کر وہ اپنا ہاتھ اس اژدہے کے منہ میں ڈال دے گا اور وہ اژدہا اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح سے چبا لے گا۔

۱۲۴۱: باب زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۴۵۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَائِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِىْ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ

باب: بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے ان کیلئے یہ تحریر فرمایا: یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہؐ نے مسلمانوں پر مقرر فرمائے ہیں کہ جن کا اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم فرمایا اور جب اس سے زیادہ (جو کہ پچھلی احادیث میں گزرے) مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت معاض ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۲۵ اونٹ تک اور جب ۳۶ اونٹ ہو

وَّثَلَاثِيْنَ فَإِنْ لَّمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ إِلَى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَّسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ إِلَى تِسْعِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِيْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَ عِنْدَهٗ ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ إِلَّا ابْنَ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ إِلَّا أَرْبَعَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ

جائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب ۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں لگ جائے ۷۵ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نر جفتی کر سکے ۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو جائے (یعنی زکوۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی لی جائے گی اور مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا بیس درہم ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دیدے گا اور جس پر دو سالہ اونٹنی لازم ہو مگر اسکے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اسکے پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوۃ واجب نہیں البتہ مالک اگر مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے بکریوں کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱ سے اوپر تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں اور اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوۃ وصول کی جائے گی۔ پھر

وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِفَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَالُ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا.

زکوۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے عیب دار یا نذکر جانور قبول نہ کئے جائیں گے مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے تو وہ لے سکتا ہے اور زکوۃ سے بچ جانے کیلئے دو مالوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے پھر اگر کسی دولت میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے سے برابر برابر حساب کر لیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم کی زکوۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوۃ ادا کرنا چاہے۔ اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اسکا چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کی جائے لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوۃ ادا کرنا چاہے۔

۱۲۴۲: باب مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کی زکوۃ نہ ادا کرنے کے بارے میں

۲۴۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّىْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَاكَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَوُهُ بِاَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا اَعَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

۲۴۶۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھے اور اُن کی زکوۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت وہ جانور خوب موٹے تازہ اور فربہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو (زکوۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے) ماریں گے اور اپنے قدموں سے روند ڈالیں گے۔ جب آخری جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا جانور آ جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں (جنت یا دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

۱۲۴۳: باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

باب: مال و دولت کو ملانا اور ملے مال کو الگ کرنے کی ممانعت

۲۴۶۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِىِّ فَاَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ فِىْ عَهْدِىْ اَنْ

۲۴۶۱: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس پہنچا تو میں اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ پس میں نے سنا وہ کہتا تھا ہم سے اقرار لیا گیا کہ ہم زکوۃ میں اضافے کے لیے دودھ پلانے والے جانور کو وصول نہ کریں'

لَا نَاْخُذُ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَاَبٰى۔

۲۴۶۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ يَعْنِى ابْنَ اَبِى الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ بَعَثَ سَاعِيًا فَاَتٰى رَجُلًا فَاٰتَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيْهِ وَلَا فِىْ اِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى نَبِيِّهِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِىْ اِبِلِهِ۔

۱۲۴۴: باب صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

۲۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ اَخْبَرَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِىْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى۔

۱۲۴۵: باب اِذَا جَاوَزَ فِى الصَّدَقَةِ

۲۴۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ

الگ مال کو ایک جگہ وصول نہ کریں‘ ملی دولت کو علیحدہ نہ کریں اور الگ مال کو ایک جگہ جمع نہ کریں۔ ایک آدمی اُن کے پاس بلند کوہان والی اونٹنی لے کر پہنچا اور کہا لیجئے مگر اس نے انکار کر دیا۔

۲۴۶۲: حضرت وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مصدق بھیجا۔ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا تو اس نے (زکوۃ میں) ایک دبلا پتلا اونٹ دیا۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے مصدق کو بھیجا مگر فلاں شخص نے اس کو دبلا پتلا اونٹ کا بچہ دے دیا۔ اللہ اس کے مال و دولت میں برکت عطا نہ کرے۔ یہ اطلاع اس آدمی تک پہنچ گئی پھر وہ ایک عمدہ اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف توبہ کی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔

باب: زکوۃ نکالنے والے کے حق میں دعائے خیر سے متعلق

۲۴۶۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی قوم زکوۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپ ارشاد فرماتے: اے اللہ! فلاں شخص پر رحمت نازل فرما اور فلاں کے اہل وعیال میں برکت عطا فرما۔ جب میرے والد زکوۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! ابن ابی اوفی کے اہل وعیال میں رحمت نازل فرما۔

باب: مصدق کی جانب سے زکوۃ وصولی میں زیادتی

۲۴۶۴: حضرت عبدالرحمن بن ہلال ؓ سے حضرت جریر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند حضرات آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے مصدق زکوۃ وصول کرنے میں ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اپنے

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنَا نَاسٌ مِّنْ مُصَدِّقِيْكَ يَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ ثُمَّ قَالُوْا وَ اِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ وَهُوَ رَاضٍ.

زکوۃ وصول کرنے والوں کو رضامند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا: اگر چہ زکوۃ وصول کرنے میں ظلم کرے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: لوگوں نے پھر عرض کیا گرچہ وہ ظلم کرے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن سے کوئی زکوۃ وصول کرنے والا شخص رضامند ہوئے بغیر میرے پاس سے نہیں گیا۔ جب میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ ارشاد فرماتے سنا۔

۲۴۶۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ.

۲۴۶۵: حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی مصدق پہنچے تو تم اسے رضامند کر لو اور اس کو رضامند کر کے واپس کرنا چاہیے۔

۱۲۴۶: باب اِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

باب: دولت کا مالک خود ہی زکوۃ لگا کر ادا کر سکتا ہے

۲۴۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَاَمَرَهُ اَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ لِاٰتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ سَعْرٌ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ وَاَيَّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتّٰى اِنَّا لَنَشْبُرُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ اَخِيْ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكَ اَنِّيْ كُنْتُ فِيْ شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَنَمٍ لِيْ فَجَاءَ نِيْ رَجُلَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ فَقَالَا اِنَّا رَسُوْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكَ

۲۴۶۶: حضرت مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر فرمایا اور حکم دیا ان صدقہ وصول کرنے کا۔ میرے والد نے مجھے ایک جماعت کی جانب بھیجا چنانچہ میں ان سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے نکلا اور ایک بوڑھے کے پاس پہنچا جس کو سعر کہا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا میرے والد نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ تم مجھے اپنی بکریوں کا صدقہ دو۔ انہوں نے عرض کیا تم کس طرح سے صدقہ وصول کرتے ہو؟ میں نے کہا ہم بکریوں کے تھنوں کو ہاتھ سے تلاش کرتے ہیں یعنی عمدہ مال وصول کرتے ہیں۔ اس نے کہا اے بھتیجے! میں تم سے حدیث نقل کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان ہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں ساتھ لیے پھرتا تھا کہ اس دوران دو اونٹ سوار آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھیجے ہیں تا کہ تم اپنی بکریوں کی زکوۃ ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا میرے ذمے ان

لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَا شَاةٌ فَاَعْمِدُ اِلٰى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةً مَحْضًا وَّ شَحْمًا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَيْهِمَا فَقَالَ هٰذِهِ الشَّافِعُ وَ الشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّاْخُذَ شَافِعًا قَالَ فَاَعْمِدُ اِلٰى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِيْ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰى بَعِيْرٍ هِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا.

بکریوں میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہے؟ فرمایا ایک بکری۔ میں نے ارادہ کیا ایک بکری کی طرف جس کے مقام سے میں واقف تھا وہ بکری دودھ سے بھری تھی اور اس میں کافی چربی تھی میں اس کو لے آیا۔ انہوں نے کہا یہ بکری گابھن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بچہ والی بکری کے قبول کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر میں نے ارادہ کیا دوسری ایک سال کی حاملہ بکری کا لیکن اس نے کبھی بچہ پیدا نہیں کیا تھا مگر اب بچہ ہونے والا تھا۔ میں اس کو نکال کر لایا تو انہوں نے کہا ہمیں وہ بکری دے دو چنانچہ میں نے وہ بکری ان کو دے دی۔ انہوں نے وہ بکری اونٹ پر رکھ لی اور روانہ ہو گئے۔

۲۴۶۷: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ ثِفِنَةَ اَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ اَبَاهُ عَلٰى صَدَقَةِ قَوْمِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۲۴۶۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

عرافت کیا ہے؟

عرافت دراصل ایک خدمت کا نام ہے جو کہ ہر ایک قوم میں اس شخص کے سپرد کی جاتی ہے جو کہ لوگوں کے ہر قسم کے حالات کی معلومات رکھتا ہے اور حاکم وقت تک لوگوں کے حالات' احوال وکوائف پہنچاتا ہے۔ گویا کہ وہ لوگ کہ جن کے حالات سے وقت کے حکمران آشنا نہ ہوں اور وہ جس بھی پریشانی میں مبتلا ہوں ان کی پریشانی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۴۶۸: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ وَ قَالَ عُمَرُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ

۲۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا (تین اشخاص صدقہ ادا نہیں کرتے) ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل ناشکری کرتا ہے' پہلے وہ محتاج تھا پھر اللہ عزوجل نے اس کو غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لئے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (اس وجہ سے ان پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی) اور (رہا) عباس بن عبدالمطلب کا معاملہ تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں' اُن کی زکوٰۃ

عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہے اور اتنی اور (یعنی وہ پچھلے سال ہی اس سال کی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں)۔

۲۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۲۴۶۹: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے ماسوا اس کے کہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۲۴۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُّ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِىْ عَنَاقٍ اَوْشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَا اَخَذْتُهَا.

۲۴۷۰: حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عین ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بکری کے ایک بچہ یا بکری کی زکوٰۃ کی وجہ سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ زکوٰۃ مہاجرین کے غرباء اور فقراء کو نہ دی جاتی تو میں یہ زکوٰۃ وغیرہ وصول نہ کرتا۔

۱۲۴۷: باب زَكٰوةِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا زَكٰوةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فِىْ فَرَسِهٖ.

۲۴۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ

۲۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ خُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ مَمْلُوْكِهٖ صَدَقَةٌ۔

۲۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۴۸: باب زَكٰوةِ الرَّقِيْقِ

باب: غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

۲۴۷۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ مراد یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خُثَيْمِ ابْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ غُلَامِهٖ وَ لَا فِيْ فَرَسِهٖ۔

۲۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۴۹: باب زَكٰوةِ الْوَرِقِ

باب: چاندی کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

۲۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق مسئلہ:

واضح رہے کہ اگر غلام خدمت کیلئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جس طریقہ سے کہ استعمال کے سامان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر غلام تجارت کے واسطے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے اس کے نصاب کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ وَكَانَا ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۲۴۸۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ مِّنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً.

۲۴۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے اس لیے تم لوگ مال و دولت کی زکوٰۃ ادا کیا کرو اور دو سو درہم میں سے پانچ درہم (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ میں نکالا کرو۔

۲۴۸۲: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۲۴۸۲: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۰: باب زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب: زیور کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۴۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِّنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

۲۴۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمنی خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی' جس کے ہاتھ میں موٹے موٹے سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تم کو آگ کے دو کنگن پہنائے۔ یہ بات سن کر اُس نے دونوں کنگن اتار دیئے اور عرض کیا یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

۲۴۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ خَالِدٌ اَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ.

۲۴۸۴: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

تشریح ☆ سونے' چاندی کے زیورات سے عورتوں کی محبت سب پر عیاں ہے۔ خواتین اس معاملے میں قدرے غفلت برتتی ہیں اور مرد حضرات بھی اس معاملے میں عورتوں کی تعلیم و تربیت سے غافل رہتے ہیں۔ خواتین کو ایسی احادیث کی تعلیم ضرور دی جانی چاہیے تا کہ وہ اپنی دُنیا و آخرت کے نفع و نقصان کو سمجھ سکیں۔ (جامی)

۱۲۵۱: باب مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

باب: مال و دولت کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق

۲۴۸۵: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ

۲۴۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس شخص کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں پر دو نقطے کالے رنگ کے ہوں گے وہ سانپ اس شخص سے لپٹ جائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ

قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ اَوْيُطَوِّقُهُ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ.

ہوں۔

٢٤٨٦: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ ......

٢٤٨٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جسے دولت عطا فرمائے پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت اُس کی دولت گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی جس کی آنکھ پر دو نقطے ہوں گے وہ اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال' تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے آیت تلاوت فرمائی: ''کنجوس لوگ یہ نہ خیال کریں کہ ان کا بخل اچھی چیز ہے بلکہ وہ تو بہت بری چیز ہے اور روزِ قیامت جس دولت سے یہ لوگ کنجوسی کیا کرتے تھے تو ان کے لیے وہی دولت گلے کا طوق اور باعث عذاب ہوگی''۔

١٢٥٢: باب زَكٰوةُ الثَّمَرِ

باب: کھجوروں کی زکوٰۃ

٢٤٨٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِّنْ حَبٍّ اَوْتَمْرٍ صَدَقَةٌ.

٢٤٨٧: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے یا پانچ وسق کھجور سے کم میں کسی قسم کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٢٥٣: باب زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

باب: گیہوں کی زکوٰۃ سے متعلق

٢٤٨٨: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِيْ اِبِلٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ.

٢٤٨٨: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گیہوں اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں۔

١٢٥٤: باب زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ

باب: غلوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِىْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۸۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دانے اور کھجور میں صدقہ واجب نہیں جب تک کہ پانچ وسق نہ ہوں اور پانچ اونٹ سے کم اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۵۵: بَابُ الْقَدْرِ الَّذِىْ تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ

باب: کس قدر دولت میں زکوۃ واجب ہے؟

۲۴۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۹۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۶: بَابُ مَا يُوْجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوْجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

باب: عشر کس میں واجب ہے اور بیسواں حصہ کس میں؟

۲۴۹۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ اَبُوْجَعْفَرٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِىَ بِالسَّوَانِىْ وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۴۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلہ بارش نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے اس کی پیداوار ہو تو اس میں دسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور جو کچھ اونٹوں سے سینچا جائے یا ڈول سے تو اس میں سے بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

۲۴۹۳: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو

۲۴۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے

وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہوتو اس میں سے دسواں حصہ نکالا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہوتو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہوتی ہوتو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

پیداوار میں عشر نکالنے سے متعلق مسئلہ:

کھیت کی پیداوار میں مذکورہ عشر یعنی دسواں حصہ نکالنے کا آج کل حکم نہیں ہے کیونکہ ہندوستان کی زمین اب عشری نہیں رہی بلکہ غیر مسلموں کے غلبہ کی وجہ سے اب عشر کا حکم نہیں ہے۔ ہاں البتہ پیداوار میں سے کچھ غلہ حسب گنجائش صدقہ کر دینا افضل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

۲۴۹۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ.

۲۴۹۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن روانگی کے وقت فرمایا: جو پیداوار بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے دسواں حصہ وصول کرنا اور جو پیداوار ڈول کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے بیسواں حصہ۔

۱۲۵۷: باب كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

باب: اندازاً چھوڑنے والا کس قدر چھوڑے؟

۲۴۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَ دَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَاْخُذُوْا اَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ.

۲۴۹۵: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ درختوں پر پھل کا اندازہ کرو تو تیسرا حصہ چھوڑ دیا کرو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑ سکو تو پھر چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔

درخت پر حصہ چھوڑنا:

عرب میں دستور تھا اور آج کل بھی دستور ہے کہ جس وقت درخت پھل دار ہوتے ہیں تو پھل درخت ہی پر چھوڑ دیتے ہیں اور درخت پر باقی رہنے والے پھلوں کا اندازہ کرتے ہیں اور درخت سے پھل اترنے کے بعد اس کا دسواں حصہ مالک سے وصول کرتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو چوتھائی حصہ چھوڑنے کو فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رعایت کے طور سے تم چوتھائی حصہ چھوڑ دو تاکہ مالک کو گنجائش رہ جائے اپنے احباب اور رشتہ داروں کو کھلانے اور ہدیہ دینے کی۔

۱۲۵۸: باب قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ [البقرة: ٢٦٧]

۲۴۹۶: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ.

۲۴۹۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ اَبِيْ عَرِيْبٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِيَدِهٖ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَحَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْشَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْ هٰذَا اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: آیۂ کریمہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر

۲۴۹۶: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیۂ کریمہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں کہ ''تم لوگ خراب اور ردی مال دینے کا ارادہ نہ کرو اس کو تم خرچ کرتے ہو مگر تم وہ خراب اور ردّی مال نہیں لیتے ......''۔ انہوں نے بیان کیا خبیث سے مراد (کھجور کی بہت خراب قسم) جعرور اور لون حبیق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں خراب اور ردی مال قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۴۹۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں چھڑی تھی۔ ایک آدمی خشک اور خراب قسم کی کھجور لٹکا کر چلا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے اس خوشہ پر لکڑی مارتے اور فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو عمدہ قسم کی کھجور دے سکتا تھا بلاشبہ (روز قیامت) وہ شخص ایسی ہی خراب کھجور کھائے گا۔

۱۲۵۹: باب الْمَعْدِنِ

۲۴۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَاكَانَ فِيْ طَرِيْقٍ مَاْتِيٍّ اَوْفِيْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَلَكَ وَمَالَمْ يَكُنْ فِيْ طَرِيْقٍ مَاْتِيٍّ وَلَا فِيْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: کان (معدنیات) کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۹۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (راستہ میں) پڑی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ فرمایا: جو شخص آمد و رفت کے راستہ پر آ یا یا کسی آباد گاؤں میں ملاقات کرے تو ایک سال تک اس کا اعلان اور شہرت کرو اگر اس چیز کا مالک آ جائے تو اس کو واپس دے دو۔ اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا جو گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ وصول کرو باقی تمام حصہ اس کا ہے جس کو وہ چیز ملی ہے۔

تشریح ☆ راستہ میں پڑی چیز کو پہلے تو کوئی شخص نہ اٹھائے جو کہ اس علاقہ سے کافی دور کا رہنے والا ہے اور اٹھانے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ ایک سال تک اس میں بالکل ہی تصرف نہ کرے کیونکہ اس میں سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی خوب تشہیر کی جائے اور جب وہ چیز مالک تک پہنچ جائے' اس پر کوئی چیز وہ خوشی سے دیتا ہے تو انکار کرنا چاہیے اگر اصرار کرے تو لے لینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔ مگر دورِ حاضر میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اٹھانے والا فوراً اس میں سے تصرف شروع کر دیتا ہے حالانکہ اسلام میں استعمال ناجائز ہے۔ (جامی)

۲۴۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۴۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودنے میں اگر کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور اگر کان میں (دوران کھدائی یا کام میں) مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ.

۲۵۰۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۵۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۵۰۱: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں' کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۵۰۲: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں' کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۱۲۶۰: باب زَكٰوةِ النَّحْلِ

باب: شہد کی زکوۃ

۲۵۰۳: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

۲۵۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہد کا دسواں حصہ لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپؐ ایک جنگل' جس کا نام

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ يَحْمِيَ لَهٗ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰى اِلَيَّ مَا كَانَ يُؤَدِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَّاْكُلُهٗ مَنْ شَاءَ.

سلبہ تھا' میرے لیے مقرر فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ جنگل ان کے لیے مقرر کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو سفیان بن وصب نے ان کو تحریر فرمایا اور بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہ کے پاس رہے یا نہ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اگر وہ تجھے شہد کا دسواں حصہ دیتے ہیں تو وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہنے دو اور اگر وہ اس قدر حصہ ادا نہ کریں تو بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں' جس شخص کا دل چاہے وہ اس کو کھائے۔

بارش کی مکھی کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں بارش کی مکھیاں اس وجہ سے فرمایا گیا کہ مکھیاں بارش سے پیدا ہونے والے پھول اور گھاس وغیرہ کھا کر پرورش پاتی ہیں پھر ان مکھیوں کے منہ سے شہد نکلتا ہے۔ بعض علاقے الحمد للہ اب بھی ایسے ہیں کہ صحرا میں اگنے والے درخت' پھل اور پھول جو کہ بارش کی وجہ سے خوب بڑھتے' پھلتے پھولتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اپنا ڈیرہ لگا کر جد چھتے کو شہد سے بھر دیتی ہیں ان میں سے خاصا شہد موصول ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس میں سے کچھ نکال کر اللہ کے لئے دینے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اس میں سے غریبوں کو دے کر اللہ سے اجر لیں چونکہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ان پر نعمت ہے۔ کیونکہ وہ علاقہ اس کے لئے مختص ہے اور آمد اور کاروبار کے سلسلے بھی اسی ذریعہ سے ہیں۔ (جامی)

۱۲۶۱: باب فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ

باب: صدقۂ فطر کے بارے میں احکام

۲۵۰۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

۲۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

صدقۃ الفطر کا جدید وزن:

واضح رہے کہ آج کل کے حساب سے صدقہ فطر کا جدید وزن ایک کلو چھ سو تینتیس گرام گیہوں' آٹا یا چاول ہے یا بوقت ادائیگی ان کی جو قیمت ہو وہ ہی مقدار تسلیم ہو گی اور ایک نماز کا فدیہ بھی وہی ہے اور مقدار صدقۃ الفطر میں صاع کی مقدار کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب ہے کہ گیہوں کا آدھا صاع' جو کے ایک صاع کے برابر قیمت کے اعتبار سے ہے۔

۱۲۶۲: بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ

باب: ماہِ رمضان کی زکوۃ غلام اور باندی پر لازم ہے

۲۵۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

۲۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کی زکوۃ (صدقۂ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

۱۲۶۳: بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيْرِ

باب: نابالغ پر رمضان کی زکوۃ یعنی نابالغ کا صدقۃ الفطر

۲۵۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

۲۵۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوۃ (صدقۂ فطر) لازم کی ہر ایک چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دیا۔

نابالغ کا صدقۃ الفطر:

واضح رہے کہ اگر نابالغ صاحب نصاب ہو تو اس کے سرمایہ میں سے زکوۃ ادا کی جائے اور اگر وہ مفلس اور نادار ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے زکوۃ رمضان (یعنی صدقۃ الفطر) ادا کرے اس طریقہ سے غلام اور باندی کی جانب سے اس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے۔

۱۲۶۴: بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُعَاهِدِيْنَ

باب: صدقۂ فطر مسلمانوں پر ہے نہ کہ کفار پر

۲۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ

۲۵۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر فرض قرار دیا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔ ہر ایک آزاد اور غلام مرد اور عورت پر اہل اسلام میں سے۔

حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

۲۵۰۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ.

۲۵۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو' کا آزاد اور غلام مرد وعورت پر اور چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۲۶۵: باب كَمْ فَرَضَ

باب: مقدار صدقۃ الفطر

۲۵۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

۲۵۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہر چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔

۱۲۶۶: باب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُوْلِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر لازم تھا

۲۵۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَ نُؤَدِّيْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْبِهٖ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ.

۲۵۱۰: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ ماہِ رمضان کے روزے لازم ہوئے اور زکوٰۃ لازم ہوئی اس دن سے نہ تو ہم کو حکم ہوا عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا اور نہ ہی اس کی ممانعت ہوئی۔

۲۵۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةِ

۲۵۱۱: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ فطر کا زکوٰۃ کے لازم ہونے سے قبل پھر جب زکوٰۃ لازم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو حکم فرمایا اور نہ ہی ممانعت فرمائی اور ہم لوگ اس

الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْعَمَّارٍ اِسْمُهُ عَرِيْبُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلٍ يُكَنّٰى اَبَامَيْسَرَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِيْ اِسْنَادِهِ وَالْحَكَمُ اَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

کو کرتے رہے۔

۱۲۶۷: باب مَكِيْلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر میں کتنی مقدار میں غلہ ادا کیا جائے؟

۲۵۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الزَّكٰوةَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوْا خَالَفَهُ هِشَامٌ فَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ.

۲۵۱۲: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے امیر تھے تو رمضان کے آخر میں فرمایا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو' لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے نقل کیا کہ یہاں پر مدینہ کے لوگوں میں سے کون موجود ہے۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ واقف نہیں۔ اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر لازم فرمایا (جس کی مقدار) ایک صاع جو' ایک صاع کھجور' آدھا صاع گیہوں ہے پھر وہ لوگ اٹھ گئے (تاکہ ہم تمہیں سمجھا سکیں)۔

۲۵۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مَخْلَدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ.

۲۵۱۳: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقۃ الفطر کے بارے میں نقل فرمایا ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا اور ایک صاع سلت (نامی جو کی ایک قسم) کا۔

۲۵۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِيْ مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَثْبَتُ الثَّلَاثَةِ.

۲۵۱۴: حضرت ابورجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے میں نے تمہارے منبر پر دورانِ خطبہ سنا کہ صدقہ فطر غلہ کا ایک صاع ہے۔

۱۲۶۸: باب التَّمْرِ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر میں کھجور دینے سے متعلق

۲۵۱۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنِ

۲۵۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر متعین فرمایا

الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے۔

١٢٦٩: باب الزَّبِیْبِ

باب: صدقہ فطر میں انگور دینے سے متعلق

٢٥١٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْكَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

٢٥١٦: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں صدقہ فطر نکالتے تھے ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع جو کا اور ایک صاع انگور اور ایک صاع پنیر کا۔

٢٥١٧: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ وَكِیْعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی قَدِمَ مُعَاوِیَةُ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ فِیْمَا عَلَّمَ النَّاسَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَرٰی مُدَّیْنِ مِّنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ هٰذَا قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ.

٢٥١٧: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے اور پھر ہم ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے تشریف لائے اور انہوں نے لوگوں کو جو کچھ سکھلایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ملک شام کے گیہوں کا دو مد (یعنی آدھا صاع اس لیے کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) جس کو تم لوگ (قیمت میں) نکالتے ہو اس دن سے لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لوگ گیہوں کا نصف صاع ادا کرنے لگے۔

١٢٧٠: باب الدَّقِیْقِ

باب: صدقہ فطر میں آٹا دینا

٢٥١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِیَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یُخْبِرُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْصَاعًا مِّنْ دَقِیْقٍ اَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا

٢٥١٨: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر نہیں نکالتے تھے مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک پنیر کا۔ (یعنی مذکورہ وزن سے ہم صدقہ فطر میں نکالا کرتے

مِنْ سُلْتٍ ثُمَّ شَكَّ سُفْيَانُ فَقَالَ دَقِيقٍ اَوْ سُلْتٍ.

تھے)۔

۱۲۷۱: باب الْحِنْطَةُ

۲۵۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَمَّا اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا اَعْطُوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْغَيْرِهٖ.

باب: صدقہ فطر میں گیہوں ادا کرنا

۲۵۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ میں خطبہ پڑھا تو بیان کیا کہ تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا یہاں پر مدینہ والوں میں سے کون موجود ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام ہر مرد وعورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا علیؓ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو گنجائش عطا فرمائی تو تم لوگ بھی وسعت اور گنجائش کرو۔ ایک صاع دو گیہوں کا یا اور اشیاء کا چیزوں کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

۱۲۷۲: باب السُّلْتِ

۲۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْتَمْرٍ اَوْسُلْتٍ اَوْزَبِيْبٍ.

باب: سلت صدقہ فطر میں دینا

۲۵۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور۔

۱۲۷۳: باب الشَّعِيْرِ

۲۵۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ.

باب: صدقہ فطر میں جو ادا کرنا

۲۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالا کرتے تھے پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک ملک شام کے دو مد یعنی آدھا صاع جو کے ایک صاع کے برابر ہے۔

۱۲۷۴: باب الْاَقِطِ

باب: صدقہ فطر میں پنیر دینا

۲۵۲۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ.

۲۵۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھجور کا ایک صاع پنیر (صدقۃ الفطر میں) ان کے علاوہ اور دوسری اشیاء نہیں دیا کرتے تھے۔

۱۲۷۵: باب كَمِ الصَّاعُ

باب: صاع کی مقدار

۲۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ.

۲۵۲۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صاع تم لوگوں کے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوا کرتا تھا لیکن اب مد میں زیادتی ہوگئی ہے۔

صاع کی قسمیں اور اس کی مقدار:

واضح رہے کہ صاع دو ہوتے ہیں ایک حجازی اور دوسرا عراقی اور ہر ایک صاع کی مقدار چار مد ہوتی ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعتبار عراقی مد کا ہے لیکن جمہور ائمہ کرام کے نزدیک دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو مد رائج تھا اس مد کا اعتبار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا۔ جس کی مقدار تقریباً اٹھاون تولہ چھ ماشہ ہوتی ہے تو اس اعتبار سے صاع کی مقدار دو سو چونتیس تولہ ہوگئی اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مد دو رطل کا ہوتا ہے تو اس اعتبار سے صاع کے آٹھ رطل ہوتے ہیں اور عربی اوزان صاع، مد رطل وغیرہ کی تفصیلی بحث حضرت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقی رسالہ جواہر الفقہ میں شامل رسالہ اوزانِ شرعیہ میں موجود ہے۔ وہاں پر ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

۲۵۲۴: قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنِيْهِ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَهْلِ مَكَّةَ.

۲۵۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیمائش مدینہ منورہ کے حضرات کی قابل اعتبار ہے اور وزن مکہ مکرمہ کے حضرات کا معتبر ہے۔

۱۲۷۶: باب الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ اَنْ تُؤَدّٰى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيْهِ

باب: صدقہ فطر کس وقت دینا افضل ہے؟

۲۵۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ بَزِيْعٍ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ.

۲۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) حکم فرمایا صدقہ فطر ادا کرنے کا نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل۔

۱۲۷۷: باب اِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ

باب: ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ منتقل کرنے کے بارے میں

۲۵۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُوْضَعُ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ.

۲۵۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب روانہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو کہ اہل کتاب ہیں تو تم ان کو بلانا کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی پروردگار برحق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اگر وہ تمہارا حکم مان لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر پانچ وقت کی نماز فرض قرار دی ہیں۔ ہر ایک روز اور ہر ایک رات میں اگر وہ تسلیم کر لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر صدقہ فرض اور لازم قرار دیا ہے ان لوگوں کے مال دولت میں جو کہ ان کے دولت مند لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے محتاج اور ضرورت مند لوگوں کو دیا جائے گا اور اگر وہ لوگ اس کو تسلیم کر لیں تو تم ان کے بہترین قسم کے مال سے بچو اور تم مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی دُعا اور اللہ عزوجل کے درمیان میں کسی قسم کی آڑ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

۱۲۷۸: باب اِذَا اَعْطَاهَا غَنِيًّا وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: جس وقت زکوٰۃ دولت مند شخص کو ادا کر دی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ یہ شخص دولت مند ہے

۲۵۲۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

۲۵۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ بِهٖ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ اَنْ يَسْتَعِفَّ بِهٖ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ اَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

نے ارشادفرمایا کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میں صدقہ ادا کروں گا پھر وہ شخص اپنا صدقہ لے کر نکل پڑا اور وہ شخص اپنا صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کی نماز کے وقت لوگ کہنے لگ گئے کہ چور کو صدقہ مل گیا ہے تو اس شخص نے کہا کہ اللہ عزوجل تیرا شکر اور احسان ہے چور کے صدقہ پر میں اب اور زیادہ صدقہ خیرات کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا صدقہ کے مال لے کر نکل پڑا اور وہ شخص ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگ گئے کہ گذشتہ رات ایک بدکار عورت کو صدقہ خیرات مل گیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے خدا تیرا شکر ہے کہ میں بدکار عورت کے اوپر مزید صدقہ خیرات کروں گا۔ پھر وہ شخص صدقہ لے کر نکل گیا اور ایک دولت مند شخص کے ہاتھ رکھ آیا صبح کے وقت لوگ کہنے لگے کہ ایک دولت مند شخص کو صدقہ مل گیا ہے اس شخص نے کہا کہ اے خدا تیرا شکر احسان ہے کہ بدکار، چور اور دولت مند شخص کو میں نے صدقہ خیرات دیا ہے پھر (منجانب اللہ) خواب میں اس شخص سے کہا گیا کہ اے بندے! تیرا صدقہ خیرات مقبول ہو گیا اور بدکار عورت کو دیا گیا صدقہ خیرات اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ عورت بدکاری سے بچ جائے اور چور کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ چور چوری سے بچ جائے اور مالدار شخص کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ غور کرے اور اس کو شرم و حیا محسوس ہو اور وہ اس مال میں سے خرچ کرے جو کہ اللہ نے اس کو دیا ہے۔

غیر مستحق کو صدقہ دینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے ناواقفیت یا لاعلمی کی وجہ سے غیر مستحق کو صدقہ خیرات دے دیا تو دینے والے کو ثواب بہر حال جب بھی ملے گا لیکن شرط یہ ہے کہ نیت خالص ہو اور رضاء الٰہی حاصل کرنا مقصود ہو۔

۱۲۷۹: باب اَلصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُوْلِ

باب: خیانت کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۲۸: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّارِعُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ

۲۵۲۸: حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد صاحب سے سنا انہوں نے نقل فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نماز قبول

ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

نہیں فرماتا بغیر پاکی کی حالت کے اور صدقہ چوری کے مال میں سے (یعنی ناپاک شخص کی عبادت قبول نہیں اور چوری کے مال سے خیرات قبول نہیں)۔

۲۵۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ.

۲۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے اور اللہ عزوجل نہیں قبول فرماتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ صرف ایک ہی کھجور کا صدقہ ہو پھر اس میں اضافہ ہوتا ہے اس کی ہتھیلی میں یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر وہ صدقہ ہو جاتا ہے جس طریقہ سے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔

تشریح ☆ صدقہ دینا ایک کثیر اجر و ثواب والا عمل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور بے شمار مصائب کو رفع کرتا ہے مگر اس وقت کہ مال اپنا ہو جب وہ مال خود بھی حلال نہیں ہے اور خیانت کا مال ہے اس میں سے صدقہ ثواب کی نیت سے دینا (چہ معنی دارد) وہ تو خود بھی کھانا اور بچوں کو کھلانا ہر طرح سے ناجائز ہے۔ مال خیانت والا واپس بھی کیا جائے اور اس پر اس سے معافی بھی مانگی جائے۔ (جامی)

۱۲۸۰: بَابُ جُهْدِ الْمُقِلِّ

باب: کم دولت والا شخص کوشش کے بعد خیرات کرے تو اس کا اجر

۲۵۳۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِیٍّ الْاَزْدِیِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قِيْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَیُّ

۲۵۳۰: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کام کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان کہ جس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو مال غنیمت میں سے اور حج مبرور یعنی جس میں گناہ شامل نہ ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ نماز کونسی افضل ہے آپ نے فرمایا کہ جس میں دیر تک قیام ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ صدقہ خیرات کونسا افضل ہے آپ نے فرمایا کہ جو کہ مال والا (غریب) محنت کر کے ادا کرے پھر دریافت کیا گیا کہ ہجرت

الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قِيْلَ فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَىُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ.

کونسی افضل ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا جو حرام کاموں کو چھوڑ دے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ جہاد کونسا افضل ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ جو آدمی مشرکین سے جہاد کرے اپنے مال اور جان کو خرچ کر کے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ قتل ہونا کونسا افضل ہے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا خون بہایا گیا اور اس کا گھوڑا قتل کیا گیا۔

۲۵۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَالْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوْا وَكَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِاَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ فَاَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۵۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے زیادہ بڑھ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: کس طریقہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے دو درہم ہوں اور وہ شخص ایک درہم صدقہ دے (اس طریقہ سے یہ ایک درہم افضل ہوگا) اور ایک آدمی اپنے مال کی جانب جائے اور ایک لاکھ درہم صدقہ کرے یعنی مالدار آدمی کے ایک لاکھ درہم کے برابر غریب شخص کا ایک درہم ہے۔

۲۵۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهٗ دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ لَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ فَاَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهٖ مِائَةَ اَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم' ایک لاکھ درہم سے آگے بڑھ گیا اس پر صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس طریقہ سے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے' اس نے ایک درہم صدقہ دے دیا اور ایک آدمی کے پاس بہت مال تھا اس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم اُٹھائے اور صدقہ دیئے (اُس شخص کے لاکھ درہم سے اِس کا ایک درہم افضل ہے)۔

۲۵۳۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ اَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهٖ حَتّٰى يَنْطَلِقَ اِلَى السُّوْقِ فَيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَجِىْءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهٗ مِائَةُ اَلْفٍ مَا كَانَ لَهٗ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

۲۵۳۳: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم لوگوں کے پاس کچھ موجود نہیں ہوتا تھا جو ہم صدقہ ادا کریں تو ہمارے میں سے کوئی شخص بازار میں جاتا تھا اور وزن برداشت کرتا تھا۔ پھر ایک مد کھانا لاتا (محنت مزدوری کر کے) اور وہ کھانا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک آدمی سے واقف ہوں کہ جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم موجود ہیں اور اس وقت اس کے پاس ایک درہم موجود نہ تھا۔

۲۵۳۴: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ اَبُوْعَقِيْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ: ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾.

[التوبة : ۱۹]

۲۵۳۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ہم لوگوں کو صدقہ خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو ابوعقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع لے کر حاضر ہوئے اور ایک آدمی زیادہ لے کر حاضر ہوا تو اس پر منافقین نے کہا کہ اس (ابوعقیل) کے صدقہ سے اللہ بے نیاز ہے (یعنی اس قدر معمولی صدقہ خیرات کی اس کو کیا ضرورت ہے؟) اور دوسرے شخص نے ریاکاری کیلئے صدقہ خیرات کیا ہے اس پر آپ پر یہ آیت: اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ تلاوت کی۔ یعنی جو لوگ کھلے دِل سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو کہ (صرف) اپنی محنت و مزدوری (سے کما کر) صدقہ خیرات کرتے ہیں پھر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں تو اللہ عزوجل نے ان سے مذاق کیا اور ان کو عذاب میں مبتلا کیا۔

تشریح ☆ ظاہر ہے ایک شخص وہ ہے جو کہ خوب دولت والا ہے' خاصی رقم بھی رکھتا ہے اور ایک وہ محنت کرنے والا مزدور ہے جو کہ اپنے گزراوقات خوب محنت کے بعد پورے کرتا ہے وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ بچا کر صدقہ کرتا ہے وہ برابر تو نہیں مالدار کے' جو کروڑوں کا مالک ہے اور لاکھوں خرچ کرسکتا ہے اور مزدوری کرنے والا ۵ روپے یا اس سے بھی کم دے تو اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ بات تو اخلاص کی ہے۔ (جامی)

۱۲۸۱: باب اَلْيَدُ الْعُلْيَا

باب: اُوپر والا ہاتھ یعنی دینے والے ہاتھ کی فضیلت

۲۵۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدٌ وَعُرْوَةُ سَمِعَا حَكِيْمَ ابْنَ حِزَامٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی.

۲۵۳۵: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال پھیلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (کچھ) عطا فرما دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ مال دولت سرسبز اور شاداب ہے جو کوئی اس کو خوشی سے حاصل کرے گا تو اس کو برکت حاصل ہوگی اور جو شخص لالچ سے حاصل کرے گا (مراد یہ ہے کہ اس کا انتظار کر کے لالچ سے) تو کسی قسم کی خیر و برکت حاصل نہیں ہوگی وہ اس شخص کی طرح ہوگا کہ جو کھانا کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور (دینے والا صدقہ کرنے والا) اُوپر والا ہاتھ نیچے والے (یعنی صدقہ وصول

کرنے والے ہاتھ) سے افضل ہے۔

۱۲۸۲: بَاب اَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

باب: اُوپر والا ہاتھ کونسا ہے؟

۲۵۳۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

۲۵۳۶: حضرت طارق محاربیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ میں پہنچے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ (صدقہ) دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور تم لوگ صدقہ ان لوگوں سے شروع کرو کہ جن کی روٹی تم پر ذمہ داری ہے (یعنی) والدکی' بہن بھائی کی (طرف سے) صدقہ خیرات کرنا شروع کرو۔ پھر اس طریقہ سے دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے۔ زیرنظر حدیث ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۲۸۳: بَاب الْيَدُ السُّفْلٰى

باب: نیچے والا (یعنی صدقہ لینے والا) ہاتھ

۲۵۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

۲۵۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ صدقہ خیرات کا تذکرہ فرماتے تھے اور آپؐ مانگنے سے بچتے رہنے کا حکم فرماتے اور فرمایا کہ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو کہ خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو کہ سوال کرے۔

تشریح ☆ جو مسلمان ایسے ذرائع وصلاحیتوں کا مالک ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے معاش کے لیے دوڑ دھوپ کر سکے اُس کے لئے جائز نہیں کہ وہ صدقات پر صبر کر کے بیٹھ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''صدقہ کسی غنی کے لیے جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے لیے جو توانا اور تندرست ہو''۔ تندرست شخص اگر صدقہ لے عادتاً تو یہ غریب' نادان' کمزور کی حق تلفی ہوگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السوال ذله ۔ کہ سوال کرنا ذلت ہے تو ہر طرح سے عادتاً صدقہ لینا تندرست آدمی کے لئے اچھا نہیں ہے بلکہ جرم ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ پکڑ فرمائیں گے اور پھر حق تلفی بھی ہے تو کیوں نہ اپنی صحت اور تندرستی سے فائدہ اٹھا کر محنت کر کے رزق حاصل کیا جائے اور ذلت سے بچا جائے۔ (جامی)

۱۲۸۴: بَاب الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

باب: اس طرح کا صدقہ کرنا کہ انسان دولت مند رہے افضل ہے

۲۵۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۵۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو کہ انسان اس کے دینے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَاکَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

کے بعد دولت مند رہے افضل ہے تا کہ خود اس کو سوال کرنا نہ پڑے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم صدقہ اس سے شروع کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے الفاظ ''جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے'' کا معنی یہ ہے کہ قریب سے قریب رشتہ دار جیسے والدین' بھائی بہن وغیرہ کو صدقہ نفلی دینا افضل ہے۔

۱۲۸۵: باب تَفْسِيْرِ ذٰلِكَ

۲۵۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِيْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ۔

باب: زیرنظر حدیث شریف کی تفسیر

۲۵۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ ادا کرو اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صدقہ کرو (مراد یہ ہے کہ تم اپنے کام میں خرچ کیا کرو) اس شخص نے عرض کیا ایک اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے لڑکے پر (نفلی) صدقہ کرو۔ اُس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے خادم پر صدقہ خیرات کرو۔ اس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تم خود سمجھ لو (یعنی جس شخص کو مستحق صدقہ خیال کرو اس کو دیا کرو)۔

۱۲۸۶: باب اِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

۲۵۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا

باب: اگر کوئی آدمی صدقہ ادا کرے اور وہ خود محتاج ہو تو اُس شخص کا صدقہ واپس کر دیا جائے

۲۵۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن حاضر ہوا' رسول کریم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو۔ پھر وہ شخص دوسرے جمعہ میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو پھر وہ شخص تیسرے جمعہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرو اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ صدقہ نکالیں چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات دیا۔ آپ نے اس شخص کو دو کپڑے

فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى هٰذَا اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطُنُوْا لَهٗ فَتَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقْتُمْ فَاَعْطَيْتُهٗ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهٗ۔

عنایت فرمائے پھر آپ ؐ نے لوگوں سے فرمایا: تم صدقہ ادا کرو۔ اس آدمی نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا ان دو کپڑوں میں سے جو کہ ابھی آپ ؐ نے اس کو عنایت فرمائے تھے تو ارشاد فرمایا رسول کریم ؐ نے کہ تم لوگ اس آدمی کو نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی مسجد میں بوسیدہ لباس میں حاضر ہوا تو میں اسکی ظاہری حالت دیکھ کر سمجھا کہ تم لوگ اس کی حالت دیکھ کر خود ہی سمجھ لو گے اور تم خود ہی اس کو صدقہ خیرات دیدو گے لیکن تم نے صدقہ نہیں دیا تو میں نے کہہ دیا کہ تم صدقہ ادا کرو اور جس وقت تم نے صدقہ کر دیا تو میں نے اس کو دو کپڑے عنایت کئے استعمال کرنے کے واسطے۔ اسکے بعد میں نے اس شخص سے کہا کہ تم صدقہ کرو تو اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا آپ ؐ نے فرمایا: اپنا کپڑا اٹھا کر اور اس کو ڈانٹ دیا۔

تنگ دست کا صدقہ کرنا:

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس شخص کو صدقہ دینے کی وجہ سے اس کو ڈانٹ دیا کیونکہ وہ شخص خود ہی ضرورت مند اور محتاج تھا اور اس کے پاس پہننے کے لئے لباس تک نہ تھا تو اس کو صدقہ کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس واسطے کہ انسان کے لئے پہلے اس کی ذاتی ضرورت سب کام سے مقدم ہے۔

تنگ دست اور محتاج کا صدقہ دینا ٹھیک نہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ناپسند فرمایا ہے' اس میں ان لوگوں کے لئے بھی خوب سبق ہے جو کہ ایک تنگدست شخص کو ثواب کی غرض سے صدقہ دے رہا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوں لیکن افسوس اور صد حیف ان لوگوں پر جو کہ تندرست ہو کر بھی ہاتھ پھیلا کر کھاتے پیتے ہیں اور اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں اور معاشرہ میں بھی اپنی قدر و منزلت کم کراتے ہیں۔ (جامی)

۱۲۸۷: باب صَدَقَةِ الْعَبْدِ

۲۵۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ

باب: غلام کے صدقہ کرنے سے متعلق

۲۵۴۱: حضرت عمیر ؓ سے روایت ہے جو کہ ابی لحم کے غلام تھے کہ مجھ کو میرے مالک نے حکم کیا گوشت کے بھوننے کا کہ اس دوران ایک مسکین شخص آیا' میں نے اسے تھوڑا سا گوشت کھلا دیا۔ جس وقت میرے مالک کو اس کی خبر اور اطلاع ملی تو اس شخص نے مجھ کو مارا' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ ؐ نے میرے مالک کو طلب فرمایا اور دریافت کیا: تم نے اس کو کس وجہ سے مارا؟ اس

فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُطْعِمُ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ آمُرَهُ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى بِغَيْرِ اَمْرِيْ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا.

نے جواب دیا یہ غلام دوسرے لوگوں کو میرا کھانا کھلا دیتا ہے اور مجھ سے اسکی اجازت بھی نہیں لیتا' آپ نے ارشادفرمایا: تم لوگوں کو اسکا اَجر وثواب ملے گا یعنی جس وقت غلام' مالک کے مال میں سے یا کوئی عورت' شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کا ثواب غلام اور مالک کو' اور شوہر و بیوی دونوں کو ملے گا۔

۲۵۴۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قِيْلَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ.

۲۵۴۲: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا: ہر ایک مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اس شخص کے پاس کچھ نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ خود ہاتھوں سے محنت کرے پھر وہ خود اپنے کو نفع پہنچائے۔ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے اپنے نفس پر۔ یہ سن کر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ آدمی اس طرح سے نہ کرے۔ آپؐ نے ارشادفرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ کسی محتاج اور پریشان حال شخص کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص اس طریقہ سے نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا: حکم کرے نیک باتوں کا۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ کام بھی نہ وہ کر سکے تو کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے ارشادفرمایا: برے کاموں سے باز رہے۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

۱۲۸۸: باب صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: اگر عورت' شوہر کے مال سے خیرات کرے؟

۲۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرٌ وَ لِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِّنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ.

۲۵۴۳: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس وقت' عورت' شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کو اَجر وثواب مل جائے گا اور اسی قدر اَجر وثواب اس کے شوہر کو ملے گا اور اس قدر اَجر و ثواب تحویل دار کو ملے گا اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا اَجر و ثواب کم نہیں کرے گا۔ شوہر کے کمانے کی وجہ سے اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اَجر ملے گا۔

۱۲۸۹: باب عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت شوہر کی بلا اجازت صدقہ نہ کرے

۲۵۴۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصَرٌ.

۲۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا کہ عورت کو شوہر کی بغیر اجازت صدقہ دینا جائز نہیں ہے۔

تشریح ☆ دراصل چونکہ خاوند کما کر لاتا ہے اور گھر کا بجٹ چلاتا ہے' صدقہ دے کر اسے تنگدست کرنا اچھا فعل نہیں ہے۔ ہاں! اگر اس قدر پیسے کی فراوانی ہے کہ بچا کر صدقہ بھی کیا جا سکتا ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ پیسہ تو خاوند کا تھا۔ اس سے اجازت لے کر صدقہ کرنا دو طرح کا ثواب رکھتا ہے ایک تو اللہ کی رضا اور خاوند کی اجازت اور پھر خاوند بیوی دونوں کو ثواب ملتا ہے۔ خاوند کو اس کا مال ہونے کی وجہ سے اور بیوی کو صدقہ دینے کی وجہ سے۔ (جامی)

۱۲۹۰: باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب: فضیلت صدقہ

۲۵۴۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ اَيَّتُنَا بِكَ اَسْرَعُ لُحُوْقًا فَقَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْرَعَهُنَّ بِهٖ لُحُوْقًا فَكَانَتْ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ.

۲۵۴۵: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئیں اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے کونسی اہلیہ ملاقات کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو لمبے ہاتھ والی ہے۔ پھر انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں تو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ جلدی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں (یعنی وہ سب سے زیادہ صدقہ دینے والی تھیں پہلے ان کا انتقال ہوا)۔

سب سے پہلے کونسی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی؟

لمبے ہاتھ والی یعنی تم میں سے جو سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی ہے پہلے مجھ سے وہ ملاقات کرے گی۔ لیکن ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے یہی ہے کہ جس کا ہاتھ ظاہری طور لمبا ہو۔ مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی لیکن بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی خاتون تھیں اور یہی

قول راجح ہے اور رسالہ ''الصالحات''یعنی نیک بیویاں رضی اللہ عنہن میں مصنف حضرت مولانا سیّد اصغر حسین محدث دارالعلوم نے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۱۲۹۱: باب اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ

باب: سب سے زیادہ افضل کونسا صدقہ ہے؟

۲۵۴۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ.

۲۵۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا صدقہ دینا اس وقت افضل ہے کہ جس وقت کہ تم صحت مند ہو' تمہارے اندر دولت کا لالچ موجود ہو' تم عیش و عشرت کی تمنا رکھتے ہو اور تم تنگ دستی سے ڈرنے والے ہو۔

۲۵۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ.

۲۵۴۷: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد انسان دولت مند رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے) اور تم صدقہ اس طرف سے یعنی ان رشتہ داروں کی طرف سے دینا شروع کرو کہ تمہارے ذمہ جن کی پرورش کی ذمہ داری ہے۔

۲۵۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ.

۲۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ قسم کا صدقہ یہ ہے کہ انسان' مال دار ہی رہے اور صدقہ خیرات کرنے کا آغاز ان لوگوں سے کرنا چاہیے کہ جن کی ذمہ داری تمہارے اوپر ہے۔

۲۵۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ.

۲۵۴۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی عورت پر بھی اجر کی نیت سے خرچہ کرے گا تو اس شخص کو بھی صدقہ کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

۲۵۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبیلہ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کیا جس وقت یہ خبر رسول کریم تک پہنچی تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ قَالَ وَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّىْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِىُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ اَهْلِكَ فَلِذِىْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِىْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

پاس اس کے علاوہ کچھ اور موجود ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ ؐ نے فرمایا: اس کو کوئی آدمی مجھ سے خریدتا ہے۔ اس پر نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور اس کو ساتھ لے کر خدمت نبوی میں آئے۔ آپ ؐ نے وہ درہم ان کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: تم پہلے اپنی ذات سے اس کا آغاز کرو اور تم اس پر خیرات کرو اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو بیوی کو دو پھر اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو تم اس کو رشتہ داروں کو دے دو' اگر اسکے بعد بھی باقی رہ جائے تو اسی طریقہ سے کرو اسکے بعد آپ ؐ نے سامنے کی جانب اور دائیں بائیں جانب اشارہ کیا۔

۱۲۹۲: باب صَدَقَةِ الْبَخِيْلِ

باب: کنجوس آدمی کا صدقہ خیرات کرنا

۲۵۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ يُّنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيْلُ اَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى اِذَا اَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْبِرَقَبَتِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ.

۲۵۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرچہ کرنے اور خیرات کرنے والے شخص اور کنجوس آدمی کی مثال اس طرح سے ہے کہ دو آدمی جن پر کرتہ یا لوہے کی زرہ ہے جو کہ اس کے سینہ سے لے کر ہنسلی تک ہے جس وقت خرچہ کرنے والا خرچہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ لمبی چوڑی ہو جاتی ہے اور اس کے قدم تک کو وہ ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے چلنے کے نشان مٹ جاتے ہیں لیکن جس وقت کوئی کنجوس آدمی خرچہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کا سر ایک چھلہ دوسرے چھلہ کو پکڑ لیتا ہے حتی کہ اس کی گردن یا ہنسلی کو پکڑ لیتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کشادہ فرماتے اور وہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دونوں ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کو کشادہ فرماتے ہوئے (خود) دیکھا ہے۔ لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔

۲۵۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ طَاوُسٍ

۲۵۵۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: کنجوس آدمی کی مثال اور صدقہ خیرات نکالنے والے کی مثال ان دو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ اَیْدِیَهُمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَکُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَکُلَّمَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْتَهِدُ اَنْ یُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

آدمیوں کی سی ہے جو کہ لوہے کے دو چوغے پہنے ہوئے ہوں انکے ہاتھ چمٹائے گئے ہوں۔ حلق کی لکڑی سے تو جس وقت صدقہ نکالنے والا شخص ارادہ کرتا ہے صدقہ دینے کا تو وہ چوغہ وسیع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسکے پاؤں کا نشان مٹا دیتا ہے اور جس وقت کوئی کنجوس شخص خیرات نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ اسکا دوسرے سے مل جاتا ہے اور چوغہ اکٹھا ہو جاتا ہے دونوں ہاتھ کو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہے۔ میں نے نبیؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا۔

١٢٩٣: باب الْاِحْصَاءِ فِی الصَّدَقَةِ

باب: بے حساب صدقہ خیرات نکالنا

٢٥٥٣: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنَّا یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسًا وَنَفَرٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلٰی عَآئِشَةَ لِیَسْتَاْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَیْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ سَآئِلٌ مَرَّةً وَّعِنْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِیْدِیْنَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ بَیْتَكِ شَیْءٌ وَلَا یَخْرُجَ اِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا یَا عَآئِشَةُ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْكِ.

٢٥٥٣: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور متعدد مہاجر اور انصار تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو بھیجا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت حاصل کرنے کے واسطے۔ پھر ہم لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے کہا ایک مرتبہ میرے پاس فقیر آیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے میں نے اس کو کچھ دے دینے کا حکم کیا پھر میں نے اس شے کو منگا کر دیکھا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے مکان میں کوئی چیز نہ آئے اور نہ جائے بغیر تمہارے علم کے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم اس کو چھوڑ دو اور تم اس کو شمار نہ کرو (ورنہ) پھر اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کر کے (یعنی محدود رزق اور حساب سے) عنایت فرمائے گا۔

٢٥٥٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْكِ.

٢٥٥٤: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کر کے عنایت فرمائے گا۔

٢٥٥٥: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ

٢٥٥٥: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَ تِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِىْ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَىَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ فِىْ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَىَّ فَقَالَ ارْضَخِىْ مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْكِىْ فَيُوْكِىَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكِ۔

اللہ! میرے پاس (صدقہ کیلئے) کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے (گھریلو اخراجات کیلئے) عنایت فرماتے ہیں۔ اِس صورت میں کیا میں گناہ گار ہوں گی اگر میں اس میں سے فقراء کو کچھ دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (جہاں تک ممکن ہو) صدقہ دیا کرو اور تم روک ٹوک نہ کرو ورنہ اللہ عز وجل بھی تم پر روک ٹوک کرے گا (یعنی بے حساب رزق عطا نہ فرمائے گا)۔

۱۲۹۴: باب الْقَلِيْلِ فِى الصَّدَقَةِ

باب: قلیل صدقہ سے متعلق

۲۵۵۶: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُحِلِّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

۲۵۵۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ نکال کر دوزخ سے بچو اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (وہ ہی صدقہ دے دو)۔

۲۵۵۷: اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۲۵۵۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوزخ کا تذکرہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مُنہ مبارک کو نیچے کی جانب کیا (ہم نے خیال کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ دیکھ رہے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے پناہ مانگی۔ شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا پھر فرمایا: تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچتے رہو اگر چہ یہ کھجور کا ٹکڑا دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات (ہی) کہہ کر۔

تشریح ☆ اللہ عز وجل کی خوشنودی کی خاطر کسی کو صدقہ دینا چاہیے اور صدقہ لینے والے پر اپنا احسان نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کا احسان جانے کہ اس نے قبول کیا' جس پر اسے ثواب ملا کہ جہنم کی آگ سے بچ گیا۔ گویا کہ صدقہ دینا اپنے پہ احسان کرنا ہے' جو شخص جس قدر کھلے دِل سے صدقہ کرے گا اللہ عز وجل اتنا ہی اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اس کا یہ صدقہ قبول ہو جائے اور آخرت میں خزانہ بن کر اس کے سامنے آئے۔ (جامی)

۱۲۹۵: باب التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: فضیلت صدقہ

۲۵۵۸: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَذَكَرَ عَوْنُ ابْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۵۵۸: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابھی دن کا آغاز ہی ہوا تھا۔ اس دوران کچھ لوگ ننگے جسم' ننگے پاؤں اور تلواروں کو لٹکائے ہوئے آئے قبیلہ مضر میں سے' بلکہ تمام کے تمام لوگ قبیلہ

وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ فَجَآءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِی السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

مضر کے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک تبدیل ہوگیا ان کی غربت کی کیفیت دیکھ کر' پہلے آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر آپ باہر تشریف لائے اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اذان پڑھنے کا۔ چنانچہ انہوں نے اذان پڑھی اور نماز تیار ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا: یاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ...... اے ایمان والو' تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس میں سے اس کی بیوی پیدا کی پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلایا (یعنی لوگ اس سے باہمی ہمدردی اور خیر سگالی سے کام لیں) اور تم لوگ اس خدا سے ڈرو کہ تم جس کے نام کے ذریعہ سے مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور رشتوں کے ذریعہ سے بلاشبہ اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے اور تم لوگ اللہ عزوجل سے ڈرو اور ہر ایک آدمی دیکھ لے کہ جو اس نے کل کے دن کے لئے کیا۔ صدقہ خیرات انسان کا اشرفی سے ہے' رقم سے ہے اور کپڑے سے ہے ایک صاع گیہوں سے ہے ایک صاع جو سے ہے یہاں تک کہ کھجور کے ٹکڑے سے پھر ایک انصاری آدمی ایک تھیلی لے کر آیا (جو کہ اشرفی کی تھی) اور اس میں نہیں سما رہی تھی اسکے بعد لوگوں کا اس طرح سے سلسلہ شروع ہوگیا۔ حتی کہ دو ڈھیر اونچے درجہ کے اور اونچے کھانے و کپڑے کے ہوگئے۔ میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت کی کہ وہ چمک دمک رہا تھا جس طرح سے کہ سونا چمکتا ہے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں نیک اور بھلائی کا راستہ نکالے تو اس شخص کو اس نیک راستہ پر چلنے کا اَجر وثواب ہے اور ان لوگوں کا ثواب بھی اس کو ملے گا جو کہ اس پر عمل کرتے جائیں گے لیکن عمل کرنے والا کا اَجر وثواب کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا تو اس پر اس راستہ کے نکالنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس شخص پر ہے جو کہ اس پر عمل کریں گے لیکن عمل کرنے والوں کا عذاب میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو سونے کی طرح چمکنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر معمولی خوشی حاصل ہونا مذکور ہے۔تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کا چمکنا' خوشی کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ و نصیحت کا اثر ہوا اور غرباء کو فائدہ پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فصاحت و بلاغت سے کام لیا جس کا غیر معمولی اثر ہوا۔

۲۵۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا.

۲۵۵۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ صدقہ دو' کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس وقت انسان اپنا صدقہ ایک آدمی کو دینے جائے گا وہ شخص کہے گا اگر تم گذشتہ کل یہ لے کر آتے تو میں اس کو لے لیتا آج نہ لوں گا کیونکہ میں آج دولت مند ہو گیا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ رقم آخر دَور میں بہت جلدی ہاتھ آئے گی (بوجہ فساد اور بدانتظامی کے) اور لوگوں میں دولت کی ریل پیل ہوگی لیکن اس کے لینے والے نہ ہوں گے۔

۱۲۹۶: باب الشَّفَاعَةِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ خیرات کرنے کی سفارش سے متعلق

۲۵۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْفَعُوْا تُشَفَّعُوْا وَيَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَآءَ.

۲۵۶۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سفارش کرو اور سفارش قبول کرو۔ اللہ عزوجل اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو کچھ چاہے گا حکم کرے گا۔ (اللہ عزوجل کو جو منظور ہے وہی حکم ہوگا اس وجہ سے کسی کی (جائز) سفارش میں حرج نہیں ہے)۔

۲۵۶۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِي الشَّيْءَ فَاَمْنَعُهٗ حَتّٰى تَشْفَعُوْا فِيْهِ فَتُوْجَرُوْا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا.

۲۵۶۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے کوئی آدمی مانگتا ہے میں اس کو نہیں دیتا جس وقت تک کہ تم لوگ اس کی سفارش نہیں کرتے۔ جس وقت تم سفارش کرتے ہو تو تم کو اجر و ثواب ہوتا ہے تو تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۱۲۹۷: باب الْاِخْتِيَالِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کرنے میں فخر سے متعلق احادیث

۲۵۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۵۶۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: ایک تو وہ

مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْاِخْتِيَالُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ.

غیرت ہے کہ جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور ایک وہ غیرت ہے کہ جس کو اللہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اسی طریقہ سے ایک تو وہ فخر ہے کہ جس کو اللہ پسندیدہ قرار دیتا ہے اور دوسرا وہ فخر ہے کہ جس کو اللہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ غیرت جو کہ اللہ کو پسندیدہ ہے یہ ہے کہ انسان تہمت اور الزام تراشی کی جگہ غیرت سے کام لے اور اللہ کو جو غیرت ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس جگہ غیرت سے کام لے کہ جس جگہ تہمت اور الزام تراشی کا اندیشہ نہیں ہے اور اللہ عزوجل کو فخر پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان جہاد کے موقع پر فخر کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ بہادری سے کام لے سکے اور دوسروں کو بھی جہاد کرنے کی رغبت ہو یا صدقہ خیرات کرتے وقت فخر کرے اور اللہ عزوجل کو جو فخر ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان گناہوں کے کاموں میں فخر کرے۔

تہمت کی جگہ سے بچنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہمت اور الزام لگنے کی جگہ جو غیرت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ پر الزام لگنے کا اندیشہ ہو یا تہمت لگنے کا ڈر ہو وہاں سے بچے جیسے کہ شراب خانہ میں بیٹھنا یا شراب خانہ کے پاس سے گذرنا یا اس طریقہ سے نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا وغیرہ وغیرہ تو اس سے کرنے سے انسان گناہوں سے بچ جائے گا جیسا کہ فرمایا گیا ہے: **اتقوا مواضع التهم** یعنی تہمت لگنے کی جگہ سے بچا کرو۔

۲۵۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ.

۲۵۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور صدقہ خیرات کرتے رہو اور کپڑا پہنو لیکن فضول خرچی سے بچتے رہو۔

فضول خرچی سے بچنے کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں فضول خرچی سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنی تم لوگ فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ واضح رہے کہ اگر کسی کے پاس خدا کی دی ہوئی نعمت اور خوش حال زندگی کا موقعہ حاصل ہے تو اس نعمت کے اظہار میں حرج نہیں بلکہ اس کے

اظہار کا حکم ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: و اما بنعمته ربك فحدث اور مذکورہ بالا احادیث شریفہ دراصل حکمت کے ارشادات پر مشتمل جامع ترین احادیث ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حکمت اور دانش کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہوتے ہیں اس وجہ سے نیک کاموں میں فخر کی اجازت دی تا کہ دوسروں کو بھی اس کی طرف ترغیب ہو اور گناہ کے کام میں فخر کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۱۲۹۸: باب اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاِذْنِ مَوْلَاهُ

باب: کوئی ملازم یا غلام' آقا کی مرضی سے صدقہ خیرات نکالے

۲۵۶۴: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَیْثَمِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَبِهٖ طَیِّبًا بِهَا نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ.

۲۵۶۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان' دوسرے مسلمان کیلئے ایک عمارت کے مثل ہے جس طریقہ سے کہ اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے (اسی طریقہ سے دوسرے مؤمن کو چاہیے دوسرے مؤمن کو طاقت بخشے اور سہارا دے) اور ارشاد فرمایا: خزانچی (یعنی امین شخص) جو کہ اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے تو وہ شخص (راہ خدا میں) خیرات نکالنے کے برابر ہے۔

۱۲۹۹: باب الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

باب: خفیہ طریقہ سے خیرات نکالنے والا

۲۵۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.

۲۵۶۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پکار کر (یعنی بلند آواز سے) تلاوت قرآن کرنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے کہ سامنے صدقہ نکالنے والا' یعنی ایسے شخص کا اجر کم ہے اور قرآن کریم ہلکی آواز سے پڑھنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے خفیہ طریقہ سے صدقہ خیرات نکالنے والا شخص۔

۱۳۰۰: باب اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی

باب: صدقہ نکال کر احسان جتلانے والے کے متعلق

۲۵۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَایَنْظُرُ اللّٰهُ

۲۵۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تین انسانوں کی جانب اللہ عزوجل قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ایک تو وہ شخص جو کہ دنیا کے کاموں میں فرمانبرداری کرے (والدین کی) اور دوسرے وہ عورت جو کہ مردوں کا حلیہ

عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّیُّوْثُ وَثَلَاثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَی الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی.

بنائے اور تیسرے وہ دیوث شخص جو کہ بیوی کو دوسرے کے پاس لے کر جائے اور تین انسان جنت میں داخل نہیں ہونگے ایک تو (والدین کی) نافرمانی کرنے والا شخص اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا مسلمان اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

٢٥٦٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُدْرِكِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَآءَهٗ

٢٥٦٧: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والا شخص اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا شخص اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا شخص۔

٢٥٦٨: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَایُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَایُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

٢٥٦٨: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر نبی نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔ آپ نے فرمایا ایک جو غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند ٹخنہ سے نیچے لٹکائے دوسرا اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

تشریح ☆ قربان جایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر کہ اپنی امت کے لوگوں کو ان بیماریوں سے بچنے کے لئے پہلے ہی بتا دیا کہ ایسا شخص دوزخی بھی ہے جو کہ ان بیماریوں کا مریض ہو۔ الامان الحفیظ۔ دورِ حاضر میں تو یہ بیماریاں اس قدر عام ہیں کہ ان کو بیماری ہی نہیں سمجھا جاتا گویا کہ ان بڑے گناہوں کو گناہ ہی نہیں شمار کیا جاتا۔ اس معاشرے میں ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور شراب کو نعوذ باللہ پانی کی طرح پینے والا جس میں ذرا بھر شرم و حیاء محسوس نہیں ہوتی اس کے لئے دنیا میں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی وہ واصل جہنم ہوگا۔ (جامی)

۱۳۰۱: باب رَدِّ السَّآئِلِ

۲۵۶۹: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ فِيْ حَدِيْثِ هٰرُوْنَ مُحْرَقٍ۔

باب: مانگنے والے شخص کوانکار

۲۵۶۹: حضرت ابن مجید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مانگنے والے شخص کو کچھ صدقہ دے کر رخصت کرو چاہے جلا ہوا (گھوڑے وغیرہ کا) کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۰۲: باب مَنْ يُّسْاَلُ وَلَا يُعْطِي

۲۵۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْتِيْ رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْاَلُهٗ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهٗ فَيَمْنَعُهٗ اِيَّاهُ اِلَّا دُعِيَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِيْ مَنَعَ۔

باب: جس شخص سے سوال کیا جائے اور صدقہ نہ دے

۲۵۷۰: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: جو شخص اپنے مالک کے پاس پہنچے اور وہ ضرورت سے زائد اور بچی ہوئی چیز مانگے پھر کوئی شخص اس کو نہ دے تو قیامت کے دن ایک گنجا سانپ نمودار ہوگا جو کہ اپنی زبان سے اس چیز کو چباتا ہوا اُس کا پیچھا کرے گا۔

۱۳۰۳: باب مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَاَجِيْرُوْهُ وَمَنْ اَتٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ۔

باب: جو آدمی اللہ عزوجل کے نام سے سوال کرے

۲۵۷۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پناہ مانگے اللہ عزوجل کی تو اس کو پناہ دے دو اور جو شخص تم سے مال مانگے اللہ کے نام نامی پر تو تم اس کو مال (صدقہ) دے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر پناہ اور امان چاہے تو تم اس کو امان دے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ عمدہ سلوک کرے تو تم اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے دُعا مانگو یہاں تک کہ تم کو احساس ہو جائے کہ تمہارا بدلہ پورا ہو چکا ہے۔

۱۳۰۴: باب مَنْ سَاَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ

باب: اللہ عزوجل کی ذات کا واسطہ دے کر سوال سے متعلق

۲۵۷۲: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ

تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَتَیْتُكَ حَتّٰی حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِاَصَابِعِ یَدَیْهِ اَلَّا آتِیَكَ وَلَا اٰتِیَ دِیْنَكَ وَاِنِّیْ كُنْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَیْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَیْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰیَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَخَلَّیْتُ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰی مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِیْرَانِ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُّشْرِكٍ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلًا اَوْ یُفَارِقَ الْمُشْرِكِیْنَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ.

میں نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ میں آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک کم عقل شخص تھا اور میں اب بھی کوئی علم نہیں رکھتا لیکن جو خدا اور اس کے رسول نے سکھلایا میں اللہ عزوجل کے منہ (ذات باری) کا واسطہ دے کر آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے کیا حکم دے کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام کا۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ مذہب اسلام کی کیا کیا نشانیاں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اقرار کرو کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے سامنے رکھ دیا۔ وہ جو کچھ اور جس قسم کا حکم صادر فرمائے گا اس کی تعمیل کروں گا اور میں خالی ہوا خدا کے علاوہ کسی دوسرے کے خیال سے (یعنی میں ہر قسم کے شرک سے بالکل بے زار اور علیحدہ ہوں) اور تم نماز ادا کرو' زکوۃ ادا کرو اور ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اللہ مشرک اور کافر کا کوئی اور کسی قسم کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو جائے جس وقت تک وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ شامل نہ ہو جائے (یعنی ہجرت نہ کرے)۔

ہجرت کی فرضیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے ہجرت کرنے کی فرضیت معلوم ہوتی ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق ابتداء اسلام میں تھا جس وقت کہ اہل اسلام کافی کم تعداد میں تھے اور ان کا یکجا ہونا لازم تھا تا کہ پورے اتحاد و اتفاق کے ساتھ مشرکین اور کفار کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

۱۳۰۵: باب مَنْ یَّسْاَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یُعْطٰی بِهٖ

باب: جس شخص سے خدا کے نام سے سوال کیا جائے لیکن اس کو صدقہ نہ دیا جائے

۲۵۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ خَالِدِ الْقَارِظِیِّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۲۵۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ آدمی جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر ہم لوگوں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ نے فرمایا: جو آدمی اپنا گھوڑا لے کر راہ خدا میں (جنگ کیلئے)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يُقْتَلَ وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَ اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ.

١٣٠٦: باب ثَوَابُ مَنْ يُّعْطِيْ

٢٥٧٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهٗ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ اللّٰهُ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ.

نکلے یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو جائے (یا جہاد میں شہید ہو جائے) پھر میں اس کو بتلاؤں جو کہ اس کے نزدیک ہے ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے علیحدہ ہو کر کسی گھاٹی میں فوت ہو جائے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ ادا کرے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہے پھر میں تم کو مطلع کر دوں کہ جو تم سب میں بدترین انسان ہے ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی جس سے کہ اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے اور لیکن پھر بھی وہ نہ دے یعنی صدقہ نہ دے تو ایسا شخص سب سے زیادہ بدتر آدمی ہے۔

باب: صدقہ دینے والے کا اَجر وثواب

٢٥٧٤: حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: تین شخصوں کو اللہ عزوجل چاہتا ہے اور اللہ تین آدمیوں سے دشمنی رکھتا ہے اور جن کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں ایک تو وہ شخص جو کہ لوگوں کے پاس پہنچے اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ سوال کرے اور وہ شخص ان لوگوں سے کسی قسم کی رشتہ داری نہیں رکھتا تھا' لیکن لوگوں نے اس کو کچھ (صدقہ) نہیں دیا۔ پھر ان لوگوں میں سے ایک آدمی خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا اور خاموشی سے مانگنے والے کو کچھ صدقہ دے آیا۔ جس کا کہ دوسرے کو علم نہ ہو سکا لیکن اللہ عزوجل کو اس کا علم تھا یا اس شخص کو اس کا علم تھا کہ جس نے کہ وہ صدقہ دیا تھا۔ چند لوگ پوری رات چلے اور جس وقت ان کو تمام چیزوں سے زیادہ عمدہ چیز نیند ان کو بہتر معلوم ہوئی تو وہ لوگ اس سواری سے اتر کر سو گئے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور میرے سامنے وہ آدمی زار و قطار رونے لگا اور آیات قرآنی پڑھنے لگا۔ ایک وہ آدمی جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جس وقت دشمن سے جنگ کی نوبت آئی تو تمام کے تمام لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ شخص سینہ سامنے کی جانب کر کے آیا یہاں

تک کہ وہ مارا گیا یعنی قتل ہو گیا یا اللہ عزوجل نے اس شخص کو فتح نصیب فرمائی۔ وہ تین آدمی کہ جن سے کہ اللہ عزوجل کو دشمنی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کار) شخص اور دوسرا تنگدست تکبر کرنے والا' اور تیسرے دولت مند ظلم کرنے والا۔

۱۳۰۷: باب تَفْسِيرُ الْمِسْكِيْنِ

باب: مسکین کس کو کہا جاتا ہے؟

۲۵۷۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ : لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

۲۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں ہے جو کہ ایک لقمہ' دو لقمے' ایک کھجور یا دو کھجور لوگوں سے مانگے بلکہ (دراصل) مسکین تو وہ ہے جو کہ لوگوں سے بھیک نہیں مانگتا اگر تمہارا دِل چاہے تو تم آیت: لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا پڑھو یعنی: ''وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے''۔

۲۵۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ۔

۲۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مسکین نہیں ہے جو کہ ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لوگوں سے سوال کرنے کے لئے گھومتا پھرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ! مسکین کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر مال نہیں کہ اس کے لئے کافی ہو اور نہ ہی لوگوں کو اس کی حالت کا علم ہو کہ لوگ اس کو صدقہ خیرات کریں اور نہ وہ خود ہی لوگوں سے سوال کرتا ہو۔

۲۵۷۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ۔

۲۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں جو کہ ایک لقمہ' دو لقمہ یا ایک کھجور دو کھجور کے لئے لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس نہ تو مال ہو اور نہ ہی اس کی (مالی) حالت سے لوگ واقف ہوں کہ اس کو صدقہ خیرات دیں۔

۲۵۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ

۲۵۷۸: حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنہوں نے رسول کریمؐ سے بیعت کی تھی ان سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی

اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَجِدِىْ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! (کیا ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ) کوئی مسکین شخص دروازہ پر کھڑا ہو اور میرے پاس اس کو صدقہ کرنے کے لئے کچھ موجود نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو جلے ہوئے کھر کے علاوہ اس کو دینے کے لئے کوئی شے نصیب نہ ہو تو تم اس کو وہ ہی (کوئی معمولی) شے دے دو۔

۱۳۰۸: باب الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ

باب: متکبر فقیر سے متعلق احادیث

۲۵۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ۔

۲۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز ان سے کلام نہ فرمائیں گے (۱) بوڑھا زنا کار (۲) مغرور فقیر (۳) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (یا حاکم)۔

۲۵۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ۔

۲۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزوجل نفرت فرماتے ہیں (۱) قسم کھا کر سامان و اشیاء بیچنے والا (۲) متکبر فقیر (۳) بوڑھا بدکار (۴) ظلم کرنے والا حاکم و بادشاہ۔

تشریح ☆ ① رزاق اللہ عزوجل کی ذات پاک ہے۔ تجارت' دکان سب اسباب ہیں ان کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کھلا سکتا ہے بغیر قسم کے مال بیچنا' حلال کر کے کھانا ہے۔ جھوٹ' فریب اور قسم کھا کر مال بیچنا جو کہ دور حاضر میں ایک عمومی سلسلہ ہے حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے۔ ② متکبر فقیر عام طور پر وہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ مانگتے بھی ہیں اور پھر ایسی گھٹیا حرکات پہ بھی اتر آتے ہیں کہ میں تو پانچ روپے سے کم نہیں لوں گا۔ ③ بوڑھا شخص زنا کار' جس کے بال سفید ہو رہے ہوں کہ ان سفید بالوں سے اللہ بھی حیاء کرتا ہو۔ زنا تو خود ایک لعنت والا عمل ہے چہ جائیکہ بڑھاپا آنے پر بھی توبہ کے بجائے اس فعل غلیظ کا مرتکب ہونا۔ ④ کوئی خوش نصیب حاکم ہوگا جو اب ظلم نہ کرتا ہو۔ تو جن لوگوں سے اللہ عزوجل نفرت فرمائیں' خود ہی سوچ لیجئے کہ ان کا کیا بنے گا۔ اللہ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ (جامی)

۱۳۰۹: باب فَضْلُ السَّاعِىْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ

باب: بیوہ خواتین کے لئے محنت کرنے والے شخص کی فضیلت کے متعلق

۲۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۲۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خواتین اور مساکین کے لئے محنت و مشقت کرنے والے شخص کی اور ان کی نگرانی اور حفاظت کرنے والے شخص کی مثال، راہ الٰہی میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۳۱۰: باب الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

باب: جن کو تالیف قلب کے لئے مال دولت دیا جائے

۲۵۸۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَ عُيَيْنَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ يَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ

۲۵۸۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور میں نے نبیؐ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جو کہ مٹی میں شامل ہو چکا تھا۔ آپؐ نے اس کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرمایا وہ چار شخص یہ ہیں: ۱) اقرع بن حابس، ۲) عیینہ بن بدر، ۳) علقمہ بن علاثہ عامری۔ اسکے بعد آپؐ نے قبیلہ بنی کلاب کے ایک شخص کو دیا پھر زید طان کو اور پھر قبیلہ بنی نبہان کے آدمی کو اس پر قریش ناراض ہو گئے۔ راوی نے دوسری مرتبہ بیان کیا قریش کے قبیلہ کے سر برآوردہ لوگ ناراض ہو گئے اور ان کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے کہ آپؐ لوگ نجد کے سرداران کو تو (صدقہ) دیتے ہیں اور ہم لوگوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس واسطے ان کو دیا ہے کہ یہ لوگ تازہ تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلئے انکے قلوب کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے کیلئے میں نے یہ کیا۔ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا جس کی داڑھی گھنی اور اسکے رخسار اُبھرے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں اور اسکی پیشانی بلند اور اس کا سر گھٹا ہوا تھا اور عرض کرنے لگا۔ اے محمد! تم خدا سے ڈرو۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی کرنے لگ جاؤں تو کون شخص ہے جو کہ اللہ کی فرمانبرداری کرے گا اور کیا وہ میرے اوپر امین مقرر کرتا ہے اور تم لوگ محمد کو قابل بھروسہ نہیں خیال کرتے پھر وہ آدمی رخصت ہو گیا اور ایک شخص نے اس کو مار ڈالنے کی آپؐ سے اجازت مانگی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولیدؓ تھے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس

اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

۱۳۱۱: باب الصَّدَقَةِ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

۲۵۸۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كِنَانَةُ ابْنُ نُعَيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هٰرُوْنَ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلْتُهُ فِيْهَا فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَاتَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَاَلَ فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ.

۲۵۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ يَا قَبِيْصَةُ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَآئِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى

شخص کی نسل سے اس طرح کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ لوگ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ اگر ان کو میں نے پالیا تو میں ان کو قوم عاد کی طرح سے قتل کر ڈالوں گا۔ (واضح رہے کہ مذکورہ لوگوں سے مراد خارجی لوگ ہیں)

باب: اگر کوئی شخص کسی کے قرض کا ذمہ دار ہو تو اس کیلئے اس قرض کیلئے سوال کرنا درست ہے

۲۵۸۳: حضرت قبیصہ بن محارق ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرضہ لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں نے حاضر ہو کر سوال (کچھ مانگا) کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف تین شخصوں کے لئے سوال کرنا (مانگنا) جائز ہے۔ اُن میں سے ایک تو وہ شخص ہے جس نے کسی قوم کی ذمہ داری (یعنی قرضہ ادا کرنے کی ضمانت لی) اور اس کو ادا کرنے کے لئے اس نے لوگوں سے سوال کیا پھر جس وقت قرضہ ادا ہو گیا تو اس نے سوال کرنا بھی چھوڑ دیا۔

۲۵۸۴: حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرضہ کی ذمہ داری (ضمانت) قبول کی تو میں ایک دن کچھ مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تم ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ ہم لوگوں کے پاس کچھ صدقہ خیرات آ جائے اور ہم وہ تم کو دینے کا حکم دیں۔ پھر فرمایا: صدقہ خیرات تین قسم کے لوگوں میں سے ایک قسم کے لوگوں کیلئے جائز ہے ایک تو اس آدمی کیلئے صدقہ لینا جائز ہے کہ جس نے کہ قرضہ ادا کرنے کی ذمہ داری لی تو اس آدمی کیلئے سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ دوسرے وہ آدمی کہ جس پر کوئی مصیبت آئی اور اس کا مال و اسباب برباد کر دیا گیا تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی مصیبت دور

يَشْهَدُ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَا مِّنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوٰى هٰذَا مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

ہو جائے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور اسکے بارے میں تین عقل مند لوگ اس بات کی شہادت دیں کہ یہ شخص فاقہ کشی کا شکار ہو گیا ہے تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اس آدمی کا گذر اوقات ہو اور اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ اے قبیصہ! ان تین قسم کے لوگوں کے علاوہ جو کوئی دوسرا آدمی سوال (بھیک مانگتا) ہے تو وہ شخص حرام خوری کرتا ہے۔

۱۳۱۲: باب اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کو صدقہ خیرات دینا

۲۵۸۵: اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِىْ مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةٍ وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَ رَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَشَاهِدُ السَّآئِلَ اِنَّهٗ لَايَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ اِنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَ اِنَّ الَّذِىْ يَاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا

۲۵۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ تشریف لائے اور ہم لوگ آپؐ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں دنیا کی عیش و عشرت اور رونق سے ڈرتا ہوں جو کہ تم لوگوں کے لئے کھول دی جائیں گی۔ پھر آپؐ نے دنیا اور اس کی زیب و زینت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! نیک عمل برائی کو لے آئے گا۔ یہ سن کر رسول کریمؐ خاموش ہو گئے اس شخص سے لوگ کہنے لگے کیا وجہ ہے کہ تم رسول کریمؐ سے گفتگو کرتے ہو اور آپؐ تمہاری گفتگو کا جواب نہیں دیتے۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی جس وقت وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا تو آپؐ نے (جسم مبارک) سے پسینہ مبارک خشک فرمایا اور ارشاد فرمایا گیا وہ دریافت کرنے والا شخص موجود ہے یقیناً نیکی سے برائی نہیں آتی۔ لیکن تم لوگ دیکھتے ہو کہ موسم بہار میں جو چیزیں اُگتی ہیں وہ قتل بھی کرتی ہیں یا قتل کے قریب قریب کر دیتی ہیں مگر یہ کہ جس وقت تک جانور کھاتا ہے تو وہ اس قدر مقدار میں کھاتا ہے اس کی کوکھ پھول جاتی ہیں پھر وہ جانور، سورج اور دھوپ کی طرف جاتا ہے اور وہ پیشاب اور گوبر کرتا ہے اور پھر چرنے لگ جاتا ہے یہ مال سرسبز اور شاداب ہے مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

دولت اس کی بہترین دولت ہے بشرطیکہ وہ اس میں سے، یتیم مسکین اور مسافر کو دیتا ہو پھر کوئی اس کو ناحق قبضہ میں کرے وہ اس جیسا ہے جو کہ کھاتا تو ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ ہی مال و دولت قیامت کے روز اس پر شہادت دیں گے۔

موسم بہار کی گھاس سے متعلق ضروری تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں موسم بہار میں چیزوں کے اُگنے سے نقصان کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موسم بہار کی وجہ سے جو گھاس پھونس پیدا ہوتی ہے وہ دلوں کو پسند اور مرغوب ہوتی ہے لیکن اگر اس پر دھیان نہ دیا جائے تو وہ نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے اس طریقہ سے دولت بھی ہے اگر اس کو صحیح جگہ اور اس کے جائز مصرف پر خرچ کیا جائے تو وہ بلا شبہ دین اور دنیا میں نفع بخش ہے۔ ورنہ وہ دین دنیا کو تباہ اور برباد کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: انما اموالکم و اولادکم فتنه۔

۱۳۱۴: باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْاَقَارِبِ

۲۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ الرَّآئِحِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ.

۲۵۸۷: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقَالَتْ لَهٗ اَيَسَعُنِىْ اَنْ اَضَعَ صَدَقَتِىْ فِيْكَ وَفِىْ بَنِىْ اَخٍ لِّىْ يَتَامٰى فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَلِىْ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا عَلٰى بَابِهٖ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْاَلُ عَمَّا اَسْاَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا

باب: رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۲۵۸۶: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو صدقہ خیرات دینے پر ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ خیرات دینے پر دو اجر ملتے ہیں ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرے صلہ رحمی کرنے کا۔

۲۵۸۷: عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ محترمہ زینبؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے خواتین سے فرمایا: تم لوگ صدقہ دیا کرو چاہے اپنے زیور ہی صدقہ میں دو۔ زینبؓ فرماتی ہیں: (میرے شوہر) عبداللہ بن مسعودؓ بہت غریب آدمی تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ بات ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ خیرات آپ کو اور آپ کے یتیم بھتیجوں کو دیدیا کروں؟ اس پر انہوں نے فرمایا: تم یہ مسئلہ نبیؐ سے دریافت کرو۔ زینبؓ فرماتی ہیں: میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی تو ایک انصاری خاتون کہ جس کا نام زینب ہی تھا یہی حکم دریافت کرنے کے لئے دروازۂ نبوی پر کھڑی تھی۔ اسی دوران بلالؓ بھی وہاں پر پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ جاؤ اور نبیؐ سے تم یہ مسئلہ

بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ.

دریافت کرو۔ لیکن آپ ؐ کے سامنے ہمارا نام مت ذکر کرنا۔ چنانچہ بلال ؓ خدمت نبوی میں گئے تو آپ ؐ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: زینب! آپ ؐ نے فرمایا: کونسی زینب؟ بلال ؓ نے عرض کیا: ایک تو عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ اور دوسری قبیلہ انصار کی کہ جن کا نام بھی زینب ہی ہے۔ آپ ؐ نے حکم ارشاد فرمایا: ہاں انکا (شوہر کو) صدقہ خیرات دے دینا درست ہے بلکہ ان کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور صلہ رحمی کا بھی۔

۱۳۱۴: باب اَلْمَسْئَلَةُ

باب: سوال کرنے سے متعلق احادیث

۲۵۸۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ.

۲۵۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے اور فروخت کرے تو یہ اس کے کسی سے سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے پھر یہ ممکن ہے کہ وہ شخص صدقہ دے یا انکار کر دے۔

۲۵۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ مِّنْ لَّحْمٍ.

۲۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ہمیشہ سوال کرتا ہے تو وہ شخص قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرہ پر کچھ بھی گوشت نہ ہوگا۔

۲۵۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ عَآئِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ فَسَاَلَهٗ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشٰى اَحَدٌ اِلٰى اَحَدٍ يَسْاَلُهٗ شَيْئًا.

۲۵۹۰: حضرت عائذ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے کچھ سوال کیا (یعنی بھیک مانگی) تو آپ ﷺ نے اس کو کچھ عنایت فرما دیا۔ پھر جس وقت وہ شخص رخصت ہونے لگا اور دروازہ کی چوکھٹ پر اس نے پاؤں رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ جان لو کہ سوال کرنا کس قدر بری حرکت ہے تو کبھی کوئی شخص کسی سے سوال کرنے کے لئے نہ جاتا (یعنی کوئی بھیک نہ مانگتا)۔

۱۳۱۵: باب سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

۲۵۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا وَ اِنْ كُنْتَ سَآئِلًا لَا بُدَّ فَاسْاَلِ الصَّالِحِيْنَ.

باب: نیک لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱: حضرت فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سوال کر لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور اگر بغیر سوال کرے کوئی چارہ کار نہ ہوتو تم نیک لوگوں سے سوال کر لیا کرو۔

۱۳۱۶: باب اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

۲۵۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِّنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

باب: بھیک سے بچتے رہنے کا حکم

۲۵۹۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے کچھ حضرات نے نبیؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کو کچھ (بھیک) دیں۔ چنانچہ آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ ان لوگوں نے دوسری مرتبہ مانگا تو پھر آپؐ نے عنایت فرما دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان لوگوں نے مانگا تو جب بھی آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ یہاں تک کہ جس وقت آپؐ کے پاس ان کو دینے کیلئے کچھ باقی نہ بچا تو فرمایا: اگر میرے پاس کوئی چیز موجود ہوتو میں اس کو تم لوگوں سے پوشیدہ کر کے نہیں رکھوں گا لیکن جو آدمی مانگنے سے محفوظ رہے گا تو اللہ اس کو سوال کرنے سے محفوظ فرمائیں گے اور جو کوئی صبر سے کام لے گا تو اللہ اس کو صبر عطا فرمائے گا نیز کسی کو بھی صبر سے عمدہ اور کوئی دوسری شے نہیں عطا کی گئی۔

۲۵۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِّنْ فَضْلِهٖ فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ.

۲۵۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی لے کر لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لا دے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی کے سامنے دست سوال پھیلائے جس کو اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہو پھر وہ اس کو کچھ دے یا نہ دے۔

۱۳۱۷: باب فَضْلُ مَنْ لَّا يَسْاَلُ

باب: لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

النَّاسَ شَيْئًا

۲۵۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيٰى هٰهُنَا كَلِمَةٌ مَّعْنَاهَا اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا۔

۲۵۹۵: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ اَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْاَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ مَّعِيْشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ۔

۱۳۱۸: باب حَدُّ الْغِنٰى

۲۵۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ تْ خُمُوْشًا اَوْكُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَا يُغْنِيْهِ اَوْمَاذَا اَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْحِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيٰى

سے متعلق

۲۵۹۴: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مجھ سے لوگوں سے سوال نہ کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے میں اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔

۲۵۹۵: حضرت قبیصہ بن مخارقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: تین آدمیوں کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ ایک تو وہ کہ جس کے مال دولت پر کوئی آفت یا مصیبت پڑ گئی ہو اور وہ اس قدر سوال کرے کہ اس کا گذارہ ہو جائے اور وہ شخص پھر سوال کرنا چھوڑ دے۔ دوسرے وہ شخص کہ جس نے کسی دوسرے کے قرض کی ضمانت لے لی ہو اور اس کو ادا کرنے کیلئے وہ شخص سوال کرے اور جس وقت قرض ادا ہو جائے تو وہ شخص سوال کرنا چھوڑ دے۔ تیسرے ایسا آدمی کہ جس کے بارے میں اسکی قوم کے تین عقل مند لوگ اللہ کی قسم کھا کر اس بات کی شہادت دیں کہ اس شخص کیلئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کا گذارہ ہو جائے پھر وہ شخص بھی مانگنا چھوڑ دے۔ انکے علاوہ کسی دوسرے کیلئے مانگنا حرام ہے۔

باب: دولت مند کون ہے؟

۲۵۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے پاس بقدر ضرورت مال دولت ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ نوچ لیا گیا ہوگا (یعنی اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس قدر مال دولت اس کے سوال نہ کرنے کے لئے کافی ہے؟

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کے بقدر سونا۔

۱۳۱۹: باب الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْئَلَةِ

۲۵۹۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ وَلَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتُهُ.

باب: لوگوں سے لپٹ کر مانگنا

۲۵۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑگڑا کر یا لپٹ کر نہ مانگا کرو اس لئے کہ جس وقت کوئی آدمی مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اللہ اسی میں برکت عطا فرمائے گا جو میں اس کو دیتا ہوں۔

۱۳۲۰: باب مَنِ الْمُلْحِفُ؟

۲۵۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ.

۲۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَرَّحَتْنِيْ اُمِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَ قَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ وَ قَالَ مَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ قِيْمَةُ اُوْقِيَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ خَيْرٌ مِنْ اُوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

باب: لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنا

۲۵۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس چالیس درہم موجود ہوں اور وہ شخص سوال کرتا ہو تو یہ لپٹ کر مانگنے اور سوال کرنے والا ہے۔

۲۵۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے مجھ کو ایک دن خدمت نبویؐ میں کچھ مانگنے کیلئے بھیجا تو میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپؐ نے میری جانب چہرۂ انور کر کے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے تو اللہ اس کو غنی (مالدار بنا دیتے ہیں) اور جو شخص لوگوں سے بھیک مانگنے سے بچ جائے تو اللہ اسکو بھیک سے محفوظ رکھتے ہیں اور جو کوئی ایک اوقیہ کے برابر مال ہونے کے باوجود مانگتا ہے تو وہ لپٹ کر مانگنے والا ہے میں نے دِل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے تو بہتر ہے اس وجہ سے میں واپس آ گیا اور میں نے بھیک نہیں مانگی۔

اصل غناء:

مذکورہ حدیث میں لوگوں سے بے پرواہ ہونے کی وجہ سے مالدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے انسان کو غنا حاصل ہو جائیگا اور مالداری اور غنا دراصل دِل کا مالدار اور مستغنی ہونا ہے نہ کہ ظاہری مال کا جمع ہونا اور اوقیہ عرب کا پیمانہ ہے۔

۱۳۲۱: باب اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ دَرَاھِمُ وَکَانَ لَہٗ عِدْلُھَا

۲۶۰۰: اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَ اَھْلِیْ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَتْ لِیْ اَھْلِیَ اذْھَبْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلْہُ لَنَا شَیْئًا نَّاْکُلُہٗ فَذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَہٗ رَجُلًا یَّسْاَلُہٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْكَ فَوَلَّی الرَّجُلُ عَنْہُ وَھُوَ مُغْضَبٌ وَھُوَ یَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّكَ لَتُعْطِیْ مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیَغْضَبُ عَلَیَّ اَنْ لَّا اَجِدَ مَا اُعْطِیْہِ مَنْ سَاَلَ مِنْکُمْ وَلَہٗ اُوْقِیَّۃٌ اَوْ عِدْلُھَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسْدِیُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَۃٌ لَنَا خَیْرٌ مِّنْ اُوْقِیَّۃٍ وَالْاُوْقِیَّۃُ اَرْبَعُوْنَ دِرْھَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْہُ فَقَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِیْرٌ وَزَبِیْبٌ فَقَسَّمَ لَنَا مِنْہُ حَتّٰی اَغْنَانَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

۲۶۰۱: اَخْبَرَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ۔

۱۳۲۲: باب مَسْئَلَۃُ الْقَوِیِّ الْمُکْتَسِبِ

باب: جس شخص کے پاس دولت نہ ہولیکن اس قدر مالیت کی اشیا موجود ہوں

۲۶۰۰: حضرت عطاء بن یسارؒ قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے گھر والے بقیع گئے تو میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ تم نبیؐ کے پاس جاؤ اور کھانے کیلئے کچھ مانگ کر لاؤ چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ (میں نے دیکھا کہ) وہاں پر ایک دوسرے صاحب بھی موجود تھے جو کہ آپؐ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس تم کو دینے کیلئے کچھ نہیں۔ اس پر وہ آدمی رخ بدل کر جانے لگا اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھ کو زندگی بخشی آپؐ اسی کو (صدقہ) دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی ایک اوقیہ یا اس مالیت کی شے کا مالک ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو خیال ہوا کہ میرے پاس تو ایک اُونٹ موجود ہے جو کہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے چنانچہ میں واپس ہو گیا اور میں نے آپؐ سے کچھ نہیں مانگا۔ پھر خدمت نبوی میں جَو اور خشک انگور پیش کئے گئے تو آپؐ نے اس میں سے حصہ عنایت فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو (مانگنے سے) مستغنی کر دیا۔

۲۶۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار' صحت مند اور طاقتور آدمی کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔

باب: کمانے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لئے سوال کرنا

۲۶۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيْهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهِمَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ.

۲۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ان سے نقل کیا وہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں' صدقہ میں سے کچھ مانگنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نگاہ دوڑائی اور ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دِل چاہے تو تم لے لو۔ کہیں مال دار اور کمانے کی طاقت رکھنے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۱۳۲۳: باب مَسْاَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

باب: حاکم وقت سے سوال کرنا

۲۶۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَسَآئِلَ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَآءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا.

۲۶۰۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھیک مانگنا زخمی کرنا ہے اس وجہ سے جس شخص کا دِل چاہے وہ لوگوں سے بھیک مانگ کر اپنے چہرہ کو زخمی کر لے اور جس کا دِل چاہے نہ کرے ہاں اگر کوئی آدمی بادشاہ سے یا حاکم سے کوئی اس قسم کی چیز مانگ لے کہ جس کے بغیر گذر نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۳۲۴: باب مَسْئَلَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ

باب: ضروری شے کے لئے مانگنے کا بیان

۲۶۰۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْاَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ.

۲۶۰۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگنا (اپنے چہرہ کو) نوچ ڈالنا ہے اور مانگنے والا اپنے چہرہ کو نوچ ڈالتا ہے۔ لیکن بادشاہ سے سوال کرنے والا یا کسی دوسری شے سے متعلق سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۶۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ

۲۶۰۵: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی سے ایک مرتبہ سوال کیا تو آپ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا' دوسری مرتبہ مانگا تو آپ نے پھر عنایت فرمایا' تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپ نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرما دی

خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

جائیگی اور جو شخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطا نہیں کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۳۲۵: باب اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

باب: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہونے سے متعلق

۲۶۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ مَّنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاَشْرَافِ النَّفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

۲۶۰۶: حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں میں نے نبیؐ سے ایک مرتبہ سوال کیا تو آپؐ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا' دوسری مرتبہ مانگا تو آپؐ نے پھر عنایت فرمایا' تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپؐ نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرمادی جائیگی اور جو شخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطا نہیں کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۶۰۷: اَخْبَرَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ.

۲۶۰۷: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: ''اس پر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے آج کے بعد سے مرنے تک میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ لوں گا (یعنی میں اب کبھی سوال نہیں کروں گا)۔

۱۳۲۶: باب مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ

باب: جس کسی کو اللہ عزوجل بغیر مانگے عطا فرمائے

۲۶۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِ وَالْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا اَعْطَيْتُكَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَ تَصَدَّقْ.

۲۶۰۸: حضرت عبداللہ بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے متعین فرمایا تو میں جس وقت فارغ ہوا تو میں نے ان کو صدقہ لے جا کر دے دیا انہوں نے میری مزدوری ادا کرنے کا حکم دے دیا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ خدمت رضاء الٰہی حاصل کرنے کیلئے انجام دی تھی۔ اس کا اجر بھی وہی عطا فرمائے گا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو کچھ دے رہا ہوں تم وہ لے لو کیونکہ میں نے بھی نبیؐ کے زمانہ میں ایک خدمت انجام دی تھی اور یہی بات کہی تھی کہ جو تم نے ابھی ابھی مجھ سے کہی تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر تم کو بغیر مانگے ہوئے کوئی شے عنایت کر دی جائے تو تم وہ شے قبول کر لیا کرو پھر چاہے تم وہ شے کھالو یا اس کو صدقہ خیرات کر دو۔

۲۶۰۹: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَعْمَلُ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطٰى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّ اُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْمَالَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ وَاِنَّهٗ اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ مَا اَتَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۰۹: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کر و لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۰: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۲۶۱۰: حضرت عبداللہ بن سعدی بیان کرتے ہیں کہ وہ ملک شام

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِيْ اَفْرَاسٌ وَّاَعْبُدٌ وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْتَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ مَاجَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّ اُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۱: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریمؐ مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپؐ نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو

وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَاسَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ عَلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (مال دولت) عنایت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ جو شخص مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے آپ اس کو عطا فرما دیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مال عطا کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ مال دولت کا ضرورت مند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ قبول کرو اور اس کو استعمال میں لے آؤ اور اس کا صدقہ کر دو اور اگر تمہارے بغیر مانگے ہوئے یا لالچ کے تمہارے پاس مال آ جائے تو تم وہ مال قبول کر لیا کرو ورنہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔

۱۳۲۷: باب اسْتِعْمَالِ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال کو صدقہ لینے کیلئے مقرر کرنے سے متعلق احادیث

۲۶۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلَا لَهٗ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاَتٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ اَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۲۶۱۳: حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کرو کہ ہم کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو صدقات کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں پھر میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنا حاضری کا مقصد عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے جو کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال کے لئے جائز نہیں ہے۔

۱۳۲۸: باب ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنهُمْ

باب: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں شمار ہونے سے متعلق

۲۶۱۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ اَسَمِعْتَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۱۴: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوایاس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجہ بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا تو انہوں نے (جواب میں) فرمایا: جی ہاں سنی ہے۔

۲۶۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۲۶۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجہ بھی ان ہی میں سے ہے۔

۱۳۲۹: باب مَوْلَى الْقَوْمِ مِنهُمْ

باب: کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام (یعنی مولیٰ) بھی ان ہی میں سے ہے

۲۶۱۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَرَادَ اَبُوْ رَافِعٍ اَنْ يَّتْبَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۲۶۱۶: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنومخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ خیرات وصول کرنے کے لئے عامل متعین فرمایا۔ اس موقعہ پر ابورافع رضی اللہ عنہ نے بھی خواہش ظاہر کی کہ میں بھی ان ہی کے ساتھ چلا جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے واسطے صدقہ خیرات لینا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا مولیٰ (یعنی آزاد کردہ غلام) بھی ان ہی میں سے ہے (یعنی اس کا شمار بھی اسی قوم میں سے ہوگا)۔

۱۳۳۰: باب الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: صدقہ خیرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے

۲۶۱۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ سَاَلَ

۲۶۱۷: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد صاحب اور ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے: یہ ہدیہ ہے

عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهٗ.

یا صدقہ خیرات ہے؟ اگر وہ چیز صدقہ ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتے۔

۱۳۳۱: باب اِذَا تُحُوِّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب: اگر صدقہ کسی شخص کے پاس ہو کر آئے؟

۲۶۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِيْنَ اُعْتِقَتْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

۲۶۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر اس کو آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے شرط لگائی کہ ہم اس کا ترکہ لیں گے۔ عائشہؓ نے یہ بات رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بتائی تو فرمایا: تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو ولاء (مرنے والا جو چھوڑتا ہے وہ تو) اسی کا ہوتا ہے' جو کہ آزاد کرتا ہے پھر جس وقت اس کو آزاد کیا گیا تو اختیار دیا گیا کہ دِل چاہے تو شوہر کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے' پھر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا: یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تو یہ ہدیہ ہے۔ نیز بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد شخص تھا۔

۱۳۳۲: باب شَرُّ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ خیرات میں دیا ہوا مال کا دوبارہ خریدنا کیسا ہے؟

۲۶۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ وَ اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَهٗ مِنْهُ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَ اِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

۲۶۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے راہ خدا میں ایک گھوڑا صدقہ کیا تو وہ جس آدمی کو ملا تھا اس نے اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال نہیں کی۔ میں نے خواہش کی کہ اس سے خرید لوں اس لئے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ کم قیمت میں فروخت کروں گا جس وقت میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر وہ اس کو ایک درہم کے عوض بھی دے تو تم اس کو نہ خریدنا کیونکہ صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھانے لگتا ہے۔

۲۶۲۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

۲۶۲۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دے دیا۔ پھر میں نے ایک دفعہ اس گھوڑے کو فروخت ہوتا

عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَرَاٰھَا تُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَاءَ ھَا فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ لَا تَعْرِضْ فِیْ صَدَقَتِكَ.

ہوا دیکھا تو میں نے اس کو خرید نے کا ارادہ کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے صدقہ کی جانب واپس نہ جاؤ۔

صدقہ کر کے واپس لینا:

مطلب یہ ہے کہ صدقہ کر کے واپس نہ لو اس طرح سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا گناہ ہے اور مکروہ تحریمی ہے۔ شریعت میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

۲۶۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا جُحَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَوَجَدَھَا تُبَاعُ بَعْدَ فَاسْتَاْمَرَہٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذٰلِكَ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ.

۲۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا۔ پھر ایک روز اسی گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے (یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود) چاہا کہ میں اس کو خرید لوں لیکن جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا صدقہ واپس لے لو۔

۲۶۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَیَزِیْدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ اَنْ یَّخْرِصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدّٰی زَكٰوتَہٗ زَبِیْبًا كَمَا تُؤَدّٰی زَكٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا.

۲۶۲۲: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگور کا اندازہ لگانے کا حکم فرمایا تا کہ خشک ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ دے دی جائے جس طریقہ سے کہ کھجوروں کی زکوٰۃ تیار ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔

(۲۴)

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

مناسکِ حج سے متعلقہ احادیث

۱۳۳۳: باب وُجُوْبِ الْحَجِّ

باب: فرضیت ووجوبِ حج

۲۶۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ وَاسْمُهُ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالشَّيْءِ فَخُذُوْا بِهٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔

۲۶۲۳: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیؐ نے لوگوں سے خطاب میں ارشادفرمایا: اللہ عزوجل نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال۔ آپؐ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہوتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم نہ کر سکتے۔ اگر میں کچھ بیان نہ کروں تو تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ اسلئے کہ اگر کوئی چیز شروع ہوگئی تو میرا تو کام ہی یہی ہے کہ تم لوگوں تک (پیغام) پہنچاؤں کیونکہ تم سے قبل اُمتیں سوالات کی تشریح اور اپنے پیغمبروں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک و برباد کردی گئیں۔ اس وجہ سے اگر میں تم کو کسی کام کا حکم دوں تو تم لوگ اپنی قدرت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو اور اگر کسی کام سے منع کروں تو تم لوگ اس سے بچا کرو۔

۲۶۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَامَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا

۲۶۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم لوگوں پر حج فرض قرار دیا ہے اس پر حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور پھر ارشادفرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال لازم ہو جاتا اور پھر تم لوگ نہ سنتے اور نہ فرمانبرداری کرتے لیکن حج

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ وَلٰكِنَّهٗ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ.

ایک ہی مرتبہ ادا کرنا لازم ہے۔

۱۳۳۴: باب وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے وجوب سے متعلق

۲۶۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ رُزَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ.

۲۶۲۵: حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں وہ نہ تو حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

۱۳۳۵: باب الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

باب: حج مبرور کی فضیلت

۲۶۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارِ الْبَصْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِىُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا.

۲۶۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۲۶۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُهَيْلٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهٗ سَوَآءً اَنَّهٗ قَالَ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا.

۲۶۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۱۳۳۶: باب فَضْلِ الْحَجِّ

باب: فضیلت حج سے متعلق

۲۶۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِىَّ ﷺ

۲۶۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ.

لانا۔ اس نے پھر دریافت کیا۔ پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔

۲۶۲۹: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

۲۶۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا وفد تین آدمی ہیں۔ غزوہ کرنے والا' حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

۲۶۳۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيْمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

۲۶۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور اس نے لغو کلام نہیں کیا اور نہ گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا (یعنی وہ بالکل گناہ سے پاک وصاف ہوگا)۔

۲۶۳۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

۲۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور اس دوران نہ تو اس نے فحش کلام کیا اور نہ کوئی گناہ یا نافرمانی کی تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا کہ جس طرح سے اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا ہو۔

۲۶۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَاِنِّیْ لَا اَرٰی عَمَلًا فِی الْقُرْاٰنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهٗ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

۲۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے نہ نکل جایا کریں۔ کیونکہ میں پورے قرآن کریم میں جہاد سے زیادہ افضل عمل نہیں پایا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تمہارے واسطے افضل ترین اور سب سے زیادہ بہتر جہاد حج بیت اللہ ہے جو کہ حج مبرور بھی ہے۔

تشریح ☆ حج فرض ہے اور اسلام کا رکن ہے جس کی فرضیت قرآنِ حکیم سے ثابت ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر بلاشبہ کافر ہے۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرمایا کہ جو شخص بغیر حج کئے مر جائے باوجود استطاعت کے تو چاہے وہ یہودی مرے یا کافر۔ (حاکم)

۱۳۳۷: باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب: فضیلت عمرہ سے متعلق احادیث

۲۶۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.

۲۶۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا صلہ صرف جنت ہے۔

۱۳۳۸: باب فَضْلُ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے متعلق

۲۶۳۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.

۲۶۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ (دونوں) ایک کے بعد (ایک یعنی ایک دوسرے کے بعد کیا کرو) اس لئے کہ یہ عمل گناہوں اور غربت کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں جس طریقہ سے کہ آگ کی بھٹی لوہے سے میل کو دور کر دیتی ہے۔

۲۶۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ اَبُوْخَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ.

۲۶۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے بعد حج اور عمرہ کیا کرو اس لئے کہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ بھٹی لوہے سے سونے اور چاندی سے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا اجر وثواب صرف جنت ہے۔

۱۳۳۹: باب اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ

باب: اس مرنے والے کی طرف سے حج کرنا کہ جس نے حج کی منت مانی ہو۔

۲۶۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتٰى اَخُوْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ

۲۶۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے منت مانی کہ وہ حج کرے گی لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔ اس خاتون کا بھائی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غور کرو کہ اگر تمہاری بہن کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہوتا تو کیا تم وہ قرضہ ادا کرتے۔ اس نے

اَكُنْتَ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُو اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

جواب دیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنا اس سے زیادہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۳۴۰: باب اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ لَمْ يَحُجَّ

باب: اس مرنے والے کی جانب سے حج کرنا کہ جس نے حج نہ ادا کیا ہو

۲۶۳۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِىُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتِ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِىَّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا اَلَمْ يَكُنْ يُّجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا.

۲۶۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے سنان بن سلمہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ میری والدہ حج کے بغیر انتقال فرما گئیں' کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ تو ایسا کرنا صحیح ہوگا اور ان کی طرف سے حج درست ہو جائے گا؟ انہوں نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اگر اُن کے ذمہ قرضہ ہوتا اور وہ اس کو ادا کرتی تو کیا اس کا قرض ادا نہ ہوتا اس وجہ سے اس کو چاہئے کہ اپنی والدہ کی جانب سے حج ادا کرے۔

۲۶۳۸: اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ ﷺ عَنْ اَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّىْ عَنْ اَبِيْكِ.

۲۶۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد ماجد کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کا انتقال بغیر حج کئے ہوئے ہوگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی جانب (اپنے والد کی طرف) سے حج کرلو۔

۱۳۴۱: باب اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

باب: اگر کوئی آدمی سواری پر سوار نہیں ہو سکتا تو اس کی جانب سے حج کرنا کیسا ہے؟

۲۶۳۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِىَّ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے صبح کے وقت مقامِ مزدلفہ میں خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل نے حج فرض قرار دیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور وہ اونٹ پر بھی نہیں سوار ہو سکتے تھے؟ کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

۲۶۴۰: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ.

۲۶۴۰: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۱۳۴۲: باب اَلْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ

باب: جوکوئی عمرہ نہ ادا کر سکے تو اس کی جانب سے عمرہ کرنا کیسا ہے؟

۲۶۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ.

۲۶۴۱: حضرت ابوزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب بہت بوڑھے ہو گئے ہیں وہ نہ تو حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔

۱۳۴۳: باب تَشْبِيْهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

باب: حج قضا کرنا قرضہ ادا کرنے جیسا ہے

۲۶۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الرُّكُوْبَ وَ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ.

۲۶۴۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کا ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ سوار نہیں ہو سکتے حالانکہ انکے ذمہ حج لازم ہے کیا میں انکی جانب سے حج کروں تو وہ کافی ہو جائے گا؟ آپ نے پوچھا: تم انکے سب سے بڑے لڑکے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب کے ذمہ کسی قسم کا قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتے (یا نہیں)؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی جانب سے حج بھی کرلو۔

۲۶۴۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ عَلَى

۲۶۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں ایک دن خدمت نبوی میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے وہ حج نہیں کر سکے تھے' کیا میں اب ان کی جانب سے حج ادا کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب قرض چھوڑتے تو کیا تم ان کا قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: جی

اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ.

☆☆ ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۲۶۴۴: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِىْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَّمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ.

۲۶۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس وقت حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے (بوجہ کمزوری) اونٹ پر نہیں بیٹھ سکتے تھے اور اگر میں ان کو نہ باندھوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی وفات ہو جائے کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ان کے ذمہ قرضہ ہوتا تو تم وہ قرض ادا کرتے یا نہیں اور کیا تمہارے قرض ادا کرنے سے وہ قرض ادا ہوتا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے والد صاحب کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

۱۳۴۴: باب حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب: عورت کا مرد کی جانب سے حج ادا کرنا

۲۶۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۲۶۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ اُس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ اُس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل کی جانب سے بندوں پر حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد صاحب بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور وہ سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ حج کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۲۶۴۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ

۲۶۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کی جانب دیکھنے

حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

لگے اور وہ اِن کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔

۱۳۴۵: باب حَجُّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْاَةِ

باب: مرد کا عورت کی جانب سے حج کرنے سے متعلق

۲۶۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَاِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ.

۲۶۴۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ بہت زیادہ بوڑھی ہوگئی ہیں اگر میں ان کو سوار کرتا ہوں تو وہ بیٹھ بھی نہیں سکتیں اور اگر باندھتا ہوں تو مجھ کو اس کا خوف ہے کہ ان کو قتل نہ کر ڈالوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہے تو کیا تم وہ قرض ادا کرتے۔ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

۱۳۴۶: باب مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ اَكْبَرُ وُلْدِهٖ

باب: والد کی طرف سے بڑے بیٹے کا حج کرنا مستحب ہے

۲۶۴۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِ اَبِيْكَ فَحُجَّ عَنْهُ.

۲۶۴۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد صاحب کے بڑے لڑکے ہو اس وجہ سے تم ان کی جانب سے حج ادا کرو۔

۱۳۴۷: باب اَلْحَجُّ بِالصَّغِيْرِ

باب: نابالغ بچہ کو حج کرانے سے متعلق

۲۶۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۲۶۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے

قَالَ سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

اپنے بچہ کو اٹھایا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس پر بھی حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تم کو اَجر و ثواب ملے گا۔

۲۶۵۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۰: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس خاتون نے بچہ کو ہودج سے اُٹھایا۔

۲۶۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنَعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا: کیا اس کے ذمہ بھی حج کرنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور تم کو اس کا اَجر و ثواب ملے گا۔

۲۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا مِّنَ الْمَحِفَّةِ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے لئے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات (مقام) اوقاء پر ایک جماعت سے ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر ایک خاتون نے اپنے بچہ کو ہوودج سے نکالا اور دریافت کیا کہ کیا اس بچہ پر حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور اس کے حج کرنے کا اَجر و ثواب تم کو ملے گا۔

۲۶۵۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَخِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۶۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گذرے تو اُس کے ہمراہ اس نے گود میں ایک بچہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُس (خاتون) نے عرض کیا: کیا اس بچہ پر حج لازم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس کے حج کرنے کا ثواب

ﷺ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

تم کو ملے گا۔

۱۳۴۸: باب اَلْوَقْتُ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِلْحَجِّ

باب: جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے حج کرنے کے لئے نکلے

۲۶۵۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَحِلَّ.

۲۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ ماہ ذوالقعدہ کے ختم سے پانچ دن قبل حج کی نیت سے نکلے۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ جن کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ تھا کہ وہ لوگ طواف کرنے کے بعد احرام کھول ڈالیں۔

۱۳۴۹: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن المنازل سے احرام باندھا کریں۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھ لیا کریں۔

۱۳۵۰: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

باب: ملک شام کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ يُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ

۲۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم کو کس جگہ سے احرام کے باندھ لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ یہ بھی بیان کرتے

يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کو یلملم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا ہے۔

۱۳۵۱: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ مِصْرَ

باب: مصر کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اَفْلَحَ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ذوالحلیفہ' اور ملک شام اور مصر والوں کیلئے جحفہ اور عراق کے لوگوں کے لئے ذات عرق اور یمن کے لوگوں کے لئے یلملم میقات مقرر فرمایا۔

۱۳۵۲: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن والوں کے میقات

۲۶۵۸: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَاحِبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ.

۲۶۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے مقام ذوالحلیفہ اور ملک شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کیلئے قرن اور یمن والوں کیلئے یلملم میقات مقرر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ان لوگوں کیلئے بھی حج کا میقات مقرر ہے جو کہ یہاں پر رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی میقات ہے جو کہ یہاں سے گذریں اور جو اس جگہ کے رہنے والے نہ ہوں ان کیلئے بھی میقات مقرر ہے۔ پھر جو لوگ ان میقاتوں اور مکہ کے درمیان رہائش رکھتے ہوں ان کا میقات وہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں۔ یہاں تک کہ مکہ والوں کا میقات مکہ ہے۔

۱۳۵۳: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ نَجْدٍ

باب: نجد والوں کے میقات

۲۶۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھ لیا کریں۔ پھر مجھ کو بتلایا گیا لیکن میں نے نہیں سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو یلملم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۵۴: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

۲۶۶۰: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْمُعَافٰی عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَ مِصْرَ الْجُحْفَةَ وَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

باب: اہلِ عراق کا میقات

۲۶۶۰: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر فرمایا پھر اہل مصر کا جحفہ اور اہل عراق کا ذاتِ عرق اور نجد والوں کا قرن اور یمن کے لوگوں کا میقات یلملم مقرر کیا۔

۱۳۵۵: باب مَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ

۲۶۶۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَا حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلَ مَكَّةَ۔

۲۶۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمِنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

باب: میقات کے اندر جو لوگ رہتے ہوں ان سے متعلق

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے جس وقت حج کے میقات مقرر فرمائے تو آپؐ نے مدینہ منورہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور شام کے لوگوں کے لئے جحفہ اور نجد کے لوگوں کے لئے قرن اور یمن کے لوگوں کیلئے یلملم میقات مقرر فرمایا پھر فرمایا: یہ ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو کہ انکے پاس گذرتے ہیں اور وہ وہاں نہیں رہتے۔ لیکن حج یا عمرے کی نیت سے وہاں پہنچے ہوں پھر جو لوگ انکے اندر میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان رہتے ہوں ان کا میقات وہ ہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو اور شام والوں کے لئے جحفہ کو اور یمن والوں کے لئے یلملم کو اور نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا اور جو یہاں رہتے ہوں یا آئیں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور مکہ مکرمہ کے رہائشی مکہ سے احرام باندھ کر آئیں۔

۱۳۵۶: باب التَّعْرِیْسُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ

باب: مقام ذوالحلیفہ میں رات میں رہنا

۲۶۶۳: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذِی الْحُلَیْفَةِ بِبَیْدَاءَ وَصَلّٰی فِیْ مَسْجِدِهَا.

۲۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء کے مقام پر ذوالحلیفہ میں رات گذاری اور وہاں کی مسجد میں انہوں نے نماز ادا فرمائی۔

۲۶۶۴: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُوَیْدٍ عَنْ زُهَیْرٍ عَنْ مُوْسَی ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ وَهُوَ فِی الْمُعَرَّسِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ اُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

۲۶۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت معرس یعنی ذوالحلیفہ کے نزدیک ٹھہرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک وادی میں ہیں۔

۲۶۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِیْ بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَصَلّٰی بِهَا.

۲۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بطحا میں جو کہ ذوالحلیفہ میں ہے اونٹ بٹھلایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۳۵۷: باب الْبَیْدَاءِ

باب: بیداء کے متعلق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْبَیْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَ صَعِدَ جَبَلَ الْبَیْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ.

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر مقام بیداء پر ادا فرمائی پھر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے پہاڑ کے اُوپر چڑھ گئے اور حج اور عمرہ کے لئے نماز ظہر ادا فرمانے کے بعد لبیک کہا۔

۱۳۵۸: باب الْغُسْلُ لِلْاِهْلَالِ

باب: احرام باندھنے کے لئے غسل سے متعلق

۲۶۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّهَا وَلَدَتْ

۲۶۶۷: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے بیداء کے مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ صاحبزادہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی

مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ بِالْبَیْدَاءِ فَذَکَرَ اَبُوْبَکْرٍ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتُهِلَّ.

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے کہہ دو کہ وہ غسل کر لیں اور لبیک کہیں۔

۲۶۶۸: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ النَّسَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یُّحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ حَاجًّا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهٗ امْرَاَتُهٗ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةُ فَلَمَّا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ النَّبِیَّ فَاَخْبَرَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا یَصْنَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ.

۲۶۶۸: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس بھی تھیں جس وقت وہ لوگ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو حکم دو کہ غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لیں اور حج کی نیت کر لیں پھر حج بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام کام کریں جو کہ دوسرے لوگ کرتے ہیں۔

۱۳۵۹: باب غُسْلِ الْمُحْرِمِ

باب: محرم کے غسل سے متعلق

۲۶۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا یَغْسِلُ رَاْسَهٗ فَاَرْسَلَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ بَیْنَ قَرْنَیِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُکَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْاَیُّوْبَ یَدَهٗ عَلَی الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰی بَدَا رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّکَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ

۲۶۶۹: حضرت عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مسعود بن مخزمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مقام ابواء پر اختلاف ہو گیا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جو کوئی احرام باندھ چکا ہو تو وہ سر دھو سکتا ہے جبکہ مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ وہ سر نہیں دھو سکتا۔ اس بات پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کی آڑ میں غسل فرما رہے تھے۔ میں نے ان کو السلام علیکم کہا اور بتلایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ کو آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے واسطے بھیجا ہے کہ نبی اگر حالت احرام میں ہوتے تو کس طریقہ سے سر مبارک دھویا کرتے؟ انہوں نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اس کو سر سے نیچا کر دیا یہاں تک کہ ان کا سر مبارک دکھلائی دینے لگا تو پانی ڈالنے والے سے پانی ڈالنے کو کہا پھر اپنا سر دونوں ہاتھ سے ملایا پھر دونوں ہاتھ آگے کی

اَدْبَرَ وَ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

جانب لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے اس کے بعد فرمایا: میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (واضح رہے کہ سر کے دھونے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ اُکھڑنے پائے بلکہ اسی طرح سے اپنی جگہ قائم رہے)۔

۱۳۶۰: باب اَلنَّهْىُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوْغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِى الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں زعفران وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت کا بیان

۲۶۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِوَرْسٍ.

۲۶۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران اور ورس (یہ ایک قسم کی رنگین گھاس ہے) میں رنگ کیا ہوا کپڑا پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۲۶۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۲۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کون سے کپڑے استعمال کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص' ٹوپی' پائجامہ' پگڑی اور زعفران یا ورس میں رنگ دیا ہوا کپڑا نہ پہنے (یہی حکم جراب اور موزوں کا بھی ہے یعنی حالت احرام میں موزہ پہننا بھی ممنوع ہے)۔

۱۳۶۱: باب اَلْجُبَّةُ فِى الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں چوغہ استعمال کرنے سے متعلق

۲۶۷۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقَوْمَسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لَيْتَنِىْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعِرَّانَةِ

۲۶۷۲: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے نزول کے وقت دیکھ سکوں۔ چنانچہ ایک دفعہ جس وقت ہم لوگ مقام جعرانہ پر ٹھہر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب اشارہ فرمایا کہ آؤ میں

وَالنَّبِیُّ فِیْ قُبَّةٍ فَاَتَاهُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ اِلَی عُمَرُ اَنْ تَعَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِی الْقُبَّةَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ اَحْرَمَ فِیْ جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ قَدْ اَحْرَمَ فِیْ جُبَّةٍ اِذْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ فَجَعَلَ النَّبِیُّ یَغِطُّ لِذٰلِكَ فَسُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اَیْنَ الرَّجُلُ الَّذِیْ سَاَلَنِیْ آنِفًا فَاُتِیَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ اَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَاَمَّا الطِّیْبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَهٗ غَیْرَ نُوْحِ بْنِ حَبِیْبٍ وَلَا اَحْسِبُهٗ مَحْفُوْظًا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ.

نے اپنا سر قبہ میں داخل کیا تو ایک شخص' جبہ میں احرام باندھے ہوئے خوشبو لگا کر آیا اور اس نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جس نے جبہ پہن لیے بعد احرام باندھ لیا اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ سے (منہ مبارک سے) اس قسم کی آواز آ رہی تھی جس طریقہ سے کہ سونے کی حالت میں خراٹے کی آواز آتی ہے جس وقت وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے دریافت کیا: وہ آدمی کہاں چلا گیا کہ جس نے ابھی ابھی مجھ سے معلوم کیا تھا۔ چنانچہ لوگ اس کو لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور خوشبو دھو ڈالو۔ پھر دوسری مرتبہ احرام باندھو۔ اس جملہ کو راوی نوح بن حبیب کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے نقل نہیں کیا اور میں اس کو محفوظ نہیں خیال کرتا۔

۱۳۶۲: باب النَّهْیِ عَنْ لُبْسِ الْقَمِیْصِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے قمیص پہن لینا ممنوع ہے

۲۶۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

۲۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام میں کپڑے پہن لینے سے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص' پگڑی اور شلوار (پائجامہ) اور ٹوپیاں نہ پہنا کرو اور نہ ہی موزے پہنو۔ لیکن اگر کسی کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے پھر اس طریقہ سے زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے بھی حالت احرام میں نہ پہنو۔

۱۳۶۳: باب النَّهْیِ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ فِی الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں پائجامہ پہننا منع ہے

۲۶۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّیَابِ

۲۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ حالت احرام میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً اُخْرَى الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ لِاَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ.

فرمایا: کرتے' پگڑیاں' پائجامہ اور موزے نہیں پہنا کرو لیکن اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ پھر جس کپڑے میں زعفران یا ورس لگا ہو تم وہ بھی نہ پہنا کرو۔

۱۳۶۴: باب اَلرُّخْصَةُ فِيْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلَ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْاِزَارَ

باب: اگر تہ بند موجود نہ ہو تو اس کو پائجامہ پہن لینا درست ہے

۲۶۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْاِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ.

۲۶۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پائجامہ اس محرم کے لئے ہے کہ جس کے پاس تہ بند موجود نہ ہو اور موزے اس کے لئے ہیں جس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں۔

۲۶۷۶: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

۲۶۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو تہ بند نہ مل سکے تو وہ شخص پائجامہ پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے۔

۱۳۶۵: باب وَالنَّهْيُ عَنْ اَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ

باب: عورت کے لئے بحالت احرام (چہرہ پر) نقاب ڈالنا ممنوع ہے

۲۶۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ

۲۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص' پائجامہ' پگڑیاں' ٹوپیاں اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو اس کو موزے پہن لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ ٹخنوں سے نیچے تک ہوں پھر اس طرح کے کپڑے بھی نہ پہنا کرو کہ جن میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو اس کے علاوہ یہ کہ خواتین بحالت احرام نہ تو نقاب ڈالیں' نہ

الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

دستانے پہنیں۔

۱۳۶۶: باب اَلنَّهْىُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِى الْاِحْرَامِ

باب: بحالت احرام ٹوپی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۲۶۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

۲۶۷۸: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہی ہے۔ البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ (اور احرام والی خواتین کی بابت ذکر نہیں)۔

۲۶۷۹: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ.

۲۶۷۹: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہی ہے البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ باقی حدیث مبارکہ وہی ہے۔

۱۳۶۷: باب اَلنَّهْىُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِى الْاِحْرَامِ

باب: بحالت احرام پگڑی باندھنا ممنوع ہے

۲۶۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ

۲۶۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، پگڑی، پائجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو (اس کی

تَجِدِ النَّعْلَيْنِ مَا دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ.

اجازت ہے)۔

٢٦٨١: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ نِعَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ.

۲۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص' پگڑی' پائجامہ' ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو البتہ زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے پہن لینے کی ممانعت مذکور ہے۔

١٣٦٨: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ

باب: بحالتِ احرام موزے پہن لینے کی ممانعت

٢٦٨٢: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوْا فِي الْاِحْرَامِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ.

۲۶۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت احرام میں قمیص' پائجامہ' پگڑی' ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو۔

١٣٦٩: باب الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

باب: (محرم کے پاس) اگر جوتے موجود نہ ہوں تو موزے پہننا درست ہے

٢٦٨٣: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۲۶۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کو تہ بند نہ مل سکے تو پائجامہ پہن لے اور اگر اس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

١٣٧٠: باب قَطْعُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

باب: موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا

۲۶۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۲۶۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے تک سے کاٹ لے۔

۱۳۷۱: باب اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ

باب: عورت کے لئے بحالت احرام دستانے پہن لینا ممنوع ہے

۲۶۸۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

۲۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو احرام کی حالت میں کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص' پائجامہ (شلوار) اور جراب نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص جراب کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔ پھر تم لوگ اس قسم کا کپڑا بھی نہ پہنا کرو کہ جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو نیز خواتین نہ تو نقاب ڈالیں اور نہ وہ دستانے (حالت احرام میں) پہنا کریں۔

۱۳۷۲: باب اَلتَّلْبِيْدُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بحالت احرام بالوں کو جمانے سے متعلق

۲۶۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اُخْتِهٖ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُّ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُّ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ.

۲۶۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے بعد بھی نہیں کھولا؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بالوں کو بھی جمایا ہے اور قربانی کی تقلید بھی کی ہے' اس وجہ سے حج تک احرام نہ کھولوں گا۔

ہدی کا مفہوم اور تقلید کی تشریح:

شریعت کی اصطلاح میں ہدی اس جانور کو کہا جاتا ہے جو کہ حرم شریف میں اُجر و ثواب کی نیت سے ذبح کئے جاتے ہیں ان میں صحت' عمر وغیرہ دو ہی مطلوب ہیں جو کہ قربانی کے جانور میں ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل اردو رسالہ تاریخ قربانی اور ہدایہ

وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہیں اور حج کے زمانہ میں جو جانور ہدی کے لئے لے جائے جاتے ہیں ان کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالے جانے کو شریعت کی اصطلاح میں تقلید یعنی قلادہ پہنایا جانا کہا جاتا ہے اور اس جانور کے گلے میں یہ ہار وغیرہ اسی مقصد سے ڈالے جاتے ہیں تاکہ یہ محسوس اور ظاہر ہو سکے کہ یہ جانور ہدی کا جانور ہے اور اس کی دوران حج قربانی ہوگی۔ شروحاتِ حدیث میں اور کتب فقہ میں حج اور ہدی کے متعلق تفصیل مذکور ہے۔

۲۶۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا.

۲۶۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال جمائے ہوئے تھے اور لبیک فرما رہے تھے۔

۱۳۷۳: باب اِبَاحَةُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بوقت احرام خوشبو لگانے کی اجازت کے متعلق

۲۶۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَعِنْدَ اِحْلَالِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحِلَّ بِيَدَيَّ.

۲۶۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔ اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے کے وقت بھی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۶۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

۲۶۸۹: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام سے قبل اور احرام کے کھولنے کے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۰: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ.

۲۶۹۰: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے اور احرام کھولنے کے لئے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگائی۔

۲۶۹۱: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

۲۶۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَارَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

لگائی اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْعُمَيْرٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْلَالِهٖ وَطَيَّبْتُهٗ لِاِحْرَامِهٖ طِيْبًا لَايُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا تَعْنِيْ لَيْسَ لَهٗ بَقَاءٌ۔

۲۶۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولتے وقت خوشبو لگائی لیکن وہ تم لوگوں کی خوشبو جیسی نہیں تھی۔

۲۶۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرْمِهٖ وَحِلِّهٖ۔

۲۶۹۳: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نے نبیؐ کے کس قسم کی خوشبو لگائی تھی؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی' احرام کے باندھنے کے وقت بھی اور کھولنے کے وقت بھی۔

۲۶۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ۔

۲۶۹۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نہایت عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی۔

۲۶۹۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَااَجِدُ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ وَحِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ۔

۲۶۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت بھی خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت بھی اور طواف سے قبل بھی اپنے پاس جو خوشبو موجود تھیں ان میں سے سب سے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی۔

۲۶۹۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

۲۶۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے قبل اور قربانی کے دن' طواف بیت اللہ شریف سے قبل ایسی قسم کی خوشبو لگائی کہ جس میں مشک شامل ہوتی ہے۔

۲۶۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ يَعْنِي الْعَدَنِيَّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي الْاَزْرَقَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

۲۶۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر میں خوشبو کی مہک دیکھ رہی ہوں اور (ایسا لگ رہا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہیں اور ایک دوسری روایت ہے کہ ایسا

عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَبِيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

لگ رہا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک کی مہک محسوس کر رہی ہوں۔

۲۶۹۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرٰى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی مہک نظر آتی تھی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۱۳۷۴: بَاب مَوْضِعُ الطِّيْبِ

باب: خوشبو لگانے کی جگہ سے متعلق

۲۶۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۹۹: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ اُصُوْلِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۰: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۱: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۱: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۷۰۲: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يُهِلُّ.

۲۷۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں گویا کہ رسول کریم ﷺ کی مانگ میں میں خوشبو دیکھتی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک فرما رہے ہیں۔

۲۷۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتّٰى اَرٰى وَبِيْصَهُ فِيْ رَاْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ تَابَعَهُ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۷۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت احرام باندھنے کی نیت فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہوتی یہاں تک کہ اس کا اثر اور اس کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں نظر آتی۔

۲۷۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَاكُنْتُ اَجِدُ مِنَ الطِّيْبِ حَتّٰى اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ.

۲۷۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل میرے پاس جو عمدہ قسم کی خوشبو ہوتی ان میں سے سب سے اعلیٰ قسم کی خوشبو لگائی یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور سر مبارک میں اس کی چمک دیکھتی۔

۲۷۰۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۲۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر آتی۔

۲۷۰۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۲۷۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر آتی۔

۲۷۰۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ لَاَنْ اَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ

۲۷۰۸: حضرت منتشرؒ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ میرے نزدیک قطران کا تیل ملنا خوشبو لگانے سے کہیں بہتر ہے۔ اس حدیث کے راوی نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات عائشہؓ سے بتلائی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ ابو

يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَحُ طِيْبًا.

عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے میں تو خود آنحضرت ؐ کے خوشبو لگاتی اور پھر آپ ؐ اپنی تمام ازواجؓ کے پاس تشریف لے جاتے اور جس وقت صبح ہوتی تو آپ ﷺ سے خوشبو (کی مہک) پھوٹ رہی ہوتی۔

۲۷۰۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اَصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَحُ طِيْبًا فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا.

۲۷۰۹: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے البتہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھ لیتے۔

۱۳۷۵: باب اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے زعفران لگانا

۲۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

۲۷۱۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۱: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۲۷۱۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِيْ لِلرِّجَالِ.

۲۷۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حدیث شریف کے راوی حضرت حماد فرماتے ہیں ممانعت مذکورہ کا تعلق مردوں سے ہے۔

۱۳۷۶: باب فِي الْخَلُوْقِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم شخص کے لئے خلوق کا استعمال

۲۷۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ وَقَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا اَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ مَاكُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِيْ هٰذَا وَ اَغْسِلُهُ فَقَالَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ

۲۷۱۳: حضرت یعلی بن اُمیہؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عمرہ کیلئے احرام باندھا ہوا تھا اور سلے کپڑے پہن کر خوشبو لگا رکھی تھی چنانچہ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے عمرہ کرنے کی نیت کر رکھی ہے میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے جس طریقہ سے حج کا فریضہ انجام دیا تھا تم اسی طرح سے کرو اس نے کہا: حج کے دوران تو میں اس (خوشبو) سے پرہیز کیا کرتا تھا اور اس کو دھویا کرتا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس طریقہ

عُمْرَتِكَ.

۲۷۱۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْیَتَهٗ وَرَاْسَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰی فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِیْ عُمْرَتِكَ.

سے حج کیلئے کیا تھا اسی طریقہ سے عمرہ کیلئے بھی کرو۔

۲۷۱۴: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مقام) جعرانہ پر ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے داڑھی اور سر کو زعفران سے زرد رنگ کا بنا رکھا تھا وہ شخص عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور میری جو حالت ہے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور زردی دھوڑالو اور تم جس طریقہ سے حج میں کیا کرتے تھے تم اسی طرح سے کرو۔

۱۳۷۷: باب الْكُحْلِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے سرمہ لگانا

۲۷۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمُحْرِمِ اِذَا اشْتَكٰی رَاْسَهٗ وَعَیْنَیْهِ اَنْ یُضَمِّدَهُمَا بِصَبِرٍ.

۲۷۱۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم کی آنکھوں یا سر میں تکلیف ہو جائے تو وہ ایلوے کا لیپ کرے۔

۱۳۷۸: باب الْكَرَاهِیَةِ فِی الثِّیَابِ الْمُصْبَغَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے رنگین کپڑے استعمال کرنے کی کراہت سے متعلق

۲۷۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَّمْ یَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُحْلِلْ وَلْیَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْیَمَنِ بِهَدْیٍ وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

۲۷۱۶: حضرت جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم لوگ جابرؓ کے پاس پہنچے اور نبیؐ کے حج کے بارے میں ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جو کچھ مجھ کو اب معلوم ہو گیا اگر مجھے اس سے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں عمرہ کرتا۔ اس وجہ سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور (یعنی ہدی نہ ہو) وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول ڈالے۔ اسی وجہ سے علیؓ ملک یمن سے اور مدینہ سے نبیؐ کی ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے ان حضرات نے دفعتاً فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ رنگین لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں اور

الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا وَاِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا اَسْتَفْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ اَمَرَنِيْ بِهٖ اَبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ اَنَا اَمَرْتُهَا.

سرمہ بھی لگا رکھا تھا۔علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شکایت کرنے کے مقصد سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا: یا رسول اللہؐ! فاطمہؓ نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور انہوں نے سرمہ بھی لگا رکھا ہے پھر یہ بات ہے کہ وہ یہ بھی فرما رہی ہیں کہ مجھ کو میرے والد ماجد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس طرح کا حکم فرمایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ بات درست ہے وہ سچ کہہ رہی ہیں میں نے ہی اس طرح کا حکم دیا تھا۔

۱۳۷۹: باب تَخْمِيْرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ

باب: محرم کا سر اور چہرہ ڈھانکنے سے متعلق

۲۷۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَ يُكَفَّنُ فِيْ ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۷۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی اونٹ سے نیچے گر گیا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں ہی غسل دو نیز اس کا چہرہ اور سر ننگے رکھو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اس طریقہ سے لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۲۷۱۸: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ يَعْنِي الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثِيَابِهٖ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۷۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا انتقال ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اس کو کفن دو پھر اس کا چہرہ اور سر ڈھانک دو اس لیے کہ قیامت کے روز یہ شخص لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۳۸۰: باب اِفْرَادُ الْحَجِّ

باب: حج اِفراد کا بیان

۲۷۱۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۷۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے احرام باندھا۔

۲۷۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ.

۲۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صرف حج کے لئے احرام باندھا (یعنی حج اِفراد کے لئے)۔

۲۷۲۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِی الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ.

۲۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم لوگ ماہ ذوالحجہ سے کچھ دن قبل رسول کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے) جو کوئی حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص حج کا اور جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص عمرہ کا احرام باندھے۔

۲۷۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّبَرَانِیُّ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِی مَنْصُوْرٌ وَّ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَرٰی اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ.

۲۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تو میرے خیال کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی ہی نیت فرمائی تھی۔

۱۳۸۱: باب اَلْقِرَانُ

باب: حج قران سے متعلق

۲۷۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَیَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِیْ يُقَالُ لَهٗ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِیْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّیْ وَجَدْتُّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ

۲۷۲۳: حضرت ابووائلؓ فرماتے ہیں: الصبی بن معبد کا بیان ہے کہ میں ایک عیسائی اعرابی تھا جس وقت میں نے اسلام قبول کیا تو جہاد کی بڑی خواہش اور تمنا تھی۔ لیکن مجھ کو علم ہوا کہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں واجب ہیں تو میں اپنے خاندان کے ایک شخص کے پاس پہنچا۔ اسکا نام ہریم بن عبداللہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ دونوں (حج اور عمرہ) تم ساتھ ساتھ ہی ادا کرلو اور پھر آسانی اور سہولت کے ساتھ جو تم قربانی کرسکو وہ کرو اس بات پر میں نے دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت کر لی۔ بہرحال جس وقت میں (مقام) عذیب پہنچا تو میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صرحان سے ہوئی اس وقت یہ حج اور عمرہ دونوں کیلئے لبیک کہہ رہا تھا (یعنی حج اور عمرہ میں مشغول تھا) اس بات پر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ عقل وشعور نہیں رکھتا

عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَّاهُ اِنِّيْ وَجَدْتُّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہے پھر میں عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں نے اسلام قبول کر لیا اور میرے دِل میں جہاد کی تمنا ہے چونکہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں اس واسطے میں ہدیم بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو وہ فرمانے لگے کہ دونوں ایک ساتھ ہی ادا کرلو اور پھر (اگر قربانی کا جانور مل جائے تو) قربانی کرو۔ بہرحال جس وقت ہم مقامِ عذیب پہنچ گئے تو مجھ کو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان مل گئے اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ عقل وشعور نہیں رکھتا۔ عمرؓ فرمانے لگے: تم کو نبیؐ کی سنت بتلادی گئی۔

۲۷۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ اِلاَّ قَوْلَهٗ يَا هَنَّاهُ.

۲۷۲۴: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۷۲۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهٗ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ فَاَقْبَلَ فِيْ اَوَّلِ مَاحَجَّ فَلَبّٰى بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ جَمِيْعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّيْ بِهِمَا جَمِيْعًا فَمَرَّ عَلٰى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لَاَنْتَ اَضَلُّ مِّنْ جَمَلِكَ هٰذَا فَقَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِيْ نَفْسِيْ حَتّٰى لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ قَالَ شَقِيْقٌ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اَنَا وَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهٗ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا اِلَيْهِ مِرَارًا اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ.

۲۷۲۵: ابووائل بیان کرتے ہیں کہ بنی تغلب کا ایک آدمی جسے صبی بن معبد کہا جاتا تھا' نصرانیت چھوڑ کر مسلمان ہو گیا تو جب وہ اپنا پہلا حج کرنے آیا تو اس نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا اور دونوں کی تلبیہ کہتا رہا۔ دریں اثناء اس کا گزر سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا تو اپنے اس اونٹ سے بھی زیادہ بے شعور ہے۔ صبی کہتا ہے یہ بات میرے دِل میں کھٹکتی رہی یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تیرا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہے۔ (اس لئے تو اس کی بات کی فکر نہ کر اور اپنے آپ کو رنج میں مبتلا نہ کر اور عمل کئے چلا جا)۔

۲۷۲۶: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی وَهُوَ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِیْنِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِیًّا یُلَبِّیْ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَقَالَ اَلَمْ نَكُنْ نُنْهٰی عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُلَبِّیْ بِهِمَا جَمِیْعًا فَلَمْ اَدَعْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْلِكَ.

۲۷۲۶: مروان بن حکم نقل کرتے ہیں میں ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا تو بیان کیا کہ کیا تم کو اس کی نہیں ممانعت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں منع تو کیا گیا ہے لیکن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے اس وجہ سے میں تمہارے کہنے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ حُسَیْنٍ یُّحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَ اَنْ یَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِیٌّ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰی عَنْهَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ.

۲۷۲۷: حضرت مروان فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے متعہ حج اور عمرہ کو اکٹھا کرنے سے (یعنی قران) کی ممانعت بیان فرمائی اسی لئے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مَعًا تو یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہنے کو ممنوع قرار دیا ہے اور تم وہی کام کر رہے ہو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

۲۷۲۸: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۷۲۹: اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِیْنَ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِیٌّ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا

۲۷۲۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو میں اس وقت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے کونسی شے کی نیت کی ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کی نیت کی ہے میں نے بھی اسی طریقہ سے نیت کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں تو قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور قران کی نیت کی ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو پہلے اس بات کا علم حاصل ہو جاتا جو کہ اس وقت حاصل ہوا ہے تو میں بھی اسی طریقہ سے کرتا۔ جس طریقہ سے کہ تم لوگوں نے کیا

فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْىَ وَ قَرَنْتُ.

ہے لیکن میں تو قربانی اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قران (حج وعمرہ) کی نیت کی ہے اس وجہ سے میں احرام نہیں کھول سکتا۔

۲۷۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُوْلُ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّنْهٰى عَنْهَا وَقَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيْمِهٖ.

۲۷۳۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اور اس سے منع کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور نہ ہی قرآن مجید میں اس کی حرمت سے متعلق کوئی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۷۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ قَالَ فِيْهِمَا رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ.

۲۷۳۱: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اس کے بعد نہ تو قرآن مجید میں اس کے بارے میں کسی قسم کا کوئی حکم نازل ہوا اور نہ ہی آپ نے اس کی ممانعت ارشاد فرمائی چنانچہ ان کے بارے میں ایک آدمی نے اپنے خیال کے موافق عمل کیا۔

۲۷۳۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ هٰذَا اَحَدُهُمْ لَابَاْسَ بِهٖ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْخٌ يَرْوِيْ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يَرْوِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنُ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

۲۷۳۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج) تمتع کیا۔

۲۷۳۳: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيٰى وَعَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيْلُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ اَنَسٍ سَمِعُوْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۲۷۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا

(یعنی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک فرماتے)۔

اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَةً وَّحَجًّا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا.

۲۷۳۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُلَبِّیْ بِهِمَا.

۲۷۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں کے لئے لبیک فرماتے ہوئے سنا۔

۲۷۳۵: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ قَالَ اَنْبَاَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُلَبِّیْ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِیْعًا فَحَدَّثْتُ بِذَالِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَهٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عُمْرَةً وَّحَجًّا مَعًا.

۲۷۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا جس وقت میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتلائی تو فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے لبیک فرمایا تھا۔ حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتلایا تو فرمانے لگے: کیا تم ہم کو بچے خیال کرتے ہو۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے: لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا مَعًا.

یاد رکھئے!

عندالاحناف قران تمتع سے افضل ہے اور مکی نیز داخل میقات رہنے والے کو اور جو شخص قبل اشہر حج مکہ میں مقیم ہو اس کے لئے قران جائز نہیں۔

قران کا طریقہ:

اشہر حج میں احرام باندھنے اور دوگانہ کے بعد ہے: اللھم انی ارید الحج والعمرہ فیسیرھما لی وتقبلھما منی۔ پھر حج اور عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہے اور باقی طرز احرام وہی ہے جو عمرہ میں ہے اور اگر قبل اشہر حج احرام باندھے تو بھی کراہت تحریمی کے ساتھ قران ہو جاتا ہے۔ جب طواف کرے تو پہلے عمرے کا طواف کرے۔ رمل اور اضطباع کے ساتھ پھر سعی عمرہ کرے اور حلق نہ کرے کہ احرام حج میں ہے۔ اگر حلق کر بھی لیا تو بھی حلال نہ ہوگا اور دو دم جنایت اور دو دم احرام کے دینے واجب ہوں گے اور بعد سعی عمرہ کے پھر اک طواف قدوم رمل اور اضطباع کے ساتھ کر کے سعی کرے اور قارن کو سعی طواف قدوم کے ساتھ کر لینا افضل ہے۔ خلاف مفرد کے اور اگر سعی بعد طواف زیارت کے منظور ہو تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباغ نہ کرے و رباقی سب مسائل کتب فقہ سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ (جامی)

۱۳۸۲: باب التَّمَتُّعُ

باب: حج تمتع کے متعلق احادیث

۲۷۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَكِ

۲۷۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: نبیؐ نے حجۃ الوداع میں تمتع

الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْىَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْىَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ ثُمَّ لِيُهْدِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ فَصَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْىَ مِنَ النَّاسِ.

فرمایا۔ اس وجہ سے آپ ؐ نے پہلے عمرہ اور پھر حج ادا فرمایا اور آپ ؐ حج میں قربانی کیلئے جانور اپنے ہمراہ ذوالحلیفہ لے گئے پھر آپ ؐ نے پہلے عمرہ کرنے کیلئے احرام باندھا اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے احرام باندھا۔ اس طریقہ سے دوسرے لوگوں نے بھی آپ ؐ کے ہمراہ تمتع کیا۔ اس وجہ سے چند حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے گئے اور بعض حضرات نے قربانی نہیں کی جس وقت رسول کریم ؐ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو لوگ قربانی کا جانور ہمراہ لائے ہیں وہ حج سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولیں اور ان کے لئے جو اشیاء حرام ہوگئی تھیں وہ حج سے فراغت تک حرام ہی رہیں گی لیکن جو حضرات (ہدی) قربانی کا جانور ہمراہ لے کر نہیں آئے ان کو چاہئے کہ وہ حضرات خانہ کعبہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ اور حلق کرانے کے بعد احرام کھول دیں اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے دوسری مرتبہ احرام باندھ لیں اور قربانی کر لیں اور جس کسی کو قربانی کرنے کا موقعہ نہ مل سکے تو اس کو چاہئے کہ وہ تین روز ایام حج میں اور سات روز مکان واپس ہونے کے بعد روزے رکھ لے۔ پھر نبی ؐ جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور آپ ؐ نے خانہ کعبہ کا طواف فرمایا تو آپ ؐ نے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے بعد تین طواف میں تیزی کے ساتھ چلے اور چار طواف میں اپنی عادت مبارکہ کے مطابق چلے۔ پھر جس وقت آپ ؐ طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو گئے تو آپ ؐ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا فرمائیں اور آپ ؐ سلام پھیرنے کے بعد صفا کی جانب روانہ ہو گئے اسکے بعد آپ ؐ نے کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور سات طواف فرمائے پھر حج ہونے تک آپ ؐ حالت احرام میں ہی رہے اس وجہ سے آپ ؐ نے (ذوالحجہ کی) دسویں تاریخ کو قربانی فرمائی پھر آپ ؐ مکہ واپس تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد آپ ؐ نے احرام کھول دیا اس وجہ سے جو حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے انہوں نے بھی نبی ؐ کے عمل مبارک کے مطابق ہی عمل فرمایا۔

۲۷۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى.

۲۷۳۷: حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما نے حج کا فریضہ انجام دیا تو راستہ ہی میں عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جس وقت تم لوگ دیکھو کہ وہ روانہ ہو گئے ہیں تو تم اس وقت روانہ ہو جانا۔ اسی طریقہ سے علی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے عمرہ کرنے کی نیت فرمائی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہ فرمایا۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تمتع کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں انہوں نے جواب میں فرمایا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر فرمایا: جی ہاں۔

۲۷۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ.

۲۷۳۸: حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا تمتع کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا چنانچہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حج تمتع تو وہ ہی شخص کر سکتا ہے جو کہ حکم خداوندی سے جاہل ہو۔ اس پر حضرت سعدؓ نے فرمایا: اے میرے بھائی کے صاحبزادے! تم نے ایک غلط بات کہہ ڈالی' ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اس بات پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریمؐ نے بھی تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپؐ کے ہمراہ اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۲۷۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا

۲۷۳۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا تمتع کے جائز ہونے کا فتویٰ تھا ایک دن ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: آپؐ اپنے بعض فتویٰ اس وقت تک نہ صادر کریں کہ جس وقت تک آپؐ کی امیر المومنین سے ملاقات نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ آپؐ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا حکم فرمایا ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اس بات پر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا ہے لیکن مجھ کو یہ

مُعَرِّسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُسُهُمْ.

بات پسندیدہ نہیں محسوس ہوئی کہ لوگ اراک کے نزدیک اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کریں اور صبح صبح حج کرنے کے لئے روانہ ہوں تو ان کے سروں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

۲۷۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ.

۲۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم میں تم کو حج تمتع کرنے سے ممانعت کرتا ہوں جبکہ اس سے متعلق حکم قرآن مجید میں بھی مذکور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج تمتع فرمایا ہے۔

۲۷۴۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَايَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ.

۲۷۴۱: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہے کہ میں نے (مقام) مروہ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کو کترا تھا؟ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق کیا تھا) انہوں نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمتع کی ممانعت بیان فرماتے ہیں حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا تھا۔

۲۷۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ وَغَسَلَتْ رَاْسِيْ فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ اِمَارَةِ عُمَرَ وَاِنِّيْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْجَاءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ

۲۷۴۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مقام بطحا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم نے کس شے کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جس شے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے ہو؟ اس پر میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بیت اللہ شریف اور کوہ صفا اور مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: میں نے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد اپنی ایک خاتون کے نزدیک آیا تو اس نے میرے سر میں کنگھا کیا اور سر کو دھویا۔ اس لیے میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں اسی بات کا فتویٰ دیتا رہا حتی کہ ایک حج

اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ قُلْتُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاهُ بِشَیْءٍ فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فَائْتَمُّوْا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَحْدَثْتَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ قَالَ اِنْ تَاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ تَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِیِّنَا فَاِنَّ نَبِیَّنَا ﷺ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْهَدْیَ.

کے وقت میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ بیان کرنے لگا کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد حج کے بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کا عمل قرآن مجید پر ہے تو حکم یہی ہے کہ حج اور عمرہ کو رضاء الٰہی کے لئے انجام دو اور اگر رسول کریم ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق ہمارا عمل ہے تو آپ ﷺ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا؟

حج اور عمرہ جمع کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکور آیت کریمہ: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کی تشریح کے سلسلہ میں بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ حج اور عمرہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ انجام دو اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ ''قربان کرنے تک'' کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قران کیا ہے اور احناف کے نزدیک قران ہی افضل ہے۔

۲۷۴۳: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهٗ قَالَ فِیْهَا قَائِلٌ بِرَاْیِهٖ.

۲۷۴۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے۔ لیکن ایک آدمی نے اس سلسلہ میں (اپنے خیال کے مطابق عمل کیا ہے) اپنی رائے کے مطابق بیان کیا۔

۱۳۸۳: باب تَرْکُ التَّسْمِیَةِ عِنْدَ الْاِهْلَالِ

باب: لبیک کہنے کے وقت حج یا عمرہ کے نام نہ لینے کے بارے میں

۲۷۴۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِی النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ حَاجٍّ هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِیْنَةَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ کُلُّهُمْ یَلْتَمِسُ اَنْ یَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ

۲۷۴۴: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے حج نبوی سے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے نقل فرمایا کہ رسول کریمؐ نے مدینہ منورہ میں نو حج پورے فرمائے اور اس کے بعد دسویں مرتبہ یہ اعلان کیا گیا کہ رسول کریمؐ اس سال حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ اس بات پر مدینہ منورہ میں کافی لوگ جمع ہو گئے اور ان تمام ہی حضرات کا یہ خیال تھا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ فَخَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِّنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِّنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ.

کہ آنحضرتؐ کی تقلید میں حج کریں اوراس طریقہ سے حج کریں کہ جس طریقہ سے آپؐ حج کریں۔اس وجہ سے جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے مکمل ہونے میں صرف پانچ روز باقی رہ گئے۔تو رسول کریمؐ روانہ ہوئے ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے' جابرؓ فرماتے ہیں: ہم لوگوں کے درمیان رسول کریمؐ تشریف فرما تھے اور آپؐ کی ذات گرامی پر نزولِ قرآن ہوتا تھا اور آپؐ قرآن کی تفسیر اوراسکے مفہوم سے بخوبی واقف تھے۔اس لیے جس طریقہ سے آپؐ عمل فرماتے تھے اسی طریقہ سے ہم لوگ بھی عمل کیا کرتے تھے۔اسکے علاوہ جس وقت ہم لوگ روانہ ہوئے تو صرف حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے۔

۲۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ اَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ.

۲۷۴۵: حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں: ہم لوگ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہو گئے تھے کہ جس وقت ہم لوگ مقام سرف آئے تو مجھ کو (اچانک) حیض آنا شروع ہوگیا۔اس واسطے جس وقت نبیؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی۔آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہوگیا ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اس وجہ سے تم وہ سب کام انجام دو جو کام بحالت احرام دوسرے لوگ انجام دیتے ہیں لیکن تم (ایسی حالت میں) خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔

۱۳۸۴: باب اَلْحَجُّ بِغَيْرِ نِيَّةٍ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

باب: دوسرے کسی شخص کی نیت کے موافق حج کرنے سے متعلق

۲۷۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ

۲۷۴۶: حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں: میں ملک یمن سے واپس آیا تو (دیکھا کہ) آنحضرتؐ مقام بطحاء میں اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے کہ جس جگہ آپؐ نے فریضہ حج انجام دیا تھا۔آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا: کس طریقہ سے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس طریقہ سے نیت کی تھی: میں بالکل اسی طرح کی نیت کرتا ہوں کہ

كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً فَفَلَتْ رَاْسِيْ فَجَعَلْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَّا اَبَا مُوْسٰى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوْا بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ.

جس طریقہ کی نیت رسول کریمؐ نے فرمائی تھی۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم طواف کرو اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ بہر حال میں نے حکم کے مطابق اس طریقہ سے عمل کیا اور پھر میں ایک خاتون کے پاس پہنچا اس نے میرے سر کی جوئیں نکال دیں پھر میں عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت تک اسی طریقہ سے لوگوں کو فتویٰ دیتا رہا کہ ایک روز ایک آدمی نے کہا: اے ابوموسیٰ! تم اس طرح کا فتویٰ دینا ترک کر دو اس لئے کہ تم کو علم نہیں کہ تمہارے بعد میں امیر المؤمنینؓ نے حج کے بارے میں نیا حکم جاری فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نے جس کو فتویٰ بتلایا ہو تو وہ شخص اس پر عمل نہ کرے اسلئے کہ امیر المؤمنینؓ خود تشریف لانے والے ہیں۔ تم ان ہی کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔ بہر حال عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم لوگ قرآن پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہم کو دونوں (حج اور عمرہ کو) پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور اگر ہم لوگ سنت رسولؐ پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو نبیؐ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا۔

۲۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ.

۲۷۴۷: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ جابرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے نبیؐ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: علیؓ ملک یمن سے اپنی قربانی کرنے کیلئے جانور (ہدی) لے کر آئے تھے اور نبیؐ مدینہ منورہ سے آپؐ نے علیؓ سے دریافت کیا کہ تم نے کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے اس طریقہ سے کہا ہے کہ اے اللہ! میں بھی اس شے کی نیت کرتا ہوں کہ جس شے کی نبیؐ نے نیت فرمائی ہے اور میں اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پھر احرام نہیں کھولتا۔

۲۷۴۸: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا اَهْلَلْتَ يَاعَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ

۲۷۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے اپنے کام سے فراغت کے بعد واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس شے کی رسول کریمؐ نے نیت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم قربانی کرلو اور

وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى عَلِيٌّ لَهٗ هَدْيًا.

تم اسی طریقہ سے حالت احرام میں رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی قربانی کا جانور ہمراہ لے کر آئے تھے۔

۲۷۴۹: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَاَصَبْتُ مَعَهٗ اَوَاقِیَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ وَجَدْتُّ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوْحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهٗ فَقَالَتْ لِیْ مَالَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاَحَلُّوْا قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ.

۲۷۴۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس وقت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جس وقت کہ رسول کریمؐ نے ان کو ملک یمن کا امیر متعین فرمایا میں نے ان کے ساتھ چند اوقیہ کی آمدن کی۔ اس کے بعد جس وقت علی رضی اللہ عنہ نبیؐ کی خدمت میں واپس تشریف لائے تو فرماتے ہیں: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے پورے مکان میں خوشبو کر رکھی ہے جس وقت میں نے ان سے کہا کہ تم نے غلط بات کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا ہے تو آپؐ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اسی طرح کی نیت کی ہے کہ جو نیت رسول کریمؐ نے کی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا: تم نے کس طرح سے نیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپؐ نے نیت فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تو ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قران کی نیت کی ہے۔

۱۳۸۵: باب اِذَا اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

باب: اگر عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو تو وہ ساتھ میں حج کر سکتا ہے؟

۲۷۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاَنَا اَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلاَّ

۲۷۵۰: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سال حجاج بن یوسف، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے لئے پہنچا تو اس سال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ ان کو بتلایا گیا کہ وہاں تو لڑائی شروع ہونے والی ہے اور مجھ کو خدشہ ہے کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع نہ کر دیں وہ لوگ کہنے لگے کہ رسول کریمؐ کی تقلید کرنا زیادہ بہتر ہے اس وجہ سے میں وہ ہی کام کروں گا جو کہ آپؐ کرتے تھے (یعنی میں تو پوری طرح سے آپؐ کی اتباع کروں گا) اور میں تم کو گواہ مقرر کرتا ہوں کہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ کرنا لازم کیا ہے اور

وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِي وَاَهْدٰى هَدْيًا إِشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پھر وہ وہاں سے نکل گئے اور مقام بیداء پہنچ گئے تو فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تو دونوں چیزیں اپنے ذمہ لازم لازم کر لی ہیں اور میں نے ساتھ ہی ساتھ ایک قربانی کا جانور (اپنے ذمہ لازم کرلیا ہے) منتخب کرلیا ہے اور ساتھ لے کر روانہ ہو گئے جو کہ انہوں نے مقام قدید سے خریدا پھر دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفاء اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ اس سے زیادہ نہیں کیا نہ تو آپ نے قربانی فرمائی اور نہ ہی بال منڈائے۔ نہ بال کتروائے اور نہ احرام کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن' پہلے قربانی کی اور سر کے بال منڈوائے (یعنی حلق کرایا) اور خیال ظاہر فرمایا کہ طواف اول سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا: رسول کریمؐ نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۱۳۸۶: باب كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

باب: کیفیت تلبیہ سے متعلق احادیث

۲۷۵۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

۲۷۵۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو اس طریقہ سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ...... یعنی ''اے اللہ عزوجل میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تمام قسم کی تعریف اور تمام قسم کی نعمتیں تیرے ہی واسطے ہیں اور شہنشاہیت بھی تیری ہی قائم ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے'' اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمانے کے بعد' اپنے اونٹ کو کھڑا کرتے اور ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک ہی مذکورہ بالا کلمات فرماتے۔

۲۷۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا وَاَبَا بَكْرٍ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ

۲۷۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا:

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

۲۷۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

۲۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے لبیک پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

۲۷۵۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اس طریقہ سے تھا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرماتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ...... یعنی میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میری نیک بختی' تیری فرمانبرداری میں ہے اور تمام کی تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے رغبت بھی تیری ہی طرف سے ہے اور عمل بھی تیرے ہی واسطے ہے۔

۲۷۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

۲۷۵۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ'......۔

۲۷۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ هٰذَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ اِلَّا عَبْدَالْعَزِيْزِ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْهُ مُرْسَلًا.

۲۷۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے تلبیہ کہتے تھے: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ عبدالعزیز کے علاوہ بھی کسی دوسرے راوی نے حضرت عبداللہ بن فضل سے متصل سند کے ساتھ روایت نقل کی ہو۔ اسمٰعیل بن امیہ نے اس کو ان سے ہی مرسلاً نقل اور روایت فرمایا ہے۔

۱۳۸۷: باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

باب: تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنا

۲۷۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا

۲۷۵۷: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَآءَ نِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ.

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک روز حضرت جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرما دیں کہ وہ حضرات (تلبیہ) لبیک اُونچی آواز سے پڑھا کریں۔

۱۳۸۸: باب الْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ

باب: وقت تلبیہ

۲۷۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ.

۲۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد تلبیہ پڑھا۔

۲۷۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَآءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَآءِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ.

۲۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مقام بیداء پر نماز ظہر ادا فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ سوار ہوئے اور آپ ﷺ بیداء کے پہاڑ پر چڑھنے کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ پڑھا یعنی آپ ﷺ نماز ظہر سے فارغ ہو گئے تھے۔

۲۷۶۰: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَآءَ.

۲۷۶۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے حج نبوی کے بارے میں روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچے اور آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ جس وقت مقام بیداء پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے لبیک کہنا شروع کیا۔

۲۷۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ مَّسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۷۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: تم لوگوں کا یہی (مقام) بیداء ہے کہ جس کے بارے میں تم لوگ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھتے تھے (یعنی آپ ﷺ کی جانب غلط بات منسوب کرتے تھے) آپ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنے کا آغاز فرمایا تھا۔

۲۷۶۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي

۲۷۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ ایک اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد جس وقت وہ اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک پڑھتے۔

الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِیْ بِهٖ قَائِمَةً.

۲۷۶۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ح وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

۲۷۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ دوران حج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑتے یعنی لبیک کہتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی۔

۲۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ اِسْحٰقَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ وَانْبَعَثَتْ.

۲۷۶۴: حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس وقت اور اس کیفیت میں تلبیہ پڑھتے کہ جس وقت آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر کھڑی ہوتی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ بھی اسی وقت تلبیہ پڑھتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی ہوتی اور روانہ ہوتی۔

۱۳۸۹: باب اِهْلَالُ النُّفَسَاءِ

باب: جس خاتون کو نفاس جاری ہو وہ کس طریقہ سے لبیک پڑھے؟

۲۷۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ يَقْدِرُ اَنْ يَّاْتِیَ رَاكِبًا اَوْ رَاجِلًا اِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوْا مَعَهٗ حَتّٰى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ ثُمَّ اَهِلِّیْ فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ.

۲۷۶۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے نو سال تک حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول کریم ﷺ اس سال حج ادا فرمائیں گے۔ اس وجہ سے جس آدمی میں بھی سوار ہونے یا پیدل چلنے کی طاقت تھی وہ شخص لازمی طور سے حاضر ہوا اور لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مشغول ہو گئے جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی اور رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کرایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ غسل کرو اور ایک کپڑا رکھ کر لبیک لبیک کہو اس کے بعد انہوں نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا (زیر نظر حدیث دراصل طویل حدیث کا خلاصہ ہے)۔

۲۷۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفَسَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ تَسْاَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتُهِلَّ.

۲۷۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا کہ اب کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کر کے کپڑا باندھنے اور تلبیہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۹۰: باب فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيْضُ وَ تَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

باب: اگر کسی خاتون نے عمرہ ادا کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا اور اس کو حیض کا سلسلہ شروع ہو جائے جس کی وجہ سے حج فوت ہونے کا اندیشہ ہو جائے؟

۲۷۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مُهِلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَاَقْبَلَتْ عَآئِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيْبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ اَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِيْ فَقَالَ مَا شَاْنُكِ فَقَالَتْ شَاْنِيْ اَنِّيْ قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اُحْلِلْ وَ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْحَجِّ الْاٰنَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى اِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ

۲۷۶۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی کریمؐ کے ہمراہ صرف فریضہ حج ادا کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس وقت عائشہؓ عمرہ کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتی ہوئی پہنچ رہی تھیں جس وقت ہم لوگ مقام سرف آ گئے تو ان کو حیض کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر آپؐ نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا: جو شخص اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں لایا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے۔ اس پر ہم نے دریافت کیا کہ ہمارے واسطے کون کون سے کام حلال ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک چیز حلال اور جائز ہو جائے گی اس کے بعد ہم لوگوں نے اپنی بیویوں سے ہم بستری بھی کی اور خوشبو کا بھی استعمال کیا اور کپڑے بھی تبدیل کئے جبکہ عرفات کے روز تک صرف چار رات باقی رہی تھیں۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ لیا۔ جس وقت رسول کریمؐ عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے اور لوگوں نے تو احرام بھی کھول ڈالا ہے اور میں نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کر سکی ہوں اور نہ ہی میں نے

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ اَنِّيْ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

احرام کھولا ہے پھر اب اس وقت لوگ حج کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ اس پر آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: یہ تو (یعنی عورت کے لئے حیض) ایک ایسی شے ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے تم لوگ یہ کرو کہ غسل کرنے کے بعد تم حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھو۔ چنانچہ عائشہؓ نے اسی طریقہ سے کیا اور انہوں نے دوران حج تمام ہی مقامات پر قیام فرمایا۔ پھر وہ جس وقت پاک ہوگئیں (یعنی حیض آنا بند ہوگیا اور غسل بھی فرما لیا) تو انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ (پہاڑوں) کے درمیان سعی کی پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم حج اور عمرہ دونوں سے اب حلال ہوگئی ہو۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے قلب میں یہ خیال آتا ہے کہ میں نے تو حج سے قبل کسی قسم کا طواف نہیں کیا (تو ایسی صورت میں میرا عمرہ کس طریقہ سے ادا ہوا ہوگا؟) اس بات پر آپ ؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن تم ان کو لے کر مقامِ تنعیم چلے جاؤ اور عمرہ کرنے کی نیت کرا کے لاؤ۔ یہ واقعہ ایام تشریق کے بعد لیلۃ الحصبہ کا واقعہ ہے۔

۲۷۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ

۲۷۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم لوگ رسول کریمؐ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو ہم نے عمرہ کرنے کی نیت کی۔ پھر آپ ؐ نے فرمایا: جو شخص قربانی ہمراہ لے کر جا رہا ہے تو وہ شخص عمرہ اور حج کی نیت کرے اور اس شخص کو چاہیے کہ وہ دونوں کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد تک احرام نہ کھولے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں جس وقت مکہ مکرمہ آئی تو مجھ کو حیض آنا شروع ہوگیا۔ جس کی وجہ سے میں خانہ کعبہ شریف کا اور کوہ صفا و مروہ کی کوشش نہ کر سکی۔ اس حیض اور ماہواری کے شروع ہونے کے بارے میں جس وقت میں نے رسول کریمؐ کے سامنے عرض کیا تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم سر کے بال کھول ڈالو اور تم کنگھا کرلو اور تم حج کی نیت کرو اور عمرہ چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا۔ چنانچہ میں جس وقت حج سے فارغ ہو چکی تو آنحضرتؐ نے مجھ کو

اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهٖ مَکَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ہمراہ مقام تنعیم بھیج دیا پھر میں نے عمرہ کیا تو رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے پھر جن لوگوں نے صرف عمرہ کرنے کی نیت کی تھی انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف اور سعی کی اور وہ لوگ حلال ہو گئے اور جس وقت منیٰ سے واپس پہنچے تو ایک اور طواف کیا۔ یعنی ان حضرات نے حج اور عمرہ کی نیت کی تھی انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

۱۳۹۱: باب الْاِشْتِرَاطُ فِی الْحَجِّ

باب: حج میں مشروط نیت کرنا

۲۷۶۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ وَعِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۷۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشروط احرام باندھنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے اس طریقہ سے عمل کیا۔

۱۳۹۲: باب کَیْفَ یَقُوْلُ اِذَا اشْتَرَطَ

باب: شرط لگاتے وقت کس طرح کہا جائے؟

۲۷۷۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ الرَّجُلِ یَحُجُّ یَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَیْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهٗ حَدِیْثَهٗ یَعْنِیْ عِکْرِمَةَ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَتَتِ النَّبِیَّ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَکَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ وَمَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ فَاِنَّ لَكِ عَلٰی رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَیْتِ۔

۲۷۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر بنت عبدالمطلب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنے کا ارادہ کرنا چاہتی ہوں میں نیت کس طریقہ سے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طریقہ سے پڑھو: لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ...... یعنی اے اللہ! میں حاضر ہوں میرا احرام وہیں تک ہے کہ جس جگہ تو مجھ کو نہ روک دے (یعنی ماہواری وغیرہ آنے کی وجہ سے) اس وجہ سے کہ جو شے تم نے مستثنیٰ کی ہے وہ تم لوگوں کے پروردگار کی وجہ سے ہے۔

۲۷۷۱: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤُسًا وَّعِکْرِمَةَ یُخْبِرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَیْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۲۷۷۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ضباعہ بنت حضرت زبیرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں ایک بیمار خاتون ہوں اور میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَۃٌ ثَقِیْلَۃٌ وَ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اُھِلَّ قَالَ اَھِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ.

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور تم اس شرط کے ساتھ نیت کر لو کہ میرا احرام اس جگہ تک ہے کہ جس جگہ تک تو مجھ کو منع کرے۔

۲۷۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَآئِشَۃَ وَعَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی ضُبَاعَۃَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ شَاکِیَۃٌ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَھَا النَّبِیُّ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اِنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ قَالَ اِسْحٰقُ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ کِلَاھُمَا عَنْ عَآئِشَۃَ ھِشَامٌ وَالزُّھْرِیُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ غَیْرَ مَعْمَرٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ.

۲۷۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بیمار خاتون ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حج کرو اور تم اس طریقہ سے حج کرنے کی نیت کر لو کہ میں وہاں پر احرام کھول دوں گی کہ جس جگہ تو نے مجھ کو روک دیا ہے۔

۱۳۹۳: باب مَا یَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ یَکُنِ اشْتَرَطَ

باب: اگر کسی نے بوقت احرام کوئی دوسرے رکن کی شرط نہ رکھی ہو اور اتفاقاً وہ حج کرنے سے رک جائے؟

۲۷۷۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُنْکِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَیَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بَالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمُرْوَۃِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَیُھْدِیْ وَیَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا.

۲۷۷۳: حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج میں مشروط نیت کو درست خیال نہیں فرماتے تھے ان کی رائے تھی کہ کیا تم لوگوں کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ طواف اور سعی کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہو جائے وہ احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے پھر قربانی دے یا اگر میسر نہ ہو تو روزے رکھے۔

۲۷۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یُنْکِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَیَقُوْلُ مَا

۲۷۷۴: حضرت سالم اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ حج میں مشروط کو جائز نہیں خیال کرتے تھے ان کا کہنا تھا کیا تمہارے واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لِيَحْلِقْ أَوْ ثُمَّ لِيُحِلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

نے مشروط نہیں لگائی تھی چنانچہ اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے حج نہ ادا کر سکے تو اسکو چاہئے کہ وہ آنے کے بعد بیت اللہ کا طواف اور سعی کرے اسکے بعد اس کو سر منڈانا (حلق کرانا) چاہئے یا بال کترواۓ اور احرام کھول دے اسکے بعد آئندہ سال حج کی قضا کرے۔

۱۳۹۴: باب إِشْعَارُ الْهَدْيِ

باب: قربانی کرنے کے لئے بھیجے گئے جانوروں کے شعار سے متعلق

۲۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ.

۲۷۷۵: حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی (یعنی قربانی کے جانور) کی تقلید کی (یعنی اس کے گلے میں ہار پہنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے لئے احرام باندھا)۔

شعار کیا ہے اور تقلید کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تقلید کا تذکرہ ہے جس کا مطلب ہے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا۔ جس سے لوگ یہ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا جانور (یعنی ہدی) ہے اور اس کا دستور دورِ جاہلیت سے چلا آ رہا تھا اس لئے کہ عرب میں عام طور سے قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری رہتا تھا لیکن قربانی کے جانور کا سب لوگ ہی احترام کرتے تھے بہرحال مذکورہ طریقہ کے علاوہ عرب میں ایک طریقہ شعار کا بھی رائج تھا جس کی یہ صورت ہوتی تھی کہ اونٹ کی دائیں جانب نیزہ سے ایک زخم لگاتے۔ چنانچہ یہ طریقہ آج بھی جمہور کے نزدیک مسنون ہے۔ لیکن شعار کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا ہے لیکن اس کی حقیقت یہ ہے کہ دراصل حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں لوگ شعار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ حالانکہ شریعت میں شعار کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ قربانی کے جانور کے ہلکا سا زخم نشان نما لگا دیا جائے جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ یہ جانور حج میں قربانی سے متعلق ہے لیکن اس زمانہ میں لوگ زخم لگانے کے ساتھ ساتھ جانور کا گوشت بھی کاٹ ڈالتے تھے جس سے جانور کو تکلیف ہونا قدرتی بات ہے

اس وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا۔ فتح الملہم شرح مسلم اور درس ترمذی از ص ۱۶۷ تا ۱۷۳۔ جلد نمبر ۳۔ اس مسئلہ کی مع حوالہ جات کافی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کیلئے مذکورہ حوالہ جات سے رجوع فرمائیں۔

۲۷۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهُ.

۲۷۷۶: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار فرمایا۔

۱۳۹۵: باب اَيُّ الشِّقَّيْنِ يُشْعِرُ

باب: کس طرف سے شعار کرنا چاہئے

۲۷۷۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَسَلَتِ الدَّمَ عَنْهَا وَاَشْعَرَهَا.

۲۷۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار دائیں طرف سے فرمایا اور اپنی انگلی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا۔

۱۳۹۶: باب سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

باب: قربانی کے جانور سے خون صاف کرنے کے بارے میں

۲۷۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ لَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِبَدَنَتِهٖ فَاُشْعِرَ فِيْ سَنَامِهَا مِنَ الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ.

۲۷۷۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریمؐ مقام ذوالحلیفہ میں تھے تو آپؐ نے اپنی قربانی کے جانور کے شعار کا حکم فرمایا چنانچہ اس جانور کے دائیں طرف کے کوہان میں شعار فرمایا گیا۔ اسکے بعد آپؐ نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس جانور کے گلے میں دو جوتے لٹکائے پھر جس وقت آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپؐ نے تلبیہ پڑھا۔

۱۳۹۷: باب فَتْلُ الْقَلَآئِدِ

باب: (قربانی کے جانور کا) ہار بٹنے سے متعلق احادیث

۲۷۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے (مکہ مکرمہ) ہدی (یعنی قربانی کا جانور) بھیجتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے جانور کا ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء سے پرہیز نہیں فرمایا کرتے تھے کہ جس سے کہ محرم پرہیز کرتا ہے۔

۲۷۸۰: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ

۲۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول

اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَاْتِيْ مَايَاْتِي الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ.

کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہدی کے لئے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کو بھیج دیتے تھے اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام کرتے رہتے کہ جو کام ایک غیر محرم کرتا ہے یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پہنچتی۔

۲۷۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ.

۲۷۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹا کرتی تھی اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام نہ باندھتے تھے اور مقیم رہتے۔

۲۷۸۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹا کرتی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گلے میں لٹکایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہدی روانہ فرماتے لیکن اس کے بعد احرام نہیں باندھتے تھے اور مقیم رہتے۔

۲۷۸۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا.

۲۷۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بکریوں کے لئے ہار بٹا کرتی تھی۔ جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قربانی کے لئے مکہ بھیجتے تھے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کو بھیجنے کے بعد حلال ہی رہتے (اور حالت غیر حرم میں جو افعال ہوتے ہیں وہ کرتے)۔

۱۳۹۸: باب مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَآئِدُ

باب: قربانی کے جانور کے ہار کس چیز سے بانٹے جائیں اس سے متعلق

۲۷۸۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ قَالَ عِنْدَنَا ثُمَّ اَصْبَحَ فِيْنَا فَيَاْتِيْ مَا يَاْتِي الْحَلَالُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ.

۲۷۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ان ہاروں کو اس اُون سے بٹا تھا جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر صبح ہوئی تو رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہ تمام افعال انجام دیتے جو کہ بغیر احرام کے لوگ انجام دیتے ہیں اسی طریقہ سے وہ افعال بھی کرتے جو کہ مرد اپنی اہلیہ سے کرتا ہے۔ (یعنی ہم بستری وغیرہ)

۱۳۹۹: باب تَقْلِيْدُ

باب: (قربانی کے جانور یعنی) ہدی کے گلے میں کچھ

الْهَدْیِ

۲۷۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ هَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ.

۲۷۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ لَمَّا اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْیَ فِیْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَیْدَآءَ لَبّٰی وَاَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ.

۱۴۰۰: باب تَقْلِیْدُ الْاِبِلِ

۲۷۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا اِلَی الْبَیْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَاَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَیْهِ شَیْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا.

۲۷۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ یُحْرِمْ وَلَمْ یَتْرُكْ شَیْئًا مِّنَ الثِّیَابِ.

لٹکانے سے متعلق احادیث

۲۷۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی وجہ کیا ہے کہ لوگوں نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تو اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور (قربانی کے جانور) ہدی کے گلے میں ہار پہنا دیا ہے اس وجہ سے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

۲۷۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے دائیں طرف کوہان میں اشعار کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے خون صاف فرمایا پھر اس میں دو جوتوں کا ہار ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھی پھر بوقت ظہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور حج کرنے کی نیت کی۔

باب: اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا

۲۷۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریمؐ کی قربانی کیلئے جانوروں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے۔ اسکے بعد آپؐ نے ان کو ان کے گلے میں ڈالا اور ان ہدی کے جانوروں کا شعار (نشان زدہ) فرمایا اور ان جانوروں کو آپؐ نے خانہ کعبہ کی جانب روانہ فرما دیا اور آپؐ وہاں پر ہی (یعنی مدینہ منورہ) ہی میں تشریف فرما رہے اور آپؐ نے وہ چیزیں اپنے اوپر حرام نہیں فرمائیں جو کہ احرام باندھنے والوں پر حرام ہوتی ہیں۔

۲۷۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی نہ تو احرام باندھے اور نہ ہی سلے ہوئے کپڑے پہننے چھوڑے۔

۱۴۰۱: باب تَقْلِيْدُ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے سے متعلق

۲۷۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَنَمًا.

۲۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے بھیجی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔

۲۷۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ.

۲۷۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدی میں بکریاں روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۲۷۹۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا.

۲۷۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے بکریاں قربانی کے لئے مکہ مکرمہ بھیجیں اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے۔ گلے میں ہار ڈالنے کی وجہ یہ ہے تاکہ اُن کے قربانی کا جانور ہونا واضح ہو جائے کیونکہ مشرکین بھی ہدی کے جانور کا احترام کرتے تھے۔

۲۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۷۹۴: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے گلے میں ہار ڈالتے (یعنی ان کی تقلید کرتے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مکہ مکرمہ روانہ فرماتے اور احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالًا لَمْ يُحْرِمْ مِّنْ شَيْءٍ.

۱۴۰۲: باب تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

باب: ہدی کے گلے میں دو جوتے لٹکانے سے متعلق

۲۷۹۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهٗ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ.

۲۷۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی دائیں جانب سے اس کے کوہان میں شعار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت وہ اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کے لئے لبیک فرمایا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے وقت احرام باندھا۔

۱۴۰۳: باب هَلْ يُحْرِمُ اِذَا قَلَّدَ

باب: اگر قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے تو کیا اس وقت احرام بھی باندھے؟

۲۷۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا كَانُوْا حَاضِرِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَآءَ اَحْرَمَ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَ.

۲۷۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو ہم لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ چنانچہ جس شخص کا دل چاہا اس نے احرام باندھ لیا اور جس کا دل چاہا اس نے نہیں باندھا۔

۱۴۰۴: باب هَلْ يُوْجِبُ تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ اِحْرَامًا

باب: کیا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے پر احرام باندھنا لازم ہے؟

۲۷۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَا يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا

۲۷۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے میں ہار بٹا کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدی کے جانور میں وہ ہار لٹکا کر میرے والد ماجد (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ روانہ فرماتے اور پروردگار کی حلال کی ہوئی اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے نہ چھوڑتے یہاں تک کہ جانور ذبح کر

اَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ حَتّٰی یَنْحَرَ الْهَدْیَ.

دیئے جاتے۔

۲۷۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَقُتَیْبَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے (جانور کے) ہار بٹا کرتی تھی اور ان کو روانہ کرنے کے بعد بھی ان اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرہیز نہیں فرماتے تھے کہ جن اشیاء سے محرم کے لئے بچنا لازم ہے۔

۲۷۹۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا وَلَا نَعْلَمُ الْحَجَّ یُحِلُّهٗ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ.

۲۷۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لئے ہار بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شے سے نہیں بچا کرتے تھے اور ہم لوگ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ حج کرنے والا شخص طواف کے علاوہ کسی اور شے سے حلال ہوتا ہے۔

۲۸۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَیَخْرُجُ بِالْهَدْیِ مُقَلَّدًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُقِیْمٌ مَّا یَمْتَنِعُ مِنْ نِّسَآئِهٖ.

۲۸۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہار بٹا کرتی تھی اور وہ ہار اس ہدی کے گلے میں ڈال کر اس کو روانہ کر دیا جاتا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے (ان دنوں) پرہیز نہیں فرماتے تھے۔

۲۸۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَیَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ یُقِیْمُ فِیْنَا حِلَالًا.

۲۸۰۱: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ وہ بکریاں تھیں۔

۱۴۰۵: باب سَوْقُ الْهَدْیِ

باب: قربانی کے جانور کو ساتھ لے جانے سے متعلق

۲۸۰۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاقَ هَدْیًا فِیْ حَجِّهٖ.

۲۸۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا کرنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے گئے۔

۱۴۰۶: باب رُکُوْبُ الْبَدَنَةِ

باب: ہدی کے جانور پر سوار ہونا

۲۸۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۲۸۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک شخص کو ہدی کے اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو ارشاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ (جانور) تو ہدی کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری یا تیسری مرتبہ یہ بھی ارشاد فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا درست ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا جملہ توجہ دلانے کے لئے فرمایا جیسا کہ اُردو میں کسی کو توجہ دلانے کے لئے کہا جاتا ہے تیرا بھلا ہو۔

۲۸۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

۲۸۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: یہ تو ہدی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ ہدی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ ارشاد فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۴۰۷: باب رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

باب: جو شخص تھک جائے وہ ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے

۲۸۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

۲۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا وہ آدمی تھک گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو قربانی کرنے کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی اس پر سوار ہو جاؤ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴۰۸: باب رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب: بوقت ضرورت ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں

۲۸۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَسْاَلُ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

۲۸۰۶: حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجبور ہو جاؤ تو تم اس پر دستور اور قاعدہ کے موافق سوار ہو سکتے ہو یہاں تک کہ تم کو کوئی دوسری سواری حاصل ہو جائے۔

۱۴۰۹: باب اِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَسُقِ الْهَدْیَ

۲۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْیَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْیَ وَنِسَآءُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَ اَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِیَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِیْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَی التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّیْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا.

۲۸۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ يَحْيٰی عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰی اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْیٌ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْیٌ اَنْ يَّحِلَّ.

۲۸۰۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ

باب: جو آدمی ساتھ میں ہدی نہیں لے گیا ہو تو وہ شخص احرام حج توڑ کر احرام کھول سکتا ہے اس سے متعلقہ حدیث

۲۸۰۷: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبیؐ کے ہمراہ صرف حج کرنے کی نیت وارادہ سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم لوگوں نے طواف کیا اور آپؐ نے حکم فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول ڈالے۔ چنانچہ اس حکم پر جو شخص ہدی کو ساتھ لے کر نہیں آیا تھا وہ حلال ہو گیا۔ اس وقت ازواجؓ بھی اپنے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر نہیں آئی تھیں۔ اس وجہ سے وہ بھی حلال ہو گئیں۔ عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ چونکہ مجھ کو حیض آ گیا تھا اس وجہ سے میں خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکی تھی۔ اس وجہ سے حصب والی رات میں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں سے فراغت کے بعد واپس آئیں گے اور میں صرف حج ہی کر کے واپس ہوں گی؟ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ مکہ پہنچے تو تم نے طواف قدوم نہیں کیا تھا؟ اس پر میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم پہنچ جاؤ اور تم عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد آنا۔ اسکے بعد تم مجھ سے فلاں جگہ ملاقات کرنا۔

۲۸۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے۔ اس وجہ سے جس وقت ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص اپنے ساتھ ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ شخص حالت احرام ہی میں رہے۔

۲۸۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ ہم نے کسی دوسری چیز کی نیت نہیں کی تھی

قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ فَنَرُوْحَ اِلٰى مِنًى وَ مَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِى الَّذِىْ قُلْتُمْ وَاِنِّىْ لَاَبَرُّكُمْ وَاَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْىُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَوْ لِلْاَبَدِ قَالَ هِىَ لِلْاَبَدِ.

چنانچہ جس وقت ہم لوگ چار ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے حج کی نیت سے حلال ہو جاؤ اور تم عمرہ کر لو۔ پھر آپ ﷺ کو ہم لوگوں کی یہ بات پہنچ گئی جس وقت عرفہ کے دن کے (صرف) پانچ دن باقی رہ گئے تو رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا کہ اس طریقہ سے کہ جس وقت ہم لوگ منیٰ پہنچیں گے تو ہم لوگوں کے عضو تناسل سے منی نکل رہی ہوگی۔ (یعنی ہم لوگ ہم بستری کرنے کے فوراً بعد بحالت احرام حج کرنے کیلئے روانہ ہوں گے) اس بات پر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپؐ نے خطاب بھی فرمایا آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کچھ کہا ہے اس کا مجھے علم ہو گیا ہے میں تم لوگوں سے زیادہ نیک عمل اور پرہیزگار ہوں لیکن اگر میرے ہمراہ ہدی نہیں ہوتی تو میں بھی حلال ہوتا اور اگر مجھ کو پہلے ہی سے اس چیز کا علم ہو جاتا کہ جس چیز کا مجھ کو اب علم ہوا ہے تو میں ساتھ میں ہدی لے کر نہ آتا۔ پھر جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے تشریف لائے تو رسول کریمؐ نے ان سے دریافت فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جس چیز کی رسول کریمؐ نے نیت فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد تم لوگ قربانی کا جانور دو اور تم لوگ اس طریقہ سے احرام کی حالت میں رہو پھر سراقہ بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہمارا یہ عمرہ صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے واسطے۔

۲۸۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هِىَ لِاَبَدٍ.

۲۸۱۰: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا کہ یہ خاص طریقہ سے ہمارے واسطے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ سُرَاقَةُ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا اَلَنَا

۲۸۱۱: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا: یہ صرف اور خاص ہم لوگوں کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد

خَاصَّةً اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ بَلْ لِاَبَدٍ.

فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً.

۲۸۱۲: حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا توڑ دینا صرف ہم ہی لوگوں کے لئے ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی یہ ہی حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے ہے۔

۲۸۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً.

۲۸۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا۔ (یعنی ہمارے لیے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْوَارِثِ بْنَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِّنْهَا فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَّنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۲۸۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع (خاص طریقہ سے) تم لوگوں کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی تعلق تم لوگوں سے ہے بلکہ یہ تو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اجازت کے طریقہ پر تھا۔

۲۸۱۵: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَانَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَّنَا.

۲۸۱۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع صرف ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا (یعنی ہمارے لئے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَوْ كَانَ اَبُوْكَ لَمْ يَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً.

۲۸۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی شعثاء فرماتے ہیں ایک دفعہ میں حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس سال حج اور عمرہ ساتھ ہی ساتھ ادا کرلوں اس پر حضرت ابراہیم کہنے لگ گئے اگر تمہارے والد ماجد حیات ہوتے تو وہ اس طریقہ سے نہ سوچتے (یعنی ان کی یہ رائے نہ ہوتی) حضرت ابراہیم نے اپنے والد ماجد کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل فرمایا کہ حج تمتع مخصوص طور پر ہم لوگوں کے لئے تھا۔

۲۸۱۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِی الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْوَبَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ اَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرْ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ صَبِيْحَةَ رَّابِعَةٍ مُّهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ.

۲۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں ہم لوگوں کی رائے تھی کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا سخت مصیبت ہے اور لوگ ماہ محرم کو ماہِ صفر کہا کرتے تھے نیز کہتے تھے کہ جس وقت اونٹ کا زخم درست ہو جائے اور اس کے بال میں اضافہ ہو جائے اور ماہِ صفر گذر جائے یا اس طرح سے فرمایا کہ ماہِ صفر کا آغاز ہو جائے تو عمرہ کرنے والے شخص کے لئے عمرہ حلال اور درست ہو جاتا ہے لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو حج ادا کرنے کے لئے لبیک فرماتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ میں منتقل فرمانے کا حکم فرمایا یہ بات ان لوگوں کے لئے گراں گذری تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کام سے حلال ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز حلال ہو جائے گی (مطمئن رہو)۔

۲۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَ اَمَرَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ الْهَدْیُ اَنْ يَّحِلَّ وَكَانَ فِيْمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْیُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَحَلَّا.

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھ لیا اور جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا چنانچہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرا شخص ان میں ہی شامل ہو گئے تھے جو کہ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں لے گئے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے احرام کھول دیا۔

۲۸۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ هَدْیٌ فَلْيُحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ.

۲۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے کہ ہم نے نفع حاصل کیا جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور اس کے لئے ہر ایک شے حلال ہو گئی۔ اس طریقہ سے عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

۱۴۱۰: باب مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّيْدِ

باب: محرم کے لئے جو شکار کھانا جائز ہے اس سے متعلق حدیث

۲۸۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ

۲۸۲۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّہٗ مُحْرِمِیْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ وَّرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُھُمْ فَاَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ.

ساتھ میں مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا۔ جس وقت کچھ معمولی سا فاصلہ رہ گیا تو میں چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ جس وقت میں احرام کے بغیر تھا تو اس دوران میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر میں سوار ہو کر ساتھیوں سے میں نے ایک کوڑا دینے کے لئے کہا انہوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے اپنا نیزہ مانگا لیکن انہوں نے وہ بھی نہیں دیا تو میں نے خود ہی وہ نیزہ اُٹھا لیا اور میں نے نیزہ لے کر اس جنگلی گدھے کا تعاقب کرنا شروع کر دیا اور پھر میں نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: یہ ایک کھانا تھا جو کہ تم کو اللہ عز وجل نے کھلایا۔

۲۸۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاُھْدِیَ لَہٗ طَیْرٌ وَھُوَ رَاقِدٌ فَاَکَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَیْقَظَ طَلْحَةُ فَوَفَّقَ مَنْ اَکَلَہٗ وَقَالَ اَکَلْنَاہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

۲۸۲۱: حضرت عبدالرحمٰن تیمی سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے اور حالت احرام میں تھے کہ ان کے پاس تحفہ میں ایک پرندہ آیا وہ اس وقت سو رہے تھے کہ بعض ساتھیوں نے اس میں سے کچھ کھا لیا جس وقت کہ بعض ساتھیوں نے پرہیز کیا چنانچہ جس وقت وہ لوگ جاگ گئے تو ان کا انہوں نے ساتھ دیا جنہوں نے وہ کھایا تھا پھر فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مل کر کھایا ہے۔

۲۸۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِیِّ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ عَنِ الْبَھْزِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ خَرَجَ یُرِیْدُ مَکَّةَ وَھُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِیْرٌ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ صَاحِبُہٗ

۲۸۲۲: حضرت زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام باندھ کر روانہ ہوئے جب مقام روحاء پر آئے تو ایک جنگلی گدھا نظر آیا (اس کو ذبح کیا جا چکا تھا لیکن سانس باقی تھا) چنانچہ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو پڑا رہنے دو۔ ایسا ممکن ہے کہ اس کا مالک پہنچ جائے کہ اس دوران حضرت بہزی رضی اللہ عنہ آ گئے جو کہ اس کے مالک تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ گدھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔ اس

فَجَآءَ الْبَهْزِیُّ وَهُوَ صَاحِبُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَكْرٍ فَقَسَّمَهٗ بَیْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالْاُثَابَةِ بَیْنَ الرُّوَیْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْیٌ حَاقِفٌ فِیْ ظِلٍّ وَّفِیْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا یَّقِفُ عِنْدَهٗ لَا یُرِیْبُهٗ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی یُجَاوِزَهٗ۔

بات پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا گوشت ساتھیوں میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا پھر آگے بڑھ گئے اور مقام اثایہ پر پہنچ گئے جو کہ رویثہ اور (مقام) عرج کے درمیان ہے تو دیکھا ایک ہرن (درخت کے) سایہ میں پڑا ہوا ہے اور ایک تیر اس کے اندر تک داخل ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس کے پاس کھڑا رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ جائیں۔

۱۴۱۱: باب مَالَا یَجُوْزُ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّیْدِ

باب: محرم کے لئے جس شکار کا کھانا درست نہیں ہے

۲۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا فِیْ وَجْهِیْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَیْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔

۲۸۲۳: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن ایک جنگلی گدھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا مقام ودان پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرما دیا چنانچہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ پر غم کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں۔

۲۸۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَاٰی حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهٗ عَلَیْهِ وَقَالَ اِنَّا حُرُمٌ لَا نَاْكُلُ الصَّیْدَ۔

۲۸۲۴: حضرت صعب بن ہشامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ودان تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا اور اس کو واپس فرما دیا پھر ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے ہم لوگ شکار نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا قَیْسُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُهْدِیَ لَهٗ عُضْوُ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۸۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا احرام کی حالت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی قبول فرمایا ہے)۔

۲۸۲۶: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی وَ

۲۸۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت

سَمِعْتُ اَبَاعَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ اَهْدٰى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِّنْ لَّحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُ اِنَّا حُرُمٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے بیان فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا فرمایا کہ جی ہاں۔ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک حصہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرما دیا اور ارشاد فرمایا: ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ تَقْطُرُ دَمًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

۲۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھے کی ران بطور ہدیہ پیش کی اس میں خون جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام قدید میں تھے اور احرام کی حالت میں تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرما دیا۔

۲۸۲۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيْبٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

۲۸۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دیا۔

۱۴۱۲: بَابُ اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا

باب: اگر محرم شکار کو دیکھ کر ہنس پڑے؟

۲۸۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ ضَحِكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ

۲۸۲۹: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم کے ساتھ گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا میرے والد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک وحشی گدھا تھا۔ میں نے نیزہ مارا اور ساتھیوں سے

فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِينُونِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

مدد کی درخواست کی تو انہوں نے میری مدد نہیں کی پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور اس کے بعد ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ رسول کریمؐ سے پیچھے ہی رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے رسول کریمؐ کی تلاش میں گھوڑے کو تیزی کے ساتھ دوڑا دیا۔ پھر رات کے وقت میری ملاقات قبیلہ غفار کے ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم نبیؐ کو کس جگہ چھوڑ کر آئے تھے؟ اس نے کہا کہ آپؐ سقیا کے مقام پر قیلولہ میں مشغول تھے۔ اس پر میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور ان کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آپؐ سے الگ ہو جائیں اس وجہ سے ان کا انتظار کر لیں۔ چنانچہ آپؐ نے انتظار فرمایا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تھا۔ جس میں سے کچھ ابھی میرے پاس باقی ہے۔ اس پر آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ کھاؤ حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

۲۸۳۰: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَائِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِيْ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِيْ مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

۲۸۳۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ چنانچہ میں نے عمرہ کرنے کی نیت کی (راستہ ہی میں) میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کر کے اپنے ساتھیوں کو کھلایا حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔ پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتلایا کہ میرے پاس ابھی اس کا گوشت اس قدر موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو احرام ہونے کے باوجود کھانے کا حکم دیا۔

۱۴۱۳: باب اِذَا اَشَارَ الْمُحْرِمُ اِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

باب: اگر محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور غیر محرم شکار کرے

۲۸۳۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ

۲۸۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حالت سفر میں تھے۔ بعض لوگ حالت احرام

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ مَسِیْرٍلَّهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَیْسَ بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَاَیْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُّ عَلَی الْحِمَارِ فَاَصَبْتُهٗ فَاَكَلُوْا مِنْهُ فَاشْفَقُوْا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا.

میں تھے اور بعض لوگ بغیر احرام کے تھے۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وحشی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میں نے اپنا نیزہ لیا اور ساتھیوں سے امداد طلب کی لیکن انہوں نے میری امداد کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ میں نے ایک نیزہ لیا گدھے کا میں تعاقب کرنے لگا۔ جس وقت میں نے اس کو مارا تو ان لوگوں نے بھی اس میں سے کھا لیا لیکن بعد میں خوفزدہ ہوئے کہ (ایسا نہ ہو ہم سے کسی کوئی غلطی ہو گئی ہو) پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اشارہ کیا اس کی امداد کی تھی؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کھا سکتے ہو۔

۲۸۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ صَیْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْ یُصَادُلَكُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ وَاِنْ كَانَ قَدْ رَوٰی عَنْهُ مَالِكٌ.

۲۸۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی کا شکار تم لوگوں کے لئے حلال ہے بشرطیکہ تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں عمرو بن ابی عمر قوی راوی نہیں ہے اگرچہ ان سے مالک نے بھی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۴۱۴: باب مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ وَ قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ

باب: کاٹنے والے کتے کو محرم کا قتل کرنا کیسا ہے؟

۲۸۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کے لئے پانچ اشیاء کو ہلاک کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) کوا' (۲) چیل' (۳) چوہا' (۴) پاگل کتا' (۵) بچھو۔

۱۴۱۵: باب قَتْلُ الْحَیَّةِ

باب: سانپ کو ہلاک کرنا کیسا ہے؟

۲۸۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۸۳۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقل فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم پانچ چیزوں کو قتل کر سکتا

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

ہے: ① سانپ، ② چیل ③ چت کبرا کوا، ④ چوہا، ⑤ کاٹنے والا کتا۔

۱۴۱۶: باب قَتْلُ الْفَارَةِ فِى الْحَرَمِ

۲۸۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ فِىْ قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَآبِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ.

باب: چوہے کو مارنا

۲۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پانچ چیزیں مارنے کی اجازت دی ہے: ① کوا، ② چیل، ③ چوہا، ④ کاٹنے والا کتا اور ⑤ بچھو۔

۱۴۱۷: باب قَتْلُ الْوَزَغِ

۲۸۳۶: اَخْبَرَنِى اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِاَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَىْءٌ اِلَّا يُطْفِئُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا هٰذِهِ الدَّآبَّةُ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يُطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يُسْقِطَانِ مَا فِىْ بُطُوْنِ النِّسَآءِ.

باب: گرگٹ کو مارنے سے متعلق

۲۸۳۶: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک خاتون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ اس چھپکلی کو مارنے کے لئے ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کے لئے جلائی جانے والی آگ کو اس کے علاوہ تمام جانور بجھا رہے تھے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید سانپ کو مار ڈالنے سے منع فرمایا لیکن اگر سانپ دونشان والا یا دُم کٹا ہوا ہو تو ان کو مارنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ دونوں (آنکھوں کی) روشنی کو ضائع کر دیتے ہیں۔

۱۴۱۸: باب قَتْلُ الْعَقْرَبِ

۲۸۳۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَوْ فِىْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ.

باب: بچھو کو مارنا

۲۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں ان کو قتل کرنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے چاہے وہ حالت احرام میں ہوں: چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا۔

۱۴۱۹: باب قَتْلُ الْحِدَاَةِ

باب: چیل کو مارنے سے متعلق

۲۸۳۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ حالت احرام میں کن چیزوں کو مار سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو قتل کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے: چیل' کوا' چوہا' بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

۱۴۲۰: باب قَتْلُ الْغُرَابِ

باب: کوّے کو مارنا

۲۸۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ وَالْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ.

۲۸۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سے جانوروں کو محرم مارے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچھو' چوہا' چیل' کوا اور کٹنا کتا۔

۲۸۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَاجُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں' اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں' چوہا' چیل' کوا' بچھو کاٹنے والا کتا۔

۱۴۲۱: باب مَالَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

باب: محرم کو جن چیزوں کو مار ڈالنا درست نہیں ہے

۲۸۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۲۸۴۱: حضرت ابن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجھو کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ شکار ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

۱۴۲۲: باب الرُّخْصَةُ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو نکاح کرنے کی اجازت سے متعلق

۲۸۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ

۲۸۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح

سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

کیا۔

۲۸۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا.

۲۸۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔ (یعنی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی حالت احرام میں کیا)۔

۲۸۴۴: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ.

۲۸۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو دونوں حالت احرام میں تھے۔

۲۸۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّاغَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۲۸۴۶: اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ وَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو الْحِمْصِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۱۴۲۳: باب النَّهْیُ عَنْ ذٰلِكَ

باب: اس کی ممانعت سے متعلق

۲۸۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ.

۲۸۴۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

بحالتِ احرام نکاح:

حنفیہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا اور نکاح کرانا دونوں جائز ہیں البتہ بحالت احرام ہم بستری جائز نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے اس ممانعت کا تعلق کراہت تنزیہی کے ساتھ ہے اور احناف

مذکورہ حدیث مبارکہ کی وضاحت میں کہتے ہیں کہ اس کا مقصد ہم بستری سے روکنا ہے کیونکہ محرم ایک عبادت میں مشغول ہوتا ہے اس وجہ سے یہ بات اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ بحالت احرام خود نکاح کرے یا نکاح کرائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بحالت احرام نکاح جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲۸۴۲ سے واضح ہے۔

ویسے بھی یہ بات محسوس کرنے اور سوچنے کی ہے کہ یہ گنتی کے تو چند دن ہیں' باقی سارا سال ہم اپنی دیگر مصروفیات میں ہی تو منہمک رہتے ہیں اور ہم اس بابت جتنا غور وفکر کریں گے (اور یہ تو وہاں جانے والوں کو احساس ہو ہی جاتا ہے) کہ جتنی اللہ عز وجل سے وہاں لو لگالی جائے' آنے کے بعد اس دنیا کی ہما ہمی میں ہم جیسے ہما شما کو وہی کار آمد ہوتی ہے۔

(جامی)

۲۸۴۸: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ نُّبَیْہِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْرِمَ اَوْ یُنْکِحَ اَوْ یَخْطُبَ.

۲۸۴۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

۲۸۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نُّبَیْہِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ یَسْاَلُہٗ اَیَنْکِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانُ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یَخْطُبُ.

۲۸۴۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ منگنی کرے۔

۱۴۲۴: باب الْحِجَامَۃُ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَھُوَ

۲۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِیْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔

۱۴۲۵: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُوْنُ بِهٖ

باب: محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگانا

۲۸۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ۔

۲۸۵۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں (پاؤں میں) موچ آنے کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

۱۴۲۶: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

باب: محرم کا پاؤں پر پچھنے لگوانے کے بارے میں

۲۸۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ۔

۲۸۵۴: حضرت ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے اس پر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۱۴۲۷: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَاْسِهٖ

باب: محرم کا سر کے درمیان فسد لگوانا کیسا ہے؟

۲۸۵۵: اَخْبَرَنِیْ ھِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدٍ وَھُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ بُحَیْنَةَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ احْتَجَمَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَھُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِیْقِ مَكَّةَ۔

۲۸۵۵: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لحی جمل کے مقام پر سر کے درمیانی حصہ میں پچھنے لگوائے یہ جگہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ہے۔

۱۴۲۸: باب فِی الْمُحْرِمِ یُؤْذِیْهِ الْقَمْلُ فِیْ رَاْسِهٖ

باب: اگر کسی محرم کو جوؤں کی وجہ سے تکلیف ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۸۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۲۸۵۶: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ.

ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھے کہ ان کو جوؤں کی وجہ سے سر میں کافی تکلیف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھو یا پھر چھ مساکین کو دو' دو مد کھانا کھلاؤ پھر ایک بکری ذبح کرو۔ ان تینوں اشیاء میں سے کوئی بھی چیز تمہارے واسطے کافی ہے۔

۲۸۵۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ وَ هُوَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ وَاٰئِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَاْسِيْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتَانِيْ وَاَنَا اَطْبُخُ قِدْرًا لِاَصْحَابِيْ فَمَسَّ رَاْسِيْ بِاِصْبَعِهٖ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ.

۲۸۵۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے احرام باندھا تو میرے سر کی جوئیں بہت زیادہ ہوگئیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں اپنے ساتھیوں کے لئے دیگ پکا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے میرا سر چھوا اور فرمایا جاؤ جا کر سر منڈاؤ اور چھ مساکین کو صدقہ ادا کرو۔

۱۴۲۹: باب غُسْلَ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو اُس کو بیری کے پتے ڈال کر غسل دینے سے متعلق

۲۸۵۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۸۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالت احرام میں انتقال کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر ان کو دو کپڑوں میں کفن دے دو پھر تدفین کے وقت اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے خوشبو لگاؤ۔ اس وجہ سے کہ قیامت کے روز یہ شخص اسی طریقہ سے لبیک پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۰: باب فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو اس کو کس قدر کپڑوں میں کفن دینا چاہیے؟

۲۸۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهٖ فَاُوْقِصَ ذُكِرَ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ خَارِجًا رَاْسَهٗ قَالَ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا قَالَ شُعْبَةُ فَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَجَآءَ بِالْحَدِيْثِ كَمَا كَانَ يَجِىْءُ بِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ.

۲۸۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں اپنی اونٹنی سے نیچے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس شخص کو بیری کے پتوں سے اور پانی سے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو لیکن اس کا سر باہر کی طرف رکھنا اور اس کے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس طریقہ سے لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد حضرت ابوبشر (راوی) سے دوسری مرتبہ دریافت کی تو انہوں نے اس طریقہ سے بیان فرمایا لیکن یہ الفاظ مزید بیان فرمائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا چہرہ اور سر نہ ڈھکو۔

۱۴۳۱: باب النَّهْىُ عَنْ اَنْ يُّحَنَّطَ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو تم اُس کو خوشبو نہ لگاؤ

۲۸۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَهٗ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا ہوا تھا کہ وہ شخص اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر اس کو دو کپڑوں میں غسل دے دو پھر تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس طریقہ سے لبیک کہتے اُٹھائیں گے۔

۲۸۶۱: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهٗ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُهِلُّ.

۲۸۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ شخص مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم اس کو غسل دے کر کفن دو اور تم اس کا سر نہ ڈھانکنا اور نہ تم اس کو خوشبو لگانا اسلئے کہ یہ شخص قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

۱۴۳۲: باب النَّهْىُ اَنْ يُّخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ

باب: اگر کوئی آدمی حالت احرام میں وفات پا جائے تو

وَ رَاْسَهٗ اِذَا مَاتَ

اس کا سر اور چہرہ نہ چھپاؤ

۲۸۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِى ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ لَفَظَهٗ بَعِيْرُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِىْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطّٰى رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

۲۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تو اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے اس لیے کہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۳: باب النَّهْىُ عَنْ تَخْمِيْرِ رَاْسِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم کی وفات ہو جائے تو اُس کا سر نہ ڈھانکنا چاہیے

۲۸۶۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّىْ.

۲۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام کی حالت میں چل رہا تھا کہ اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ شخص مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے کیونکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۴: باب فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

باب: اگر کسی شخص کو دشمن حج سے روک دے تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۸۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ

۲۸۶۴: حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مقابلہ کے لئے حجاج بن یوسف کا لشکر آیا تو ان کی شہادت سے قبل دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اگر اس سال آپ ﷺ حج نہ کریں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ اندیشہ ہے کہ ہم کو خانہ کعبہ جانے سے نہ منع کر دیا جائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا ہم رسول کریم ﷺ کے ہمراہ (حج کرنے کے

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَاِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحْلِلْ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى.

واسطے) روانہ ہوئے تو کفار قریش نے ہم کو بیت اللہ شریف تک نہیں جانے دیا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور اپنا سر منڈایا اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ انشاء اللہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ لازم کر لیا ہے۔ اگر راستہ چھوڑ دیا گیا تو میں خانہ کعبہ کا طواف کروں گا اور اگر روک دیا گیا تو میں وہ ہی کروں گا جو کہ رسول کریم ﷺ نے کیا تھا۔ اس وقت میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا حج اور عمرہ دونوں ایک ہی طرح ہیں اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی لازم کر دیا ہے پھر آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ یوم نحر آ گئی تو اس دن احرام کھولا اور ہدی کی قربانی فرمائی۔

۲۸۶۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ اَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ.

۲۸۶۵: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو اس شخص کا احرام کھل جائے گا تو وہ آئندہ سال حج کرے چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: یہ درست ہے۔

۲۸۶۶: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۸۶۶: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے' جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا۔ اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا' انہوں نے بیان کیا کہ صحیح کہا حجاج نے۔

۱۴۳۵: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں

۲۸۶۷: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۲۸۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو

نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِیْ طُوًی يَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰی يُصَلِّیَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ حِيْنَ يَقْدُمَ اِلٰی مَكَّةَ وَمُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَّيْسَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بُنِیَ ثُمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طویٰ پر رات گذارتے اور نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ وہ نہیں ہے کہ جس جگہ اب مسجد تعمیر ہوئی ہے بلکہ وہ جگہ ہے کہ جو نیچے سخت قسم کے ٹیلہ پر ہے۔

۱۴۳۶: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ لَيْلاً

باب: رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں

۲۸۶۸: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُزَاحِمُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلاً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشٰی مُعْتَمِرًا فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰی اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِیْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰی جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفَ.

۲۸۶۸: حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مقام جعرانہ سے عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے فجر تک جعرانہ واپس تشریف لائے گویا کہ رات اسی جگہ رہے ہوں پھر زوالِ آفتاب کے بعد جعرانہ سے نکل کر بطن سرف پہنچ گئے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستہ پر روانہ ہوئے۔

۲۸۶۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلاً كَاَنَّهٗ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ.

۲۸۶۹: حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات میں مقامِ جعرانہ سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کا رنگ چاندی کی طرح سے چمک رہا تھا پھر آپ ﷺ نے عمرہ فرمایا اور صبح تک پھر آپ ﷺ جعرانہ ہی میں تھے گویا آپ ﷺ نے اس جگہ رات گذاری۔

۱۴۳۷: باب مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہوں؟

۲۸۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰی.

۲۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں اونچی گھاٹی کی جانب سے داخل ہوئے مقام بیت العلیا کی جانب سے اور نیچے والی گھاٹی کی جانب سے روانہ ہوئے مقام کدی کی جانب سے۔

۱۴۳۸: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر داخل ہونے کے بارے

باللِّوَآءِ

میں

۲۸۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ.

۲۸۷۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جھنڈا:

مذکورہ حدیث شریف میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مبارک جھنڈے کا سفید ہونا مذکور ہے لیکن دوسری احادیث میں اس کا رنگ کالا اور سفید ہونا مذکور ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جواہر الفقہ جلد اوّل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۹: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

۲۸۷۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.

۲۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سر مبارک پر (لوہے) کا ایک خود (جنگی لباس) تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: ابن خطل کعبہ کے لباس میں لپٹا ہوا ہے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اس کو قتل کر ڈالو۔

۲۸۷۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ.

۲۸۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جس سال کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر (لوہے کا) خود تھا۔

۲۸۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ.

۲۸۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کالے رنگ کی پگڑی تھی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۱۴۴۰: باب اَلْوَقْتُ الَّذِىْ وَافٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

باب: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مکہ میں داخل ہونے کا وقت

۲۸۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ

۲۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت مکہ

الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَّهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحِلُّوْا.

مکرمہ میں حج کرنے کے لئے لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ وَقَدْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَآءِ وَقَالَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ.

۲۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نیت کی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء کے مقام پر نماز فجر ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا: جس شخص کا دِل چاہے اس کو عمرہ میں تبدیل کر لے۔

۱۴۴۱: باب اِنْشَادُ الشِّعْرِ فِی الْحَرَمِ وَالْمَشْیُ بَيْنَ يَدَیِ الْاِمَامِ

باب: حرم میں اشعار پڑھنے اور امام کے آگے چلنے کے متعلق

۲۸۷۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

۲۸۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۸۷۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ مَكَّةَ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِی الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَقُوْلُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِّنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

۲۸۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قضاء عمرہ ادا فرمانے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اے مشرکین کی اولاد! تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ سے ہٹ جاؤ آج ہم تم کو ان کے حکم سے اس طرح قتل کریں گے جس سے سر گردن سے الگ ہو جائے گا اور دوست' دوست سے بے خبر ہو جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم شریف میں تم شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کو چھوڑ دو یہ اشعار کفار کے دِلوں میں تیر سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۴۴۲: باب حُرْمَةُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کی تعظیم سے متعلق

۲۸۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا اِلَّا الْاِذْخِرَ.

۲۸۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوشنبہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے اس روز حرام کیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا گیا تھا۔ اس وجہ سے یہ قیامت تک اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے یہاں سے کوئی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے لیکن اگر کوئی اس کی شہرت اور اعلان کی غرض سے اُٹھائے تو جائز ہے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے اس پر عباسؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! لیکن اذخر نام کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اُس کی اجازت ہے۔

۱۴۴۳: باب تَحْرِيْمُ الْقِتَالِ فِيْهِ

باب: مکہ میں جنگ کی ممانعت

۲۸۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ الْقِتَالُ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُحِلَّ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۲۸۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: یہ مہینہ حرام ہے اس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں میرے علاوہ کسی کے لئے لڑائی کرنا جائز نہیں قرار دیا گیا اور میرے واسطے بھی ایک گھڑی تک اس کی اجازت تھی اور پھر بحکم الٰہی حرام قرار دی گئی۔

۲۸۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ اَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۸۱: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے مکہ مکرمہ کی جانب لشکر روانہ کرتے ہوئے فرمایا: اے امیر، مجھ کو ایک بات بیان کرنے کی اجازت دو۔ جو کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے فتح کے دوسرے روز فرمائی تھی۔ اس کو میرے کانوں نے سنا اور دِل نے محفوظ رکھا اور میری آنکھوں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ ایسا شہر ہے کہ جس کو لوگوں نے نہیں بلکہ اللہ عزوجل نے حرام قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی مسلمان کے لئے جو کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں ہے کہ اس میں کسی کا خون بہا دے یا یہاں کا درخت کاٹ ڈالے اور اگر

وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

کوئی اپنے فعل پر بطور دلیل کے میرے قتال سے دلیل پکڑے تو تم اس سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل نے نبی کو اجازت عطا فرمائی تھی تم کو اجازت نہیں عطا فرمائی۔ پھر مجھ کو بھی دن کا ایک حصہ اس کی اجازت تھی اور اس کے بعد اس کی حرمت اس طرح سے دوبارہ واپس آ گئی جس طریقہ سے کہ کل تھی اور جو لوگ اس وقت موجود ہیں تو ان کو چاہیے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہیں ہیں ان تک پہنچا دیں۔

۱۴۴۴: باب حُرْمَةِ الْحَرَمِ

باب: حرم شریف کی حرمت

۲۸۸۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سُحَيْمٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَآءِ.

۲۸۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ سے لڑائی کرنے کے لئے ایک لشکر آئے گا اور وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ کر دھنس جائے گا۔

۲۸۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوْثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِّنْهُمْ.

۲۸۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لشکر خانہ کعبہ سے جنگ کرنے کے لئے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جس وقت تک کہ ان میں سے ایک زمین میں نہیں دھنس جائے گا۔

۲۸۸۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ عَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبْعَثُ جُنْدٌ اِلَى هٰذَا الْحَرَمِ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ تَكُوْنُ لَهُمْ قُبُوْرًا.

۲۸۸۴: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ کی جانب روانہ کیا جائے گا جس وقت وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ جائے گا تو اس کا اگلا اور پچھلا حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور درمیان والے بھی نہیں بچ سکیں گے میں نے عرض کیا کہ اگر ان میں مسلمان بھی ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی قبریں بن جائیں گی۔

۲۸۸۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهُ قَالَ ﷺ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ وَاٰخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ جَمِيْعًا وَلَا يَنْجُوْا اِلَّا الشَّرِيْدَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ مَاكَذَبْتَ عَلٰى جَدِّكَ وَاَشْهَدُ عَلٰى جَدِّكَ اَنَّهُ مَاكَذَبَ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۲۸۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر اس مکان کی جانب روانہ ہوگا اور جس وقت مقام بیداء پر وہ پہنچ جائے گا تو درمیان والے پہلے دھنس جائیں گے اس پر آگے والے پیچھے والے کو آواز دیں گے اور تمام کے تمام لوگ دھنس جائیں گے ان میں سے صرف وہ ہی بچ سکے گا جو کہ فرار ہو کر ان کے بارے میں بتلائے گا یہ حدیث شریف سن کر ایک آدمی نے راوی سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اپنے دادا سے جھوٹ کی نسبت نہیں کی نہ انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹ کی نسبت کی۔

۱۴۴۵: باب مَا يُقْتَلُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم شریف میں جن جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے

۲۸۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ بُرے جانور حل اور حرم دونوں میں قتل کئے جائیں: (۱) کوا' (۲) چیل' (۳) کاٹنے والا کتا (یعنی پاگل کتا)' (۴) بچھو' (۵) چوہا۔

۱۴۴۶: باب قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم شریف میں سانپ کو مارڈالنے سے متعلق

۲۸۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ برے جانور قتل کر دیئے جائیں چاہے وہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں۔ سانپ۔ کاٹنے والا کتا' چت کبرا کوا' چیل اور چوہا۔

۲۸۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

۲۸۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد خیف میں مقام منیٰ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِّنًى حَتّٰى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرِهَا.

تھے کہ سورۂ مرسلات نازل ہوئی اس دوران سانپ نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو قتل کر دو ہم لوگ اس کے پیچھے بھاگ پڑے لیکن وہ اپنے بل میں گھس گیا۔

۲۸۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِيْ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اقْتُلُوْهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَاَدْخَلْنَا عُوْدًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَاَخَذْنَا سَعَفَةً فَاَضْرَمْنَا فِيْهَا نَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا.

۲۸۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عرفات کی رات یعنی عرفہ والے دن سے قبل والی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اچانک سانپ کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو مار ڈالو لیکن وہ بل میں داخل ہو گیا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے سوراخ میں ایک لکڑی داخل کر دی اور کچھ پتھر نکالے پھر لکڑیاں جمع کر کے سوراخ میں داخل کیں اور ان میں آگ لگا دی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کو تمہارے شر سے اور تم کو اس کے شر سے بچا لیا۔

۱۴۴۷: باب قَتْلُ الْوَزَغِ

باب: گرگٹ کے مار ڈالنے سے متعلق

۲۸۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ.

۲۸۹۰: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۹۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ.

۲۸۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرگٹ ایک بُرا جانور ہے۔

۱۴۴۸: باب قَتْلُ الْعَقْرَبِ

باب: بچھو کو مارنا

۲۸۹۲: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ

۲۸۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور بُرے ہیں ان کو حل اور حرم دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کاٹنے والا کتا' کوا' چیل' بچھو اور چوہا۔

الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۱۴۴۹: باب قَتْلُ الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ.

باب: حرم میں چوہے کو مارنا

۲۸۹۳: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کا شمار بُرے جانوروں میں ہوتا ہے اس وجہ سے ان کو حرم اور حل دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کوا' چیل' کاٹنے والا کتا' بچھو اور چوہا۔

۲۸۹۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۹۴: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی پانچ جانوروں کو ہلاک کر دے تو اس پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ بچھو' کوا' چیل' چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۰: باب قَتْلِ الْحِدَاَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ.

باب: حرم میں چیل کو مارنا

۲۸۹۵: امّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں' ایک بچھو' دوسرا کوا' تیسرے چیل' چوتھے چوہا' پانچویں کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۱: باب قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم میں کوّے کو قتل کرنا

۲۸۹۶: امّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں' ایک بچھو' دوسرا کوا' تیسرے چیل'

الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَاَةُ.

چوتھے چوہا' پانچویں کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۲: باب النَّهْيُ اَنْ يُّنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب: حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت سے متعلق

۲۸۹۷: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ.

۲۸۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے جس کو اللہ عزوجل نے اسی روز حرام قرار دیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا اور مجھ سے پہلے یا میرے بعد اس کو کسی کے لئے حلال نہیں فرمایا گیا۔ میرے واسطے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال فرمایا گیا اور پھر دوسری مرتبہ اللہ عزوجل کے حکم سے قیامت تک اس کو حرام فرمایا گیا اس وجہ سے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس جگہ سے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں سے کوئی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے ہاں اس کی شہرت اور اعلان کرنے کے لئے جائز ہے اس پر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو کہ ایک تجربہ کار شخص تھے اور فرمایا اذخر کی اجازت عطا فرمائیں اس لیے کہ ہم لوگوں کے یہ مکانات اور قبروں کے کام آتا ہے اس پر آپؐ نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۴۵۳: باب اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

باب: حج میں آگے چلنے سے متعلق

۲۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِى الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَىْ

۲۸۹۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عمرۃ القضاء میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔ ''اے کفار کے بیٹو! تم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ دو آج ہم لوگ ان کے حکم سے اس قسم کی مار ماریں گے کہ تم لوگوں کے سر گردنوں سے الگ ہو جائیں گے اور دوست' دوست سے بے خبر ہو جائے گا۔ اس پر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: اے عبداللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ کے حرم میں تم اشعار پڑھ رہے ہو۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَلَامُهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَّقْعِ النَّبْلِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم یہ اشعار کفار کے قلوب پر تیر کی چوٹ سے زیادہ سخت لگ رہے ہیں۔

۲۸۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ.

۲۸۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو قبیلہ بنو ہاشم کے بچوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو آگے کی طرف اور ایک کو پیچھے کی طرف بٹھایا۔

۱۴۵۴: باب تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اُٹھانا

۲۹۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ الْبَاهِلِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَاكُنْتُ اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُوْدَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهٗ.

۲۹۰۰: حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی طرف نظر کرے تو کیا وہ ہاتھ اٹھائے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ کوئی شخص اس طریقہ سے نہیں کرتا ہم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا ہے اور ہم نے ہاتھ نہیں اُٹھائے۔

۱۴۵۵: باب الدُّعَآءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا

۲۹۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ اِذَا جَآءَ مَكَانًا فِيْ دَارِ يَعْلٰى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا.

۲۹۰۱: حضرت عبدالرحمٰن بن طارق اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یعلی کے مکان کے نزدیک پہنچتے تو قبلہ کی طرف رخ فرما کر دُعا مانگتے۔

وضاحت:

واضح رہے کہ ''داریعلی'' ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ہے اور اس جگہ سے کعبہ شریف نظر آتا ہے۔

۱۴۵۶: باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب: مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۲۹۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ غَيْرَ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ وَخَالَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ۔

۲۹۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد (یعنی مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے علاوہ مسجدِ حرام کے۔

۲۹۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنْبَاَنَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْكَعْبَةَ۔

۲۹۰۳: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۲۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَغَرَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَ الْاَغَرُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ۔

۲۹۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۱۴۵۷: باب بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق

۲۹۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

۲۹۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں (یعنی عمارت کے پایوں سے) کم پائے تیار کیے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَمْ تَرَى اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاأَرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذِيْنَ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں تک پہنچا دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا کفر کا زمانہ (چھوڑے ہوئے زیادہ عرصہ) نہ ہوتا تو میں بنا دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کے علاوہ دوسرے دو پتھروں کو بوسہ نہ دینے کی بھی یہی وجہ ہے کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں پر نہیں ہے۔

۲۹۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ.

۲۹۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری قوم کے کفر و شرک کا زمانہ نہ ہوتا (یعنی نزدیک میں کفر کا زمانہ نہ گذرتا) تو میں خانہ کعبہ کو توڑتا اور میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر (یعنی اس کے مطابق) بناتا اور میں اس میں پیچھے کی جانب ایک دروازہ رکھتا (سامنے کے) دروازہ کے مقابل کیونکہ جس وقت قریش نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اس میں کمی چھوڑ دی۔

کعبہ کے دو[۲] دروازوں کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ اب اس وقت کعبہ کا ایک ہی دروازہ ہے اگر دو دروازے ہوتے تو اس میں یہ آرام تھا کہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر نکلتے جائیں اور تازہ ہوا (Cross Vantilation) آتی جاتی رہے۔

۲۹۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِىْ وَفِىْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ بْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

۲۹۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری اور تمہاری قوم کا زمانہ' زمانہ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرا کر اس کی دوبارہ تعمیر کرتا اور پھر میں اس کے دو دروازے بناتا اس وجہ سے جس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حاکم مقرر کیے گئے تو انہوں نے اس کے دو دروازے تیار کیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ مبارک کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دو دروازے تو تعمیر کر دیئے

لیکن کچھ ہی عرصہ بعد حجاج بن یوسف نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا اور خانہ کعبہ کو دورِ جاہلیت کی طرز پر دوبارہ کر دیا گیا۔

۲۹۰۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَاِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهِ فَبَلَغْتُ بِهِ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيْدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَ اَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِوَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ مُتَلَاحِكَةً.

۲۹۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم لوگوں کی قوم کا زمانہ دورِ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرانے کا حکم دیتا اور میں اس میں وہ وہ چیزیں داخل کرتا کہ جو اس میں سے نکال دی گئی ہیں اور میں اس کو زمین کے برابر کرتا پھر میں اس کے دو دروازے رکھتا ایک دروازہ مشرق کی طرف اور دوسرا دروازہ مغرب کی طرف۔ اس لیے کہ یہ لوگ اس کی تعمیر سے تھک چکے تھے میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی تعمیر تک تعمیر کراتا (راوی فرماتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو مسمار کرا دیا مزید نقل کرتے ہیں جس وقت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو منہدم کر کے تعمیر کرایا تو اس وقت میں موجود تھا انہوں نے حطیم کو بھی اس میں شامل کر دیا۔ نیز میں نے ابراہیم علیہ السلام کے رکھے ہوئے پتھر بھی دیکھے۔ وہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھے اور ملائم اور ایک دوسرے سے وابستہ تھے۔

۲۹۰۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۲۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

۱۴۵۸: باب دُخُوْلُ الْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ میں داخلہ سے متعلق

۲۹۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ اَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوْا فِيْهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبْتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ

۲۹۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا تھا پھر کافی وقت تک وہ حضرات اندر رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی طرف تشریف لائے تو میں سیڑھی پر چڑھ کر اندر کی طرف داخل ہو گیا اور دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوْا هٰهُنَا وَ نَسِيْتُ اَنْ اَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِى الْبَيْتِ.

نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ فرمانے لگے کہ یہاں لیکن یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کس قدر رکعت ادا کی؟

۲۹۱۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ بِلَالًا قُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ.

۲۹۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے دروازہ بند کرلیا اور جس قدر دیر اللہ عزوجل کو منظور تھا اندر رہنے کے بعد باہر کی طرف تشریف لائے پھر سب سے پہلے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے؟ فرمایا کہ دوستونوں کے درمیان۔

۱۴۵۹: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ فِى الْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ

۲۹۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهُ وَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ.

۲۹۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وقت نزدیک پہنچا تو مجھ کو کچھ احساس ہوا (اجابت کی ضرورت محسوس ہوئی) تو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لے آئے ہیں پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی؟ فرمایا: جی ہاں! دوستونوں کے درمیان۔

۲۹۱۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِىْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِىْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ.

۲۹۱۳: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تشریف لائے تو فرمایا دیکھو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں میں نے آکر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکل چکے تھے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا کس جگہ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دوستونوں کے درمیان دو رکعت ادا کی ہیں۔ پھر باہر کی طرف نکل کر خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کی ہیں۔

۲۹۱۴: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْمُنْبِجِيُّ عَنِ

۲۹۱۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِیْ نَوَاحِیْهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ یُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے کونوں میں تسبیح اور تکبیر پڑھی۔ نماز نہیں پڑھی پھر باہر تشریف لائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

۱۴۶۰: باب الْحِجْرُ

باب: حطیم سے متعلق حدیث

۲۹۱۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا یُقَوِّیْ عَلٰی بِنَآئِهٖ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ.

۲۹۱۵: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے اور میرے پاس دولت موجود ہوتی جو کہ مجھ کو اس کی تعمیر پر قوّت پہنچاتی تو میں پانچ گز حطیم کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ داخل ہونے اور دوسرا دروازہ باہر کی طرف نکلنے کے واسطے۔

۲۹۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الرِّبَاطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا عَآئِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدْخُلُ الْبَیْتَ قَالَ ادْخُلِی الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَیْتِ.

۲۹۱۶: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حطیم میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ خانہ کعبہ ہی ہے۔

۱۴۶۱: باب الصَّلَاةُ فِی الْحِجْرِ

باب: حطیم میں نماز ادا کرنا

۲۹۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَصَلِّیْ هٰهُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَیْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَیْثُ بَنَوْهُ.

۲۹۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر اس میں نماز ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ کو حطیم میں داخل کر کے فرمایا: اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہو تو یہاں پر نماز ادا کیا کرو۔ اس لیے کہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تم لوگوں کی قوم نے اس کی تعمیر کرتے ہوئے اس کو مکمل نہیں کیا۔

۱۴۶۲: باب التَّكْبِیْرُ فِیْ نَوَاحِی

باب: خانہ کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنے

الْكَعْبَةِ

۲۹۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ.

۱۴۶۳: باب الذِّكْرُ وَالدُّعَآءُ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَا لًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ وَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

۱۴۶۴: باب وَضْعُ الصَّدْرِ وَالْوَجْهِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

۲۹۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

سے متعلق

۲۹۱۸: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر پڑھی۔

باب: بیت اللہ شریف میں دُعا اور ذکر

۲۹۱۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازہ بند کرنے کا حکم فرمایا ان دنوں خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور دروازہ کے نزدیک کے دو ستون کے درمیان پہنچ کر بیٹھ گئے پھر اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس سے دُعا مانگی اور توبہ کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے پھر ہر ایک کونے کے بعد سامنے کی طرف جا کر تکبیر پڑھتے لا اِلٰہ اِلاّ اللہ پڑھتے۔ اللہ عزوجل کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتے اور توبہ کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی پھر فراغت ہوئی تو فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

باب: خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ سینہ اور چہرہ لگانا

۲۹۲۰: حضرت اسامہ بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوا آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی پھر تکبیر اور تہلیل کہا اور خانہ کعبہ کی سامنے والی دیوار کی جانب تشریف لے گئے اور اپنا سینہ اپنے رخسار اور دونوں

الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْاَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

ہاتھ اس پر رکھ کر تکبیر و تہلیل کی اور دُعا مانگی پھر آپ ﷺ نے تمام کونوں میں جا کر اس طریقہ سے کیا پھر باہر آ گئے اور دروازہ پر پہنچ کر قبلہ کی جانب رخ کر کے فرمایا کہ یہ قبلہ ہے' یہ قبلہ ہے۔

۱۴۶۵: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ سے متعلق

۲۹۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْقِبْلَةُ.

۲۹۲۱: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کرنے کے بعد فرمایا یہ قبلہ ہے۔

۲۹۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ.

۲۹۲۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو چاروں کونوں میں دُعا مانگی اور اس میں نماز نہیں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا فرمائیں۔

۲۹۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ يُقِيْمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ.

۲۹۲۳: حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لے کر حجر اسود کے بعد تیسرے ٹکڑے کے پاس دروازہ کے نزدیک آتے اور ان کو کھڑا کرتے چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز ادا فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ پھر وہ آگے کی جانب بڑھ کر نماز ادا فرماتے۔

۱۴۶۶: باب ذِكْرِ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۲۹۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۲۹۲۴: حضرت عبداللہ بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں

عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اَرَاكَ تَسْتَلِمُ اِلاَّ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

کہ آپ ﷺ صرف ان دو پتھروں (حجر اسود اور رکن یمانی کو) چھوتے ہیں انہوں نے فرمایا جی ہاں کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ ان کو چھونے سے گناہ مٹ جاتے ہیں نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ سات چکر طواف کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۱۴۶۷: باب اَلْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا

۲۹۲۵: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهٖ.

۲۹۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کو دوسرے شخص کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کاٹ دیا اور اس شخص کو حکم فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ۔

۲۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِيْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ.

۲۹۲۶: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے (جس شے سے اس نے کھینچ جانے کی منت مانی تھی) تو آپ ﷺ نے اس کو کاٹ کر فرمایا یہ بھی نذر ہے (مطلب یہ ہے کہ تمہاری نذر اس طریقہ سے بھی ادا ہو جائے گی)۔

۱۴۶۸: باب اِبَاحَةُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا درست ہے

۲۹۲۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ اللَّفْظُ لِيُوْسُفَ خَالَفَهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ.

۲۹۲۷: حضرت طاؤس ایک ایسے آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے تم لوگ اس میں کم گفتگو کرو۔

۲۹۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ.

۲۹۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حالت طواف میں گفتگو کم کرو کیونکہ تم (طواف کرتے وقت) نماز میں ہو یعنی طواف بھی نماز ہے۔

۱۴۶۹: باب اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

باب: طواف کعبہ ہر وقت صحیح ہے

۲۹۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارًا.

۲۹۲۹: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوعبد مناف کسی بھی آدمی کو کسی بھی وقت میں اس مکان کا طواف کرنے یا یہاں پر نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو چاہے دن ہو یا رات ہو۔

۱۴۷۰: باب كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

باب: مریض شخص کے طواف کعبہ کرنے کا طریقہ

۲۹۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

۲۹۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی کہ میں مریض ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر تم طواف کرنا۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نماز ادا کر رہے تھے اور اس میں سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۱۴۷۱: باب طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَآءِ

باب: مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنا

۲۹۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَاطُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ عُرْوَةُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

۲۹۳۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کی قسم میں نے طواف وداع نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرنا کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو تو اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لینا۔

۲۹۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِیَ مَرِیْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ الْمُصَلِّیْنَ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ یَقْرَاُ وَالطُّوْرِ.

۲۹۳۲: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو بیمار تھیں چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نمازیوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لینا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے پاس سورۂ طور تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔

۱۴۷۲: باب الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

باب: اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا

۲۹۳۳: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ.

۲۹۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر خانہ کعبہ کا طواف اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی نوک دار چھڑی سے چھوتے۔

۱۴۷۳: باب طَوَافُ مَنْ اَفْرَادَ الْحَجَّ

باب: حج افراد کرنے والے شخص کا طواف کرنا

۲۹۳۴: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِیُّ عَنْ زُهَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَیَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا یَمْنَعُكَ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ یَنْهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَیْنَا مِنْهُ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۲۹۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ کیا میں خانہ کعبہ کا طواف کر لوں میں نے حج کا احرام باندھا ہے انہوں نے دریافت فرمایا تم کو کس شے نے طواف کرنے سے منع کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے روکتے ہوئے سنا ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی بات ہم لوگوں کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت فرمائی اور خانہ کعبہ کا طواف بھی فرمایا اور سعی بھی فرمائی۔

۱۴۷۴: باب طَوَافُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

باب: جو کوئی عمرہ کا احرام باندھے اس کا طواف کرنا

۲۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ

۲۹۳۵: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ایک آدمی نے خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا تو کیا ایسا شخص اپنی بیوی سے ہم بستری

بِالْبَیْتِ وَلَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَیَأْتِیْ اَهْلَهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَیْنِ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے سات طواف فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا فرمائیں اور صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑے اور تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس وجہ سے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی شخص صفا مروہ کی سعی نہ کرے تو وہ شخص ہرگز اپنی عورت سے ہم بستری نہ کرے۔

۱۴۷۵: باب كَیْفَ یَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ یَسُقِ الْهَدْیَ

باب: جو آدمی حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں ساتھ ساتھ ادا کرنے کی نیت کرے اور ہدی ساتھ نہ لے جائے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۲۹۳۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَیْفَةِ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِیْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰی حَلُّوْا اِلَی النِّسَآءِ وَلَمْ یَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُقَصِّرْ اِلٰی یَوْمِ النَّحْرِ۔

۲۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روانہ ہوئے تو ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو نماز ظہر ادا کی۔ پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ جس وقت وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپؐ نے حج اور عمرہ کرنے کے لئے لبیک پڑھا اس پر ہم لوگوں نے آپؐ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور ہم نے طواف کر لیا تو آپؐ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اس پر لوگ خوفزدہ ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ چنانچہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور وہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں گئے لیکن رسول کریمؐ نے نہ تو احرام کھولا اور نہ ہی دس تاریخ تک بال کم کرائے (یعنی حلق نہیں کرایا)۔

۱۴۷۶: باب طَوَافُ الْقَارِنِ

باب: قران کرنے والے شخص کے طواف سے متعلق

۲۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۳۷: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج قران میں ایک ہی طواف کیا اور فرمایا: میں نے

قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَاَيُّوْبُ ابْنُ مُوْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا فَاشْتَرٰى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

۲۹۳۸: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نکلے اور وہ مقام ذوالحلیفہ پہنچے تو انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر روانہ ہوئے کچھ دیر چلے تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کو خانہ کعبہ جانے سے منع کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ کہنے لگ گئے کہ اگر مجھ کو منع کر دیا گیا تو میں اسی طریقہ سے کروں گا کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر فرمانے لگے حج کا راستہ بھی وہی ہے جو کہ عمرہ کا ہے اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ پھر کچھ دیر تک آئے اور وہاں پر ایک جانور خریدا پھر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان سعی فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ اَخْبَرَنِيْ هَانِئُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا.

۲۹۳۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا۔

۱۴۷۷: باب ذِكْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب: حجر اسود سے متعلق

۲۹۴۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ.

۲۹۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔

۱۴۷۸: باب اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ

۲۹۴۱: حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کو لپٹ گئے پھر فرمایا: میں نے ابوالقاسم! کو تم پر مہربانی فرماتے ہوئے دیکھا

رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا.

ہے۔

۱۴۷۹: باب تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ.

۲۹۴۲: حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کی جانب تشریف لائے اور فرمایا: میں اس سے واقف ہوں کہ تُو ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر اس کے نزدیک آئے اور اس کو بوسہ دیا۔

۱۴۸۰: باب كَيْفَ يُقَبِّلُ

باب: بوسہ کس طریقہ سے دینا چاہیے

۲۹۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ طَاؤُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَاِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَاِنْ رَّاٰهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۲۹۴۳: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا کہ وہ جس وقت حجر اسود کے سامنے سے گذرتے تو اگر وہاں پر ہجوم ہوتا تو گذر جاتے اور اگر خالی ہوتا (یعنی ہجوم نہ ہوتا) تو ٹھہر کر تین مرتبہ بوسہ دیتے پھر فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے فرمایا کہ تم ایک پتھر ہو نہ تو تم کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اور نہ ہی نقصان اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کرتے دیکھا۔

۱۴۸۱: باب كَيْفَ يَطُوْفُ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلٰى اَيِّ شِقَّيْهِ يَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

باب: طواف شروع کرنے کا طریقہ اور حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد کس طرف چلنا چاہیے؟

۲۹۴۴: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ

۲۹۴۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو چھونے کے بعد دائیں طرف روانہ ہوئے پھر تین چکروں میں تیز تیز اور کندھے پھیلاتے ہوئے چلے پھر چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ پڑھی وہ

فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَی الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَی الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا.

آیت یہ ہے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّی پھر اسی طریقہ سے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ مقام ابراہیم آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر دو رکعات نماز ادا کر کے خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کے بعد صفا (پہاڑ) کی جانب روانہ ہو گئے۔

۱۴۸۲: باب كَمْ يَسْعٰی

باب: کتنے طواف میں دوڑنا چاہیے

۲۹۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَ وَيَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۲۹۴۵: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ تین طواف میں تیز تیز چلتے تھے اور باقی چار چکر میں عام چال چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

۱۴۸۳: باب كَمْ يَمْشِيْ

باب: کتنے چکروں میں عادت کے مطابق چلنا چاہیے

۲۹۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَی ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهٗ يَسْعٰی ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّ يَمْشِيْ اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۲۹۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حج اور عمرہ کا طواف فرماتے تو تین چکروں میں تیز تیز چلتے تھے اور چار طواف میں حسب عادت چلتے تھے پھر دو رکعات نماز ادا فرماتے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

۱۴۸۴: باب الْخَبَبُ فِي الثَّلَاثَةِ مِنَ السَّبْعِ

باب: سات میں سے تین طواف میں دوڑ کر چلنے سے متعلق

۲۹۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ.

۲۹۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو چھوتے اور پھر سات چکروں میں سے پہلے تین طواف میں کہیں تیز تیز چلتے تھے۔

۱۴۸۵: باب الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرے میں تیز تیز چلنا

۲۹۴۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنَا عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ

۲۹۴۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جس وقت عمرہ یا حج کرنے کے لئے تشریف لاتے تو طوافِ قدوم فرماتے

اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِىْ طَوَافِهٖ حِيْنَ يَقْدَمُ فِىْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِىْ اَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

وقت تین چکر تیز تیز چلتے اور چار چکر عادت کے مطابق چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے فرماتے تھے۔

۱۴۸۶: باب الرَّمْلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود سے حجر اسود تک تیز تیز چلنے سے متعلق

۲۹۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ.

۲۹۴۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تیز تیز چلتے (یعنی رمل فرماتے)۔

۱۴۸۷: باب الْعِلَّةُ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا سَعَى النَّبِىُّ ﷺ بِالْبَيْتِ

باب: رسول کریم ﷺ کے رمل کرنے کی وجہ

۲۹۵۰: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّرْمُلُوْا وَ اَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوْا لَهٰٓؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا.

۲۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ تشریف لائے تو مشرکین کہنے لگے کہ ان لوگوں کو بخار نے کمزور کر دیا ہے وہاں پر پہنچ کر انہوں نے تکالیف بھی اُٹھائی ہیں یہ بات اللہ عزوجل نے رسول کریم ﷺ کو بتلائی تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ رمل کرنا چاہیے اور ان دوارکان یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام چال سے چلیں اس وقت مشرکین مکہ حطیم کی جانب تھے چنانچہ کہنے لگے یہ لوگ تو فلاں شخص سے بھی زیادہ قوت والے ہیں۔

۲۹۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

۲۹۵۱: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اس کو چومتے اور چھوتے ہوئے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ اَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ.

دیکھا ہے اس آدمی نے عرض کیا: اگر وہاں پر لوگ زیادہ ہو جائیں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنے اگر مگر کو یمن میں ہی رکھو۔ میں تو فقط اس قدر جانتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے اور ہاتھ سے چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۸۸: باب اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِىْ كُلِّ طَوَافٍ

باب: رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر ایک چکر میں چھونے کے بارے میں

۲۹۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِىَّ وَالْحَجَرَ فِىْ كُلِّ طَوَافٍ.

۲۹۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر ایک چکر میں چھوا کرتے تھے۔

۲۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِىَّ.

۲۹۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوا کرتے تھے۔

۱۴۸۹: باب مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

باب: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنے سے متعلق

۲۹۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ.

۲۹۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں سے صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۹۰: باب تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخِرَيْنِ

باب: دوسرے دو رکن کو نہ چھونے سے متعلق

۲۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۹۵۵: حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو رکن کی علاوہ کسی رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا

وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ اِلاَّ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ.

ہے۔

۲۹۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلاَّ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَّحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ.

۲۹۵۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دو رکن کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چھوا۔ ایک حجر اسود اور دوسرا اس کے ساتھ والا جو کہ جُمحی لوگوں کے محلّہ کی جانب ہے۔

۲۹۵۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَآءٍ.

۲۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جب سے میں نے کبھی ان کو چھونا نہیں چھوڑا۔ چاہے آسان ہو یا دشواری کے ساتھ چھونا پڑے۔

۲۹۵۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِيْ رَخَآءٍ وَّلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ.

۲۹۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو اس وقت سے میں نے بھی کبھی اس کو چھونا نہیں چھوڑا۔

۱۴۹۱: باب اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب: لاٹھی سے حجر اسود کو چھونا

۲۹۵۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

۲۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خانہ کعبہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی لاٹھی سے چھوتے تھے۔

۱۴۹۲: باب اَلْاِشَارَةِ اِلَى الرُّكْنِ

باب: حجر اسود کی جانب اشارہ کرنا

۲۹۶۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ.

۲۹۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر فرمایا کرتے تھے اور حجر اسود کے نزدیک پہنچا کرتے تو اس کی جانب اشارہ فرماتے۔

۱۴۹۳: باب قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ : ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف : ۳۱]

باب: آیت کریمہ: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کا شانِ نزول

۲۹۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبُطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ:
اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ ☆ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ
قَالَ فَنَزَلَتْ: يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

۲۹۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک خاتون برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھی اور شعر پڑھا کرتی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے ''آج پورا یا دوسروں کا بعض حصہ ظاہر ہے اور جس قدر حصہ ظاہر ہے جس کسی نے اس کو دیکھا میں اس کو معاف نہیں کروں گی کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: یَا بَنِیْ آدَمَ خُذُوْا یعنی اے انسانو! ہر ایک مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

۲۹۶۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

۲۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع سے پہلے والے سال جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تو انہوں نے مجھ کو کچھ آدمیوں کے ساتھ لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لئے روانہ فرمایا کہ اس سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج ادا کرے اور نہ ہی وہ خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

۲۹۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُوْنَ قَالَ كُنَّا نُنَادِيْ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَوْ اَمَدُهٗ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔

۲۹۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ برات مکہ مکرمہ والوں کو سنانے کے لئے روانہ کیا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح سے اعلان کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ اعلان کرتے تھے کہ جنت میں صرف اہلِ ایمان داخل ہوں گے اور کوئی شخص خانہ کعبہ کا ننگا ہو کر طواف نہ کرے پھر جس آدمی کا رسول کریمؐ کے ہمراہ کوئی معاملہ ہے تو اس کی مدت چار مہینہ تک ہے۔ جس وقت چار مہینہ مکمل ہو جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بری ہیں۔ نیز اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس قدر اعلان کیا کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

۱۴۹۴: باب اَیْنَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی دو رکعات کس جگہ پڑھنی چاہئیں؟

۲۹۶۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ سُبُعِهٖ جَآءَ حَاشِیَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَّافِیْنَ اَحَدٌ۔

۲۹۶۴: مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سات چکروں سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مطاف کے کنارہ پر تشریف لائے اور دو رکعات نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔

۲۹۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ یَعْنِی ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ : لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ [الأحزاب : ۲۱]

۲۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات نماز ادا فرمائی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور ارشاد فرمایا: تمہارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عمدہ اور اعلیٰ نمونہ ہے۔

۱۴۹۵: باب اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی دو رکعات کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

۲۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ [البقرة : ۱۲۵] وَرَفَعَ صَوْتَهٗ یُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْهَا حَتّٰی بَدَالَهُ الْبَیْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

۲۹۶۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَام ...... ۔ یہ آیت آپ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عز و جل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ ''لا الٰہ الا اللہ''

قَدِيْرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهٗ وَ حَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

سے ''قدیر'' تک۔ پھر آپ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدر ہوا وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر آپ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپ دوڑے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اسکے بعد آپ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپ نے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: ''لا الٰہ الا اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر اللہ عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو منظور ہوا دُعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

۲۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ فَابْدَءُوْا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ.

۲۹۶۷: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے طواف میں سات چکر لگائے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ پھر اس طرح سے دو رکعات تلاوت فرمائیں کہ مقام آپ ﷺ اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو چھوا اور وہاں سے یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ گزرے۔ ''صفا اور مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں'' پھر فرمایا: تم لوگ اس جگہ سے شروع کرو کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے۔

۱۴۹۶: باب اَلْقِرَاءَةُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی دو رکعتوں میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں

۲۹۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَاَ: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلّٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ

۲۹۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ پھر دو رکعات ادا کی اور ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی پھر حجر اسود کی جانب تشریف لے گئے اور اس کو بوسہ دیا پھر صفا روانہ ہو گئے۔

عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا.

۱۴۹۷: باب الشُّرْبُ مِنْ زَمْزَمَ

باب: آبِ زمزم پینے سے متعلق

۲۹۶۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ وَمُغِيرَةُ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۲۹۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

۱۴۹۸: باب الشُّرْبُ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمزم کھڑے ہو کر پینا

۲۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ.

۲۹۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آبِ زمزم پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔

۱۴۹۹: باب ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ

باب: صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی دروازے سے جانا جس سے جانے کے لیے نکلا جاتا ہے

۲۹۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ.

۲۹۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر صفا پہاڑ تشریف لے جانے کے لئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہی سنت ہے۔

۱۵۰۰: باب ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کے بارے میں

۲۹۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا اُبَالِي اَنْ لَّا اَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ اِنَّمَا

۲۹۷۲: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ...... یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں اس وجہ سے جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی گناہ

كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ......﴾ [البقرة: ١٥٨] فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهٗ فَكَانَتْ سُنَّةً.

نہیں ہے اور عرض کیا: ان دونوں کے درمیان پھرنا لازم نہیں سمجھنا۔ اس لیے کہ اس جگہ اس کو لازم نہیں کیا گیا۔ عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے لوگ دورِ جاہلیت میں ان کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے لیکن اسلام جس وقت آیا اور قرآن کریم نازل ہوا تو یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ...... اس کے بعد رسول کریمؐ نے بھی ان کے درمیان طواف کیا اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا چنانچہ یہ مسنون ہوگیا۔

۲۹۷۳: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

۲۹۷۳: حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اور عرض کیا کہ اللہ عزوجل کی قسم اس سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو شخص ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے وہ فرمانے لگیں کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے۔ اے میری بہن کے صاحبزادے! اگر اس سے یہی مراد ہوتی جو کہ تم نے سمجھی ہے تو یہ اس طریقہ سے نازل ہوتی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اس طریقہ سے نہیں ہے بلکہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ اس لیے کہ وہ لوگ مسلمان ہونے سے قبل منات بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ مقام مشلل پر عبادت کیا کرتے تھے اور جو مناۃ کے لئے احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا برا سمجھتا تھا۔ چنانچہ جس وقت انہوں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پھر رسول کریم ﷺ نے بھی صفا اور مروہ کا طواف مسنون قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی آدمی کے لئے اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے۔

۲۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ

۲۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے نکل کر صفا کی جانب جاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے کی ہے۔

الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ.

۲۹۷۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾.

۲۹۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو فرمایا: ہم لوگ بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں جس جگہ سے اللہ عزوجل نے ابتداء فرمائی ہے اس کے بعد یہ آیت اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تلاوت فرمائی۔

۱۵۰۱: باب مَوْضَعِ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟

۲۹۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ.

۲۹۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ جس وقت خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ٹھہر کر) تکبیر پڑھی۔

۱۵۰۲: باب اَلتَّكْبِيْرُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۲۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صفا پہاڑ پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد اس طریقہ سے فرماتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر دُعا مانگتے اور مروہ پر اسی طریقہ سے کرتے۔

۱۵۰۳: باب اَلتَّهْلِيْلُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر ''لا اِلٰہ اِلّا اللہ'' کہنا

۲۹۷۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْ بَيْنَ ذٰلِكَ.

۲۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر ''لا اِلٰہ اِلّا اللہ'' ارشاد فرمایا اور دُعا مانگی۔

۱۵۰۴: باب اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر ذکر کرنا اور دُعا مانگنا

۲۹۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمُقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَالَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

۲۹۷۹: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپؐ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَام ...... ۔ یہ آیت آپؐ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریمؐ حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپؐ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ ''لا الٰہ الا اللہ'' سے ''قدیر'' تک۔ پھر آپؐ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدور ہوا وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر آپؐ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپؐ دوڑے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اسکے بعد آپؐ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپؐ نے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: ''لا الٰہ الا اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر اللہ عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو منظور ہوا دُعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

۱۵۰۵: بابُ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کرنا

۲۹۸۰: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ

۲۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں طواف خانہ کعبہ اور صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کی تا کہ لوگ دیکھ سکیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نگرانی

حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَ لِيَسْأَلُوْهُ اِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ.

کر سکیں نیز اس واسطے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں جانب جمع ہو گئے تھے۔

۱۵۰۶: باب اَلْمَشْيُ بَيْنَهُمَا

باب: صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

۲۹۸۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ اِنْ اَمْشِيْ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمْشِيْ وَاِنْ اَسْعٰى فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى.

۲۹۸۱: حضرت کثیر جمہان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے دیکھا انہوں نے فرمایا کہ اگر میں چلوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلا کرتے تھے اور اگر دوڑوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوڑا کرتے تھے۔

۲۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَ اَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ.

۲۹۸۲: یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں ضعیف العمر ہو گیا ہوں۔

۱۵۰۷: باب الرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

باب: صفا اور مروہ کے درمیان رمل

۲۹۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَرَمَلُوْا فَلَا اُرَاهُمْ رَمَلُوْا اِلَّا بِرَمَلِهٖ.

۲۹۸۳: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمانے لگے: آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تھے چنانچہ لوگوں نے رمل کیا اور میری رائے ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر ہی اس طریقہ سے کیا ہوگا۔

۱۵۰۸: باب اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کی سعی کرنا

۲۹۸۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ.

۲۹۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے تا کہ کفار اور مشرکین کو دکھلا سکیں کہ ہم قوت والے ہیں۔

۱۵۰۹: باب اَلسَّعْیُ فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ

۲۹۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَیْلٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ عَنِ امْرَاَۃٍ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ وَیَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ الْوَادِیْ اِلاَّ شَدًّا۔

باب: وادی کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۵: حضرت صفیہ بنت شیبہ ایک خاتون سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی کے درمیان (نچلی جگہ) دوڑتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں سے دوڑ کر ہی گذرنا چاہیے۔

۱۵۱۰: باب مَوْضِعُ الْمَشْیِ

۲۹۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰی حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ۔

باب: عادت کے موافق چلنے کی جگہ

۲۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ سے نیچے کی طرف تشریف لاتے تو عادت کے موافق چلتے تھے لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچتے تو دوڑنے لگتے۔ یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

۱۵۱۱: باب مَوْضِعُ الرَّمَلِ

۲۹۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ رَمَلَ حَتّٰی خَرَجَ مِنْہُ۔

۲۹۸۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَزَلَ یَعْنِیْ عَنِ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِی الْوَادِیْ رَمَلَ حَتّٰی اِذَا صَعِدَ مَشٰی۔

باب: رَمل کس جگہ کرنا چاہیے؟

۲۹۸۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوہ صفا سے اترے تو عادت کے موافق چلے لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فرمایا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل گئے۔

۲۹۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صفا سے نیچے کی طرف اترے تو عادت کے موافق چلے۔ لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فرمایا۔ پھر جس وقت صفا پر چڑھنے لگ گئے تو دوسری مرتبہ عادت کے موافق چلنے لگے۔

۱۵۱۲: باب مَوْضِعُ الْقِیَامِ عَلَی الْمَرْوَۃِ

۲۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ جَعْفَرٍ

باب: مروہ پہاڑ پر کھڑے ہونے کی جگہ

۲۹۸۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی جانب تشریف لائے تو

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهٗ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

اس پر چڑھنے لگے پھر جس وقت خانہ کعبہ نظر آنے لگا تو تین مرتبہ اس طریقہ سے کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ پھر ذکر خداوندی کا تذکرہ کیا اس کی تسبیح اور حمد بیان فرمائی اور اس کے بعد جس طریقہ سے اللہ عزوجل کو منظور ہوا دعا فرمائی اور فراغت تک اسی طریقہ سے کیا۔

۱۵۱۳: باب اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

باب: مروہ پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہو؟

۲۹۹۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَالَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهٗ.

۲۹۹۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو آپؐ اس پر چڑھ گئے۔ جس وقت آپ کو کعبہ نظر آنے لگا تو آپؐ نے کھڑے ہو کر تکبیر پڑھی اور اس کے ایک اور وحدہ لاشریک لہ ہونے کا اقرار کیا پھر اس طریقہ سے پڑھا: لا الٰہ الاّ اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر عادت کے مطابق چلتے ہوئے وادی کے درمیان پہنچ گئے جس وقت آپؐ کے قدم مبارک وہاں پر پہنچ گئے تو آپؐ دوڑنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ قدم مبارک اوپر چڑھنے لگے۔ یہاں سے آپؐ عادت کے مطابق چلتے ہوئے مروہ پہاڑ تک تشریف لائے اور یہاں پر بھی اسی طریقہ سے کیا کہ جس طریقہ سے صفا پہاڑ پر کیا تھا یہاں تک کہ فراغت ہوگئی۔

۱۵۱۴: باب كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: قران اور تمتع کرنے والا شخص کتنی مرتبہ سعی کرے؟

۲۹۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۲۹۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان صرف ایک مرتبہ سعی فرمائی (یعنی سات چکر لگائے)۔

۱۵۱۵: باب اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

باب: عمرہ کرنے والا شخص کس جگہ بال چھوٹے کرائے؟

۲۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

۲۹۹۲: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ.

۲۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ.

۱۵۱۶: باب كَيْفَ يُقَصِّرُ

۲۹۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِيَ بَعْدَ مَاطَافَ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ.

۱۵۱۷: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ اَهْدٰى

۲۹۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا اَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْيَحْلِلْ.

۱۵۱۸: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مروہ (نامی جگہ) پر تیر کے پیکان سے کم کیے (یعنی تیر کے آگے کے حصہ سے)۔

۲۹۹۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مروہ پہاڑ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ایک دیہاتی شخص کے تیر کی پیکان سے کم کیے (یعنی تیر کے اگلے حصہ سے)۔

باب: بال کس طرح کترے جائیں؟

۲۹۹۴: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو کنارہ سے پکڑا اور میں نے ان کو تیر کی پیکان سے کاٹ ڈالا جو کہ اس وقت میرے پاس تھا جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا (یعنی ماہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں) لیکن حضرت قیس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

باب: جو شخص حج کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے جائے

۲۹۹۵: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ سے چلے۔ جس وقت بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حالت احرام ہی میں رہے اور جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لایا وہ اپنا احرام کھول دے۔

باب: جو شخص عمرہ کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے جائے

۲۹۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰی فَلَا یَحِلَّ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْیُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

۲۹۹۶: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ تو بعض لوگ نے حج کا احرام باندھ لیا تھا اور بعض نے عمرہ کا اور ان کے ساتھ ہدی بھی تھی۔ چنانچہ نبیؐ نے فرمایا: جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو وہ ساتھ میں ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کرنے کا احرام باندھا ہے اور وہ ساتھ میں ہدی بھی لے کر آیا تو وہ احرام نہ کھولے اور جس کسی نے حج کرنے کے واسطے تلبیہ پڑھی تو وہ حج مکمل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں بھی ان ہی میں سے تھی کہ جنہوں نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی۔

۲۹۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍؓ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُقِمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ هَدْیٌ فَاَقَامَ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَ لَمْ یَكُنْ مَعِیَ هَدْیٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ وَتَطَیَّبْتُ مِنْ طِیْبِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَی الزُّبَیْرِ فَقَالَ اسْتَاْخِرِیْ عَنِّیْ اَتَخْشٰی اَنْ اَثِبَ عَلَیْكَ.

۲۹۹۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے ہم جب مکہ مکرمہ کے پاس پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے ساتھ ہدی نہ لے کر آیا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور جس کے ساتھ ہدی ہو تو وہ شخص احرام ہی کی حالت میں رہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس وجہ سے وہ بھی حالت احرام ہی میں تھے اور لیکن میں ان میں سے تھی جن کے پاس ہدی نہیں تھی۔ اِس وجہ سے میں نے احرام کھول کر کپڑے پہن لیے اور خوشبو لگا لی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (اپنے خاوند) کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ کہنے لگے: مجھ سے دُور رہو۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندیشہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کود پڑوں۔ (یعنی ہم بستر نہ ہو جاؤں)۔

۱۵۱۹: باب اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ

باب: یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے خطبہ دینا

۲۹۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی اَبِیْ قُرَّةَ مُوْسَی بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ اَبَابَكْرٍ عَلَی الْحَجِّ

۲۹۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جعرانہ والے عمرہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ جس وقت ہم لوگ عرج نامی جگہ پر پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (فجر سے قبل کی) دو سنت ادا فرمائیں اور نماز کی تکبیر پڑھنے کے لئے

فَاَقْبَلْنَا مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰی لِیُکَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَوَقَفَ عَلَی التَّکْبِیْرِ فَقَالَ هٰذِهٖ رُغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجِّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّیَ مَعَهٗ فَاِذَا عَلِیٌّ عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَکْرٍ اَمِیْرٌ اَمْ رَسُوْلٌ قَالَ لَابَلْ رَسُوْلٌ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَؤُهَا عَلَی النَّاسِ فِیْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَکَّةَ فَلَمَّا کَانَ قَبْلَ التَّرْوِیَةِ بِیَوْمٍ قَامَ اَبُوْبَکْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِکِهِمْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَاَ عَلَی النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْبَکْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ وَ عَنْ نَحْرِهِمْ وَ عَنْ مَنَاسِکِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَاَ عَلَی النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلُ قَامَ اَبُوْبَکْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ کَیْفَ یَنْفِرُوْنَ وَکَیْفَ یَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِکَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَاَ بَرَاءَةَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی خَتَمَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ خُثَیْمٍ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُ هٰذَا لِئَلَّا یُجْعَلَ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ وَمَا کَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ لَمْ یَتْرُکْ حَدِیْثَ ابْنِ خُثَیْمٍ وَلَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ ابْنُ خُثَیْمٍ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَکَاَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ خُلِقَ لِلْحَدِیْثِ.

کھڑے ہوئے تو پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی۔ یہ سن کر وہ لوگ اس جگہ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) اونٹنی جدعاء (نام اونٹنی کا) کی آواز ہے یہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کے لئے تشریف لانے کا ارادہ فرمالیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نماز ادا کریں اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم امیر بن کر آئے ہو یا کوئی پیغام بھی لائے ہو۔ وہ فرمانے لگے پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حج کے اجتماع میں سورۂ برات کی تلاوت کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہے چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ترویہ کے دن (یعنی ۸ ذی الحجہ) سے ایک دن قبل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو مناسک حج بتلائے جس وقت وہ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور سورۂ برات کی شروع سے لے کر آخر تک تلاوت فرمائی اس کے بعد ہم لوگ ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ عرفات والے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور لوگوں کو حج کے ارکان سکھلائے جب فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ برات کی تلاوت کی اور اس کو مکمل فرمایا پھر قربانی کے دن جس وقت ہم لوگ طواف زیارت کر کے واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو طواف زیارت قربانی اور مناسک حج بتلائے کہ جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سورۂ برات تلاوت فرمائی پھر جس روز واپس جانے کا دن تھا اس روز بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور واپس آنے کا طریقہ اور حج کے مناسک بیان کیے جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر مکمل سورت برأت تلاوت فرمائی اور اس کو ختم فرمایا۔

۱۵۲۰: باب اَلْمُتَمَتِّعُ مَتٰی یَهِلُّ

باب: تمتع کرنے والا کب حج کا احرام

بِالْحَجِّ

۲۹۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِّنْ ذِى الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْىُ الَّذِىْ مَعِىَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِىْ تَفْعَلُوْنَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ.

باندھے؟

۲۹۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو (مکہ پہنچے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حج کو عمرہ میں تبدیل کر کے عمرہ کرو اور احرام کھول ڈالو۔ یہ بات ہم لوگوں پر گراں گزری اور ہم لوگوں نے تنگی محسوس کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ احرام کھول ڈالو اس لیے کہ اگر میرے ہمراہ بھی یہ ہدی نہ ہوں تو میں بھی تم لوگوں کی طرح ہی کرتا۔ اس بات پر ہم لوگ حلال ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے صحبت کی اور ہر ایک وہ کام بھی کیا جو کہ کوئی حلال شخص کرتا ہے پھر ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ کو) مکہ سے روانہ ہوئے اور حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا۔

۱۵۲۱: باب مَا ذُكِرَ فِىْ مِنًى

باب: منیٰ سے متعلق احادیث

۳۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَدَلَ اِلَىَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ اَنْزَلَنِىْ ظِلُّهَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِّنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَّبَةُ وَفِىْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُبِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا.

۳۰۰۰: حضرت محمد بن عمرو انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہر گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میری جانب رخ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تم اس درخت کے نیچے کس وجہ سے ٹھہرے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اس کے سایہ کی وجہ سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان دو پہاڑ کے درمیان ہو پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تو وہاں پر ایک وادی ہے جس کا نام ''سربہ'' ہے وہاں پر ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر حضرات انبیاء علیہم السلام کی آنول کاٹی گئی ہے۔

آنول کاٹنے سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مراد یہ ہے کہ اس درخت کے نیچے ستر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت ہوئی اس وجہ

سے یہ درخت بہت بابرکت ہے۔

٣٠٠١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ اَنْبَانَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ.

٣٠٠١: حضرت عبداللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا تو اللہ عزوجل نے ہمارے کان کھول دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے تھے وہ ہم لوگ سن رہے تھے اپنے ٹھکانوں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بتلانا شروع فرمایا یعنی حج کے طریقے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے حجروں کے پاس تشریف لے گئے تو چھوٹی چھوٹی کنکری ماری اور انگلیوں سے کنکریاں ماریں اور مہاجرین کو مسجد میں اترنے اور انصار کو نیچے اترنے کا حکم فرمایا۔

١٥٢٢: باب اَيْنَ يُصَلِّى الْاِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

باب: آٹھویں تاریخ کو امام نمازِ ظہر کس جگہ پڑھے؟

٣٠٠٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ.

٣٠٠٢: حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کس جگہ ادا کی؟ (یعنی آٹھویں تاریخ میں) تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ مقام منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا: کوچ کرتے یعنی روانہ ہونے والے دن نماز عصر کس جگہ ادا؟ کی تو انہوں نے فرمایا: مقام ابطح میں (یعنی محصب میں جو کہ مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے)۔

١٥٢٣: باب الْغُدُوُّ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ

باب: منیٰ سے عرفات جانا

٣٠٠٣: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ

٣٠٠٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص

اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّیْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

۳۰۰۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّیْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

۳۰۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

۱۵۲۴: باب اَلتَّكْبِيْرُ فِى الْمَسِيْرِ اِلٰى عَرَفَةَ

باب: عرفات روانہ ہوتے وقت تکبیر پڑھنا

۳۰۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُلَائِيُّ يَعْنِىْ اَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِى التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّیْ يُلَبِّیْ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

۳۰۰۵: حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور ہم دونوں روانہ ہو کر مقام عرفات سے مقام منیٰ کی جانب چلے جا رہے تھے۔ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج لبیک میں کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: کوئی شخص لبیک پڑھتا تو اس کو برا نہیں خیال کرتے تھے اور جو تکبیر پڑھتا تو برا نہیں خیال کرتے (اس لیے کہ اصل مقصد ذکر خداوندی ہے)۔

۱۵۲۵: باب اَلتَّلْبِيَةُ فِيْهِ

باب: منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت تلبیہ پڑھنا

۳۰۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِى التَّلْبِيَةِ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صَاحِبِهٖ.

۳۰۰۶: حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عرفہ کے دن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کس طریقہ سے تلبیہ پڑھیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے یہ سفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی کیا ہے چنانچہ ان میں سے کوئی شخص لبیک کہتا اور کوئی تکبیر کہتا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

۱۵۲۶: باب مَا ذُكِرَ فِىْ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفات کے دن سے متعلق

۳۰۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

۳۰۰۷: حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر یہ آیت کریمہ: اَلْيَوْمَ

بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِىْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ.

اَكْمَلْتُ لَكُمْ ...... ہم لوگوں پر نازل ہوتی تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بہت اچھی طرح سے اس بات سے واقف ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی ہے۔ وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں تھے۔

۳۰۰۸: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

۳۰۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عرفہ کے دن سے زیادہ غلام اور باندیاں کسی دن دوزخ سے آزاد نہیں کرتے اس روز پروردگار اپنے بندوں سے نزدیک ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر ناز کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

۱۵۲۷: باب النَّهْىُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: یومِ عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۳۰۰۹: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِىَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ.

۳۰۰۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، یوم النحر اور ایامِ تشریق ہم مسلمانوں کے لئے عید اور کھانے پینے کا دن ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور کس بات کی خواہش کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تو ان کی مغفرت کر دی ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ حج کر رہے ہوتے اور حج میں مشغول رہتے ہیں اور حدیث نمبر ۳۰۰۹ میں عرفہ کے دن کی فضیلت مذکور ہے اور یوم النحر سے مراد قربانی کا دن ہے اور ایامِ تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ ہے اور اس کے متعدد فضائل ہیں۔ رسالہ ''تاریخ قربانی'' میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ ایام کے بہت سے فضائل اور اس سلسلہ کے تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔

۱۵۲۸: باب الرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ

۳۰۱۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَشْهَبُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهٗ اَنْ لَّايُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِىْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهٗ مَالِكٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ فَقَالَ اُفِيْضُ عَلَىَّ مَآءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَانْتَظَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَبَيْنِىْ وَبَيْنَ اَبِىْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ.

باب: عرفہ کے دن مقام عرفات جلدی پہنچنا

۳۰۱۰: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ احکام حج میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف نہ کرنا چنانچہ عرفہ کے دن دوپہر کے زوال کے بعد ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس تشریف لائے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ان کے پردہ کے پاس آ کر فرمایا: یہ کس کی جگہ ہے؟ اس بات پر وہ حجاج باہر آیا اور ایک زرد رنگ کی اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی۔ اس نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہوگیا ہے؟ کہنے لگے اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم چل دو۔ اس نے کہا کہ ابھی سے ہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا کہ میں اپنے اوپر پانی ڈال کر واپس آتا ہوں چنانچہ انہوں نے اس کا انتظار کیا' یہاں تک کہ وہ باہر آ گئے اور میرے اور میرے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلنے لگ گئے میں نے کہا کہ اگر تم نیک عمل کرنا چاہتے ہو تو تم خطبہ مختصر دینا اور عرفات کے قیام میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا۔ جس وقت انہوں نے اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔

۱۵۲۹: باب التَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَالِىَ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ قُلْتُ يَخَافُوْنَ مِنْ مُّعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ فُسْطَاطِهٖ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِّنْ بُغْضِ عَلِىٍّ.

باب: عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا معاملہ ہے کہ لوگ لبیک نہیں پڑھ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خوف کرتے ہیں۔ اس بات پر وہ اپنے رہنے کی جگہ سے باہر آئے اور لبیک آخر تک پڑھا پھر ارشاد فرمایا: ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی میں اس سنت کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۵۳۰: باب اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

۳۰۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْطٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

باب: عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ دینا

۳۰۱۲: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۳۱: باب اَلْخُطْبَةُ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلَی النَّاقَةِ

۳۰۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْطٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ.

باب: عرفہ کے دن اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۳: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۳۲: باب قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَآءَ اِلَی الْحَجَّاجِ بْنِ یُوْسُفَ یَوْمَ عَرَفَةَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تُصِیْبَ الْیَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ.

باب: عرفات میں مختصر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۴: حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات کے روز سورج کے زوال کے بعد حجاج بن یوسف کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو چل دو۔ اس نے کہا ابھی؟ تو فرمایا جی ہاں۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حجاج سے کہا کہ اگر تم آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم خطبہ مختصر پڑھنا اور تم نماز جلدی پڑھنا۔ اس بات پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

۱۵۳۳: باب اَلْجَمْعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ

باب: عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ساتھ پڑھنا

۳۰۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ نماز

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ.

وقت پر ادا کرتے تھے۔

۱۵۳۴: باب رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

باب: مقام عرفات میں دُعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانا

۳۰۱۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْا فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْاُخْرٰى.

۳۰۱۶: حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ مقام عرفات میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سوار ہاتھا آپ ﷺ نے دُعا مانگتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھا لیے۔ اس دوران اونٹنی نے رخ موڑا تو اس کی نکیل ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے نکیل پکڑی اور دوسرا ہاتھ اسی طریقہ سے اُٹھاتے رہے۔

۳۰۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نَبِيَّهٗ ﷺ اَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾.

۳۰۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے لوگوں کو حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں وہ لوگ قیام کرتے اور باقی عرب کے حضرات مقام عرفات میں چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں قیام کریں اور وہیں سے واپس آئیں اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنی وہاں سے ہی واپس ہوا کرو کہ جس جگہ سے لوگ واپس ہوتے ہیں۔

۳۰۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذَا اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ.

۳۰۱۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مقام عرفات میں میرا اونٹ گم ہو گیا تو میں اس کو تلاش کرنے کے لئے عرفات کے پہاڑ پر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ دیکھا میں نے عرض کیا یہ کیا ہوا یہ تو قریش ہیں یہ اس جگہ کس وجہ سے آئے ہیں۔

۳۰۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيْدًا مِّنَ الْمَوْقِفِ فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ

۳۰۱۹: حضرت زید بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ مقام عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے فاصلہ پر رُکے تو حضرت ابن ربع انصاری رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس آئے اور بیان کیا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے بھیجا ہے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم لوگ اپنے مقرر کیے ہوئے ٹھکانوں پر موجود رہو اس لیے کہ تم لوگ

عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

۳۰۲۰: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ کُلُّهَا مَوْقِفٌ.

۳۰۲۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجتہ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (مقام) عرفات پورا کا پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۳۵: باب فَرْضُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کی فضیلت

۳۰۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ یَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَیْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِّنْ لَیْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ.

۳۰۲۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ کچھ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج' عرفات میں قیام کرنے کا نام ہے اس وجہ سے جو شخص مزدلفہ والی رات میں فجر کے طلوع سے قبل قبل (مقام) عرفات پہنچ گیا تو اس کا حج ہو گیا۔

۳۰۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِّنْ عَرَفَاتٍ وَ رِدْفُهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَاْسَهٗ فَمَا زَالَ یَسِیْرُ عَلٰی هِیْنَتِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی جَمْعٍ.

۳۰۲۲: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر سے نیچے تک دُعا کرنے کے لئے اُٹھے ہوئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام مزدلفہ تک اسی حالت میں چلتے رہے۔

۳۰۲۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِّنْ عَرَفَةَ وَاَنَا رَدِیْفُهٗ فَجَعَلَ یَکْبَحُ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰی اَنَّ ذِفْرَاهَا لَیَکَادُ یُصِیْبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ

۳۰۲۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے واپس ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آہستہ چلانے کے لئے اس کی نکیل کھینچ دی تو اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے آگے کے حصہ کے نزدیک ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگو! تم لوگ وقار (اور آہستہ) اطمینان وسکون کے ساتھ چلو اس لیے کہ اونٹ کو دوڑانا

وَالْوَقَارِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي اِيْضَاعِ الْاِبِلِ.

اور بھگانا کوئی نیک کام نہیں۔

۱۵۳۶: باب اَلْاَمْرُ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت اطمینان وسکون کے ساتھ چلنے کا حکم

۳۰۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي ابْنَ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْ غَطْفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

۳۰۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی نکیل اس قدر کھینچ دی کہ اونٹنی کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں اسے فرما رہے تھے کہ اے لوگو! تم لوگ عرفہ کی شام کو اطمینان کے ساتھ چلو۔

۳۰۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَ غَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۲۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن شام کے وقت اور مزدلفہ کی صبح جس وقت لوگ روانہ ہونے لگ گئے تو فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار اختیار کرو پھر جس وقت مقام ''محسر'' میں پہنچ گئے جو کہ منیٰ میں واقع ہے تو اونٹنی کو روک لیا گیا اور فرمایا: اس جگہ سے رمی کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو پھر جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پڑھتے رہے۔

۳۰۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

۳۰۲۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عرفات سے واپس ہوئے تو اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بھی اسی طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ محسر میں تیزی سے نکلے اور پھر لوگوں کو جمرۂ عقبیٰ کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۲۷: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ السَّكِيْنَةَ عِبَادَاللّٰهِ يَقُوْلُ بِيَدِهِ هٰكَذَا

۳۰۲۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے خدا کے بندو! تم لوگ وقار سکون واطمینان کے ساتھ چلو پھر (حدیث کے راوی) حضرت ایوب نے اپنی ہتھیلی سے آسمان کی

وَاَشَارَ اَيُّوْبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ اِلَى السَّمَآءِ.

جانب اشارہ فرمایا۔

۱۵۳۷: باب كَيْفَ السَّيْرُ مِّنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے روانگی کا راستہ

۳۰۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مَسِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

۳۰۲۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات سے چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی چال سے چل رہے تھے۔ لیکن جس وقت جگہ ملتی تو اس سے کچھ جلدی ہی روانہ ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث مبارکہ میں نص کا لفظ آیا ہے اور عربی میں نص کا مفہوم روانگی میں ذرا جلدی کرنا ہے۔

۱۵۳۸: باب اَلنُّزُوْلُ بَعْدَ الدَّفْعِ مِّنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے واپسی پر گھاٹی میں قیام سے متعلق

۳۰۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيْثُ اَفَاضَ مِّنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ.

۳۰۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ جس وقت عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی جانب تشریف لے گئے میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مغرب ادا فرمائیں گے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نماز ادا کرنے کی جگہ تو آگے ہے۔

۳۰۳۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَآءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً اخَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلّٰى.

۳۰۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھاٹی میں قیام فرمایا کہ جس گھاٹی میں حکام قیام کرتے ہیں اور پیشاب کر کے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے (ادا کریں گے) پھر جس وقت ہم لوگ مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی آخر میں آنے والے لوگ پہنچے بھی نہیں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل فرما چکے تھے۔

۱۵۳۹: باب اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ

۳۰۳۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ ابْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی گذشتہ حدیث کی طرح سے یہ حدیث منقول اور مروی ہے۔

۳۰۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

۳۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ساتھ ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں نہ تو ان کے درمیان نوافل ادا فرمائے اور نہ ہی بعد میں۔

۳۰۳۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۰۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ہی وقت میں ادا فرمایا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں ادا فرمائی چنانچہ پہلے مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی وفات تک اسی طریقہ سے کرتے رہے۔

۳۰۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۳۰۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں۔

۳۰۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ كُرَيْبًا قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ اَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَاَنَاخُوْا فِىْ

۳۰۳۶: حضرت کریبؓ فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے جو کہ مقام عرفہ کی شام رسول کریمؐ کے ساتھ سوار تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے کس طریقہ سے کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم لوگ مقام عرفات سے روانہ ہوئے تو مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام مزدلفہ پہنچ گئے وہاں پر آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور نمازِ مغرب ادا کی پھر ہم لوگوں کو کہلوایا تو ان لوگوں نے

مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوْا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلِىْ فِىْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ.

بھی اپنے اپنے اونٹ اپنے اپنے ٹھکانوں پر بٹھلائے لیکن پھر (بھی) آخر میں آنے والے لوگ پہنچے بھی نہ تھے اور آپ نماز عشاء سے فراغت فرما چکے تھے۔ پھر لوگ بھی پہنچ گئے اور رُک گئے جس وقت صبح ہوگئی تو میں قبیلہ قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ پیدل روانہ ہوگیا اور فضل بن عباسؓ رسول کریمؐ کے ہمراہ سوار ہوگئے۔

۱۵۴۰: باب تَقْدِيْمُ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

باب: خواتین اور بچوں کو مزدلفہ پہلے بھیج دینے سے متعلق

۳۰۳۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِىُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِىْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

۳۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِىُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِىْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

۳۰۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِىْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْفِرُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

۳۰۳۹: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو ہاشم کے کمزور افراد (خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ کی رات میں منیٰ روانگی کا حکم فرما دیا تھا۔

۳۰۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تُغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى.

۳۰۴۰: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ مزدلفہ سے اندھیرے ہی میں وہ مقام منیٰ روانہ ہو جائیں۔

۳۰۴۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى.

۳۰۴۱: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے مقام منیٰ چلے جایا کرتے تھے۔

۱۵۴۱: باب الرُّخْصَةُ لِلنِّسَآءِ فِی الْاَفَاضَةِ مِّنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: خواتین کے لئے مقام مزدلفہ سے فجر سے قبل نکلنے کی اجازت

۳۰۴۲: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا اَذِنَ النَّبِیُّ لِسَوْدَةَ فِی الْاِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِاَنَّهَا کَانَتِ امْرَاَةً ثَبْطَةً۔

۳۰۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام مزدلفہ سے صبح سے قبل نکلنے کی اجازت عطا فرمائی تھی اس لیے کہ وہ بھاری جسم کی تھیں۔

۱۵۴۲: باب اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں نمازِ فجر کب ادا کی جائے؟

۳۰۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِمِیْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِهَا۔

۳۰۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی وقت کی نماز غیر وقت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ہی ساتھ پڑھیں اور نمازِ فجر قبل از وقت پڑھی۔

۱۵۴۳: باب فِیْمَنْ لَّمْ یُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْاِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: جو شخص مقام مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے

۳۰۴۴: اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَدَاوُدَ وَزَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَیْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ۔

۳۰۴۴: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام مزدلفہ میں کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے ہمارے ساتھ (فجر) کی نماز اس جگہ ادا کی پھر ہم لوگوں کے ساتھ اس نے قیام کیا اور اس سے قبل رات یا دن میں مقام عرفات میں بھی قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج مکمل ہو گیا۔

۳۰۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَرِیْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ

۳۰۴۵: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مزدلفہ میں امام اور لوگوں کے ہمراہ وہاں سے واپس ہونے تک

جَمْعًا مَّعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ.

موجود رہا تو اس شخص کا حج پورا (اور ادا ہو گیا) جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ شرکت نہیں کی تو اس شخص کا حج ضائع ہو گیا۔

٣٠٤٦: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ لَمْ اَدَعْ جَبَلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ.

٣٠٤٦: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا مزدلفہ میں اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں مقام طئی کے پہاڑوں سے آیا ہوں اور راستہ میں کوئی ٹیلہ اس قسم کا نہ چھوڑا کہ جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ادا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم لوگوں کے ساتھ یہ نماز فجر ادا کی اور اس سے قبل عرفات میں دن یا رات کے وقت قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج ہو گیا اور میل کچیل صاف نہ کرنے کی مدت مکمل ہو گئی۔

٣٠٤٧: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ.

٣٠٤٧: حضرت عروہ بن مضرس سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں (دسویں) یا نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کر لیا۔

٣٠٤٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.

٣٠٤٨: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں' میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا (اور اس حدیث مبارکہ میں یہ اضافہ ہے کہ) میں طے کے پہاڑوں سے آیا اور میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو کھپایا۔

۳۰۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی بُکَیْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَعْمَرَ الدِّیْلِیَّ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ نَجْدٍ فَاَمَرُوْا رَجُلاً فَسَاَلَهٗ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَیْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهٗ اَیَّامُ مِنًی ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ یُنَادِیْ بِهَا فِی النَّاسِ.

۳۰۴۹: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی متعلق دریافت کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج عرفہ کا نام ہے جو شخص مزدلفہ والی رات فجر سے قبل مقام عرفات پہنچ گیا تو اس شخص نے حج حاصل کرلیا اور مقام منیٰ میں قیام کے تین روز میں لیکن اگر کوئی آدمی جلدی کر کے دو روز میں چلا جائے تو اس شخص پر بھی کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص تین روز ٹھہرے تو اس پر بھی کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اپنے ساتھ سوار کرلیا کہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کردے۔

۳۰۵۰: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

۳۰۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدلفہ پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۴۴: باب اَلتَّلْبِیَةُ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں تلبیہ کہنا

۳۰۵۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ كَثِیْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَ نَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ.

۳۰۵۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مزدلفہ میں تھے کہ جس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تو میں نے اُس کو اس جگہ بھی لبیک کہتے ہوئے سنا۔

۱۵۴۵: باب وَقْتُ الْاِفَاضَةِ مِّنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے واپس آنے کا وقت

۳۰۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ شَهِدْتُّ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِیَّةِ كَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ

۳۰۵۲: حضرت عبداللہ بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (مقام) مزدلفہ میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل واپس نہیں ہوتے تھے اور لوگ کہتے: اے ثبیر! (پہاڑ کا نام) تم پر آفتاب نکل آئے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے

اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

قبل اس جگہ سے چل دیئے۔

۱۵۴۶: باب الرُّخْصَةُ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يُّصَلُّوْا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى

باب: ضعفاء کو مزدلفہ کی رات فجر کی نماز منیٰ پر پہنچ کر پڑھنے کی اجازت

۳۰۵۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ اَشْهَبَ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ.

۳۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور افراد کے ساتھ مجھ کو روانہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ ہم نے نماز فجر منیٰ میں ادا کی اور کنکریاں ماریں۔

ضعفاء سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ ''ضعفاء'' استعمال فرمایا گیا ہے جو کہ لفظ ضعیف کی جمع ہے اس سے مراد ہے خواتین اور بچے جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ سے قبل ہی مزدلفہ سے بھیج دیا تھا تا کہ بھیڑ (Rush) اور مجمع کی زیادتی کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

۳۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يَّأْتِیَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِیَ النَّاسُ.

۳۰۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو اس بات کی خواہش ہوئی کہ میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی اور لوگوں کے پہنچنے سے قبل نمازِ فجر منیٰ جا کر ادا کرتی۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پھر انہوں نے نمازِ فجر منیٰ میں ادا کی اور لوگوں کے آنے سے قبل ہی کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ مَوْلًى لِاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا

۳۰۵۵: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کہتے ہیں کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ اندھیرے ہی میں مقام منیٰ آیا تو عرض کیا کہ ہم اندھیرے ہی میں منیٰ پہنچ گئے (حالانکہ روشنی ہونے کے بعد آنا چاہیے) وہ فرمانے لگیں ہم اس شخص کے ساتھ اس طریقہ سے کرتے تھے جو کہ تم سے بہتر تھے۔

نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ.

۳۰۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَّعَهٗ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ نَاقَتَهٗ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

۳۰۵۶: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ میں اسامہ بن زیدؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول کریمؐ حج وداع کے موقع پر مقام مزدلفہ سے کس طریقہ سے واپس ہوتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپؐ اپنی اونٹنی کو آہستہ آہستہ چلایا کرتے تھے لیکن جس وقت کشادہ جگہ مل جاتی تو آپؐ اونٹنی کو تیزی سے بھی چلاتے تھے (دوڑایا کرتے جس کو عربی میں نص کہا جاتا ہے)۔

۳۰۵۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ.

۳۰۵۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہوتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کر روک کر فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو پھر جس وقت (مقام) منیٰ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادئ محسر میں پہنچے تو اونٹنی سے اتر کر فرمایا: جمرات کو مارنے کے بعد کنکریاں جمع کرلو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا جس طریقہ سے انسان کنکریاں مارتا ہے۔

۱۵۴۷: باب اَلْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

باب: وادئ محسر سے تیزی سے گزرنے کا بیان

۳۰۵۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ.

۳۰۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادئ محسر سے تیزی سے گذرتے تھے (محسر منیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے)۔

۳۰۵۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ

۳۰۵۹: حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو لے لیا (یعنی

الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ حَتّٰی اَتٰی مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِیْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰی اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ.

سوار کرلیا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو تیز کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ پر چلے جو کہ درخت کے نزدیک ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے تھے یعنی اللہ اکبر فرماتے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں۔

۱۵۴۸: باب اَلتَّلْبِيَةُ فِی السَّيْرِ

باب: چلتے ہوئے لبیک کہنا

۳۰۶۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ وَعَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِیِّ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۶۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک فرماتے رہے۔

۳۰۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبّٰى حَتّٰی رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک پکارتے رہتے۔

۱۵۴۹: باب اِلْتِقَاطُ الْحَصٰى

باب: کنکری جمع کرنے اور ان کے اُٹھانے کا بیان

۳۰۶۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ ابْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَ هُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هَاتِ الْقُطْ لِیْ فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِیْ يَدِهٖ قَالَ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِی الدِّيْنِ.

۳۰۶۲: حضرت ابوعالیہ سے روایت ہے کہ دس ذی الحجہ کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم یہاں آ جاؤ اور تم میرے واسطے کنکریاں چن لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ دو انگلیوں سے پھینکی جاتی رہی جب میں نے دو کنکریاں آپ کے مبارک ہاتھ میں رکھ دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طریقہ کی کنکریاں مارنا اور تم دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے قبل کی اُمتیں دین میں غلو (شدت) اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔

۱۵۵۰: باب مِنْ اَيْنَ يَلْتَقِطُ الْحَصٰى

باب: کنکریاں کونسی جگہ سے جمع کی جائیں؟

۳۰۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوا الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِىْ تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِىُّ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ.

۳۰۶۳: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہونے کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ پہنچ کر وادئ محسر میں پہنچے تو ارشاد فرمایا: چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو جن سے کہ جمرات کو مارتے ہیں اس درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ فرما کر بتلاتے جس طریقہ سے کہ کوئی شخص کنکری کو مارتا ہے۔

۱۵۵۱: باب قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

باب: کس قدر بڑی کنکریاں ماری جائیں؟

۳۰۶۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هَاتِ الْقُطْ لِىْ فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعْتُهُنَّ فِىْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِهِنَّ فِىْ يَدِهٖ وَوَصَفَ يَحْيٰى تَحْرِيْكَهُنَّ فِىْ يَدِهٖ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ.

۳۰۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن جمرۂ عقبہ کے کنکریاں ماری تھیں اس دن صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے واسطے کنکریاں چن لو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ انگلیوں سے ماری جاسکتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہاتھ میں ہلاتے ہوئے فرمانے لگے اس طریقہ کی کنکریاں مارو اس حدیث کے راوی یحییٰ نے ہاتھ ہلا کر بتلایا کہ اس طریقہ سے ہلا رہے تھے۔

۱۵۵۲: باب الرُّكُوْبُ اِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

باب: جمرات پر سوار ہو کر جانا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۶۵: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِىْ حَجَّةِ النَّبِىِّ ﷺ فَرَاَيْتُ بِلَالًا يَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ يُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ

۳۰۶۵: حضرت امّ حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ میں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیے ہوئے تھے جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ تک تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے اللہ عزوجل کی

النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَ ذَکَرَ قَوْلًا کَثِیْرًا.

تعریف بیان فرمائی اور پھر بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔

۳۰۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْمِیْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَةٍ لَّهٗ صَهْبَاءَ لَاضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَیْكَ اِلَیْكَ.

۳۰۶۶: حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی والے دن جمرۂ عقبہ پر اپنی اونٹنی صہباء پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا کہ اس جگہ نہ تو کسی قسم کی مار تھی اور نہ دھتکار تھی اور نہ ہی لوگوں کو ہٹو بچو کہا جا رہا تھا۔

۳۰۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْمِی الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلٰی بَعِیْرِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا.

۳۰۶۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جمرے کو (کنکریاں) مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے لوگو تم حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو مجھ کو علم نہیں کہ شاید اس سال کے بعد تم لوگوں کے ساتھ حج بھی نہ ادا کر سکوں۔

۱۵۵۳: باب وَقْتُ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ

باب: دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا وقت

۳۰۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الثَّقَفِیُّ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَرَمٰی بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

۳۰۶۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر سورج نکلنے کے بعد جس وقت کہ بعد کے دو دن میں سورج کے زوال اور اس کے ڈھل جانے کے بعد۔

۱۵۵۴: باب النَّهْیُ عَنْ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: طلوعِ آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کی ممانعت

۳۰۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ کُهَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُغَیْلِمَةَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰی

۳۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو بنو عبدالمطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے کہ بیٹو! جمرۂ عقبہ کو سورج نکلنے سے قبل کنکریاں

حُمُرَاتٍ يَّلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

نہ مارنا۔

۳۰۷۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ اَهْلَهٗ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَّا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۳۰۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ سورج نکلنے سے قبل کنکریاں نہ ماریں۔

۱۵۵۵: باب الرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَآءِ

باب: خواتین کے لئے اس کی اجازت سے متعلق

۳۰۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى ابْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطَّآئِفِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ بْنَتُ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ اَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَاْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَآءٌ يَفْعَلُهٗ حَتّٰى مَاتَ.

۳۰۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کسی کو مزدلفہ سے رات ہی کو نکل جانے کا حکم دیا تھا نیز فرمایا کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر اپنی جگہ پہنچ جائیں۔ حضرت عطاء بھی اپنے انتقال کے وقت تک اس طرح سے کرتے رہے۔

۱۵۵۶: باب الرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَآءِ

باب: شام ہونے کے بعد کنکریاں مارنے سے متعلق

۳۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَاحَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَاحَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ لَاحَرَجَ.

۳۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ منیٰ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مسائل واحکام حج) دریافت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی سے قبل سر منڈا لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۵۵۷: باب رَمْيُ الرُّعَاةِ

باب: چرواہوں کا کنکری مارنا

۳۰۷۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

۳۰۷۳: حضرت ابو بداح بن عدی اپنے والد ماجد سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک

عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاةِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمًا وَیَدَعُوْا یَوْمًا.

روز کنکری مارنے اور ایک روز کنکری نہ مارنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۳۰۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاةِ فِی الْبَیْتُوْتَةِ یَرْمُوْنَ یَوْمَ النَّحْرِ وَالْیَوْمَیْنِ الَّذَیْنَ بَعْدَهٗ یَجْمَعُوْنَهُمَا فِیْ اَحَدِهِمَا.

۳۰۷۴: حضرت عاصم بن عدی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات نہ گذارنے کی اجازت عطا فرمائی نیز یہ کہ وہ ۱۰ تاریخ کو رمی کرنے کے بعد دو روز کی رمی ایک ہی دن میں کرلیں۔

رمی کے وقت سے متعلق:

بعض روایات احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ فرما دیا تھا اور ارشاد فرمایا کہ رمی سورج نکلنے کے بعد ہی کرنا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے دلیل پیش فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ جمرۂ عقبہ پر کنکری مارنے کا وقت دس ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب کے بعد سے ہی ہو جاتا ہے۔

۱۵۵۸: باب اَلْمَكَانُ الَّذِیْ تُرْمٰی مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

باب: جمرۂ عقبیٰ کی رمی کس جگہ سے کرنا چاہیے؟

۳۰۷۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُحَیَّاةٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ یَزِیْدَ قَالَ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمٰی عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۷۵: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ لوگ جمرۂ عقبہ پر کنکری مارنے کا عمل گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہیں اس پر انہوں نے وادی کے درمیان سے رمی کی اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی اس نے بھی یہاں سے ہی کنکری مارنا شروع کی۔

۳۰۷۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَمَالِكُ ابْنُ الْخَلِیْلِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَالْمَنْصُوْرُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُاللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ جَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِهٖ وَعَرَفَةَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ اَبُوْ

۳۰۷۶: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طریقہ سے سات کنکریاں ماریں کہ خانہ کعبہ بائیں طرف اور عرفات ان کے دائیں جانب تھا پھر فرمایا کہ جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی انہوں نے بھی یہاں سے ہی کنکریاں ماریں۔

عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْصُوْرٌ غَیْرَ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ.

۳۰۷۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۷۷: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ ان کے بائیں طرف تھا اور عرفات دائیں طرف اور بیان کیا کہ یہ مقام ہے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جن پر سورۃ بقرہ کا نزول ہوا۔

۳۰۷۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ یَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوا السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا الْبَقَرَةُ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ یَزِیْدَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ حِیْنَ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیَ وَاسْتَعْرَضَهَا یَعْنِی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ وَکَبَّرَ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ اِنَّ اُنَاسًا یَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ رَاَیْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰی.

۳۰۷۸: حضرت اعمش، حجاج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ سورۂ بقرہ نہ کہا کرو بلکہ تم اس طریقہ سے کہا کرو کہ وہ سورت کہ جس میں بقرہ (گائے) کا تذکرہ ہے۔ اعمش کہتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم سے نقل کی تو فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی تو وادی کے درمیان کرتے اور جمرے کے سامنے کھڑے ہو کر سات کنکری ماری۔ ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت اللہ اکبر فرماتے۔ میں نے عرض کیا: پہاڑ پر چڑھ کر رمی کرتے ہیں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ میں نے اُس شخص کو اس جگہ سے کنکری مارتے ہوئے دیکھا ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۷۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِیْمِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذَکَرَ آخَرَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَی الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ.

۳۰۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارا کرتے تھے۔

۳۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ.

۳۰۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکری مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۵۹: باب عَدَدُ الْحَصَی الَّتِیْ یُرْمٰی بِهَا الْجِمَارُ

باب: کتنی کنکری سے رمی کرنا چاہیے؟

۳۰۸۱: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ

۳۰۸۱: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ

ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِّنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ.

سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پاس والے جمرہ کو وادی کے درمیان سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور قربانی کی۔

۳۰۸۲: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَعْضُنَا يَقُوْلُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

۳۰۸۲: حضرت مجاہد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج سے واپس ہوئے تو کوئی شخص کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی شخص کہتا کہ میں نے چھ کنکری ماریں اور کوئی کسی شخص کی عیب تراشی نہ کرتا اور نہ کوئی ایک دوسرے پر الزام لگاتا۔

۳۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ رَمَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسِتٍّ اَوْ بِسَبْعٍ.

۳۰۸۳: حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنکری کے بارے میں کچھ دریافت کیا تو انہوں نے: فرمایا مجھ کو علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں ماریں۔

۱۵۶۰: باب اَلتَّكْبِيْرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا

۳۰۸۴: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِيْهِ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

۳۰۸۴: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے تک لبیک فرمانا نہیں چھوڑا پھر اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے وقت تکبیر فرمائی۔

۱۵۶۱: باب قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

باب: جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد لبیک نہ کہنے کے متعلق

۳۰۸۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا زِلْتُ اَسْمَعُهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمٰى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

۳۰۸۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۂ عقبہ کی رمی تک لبیک نہ کہتے ہوئے سنتا رہا پھر کنکری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک کہنا موقوف کر دیا۔

۳۰۸۶: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَامِرٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر' اس وقت لبیک کہنا موقوف رکھا۔

۳۰۸۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ خُشَيْشُ ابْنُ اَصْرَمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۳۰۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر' اس وقت لبیک کہنا موقوف رکھا۔

۱۵۶۲: باب الدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: جمرات کی طرف کنکری پھینکنے کے بعد دُعا کرنے کے بارے میں

۳۰۸۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ

۳۰۸۸: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت اس جمرہ پر کنکری مارتے تھے جو کہ منیٰ کی قربانی کرنے کی جگہ کے نزدیک ہے تو اس کو سات کنکری مارتے اور ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے اور کافی دیر تک کھڑے ہو کر دُعا کرتے رہتے پھر دوسرے جمرے پر تشریف لاتے اور اس کو بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر ایک کنکری کے مارتے وقت تکبیر کہتے پھر بائیں طرف رخ کر کے قبلہ رخ فرماتے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے پھر اس جمرے کے نزدیک تشریف لاتے جو کہ عقبہ کے

الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

نزدیک ہے اور اس کو سات کنکریاں مارتے لیکن یہاں پر کھڑے نہیں ہوتے۔ زہری فرماتے ہیں کہ سالم یہ حدیث اپنے والد ماجد سے اور وہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے نقل فرماتے ہیں نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر عمل فرماتے تھے۔

۱۵۶۳: باب مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: کنکریاں مارنے کے بعد کون کونسی اشیاء حلال ہوتی ہیں؟

۳۰۸۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَآءَ قِيْلَ وَالطِّيْبُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيْبٌ هُوَ.

۳۰۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کنکری مارنے کے بعد خواتین کے علاوہ ہر ایک چیز حلال اور درست ہو جاتی ہے۔ کسی نے کہا: اور خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو مشک لگاتے ہوئے دیکھا ہے' کیا یہ خوشبو نہیں ہے۔

(۲۵)

کِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد سے متعلقہ احادیث

۱۵۶۴: باب وُجُوْبُ الْجِهَادِ

۳۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ﴾ [الحج : ۳۹] فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ اَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ.

۳۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَصْحَابًا لَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا فِيْ عِزٍّ وَّ نَحْنُ مُشْرِكُوْنَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ

باب: جہاد کی فرضیت

۳۰۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ مکرمہ سے باہر نکالا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا اب یہ لوگ ضرور تباہ و برباد ہوں گے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ نازل ہوئی۔ یعنی: جن لوگوں سے مشرکین جنگ کرتے ہیں ان کو بھی ان سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور اللہ عزوجل ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو مجھ کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اب لڑائی ہو گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جہاد کے بارے میں سب سے پہلے یہی آیت نازل ہوئی۔

۳۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور ان کے کچھ دوست احباب مکّہ مکرمہ میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس زمانہ میں ہم لوگ مشرک تھے تو عزت سے رہتے تھے لیکن جب سے ہم مسلمان ہوئے تو ہم لوگ ذلیل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ کو تو درگزر کرنے کا ہی حکم فرمایا گیا ہے اس وجہ سے تم لوگ جنگ نہ کرو۔ چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل ہم کو مدینہ منورہ لے گیا تو ہم کو جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ اس پر کچھ لوگ

بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ [النساء : ۷۷].

کشمکش میں مبتلا ہو گئے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ ......یعنی کیا آپؐ نے ان کو نہیں دیکھا کہ جس وقت ان کو کہا گیا کہ ہاتھوں کو روکے رہو نمازوں کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہا کرو لیکن جس وقت ان پر جہاد فرض ولازم کر دیا گیا تو یہ ہوا کہ ان میں سے کچھ لوگ تو لوگوں سے اس طریقہ سے خوفزدہ رہنے لگے کہ جس طریقہ سے کوئی شخص اللہ سے خوف کرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار ہم پر کس وجہ سے تو نے جہاد لازم کر دیا؟ ہم کو کچھ اور وقت دے دیا جاتا آپ فرمائیں دنیا کی مال و متاع صرف کچھ روز کی ہے جبکہ آخرت اس شخص کیلئے ہر طریقہ سے بہتر ہے جو اللہ کی مخالفت سے محفوظ رہے اور تم لوگوں پر معمولی سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۳۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِىْ يَدِىْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

۳۰۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے اور میری امداد رعب سے کی گئی اور میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

۳۰۹۳: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَهُ. اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَانَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ

۳۰۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے اور ان کی امداد رعب سے کی گئی اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

۳۰۹۴: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَآءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ۔

۳۰۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات کا حکم فرمایا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جس وقت تک وہ لا اِلٰہ اِلاّ اللہ (کلمہ توحید) نہ کہہ لیں اور جس کسی نے لا اِلٰہ اِلاّ اللہ کہہ لیا تو اس نے مجھ سے اپنا مال و جان محفوظ کر لیا مگر یہ کہ وہ شخص کسی دوسرے کی حق تلفی کرے اور اس کا حق چھین لے اور اس کے عوض اس سے اس کا مال و جان لیا جائے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

کلمہ توحید کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ چاہے وہ شخص زبان سے ہی کلمہ توحید کا اظہار کرے اس کے دل میں کیا ہے اور کیا نہیں ہم اس کے مکلّف نہیں ہیں اس شخص کے ظاہر پر حکم لگایا جائے گا اور اس کو مؤمن قرار دیا جائے گا اس کا قتل جائز اور حلال نہ ہوگا۔

۳۰۹۵: اَخْبَرَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَا لَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی

۳۰۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا اِلٰہ اِلاّ اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جا سکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں

مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلاَّ اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہوگیا کہ حق یہی ہے۔

۳۰۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلاَّ اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ.

۳۰۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا پختہ عزم کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے عرض کیا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لوگوں سے لڑائی کریں گے حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کرلیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کرلیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہوگیا کہ حق یونہی ہے۔

۳۰۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعَيْبُ ابْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ اَبُوْبَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا

۳۰۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی اور عرب کے لوگ دین سے منحرف ہو گئے تو عمرؓ فرمانے لگے: اے ابوبکر! آپ عرب سے کس طریقہ سے لڑائی کریں گے اور کہنے لگے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں جس وقت تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں پھر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اللہ عزوجل کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھ کو ایک بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کر دیا جو یہ

مِنِّی دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے گرامی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے تو مجھ کو بھی اس بات کا علم ہوگیا کہ یہی حق ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی عمران القطان قوی راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث شریف خطاء ہے جبکہ پہلی والی حدیث (۳۰۹۵) صحیح حدیث ہے اور جس کو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔

۳۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ..... اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْیَ اَبِیْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِيْثِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَاءٌ وَالَّذِیْ قَبْلَهُ الصَّوَابُ حَدِيْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۳۰۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہوگئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کرلیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کرلیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہوگیا کہ حق یہی ہے۔

۳۰۹۹: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

۳۰۹۹: ترجمہ اس حدیث مبارکہ کا بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہی ہے۔

۳۱۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ

۳۱۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرے گا مگر یہ کہ کسی دوسرے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

۳۱۰۱: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ.

۳۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین سے اپنے مال ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کیا کرو۔

۱۵۶۵: باب اَلتَّشْدِيْدُ فِىْ تَرْكِ الْجِهَادِ

باب: جہاد چھوڑ دینے پر وعید

۳۱۰۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِى ابْنَ الْوَرْدِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةِ نِفَاقٍ.

۳۱۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا ہوگا اور نہ اس کی نیت کی ہوگی تو وہ شخص نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔

۱۵۶۶: باب اَلرُّخْصَةُ فِى التَّخَلُّفِ عَنِ السَّرِيَّةِ

باب: لشکر کے ساتھ نہ جانے کی اجازت

۳۱۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُفَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کچھ مؤمنین مجھ سے پیچھے رہنے میں رضامند نہ ہوتے اور میرے پاس

وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

ان کو (سب کو) ساتھ لے جانے کے لئے سواریاں ہوتیں تو ہر ایک اس لشکر کے ساتھ جاتا جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے جاتا ہے اور اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری تمنا ہے کہ میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں اور پھر میں قتل کیا جاؤں۔

۱۵۶۷: باب فَضْلُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ

باب: جہاد نہ کرنے والے مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے

۳۱۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ عَلَيْهِ : لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ سَتُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ [النساء : ۹۵] قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ يَرْوِيْ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ وَعَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ.

۳۱۰۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ تو حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھ کو پڑھ کر سنا رہے تھے پھر (ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ممکن ہوتا مجھ سے جہاد کرنا تو بلاشبہ میں مجاہد ہوتا۔ اسکے بعد اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ نازل فرمائی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ گزشتہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران کے اوپر تھی پھر مجھ پر وزن محسوس ہوا یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ میری ران ٹوٹ اور پھٹ جائے گی پھر وہ حالت وحی موقوف ہوگئی کہ جس کی وجہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ران کا وزن زیادہ محسوس ہوا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت کی سند میں راوی عبدالرحمٰن بن اسحٰق ہے وہ راوی کوئی بُرا راوی نہیں ہے۔ اس سے علی بن مسہر، ابو معاویہ، عبدالواحد بن زیاد، نعمان بن مسعود نے روایت کی ہے اور وہ ثقہ نہیں ہے۔

۳۱۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ

۳۱۰۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آیت کریمہ: لَا يَسْتَوِي

عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَاَیْتُ مَرْوَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمْلٰی عَلَیْهِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَهُ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَهُوَ یُمِلُّهَا عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَکَانَ رَجُلًا اَعْمٰی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ ﷺ وَفَخِذُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ حَتّٰی هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِیْ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لکھوا رہے تھے تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں جہاد کے قابل ہوتا تو میں ضرور جہاد کرتا اس لیے کہ وہ نابینا تھے اس پر اللہ عزوجل نے غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ کے الفاظ نازل فرمائے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی یہاں تک کہ ممکن تھا کہ میری ران کچل جائے اس کے بعد وحی نازل ہونا بند ہو گئی۔

سریہ کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں سریہ اس لشکر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں نو سپاہی سے زیادہ ہوں اور آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ رسول کریم ﷺ کے قلب مبارک میں ہر ایک جہاد میں شریک ہونے کی تمنا تھی لیکن اسلام کے شروع دور میں تنگدستی اور غربت کی وجہ سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اس وجہ سے رسول کریم ﷺ بھی ٹھہر جایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر جہاد میں شرکت فرمانا اس وجہ سے فائدہ مند نہ تھا کہ جہاد میں شرکت نہ کرنے والے اور گھر رہ جانے والے جہاد کے اَجر وثواب سے محروم رہتے اور ان حضرات کو آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گذرتا اور تمام حضرات کو ساتھ لے جانا ناممکن تھا اور آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ کا ترجمہ یہ ہے: ''گھر بیٹھ جانے والے اور راہ خدا میں لڑنے والے۔''

۳۱۰۶: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ ثُمَّ ذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُوْنِیْ بِالْکَتِفِ وَاللَّوْحِ فَکَتَبَ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ خَلْفَهٗ فَقَالَ هَلْ لِیْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ :غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

۳۱۰۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی اور تختی منگائی اور اس پر آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ...... لکھوائی۔ اس وقت حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے انہوں نے عرض کیا: کیا میرے واسطے رخصت اور سہولت ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

۳۱۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا

۳۱۰۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت یہ آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْن...... نازل ہوئی تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر

نَزَلَتْ : لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [النساء : ٩٥] جَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰى فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ فِيَّ وَاَنَا اَعْمٰى قَالَ فَمَا بَرِحَ حَتّٰى نَزَلَتْ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ.

ہوئے وہ ایک نابینا شخص تھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک نابینا شخص ہوں میرے متعلق کیا حکم گرامی ہے؟ ابھی کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ: غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ نازل ہوئی (یعنی معذور لوگ اس حکم سے مستثنٰی ہیں۔)

١٥٦٨: باب اَلرُّخْصَةُ فِى التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهٗ وَالِدَانِ

باب: جس شخص کے والدین حیات ہوں اس کو گھر رہنے کی اجازت

٣١٠٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاْذِنُهٗ فِى الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

٣١٠٨: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو۔

١٥٦٩: باب اَلرُّخْصَةُ فِى التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهٗ وَالِدَةٌ

باب: جس کی صرف والدہ زندہ ہو اس کے لیے اجازت

٣١٠٩: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ جَاهِمَةَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا.

٣١٠٩: حضرت معاویہ بن جاہمہ فرماتی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے جہاد میں شرکت کا ارادہ کرلیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ صاحبہ زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔

١٥٧٠: باب فَضْلُ مَنْ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

باب: جان و مال سے جہاد کرنے والے کے بارے میں احادیث

٣١١٠: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ

٣١١٠: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

سب سے زیادہ افضل کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص گھاٹی میں رہتا ہو اور اللہ عزوجل سے ڈرتا ہو اور اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔

۱۵۷۱: باب فَضْلُ مَنْ عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى قَدَمِهٖ

باب: اللہ کی راہ میں پیدل چلنے والوں کی فضیلت

۳۱۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ اَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ اَوْ عَلٰى قَدَمِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُ.

۳۱۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے سہارا لگائے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو بہترین اور بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتلاؤں۔ لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ راہ خدا میں اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر یا پیدل چلتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آ جاتی ہے جبکہ بدترین شخص وہ ہے جو کہ فاجر ہے وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر کسی طریقہ سے عمل نہیں کرتا۔

۳۱۱۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبْكِيْ اَحَدٌ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَتَطْعَمَهُ النَّارُ حَتّٰى يُرَدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

۳۱۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ عزوجل کے خوف سے ڈرتا ہے اس کو دوزخ کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک کہ دودھ چھاتی میں واپس نہیں آتا اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مسلمان کے نتھنوں میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي

۳۱۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف خداوندی سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ دودھ تھن میں نہ واپس آ جائے (کیونکہ یہ ناممکن ہے) اس طریقہ سے جہاد کا غبار اور دوزخ کا

الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ.

دھواں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔

۳۱۱۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَ قَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ.

۳۱۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کر ڈالا اور پھر درمیانہ راستہ اختیار کیا تو وہ شخص جہنم میں نہیں داخل ہوگا اس طریقہ سے دوزخ کی گرمی اور اس کا دھواں اور جہاد کا گرد و غبار اکٹھا نہیں ہو سکتا نیز کسی مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھا نہیں ہو سکتیں۔

۳۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

۳۱۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بندہ میں جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اس طریقہ سے کنجوسی اور ایمان کبھی ایک بندہ کے قلب میں اکٹھا نہیں ہو سکتے' نیز مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔

۳۱۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

۳۱۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے چہرہ پر جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اسی طریقہ سے بخل اور ایمان بھی کبھی ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ.

۳۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا نہ جمع ہوں گے آدمی کے اندر۔ بعینہٖ بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ ابْنُ الْبِرِنْدِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَايَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

۳۱۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جنہوں کا کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۹: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ وَّلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِيْمَانٌ فِيْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۳۱۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دِل میں بخل اور ایمان ایک ساتھ۔

۳۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غُبَارًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْاِيْمَانَ بَاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِيْعًا.

۳۱۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: مسلمان شخص میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہوں گے اور کسی مسلمان کے قلب میں اللہ پر ایمان اور بخل اکٹھا نہیں ہوا کرتے۔

۱۵۷۲: باب ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جس آدمی کے پاؤں پر راہ خدا میں جہاد کا غبار پڑا ہو

۳۱۲۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْبَرَّتْ

۳۱۲۱: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے پاؤں جہاد میں گردآلود ہوئے وہ جہنم پر حرام ہوگیا۔

قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَی النَّارِ.

۱۵۷۳: باب ثَوَابُ عَیْنٍ سَهِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں رات میں جاگنے والی آنکھ کا اَجروثواب

۳۱۲۲: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ ابْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُمَیْرٍ الرُّعَیْنِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَلِیِّ التُّجِیْبِیَّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَارَیْحَانَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ حُرِّمَتْ عَیْنٌ عَلَی النَّارِ سَهِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

۳۱۲۲: حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو آنکھ خدا کی راہ میں جاگی ہو وہ دوزخ پر حرام کردی جاتی ہے۔

۱۵۷۴: باب فَضْلُ غَدْوَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد کے لئے صبح کے وقت فضیلت سے متعلق

۳۱۲۳: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

۳۱۲۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن صبح یا شام کو راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) نکلنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۷۵: باب فَضْلُ الرَّوْحَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب: بوقت شام جہاد کرنے کے لئے فضیلت سے متعلق

۳۱۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْكٍ الْمُعَافِرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ.

۳۱۲۴: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۳۱۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ

۳۱۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ.

علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی مدد کرنا اپنے ذمہ لازم کرر کھا ہے: (۱) مجاہد کی امداد کرنا (۲) ایسے نکاح کرنے والے شخص کی امداد کرنا جو کہ ہر ایک برائی سے بچنے کے لئے نکاح کرے اور (۳) وہ غلام جو کہ حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہو اس کی امداد کرنا۔

۱۵۷۶: باب اَلْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: مجاہدین اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے وفد ہیں

۳۱۲۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ ابْنَ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اللّٰهِ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

۳۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ عزوجل کے وفد ہیں: (۱) مجاہد (۲) حج کرنے والا اور (۳) عمرہ کرنے والا۔

۱۵۷۷: باب مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ

باب: اللہ عزوجل مجاہد کی جن چیزوں کی کفالت کرتا ہے اس سے متعلق

۳۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ.

۳۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن صرف جہاد کی ہی نیت اور ایمان کی وجہ سے مکان سے نکلتا ہے اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری دیتے ہیں یا پھر اس کے مکان کی جانب مالِ غنیمت اور اَجر کے ساتھ واپسی فرما دیتے ہیں۔

۳۱۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا

۳۱۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اس کے نکلنے کی وجہ ایمان اور جہاد کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی۔ اللہ عزوجل اس کی نگرانی اور حفاظت فرماتے ہیں

يُخْرِجُهُ اِلاَّ الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهُ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاةٍ اَوْ اَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

اور اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں چاہے وہ قتل کر دیا جائے یا اس کی موت آ جائے یا پھر اس کو اس کے ٹھکانہ کی جانب مال غنیمت اور ثواب اور اَجر کے ساتھ واپس فرما دیتے ہیں۔

۳۱۲۹: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهٖ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

۳۱۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے راستہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو کہ تمام دن روزہ رکھے اور عبادت میں مشغول رہے اور اللہ عزوجل خوب واقف ہیں کہ کون شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے نیز اللہ عزوجل جہاد کرنے والے شخص کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اگر وہ شخص مر جائے تو اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اگر اس کو سلامتی کے ساتھ واپس لوٹائیں گے تو غنیمت کا مال اور اَجر و ثواب عطا فرما کر واپس فرمائیں گے۔

۱۵۷۸: باب ثَوَابِ السَّرِيَّةِ الَّتِيْ تُخْفِقُ

باب: ان مجاہدین کے متعلق جنہیں مالِ غنیمت نہ مل سکے

۳۱۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلاَّ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ فَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ.

۳۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجاہد شخص جہاد میں مشغول رہتا ہے اور مال غنیمت لیتا ہے ان کو آخرت میں ملنے والے اَجر وثواب میں سے دو تہائی ثواب دنیا میں ہی مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ آخرت کے لئے باقی رہ جاتا ہے جن مجاہدین کو مال غنیمت نہیں ملتا اور ان کو تمام کا تمام ثواب آخرت میں ملے گا۔

۳۱۳۱: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهُ

۳۱۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ میری رضامندی کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے میں اس کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اگر اس کو واپس کرتا ہوں تو اَجر وثواب اور مال غنیمت دے کر واپس

اَنْ اُرْجِعَهٗ اِنْ اَرْجَعْتُهٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَاِنْ قَبَضْتُهٗ غَفَرْتُ لَهٗ وَرَحِمْتُهٗ.

کرتا ہوں اور اگر دیتا ہوں تو اس کی بخشش کرتا اور اس پر رحم کرتا ہوں۔

۱۵۷۹: باب مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جہاد کرنے والوں کی مثال کا بیان

۳۱۳۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ.

۳۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح علم ہے اس کے راستہ میں کون شخص جہاد کرتا ہے تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کہ کوئی روزہ دار شخص حالت قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالت میں ہو۔

۱۵۸۰: باب مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: کونسا عمل جہاد کے برابر ہے؟

۳۱۳۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحُصَيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُوْمُ لَا تَفْتُرُ وَ تَصُوْمُ لَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ.

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ کو کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو کہ جہاد کے برابر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ایسا کوئی عمل معلوم نہیں۔ پھر اس شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جس وقت مجاہد اپنے مکان سے باہر ہو اور تم مسجد میں داخل ہو پھر تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو اور تم ہمیشہ کھڑے رہو اور تم کبھی نہ تھکو اور تم روزہ رکھو اور نہ تم روزہ چھوڑو؟ یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا: بھلا کون شخص یہ کام کر سکتا ہے؟

۳۱۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۱۳۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا کام بہتر ہے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا: کونسا عمل یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۳۱۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۳۱۳۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ پھر کونسا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرنا راہ خدا میں پھر اس نے عرض کیا کونسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور جو کہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حج مقبول کی فضیلت کے بارے میں مذکور ہے اور حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ جس کے انجام دینے کے بعد انسان کا دل دنیا سے بے زار ہو اور جس حج کے بعد انسان کا دل آخرت کی طرف لگ جائے اور فکر آخرت لاحق ہو جائے۔

۱۵۸۱: باب دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: مجاہد کے (بلند) درجے کا بیان

۳۱۳۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۳۱۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضامند ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر رضامند ہو گیا اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا تو ایسا شخص جنت کا مستحق ہو گیا۔ راوی نے کہا کہ یہ کلمات حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اچھے معلوم ہوئے پھر انہوں نے عرض کیا کہ پھر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی کلمات ارشاد فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسری عبادت ہے جس کی وجہ سے بندہ کے ایک سو درجات ہیں جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! وہ کونسی عبادت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا' راہ خدا میں جہاد کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضامند ہونے کی ترغیب اور فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انسان جس حال میں رہے اس کی رضا میں راضی رہے چاہے اس انسان کی مرضی کے خلاف کام ہوں یا مرضی کے مطابق۔ اس کو ذاتِ باری پر قناعت اور توکل ضروری ہے اور انسان صرف جائز تدبیر اختیار کرنے کا مکلّف اور ذمہ دار ہے اور اسلام کے لئے رضامند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اور راستہ نہ اپنائے

اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کے طریقہ رائج اور نافذ کرے۔ واضح رہے کہ رسول کریم ﷺ کی نبوت پر وہی شخص رضا مند ہوگا جو کہ حکم خداوندی کو تمام امور پر مقدم رکھے۔

۳۱۳۷: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّغْفِرَلَهُ هَاجِرًا وَمَاتَ فِىْ مَوْلِدِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا نُخْبِرُبِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا بِهَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ وَلَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِىْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّىْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

۳۱۳۷: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور زکوۃ ادا کی اور اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا اور اس شخص کی وفات ہو جائے تو اللہ عزوجل اس شخص کی مغفرت فرما دے گا چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اس شخص کی موت اسی جگہ آ گئی ہو کہ جہاں پر وہ شخص پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے یہ بات سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس خوشخبری سے ہم لوگ لوگوں کو راضی اور خوش کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں اور ہر ایک درجہ میں اس قدر فرق ہے کہ جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ درجات اس شخص کے لئے تیار کیے گئے ہیں جو کہ جہاد میں مشغول رہتے ہیں اور اگر میں اہل اسلام پر مشکل اور دشوار نہ خیال کرتا اور مجھ کو اس بات کی دشواری نہ ہوتی اور میں وہ چیز نہ پاتا کہ جس پر ان کو سوار کروں اور میرے ساتھ نہ رہنے سے اور ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی ہوتی تو میں کسی دوسرے معمولی سے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر میں زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

۱۵۸۲: باب مَا لِمَنْ اَسْلَمَ وَ هَاجَرَ وَ جَاهَدَ

باب: جو کوئی اسلام قبول کرے اور جہاد کرے ایسے شخص کا ثواب

۳۱۳۸: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْهَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِىْ وَاَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بِبَيْتٍ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِىْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ اٰمَنَ بِىْ وَاَسْلَمَ وَ

۳۱۳۸: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ میں ذمہ دار ہوں جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری فرمانبرداری کرے اور ہجرت کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا اور ایک مکان جنت کے باہر ملے گا اور میں ذمہ دار ہوں اور جو کوئی شخص میرے اوپر ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور راہ خدا میں جہاد کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا جنت کے باہر اور ایک مکان جنت کے اندر درمیان میں اور ایک

جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ.

مکان جنت کے اوپر کے درجات سے اوپر کے درجات میں ملے گا اور جس شخص نے یہ کام انجام دیئے (مراد ایمان اختیار کرنا، ہجرت کرنا اور جہاد کرنا ہے) تو اس شخص نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور وہ شخص بالکل برائی سے دور رہا (مراد یہ ہے کہ اس شخص کے لئے یہ کافی ہے)۔

۳۱۳۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُقَيْلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِيْ فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ وَاٰبَاءِ اَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

۳۱۳۹: حضرت سبرہ بن فاکہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان، انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے پھر اس کو روکتا ہے (سیدھے) راستہ سے اور اسلام کے راستہ سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ اس سے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور تو اپنے دین کو چھوڑتا ہے اور اپنے والد، اور باپ دادا کے مذہب کو چھوڑتا ہے پھر انسان اس کی بات نہیں سنتا اور اسلام قبول کرتا ہے اور (شیطان) انسان کو ہجرت کے راستہ سے روکتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو اور کہتا ہے کہ ہجرت کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے گھوڑا اپنے طویلہ (گھوڑا باندھنے کی جگہ) میں پھر انسان اس بات کی انکار کرتا ہے اور انسان ہجرت کرتا ہے پھر شیطان اس کو جہاد سے روکتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لئے تو جھگڑا کرے گا اور قتل کیا جائے گا پھر لوگ تمہاری بیوی کا نکاح (دوسری جگہ) کر دیں گے اور تمہارا مال و دولت تقسیم کر لیں گے پھر انسان اس بات کو نہیں سنتا اور جہاد میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے یہ کام انجام دیئے اللہ عزوجل کے ذمہ اس کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور اگر وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اگر اس کو گرا دے یا وہ غرق ہو کر مر جائے اور فوت ہو جائے تو جب بھی اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرما دے۔

۱۵۸۳: باب فَضْلِ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے

۳۱۴۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

۳۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ یَانَبِیَّ اللّٰهِ مَا عَلَی الَّذِیْ یُدْعٰی مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضُرُوْرَةٍ هَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں جوڑا دے گا (یعنی دو چیز کا جوڑا جیسے کہ دو کپڑے یا دو جوتے دو گھوڑے وغیرہ وغیرہ) تو وہ شخص جنت میں اس طریقہ سے پکارا جائے گا کہ اے بندہ خدا یہ بہتر چیز ہے تو جو شخص غازی ہوگا (یعنی میدانِ جہاد سے کامیاب ہو کر گھر واپس ہوگا) تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا تو اس کو جہاد کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص خیرات وصدقہ نکالنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص روزہ دار ہوگا تو اس کو 'باب ریان' سے آواز دیں گے (یہ سن کر) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اُس پر کسی قسم کا کوئی الزام ہے کہ جو شخص تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا (یعنی جب ایک سے پکارا گیا تو اب دوسرے سے پکارے جانے کی کیا ضرورت ہے؟) اور کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جو کہ تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟ آپ نے فرمایا: تم ایسے ہی (خوش نصیب) ہو گے۔

۱۵۸۴: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا

باب: اس مجاہد کا بیان جو کہ نامِ الٰہی بلند کرنے کے لئے جہاد کرے

۳۱۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ اَخْبَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُذْكَرَ وَ یُقَاتِلُ لِیَغْنَمَ وَ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَكَانُهٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۱۴۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں تاکہ ان کا تذکرہ اور ذکر ہوتا ہے اور بعض لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں ان کو مال دولت ہاتھ آئے اور کچھ لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں کہ اپنا درجہ اونچا ظاہر کریں پھر کون شخص ہے جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کے لئے جہاد کرے کہ اللہ عزوجل کا نام بلند ہو تو وہ شخص راہ خدا کا مجاہد ہے اور خدا کے لئے جہاد اسی کو کہتے ہیں۔

تشریح ☆ مجاہد کی جہاد محض اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہوتا ہے اور اس مقصد کو سامنے رکھ کر وہ میدانِ عمل میں آتا ہے۔ اس کا مقصد مجاہد' شہید' غازی کہلوانا نہیں ہوتا بلکہ دین الٰہی کی سربلندی ہوتا ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور آخرت میں بہت بڑا اجر ہے۔ (جامی)

۱۵۸۵: باب مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِئٌ

۳۱۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِیْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰی لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اِسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ اَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا اَرَدْتُ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِّيُقَالَ اِنَّهٗ

باب: اس شخص کا بیان جو کہ بہادر کہلانے کے لئے جہاد کرے

۳۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن پر سب سے پہلے قیامت کے دن حکم ہو گا: (۱) شہید شخص بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا پھر اللہ عزوجل اس کو اپنی نعمتیں شمار کرائے گا پھر شہید اُن نعمتوں کو پہچانے گا یعنی تمام نعمت کا اقرار کرے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ تم نے کونسا عمل کیا ہے یعنی ان انعامات کے شکر میں؟ کہے گا کہ میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس وجہ سے جہاد کیا تھا کہ تو لوگوں میں بہادر مشہور ہو جائے اور مخلوق کہے گی کہ فلاں شخص بڑا بہادر اور جرأت مند تھا اور یہ بہادری اور جرأت دنیا میں مشہور ہوگی پھر اس کیلئے حکم ہوگا یعنی دوزخ کو لے جانے کا۔ پھر گھسیٹیں گے اس کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے پھر وہ شخص پیش ہوگا کہ جس نے علم (دین) سیکھا ہوگا اور دوسروں کو سکھلایا ہوگا اور قرآن کی تلاوت کی ہوگی اور اللہ اس کو اپنی نعمتیں شمار کرائے گا پھر یہ شخص اقرار کرے گا ان تمام نعمتوں کا پھر سوال ہوگا کہ ان نعمتوں کے بدلے کیا اعمال انجام دیئے تو یہ شخص جواب دے گا کہ تیرے لیے میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن کریم تیری رضامندی کیلئے سکھلایا اس پر حکم سنایا جائے گا کہ یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا تاکہ تو دنیا میں عالم میں مشہور ہو جائے اور تو نے قرآن اس وجہ سے پڑھا تاکہ تجھ کو لوگ قاری کہیں اور تو اس نام سے شہرت حاصل کر چکا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس کو (فرشتے) چہرہ کے بل کھینچ لیں گے آخر کار وہ شخص دوزخ کی آگ میں جا گرے گا پھر وہ شخص حاضر ہوگا کہ جس کو گنجائش دی گئی تھی اللہ کی طرف سے اور اس شخص کے یہاں ہر قسم کا مال دولت تھا اس کو پھر اللہ تمام نعمتیں شمار کرا دے گا اور وہ شخص ان تمام نعمت کا اقرار کرے گا پھر حکم ہوگا اس کو کہ تو نے کیا عمل

جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاُلْقِيَ فِي النَّارِ.

اختیار کیا ان چیزوں کے بدلہ؟ تو وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے مال دولت خرچ کیا ہر جگہ کہ جہاں تیری رضامندی تھی اور مجھ سے کوئی راستہ نہیں چھوٹا کہ جس میں تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانے کی وجہ سے خرچ کرتا تھا اور تو سخی مشہور ہو گیا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس شخص کو منہ کے بل کھینچ لیا جائیگا۔

۱۵۸۶: باب مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهٖ اِلَّا عِقَالًا

باب: جس شخص نے راہ خدا میں جہاد تو کیا لیکن اُس نے صرف ایک رسّی حاصل کرنے کی نیت کی

۳۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى.

۳۱۴۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے اور نیت نہ رکھے مگر رسّی حاصل کرنے کی بس اس کو وہی چیز مل جائے گی جو کہ اس کی نیت ہے (مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو جہاد کا کسی قسم کا کوئی اَجر وثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس کی نیت میں کسی قسم کا کوئی اخلاص نہ تھا۔)

دنیا کیلئے جہاد:

مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد کسی معمولی سے معمولی شے کے حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور ثواب حاصل مقصد نہ ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصد ہو تو اس کو کوئی ثواب نہ ملے گا۔

۳۱۴۴: اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى.

۳۱۴۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس نیت سے جہاد کرے کہ اس کو عقال (یعنی اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسّی حاصل ہو جائے) تو اس کو وہ ہی چیز ملے گی کہ جس کا اس نے ارادہ کیا۔

۱۵۸۷: باب مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ

باب: اُس غزوہ کرنے والے شخص کا بیان جو کہ مزدوری اور شہرت حاصل کرنے کی تمنا رکھے

۳۱۴۵: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

۳۱۴۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری

سَلَّامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے لئے جہاد کرے؟ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔ پھر اس آدمی نے دریافت کیا اور یہی سوال پوچھا تو اس کو آپؐ نے یہی جواب دیا کہ ایسے شخص کیلئے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے لئے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضا خداوندی مقصود ہو اور مال دولت اور نام اور شہرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس شخص کی نیکی بیکار بلکہ باعث عذاب ہوگی۔

۱۵۸۸: باب ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

باب: جو شخص راہ خدا میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اُتارنے تک جہاد کرے اس کا اجر وثواب

۳۱۴۶: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ یُخَامِرَ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْقُتِلَ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْنُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِیْحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ.

۳۱۴۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اللہ جل جلالہٗ کے راستہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے تو ایسے شخص کے لئے جنت لازم ہوگئی اور جس کسی نے سچے دِل سے دُعا مانگی بارگاہ خداوندی میں اپنے قتل کیے جانے کے لئے پھر وہ شخص مرگیا یا قتل کیا گیا تو اس کو شہید کے برابر اجر ہے اور جس شخص کو کسی قسم کا کوئی زخم لگ جائے راہ خدا میں یا اس پر کسی قسم کی کوئی آفت یا مصیبت آجائے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ جیسے کہ وہ ابھی ابھی زخمی ہوا ہے اور اس کا رنگ زعفرانی ہوگا اور اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی ہوگی یعنی وہ شخص بدبودار اور خراب رنگ و روپ میں نہ ہوگا اور جس شخص کے جسم میں زخم ہو۔ اللہ عزوجل اُس پر شہداء کی مُہر لگا دے گا۔

۱۵۸۹: باب مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہ خداوندی میں تیر پھینکنے والوں سے متعلق

۳۱۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ

۳۱۴۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی

عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْلَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً كَانَتْ لَهٗ فِدَاءَهٗ مِّنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ.

میں بوڑھا ہوگا تو اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگا اور جس کسی نے راہ خداوندی میں تیر مارا دشمن تک وہ تیر گیا اور یا درمیان میں وہ تیر رہ گیا تو گویا اس نے آزاد کیا ایک غلام اور جس نے آزاد کیا ایک غلام ایماندار تو گویا کہ وہ شخص (دوزخ کی) آگ سے آزاد ہوگیا اور اس کے عوض آزاد کرنے والے شخص کا جسم ہر ایک عضو اور جسم کا ہر ایک حصہ (دوزخ سے آزاد ہوگیا)۔

۳۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ نُجَيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِى الْجَنَّةِ فَبَلَّغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ.

۳۱۴۸: حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے راہ خدا میں تیر پھینکا تو اس کو جنت میں درجہ حاصل ہوگیا تیر مارنے کے عوض۔ حضرت ابو نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اس دن راہ خداوندی میں سو تیر چلائے اور جس شخص نے راہ خدا میں تیر چلایا تو یہ تیر چلانا اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۳۱۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ارْمُوْا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ وَلٰكِنْ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ

۳۱۴۹: حضرت کعب بن مرہؓ سے روایت ہے کہ ان سے شرحبیل بن سمط نے بیان کیا کہ اے کعب! ہمیں حدیث بیان کرو اور تم اسکے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی سے ڈرو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جو شخص اسلام کی حالت میں راہ خداوندی میں جہاد کر کے بوڑھا ہوا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگا۔ شرحبیل نے بیان کیا کہ ہم کو رسول کریمؐ کی حدیث بیان فرمائیں اور خوف الٰہی پیش نظر رکھنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے تم تیر مارو۔ جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچ جائے گا تو اس شخص کیلئے اللہ عزوجل ایک درجہ اونچا فرمادے گا یہ بات سن کر ابن سخام نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! وہ درجہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہاری والدہ کی چوکھٹ نہیں ہے (یعنی اس قدر تھوڑا اونچا) بلکہ دو درجات کے درمیان میں اس قدر فاصلہ ہے کہ جس قدر فاصلہ انسان

مِائَةُ عَامٍ.

ایک سو سال میں طے کرتا ہے۔

۳۱۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الشَّامِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَانٌ وَلَا تَنَقُّصٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۳۱۵۰: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راہ خداوندی میں تیر کا نشانہ لگایا یعنی تیر مارا تو چاہے وہ تیر دشمن کے لگ گیا ہو یا نشانہ غلطی سے گر گیا ہو تو اس شخص کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک غلام مسلمان آزاد کیا تو اس غلام آزاد کرنے والے شخص کا جسم کا ہر ایک عضو دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گیا اور جس شخص کے بال راہِ الٰہی میں سفید پڑ گئے تو اس کے لئے (قیامت کے دن) نور ہو گا۔

۳۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِلْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنَبِّلَهٗ.

۳۱۵۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عزت اور بزرگی والا' تین آدمیوں کو جنتی بنا دے گا ایک تیر کی وجہ سے۔ ایک تیر نیک نیتی سے بنانے والا' دوسرے تیر چلانے والا اور تیسرے تیر پھینکنے والا۔

۱۵۹۰: باب مَنْ كُلِمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زخمی ہونے سے متعلق

۳۱۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ.

۳۱۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح سے علم ہے کہ راہ خدا میں کون زخمی ہوتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن حاضر ہوگا اور اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا کہ جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۳۱۵۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۳۱۵۳: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلاَّ اَتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمٰى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ رِيْحُ الْمِسْكِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (شہداء کرام کو) ڈھانپ دوخون لگا ہوا کیونکہ جس شخص کوراہ خدا میں زخم لگا ہوگا تو وہ شخص بارگاہِ خداوندی میں پیش ہو گا اوراس کے زخم سے خون جاری ہوگا اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبومشک جیسی ہوگی۔

تشریح ☆ یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ اللہ کی راہ میں زخمی شخص کا زخم جس قدر بھی گہرا ہو وہ اس پر پریشان نہیں ہوتا کہ کیا بنے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں کہ جس اللہ کی محبت میں چوٹ کھائی یا دشمن نے زخم لگا دیا وہ میرا محافظ ہے اوراب بھی یہ مشاہدہ ہوا کہ زخموں سے چورشخص کے جسم میں ایک عجیب پرلطف خوشبو آتی ہے اور دِلوں کو بھاتی ہے۔اس سے بھی بعض لوگوں دین الٰہی کیلئے اپنے کوقربان کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ تو ہے دنیا میں ایسا عجیب سلسلہ اور پھراللہ کے ہاں جب حاضری ہوگی تو بظاہر وہ سرخ نشان زدہ زخم ہوگا لیکن مشک جیسی خوشبوآئے گی اور خون بھی جاری ہوگا' کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اور ہرمسلمان اس بات کا خواہاں ہوگا کہ میں بھی اللہ کے لئے اس کے راستہ یعنی دین کے لئے کوئی زخم لگواتا اور مشک جیسی خوشبو مجھ سے بھی آتی اور میں بھی یونہی اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوتا۔ (جامی)

۱۵۹۱: باب مَا يَقُوْلُ مَنْ يَّطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

باب: جس وقت دشمن زخم لگائے تو کیا کہنا چاہئے؟

۳۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَقَالَ اَنْتَ

۳۱۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن جس وقت مسلمانوں کوشکست ہوگئی اور وہ بھاگ گئے تو رسول کریمؐ ایک کونے میں تھے بارہ انصاری حضرات میں اور ان میں طلحہ بن عبداللہ بھی تھے مشرکین نے ان کو گھیر لیا اس خیال سے کہ یہ کچھ ہی لوگ ہیں (ان کو حملہ کر کے ختم کر ڈالو) رسول کریم! نے ان کی جانب دیکھ کر ارشادفرمایا اب ہم لوگوں کی جانب سے کون جنگ کرے گا؟ اور ہم کو کون بچائے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یارسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا: تم اپنے حال پر رہو یعنی تم ٹھہرے رہو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں۔ آپؐ نے فرمایا: تو۔ پھر تو وہ شخص جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہوگیا پھر آپؐ نے لوگوں کی جانب دیکھا اور فرمایا: قوم کی کون شخص حفاظت کرے گا یعنی ان کی جانب سے لڑائی کرے گا؟ طلحہؓ نے عرض کیا کہ میں یارسول اللہؐ! اس پر آپؐ نے فرمایا: تم اپنی حالت پر رہو۔ ایک انصاری شخص نے کہا: میں یا رسول

فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَ يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَيُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهٗ حَتّٰی يُقْتَلَ حَتّٰی بَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْاَحَدَ عَشَرَ حَتّٰی ضُرِبَتْ يَدُهٗ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ.

اللہ! آپؐ نے فرمایا: پھر اس نے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو گیا پھر برابر اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور ایک ایک انصاری شخص لڑائی کرنے کے لئے نکلتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول کریمؐ اور طلحہؓ رہ گئے اس وقت آپؐ نے فرمایا کہ اب کون شخص لڑائی کرے گا؟ طلحہؓ نے فرمایا کہ میں۔ پھر طلحہؓ نے بھی لڑائی کی پہلے گیارہ لوگوں کی طرح۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایک زبردست زخم لگا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ انہوں نے کہا حس (یہ جملہ درد اور تکلیف کے وقت بولا جاتا ہے) نبیؐ نے فرمایا اگر تم بسم اللہ کہتے (جب تم کو زخم لگا تھا) تو تم کو فرشتے اٹھاتے اور تم کو لوگ دیکھتے رہتے۔ پھر اللہ نے مشرکین کا رخ موڑ دیا۔

۱۵۹۲: باب مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهٗ فَقَتَلَهٗ

باب: جس کسی کو اُسکی (اپنی) تلوار پلٹ کر لگ جائے اور وہ شہید ہو جائے؟

۳۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَ شَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَرْتَجِزَ بِكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

۳۱۵۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں میرے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہ کر بہت جنگ کی پھر (اتفاق سے) اس کی تلوار پلٹ کر اس کے ہی لگ گئی پھر وہ اسی تلوار سے مر گیا اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا بہت تذکرہ فرمایا اور اس کی وفات سے متعلق شک ہو گیا اس لیے کہ وہ مر گیا تھا خود اپنے ہی ہتھیار سے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اگر اجازت عطا فرمائیں تو میں رجز پڑھوں (یہ کلمات اہلِ عرب جنگ کے وقت پڑھتے ہیں تا کہ خوب دل کھول کر جنگ کی جا سکے) پھر رسول کریمؐ نے اس کو حکم فرمایا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اکوع رضی اللہ عنہ! تم سوچ سمجھ کر گفتگو کرو۔ اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر عنایت خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو ہم کو راہ ہدایت نصیب نہ ہوتی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑھتے اس پر رسول کریمؐ نے جواب دیا کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اکوعؓ نے نقل کیا پھر یا اللہ جل وشانہٗ ہم کو اطمینان عطا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ.
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِىَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ اَخِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ.

فرمادے اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارے پاؤں قائم رکھے (یعنی ثابت قدمی عطا فرما) اور مشرکین بدل گئے پھر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت میں اپنا رجز مکمل کر چکا تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے اس طریقہ سے کیا؟ یعنی مذکورہ بالا رجز کس کی ایجاد ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بھائی کی' اللہ رحم فرمائے اس پر پھر عرض کیا کہ میں نے یارسول اللہ! خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اس پر نماز پڑھنے سے اور کہتے تھے یہ آدمی اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ سعی میں قتل ہوا ہے اور درحقیقت وہ شخص مجاہد ہوا۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں نے دریافت کیا کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث میں کہ میں نے دریافت کیا سلمہ بن اکوع کے لڑکے سے اس نے اپنے والد سے اسی طریقہ سے حدیث بیان فرمائی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جس وقت ابن اکوع نے کہا کہ لوگ اندیشہ کرتے تھے اس کی نماز (بر بناء اندیشہ خودکشی) پڑھنے سے' اسکے جواب میں فرمایا نبی نے کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں اور وہ شخص تو جہاد کی کوشش میں قتل ہوا ہے اور وہ شخص مجاہد ہوا اور اس کے دو اَجر ہیں یہ جملہ آپ نے اُنگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا۔

تشریح ☆ اپنی ہی تلوار کا پلٹ کر لگنا اور اس سے موت کا واقع ہو جانا کسی بھی طرح سے خودکشی کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ وہ جہاد کی غرض سے میدانِ کارزار میں اترا اور دشمن پر حملہ آور بھی تھا۔ اس پر شہادت کا متمنی بھی تھا۔ دورانِ حملہ غیر اختیاری طور پر تلوار لگنے سے شہید ہو گیا تو اس کی شہادت کے درجہ میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کا کلی طور پر ازالہ کر دیا۔ انگلیوں سے اشارہ اور دوگنا ثواب کے ملنے کی خوشخبری سے تصدیق فرما کر۔ (جامی)

۱۵۹۳: باب تَمَنِّى الْقَتْلِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: راہِ الٰہی میں شہید ہونے کی تمنا کرنے سے متعلق

۳۱۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ حَدَّثَنِىْ ذَكْوَانُ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ

۳۱۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر گراں نہ گذرتا تو کسی ادنیٰ لشکر سے بھی پیچھے نہ رہتا لیکن لوگوں کو بار برداری میسر نہیں اور میں وہ چیز نہیں پاتا ہوں جس پر ان سب کو سوار کروں اور لوگوں پر یہ بات

لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَّا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا.

گراں ہے کہ میرا ان سے ساتھ چھوٹ جائے اور میں اس بات کی بہت خواہش کرتا ہوں کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔ یہ جملے تین مرتبہ فرمائے۔

۳۱۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

۳۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایماندار لوگوں کو میرا ساتھ چھوڑنے سے ناگواری نہ ہوتی اور یہ دشواری بھی نہ ہوتی کہ میں وہ چیز نہیں پاتا ہوں کہ جس پر ان کو سوار کروں تو میں کسی معمولی سے معمولی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا۔ جب وہ لشکر راہ خدا میں جہاد کرے۔ مجھ کو اپنی جان کے مالک کی قسم کہ میری عین تمنا ہے کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔

۳۱۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَ اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ.

۳۱۵۸: حضرت ابن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کا دل نہ چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں پھر واپس آئے اگرچہ اس کو پوری دنیا دے دی جائے مگر شہید آدمی تمنا کرے گا کہ میں پھر دنیا میں واپس جاؤں اور دوبارہ راہ خداوندی میں شہید ہو جاؤں۔ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے لیے راہ خدا میں شہید ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ مجھ کو دنیا اور سب کچھ دے دیا جائے۔

۱۵۹۴: باب ثَوَابُ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہِ خداوندی میں شہید ہونے سے متعلق

۳۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۱۵۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے غزوہ احد کے دن کہا: یارسول اللہ! ارشاد فرمائیں اگر میں شہید کیا جاؤں راہ الٰہی میں تو میرا ٹھکانہ کس جگہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: جنت میں۔ پھر اس شخص

فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ.

نے ہاتھ میں لی ہوئی کھجوریں (دوسری طرف) ڈال دیں (وہ شخص اس وقت کھجوریں کھا رہا تھا لیکن جنت حاصل کرنے کے شوق میں اس نے کھجوریں ایک طرف ڈال دیں اور وہ) جنگ لڑا اور شہید ہو گیا۔

۱۵۹۵: باب مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ

باب: اُس شخص کا بیان جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور اس پر قرض ہو

۳۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَةً قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا اَنَاذَا قَالَ مَاقُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ قَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ سَارَّنِیْ بِهٖ جِبْرِیْلُ آنِفًا.

۳۱۶۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور آپؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس نے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیں اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر و ثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرما دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل نے ابھی ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجرؒ نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگرچہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)

۳۱۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۳۱۶۱: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِيَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ.

کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر وثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرما دے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل نے ابھی ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجرؒ نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگر چہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)۔

۳۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ.

۳۱۶۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد کا تذکرہ ہوا کہ جہاد کرنا خدا کے راستہ میں اور ایمان لانا اللہ عزوجل پر تمام کاموں سے زیادہ ہے کہ اس دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کروں راہ خدا میں تو کیا اللہ عزوجل میری غلطیاں معاف فرما دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اگر وہ ثابت قدم رہے اور اس کی نیت ثواب کی رہے اور دشمن کو پشت نہ دکھلائے لیکن قرض معاف نہیں ہوسکتا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۱۶۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ قَالَ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ.

۳۱۶۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ارشاد فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں یہ تلوار راہ خدا میں ماروں اجر وثواب کیلئے اور ثابت قدم رہوں اور چہرہ نہ پھیروں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو مجھ سے دور فرما دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پس جس وقت وہ شخص رخصت ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو آواز دی اور فرمایا: یہ دیکھ لو! جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرا قرضہ معاف نہیں ہوگا۔

١٥٩٦: باب مَا يَتَمَنّٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

٣١٦٤: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيْلُ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى.

باب: راہِ الٰہی میں جہاد کرنے والا کس چیز کی تمنا کرے گا؟

٣١٦٤: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی جان قتل نہیں ہوتی جس کے لیے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتری ہو کہ اس کو اچھا معلوم ہو یہ بات کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے ایسی حالت پر کہ اس کو تمام دنیا حاصل ہو جائے (مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بخشش ہوگئی تو اس کو تمنا نہیں کہ وہ پھر دنیا میں آئے اگر چہ اس کو سب کچھ مل جائے) لیکن شہید چاہتا اور تمنا کرتا ہے کہ وہ پھر دنیا میں واپس آ جائے اور دوبارہ راہ خدا میں قتل ہو جائے۔

١٥٩٧: باب مَا يَتَمَنّٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ

٣١٦٥: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ سَلْ وَ تَمَنَّ فَيَقُوْلُ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِىْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِىْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.

باب: جنت میں کس چیز کی تمنا ہوگی؟

٣١٦٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت والوں میں سے پیش کیا جائے گا پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: اے اولادِ آدم! تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا تو وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر فرمائے گا ان سے اللہ عزوجل کہ مانگ اور تمنا کر کسی چیز کی تو وہ عرض کرے گا کہ میں مانگتا ہوں لیکن مجھ کو دنیا کی جانب بھیجنا کہ میں تیرے راستہ میں شہید ہو جاؤں اور دس مرتبہ وہ اس تمنا کا اظہار کرے گا۔

١٥٩٨: باب مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنَ الْاَلَمِ

٣١٦٦: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ مَسَّ

باب: اس بات کا بیان کہ شہید کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے؟

٣١٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو اسی قدر تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کو چٹکی لینے میں ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے میں ہوتی ہے) پھر اس کے بعد آرام ہی آرام ہے۔

الْقَتْلِ اِلاَّ كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا.

۱۵۹۹: باب مَسْاَلَةُ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کی تمنا کرنا

۳۱۶۷: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ ابْنَ اَبِىْ اُمَامَةَ بِنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ.

۳۱۶۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سچے دِل کے ساتھ اللہ عزوجل سے شہادت کی تمنا کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے مقامِ شہداء تک پہنچا ہی دیتا ہے' اگر چہ اُس کو بستر پر ہی موت آئے۔

۳۱۶۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مَّنْ قُبِضَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْدٌ الْمَقْتُوْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ.

۳۱۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی وفات ان پانچ حالتوں میں ہوتو وہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک شہید ہے: (۱) راہ خدا میں شامل ہوکر وہ قتل ہو جائے (۲) یا غرق ہو جائے (۳) یا دست کے مرض میں وفات پا جائے (۴) یا طاعون کے مرض میں اس کی موت واقع ہو جائے یا (۵) کوئی خاتون حالت نفاس میں فوت ہو جائے ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

۳۱۶۹: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بُحَيْرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفُّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا فِى الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفُّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِّنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ

۳۱۶۹: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (قیامت کے دن) جھگڑا (یعنی اختلاف) ہوگا شہدا اوران لوگوں کے درمیان (جو کہ اپنے بستر پر) ہمارے پروردگار کے سامنے ان آدمیوں کے لئے جو کہ وبا سے مر گئے ہیں تو شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طریقہ سے قتل کیے گئے ہیں کہ جس طریقہ سے ہم لوگ قتل کیے گئے تھے اور بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں اس لیے کہ یہ لوگ ہم لوگوں کی طرح سے بستروں پر مرے ہیں اس پر ہمارے پروردگار کی جانب سے حکم ہو گا کہ ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو' اگر شہداء سے ملاقات کرتے ہیں تو بلاشبہ شہداء میں سے ہیں اور جس وقت زخموں کو دیکھیں گے تو یہ زخم ان

جِرَاحَهُمْ.

کے شہدا کے مانند ہوں گے۔

۱۶۰۰: باب اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ

باب: شہید اور اُس آدمی کے متعلق جو کہ قاتل تھا ان دونوں کے متعلق احادیث

۳۱۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ.

۳۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل بزرگی اور عظمت والا اس بات سے حیرت اور تعجب کرتا ہے ان دوشخصوں سے کہ وہ دونوں لڑائی کریں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا: اللہ عزوجل ہنستا ہے ان دو آدمیوں کے معاملہ کی جانب کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔

۱۶۰۱: باب تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ بالا حدیث کی تفسیر

۳۱۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ.

۳۱۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کریں اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے اور اس کا بیان اس طریقہ سے ہے کہ ان میں سے ایک آدمی راہ خدا میں لڑائی کرتا تھا اور وہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا اور قتل کرنے والے شخص نے توبہ کی یعنی اللہ عزوجل نے اس کو اسلام کی دولت سے نوازا اس کے بعد وہ شخص بھی راہ خدا میں لڑائی کر کے شہید ہو گیا اور شہادت کا درجہ حاصل کر گیا۔

۱۶۰۲: باب فَضْلُ الرِّبَاطِ

باب: پہرا دینے کی فضیلت

۳۱۷۲: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ

۳۱۷۲: حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ الٰہی میں ایک دن اور ایک رات کا پہرہ دیا تو اس شخص کو ایک مہینہ روزہ کا ثواب ملا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا تو اس کے لئے جاری رہے گا اس قدر اَجر و ثواب اور اس کا رزق جاری رہے گا اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے

وَقِيَامِهٖ وَمَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا اُجْرِيَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَاَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ.

بچ گیا۔

۳۱۷۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَّابَطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً كَانَتْ لَهٗ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ فَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ.

۳۱۷۳: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ خدا میں ایک دن اور رات کا پہرہ دیا تو اس کو ایک مہینہ کے روزے نماز کا ثواب ملے گا اور اس کا کام جاری رہے گا جو وہ انجام دے رہا تھا اور وہ شخص قبر اور حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق موقوف نہ ہوگا۔

۳۱۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زُهْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِّنَ الْمَنَازِلِ.

۳۱۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن کا راہ خدا میں پہرہ دینا ہزار دنوں سے بہتر ہے اور ہزار درجات سے افضل ہے۔

۳۱۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

۳۱۷۵: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہِ خدا میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ.

تشریح ☆ دین الٰہی کی بقاء کے لئے جہاد میں نکلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کر ہر چھوٹے بڑے عمل پر اجر وثواب ملتا ہے۔ جب سب مجاہدین سونے لگیں تو ظاہر ہے کہ دشمن تو حملے کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا اور مجاہدین کو ختم کرنے کے ارادے سے وہ بڑے سے بڑا حملہ کر کے بہت زیادہ نقصان کرسکتا ہے تو اس حالت میں جو بھی مجاہد پہرہ دیتا ہے تو ایک رات اور دن کا پہرہ دینے پر ہزار دنوں کے برابر کا ثواب ملتا ہے۔ اس وجہ سے کہ سب خطرات کی بابت جانتے بوجھتے اس نے پہرہ دینے والا عمل پسند کیا' کہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا اور دیگر کی محفوظ کروائی۔ (جامی)

۱۶۰۳: باب فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

باب: سمندر میں جہاد کی فضیلت

۳۱۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۳۱۷۶: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ جَلَسَتْ تَفْلِىْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوْا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحٰرِثُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوْا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِى الْاَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِىْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

کریمؐ (مقام) قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو ایک روز آپؐ اُمّ حرام کے یہاں تشریف لائے وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلا رہی تھی اور حضرت اُمّ حرام ملحان کی لڑکی تھی جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ اتفاق سے ایک دن ان کے گھر رسول کریمؐ تشریف لائے تو حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور وہ بیٹھ کر آپؐ کے سر مبارک میں (مالش) کرنے لگ گئیں پھر رسول کریمؐ سو گئے۔ پھر آپؐ ہنستے ہوئے اٹھے۔ وہ خاتون یہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیا چیز دیکھ کر ہنس رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے دکھلائے گئے اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھتے ہیں یا آپؐ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ بادشاہوں کی طرح سے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ راوی کو اس میں شک ہو گیا یعنی آپؐ نے لفظ ''مثل'' فرمایا تھا۔ یا اس کے بغیر فرمایا تھا۔ ملحان کی لڑکی نقل کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ عزوجل سے دُعا مانگیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان میں سے بنا دے (یعنی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل کر دے) آپؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی پھر سو گئے اور حارث کی روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ سو گئے۔ پھر آپؐ نیند سے بیدار ہوئے آپؐ ہنس پڑے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں آپؐ نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلتے وقت سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۳۱۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِىَ اللّٰهُ

۳۱۷۷: حضرت اُمِ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے مکان پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے قیلولہ فرمایا۔ پھر آپؐ ہنستے ہوئے اٹھے تو میں نے آپؐ سے اس کی وجہ دریافت کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپؐ پر قربان

تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ يَعْنِيْ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ وَ رَكِبَتْ مَعَهٗ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ہوں آپ ؐکس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے چند لوگ اس سمندر میں اس طرح سوار ہوئے جس طریقہ سے کہ بادشاہ تخت پر۔ میں نے عرض کیا آپ ؐ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ مجھ کو بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ؐ نے فرمایا تم ان ہی میں سے ہو۔ پھر آپ ؐ دوسری مرتبہ سو گئے اور اس طریقہ سے ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے اس مرتبہ دریافت کیا تو آپ ؐ نے وہ ہی جواب دیا جو کہ پہلے جواب دیا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے اولین میں سے ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ سمندر میں سوار ہو گئے تو وہ ان کے ساتھ سوار ہو گئیں جس وقت سمندر سے نکلیں تو ایک خچر لایا گیا وہ اس پر سوار ہو گئیں اور گر گئیں جس سے کہ ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

۱۶۰۴: باب غَزْوَةُ الْهِنْدِ

باب: ہند میں جہاد کرنا

۳۱۷۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَيَّارٍ ح قَالَ وَاَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَا لِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

۳۱۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہوا تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذابِ دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۷۹: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَا لِيْ وَاِنْ

۳۱۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہوا تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

قُتِلْتُ كُنْتُ اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَ اِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذابِ دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

٣١٨٠: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ الزُّبَيْدِیُّ عَنْ اَخِيْهِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى بْنِ عَدِیٍّ الْبَهْرَانِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ عِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ.

۳۱۸۰: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرما دیں گے ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

١٦٠٥: باب غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

باب: ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق

٣١٨١: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ السَّيْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُحَرَّرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ قَالَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [الأنعام : ١١٥] فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْاٰخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

۳۱۸۱: رسول کریمؐ کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا تو اس وقت (یعنی خندق کھودنے کے وقت) ایک بڑا پتھر نکل آیا تو اس کی وجہ سے خندق کے کھودنے میں مشکل پیش آ گئی اور لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل ہوگیا۔ رسول کریمؐ وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہوگئے کہ جس سے پتھر توڑا جاتا ہے اور آپؐ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارہ پر رکھی اور یعنی آپؐ نے آیت کریمہ: تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا تلاوت فرمائی اور آپؐ نے ہتھیار اٹھا کر مارا اور پتھر ٹوٹ کر گر پڑا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ''تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں پورا ہوا اور کوئی اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا نہیں' اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ وہاں کھڑے تھے اور رسول کریمؐ دیکھ رہے تھے آپؐ کے مارنے کے وقت ایک بجلی جیسی چمک ہوئی۔ پھر دوسری مرتبہ وہ ہی آیت تلاوت فرما کر آپؐ نے اس ہتھیار سے مارا۔ پھر ایسی ہی بجلی جیسی چمک ظاہر ہوئی اور دوسری تہائی پتھر سے الگ ہوگئی تیسری مرتبہ آیت کریمہ تلاوت فرما کر جب مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر گیا اور آپؐ وہاں سے ہٹ گئے آپؐ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر تشریف فرما ہوگئے۔ سلمان فارسیؓ نے عرض

الْعَلِيْمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِيْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ وَ جَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُكَ حِيْنَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً اِلاَّ كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا سَلْمَانُ رَاَيْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ حِيْنَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْاُوْلٰى رُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ كِسْرٰى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيْرَةٌ حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَهٗ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِاَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِاَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ.

کیا کہ یارسول اللہ! میں دیکھ رہا تھا کہ جس وقت آپ چوٹ مار رہے تھے اس کے ساتھ ایک بجلی چمک رہی تھی آپ نے فرمایا تم یہ بات دیکھ رہے تھے سلمان! اس پر سلمانؓ نے عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا ہے پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے پہلی چوٹ ماری تو میرے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے شہر فارس کے اور جو اس کے نزدیک کی بستیاں ہیں اور بہت سے شہر دیکھے ہیں جو لوگ اس جگہ موجود تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ ان شہروں کو ہم لوگوں کے ہاتھوں فتح فرما دیں اور ہم لوگوں کو وہاں کا مال و دولت عطا فرما دے اور فرمایا کہ جس وقت میں نے دوسری چوٹ ماری تو قیصر کے شہر روم اور اس کے نزدیک کے علاقے سب کے سب میرے سامنے کر دیئے گئے۔ کہ جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل ہم لوگوں کے ہاتھوں سے ان شہروں کو تباہ و برباد کر دے ہم لوگ وہاں کا مال غنیمت لوٹ لیں اور ہم کو ان پر فتح حاصل ہو۔ آپ نے یہ دعا بھی فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے تیسری مرتبہ چوٹ ماری تو میرے سامنے حبشہ کے شہر اور اسکے آس پاس کی بستیاں کر دی گئیں جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ ترک اور حبشہ کے لوگوں کو اس وقت تک نہ چھیڑنا جس وقت تک وہ تم کو نہ چھیڑیں (یعنی جب تک وہ لوگ تم پر حملہ نہ کریں تو تم بھی ان پر حملہ نہ کرنا)۔

تشریح ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خندق کھودنا کوئی عام یا غیر اہم بات نہیں۔ یہ عمل ویسے تو باقی بھی وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق خندق کھود رہے تھے۔ یکا یک تین مرتبہ ضربات پر بجلی کی چمک کی طرح روشنی نکلنے پر پہلی ضرب سے شہر فارس اور نزدیک کی بستیاں، دوسری ضرب پر قیصر کا شہر روم اور نزدیک کی بستیاں، تیسری ضرب پر حبشہ اور نزدیک کی بستیوں کا فتح ہونا کی خوشخبری دینا ایک تو یہ بتاتا ہے کہ یہاں اسلام پھیلے گا، دوسرا یہ کہ جہاد ہر صورت جاری رکھنا اور مالِ غنیمت کے حصول پر اس کو جہادی سامان تیار کرنے پر لگانا جس عمل سے تمہارے دین اسلام کی اور تمہاری اپنی بھی بقاء ہے۔ (جامی)

۳۱۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُّجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَ يَمْشُوْنَ فِى الشَّعْرِ.

۳۱۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان ترکی لوگوں سے جنگ نہیں کریں گے اوران لوگوں کے منہ ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے اور وہ لوگ بال ہی پہنیں گے اور بالوں ہی میں وہ لوگ چلیں گے (یعنی ان لوگوں کے بال جوتوں تک ہوں گے)۔

۱۶۰۶: باب الْاِسْتِنْصَار بِالضَّعِيْفِ

باب: کمزور شخص سے امداد لینا

۳۱۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

۳۱۸۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس امت کی امداد' کمزور افراد کی دعا اور ان کے خلوص سے فرمائیں گے۔

تشریح ☆ ایسے ضعفاء جو کہ مالی' بدنی لحاظ سے جہاد سے بظاہر قاصر ہیں لیکن ایمان قوی رکھتے ہیں وہ مجاہدین میدانِ کارزار کے لئے دعاؤں کی خاطر ہاتھ اٹھائیں رکھیں اور مجاہدین کی فتح کے لئے عجز وانکساری اور دردِ دل سے دعا کرتے رہیں ان کی دعاؤں میں بڑا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی اسلحہ ہی کی طرح مجاہدین کے لئے ایک تحفہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (جامی)

۳۱۸۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ الْفَزَارِىُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِىِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ابْغُوْنِى الضَّعِيْفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

۳۱۸۴: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے میرے واسطے تم لوگ کمزور لوگوں کو تلاش کیا کرو کیونکہ ان ہی کی وجہ سے تم کو روزی پہنچائی جاتی ہے اور تم لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔

۱۶۰۷: باب فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب: مجاہد کو جہاد کے لیے تیار کرنے کی فضیلت

۳۱۸۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ

۳۱۸۵: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا گویا کہ اس

سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

٣١٨٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

٣١٨٦: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا گویا کہ اس نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

٣١٨٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا آتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى نَفَرٍ فِيْ وَسْطِ الْمَسْجِدِ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ

٣١٨٧: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کرنے کیلئے نکلے تو مدینہ منورہ گئے چنانچہ ہم لوگ ابھی اپنے اپنے ٹھکانوں پر اپنی سواریاں تیار کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہیں اور کافی خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان چاروں طرف اکٹھا ہیں ان میں حضرت علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں اس دوران عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹ رکھی تھی جس سے کہ سر بھی ڈھکا ہوا تھا وہ فرمانے لگے کہ کیا طلحہؓ، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا مربد (یعنی اونٹ یا بکریاں باندھنے کی جگہ یا کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ) خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دے گا چنانچہ میں نے وہ مربد ٢٠، ٢٥ ہزار میں خریدا اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا اجر ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، اللہ عزوجل گواہ ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا

مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ يُّجَهِّزْ هٰؤُلَآءِ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ يَعْنِیْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جو شخص روم کے کنوئیں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دے گا چنانچہ میں نے اس کو اتنی اتنی مقدار اور رقم دے کر خریدا اور خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو اللہ عزوجل تم کو اس کا اجر عطا فرمائے گا انہوں نے کہا کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا: پھر میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت رسول کریمؐ نے لوگوں کے چہروں کی جانب دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو شخص ان کو جنگ کرنے کے لئے تیار کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو معاف کر دے گا یعنی غزوۂ تبوک کیلئے جاتے وقت تو میں نے ان کو اس طریقہ سے آمادہ کیا کہ کسی کو اونٹ وغیرہ باندھنے یا اس کی لگام کیلئے رسّی کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی انہوں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ عثمانؓ فرمانے لگے اے خدا تو گواہ ہے۔

تشریح ☆ جہاد کرنا خود ایک عظیم عمل ہے اور اس کے لئے دعوت دینا کہ لوگ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ ایک مجاہد کی دعوت سے کئی مجاہد جہاد کے عمل کو لے کر میدان میں اتریں کہ ان کی مقدار سے ہی دشمن مرعوب ہو جائیں اور موجودہ زمانہ میں تو یقین جانئے کہ جہاد ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے آج بھی مغرب خائف ہے۔ (جامی)

۱۶۰۸: باب فَضْلِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت سے متعلق

۳۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ

۳۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راہ خدا میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اس کو جنت میں اس طریقہ سے آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے یہ (خیر) تیرے واسطے ہے چنانچہ جو نمازی ہوگا تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا تو اس کو باب جہاد سے اور جو خیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے اور جو روزہ دار شخص ہوگا تو اس کو باب ریان سے آواز دی جائے گی۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر

بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضُرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو ان میں سے ایک دروازہ سے آواز دی جائے گی اس کو کسی دوسرے دروازہ سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں؟ لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا کہ جو کہ ان تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور مجھ کو توقع ہے کہ تم اُن ہی میں سے ہوں گے۔

۳۱۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

۳۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی راہ خدا میں کسی چیز کا ایک جوڑا دے گا تو اس کو جنت کے نگراں' جنت کے دروازوں سے پکاریں گے: اے فلاں! تم اس طرف آ جاؤ اور تم لوگ اس طرف سے داخل ہو جاؤ۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ آدمی تو بالکل ہی نقصان میں نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُمید ہے تم ان ہی میں سے ہو۔

۳۱۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ۔

۳۱۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے ہر ایک قسم کے مال میں سے ایک جوڑا' راہ خدا میں خرچہ کیا ہوگا تو جنت کے تمام محافظ اس شخص کے استقبال کے لئے آئیں گے اور اپنی اپنی چیزوں کی جانب بلائیں گے راوی نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کس طریقہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مثلاً اگر اس شخص کے پاس اونٹ ہیں تو دو اونٹ دے دو اور یہ گائے ہیں تو دو گائے دے دو۔

۳۱۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

۳۱۹۱: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص راہ خدا میں ایک چیز خرچ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھ دیتے ہیں۔

تشریح ☆ اپنے حلال مال سے مجاہدین کی خوب معاونت کرنا ایسا ہے جیسے وہ مجاہدین کے ساتھ میدانِ کارزار میں مصروفِ جہاد ہو۔ مجاہدین کی مالی امداد کرنا' اس مجاہد کی شہادت کی صورت میں اس کے اہل وعیال کی مالی مدد کرنا اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیے۔ گویا کہ یوں جانئے کہ وہ محسن اسلام ہیں اور ہمیں مشرکین کی ایذا رسانیوں سے بچانے والے۔ (جامی)

۱۶۰۹: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۳۱۹۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ.

باب :اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کی فضیلت

۳۱۹۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک مہار والی اونٹنی راہ خدا میں صدقہ کے طور سے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اس کے عوض سات سومہار والی اونٹنیاں عطا ہوں گی۔

۳۱۹۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ اَجْرًا كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

۳۱۹۳: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جہاد دوقسم کا ہے ایک تو یہ کہ کوئی آدمی اللہ عزوجل کی رضامندی کیلئے جہاد کرے اور وہ امام کی فرمانبرداری کرے اور اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز (راہ خدا میں) خرچ کرے اور اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے اور فساد سے محفوظ رہے تو اس آدمی کا سونا' جاگنا تمام کا تمام ثواب ہے لیکن جو کوئی ریا کاری یا دوسروں کو سنانے کیلئے جہاد کرے اور امام کی نافرمانی کرے اور زمین پر فتنہ مچائے تو ایسے انسان کا اس حالت میں واپس آنا دشوار ہے (وہ شخص عذاب میں ضرور مبتلا ہوگا)۔

۱۶۱۰: باب حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ

۳۱۹۴: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاللَّفْظُ لِحُسَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ يَّخْلُفُ فِيْ امْرَاَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهَا اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَاشَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

باب :مجاہدین کی عورتوں کی حرمت

۳۱۹۴: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین مجاہدین' غیر مجاہدین پر اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے ان کی مائیں اور اگر کوئی شخص مجاہدین کی خواتین کی نگرانی کرتے ہوئے خیانت (یعنی گناہ) کا ارتکاب کرے گا تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد اس شخص کے اعمال میں سے جو دل چاہے وہ لے لے گا اب تمہاری کیا رائے ہے؟ (خوب غور کرلو)۔

۱۶۱۱: باب مَنْ خَانَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ

باب :جو شخص مجاہد کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرے

۳۱۹۵: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ ابْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا خَانَكَ فِيْ أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

۳۱۹۵: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھنے والے پر خواتین مجاہدین اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے کہ ان پر ان کی مائیں۔ اس وجہ سے اگر کسی مجاہد نے کسی کو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور اس نے اس میں خیانت کی تو قیامت کے روز مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے تیرے گھر والوں کے متعلق تجھ سے خیانت کی تھی اس وجہ سے تم اس شخص کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے سکتے ہو اب تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟

۳۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ كُوْفِيٌّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا.

۳۱۹۶: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھے رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی خواتین ان کی ماؤں کی طرح سے حرام ہیں اگر گھر بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے مکان کی حفاظت کرنے کے درمیان (خیانت اور گناہ) کا مرتکب ہوگا تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد شخص سے کہا جائے گا کہ اے فلاں شخص! یہ فلاں شخص ہے تم اس کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے لو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا وہ اس کے نیک اعمال میں سے کچھ باقی چھوڑ دے گا؟ (یعنی یقیناً تمام نیک اعمال لے لے گا)۔

تشریح ☆ اللہ جل شانہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اللہ کی نظروں میں سب سے پیارا ہے۔ جس نے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ عمل میں اپنے آپ کو اتارا' اس کے اہل وعیال کا ہر طرح سے خیال کرنا' پیچھے رہنے والے مسلمانوں پر ضروری ہے اور اگر کوئی بد بخت مجاہدین کی غیر موجودگی میں ان کی بدخوئی وغیرہ جیسے قبیح کاموں میں مصروف ہوگا تو بقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا خائن خالی ہاتھ اللہ عزوجل کے پاس پہنچے گا اور اپنے تمام اعمال ضائع کروا بیٹھے گا اور اس کی کیا حالت ہوگی' یہ سب تو جان ہی سکتے ہیں۔ (جامی)

۳۱۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاهِدُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ.

۳۱۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی زبانوں سے اور اپنے مال دولت سے جہاد کرو۔

۳۱۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْمُحَمَّدٍ مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الشَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَ قَالَ مَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۱۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم کیا اور فرمایا: جو کوئی ان کے بدلہ سے خوف کرے گا اس کا ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۳۱۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِيْنَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُهَدَاءَ كُمْ اِذًا لَقَلِيْلٌ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُوْمُ يَعْنِي الْهَدَمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ.

۳۱۹۹: حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو روتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری آرزو تھی کہ تم لوگ جہاد میں شہید ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ اس شخص کو شہید خیال کرتے ہو جو کہ جہاد میں شہید ہو؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں میں بہت کم شہدا ہوتے لیکن جہاد میں مارا جانے والا شخص شہید ہے اور پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص شہید ہے اور جل کر مرنے والا شخص شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا شخص شہید ہے اور مرض ذات الجنب میں مرنے والا شخص شہید ہے پھر ایک آدمی نے عرض کیا کہ کیا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں رو رہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو تم رونے دو اس لیے کہ مرنے سے قبل رونا ممنوع نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مر جائے تو کوئی رونے والا نہ روئے۔

۳۲۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَبْرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَآءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْكِيْنَ مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَادَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ.

۳۲۰۰: حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تو خواتین رو رہی تھیں۔ اس پر جبر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم لوگوں میں تو ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور تم رو رہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو جس وقت تک وہ ان میں (زندہ) موجود ہیں رونے دو لیکن جس وقت مر جائے تو کوئی رونے والی خاتون نہ روئے (یعنی نہ کوئی مرد روئے اور نہ ہی عورت)۔

(۲۶)

کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح سے متعلقہ احادیث

۱۶۱۲: باب ذِكْرُ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي النِّكَاحِ وَاَزْوَاجِهٖ وَمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ ﷺ وَحَظَرَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ زِيَادَةً فِيْ كَرَامَتِهٖ وَ تَنْبِيهًا لِفَضِيْلَتِهٖ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح سے متعلق فرمان اور ازواج رضی اللہ عنہن اور ان کے بارے میں جو کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال فرمائی لیکن لوگوں کے لئے حلال نہیں اور اس کا سبب اعزاز نبوی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت مطلع فرمانا ہے

۳۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّوَاحِدَةٌ لَّمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا.

۳۲۰۱: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شرکت کی جو کہ (مقام) سرف پر ہوا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جس وقت تم لوگ ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کو حرکت نہ دینا بلکہ سکون و اطمینان سے اس کو اٹھانا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جن میں سے آٹھ کا نمبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر فرمایا کرتے تھے اور ایک اہلیہ محترمہ کا نمبر مقرر نہیں فرماتے تھے۔

۳۲۰۲: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيْبُهُنَّ اِلَّا سَوْدَةَ فَاِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ.

۳۲۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مبارک میں نو بیویاں تھیں جن میں سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنا نمبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔

۳۲۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ

۳۲۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

۳۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقُوْلُ اَوَتَهَبُ الْحُرَّةُ نَفْسَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ [الأحزاب : ٥١]

قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ.

۳۲۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ان خواتین کے بارے میں شرم وحیا محسوس کرتی تھی جو خود کو رسول کریمؐ کے سپرد فرمایا کرتی تھیں اور میں کہا کرتی تھی کہ کیا کوئی آزاد خاتون خود کو ہبہ کر سکتی ہے؟ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ...... یعنی ان میں سے جس کو آپ ﷺ کا دل چاہے دور رکھیں اور جس کو دل چاہے نزدیک رکھیں۔ پھر جن کو دور رکھا تھا اگر ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں جب بھی آپؐ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تو میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! آپؐ کا پروردگار جس بھی شے کی آپ ﷺ خواہش فرماتے ہیں' فوراً عطا فرما دیتا ہے۔

۳۲۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاْيِيْ رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْخَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ.

۳۲۰۵: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دوسرے لوگوں کے ساتھ میں بھی مجلس میں شریک تھا کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں خود کو آپؐ کے سپرد کرتی ہوں' میرے بارے میں جو مناسب خیال فرمائیں وہ فیصلہ فرما دیں۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اس خاتون سے نکاح فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور تم کچھ لے آؤ' چاہے وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ شخص روانہ ہو گیا تو اس کو کچھ نہیں مل سکا' یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی تک (بطورِ مہر) نصیب نہ ہو سکی چنانچہ آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو قرآن کریم کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپؐ نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کے عوض اُس کا نکاح اس خاتون سے فرما دیا۔

تشریح ☆ نبی کریم ﷺ نے کس قدر آسانی فرمادی' یہی نہیں کہ صرف امیر لوگ شادی کر سکتے ہیں اور جو غریب اور نادار ہیں وہ شادی نہیں کر سکتے۔ یہ شخص کہ جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی تک مہر دینے کے لئے نہ تھی' ہر کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کتنا غریب ہوگا۔ لیکن قربان جایئے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر کہ چند سورتیں جو اسے یاد تھیں ان کے عوض اس کا نکاح کر دیا۔ آگے بندہ محنتی اور اللہ پہ توکل کرنے والا ہونا چاہیے' اللہ تعالیٰ سو راستے پیدا کر دیتا ہے۔ (جامی)

۱۶۱۳: باب مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهٗ عَلٰی خَلْقِهٖ لِیَزِیْدَهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَیْهِ

باب: جو کام اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کا مقام بلند فرمانے کے لئے آپ ﷺ پر فرض فرمائے اور عام لوگوں کے لئے حرام فرمائے؟

۳۲۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی ابْنِ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِیْنَ اَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ یُخَیِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَا تُعَجِّلِیْ حَتّٰی تَسْتَأْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَا یَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیَاةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ﴾ [الأحزاب: ۲۸] فَقُلْتُ فِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ.

۳۲۰۶: ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت نبیؐ کو حکم فرمایا گیا کہ آپؐ اپنی بیویوں کو اختیار عطا فرما دیں آپؐ اس دن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے آغاز فرمایا اور فرمایا میں تم سے ایک بات بتلانے والا ہوں لیکن تم (اس مسئلہ میں) والدین کی رائے مشورہ کے بغیر فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ میرے والدین کبھی مجھ کو آپؐ سے (یعنی اس ذاتِ مبارک سے) الگ کرنے کا حکم نہیں فرمائیں گے پھر رسول کریمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ...... یعنی اے نبی! آپؐ اپنی بیویوں سے فرما دیں اگر تم کو دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کی خواہش ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و دولت دے کر حسن و خوبی سے رخصت کروں اور اگر تم خدا اور اس کے رسولؐ اور آخرت کی خواہش رکھتی ہو تو تم میں سے نیک (اور اعلیٰ کردار کی) خواتین کیلئے اللہ نے اَجرِ عظیم مقرر فرما رکھا ہے (جب آپؐ اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہوگئے) تو میں نے عرض کیا کیا اسی مسئلہ میں آپؐ مجھ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم فرما رہے ہیں میں تو خدا اور اس کے رسولؐ اور آخرت کی خواہش رکھتی ہوں۔

۳۲۰۷: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَیَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءَهٗ اَوَکَانَ طَلَاقًا.

۳۲۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار عطا فرما دیا تھا تو کیا اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

۳۲۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

۳۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا تھا کہ یہ طلاق نہیں تھی۔

۳۲۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

۳۲۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال تھیں۔

۳۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَاشَاءَ.

۳۲۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے قبل اس بات کا اختیار عطا فرما دیا تھا کہ خواتین میں سے جس سے دل چاہے نکاح فرما سکتے ہیں۔

۱۶۱۴: باب اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

باب: نکاح کی ترغیب سے متعلق

۳۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمْ اَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا اَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَالصَّوْمُ لَهٗ وِجَاءٌ.

۳۲۱۱: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نان نفقہ کی قوت رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں اس قدر طاقت نہ ہو تو روزہ اس کی شہوت میں کمی کر دے گا۔

۳۲۱۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ لَّكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَاِنَّهٗ لَهٗ

۳۲۱۲: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ اگر تمہارا دل چاہے تو میں تمہارا نکاح ایک جوان خاتون سے کر دوں۔ پھر ابن مسعود نے علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی بیوی کا نان و نفقہ برداشت کرنے کی قوّت رکھتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہیے اسلئے کہ اس سے نگاہ نیچی (حفاظت میں) رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں قوت نہ ہو تو وہ شخص روزے

وِجَاءٌ.

رکھ لے اس طریقہ سے اس کی شہوت میں کمی واقع ہو جائے گی۔

۳۲۱۳: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمَحْفُوْظٍ.

۳۲۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث نقل ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند میں مذکور حضرت اسود محفوظ راوی نہیں ہیں۔

۳۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَنْکِحْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ.

۳۲۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جوانو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے' اس لئے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو بدنظری سے اور مرد اور عورت کے مکانِ خاص کو بدکاری سے اور جس کو طاقت نہیں تو اُس کو چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ اس کے واسطے روزہ شہوت کو توڑنے کا باعث ہوگا۔

۳۲۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۳۲۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جوانو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے......

۳۲۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بِمِنًی فَلَقِیَهٗ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهٗ یُحَدِّثُهٗ فَقَالَ یَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَلَا اُزَوِّجُكَ جَارِیَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا اَنْ تُذَکِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضٰی مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ.

۳۲۱۶: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مقام) منیٰ میں جا رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوگئی انہوں نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن کیا میں آپ کا نکاح ایک جوان لڑکی سے نہ کرا دوں جو کہ آپ کو گذرے ہوئے دن یاد کرا دے (یعنی دل خوش کر دے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ یہ بات آج بیان کر رہے ہو اور رسول کریمؐ نے ہم سے یہ بات بہت پہلے ارشاد فرمائی تھی کہ اے جوانو! تم لوگوں میں سے جس میں قوت ہو اس کو نکاح کرنا چاہیے۔

۱۶۱۵: باب النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب: ترکِ نکاح کی ممانعت

۳۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا.

۳۲۱۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو نکاح نہ کرنے سے منع فرمایا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرمائی ہوتی تو ہم لوگ خصی ہو جاتے۔

مجرد رہنے کی ممانعت:

مذکورہ بالا اصل حدیث شریف میں لفظ تبتُّل فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہی نکاح وغیرہ تمام چیزیں چھوڑ کر دنیا سے بے زار ہو جانا۔ اسلام نے اس کی سختی سے ممانعت فرمائی اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا: ((لا رهبانية في الاسلام)) اور مذکورہ حدیث شریف کے آخر میں لفظ خصی فرمایا گیا ہے اس کا مطلب ہے کسی علاج یا دوا وغیرہ سے شہوت ختم کر ڈالنا واضح رہے کہ خصی ہو جانا اور آج کل کے اعتبار سے نس بندی وغیرہ کرنا حرام ہے اور اس حدیث شریف میں مفہوم یہی مراد ہے کہ ہم لوگ نکاح کرتے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔

۳۲۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ.

۳۲۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح چھوڑنے (مجرد رہنے) کی ممانعت فرمائی۔ (یعنی اگر عورت کا نان و نفقہ ادا کرنے کی طاقت ہے تو ضرور نکاح کرنا چاہیے)۔

۳۲۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَتَادَةُ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ مِنْ اَشْعَثَ وَحَدِيْثُ اَشْعَثَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

۳۲۱۹: اسی مضمون کی حدیث حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہے۔

۳۲۲۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ طَوْلًا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ اَفَاَخْتَصِيْ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا

۳۲۲۰: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ میں ایک جوان شخص ہوں اس وجہ سے مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں لیکن مجھ میں اس قدر طاقت بھی نہیں کہ میں نکاح کر سکوں تو کیا میں خصی نہ ہو جاؤں؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ انور کا رخ دوسری طرف فرما لیا۔ یہاں تک

اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْدَعْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْزَاعِیُّ لَمْ یَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

انہوں نے تین مرتبہ یہی عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! قلم خشک ہوگیا ہے اور جو کچھ (مقدر میں) لکھا جا چکا ہے۔ وہ ہرصورت پیش آ کر رہے گا چاہے تم خصی ہو یا نہ ہو۔

۳۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنُ بْنُ نَافِعِ الْمَازِنِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَیْنَ فِیْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً﴾ [الرعد: ۳۸] فَلَا تَتَبَتَّلْ.

۳۲۲۱: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں داخل ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح نہ کرنے سے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا اس سلسلہ میں کیا مشورہ ہے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرنا کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا...... (یعنی ہم نے آپؐ سے قبل بھی رسول بھیجے تھے جن کو بیویاں بھی دی تھیں اور اولاد بھی دی تھی) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس وجہ سے تم ترک نکاح نہ اپنانا۔

۳۲۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ.

۳۲۲۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں صحابہؓ میں سے بعض حضرات فرمانے لگے کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا دوسرے صحابی نے کہا کہ میں گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ایک صحابی کہنے لگ گئے کہ میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا (وغیرہ وغیرہ) اور ایک صحابی کہنے لگے کہ میں روزے نہیں چھوڑوں گا (یعنی جائز چیز کو اپنے واسطے ناجائز کرنے لگے اور اسی کا نام تبتُّل ہے) چنانچہ جس وقت نبیؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور فرمایا کیا معاملہ ہے کہ لوگ اس اس طرح سے کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نماز بھی ادا کرتا ہوں، سوتا بھی ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور روزے چھوڑتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں پس جو کوئی میری سنت سے کنارہ کشی کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۶۱۶: باب مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ

باب: جو کوئی گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے نکاح کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتے ہیں

۳۲۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۲۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی امداد کرنا اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ

ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

واجب کر لیا ہے: ① وہ مکاتب جو بدلِ کتابت ادا کرنا چاہتا ہو' ②) وہ نکاح کرنے والا شخص جو کہ اس مقصد سے نکاح کرے کہ میں گناہ سے بچوں گا' ③ اور راہ خدا میں جہاد کرنے والا شخص۔

۱۶۱۷: باب نِكَاحُ الْاَبْكَارِ

باب: کنواری لڑکیوں سے نکاح سے متعلق احادیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

۳۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ یَاجَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَیِّبًا فَقُلْتُ ثَیِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ.

۳۲۲۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نکاح کیا اور خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے نکاح کر لیا ہے اے جابر! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: بیوہ خاتون سے (نکاح کیا ہے) یا کنواری لڑکی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ خاتون سے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے کس وجہ سے شادی نہیں کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔

۳۲۲۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا جَابِرُ هَلْ اَصَبْتَ امْرَاَةً بَعْدِیْ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ اَیِّمًا قُلْتُ اَیِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا.

۳۲۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا تم ہمارے بعد بیوی والے ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کنواری سے شادی کی یا بیوہ عورت سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی جو تم سے کھیلتی۔

۱۶۱۸: باب تَزَوُّجُ الْمَرْاَةِ مِثْلَهَا فِی السِّنِّ

باب: عورت کا اُس کے ہم عمر سے نکاح کرنا

۳۲۲۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

۳۲۲۶: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کے لئے پیغام (یعنی رشتہ بھیجا) تو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے نکاح کر دیا۔

۱۶۱۹: باب تَزَوَّجَ الْمَوْلَی الْعَرَبِیَّةَ

باب: غلام کا آزاد عورت سے نکاح

۳۲۲۷: اَخْبَرَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۳۲۲۷: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَاْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنَةِ سَعِيْدٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا وَسَاَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهٗ اَنَّ خَالَتَهَا اَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَاَمَرَلَهَا الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ زَعَمَتْ اِلَى الْحٰرِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا الَّذِيْ اَمَرَلَهَا بِهٖ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَالَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا وَمَا لَهَا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ مَسْكَنِنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ انْتَقِلِيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْاَعْمَى الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُّ عِنْدَهٗ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِيْ عِنْدَهٗ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَاٰخُذُ بِالْقَضِيَّةِ

عمرو بن عثمانؓ نے جوانی ہی میں سعید بن زید کی لڑکی جن کی والدہ قیس کی لڑکی ہیں کو تین طلاقیں دے دیں یہ مروان کے امیر ہونے کے زمانہ کی بات ہے اس پر ان کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا۔ جب مروان کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ان کو حکم فرمایا کہ اپنے مکان واپس چلے جائیں اور اس جگہ رہیں اور دریافت کیا کہ ان کی عدت پوری ہونے سے قبل وہ گھر چھوڑ جانے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے کہلوایا کہ میری خالہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بات کا حکم دیا تھا تو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں حضرت ابوعمرو بن حفص کے نکاح میں تھی چنانچہ جس وقت رسول کریمؐ نے علیؓ کو یمن کا امیر مقرر کیا تو ابوعمرو بھی انکے ساتھ چلے گئے اور جاتے ہوئے مجھے دو طلاق بھی بھیج دی جو تین میں سے بچ گئی تھی پھر حارث بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو مجھ کو نفقہ دینے کا کہلا بھیجا میں نے ان دونوں سے دریافت کرایا۔ ابوعمرو نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ تو کہنے لگے خدا کی قسم اس کو خرچ تو ایسی صورت میں ملے گا کہ وہ خاتون حمل سے ہو اور وہ ہمارے مکان میں ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔ پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور واقعہ عرض کیا تو آپؐ نے بھی ان دونوں کی بات کی تصدیق کی اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کہاں منتقل ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ابن مکتومؓ کے ہاں منتقل ہو جاؤ' جو نابینا ہیں اور جن کا تذکرہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے انکے یہاں عدت مکمل کی اور میں اپنے کپڑے اتار دیا کرتی تھی اسلئے کہ وہ دیکھ نہیں سکتے تھے (اُتارنے سے مراد اوپر کے کپڑے چادر وغیرہ ہیں نہ کہ بالکل برہنہ ہونا) یہاں تک کہ رسول کریمؐ نے انکا نکاح اُسامہ بن زیدؓ سے فرما دیا لیکن مروان نے انکی اس حدیث شریف پر نکیر نہیں فرمائی اس وجہ سے میں تو اس پر عمل کروں گا جس پر کہ لوگوں کو میں نے عمل کرتے

الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ. ہوئے دیکھا ہے یہ روایت اختصار اور خلاصہ کے ساتھ نقل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے نکاح سے متعلق مذکور ہے واضح رہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا عربی نسل کی خاتون تھیں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ایک غلام کے لڑکے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نکاح فرمادیا اور ان دونوں کو رشتہ ازواج میں منسلک فرمادیا۔

۳۲۲۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنْبَانَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبَنّٰى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدًا بُنَتَ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهٗ فَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاثِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ: ﴿ذٰلِكَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ﴾ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهٗ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَاَخًا فِی الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ.

۳۲۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (بدری صحابی) نے سالم کو اپنا بیٹا بنایا اور اُن کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ سے کیا حالانکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زید کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنیٰ کو لوگ اُسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے اور اُسے اُس کی میراث میں سے حصہ دیتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ یعنی: ''تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہی اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہوتو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں'' الغرض جس کے باپ کے متعلق علم نہ ہوتو وہ دینی بھائی اور دوست ہے۔ یہ حدیث یہاں مختصراً نقل کی گئی ہے۔

۳۲۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِی ابْنَ سَعِيْدٍ وَاَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبَنّٰى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَاَنْكَحَ اَبُوْحُذَيْفَةَ بْنُ

۳۲۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتبہ بن ربیعہ ان حضرات میں سے تھے کہ جن حضرات نے غزوۂ بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت فرمائی انہوں نے بھی ایک انصاری خاتون کے غلام، سالم کو اپنا بیٹا بنالیا تھا جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ پھر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید کے ہمراہ فرما دیا جو کہ پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں اور اس

عُتْبَةَ سَالِمًا اِبْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدٌ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ : ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ﴾ رُدَّ كُلُّ اَحَدٍ يَنْتَمِيْ مِنْ اُولٰئِكَ اِلٰى اَبِيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يُعْلَمُ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ.

وقت قریش کی تمام بیوہ خواتین سے افضل تھیں چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ تو ہر ایک مُنہ بولے بیٹے کو اس کے والد کی طرف منسوب کیا جانے لگا اور اگر کسی کے والد کا علم نہ ہوتا تو اس کے مولاؤں کی جانب اس کا نسب منسوب کیا جاتا۔

۱۶۲۰: باب اَلْحَسَبُ

باب: حسب سے متعلق فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۳۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ الْمَالُ.

۳۲۳۰: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ دنیا داروں کا حسب جس کے پیچھے وہ لوگ دوڑتے ہیں مال دولت ہے۔

۱۶۲۱: باب عَلٰى مَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ

باب: عورت سے کس وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے متعلق حدیث

۳۲۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تَلَاعِبُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اَنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَا لِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دورِ نبوی میں ایک خاتون سے نکاح کیا پھر آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اے جابر! کیا تم نکاح کر چکے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں' آپ نے فرمایا: کسی کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری بہنیں ہیں میں نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے اور میری بہنوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ ہے تو تم نے اچھا کیا پھر فرمایا: عورت سے اسکے دین' اُسکی دولت اور اسکے حسن و جمال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے تم کو چاہیے کہ تم کسی دین دار خاتون کو اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔

نکاح کیسی خاتون سے کیا جائے؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نکاح سے متعلق بنیادی ہدایات مذکور ہیں۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ نکاح' عقل مند' ذہین' دیندار خاتون سے کرنا چاہیے اگر تم اس طرح کرو گے تو تم حسد کرنے والے لوگ تمہارے بارے میں کہیں گے کہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں یعنی مٹی میں تمہارے ہاتھ مل جائیں اس حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ تم اگر اس پر عمل نہیں کرو گے تو تمہارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں یعنی تم کو بھلائی اور خیر نصیب نہ ہو اور اس طرح کے جملے اردو میں بھی محاورہ میں دعا اور بددعا کے طور سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۶۲۲: باب كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

باب: بانجھ خاتون سے شادی کے مکروہ ہونے سے متعلق

۳۲۳۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّمَنْصِبٍ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.

۳۲۳۲: حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ کو ایک حسب و نسب والی خاتون ملی ہے لیکن وہ عورت بانجھ ہے کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے اس سے شادی کرنے کو منع فرما دیا پھر دوسرا شخص حاضر ہوا تو اس کو بھی منع فرما دیا پھر تیسرا آدمی حاضر ہوا تو اس کو بھی منع فرما دیا اور فرمایا کہ تم ایسی خواتین سے نکاح کرو کہ جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور مرد (یعنی شوہر سے) محبت کرنے والی ہوں اسلئے کہ میں تم سے امت کو بڑھاؤں گا۔

خلاصة الباب ☆ سبحان اللہ...... ! دورِ حاضر میں تو اغیار نے زیادہ اور اپنوں نے کم کم' اس بیماری کو عام کرنے کیلئے تمام کوششیں بروئے کار لا چھوڑی ہیں کہ بچے کم ہوں' زیادہ نہ ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بانجھ خاتون سے کئی صحابہ کو نکاح کی ممانعت فرمائی اور کہا کہ ایسی خاتون سے شادی ہو کہ اس سے بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں' میں قیامت کے دن اپنی امت کے زیادہ ہونے پر فخر کروں گا۔ اس سے وہ بدنصیب لوگ جو کہ یہود و نصاریٰ کی اس سازش کہ ''کم بچے خوشحال گھرانہ'' کے سلوگن کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اپنی صلاحیتیں لگا کر خدا و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ناراضگی مول لے کر اپنا ہر طرح کا نقصان کر رہے ہیں' اس پر سب کو توبہ کرنی چاہیے اور فوری طور پر ایسی لغو دوائیوں (احتیاطیوں) وغیرہ کو ترک کر دینا چاہیے (جبکہ خاتون کو کوئی جسمانی بیماری بھی لاحق نہ ہو)۔

(جامی)

۱۶۲۳: باب تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ

باب: زانیہ سے نکاح

۳۲۳۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْاُسَارٰى مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِاَحْمِلَهٗ وَ كَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهٗ خَرَجَتْ فَرَاَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ هٰذَا الَّذِي يَحْمِلُ اُسَرَاءَ كُمْ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاءُوا حَتّٰى قَامُوا عَلٰى رَاْسِي فَبَالُوا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي فَجِئْتُ اِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهٗ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلَى الْاَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهٗ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ:

﴿ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ﴾

[النور : ۳]

فَدَعَانِي فَقَرَاَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

۳۲۳۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں مرثد بن ابی مرثد ایک قوّت والے شخص تھے جو کہ قیدیوں کو مکّہ معظّمہ سے مدینہ منورہ لایا کرتے تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو لے جانے کیلئے بلایا وہاں پر مکّہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک زنا کارعورت تھی جو انکی دوست تھی جس وقت وہ عورت نکلی تو اس نے دیوار پر میرا سایہ دیکھا اور کہنے لگی کہ کون شخص ہے؟ مرثد! اے مرثد! خوش آمدید آجاؤ۔ تم آج کی رات ہمارے پاس قیام کرو۔ میں نے عرض کیا: اے عناق' رسول کریمؐ نے زنا حرام قرار دیا ہے۔ اس بات پر وہ (خفا ہو کر اُونچا) کہنے لگی: اے خیمہ والو! یہ وہ دُلدل ہے جو تم لوگوں کے قیدیوں کو مکّہ سے مدینہ لے جاتا ہے چنانچہ میں عندمہ (پہاڑ) کی جانب دوڑا اور میرے پیچھے آٹھ آدمی دوڑے وہ لوگ آئے اور یہاں تک کہ انہوں نے میرے سر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جس کے قطرات اڑ کر میرے اوپر پڑے۔ لیکن اللہ نے ان کو مجھ کو دیکھنے سے اندھا کر دیا پھر میں اپنے ساتھی کے پاس پہنچا اور اس کو اٹھا کر روانہ کر دیا۔ جس وقت ہم لوگ مقام اراف پہنچے تو میں نے اس کی قید کھول ڈالی۔ پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عناق نام کی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن نبیؐ نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ آیت: الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا...... نازل ہوئی یعنی زنا کارعورت سے وہی شخص شادی کرسکتا ہے جو کہ خود زنا کرنے والا ہو یا پھر مشرک ہو۔ اسکے بعد آپؐ نے مجھ کو بلا کر یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: تم اس عورت سے شادی نہ کرو۔

زنا کارعورت سے شادی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی مصلحت کی وجہ سے زنا کارعورت سے شادی کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے مسئلہ یہ ہے کہ زنا کارعورت سے شادی درست ہے لیکن اس میں تفصیل یہ ہے کہ زنا کارعورت اگر حاملہ ہے اور حمل اس شخص کا ہے جو کہ

اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے شخص کا' اس عورت سے نکاح کر کے صحبت وغیرہ کرنا درست ہے اور اگر حمل' نکاح کرنے والے شخص کا نہیں ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے کا نکاح تو درست ہو جائے گا لیکن اس غیرزانی کا' اس عورت سے صحبت کرنا درست نہ ہوگا تا کہ نسب بچہ کا محفوظ رہ سکے۔ فتاوی عالمگیری میں اس مسئلہ کی فقہی تفصیل مذکور ہے۔

۳۲۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَبْدُ الْكَرِيْمِ يَرْفَعُهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰرُوْنُ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ اَمْرَاَةً هِیَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَهِیَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ وَهٰرُوْنُ بْنُ رِئَابٍ اَثْبَتُ مِنْهُ وَقَدْ اَرْسَلَ الْحَدِيْثَ وَهٰرُوْنُ ثِقَةٌ وَ حَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْكَرِيْمِ.

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک خاتون ہے جو کہ مجھ کو میرے نزدیکی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور عزیز ہے لیکن اس میں یہ عیب ہے کہ وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ (یعنی کسی کو اس سے زنا کرنے) کو منع نہیں کرتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو طلاق دے دو اس شخص نے عرض کیا: میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے نفع حاصل کرتے رہو۔

زنا کار بیوی کو طلاق:

مطلب یہ ہے کہ اچھا یہ ہے کہ تم ایسی زنا کار عورت کو نکاح میں نہ رکھو لیکن اگر کوئی مجبوری ہے تو نکاح میں رکھ سکتے ہو البتہ اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہو' مسئلہ یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بیوی سے زنا کی حرکت صادر ہو جائے تو اس کو طلاق دینا واجب ہے اور لازم نہیں ہے لیکن اگر طلاق دے دے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''لا یجب علی الرجل تطلیق الفاجرہ'' لیکن اس کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے لیکن اگر اس کی اصلاح کی اُمید نہ ہو تو طلاق دے دینا چاہیے۔

۱۶۲۴: باب كَرَاهِيَةُ تَزْوِيْجِ الزُّنَاةِ

باب: زنا کار عورتوں سے شادی کرنا مکروہ ہے

۳۲۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے' وہ نبیؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال دولت کی وجہ سے اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تم لوگ دین دار خاتون سے نکاح کرنا اختیار کرو (اور محاورۃً فرمایا) تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۶۲۵: باب اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ

(نکاح کے واسطے) بہترین خواتین کونسی ہیں؟

۳۲۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَمَا لِهَا بِمَا یَکْرَهُ.

۳۲۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بہترین عورت کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خاتون کہ اس کا خاوند جب اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جس وقت وہ حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنے نفس اور دولت میں اُسکی رائے کے خلاف نہ کرے۔

۱۶۲۶: باب اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

باب: نیک خاتون سے متعلق

۳۲۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَذَکَرَ آخَرَ اَنْبَاَنَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ.

۳۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا پوری کی پوری مال و متاع ہے اور دنیا کی بہترین اور زیادہ نفع بخش شے نیک عورت ہے۔

۱۶۲۷: باب اَلْمَرْاَةُ الْغَیْرٰی

باب: زیادہ غیرت مند عورت

۳۲۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِیْهِمْ لَغَیْرَةً شَدِیْدَةً.

۳۲۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصاری خواتین سے کس وجہ سے نکاح نہیں فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں بہت زیادہ شرم و غیرت ہوتی ہے۔

۱۶۲۸: باب اِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ

باب: شادی سے قبل عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟

۳۲۳۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهَا.

۳۲۳۹: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے ایک انصاری خاتون سے رشتہ کیا تو رسول کریمؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو دیکھ لو یہ (چیز) تمہاری محبت و اُلفت کو زیادہ مضبوط کر دے گی یعنی تم سے زیادہ محبت کرے گی۔

۳۲۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ

۳۲۴۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میں نے ایک خاتون کو پیغامِ نکاح بھجوایا۔

بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے اُس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شادی سے قبل) اُسے دیکھ لو۔ اِس سے تمہاری محبت زیادہ بڑھ جائے گی۔

۱۶۲۹: باب اَلتَّزْوِيْجُ فِيْ شَوَّالٍ

باب: شوال میں نکاح کرنا

۳۲۴۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَ اُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَ هَا فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهٖ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ.

۳۲۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ماہ شوال میں نکاح فرمایا اور وہ ماہ شوال ہی میں رخصت ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ محبوب تھا کہ لوگ ماہ شوال میں اپنی بیویوں کے پاس جائیں اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ صاحب قسمت کون خاتون ہو سکتی ہے۔

۱۶۳۰: باب اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

باب: نکاح کے لیے پیغام بھیجنا

۳۲۴۲: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ ابْنُ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ وَ اُمُّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ

۳۲۴۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس جو کہ پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کے صحابہؓ میں سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مجھ کو پیغام نکاح بھیجا۔ اسی طریقہ سے رسول کریمؐ نے اپنے غلام حضرت اُسامہ بن زیدؓ کیلئے مجھ کو پیغام بھیجا۔ میں نے سنا تھا کہ آپؐ فرماتے ہیں جو کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اُسامہؓ سے بھی محبت کرے چنانچہ جس وقت رسول کریمؐ نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپؐ کے ہاتھ میں ہے آپؐ جس سے دل چاہے میرا نکاح فرما دیں۔ پھر فرمایا تم (حضرت) اُمّ شریک کے پاس جاؤ وہ ایک انصاری دولت مند خاتون ہیں یعنی اہل مدینہ میں سے وہ بہت زیادہ راہ خدا میں مال دار اور خرچ کرنے والی خاتون ہیں اور ان کے یہاں بہت زیادہ مہمانوں کی آمدورفت ہے۔ اس پر قیس کی لڑکی فاطمہ نے کہا کہ میں اسی طرح سے کرتی ہوں یعنی میں اُمّ شریک کے گھر جا کر رہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو اس لیے کہ اُمّ شریک کے

سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَنْزِلُ عَلَیْھَا الضَّیْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِیْ فَاِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَثِیْرَۃُ الضَّیْفَانِ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَسْقُطَ عَنْکِ خِمَارُکِ اَوْ یَنْکَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْکِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْکِ بَعْضَ مَا تَکْرَھِیْنَ وَلٰکِنِ انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ عَمِّکِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فِھْرٍ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْہِ مُخْتَصَرٌ۔

گھر میں بہت زیادہ مہمان آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارا دوپٹہ ہٹ جائے یا پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے۔ پھر لوگ تم کو ننگی حالت میں دیکھ لیں گے تو تم کو برا معلوم ہوگا اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن اُمّ مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ شخص قبیلہ بنوفہر کا شخص ہے۔ فاطمہ نقل کرتی ہیں کہ میں ان کے پاس جا رہی ہوں اور اس حدیث شریف کو مختصر کر کے نقل کیا گیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کی حالت کو اس حدیث شریف میں نقل نہیں کیا اور دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

۱۶۳۱: باب اَلنَّھْیُ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ

باب: پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ بَعْضٍ۔

۳۲۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کسی دوسرے کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجا کرو۔

۳۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّسَعِیْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا یَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِھَا۔

۳۲۴۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے کسی چیز کی قیمت نہ بڑھایا کرو اور کوئی مقیم شخص کسی مسافر شخص کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی بکری نہ فروخت کرے اور رشتہ نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے رشتہ بھیجنے کے بعد (منگنی پر منگنی نہ کرے) اور نہ اپنی مسلمان بہن (سوکن) کیلئے طلاق کی خواہش کرے تا کہ اُلٹ دووہ شے جو کہ اسکے برتن میں ہے۔

۳۲۴۵: اَخْبَرَنِیْ ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ ح وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَخْطُبْ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ۔

۳۲۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف ۳۲۴۲ میں جو فرمایا گیا ہے جو چیز اس کے برتن میں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مسلمان خاتون مسلمان ہوکر دوسری مسلمان خاتون کے لئے یہ خیال نہ کرے کہ اگر اس کو طلاق مل جائے گی تو میں اس کے

شوہر کے ساتھ سکون سے زندگی گذارلوں گی اور میری سوکن کا جو حق ہے وہ بھی مجھ کو مل جائے گا اس لیے کہ ہر ایک انسان کا حق اور حصہ اس کے ساتھ ہے وہ کسی دوسرے انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ پھر بلاوجہ دوسری عورت کے لئے طلاق کی آرزو کرنا لاحاصل اور گناہ ہے۔

۳۲۴۶: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ۔

۳۲۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرلے یا وہ چھوڑ دے۔

۳۲۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ۔

۳۲۴۷: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

۱۶۳۲: باب خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ

باب: رشتہ بھیجنے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑنے کے بعد رشتہ بھیجنا

۳۲۴۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ نَافِعًا یُّحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ یَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

۳۲۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی تاجر آدمی کسی دوسرے تاجر کو کوئی چیز فروخت کرنے کے وقت خریدار کو اپنی چیز کی طرف بلائے' نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کے پیغام نکاح کے بعد پیغام بھیجنے کی ممانعت فرمادی لیکن اگر وہ شخص چھوڑ دے یا وہ اس کو نکاح کا رشتہ بھیجنے کی اجازت دیدے تو کسی قسم کا حرج نہیں۔

۳۲۴۹: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَیَزِیْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا سَاَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا فَكَانَ یَرْزُقُنِیْ طَعَامًا فِیْهِ شَیْءٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ لِیَ النَّفَقَةُ

۳۲۴۹: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ اپنے بارے میں بیان فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں تو نفقہ وغیرہ کے طور سے صحیح غلّہ نہیں دیا میں کہنے لگ گئی کہ خدا کی قسم اگر میری رہائش اور نان ونفقہ ان پر لازم ہے تو میں یقینی طور سے ان سے وصول کروں گی اور یہ روم کا اناج اور غلّہ نہیں لوں گی اس پر میرے شوہر کے وکیل کہنے لگے کہ ان کے ذمہ نہ تو تمہاری رہائش لازم ہے اور نہ خرچہ۔ چنانچہ میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا تو آپؐ نے بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارا خرچہ اور رہائش کا نظم اس کے

وَالسُّكْنٰى لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهُ اَعْمٰى فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ اٰذَنْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ خَطَبَكِ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَاِنَّهُ غُلَامٌ مِّنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحَتْهُ.

۱۶۳۳: باب اِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا فِيْمَنْ يَّخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

۳۲۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَبَاعَمْرِو بْنَ حَفْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ

لئے لازم نہیں۔ اس وجہ سے تم فلاں خاتون کے پاس اپنی عدت گذار لو۔ فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ انکے پاس صحابہؓ کی کافی آمد و رفت تھی اسلئے پھر آپ ؐ نے مجھے ابن مکتومؓ نابینا صحابیؓ کے پاس عدت گذارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ جس وقت عدت گذر جائے تو اطلاع دینا۔ فاطمہ ؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں اپنی عدت مکمل کر چکی تو میں نے آپ ؐ کو اس کی اطلاع دی آپ ؐ نے دریافت فرمایا: تم کو کس نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہؓ اور ایک دوسرے قریشی شخص نے۔ آپ ؐ نے فرمایا: جہاں تک کہ معاویہ کا تعلق ہے وہ تو قریش کے بچوں میں سے ایک بچہ ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے جبکہ دوسرا شخص یہ ہے اس سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے اس وجہ سے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم اُسامہ بن زیدؓ سے شادی کر لو وہ ان کو ناپسند تھے۔ لیکن جس وقت رسول کریم ؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو انہوں نے ان سے ہی شادی کر لی۔

باب: اگر کوئی خاتون کسی مرد سے نکاح کا رشتہ بھیجنے والے کے بارے میں دریافت کرے تو اس کو بتلا دیا جائے

۳۲۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی تو وہ اس وقت حالت سفر میں تھے چنانچہ انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر فاطمہ کو دینے کیلئے روانہ کیا جس وقت وہ لے کر پہنچا تو فاطمہؓ خفا ہو گئیں۔ وکیل نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ہمارے ذمہ تمہارا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اس پر وہ رسول کریم ؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور آپ ؐ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ؐ نے فرمایا کہ تمہارا خرچہ اس کے ذمہ نہیں ہے پھر حکم فرمایا کہ اُمّ شریکؓ کے گھر اپنی عدت مکمل کر لے لیکن پھر فرمایا اُمّ شریک کو تو ہمارے صحابہ کرامؓ (چاروں طرف سے) گھیرے رہتے ہیں۔ تم

تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ فَاعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَبَاجَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ انْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ.

ابن مکتومؓ کے یہاں عدت مکمل کرلو ہاں اگر اپنے کپڑے (اوپری چادروغیرہ) بھی اتاردوگی تو جب بھی کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ ایک نابینا شخص ہے پھر جس وقت تمہاری عدت پوری ہو جائے تو تم مجھے اطلاع دینا۔ فرماتی ہیں کہ جس وقت میری عدت مکمل ہوئی تو میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہم نے مجھ کو نکاح کے پیغامات روانہ کیے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ تو اس قسم کے شخص ہیں جو کہ اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ البتہ تم حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کرلو۔ چنانچہ میں نے ان سے نکاح کرلیا اور اس قدر بھلائی مجھ کو ملی کہ مجھ سے لوگ رشک کرنے لگے۔

۱۶۳۴: باب اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِی الْمَرْاَةِ هَلْ یُخْبِرُهٗ بِمَا یَعْلَمُ

باب: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے سے عورت کے متعلق مشورہ کرے؟

۳۲۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِیْدِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ اَلَا نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ اَبُوْهُرَیْرَةَ.

۳۲۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں ایک خاتون سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار قبیلہ کے لوگوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں آنکھوں میں کچھ ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی آنکھوں میں زردی یا نیلاپن ہوتا ہے۔

۳۲۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ یَتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا.

۳۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک خاتون سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو دیکھ لو کیونکہ قبیلہ انصار کی خواتین میں کچھ ہوتا ہے۔

۱۶۳۵: باب عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ عَلٰى مَنْ يَّرْضٰى

باب: اپنے پسندیدہ آدمی کے لئے اپنی لڑکی کو نکاح کے لئے پیش کرنا

۳۲۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِى ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّىَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِىْ ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِىَ فَلَقِيْتُهٗ فَقَالَ مَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ يَوْمِىْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَىَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّىْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِىَ فَخَطَبَهَا اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَىَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَىَّ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِىْ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَىَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا اِلَّا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِىَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْتَرَكَهَا نَكَحْتُهَا۔

۳۲۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی عمر رضی اللہ عنہ اپنے شوہر خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہوگئیں۔ یہ صحابی غزوۂ بدر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میری ملاقات عثمان بن عفانؓ سے ہوگئی تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں پیش کر سکتا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا پھر کچھ دن کے بعد میں نے دوسری مرتبہ ان سے ملاقات کی تو وہ فرمانے لگے کہ میں ان دونوں کا نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ کو آپ کے نکاح میں پیش کردوں لیکن انہوں نے کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے مجھ کو عثمانؓ کی گفتگو سے بھی زیادہ تکلیف ہوئی پھر چند دن کے بعد رسول کریمؐ نے حفصہؓ کیلئے نکاح کا رشتہ بھیجا تو میں نے ان کو آپؐ کے نکاح میں دے دیا پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ جس وقت میں نے آپ کو کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو آپ کو تکلیف پہنچی ہو گی۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ دوسری وجہ نہیں ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا تھا اور میں رسول کریمؐ کا راز نہیں ظاہر کر سکتا چنانچہ اگر رسول کریمؐ ان سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان سے نکاح کر لیتا۔

۱۶۳۶: باب عَرْضِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا عَلٰى مَنْ تَرْضٰى

باب: کوئی خاتون جس سے شادی کرنا چاہے تو وہ خود اس سے (ہونے والے شوہر سے) کہہ سکتی ہے

۳۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِی مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْعَطَّارُ اَبُوْعَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِیَّ یَقُوْلُ کُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ وَعِنْدَهٗ ابْنَةٌ لَهٗ فَقَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ فِیَّ حَاجَةٌ۔

۳۲۵۴: حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کی لڑکی بھی ان کے پاس موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہے؟ یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح فرمائیں۔

۳۲۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَضَحِكَتِ ابْنَةُ اَنَسٍ فَقَالَتْ مَا کَانَ اَقَلَّ حَیَاءَ هَا فَقَالَ اَنَسٌ هِیَ خَیْرٌ مِّنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۵۵: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک خاتون نے خود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے فرمایا کہ وہ تمہارے سے بہتر تھی اس نے خود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

۱۶۳۷: باب صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ اِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

باب: اگر کسی خاتون کو پیغامِ نکاح دیا جائے تو وہ نماز پڑھے اور استخارہ کرے

۳۲۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِزَیْدٍ اذْکُرْهَا عَلَیَّ قَالَ زَیْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ یَا زَیْنَبُ اَبْشِرِیْ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَیْئًا حَتّٰی اَسْتَامِرَ رَبِّیْ فَقَامَتْ اِلٰی مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِغَیْرِ اَمْرٍ۔

۳۲۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عدت مکمل ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ان کو میری جانب سے پیغام نکاح دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ اے زینب رضی اللہ عنہا تمہارے واسطے ایک خوشخبری ہے وہ یہ کہ مجھ کو رسول کریمؐ نے تمہارے پاس اپنی جانب سے پیغام نکاح دے کر بھیجا ہے۔ وہ فرمانے لگ گئیں کہ میں ابھی کچھ نہیں کرونگی یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے مشورہ (استخارہ) کرلوں پھر اپنی نماز ادا کرنے کھڑی ہوگئیں اور اسی وقت قرآن نازل ہوا چنانچہ رسول کریمؐ تشریف لائے اور آپؐ اجازت حاصل کیے بغیر اندر تشریف لے گئے۔

۳۲۵۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ طَهْمَانَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ

۳۲۵۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر فخر فرمایا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ اللہ عزوجل نے

جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰی نِسَاءِ النَّبِیِّ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِیْ مِنَ السَّمَاءِ وَفِیْهَا نَزَلَتْ آیَةُ الْحِجَابِ.

آسمان کے اوپر سے میرا نکاح کیا ہے نیز پردہ کی آیت کریمہ بھی ان ہی سے متعلق نازل ہوئی۔

۱۶۳۸: باب كَیْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

باب: استخارہ کا مسنون طریقہ

۳۲۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَعِیْنُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَ یُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ.

۳۲۵۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ ہم کو ہر ایک کام میں استخارہ کرنے کی تعلیم فرماتے تھے (یعنی اہم امور میں) اور آپؐ استخارہ کرنے کی اس طریقہ سے تعلیم فرماتے تھے جس طریقہ سے قرآن مجید کی کوئی سورت مبارکہ کی تعلیم دیتے تھے اور آپؐ یہ فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کچھ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ دُعا یہ ہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ'' :یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی برکت سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد مانگتا ہوں نیز میں تیرے فضل عظیم کے لئے سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا تو واقف ہے اور میں واقف نہیں ہوں اس لیے کہ تم تمام غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اے خدا اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے واسطے اور میرے دین اور معاش کیلئے بہتر ہے اور اس کا انجام بہتر ہے راوی کو شک ہے کہ آپؐ نے فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ ارشادفرمایایا فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ ارشادفرمایا (مطلب دونوں جملوں کا قریب قریب ہے) یعنی اے اللہ! تو مجھ کو اس کام پر قدرت عطا فرمادے اور تو میرے واسطے اس کو آسان فرمادے اور اس میں برکت عطا فرمادے اور اگر میرے واسطے میرے دین کیلئے اور میرے روزگار کیلئے بہتر نہیں ہے اور اسکا انجام بھی بہتر فرما اور تو اسکو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرمادے پھر میرے واسطے کہیں سے بھی بھلائی کو مقدر فرمایا۔ مجھے اس پر صبر عطا فرما اور اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرے۔

۱۶۳۹: باب اِنْكَاحُ الْاِبْنِ اُمَّهٗ

باب: بیٹے کا والدہ کو کسی کے نکاح میں دینا

۳۲۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ

۳۲۵۹: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت میری عدت مکمل ہو

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي امْرَاَةٌ غَيْرٰى وَاَنِّيْ امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا اَمَّا قَوْلُكِ اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرٰى فَسَادْعُو اللّٰهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَاَمَّا قَوْلُكِ اِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَاَمَّا قَوْلُكِ اَنْ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدٌ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ.

گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب سے نکاح کا پیغام آیا جس کو میں نے قبول نہیں کیا پھر رسول کریمؐ نے حضرت عمر انہ کو نکاح کا پیغام دیکر روانہ فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرلو کہ میں ایک غیرت مند خاتون ہوں میرے بچے بھی ہیں اور پھر اس وقت میرے اولیاء میں سے بھی یہاں پر کوئی شخص موجود نہیں ہے چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں غیرت دار ہوں تو میں اللہ عزوجل سے دعا مانگوں گا کہ وہ تمہاری اس غیرت (یعنی آفت) کو ختم فرما دیں جہاں تک کہ تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں بچوں والی خاتون ہوں تو (اللہ عزوجل) تمہاری اور تمہارے بچوں کی کفالت کے لئے کافی ہیں پھر جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میرے اولیاء میں سے کوئی موجود نہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے موجود اور غیر موجود لوگوں میں سے کوئی بھی اس قسم کا نہیں ہے کہ اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے اس بات پر انہوں نے اپنے لڑکے عمرؓ سے کہا کہ اے عمر! اٹھو اور مجھ کو رسول کریمؐ کے نکاح میں دے دو اس طریقہ سے انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کا نکاح نبیؐ سے فرما دیا۔ یہ حدیث مختصر طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔

۱۶۴۰: باب اِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيْرَةَ

باب: لڑکی کا چھوٹی عمر میں نکاح سے متعلق

۳۲۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

۳۲۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کی عمر تقریباً چھ سال تھی جبکہ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

۳۲۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۳۲۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مجھ سے نکاح فرمایا تو میری عمر سات سال تھی پھر جس

عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ وَدَخَلَ عَلَیَّ لِتِسْعِ سِنِیْنَ.

وقت میری عمر نو سال کی ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے (یعنی نو سال کی عمر میں رخصتی عمل میں آئی)۔

۳۲۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتِسْعِ سِنِیْنَ وَصَحِبْتُهٗ تِسْعًا.

۳۲۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میں نو سال کی تھی اور میں نو ہی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہی۔

۳۲۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ.

۳۲۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نو سال کی عمر میں نکاح کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت وہ (یعنی میں) اٹھارہ سال کی تھی۔

۱۶۴۱: باب اِنْکَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْکَبِیْرَةَ

باب: بالغ لڑکی کے نکاح سے متعلق

۳۲۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَنَا قَالَ یَعْنِیْ تَاَیَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مِنْ خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ اَبَابَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُکَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ

۳۲۶۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہونے کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اپنی لڑکی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر تم رضامند ہو تو میں اس کا نکاح تمہارے سے کر دوں گا وہ بیان کرنے لگے کہ میں اس مسئلہ میں غور کروں گا پھر کچھ روز کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ میں نے غور کیا ہے ان دنوں میں نکاح نہیں کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا ارادہ ہو تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دے دوں۔ یہ سن کر وہ خاموش رہے اور کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس بات پر مجھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا پھر کچھ روز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دیا۔ اس کے بعد

شَیْئًا فَکُنْتُ عَلَیْهِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْکَحْتُهَا اِیَّاهُ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَیْكَ شَیْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْكَ شَیْئًا فِیْمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ اِلَّآ اَنِّیْ قَدْ کُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ذَکَرَهَا وَلَمْ اَکُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ تَرَکَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبِلْتُهَا.

میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو فرمانے لگے جس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کرنے کے لئے پیش کیا اور میں نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو غصہ آ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگے کہ میری خاموشی کی صرف یہ وجہ تھی کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے تو میں قبول اور منظور کر لیتا۔

۱۶۴۲: باب اِسْتِیْذَانُ الْبِکْرِ فِیْ نَفْسِهَا

باب: کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت لینا

۳۲۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کرنے کے بعد اس کا نکاح کیا جائے اور اسکی خاموشی اسکی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَلَهٗ یَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْیَتِیْمَةُ یُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الرِّبَاطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَیِّمُ اَوْلٰی بِاَمْرِهَا وَالْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

۳۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے

قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا.

ارشاد فرمایا: جو خاتون کنواری نہ ہو تو ولی کا اس پر (زبردستی کرنے کا) کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کرنا چاہیے نیز اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

۱۶۴۳: باب اِسْتِيْمَارُ الْاَبِ الْبِكْرَ فِيْ نَفْسِهَا

باب: والد کا لڑکی سے اس کے نکاح سے متعلق رائے لینا

۳۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خاتون کنواری نہ ہو وہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار (یعنی مستحق) ہے جبکہ کنواری سے اس کا والد اجازت نکاح حاصل کرے اور اس کی اجازت اور منظوری اس کا (اجازت لیتے وقت) خاموش رہنا ہے۔

۱۶۴۴: باب اِسْتِيْمَارُ الثَّيِّبِ فِيْ نَفْسِهَا

باب: غیر کنواری عورت سے اس کے نکاح سے متعلق اجازت حاصل کرنا

۳۲۷۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اِذْنُهَا اَنْ تَسْكُتَ.

۳۲۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (یعنی جس کا پہلا نکاح ہو کر شوہر سے خلوت ہوگئی ہو) اسکی منظوری اور اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی کنواری لڑکی سے اجازت کے بغیر نکاح کیا جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کنواری لڑکی سے کس طریقہ سے اجازت حاصل کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا: اسکی اجازت اور منظوری اسکا خاموش رہنا ہے۔

۱۶۴۵: باب اِذْنُ الْبِكْرِ

باب: کنواری لڑکی سے منظوری لینا

۳۲۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَاْمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ اَبْضَاعِهِنَّ قِيْلَ فَاِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ اِذْنُهَا.

۳۲۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکیوں سے ان کے متعلق فیصلہ کرنے کے وقت ان کی اجازت حاصل کرنا چاہیے۔

۳۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۳۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ.

نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (غیر کنواری) سے اس کی منظوری اور رضامندی کے بغیر نکاح نہ کیا جائے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کس طریقہ سے حاصل ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ وہ عورت (اجازت لینے کے وقت) خاموش رہے۔

۱۶۴۶: باب اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِىَ كَارِهَةٌ

باب: اگر والد اپنی ثیبہ لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کردے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۷۳: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَىْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِىَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

۳۲۷۳: حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ تھیں اور اس پر راضی نہیں تھیں چنانچہ وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا (بیان سن کر یا دلائل سن کر) نکاح ختم (رد) کر دیا۔

۱۶۴۷: باب اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِىَ كَارِهَةٌ

باب: اگر والد اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی منظوری کے بغیر کردے

۳۲۷۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِىْ زَوَّجَنِىْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِىْ خَسِيْسَتَهٗ وَاَنَا كَارِهَةٌ قَالَتِ اجْلِسِىْ حَتّٰى يَاْتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَاصَنَعَ

۳۲۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھائی کے لڑکے سے اس وجہ سے کر دیا ہے کہ میری وجہ سے (یعنی مجھ سے شادی کرنے کی وجہ سے) اسکی رزالت ختم ہو جائے اور وہ لوگوں کی نظر میں باعزت شخص بن جائے جبکہ میں اس کو ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ اور رسول کریم کا انتظار کرو۔ چنانچہ رسول کریم تشریف لائے تو اس نے رسول کریم کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے اس کے والد کو طلب فرمایا اور اس لڑکی کو اختیار عطا فرما دیا اس پر لڑکی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد صاحب نے جو

اَبِیْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ. کچھ کیا مجھ کو وہ منظور ہے لیکن میں اس سے واقف ہونا چاہتی ہوں کیا خواتین کو بھی اس معاملہ میں کسی قسم کا کوئی حق ہے یا نہیں؟

نکاح کیلئے ولی کی حیثیت:

واضح رہے کہ اسلام نے بالغ مرد اور عورت کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ جس مسلمان لڑکا لڑکی سے چاہیں شادی کر سکتے ہیں اور نکاح درست ہونے کیلئے ولی کی اجازت حاصل کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر کسی لڑکی نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو ولی کو بچہ پیدا ہونے تک حق اعتراض حاصل ہے اس کے بعد نہیں۔ کفو اور کفاءت کا مسئلہ تفصیل طلب ہے کفو کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے دونوں اپنی معاش اور سماجی زندگی کے اعتبار سے برابر ہوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفاءت میں پانچ چیزوں کا لحاظ لازم ہے اسلام' دیانت اور تقویٰ' نسب' مال' پیشہ۔ اگر ان اشیاء میں سے کسی شے میں دونوں کے درمیان برابری نہیں تو وہ مرد وعورت ایک دوسرے کے برابر نہیں اور اگر کسی ولی نے مرد یا عورت کا نکاح' نکاح کرنے والے افراد کی رضامندی کے بغیر کر دیا تو یہ نکاح مرد وعورت کی رائے پر موقوف رہے گا۔ یہ دونوں رضامندی ظاہر کریں گے تو نکاح نافذ ہوگا ورنہ رَد اور کالعدم ہو جائے گا اور ولایت نکاح کے بارے میں یہ بات بھی پیش نظر رہے اگر ولی بعید نے ولی قریب کے ہوتے ہوئے نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ولی قریب کی رائے پر موقوف رہے گا اگر ولی قریب رَد کر دے گا تو رَد ہو جائے گا اگر نافذ کر دے یعنی رضامندی ظاہر کر دے تو نافذ اور جاری ہو جائے گا۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش رہنا ضروری ہے کہ کنواری لڑکی کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((و اذنها مماتها)) اور شریعت میں لڑکے' بیوہ مطلقہ کا زبان سے رضامندی کا اظہار لازم ہے اور اگر کوئی شخص یعنی ولی' بالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح ان کی بغیر اجازت کر دے اور پھر ان کو اطلاع دی جائے تو اس صورت میں اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کی خاموشی اجازت تصور کی جائے گی اور اگر لڑکا' بیوہ مطلقہ ہے تو ان کا زبان سے اجازت دینا لازم ہوگا۔

۳۲۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا.

۳۲۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔

۱۶۴۸: باب الرُّخْصَةُ فِيْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: احرام کی حالت میں نکاح کی اجازت

۳۲۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَاءٍ

۳۲۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي حَدِيْثِ يَعْلَى بِسَرِفَ.

علیہ وسلم نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ نکاح سرف (نامی جگہ) ہوا۔

۳۲۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۳۲۷۸: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ جَعَلَتْ اَمْرَهَا اِلَى الْعَبَّاسِ فَاَنْكَحَهَا اِيَّاهُ.

۳۲۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا انہوں نے اپنے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار عنایت کیا تھا۔

۳۲۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

۱۶۴۹: باب النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی ممانعت

۳۲۸۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

۳۲۸۰: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

۳۲۸۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

۱۶۵۰: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ

باب: بوقت نکاح کونسی دُعا پڑھنا

النِّكَاحِ

مستحب ہے

۳۲۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِى الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِى الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِى الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلَاثَ آيَاتٍ.

۳۲۸۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کوضرورت کے موقعہ پر تشہد پڑھنے کی تعلیم دی۔ (ترجمہ) ''تمام قسم کی تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں ہم اپنے نفسوں کے شر سے اس کی مدد پناہ طلب کرتے ہیں جس کو اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمادے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور وہ جس کو گمراہ کردے کوئی اس کو ہدایت نہیں دے سکتا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے بندے اور رسول ہیں۔''

۳۲۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بِنْ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِىَّ فِىْ شَىْءٍ فَقَالَ النَّبِىُّ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ.

۳۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ.

۱۶۵۱: باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ میں کیا پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ.

۳۲۸۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ دو اشخاص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا۔ ایک شخص نے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ سے لے کر فَقَدْ غَوٰى تک کہا۔ یعنی: جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی وہ شخص ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کتنے برے خطیب ہو۔

۱۶۵۲: باب الْكَلَامِ الَّذِىْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

باب: وہ کلام جس سے کہ نکاح درست ہو جاتا ہے

٣٢٨٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَفِی الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيْهَا رَاْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْفِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْخَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ سُوْرَةٌ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا قَالَ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

٣٢٨٥: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول کریمؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے خود کو آپؐ کے سپرد کر دیا ہے آپؐ میرے بارے میں جو مناسب حال فرمائیں وہ کر لیں۔ یہ سن کر آپؐ خاموش رہے اور آپؐ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاتون دوبارہ کھڑی ہوگئی اور اس نے وہی بات عرض کی یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اس آدمی سے نکاح کرا دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: پھر تم جاؤ اور جستجو کرو چاہے وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو (یعنی مہر کیلئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے) چنانچہ وہ شخص رخصت ہو گیا اور اس نے تلاش کیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی چیز نہیں مل سکی یہاں تک کہ مجھ کو کوئی چیز (یعنی معمولی سے معمولی چیز بھی) حاصل نہ ہو سکی اور یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی تک میسر نہیں آ سکی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ مجھ کو قرآن کریم کی فلاں‘ فلاں سورت یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اسی قرآن کریم کی تعلیم کے بدلہ (وہ خاتون) تمہارے نکاح میں دیدی۔ جو تم کو یاد ہے۔

١٦٥٣: باب اَلشُّرُوْطُ فِی النِّكَاحِ

باب: نکاح درست ہونے کیلئے شرط

٣٢٨٦: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

٣٢٨٦: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرائط ہیں جن کے ذریعہ تم لوگ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

٣٢٨٧: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا

٣٢٨٧: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق

الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

دو شرائط ہیں جن کے ذریعہ تم لوگ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

۱۶۵۴: باب اَلنِّكَاحُ الَّذِیْ تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

باب: اس نکاح سے متعلق کہ جس سے تین طلاق دی ہوئی عورت طلاق دینے والے شخص کے لئے حلال ہو جاتی ہے

۳۲۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِىْ فَاَبَتَّ طَلَاقِىْ وَاِنِّىْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِىْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ.

۳۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی اہلیہ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ (میرے شوہر) رفاعہؓ نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں جس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے شادی کر لی۔ لیکن انکے پاس صرف کپڑے کے پھندہ کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں عورت کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں) یہ سن کر رسول کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس پھر چلی جاؤ لیکن نہیں! اس کیلئے لازم ہے کہ تم اُس کا اور وہ تمہارا مزہ چکھ لے۔

طلاقِ مغلظہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ جس وقت تک تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہم بستری نہ کرے اور اس کے طلاق دینے کے بعد تمہاری عدت نہ گذر جائے تم پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتیں اور تم پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتیں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے دے چاہے ایک ہی مجلس میں دے یا کئی مجالس میں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو کر وہ عورت شوہر کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور حلالہ کے بغیر سابقہ شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہو سکتی۔ حلالہ یہ ہے کہ پہلے عورت کی عدت مکمل ہو یعنی اگر عورت کو حیض آ رہا ہے تو تین ماہواری پورا ہونے پر عورت کی عدت مکمل ہو گی اور اگر حیض نہیں آ رہا ہے تو تین ماہ عدت ہو گی اور اگر عورت حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے پر عدت مکمل ہو گی پھر اس کے بعد عورت کا دوسرے شخص سے نکاح ہو اور دوسرا شوہر عورت سے ہم بستری کے بعد اگر طلاق دے دے تو پھر عورت کی مذکورہ تفصیل کے مطابق عدت ہو گی۔ پھر وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ اور اس جگہ تَنْكِحَ میں نکاح سے مراد شوہر ثانی کا عورت سے ہم بستری کرنا ہے جیسا کہ تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین نے تحریر فرمایا ہے۔ شروحات حدیث اور کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہے مزید تفصیل کیلئے کتاب

"عمدة الاثاث فی تطلیقات الثلاث" ازمولانا حضرت شاہ صفدر حسین صاحب نیز "اسلام کا نظامِ طلاق" از حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر معارف القرآن میں اس کی تفصیل ہے۔

۱۶۵۵: باب تَحْرِيْمُ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِهٖ

باب: جس کسی نے دوسرے کے پاس پرورش حاصل کی تو وہ اس پر حرام ہے

۳۲۸۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ اُمُّهَا اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ يُّشَارِكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِيْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنَّهَا رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۳۲۸۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن سے نکاح کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی طرح سے چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! کیونکہ میں تنہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ نہیں ہوں جو اس طرح کی خواہش نہ کروں اور پھر اگر میری بہن میرے ساتھ کسی بھلائی میں شرکت کرلے تو یہ کسی دوسرے کی شرکت سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہن میرے واسطے حلال نہیں ہے اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدا کی قسم ہم نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہوں نے میرے پاس پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں تھیں کیونکہ وہ میری دودھ شریک بھتیجی ہے۔ یعنی میں نے اور ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے تم لوگ آئندہ اپنی بہن' بیٹیاں میرے نکاح کے لیے پیش نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ شریعت اسلام میں جس طریقہ سے حقیقی' بہن بیٹی وغیرہ محرمات سے نکاح حرام ہے اسی طریقہ سے دودھ شریک یعنی رضاعی رشتے بھی حرام ہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب)) یعنی نسب کی وجہ سے جو حرمت آتی ہے وہ ہی حرمت دودھ کے رشتہ کی وجہ سے آجاتی ہے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ شریک بھتیجی سے نکاح نہیں فرمایا اور اس کو حرام فرمایا اور آئندہ کے لیے حرمت ارشاد فرمادی تفصیل کیلئے شروحات حدیث فتح الملہم' بذل المجہود وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۵۶: باب تَحْرِيْمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاُمِّ وَالْبِنْتِ

باب: ماں اور بیٹی کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۳۲۹۰: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ بِنْتَ اَبِىْ تَعْنِىْ اُخْتَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَتْنِىْ فِىْ خَيْرٍ اُخْتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَوْاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِىْ فِىْ حَجْرِىْ مَاحَلَّتْ اَنَّهَا لَابْنَةُ اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِىْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَىَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ.

۳۲۹۰: حضرت زینب بنت ابی سلمہ اُمّ حبیبہؓ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد کی لڑکی کو آپؐ اپنے نکاح میں کر لیں (یعنی ان کی بہن کو)۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو (کہ میں اس سے نکاح کروں؟) انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اس لیے کہ میں تنہا تو آپؐ کی بیوی نہیں ہوں (آپؐ کی دوسری بھی بیویاں ہیں) چنانچہ میری خواہش ہے کہ میرے ساتھ خیر میں کسی دوسرے کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے واسطے اس طرح کرنا حلال نہیں ہے۔ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! جی ہاں خدا کی قسم ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپؐ درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اُمّ سلمہؓ کی لڑکی؟ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اوّل تو اس نے میرے پاس پرورش پائی ہے اور خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش کی ہوئی نہ ہوتی تو جب بھی میرے واسطے حلال نہیں تھی۔ اسلئے کہ انکے والد ابوسلمہؓ اور میں نے ثوبیہؓ کا دودھ پیا ہے یعنی کہ ہم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں۔ تم لوگ اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو میرے نکاح کیلئے پیش نہ کرو (آئندہ اس کا خیال رکھنا)۔

۳۲۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْاَنِّىْ لَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاحَلَّتْ لِىْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۳۲۹۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے سنا ہے کہ آپ ﷺ درہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں؟ اگر میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کیا ہوتا تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھیں کیونکہ ان کے والد میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۶۵۷: باب تَحْرِيْمُ الْجَمْعِ

باب: دو بہنوں کو ایک (شخص کے) نکاح میں جمع

بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ

کرنے سے متعلق

۳۲۹۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ فِيْ اُخْتِيْ قَالَ فَاصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قَالَتْ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَاحَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ.

۳۲۹۲: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ میری بہن کی جانب رجحان فرما رہے ہیں؟ (یعنی میری بہن کی طرف کیا آپؐ کی رغبت ہے؟) آپؐ نے فرمایا تو میں کیا کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان سے نکاح کر لیں۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوشی سے راضی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اسلئے کہ میں تنہا تو آپؐ کی اہلیہ نہیں ہوں چنانچہ میری خواہش ہے کہ کسی دوسرے کی بجائے میری بہن میرے ساتھ بھلائی کے کام میں حصہ دار بن جائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اطلاع ملی ہے کہ آپؐ درہ بنت اُمّ سلمہ کو نکاح کا رشتہ بھیجنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اس نے میرے یہاں پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے تم لوگ اپنی لڑکیاں اور بہنیں میرے نکاح کیلئے نہ تجویز کیا کرو۔

۱۶۵۸: باب اَلْجَمْعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا

باب: پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا

۳۲۹۳: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

۳۲۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ

۳۲۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۵: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا.

۳۲۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی اور بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی سے نکاح کرنے کو۔

۳۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے نکاح میں رہتے ہوئے بھتیجی سے نکاح کو منع فرمایا اور خالہ کے نکاح میں رہتے ہوئے بھانجی سے نکاح کو منع فرمایا۔

۳۲۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

۳۲۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو) بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۸: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا.

۳۲۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

۳۲۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو) بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

خلاصۃ الباب ☆ ہمارے مذہب اسلام نے تمام رشتوں کا ایک اپنا اپنا درجہ رکھا ہے جس طرح کہ خالہ اور بھانجی کا ایک آدمی کے ساتھ نکاح کی ممانعت فرمائی اسی طرح سے پھوپھی اور بھتیجی کا ایک شخص سے نکاح کرنا بھی قبیح ہے اور مقصد فقط یہ ہے کہ تمام رشتوں کا جو احترام ہے اس کو اپنی اپنی جگہ پر قائم ودائم رکھا جائے۔ (جامی)

۱۶۵۹: باب تَحْرِيْمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

باب: بھانجی اور خالہ کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا حرام ہے

۳۳۰۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

۳۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نہ تو بھتیجی سے پھوپھی کا نکاح کیا جائے اور نہ ہی بھانجی سے خالو پر نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا.

۳۳۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھوپھی کی موجودگی میں نہ تو عورت (بیوی) کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے اور نہ ہی خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَاصِمٌ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ كِتَابًا فِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَعَلٰى خَالَتِهَا قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ.

۳۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۳: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا.

۳۳۰۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۴: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْعَلٰى خَالَتِهَا.

۳۳۰۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے۔

۱۶۶۰: باب مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

باب: دودھ کی وجہ سے کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں

۳۳۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۳۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ولادت کی وجہ سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں اس قدر رشتے دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعت کا اور دودھ کا حکم ایک ہی ہے

ﷺ قَالَ مَاحَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَهُ الرَّضَاعُ.

نکاح کے سلسلہ میں۔

۳۳۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کو اطلاع ملی کہ انکے چچا جس کا نام افلح ہے انکے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں اور وہ دودھ کے رشتہ سے انکے چچا تھے۔ عائشہ صدیقہؓ نے ان سے پردہ کر لیا رسول کریمؐ کو اس بات کی اطلاع ملی آپؐ نے فرمایا کہ تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ دودھ پینے کی وجہ سے بھی اس قدر لوگ محرم بن جاتے ہیں جتنے کہ نسب کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں۔

۳۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جتنے رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۳۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پینے یا پلانے کی وجہ سے اس قدر رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جس قدر رشتے ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۶۶۱: باب تَحْرِيْمِ بِنْتِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: رضاعی بھائی کی بیٹی کی حرمت کا بیان

۳۳۰۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ اَحَدٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۳۳۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قبیلہ بنو ہاشم کو چھوڑ کر) قریش کی ہی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری نگاہ میں کوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال نہیں ہے اس لیے کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔

۳۳۱۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنْتُ

۳۳۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا سَمِعَهُ قَتَادَةُ مِنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ.

۳۳۱۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرِیْدَ عَلٰی بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّهُ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی سے نکاح کرنے کیلئے کہا گیا تو فرمایا وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے اور یہ کہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوتے ہیں جونسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۶۶۲: باب اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: کتنا دودھ پی لینے سے حرمت ہوتی ہے؟

۳۳۱۲: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْحٰرِثُ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ مِمَّا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

۳۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گئی تھی: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور حارث نامی ایک شخص کی روایت میں ہے "عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ" اس طرح سے آیت کریمہ نازل کی گئی یعنی دس قطرات معلوم اوران کا حکم یہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر پہلی آیت کریمہ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگئی یعنی خَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ۔ اس کے معنی ہیں پانچ قطرات معلوم۔ پھر رسول کریم کی وفات ہوگئی اور وہ آیت قرآن کریم میں تلاوت کی جاتی رہی۔

۳۳۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَیُّوْبُ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دودھ کے رشتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ پستان (منہ میں) لے لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت قتادہ کی نقل کردہ حدیث میں لفظ املجہ کے بجائے لفظ مصہ منقول ہے۔

۳۳۱۴: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو مرتبہ پستان (منہ میں) لے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے' نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتیوں کو یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا اِلَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ نَسْاَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ اَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ وَكَانَ فِيْ كِتَابِهِ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ.

۳۳۱۶: حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دودھ چاہے کم پیا ہو یا زیادہ اس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ نکاح کو حرام نہیں کرتے۔

۳۳۱۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا اِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً اُخْرٰى انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

۳۳۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور میں نے آپ کے چہرۂ انور پر غصہ اور ناراضگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص میرا دودھ شریک بھائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ لیا کرو کہ تمہارے بھائی کون کون ہیں؟ آپ نے ایک مرتبہ مزید یہ جملے ارشاد فرمائے کہ تمہاری بہنیں کون کونسی ہیں کیونکہ دودھ کے رشتہ کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ اس سے بھوک ختم ہو جائے۔

۱۶۶۳: باب لَبَنُ الْفَحْلِ

باب: عورت کے دودھ پلانے سے مرد سے بھی رشتہ قائم ہو جاتا ہے

۳۳۱۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۳۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے کہ میں نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں داخلہ کی اجازت حاصل کرتے ہوئے سنا۔ تو عرض کیا کہ

وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَىَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَايُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

یا رسول اللہ ﷺ یہ آدمی آپ ﷺ کے مکان میں داخلہ کی منظوری مانگ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے میں وہ شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر فلاں آدمی زندہ ہوتا تو وہ میرا دودھ شریک چچا ہوتا اور وہ میرے گھر آیا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دودھ کے رشتہ کی وجہ سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو کہ ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۱۹: اَخْبَرَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّىْ اَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ اَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنِىْ لَهُ.

۳۳۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے دودھ شریک چچا ابوجعد رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے تو میں نے ان کو واپس کر دیا۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوقیس تھی پھر جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

۳۳۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِىْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِى الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِى الرَّجُلُ فَقَالَ اِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

۳۳۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوقیسؓ کے بھائی نے پردہ کی آیت کریمہ کے نزول کے بعد میرے مکان پر آنے کی اجازت حاصل کرنا چاہی تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم ﷺ خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں اور وہ تمہارے یہاں آسکتے ہیں (یعنی ان سے تمہارا پردہ نہیں ہے)۔

۳۳۲۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنْبَاَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِى الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَىَّ وَهُوَ عَمِّىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِىْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ.

۳۳۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوقیسؓ کے بھائی افلح نے جو میرے دودھ شریک چچا تھے میرے یہاں آنے کی اجازت حاصل کی تو میں نے ان کو گھر میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم تشریف لائے تو میں نے آپؐ کو مطلع کیا آپؐ نے فرمایا: تم ان کو اجازت دے دو۔ اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں (اگرچہ دودھ شریک ہی سہی) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم پردہ سے متعلق حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

۳۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَیَّ عَمِّیْ اَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهٗ فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنِیْ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِیْ لَهٗ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ.

۳۳۲۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے چچا افلح نے پردہ کی آیت کے نازل ہونے کے بعد میرے گھر داخل ہونے کی اجازت چاہی تو میں نے انکو اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر جس وقت نبیؐ میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم انکو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ کہ مرد نے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو اجازت دیدو اور تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو (بمعنی تمہارا بھلا ہو) اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۳۳۲۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَسْوَدِ وَاِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ یَسْتَاْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ یَسْتَاْذِنُ فَاَبَیْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ فَقَالَ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی امْرَاَةُ اَبِی الْقُعَیْسِ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ.

۳۳۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوقیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح نے میرے یہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر منظوری نہیں دے سکتی۔ اس وجہ سے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ ابوقیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو تو ابوقیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دودھ پلایا تھا کسی مرد نے نہیں پلایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۱۶۶۴: باب رَضَاعِ الْكَبِیْرِ

باب: بڑے کو دودھ پلانے سے متعلق

۳۳۲۴: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ نَافِعٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَیْلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی فِیْ وَجْهِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضِعِیْهِ قُلْتُ

۳۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سالم رضی اللہ عنہ کے گھر آنے پر ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ اور ناگواری کے آثار محسوس کرتی ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو ایک داڑھی والے شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو اس طریقہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ختم ہو

اِنَّهٗ لَذُوْ لِحْيَةٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ يَذْهَبْ مَا فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُهٗ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

جائیں گے۔ سہلہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی وہ بات نہیں دیکھی۔

۳۳۲۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ تْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَاَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ اَلَسْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ ثُمَّ جَآءَ تْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا اَكْرَهُهٗ.

۳۳۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سالم رضی اللہ عنہ کے اپنے پاس داخل ہونے پر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو بڑے آدمی ہیں ان کو کس طریقہ سے دودھ پلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ وہ آدمی ہے پھر وہ اس کے بعد دوسری مرتبہ آئیں اور عرض کیا: اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔

۳۳۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُو الْوَزِيْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى وَرَبِيْعَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى وَ رَبِيْعَةُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيْعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ.

۳۳۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم کا ہمارے یہاں آنا جانا ہے اور کچھ سمجھنے اور جاننے لگا ہے جو مرد سمجھتے اور جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلا کر خود کو اُس پر حرام کر دو۔ حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سننے کے بعد ایک سال تک بیان نہیں کی پھر جس وقت میری حضرت قاسم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے نہ ڈرو بلکہ تم اس کو نقل کرو۔

۳۳۲۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ تْ سَهْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ وَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ

۳۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اس کو سمجھ ہے جیسے بالغوں کو ہوتی ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سمجھدار اشخاص جانتے ہیں، یعنی جوان شخص ہے اور دنیا کے سب کاموں سے واقف ہے، بچہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو اپنا دودھ پلا دے تیرے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جائے گا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ٹھہرا رہا میں ایک برس اور یہ حدیث بیان نہیں کی پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے اور

فَقَالَ حَدِّثْ بِهٖ وَلَا تَهَابُهٗ.

انہوں نے اس کو بیان کیا اور کہا مت خوف کر اور بیان کر۔

۳۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاَهْلِهٖ فِيْ بَيْتِهِمْ فَاَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَايَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْهُ وَاَنَّهٗ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَ اِنِّيْ اَظُنُّ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ فَاَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ.

۳۳۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولی سالم' حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے ساتھ ان کے مکان میں رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سہیل کی صاحبزادی حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالم عاقل بالغ ہو گئے ہیں اور ہمارے یہاں وہ آتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی آمد حضرت ابو حذیفہ کے قلب پر نا گوار گزرتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا کر خود کو اس پر حرام کر لو۔ چنانچہ انہوں نے سالم کو دودھ پلایا اور اس طریقہ سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے بھی وہ بات نکل گئی پھر کچھ روز کے بعد دوسری مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے اس کو دودھ پلایا تھا چنانچہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے وہ بات نکل گئی۔

۳۳۲۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُرِيْدُ رَضَاعَةَ الْكَبِيْرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نُرَى الَّذِيْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّا رُخْصَةً فِيْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا.

۳۳۲۹: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔ اس دودھ کے رشتہ سے یہ مطلب ہے کہ بڑی عمر میں جو کسی کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں ہو سکتی اور تمام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا کی قسم سہلہ رضی اللہ عنہا کو جو حکم فرمایا گیا تھا وہ حکم خاص سالم سے متعلق تھا اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کوئی شخص ہمارے مکان میں داخل نہ ہو (اور نہ ہم کسی کو اس رشتہ کی وجہ سے گھر میں دیکھیں)۔

۳۳۳۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّ اُمَّهٗ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ كَانَتْ تَقُوْلُ اَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُدْخِلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا

۳۳۳۰: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انکار کیا سب ازواجِ مطہرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مسئلہ کے عام ہونے کا اور نہیں جائز رکھتی تھیں کسی کا گھر آنا' اس کے باعث سے اور کہا سب نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قسم کھا کر کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت ہر کسی کے لئے نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مخصوص کیا تھا سالم کے لئے اور نہیں آئے

نَرٰی هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا.

ہمارے یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوائے اور کسی کو ایسا حکم نہیں تا کہ اس پر قیاس کر سکے اور اجازت حاصل کر سکے۔

۱۶۶۵: بَابُ الْغِيلَةِ

باب: بچے کو دودھ پلانے کے دوران بیوی سے صحبت کرنا

۳۳۳۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰی ذَكَرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُهٗ وَقَالَ اِسْحٰقُ يَصْنَعُوْنَهٗ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ.

۳۳۳۱: حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے کی مدت میں بیوی سے صحبت کرنے کی ممانعت کر دوں لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ اہلِ فارس اور اہلِ روم بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولادوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ حضرت اسحٰق کی روایت میں "يَصْنَعُهٗ" کی جگہ "يَصْنَعُوْنَهٗ" ہے۔

۱۶۶۶: باب الْعَزْلِ

باب: عزل کے بارے میں

۳۳۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ رَدَّ الْحَدِيْثَ حَتّٰی رَدَّهٗ اِلٰی اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ فَيُصِيْبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنَ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ.

۳۳۳۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عزل سے متعلق تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کسی کی بیوی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے پھر اسی طریقہ سے کوئی آدمی اپنی باندی سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کو اس سے حمل قرار پائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس طریقہ سے نہ کرو تو کیا نقصان ہے اس لیے کہ حمل تو مقدر کی وجہ سے ہی قرار پاتا ہے۔

۳۳۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ الزُّرَقِیَّ عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الزُّرَقِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ تُرْضِعُ وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ مَا قَدْ

۳۳۳۳: حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: میری بیوی' بچے کو دودھ پلاتی ہے اس وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر میں لکھا ہے کہ رحم میں کیا ہے؟ وہ

قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُوْنُ.

ضرور ہو کر رہے گا۔

١٦٦٧: باب حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتِهِ

باب: رضاعت کا حق اور اس کی حرمت سے متعلق حدیث

٣٣٣٤: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَايُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ.

٣٣٣٤: حضرت حجاج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے حق رضاعت کس طریقہ سے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا باندی دینے سے۔

١٦٦٨: باب اَلشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ

باب: رضاعت میں گواہی کے متعلق

٣٣٣٥: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَاءَ تْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَ تْنِي امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ.

٣٣٣٥: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا تو ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور وہ کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس پر میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور میں نے بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ میں دوسری جانب سے آیا اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی عورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کیسے مان لیں کہ وہ جھوٹی ہے حالانکہ وہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس (اپنی زوجہ) کو چھوڑ دو۔

١٦٦٩: باب نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْاٰبَاءُ

باب: والد کی منکوحہ عورت سے نکاح کرنے والے شخص سے متعلق حدیث

٣٣٣٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ اَوْ اَقْتُلَهُ.

٣٣٣٦: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے عرض کیا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے شخص کی گردن اتارنے کے لئے روانہ فرمایا ہے کہ جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی اہلیہ سے نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّيْ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ.

۳۳۳۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے دریافت کیا تمہارا کس جگہ جانے کا ارادہ ہے؟ تو فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ایسے آدمی کی جانب بھیجا ہے کہ جس نے کہ اپنے والد کی عورت سے شادی کر لی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ میں اس شخص کی گردن اتار لوں اور میں اس شخص کا مال غصب کرلوں۔

۱۶۷۰: باب تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء : ٢٤]

باب: آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی تفسیر کا بیان

۳۳۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء : ٢٤] اَيْ هٰذَا لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۳۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اوطاس کی جانب لشکر روانہ فرمایا جو کہ طائف میں ایک جگہ کا نام ہے پھر دشمن سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے ان کو مار ڈالا اور ہم لوگ مشرکین پر غالب آ گئے اور ہم کو باندیاں ہاتھ لگ گئیں ان کے شوہر مشرکین میں رہ گئے تھے اور مسلمانوں نے انکے ساتھ ہم بستری کرنے سے پرہیز اختیار کیا پھر اللہ عزوجل نے آیت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ...... نازل فرمائی یعنی وہ عورتیں تم پر حرام ہیں جو کہ دوسروں کے نکاح میں ہیں لیکن اس وقت حرام نہیں جس وقت تم مالک ہو تم انکے پاس جاؤ اور اس حدیث میں جو تفسیر مذکور ہے اس سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی یہ عورتیں تم کو حلال نہیں عدت گذرنے کے بعد اسلئے کہ جس وقت یہ خواتین جہاد میں گرفتار ہوئیں تو وہ باندیاں بن گئیں اگرچہ انکے شوہر کافر زندہ ہوں لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے ہم بستری کر سکتے ہیں۔

۱۶۷۱: باب الشِّغَارُ

باب: لڑکی یا بہن کے مہر کے بغیر نکاح کرنے کی ممانعت سے متعلق

۳۳۳۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ۔

۳۳۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے ممانعت فرمائی۔

نکاحِ شغار کیا ہے؟

شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنی لڑکی یا بہن کوکسی شخص کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی لڑکی یا بہن کواس شخص کے نکاح میں دے دے اوران دونوں کے نکاح کے لیے مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کی لڑکی کا مہر ایک دوسرے کے نکاح کے عوض ہو۔اس قسم کا نکاح دورِ جاہلیت میں رائج تھا۔اسلام نے اس قسم کے نکاح کی ممانعت فرمائی۔ البتہ اس سے ملتا جلتا نکاح جس کو کہ اردو زبان میں آٹا سانٹا اور پنجابی میں (وٹہ سٹہ) سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کو جائز قرار دیا جس میں ہر ایک لڑکی کا مہر مستقل مقرر ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی بہن یا لڑکی سے شادی کرے اور وہ دوسرا شخص اس شخص کی بہن یا لڑکی سے نکاح کرے لیکن ہر ایک کا مہر جداگانہ اور مستقل مقرر ہو۔

۳۳۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

۳۳۴۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام میں جلب' جنب اور شغار نہیں۔علاوہ ازیں کوئی آدمی (کسی دوسرے شخص کا) مال چھینے گا تو اُس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔

۳۳۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ فَاحِشٌ وَ الصَّوَابُ حَدِيْثُ بِشْرٍ۔

۳۳۴۱: اِس سند سے بھی گزشتہ حدیث مبارکہ جیسی روایت مروی ہے۔(لیکن اس حدیث میں) صاحب کتاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث ''خطاء فاحش'' ہے۔ روایت وہی صحیح ہے جو بشر سے مروی ہے۔

۱۶۷۲: باب تَفْسِيْرُ الشِّغَارِ

باب: شغار کی تفسیر

۳۳۴۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ح وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَالِكٌ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَ الشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

۳۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار کی ممانعت فرمائی اور شغار (کی وضاحت) یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی صاحبزادی کوکسی دوسرے کے نکاح میں اس شرط سے دے کہ وہ (دوسرا شخص) بھی اپنی صاحبزادی کا اِس سے نکاح کرے گا اور دونوں (خواتین) کا مہر کچھ بھی نہ ہو۔

۳۳۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَالشِّغَارُ كَانَ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ اُخْتَهٗ.

۳۳۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے اور حضرت عبیداللہ جو کہ احادیث کے راویوں میں سے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ اس حدیث شریف میں شغار کے معنی یہ ہیں کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بہن کا (یا لڑکی کا) اس شخص سے نکاح کرے (اور مہر ایک دوسرے کے نکاح کے عوض ہو)۔

۱۶۷۳: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کریم کی سورتوں کی تعلیم پر نکاح سے متعلق

۳۳۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَهَبَ نَفْسِىْ لَكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَىْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِىْ قَالَ سَهْلٌ مَالَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَىْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَىْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۳۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ نے اس کو اچھی طرح سے نظر اُٹھا کر دیکھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک نیچے کی جانب فرمالیا اس خاتون نے دیکھا کہ آپ اس کو کچھ نہیں فرماتے۔ تو وہ خاتون بیٹھ گئی کہ اس دوران وہ کھڑا ہوا شخص جو کہ رسول کریمؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے تھا عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! اگر آپ کو اس خاتون کی خواہش نہیں ہے تو آپ اس خاتون کا مجھ سے نکاح فرما دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ! مجھ کو کچھ بھی میسر نہیں (یعنی میں بالکل خالی ہوں)۔ آپ نے فرمایا دیکھو تم جا کر لاؤ' اگرچہ تمہارے پاس لوہے کی انگوٹھی ہی ہو چنانچہ وہ شخص واپس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ خدا کی قسم یارسول اللہ! مجھ کو تو لوہے کی انگوٹھی تک نصیب نہیں ہو سکی البتہ یہ میرا تہہ بند ہے' میں اس کو آدھا دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا: یہ تمہارا تہہ بند لے کر کیا کرے گی اگر تم اس کو پہن لو تو اس کیلئے کچھ بھی نہیں اور اگر وہ پہن لے تو تم ننگے رہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص کافی دیر تک اس طرح سے بیٹھا رہا پھر اُٹھ کر چل دیا۔ پھر جاتے وقت رسول کریم نے اس شخص کی طرف دیکھا چنانچہ اس کو بلایا گیا جس وقت وہ شخص حاضر ہوا تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

آپ ؐ نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ تم کو قرآن کا کچھ علم ہے؟ (یعنی کیا تم قرآن کی تعلیم دے سکتے ہو؟) اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ تم وہ سورتیں مجھ کو سنا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ ؐ نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو تمہارے قبضہ (نکاح) میں کر دیا اس قرآن کے عوض جو تم کو یاد ہے۔

۱۶۷۴: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْاِسْلَامِ

باب: اسلام قبول کرنے کی شرط رکھ کر نکاح کرنا

۳۳۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا.

۳۳۴۵: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ ؓ نے اُمّ سلیم ؓ سے نکاح کیا اور ان دونوں کے درمیان اسلام تھا۔ چنانچہ اُمّ سلیم ؓ نے ابو طلحہ ؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام قبول کیا۔ اسکے بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا۔ اُمّ سلیم ؓ نے جواب دیا کہ میں تو اسلام قبول کر چکی۔ اگر تم بھی اسلام قبول کرلو تو میں تم سے نکاح کرلوں گی پھر وہ مسلمان ہوئے اور ان کا مہر اسلام مقرر رہوا۔

۳۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَامِثْلُكَ يَا اَبَاطَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَاَنَا امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِيْ اَنْ اَتَزَوَّجَكَ فَاِنْ تُسْلِمْ فَذَالِكَ مَهْرِيْ وَمَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَاَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَاَةٍ قَطُّ كَانَتْ اَكْرَمَ مَهْرًا مِّنْ اُمِّ سُلَيْمٍ الْاِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ.

۳۳۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ سلیم سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اُمّ سلیم نے کہا کہ خدا کی قسم ابوطلحہ تم رد کرنے کے لائق نہیں ہو (یعنی تمہاری گذارش منظور ہوگی) مگر اس وجہ سے کہ تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے کہ میں تم سے نکاح کروں البتہ اگر تم اسلام قبول کرلو۔ پس تمہارا اسلام قبول کرنا تمہارا مہر ہوگا۔ یعنی میں مہر کسی دوسری چیز کا مقرر نہیں کرتی صرف تمہارا اسلام قبول کرنا ہی مہر ہے اور میں تم سے کچھ اور نہیں مانگتی۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا اور مہر وہی رہا اور ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ انس ؓ کے بعد حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی عورت نہیں سنی کہ جس کا مہر اُمّ سلیم ؓ سے زیادہ باعزت ہو اس لیے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے زیادہ باعزت کونسی شے ہوسکتی ہے؟ اور ابوطلحہ ؓ نے ان سے صحبت کی اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے بچے بھی پیدا ہوئے۔

۱۶۷۵: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْعِتْقِ

باب: آزاد کرنے کو مہر مقرر کر کے نکاح کرنے سے متعلق

۳۳۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا.

۳۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد فرمایا اور ان کے آزاد کرنے کو ان کا مہر مقرر فرمایا۔

۳۳۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

۳۳۴۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور آزادی کو اس زوجہ محترمہ کا مہر مقرر فرمایا۔

۱۶۷۶: باب عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: باندی کو آزاد کرنا اور پھر اس سے شادی کرنے میں کس قدر ثواب ہے؟

۳۳۴۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ.

۳۳۴۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسے آدمی ہیں کہ جن کو دوگنا ثواب ہے پہلے تو وہ شخص کہ جس کے پاس باندی ہو اور اس شخص نے اس کو ادب سکھلایا جیسا کہ ادب سکھلانے کا حق ہے اور تعلیم دی جیسا کہ تعلیم دینے کا حق ہے یعنی علم اور ادب میں اس کو قابل اور لائق بنایا اور آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کرے اور دوسرا غلام جو کہ اپنے آقا کا حق ادا کرے اور تیسرے اہلِ کتاب جو کہ ایمان لے آیا ہو۔

۳۳۵۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ زُبَيْدٍ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ.

۳۳۵۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا تو اس شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے یعنی ایک تو آزاد کرنے کا اور دوسرے اس سے شادی کرنے کا۔

۱۶۷۷: باب اَلْقِسْطُ فِى الْاَصْدِقَةِ

باب: مہروں میں انصاف کرنا

۳۳۵۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَسُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ [النساء : ۳] قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهٗ فِىْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِىْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ يُتْلٰى فِى الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ فِيْهَا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهِ الَّتِىْ تَكُوْنُ فِىْ حِجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنَ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِىْ مَالِهَا مِنْ يَّتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

۳۳۵۱: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر عائشہؓ سے دریافت فرمائی اور وہ آیت یہ ہے: وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا یعنی اگر تم اس سے اندیشہ کرو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو تم ان خواتین سے نکاح کرو جو کہ تم کو پسندیدہ ہوں۔ عائشہؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! اس آیت میں ان یتیم لڑکیوں کا تذکرہ ہے جو کہ اپنے اولیاء کے پاس پرورش حاصل کرتی ہیں اور وہ لڑکیاں مال میں حصہ رکھتی ہیں جو مال کہ ان کے ورثہ کو ملا ہے ان کے سبب کی وجہ سے ان کے اولیا نے ان کی صورت اور دولت دیکھ کر اس طریقہ سے چاہا کہ ان کو اپنے نکاح میں کر لیں۔ لیکن اس قدر مہر سے جس قدر ان کو غیر شخص دے سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسرے لوگوں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا لیکن عورت کے ولی چاہتے کہ انکے ساتھ ناانصافی کر کے کچھ مہر پر آپ ان سے نکاح کر لیں۔ اللہ عزوجل کی جانب سے ان کی ممانعت نازل ہوئی اور ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے ممانعت فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ اگر تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو تم انصاف کرو۔ ان کے معاملہ میں اور ان کا بہترین مہر مقرر کرو۔ ورنہ جس کو تمہارا دل چاہے وہ کرو اور ان کے علاوہ پھر عائشہؓ نے اس واقعہ کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے دریافت کیا یعنی رسول کریمؐ سے دریافت کیا پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت: یَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ۔ لوگ تم سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے بارے میں تم کہہ دو کہ ان سے متعلق اللہ عزوجل تم کو حکم فرماتا ہے اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن میں سے تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور جوان یتیم لڑکیوں سے متعلق ہیں جن کو کہ تم ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے میں تم لوگ رغبت رکھتے ہو عائشہؓ فرماتی ہیں کہ گزشتہ آیت میں مذکور آیات سے مراد پہلی آیت کریمہ ہے یعنی: وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا...... ۔ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم یتامیٰ کے درمیان انصاف قائم نہیں کر سکو گے تو تم اپنی پسند کی خواتین سے نکاح کرو پھر ارشاد فرماتی ہیں ایک دوسری آیت میں مذکور: تَرْغَبُوْنَ سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے

کہ جس نے کہ تمہارے پاس پرورش پائی لیکن تم اس کے کم مال دار ہونے اور کم خوبصورت ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو چنانچہ ان لوگوں کو ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا کہ جن کی جانب انکی دولت کی وجہ سے رغبت تھی کہ ان سے اس شرط پر نکاح کر سکتے ہو کہ انکے مہر میں تم انصاف سے کام لو۔

۳۳۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۳۳۵۲: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش مہر مقرر فرمائے اور اس کی مقدار پانچ سو درہم مقرر ہوئی۔

۳۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصِّدَاقُ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ اَوَاقٍ.

۳۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں دس اوقیہ مہر مقرر تھا۔

۳۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ ابْنِ مُشَمْرِخِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ دَخَلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِىْ بَعْضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَلَمَةُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ نُبِّئْتُ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَاتَغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهٗ لَوْكَانَ مَكْرُمَةً فِى الدُّنْيَا اَوْتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهٖ وَلَا اُصْدِقَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهٖ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِىْ بِصَدُقَةِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِىْ نَفْسِهٖ وَحَتّٰى يَقُوْلَ كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ

۳۳۵۴: حضرت ابوعجفاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے بیان فرمایا: خبردار! تم لوگ خواتین کے مہر میں حد سے تجاوز نہ کیا کرو۔ کیونکہ اگر یہ کام دنیا میں کچھ عزت کا ہوتا یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا کام ہوتا تو رسول کریم تم سب سے پہلے اس کے حقدار ہوتے اور رسول کریم نے ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جس کی مقدار بارہ اوقیہ ہوتی ہے مقرر نہیں فرمایا اور انسان اپنی اہلیہ کے سلسلہ میں حد سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تمہارے واسطے مشک کی رسّی کے لئے بھی مصیبت برداشت کی اور ایک دوسری روایت میں عِلْقَ الْقُربۃِ کا لفظ ہے یعنی مجھ کو پسینہ آ گیا۔ ابوعجفاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک لڑکا تھا مولد (یعنی خاص عرب نہ تھا) تو میں نہیں سمجھ سکا کہ عِلْقَ القربۃِ کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسری بات کہتے ہیں کہ تم لوگوں کا اگر کوئی شخص جنگ میں قتل کر دیا جائے تو کہا

الْقِرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَمْ اَدْرِمَا عِلْقُ الْقِرْبَةِ قَالَ وَاُخْرٰى يَقُوْلُوْنَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيْكُمْ اَوْمَاتَ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيْدًا اَوْمَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا وَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ اَوْدَفَّ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَآلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

جاتا ہے کہ وہ شخص شہید ہے اور وہ شخص شہید مارا گیا یا وہ شخص شہید ہے۔ ممکن ہے کہ اس شخص نے اپنے اونٹ کے سرین پر وزن لادا ہو یا اونٹ کے کجاوے پر سونے چاندی کی تجارت کی ہو (یعنی اس شخص کی نیت خالص جہاد کی نہ رہی ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصود ہو) تو تم اس طریقہ سے نہ کہو بلکہ اس طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ فرمایا کرتے تھے جو شخص راہ خدا میں مارا جائے یا قتل ہو جائے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور تم لوگ کسی خاص آدمی سے کوئی بات نہ کہو اللہ عزوجل کو معلوم ہے کہ اس شخص کی کیا نیت تھی۔

۳۳۵۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَاَمْهَرَهَا اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۳۳۵۵: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ ملک حبش میں تھیں وہاں کے بادشاہ نے کہ جس کا نام نجاشی بادشاہ تھا نکاح کرنے کے بعد جہیز وغیرہ اپنی جانب سے دے دیا اور مہر چار ہزار مقرر فرمایا اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ دے کر بھیج دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی اہلیہ محترمہ کو مہر کا کوئی حصہ نہیں بھیجا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر چار سو درہم تھا۔

۱۶۷۸: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ

باب: سونے کی ایک کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر کے بقدر نکاح کرنا

۳۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهِ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

۳۳۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے کپڑے یا جسم پر زرد رنگ کا دھبہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا مہر ادا کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک نواۃ (یعنی کھجور کی گٹھلی کے وزن کے بقدر) سونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری کا ہی ولیمہ ہو۔

۳۳۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۳۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ شادی کی مسرت کا نشان ہے۔ میں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے شادی کر لی ہے' ایک انصاری خاتون سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے مہر کس قدر مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک (نواۃ) سونے کے بقدر۔

۳۳۵۸: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ح وَاَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْحِبَاءٍ اَوْعِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اَعْطَاهُ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ اَوْاُخْتُهُ اللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ.

۳۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس خاتون نے مہر پر نکاح کیا یا جس خاتون نے بخشش پر نکاح کیا یعنی بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ تمام چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ نکاح کے بعد ہوگا وہ دینے والے شخص کا حق ہے اور انسان کی عظمت اور عزت' بیٹی اور بہن کی وجہ سے ہے یعنی اگر لڑکی اور بہن کو دوسرے کے نکاح میں دینے یا اپنے نکاح میں ان کو لانے سے خوش رکھے گا تو ایسا شخص (معاشرہ میں) قابل تعریف سمجھا جائے گا۔

۱۶۷۹: باب اِبَاحَةُ التَّزْوِيْجِ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

باب: مہر کے بغیر نکاح کا جائز ہونا

۳۳۵۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا اُتِيَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَلُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا اَثَرًا قَالُوْا يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيْهَا يَعْنِي اَثَرًا قَالَ اَقُوْلُ بِرَاْيِيْ فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ

۳۳۵۹: حضرت علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور نکاح میں کسی قسم کا مہر ذکر نہیں کیا گیا یعنی مہر کچھ مقرر نہیں ہوا اور وہ شخص عورت سے ہمبستری کیے بغیر فوت ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ لوگوں سے دریافت کرو کہ اس مسئلہ میں کوئی حدیث ہے یا نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس بارے میں علم نہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں اپنی عقل سے اس مسئلہ میں بیان کروں گا۔ اگر ٹھیک ہوا تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے یہ کہہ کر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثل ادا کیا جانا چاہیے یعنی جس طریقہ سے مہر اس خاتون کے خاندان اور

رَجُلٌ مِّنْ اَشْجَعَ فَقَالَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فِی امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَضٰی لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُاللّٰهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَسْوَدُ غَيْرَ زَائِدَةَ.

قبیلہ میں دوسری خواتین کا ہے جو کہ اس خاتون کی ہم عمر ہیں اس خاتون کا بھی اس طرح کا مہر ہے بغیر کسی زیادتی اور کمی کے اور اس خاتون کا حصہ اس کے ترکہ میں بھی ہے اور اس کو حد سے بھی گذرنا چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اسی طریقہ سے ہماری بیوی کا ایک مقدمہ کا رسول کریمؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اس خاتون کو بردع بنت واشق کہتے تھے اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ شخص مر گیا اور اس کو عورت سے صحبت کرنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ پھر اس شخص سے متعلق نبیؐ نے ایک اس قسم کے مہر کا حکم فرمایا جو کہ اس خاتون کے یہاں (رواجاً) مہر تھا اور اس خاتون کو وراثت میں شامل فرمایا اور اس خاتون کیلئے عدت کا حکم فرمایا یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اُٹھا لیے اور اللہ اکبر فرمایا۔ یعنی اس فیصلہ سے ان کو مسرّت ہوئی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اسود کا تذکرہ علاوہ زائدہ کے کسی سے منقول نہیں۔

۳۳۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اُتِیَ فِی امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ قَرِيْبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اُرٰی لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْاَشْجَعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ.

۳۳۶۰: حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں ایک خاتون کا مقدمہ پیش ہوا اور اس خاتون کا مہر مقرر نہیں تھا اور اسکے شوہر نے اس سے ہم بستری بھی نہیں کی تھی اور اسکا شوہر بغیر صحبت کیے فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسئلہ کے دریافت کرنے کیلئے تقریباً ایک ماہ تک پھرتے رہے عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو حکم شرعی نہیں بتلایا آخر ایک دن فرمانے لگے کہ میری رائے ہے کہ اس خاتون کا مہر اسکے خاندان کی خواتین جیسا ہے نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ اور اسکے لئے وراثت بھی ہے اور اسکو عدت کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بات اور انکے فیصلہ پر معقل بن سنان نے شہادت دی اور کہا کہ نبیؐ نے بردع واشق کی لڑکی کا مقدمہ اسی طریقہ سے فرمایا تھا جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا۔

۳۳۶۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ لَهَا

۳۳۶۱: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کے مقدمہ میں فیصلہ فرمایا کہ جس نے کہ ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس نے مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کا حکم فرمایا کہ ایسی خاتون کو مہر

الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

دلایا جائے اور اس کو ترکہ بھی دلایا جائے اور اس پر عدت کرنا لازم ہے۔ یہ بات سن کر معقل بن سنانؓ نے فرمایا کہ رسول کریمؐ نے واثق کی لڑکی بِروع کے جھگڑے میں اسی طریقہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔

۳۳۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۳۳۶۲: حضرت علقمہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی روایت منقول ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۳۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا اِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا اِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهٖ فَاْتُوْا غَيْرِيْ فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوْا لَهٗ فِيْ آخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْاَلُ اِنْ لَّمْ نَسْاَلْكَ وَاَنْتَ مِنْ جِلَّةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَاْيِيْ فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْهُ بُرَآءٌ اُرٰى اَنْ اَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعِ اُنَاسٍ مِنْ اَشْجَعَ فَقَامُوْا فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ عَبْدُاللّٰهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِاِسْلَامِهٖ.

۳۳۶۳: حضرت علقمہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں کسی قوم کے کچھ لوگ آئے اور عرض کرنے لگے کہ کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور اس شخص کا اس طریقہ سے انتقال ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ اس طرح کی مشکل بات اور مشکل سوال رسول کریمؐ کی وفات کے بعد سے کسی نے مجھ سے نہیں دریافت کیا تھا اس وجہ سے تم کسی دوسرے شخص کے پاس چلے جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا ایک ماہ تک پیچھا کیا اور آخر کار عرض کرنے لگے کہ ہم لوگ اب کس کے پاس جائیں اور مسئلہ کا حکم کس سے دریافت کریں اور (ہماری نظر میں تو) صحابہؓ میں سے آپ جیسا صاحب علم اور بزرگ اس شہر میں کوئی نہیں ہے۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا: اب میں اپنی رائے کے زور سے حکم کرتا ہوں اگر حکم درست ہوا تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے جو کہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور اگر غلط ہو تو یہ میری غلطی ہے اور شیطان کا بھکاوا۔ اللہ اور اسکے رسولؐ دونوں غلطی سے بالکل بری ہیں۔ میری رائے میں ایسی خاتون کو اس قدر مہر دینا چاہیے کہ جس قدر اسکے خاندان کی خواتین کا مہر ہے نہ تو اس سے کم اور نہ ہی اس سے زیادہ اور اس خاتون کیلئے وراثت بھی ہے اور اسکو عدت گذارنا چاہیے چار ماہ اور دس دن اور کہا کہ یہ مسئلہ چند لوگوں نے اشجع سے مناسب لوگ پھر اُٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اس قسم کا فیصلہ فرمادیا ہے جیسا کہ رسول کریمؐ نے ہماری برادری کی ایک عورت

کا فیصلہ فرمایا تھا۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس قدر کبھی خوش وخرم نہیں دیکھا مگر اسلام قبول کرنے کے وقت میں۔ اس لیے کہ ان کی رائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہوگئی۔

۱۶۸۰: بَاب هِبَةُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

باب: ایسی خاتون کا بیان کہ جس نے کسی مرد کو بغیر مہر کے خود پر ہبہ اور بخشش کیا

۳۳۶۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةٌ كَذَا وَسُوْرَةٌ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۳۳۶۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی جان آپؐ کو بخش دے رہی ہوں وہ عورت یہ جملے کہہ کر کھڑی ہوگئی اور دیر تک کھڑی رہی اس دوران ایک شخص اُٹھا اور عرض کرنے لگا کہ اگر آپؐ کو اس خاتون کی خواہش نہ ہو تو آپؐ اس خاتون کا مجھ سے نکاح فرما دیں آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ کچھ نہیں اور مجھے کچھ بھی میسر نہیں ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے فرمایا کہ جاؤ تم تلاش کر لاؤ اگرچہ کوئی لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کو قرآن آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ مجھ کو یہ سورتیں یاد ہیں اور اس شخص نے ان سورتوں کا نام لیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح اس خاتون سے کر دیا اس قرآن (مہر) پر جو کہ تم کو یاد ہے۔

۱۶۸۱ باب: اِحْلَالُ الْفَرَجِ

باب: کسی کے لئے شرمگاہ حلال کرنا

۳۳۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِيْ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ.

۳۳۶۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک شخص کیلئے کہ جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا فرمایا کہ اگر حلال کر دی تھی اس عورت نے وہ باندی اس شخص کیلئے تو میں اس صورت میں اس زانی کے سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس عورت نے (یعنی زانی کی بیوی نے) وہ باندی زانی کیلئے حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حکم فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب باندی کے مالک یا مالکہ نے باندی کی شرم گاہ کسی دوسرے شخص کو حلال کر دی (اور اس طرح سے اس کو زنا کا موقعہ دیا) تو وہ باندی اس کے لئے حلال نہیں ہوئی لیکن

شبہ کی وجہ سے اس پر حدزنا جاری نہیں ہوگی لیکن مذکورہ صورت میں شبہ کی وجہ سے حد کرنا جاری نہ ہوگی اور ایک سوکوڑے تعزیر کے طور پر مارے جائیں گے اور تعزیر کی اصل حد کی مقدار حاکم وقت متعین کرے گا۔

۳۳۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُوْرًا اَنَّهٗ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلٰى حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا۔

۳۳۶۶: حضرت حبیب بن سالمؒ سے روایت ہے کہ نعمان بن بشیرؓ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا اور اُس شخص کا نام عبدالرحمٰن تھا اور لوگوں نے اسکا نام قرقور بھی رکھ لیا تھا وہ جھگڑا یہ تھا کہ وہ شخص اپنی بیوی کی باندی سے ہم بستری کر بیٹھا۔ نعمان بن بشیرؓ فرمانے لگے کہ میں اس مقدمہ کا فیصلہ اس طرح سے کرونگا کہ جس طریقہ سے نبیؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اور نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ اگر تیرے واسطے وہ باندی حلال کر دی تھی تو میں تیرے کوڑے ماروں گا ورنہ پھر میں سنگسار کرونگا آخر کار اسکے سوکوڑے مارے کیونکہ اس شخص کی بیوی نے اسکو وہ باندی حلال کر دی تھی۔ قتادہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن سالم کو تحریر کیا تھا کہ اس نے مجھ کو یہی لکھا تھا۔

۳۳۶۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ وَّقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَاَجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَارْجُمْهُ۔

۳۳۶۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی، فرمایا اگر اس کی بیوی نے اپنی باندی اس کے لئے حلال کر دی تھی تو اس کو سوکوڑے مارو اور اگر اس نے اس کے لئے باندی کو حلال نہیں کیا تھا تو اسے سنگسار کر دو۔

۳۳۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رَجُلٍ وَّطِئَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهٗ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

۳۳۶۸: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے بارے میں جس نے کہ اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا فیصلہ فرمایا کہ اگر اس شخص نے زبردستی زنا کا ارتکاب کیا ہے تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص کو اس باندی کے عوض ایک باندی خرید کر اپنی بیوی کو دینا ہوگی اور اگر وہ اس پر راضی تھی تو وہ باندی اسی کی ہوگئی ہے اور وہ شخص اپنی بیوی کو اس کے عوض ایک باندی دے گا۔

۳۳۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ

۳۳۶۹: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِّنْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَّالِهٖ.

نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنی اہلیہ کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو اس عورت کی وہ باندی آزاد ہوگی اور اس مرد کو (ضمانت میں) اس جیسی ایک باندی دینا پڑے گی۔ اس لیے کہ یہ باندی زبردستی کی وجہ سے آزاد ہوگی اور اس شخص کے مال سے اس باندی کی مالکہ (یعنی بیوی) کو یہ شخص دوسری باندی دے دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ باندی اسکی رہی کہ جس کی وہ باندی تھی اور دوسری باندی اس جیسی اس شخص کے ذمہ (بطور جرمانہ) لازم اور واجب ہوگی۔

۱۶۸۲: باب تَحْرِيْمُ الْمُتْعَةِ

باب: نکاح متعہ حرام ہونے سے متعلق

۳۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا لَا يَرٰى بِالْمُتْعَةِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّكَ تَائِهٌ اِنَّهٗ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۳۳۷۰: حضرت حسنؓ اور عبداللہؓ جو کہ دونوں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن علی کرم اللہ وجہہ کو یہ اطلاع ملی کہ ایک شخص ایسا ہے کہ جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا۔ اس پر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ گمراہ شخص ہے کیونکہ مجھ کو نبیؐ نے خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا روایت میں ہم نے حدیث بالا میں مذکورہ لفظ عنھا کا ترجمہ اس کے بجائے متعہ سے کیا ہے کیونکہ اس جگہ اس سے مراد متعہ ہے۔

۳۳۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

۳۳۷۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوْا اَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ وَالْحَسَنَ ابْنَيْ

۳۳۷۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے روز خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی ممانعت ارشاد فرمائی اور حضرت ابن مثنیٰ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین سے والے

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَاهُ اَنَّ اَبَاهُمَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ.

دن (نکاح متعہ) سے منع فرمایا اور ابن مثنی نقل فرماتے ہیں کہ مجھ کو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں اس طریقہ سے حدیث بیان فرمائی ہے۔

۳۳۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا.

۳۳۷۳: حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ نبی نے جس وقت (نکاح) متعہ کی اجازت عطا فرمائی تو میں اور ایک دوسرا شخص قبیلہ بنی عامر کی ایک خاتون کے پاس پہنچے اور ہم نے اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا وہ کہنے لگی کہ تم مجھ کو کیا بخشو گے؟ میں نے جواب دیا کہ میں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ لیکن میرے ساتھی کے پاس جس قسم کی چادر تھی وہ میری چادر سے عمدہ اور اعلیٰ تھی لیکن میں اس شخص (یعنی ساتھی) سے زیادہ جوان (اور خوبصورت) تھا۔ جب وہ خاتون میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف مائل ہوتی۔ لیکن جب وہ مجھ پر نگاہ ڈالتی تو میں اس کو زیادہ پرکشش لگتا' بہرحال وہ خاتون مجھ سے کہنے لگی کہ ''تم میرے پاس آ جاؤ'' مجھ کو تم اور تمہاری چادر کافی ہے (اشارہ ہے نکاح متعہ کی رضامندی کی طرف) پھر اس کو میں نے تین دن اپنے پاس رکھا۔ پھر نبی نے ارشاد فرمایا ''جس کسی کے پاس متعہ والی خواتین ہیں وہ لوگ' ان خواتین کو گھر سے نکال دیں۔ (اس لیے کہ اب متعہ حرام ہوگیا)۔

خلاصۃ الباب ☆ متعہ کی کسی صورت بھی اجازت نہیں' جو لوگ اس کے اثبات کے لئے لایعنی قسم کی دلیلیں پیش کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس واہیات فعل پر لگا کر حرام کاری کی دعوت دے کر غضب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔ ویسے بھی اس میں جتنی خرافات ہیں اگر ان کا اندازہ کیا جائے تو یقین جانئے ایک معمولی سی سوجھ بوجھ والا شخص بھی اس فعل قبیح کی لعنتوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ (جامی)

۱۶۸۳: باب اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

باب: نکاح کی شہرت آواز اور ڈھول بجانے سے متعلق

۳۳۷۴: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۳۷۴: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حلال نکاح اور

فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ.

حرام کی تمیز آواز اور ڈھول سے ہوتی ہے۔''

۳۳۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فَصْلَ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ.

۳۳۷۵: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا: (نکاح) حلال اور حرام کے درمیان فرق اعلان کرنے کا ہے۔

۱۶۸۴: باب كَيْفَ يُدْعٰى لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ

باب: دولہا کو (نکاح کے موقع پر) کیا دُعا دی جائے؟

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ جُشَمٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنِ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ.

۳۳۷۶: حضرت حسینؓ سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنو جُشم کی کسی خاتون سے نکاح کیا پس لوگوں نے ان کو دُعا دی اور یہ جملہ بالرفاء والبنین کہہ کر دُعا دی (اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہاری اولاد میں اللہ عزوجل اتحاد و اتفاق قائم فرمائے اور تم کو صاحب اولاد کرے) اور وہ خاتون قبیلہ بنی جُشم کی تھی۔ یہ سن کر عقیل کہنے لگے کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا تم اس طریقہ سے کہو اور رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا تھا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَ بَارَكَ لَكُمْ یعنی اللہ عزوجل تمہاری ہر شے میں برکت اور خیر عطا فرمائے اور تم کو صاحب برکت بنا دے۔

۱۶۸۵: باب دُعَاءُ مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيْجِ

باب: جو شخص نکاح کے وقت موجود نہ ہو تو اس کو اس کی دُعا دینے سے متعلق

۳۳۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۷۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے عبدالرحمٰنؓ کے کپڑے پر ایک نشان دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کر لیا ہے اور اس کا مہر ایک سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر مقرر کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے دُعا دی اور فرمایا کہ اس نکاح میں اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے اور تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۸۶: باب الرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ

باب: شادی میں زرد رنگ لگانے کی اجازت سے

التَّزْوِيجِ

متعلق

۳۳۷۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَالَ وَمَا اَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

۳۳۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے اوپر زعفران کے رنگ کا اثر تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا مہر مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہو۔

۳۳۷۹: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى كَاَنَّهٗ يَعْنِیْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

۳۳۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا اثر دیکھا۔ یعنی یہ قول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر فرمایا: اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ شادی کرنے کا نشان ہے۔ میں نے قبیلہ انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہو۔

۱۶۸۷: باب تَحِلَّةُ الْخَلْوَةِ

باب: سہاگ رات میں اہلیہ کو تحفہ دینا

۳۳۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بِیْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَاعِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِیْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ.

۳۳۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میری دلہن کو میرے پاس بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو کچھ ہدیہ دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حطمی زرہ کہاں ہے؟ (حطمیہ بن حارث نامی شخص کی جانب لفظ حطمیہ منسوب ہے اور وہ عرب میں زرہ بنایا کرتا تھا) بہرحال میں نے عرض کیا کہ وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ دلہن کو دے دو۔

۳۳۸۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۳۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَاعِنْدِىْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ.

نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہاری زرہ حطمیہ کس جگہ چلی گئی؟

۱۶۸۸: باب الْبِنَاءُ فِىْ شَوَّالٍ

باب: ماہِ شوال میں (دُلہن کو سہاگ رات کے لیے) دولہا کے پاس بھیجنا

۳۳۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ شَوَّالٍ وَ اُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِىْ شَوَّالٍ فَاَىُّ نِسَائِهٖ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّىْ.

۳۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے شوال کے مہینہ میں نکاح فرمایا اور میں ان کے پاس اسی ماہ شوال میں آئی پھر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کون سی اہلیہ محترمہ مجھ سے زیادہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے تم میں سے خوش اور محفوظ تھی۔

۱۶۸۹: باب الْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

باب: نو سالہ لڑکی کو شوہر کے مکان پر رخصت کرنے سے متعلق

۳۳۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ عَلَىَّ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَكُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ.

۳۳۸۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریمؐ نے نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور آپؐ میرے نزدیک اس وقت آئے جبکہ میں نو سال کی تھی اور میں لڑکیوں میں کھیلا کرتی تھی (یعنی نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی)۔

۳۳۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهِىَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِىَ بِنْتُ تِسْعٍ.

۳۳۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال کی تھی۔

۱۶۹۰ : باب الْبِنَاءُ فِى السَّفَرِ

باب: حالت سفر میں دلہن کے پاس (سہاگ رات کیلئے) جانے سے متعلق

۳۳۸۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

۳۳۸۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے جہاد کے لیے خیبر روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو ہم لوگوں نے اندھیرے ہی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَ هَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ مَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَااَبَاحَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا اِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ عَرُوْسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهٖ قَالَ وَ بَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالْاَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوْا حَيْسَةً فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ

میں خیبر کے نزدیک نماز فجر ادا کی پھر سوار ہوئے۔ رسول کریمؐ اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ان لوگوں کے ساتھ سوار ہوا اور ان کی سواری پر بیٹھا جس وقت رسول کریمؐ خیبر کی گلیوں میں پہنچے تو آپؐ نے پہلے اللہ اکبر کہا اور پھر فرمایا: خیبر برباد ہو گیا۔ جن لوگوں کے مکانات اور صفوں کے درمیان ہم لوگ اتریں (حملہ آور) ہوں گے اور ان لوگوں پر برا دن چڑھے گا۔ آپؐ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم لوگ اپنے اپنے کام کیلئے نکل رہے تھے (حدیث کے راوی عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو) کہنے لگے کہ یہ تو محمدؐ ہیں۔ (جبکہ ہم لوگوں کے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ وہ اس طریقہ سے کہنے لگے کہ محمدؐ اور انکا لشکر پہنچ گیا) انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں نے زبردستی خیبر فتح کیا اس کے بعد قیدیوں کو جمع کیا گیا تو اس دوران خیبر زبردستی حاصل کیا گیا پھر قیدی لوگ ایک جگہ جمع کیے گئے تو اس دوران دحیہ کلبیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان میں سے ایک باندی مجھ کو عنایت فرما دیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور تم اس کو لے لو۔ انہوں نے صفیہؓ بنت حی کو لے لیا۔ اس بات پر ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے دحیہ کو قبیلہ بنو قریظہ اور قبیلہ بنو نضیر کی سردار صفیہ کو دے دیا ہے وہ تو آپؐ کی ذات گرامی کے علاوہ کسی کیلئے درست نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس سے اس خاتون کو بلا لو۔ چنانچہ وہ ان کو لے کر حاضر ہوئے اور نبیؐ نے انکی جانب دیکھا تو فرمایا کہ تم کوئی دوسری باندی لے لو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبیؐ نے ان کو آزاد فرما کر انکے ساتھ نکاح فرما لیا۔ ثابتؓ نے انسؓ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو حمزہ! نبیؐ نے ان کو بطور مہر کیا چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر فرما کر ان سے نکاح فرما لیا پھر راستہ ہی میں ام سلیمؓ نے ان کو نبیؐ کیلئے تیار کیا اور رات کو نبیؐ کے پاس لے گئیں پھر نبیؐ صبح تک انکے پاس رہے اور فرمایا کہ جس کسی کے پاس

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کچھ ہو وہ لے کر آ جائے۔ پھر دستر خوان بچھایا گیا اور کوئی شخص پنیر لے کر حاضر ہوا تو کوئی شخص کھجور لے کر حاضر ہوا اور کوئی شخص گھی لے کر حاضر ہوا پھر ان سب کو ملا دیا گیا اور یہی نبی کا ولیمہ تھا۔

۳۳۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ ابْنِ اَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

۳۳۸۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حی سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر خیبر کے دوران راستہ میں تین روز ٹھہرے اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد وہ پردہ نشین خواتین میں شامل کی گئیں۔

۳۳۸۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِىْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ وَاَلْقٰى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَلَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

۳۳۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور آپؐ رات میں صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی کے پاس رہے اور میں نے مسلمانوں کو نبیؐ کی دعوت ولیمہ کے لئے بلایا تھا پھر آپؐ نے دستر خوان بچھانے کا حکم فرمایا اس وقت وہاں پر روٹی اور گوشت موجود نہ تھا پھر اس چمڑے کے دستر خوان پر کھجوریں اور پنیر اور گھی وغیرہ آنے لگ گئے۔ پس اس طرح آپؐ کا ولیمہ ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے کھجوریں لا کر ڈال دیں اور کسی شخص نے پنیر اور کسی نے گھی اور کسی شخص نے مالیدہ بنا کر پیش کیا۔ سب نے مل کر وہ کھانا کھا لیا پھر لوگوں نے یہ بات کہنا شروع کر دیا کہ صفیہ بھی ایک شادی شدہ خاتون ہو گئیں اور ازواج مطہراتؓ اور جیسی اور دوسری شادی شدہ خواتین ہیں اس طریقہ سے صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور وہ سب لوگوں کی ماں بن گئیں یا ابھی وہ باندی ہی ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ اگر وہ باپردہ ہو گئیں تو یہ سمجھو کہ وہ مؤمنین کی ماں ہیں یعنی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن کی طرح وہ بھی آپؐ کی زوجہ مطہرہ بن گئیں۔ جس وقت وہاں سے کوچ ہوا یعنی اس جگہ سے روانگی ہوئی تو کجاوے پر بستر ہ بچھایا گیا' پیچھے کی جانب اور آنحضرتؐ پر پردہ لگایا گیا یعنی آپؐ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا۔

۱۶۹۱: باب اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

باب: شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے؟

۳۳۸۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ

۳۳۸۸: حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں ایک شادی

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ.

میں کہ جس جگہ قرظہ بن کعبؓ اور ابومسعود انصاریؓ بھی موجود تھے اتفاق سے اس جگہ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ تم دونوں، رسول کریمؐ کے صحابی ہو اور تم دونوں بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں حضرات فرمانے لگے تمہارا دل چاہے تو تم ہمارے ساتھ سن لو ورنہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہمارے واسطے شادی کے موقعہ پر کھیلنے کی گنجائش دی گئی ہے کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں جائز کھیل وتفریح کی اجازت ہے۔

۱۶۹۲: باب جِهَازِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ

باب: اپنی لڑکی کو جہیز دینے سے متعلق

۳۳۸۹: اَخْبَرَنَا نَصِيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِیْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ.

۳۳۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک کالے رنگ کی چادر اور ایک مشک اور ایک تکیہ دیا۔ اس تکیہ میں اذخر (عرب میں پیدا ہونے والی) ایک قسم کی گھاس کا بھراؤ تھا۔

۱۶۹۳: باب الْفُرُشُ

باب: بستروں کے بارے میں

۳۳۹۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ يَقُوْلُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاَهْلِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

۳۳۹۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بستر مرد کے لئے اور دوسرا بستر اُس کی اہلیہ کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے۔

۱۶۹۴: باب الْاَنْمَاطُ

باب: حاشیہ اور چادر رکھنے سے متعلق

۳۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ.

۳۳۹۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے نانہال بھی بنا لی ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے پاس نانہال کہاں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اب ہونگی یعنی وہ زمانہ نزدیک ہے کہ جب مسلمان دولت مند ہونگے اور تمام آرام کی چیزیں ان کو حاصل ہونگی۔

۱۲۹۵: باب اَلْهَدِيَّةَ لِمَنْ عَرَّسَ

باب: دولہا کو ہدیہ اور تحفہ دینا

۳۳۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ وَصَنَعَتْ اُمِّىْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّىْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَكَ اِنَّ هٰذَالَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُهٗ قُلْتُ لِاَنَسٍ عِدَّةُ كَمْ كَانُوْا قَالَ يَعْنِىْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِىْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِىْ حِيْنَ رَفَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ وَضَعْتُ.

۳۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نکاح فرمایا اور آپؐ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ صاحبہ اُمّ سلیمؓ نے حیس تیار کیا پھر اس کو میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ نے آپؐ کو سلام فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپؐ کیلئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو رکھ دو اور تم فلاں فلاں شخص کو بلا کر لے آؤ۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ حضرات کا نام لیا۔ پھر میں بلا کر لایا کہ جس کا نام لیا تھا اور جو شخص مجھے ملا تو انسؓ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کس قدر آدمی ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو آدمی۔ پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دس دس آدمی گھیرا بنا کر بیٹھ جاؤ اور ہر شخص صرف اپنے سامنے سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے پھر انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ دوبارہ آئے اور وہ لوگ بھی کھا گئے۔ اسی طریقہ سے ایک گروہ آتا تھا اور ایک چلا جاتا تھا۔ جب تمام کے تمام لوگ کھا چکے تو آپؐ نے فرمایا: اے انس! تم اٹھاؤ یعنی وہ کھانا جو کہ لا کر رکھا گیا تھا۔ وہ کھانا اٹھا لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ علم نہ ہو سکا کہ وہ کھانا' اٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھنے کے وقت۔

۳۳۹۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فَاٰخٰى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ اِنَّ لِىْ مَالًا فَهُوَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِىْ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ فَاَنَا اُطَلِّقُهَا فَاِذَا حَلَّتْ

۳۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان باہمی محبت قائم فرما دی تو حضرت سعد بن ربیع کا بھائی' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بنا لیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میرے پاس مال موجود ہے میں اس کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو تم لے لو اور ایک حصہ میں رکھوں گا اور میرے پاس دو عورتیں ہیں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اُس کو طلاق دیتا ہوں جس وقت عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا۔ عبدالرحمٰنؓ نے بیان کیا کہ اللہ تمہاری بیویوں اور مال دولت میں

فَتَزَوَّجَهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ اَيْ عَلَى السُّوْقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَاَقِطٍ قَدْ اَفْضَلَهٗ قَالَ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

برکت عطا فرمائے تم مجھ کو بازار دکھلاؤ۔ پھر وہ بازار چلے گئے اور وہ واپس نہیں آئے یہاں تک کہ وہ گھی اور نفع حاصل کر کے لائے۔ عبدالرحمنؓ نے کہا کہ نبیؐ نے مجھ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ یہ زردی کا نشان کس قسم کا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ہو۔

باہمی محبت کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ جو کہ مکہ مکرمہ سے سامان اور مکان وغیرہ چھوڑ کر آئے تھے ان میں سے ایک ایک آدمی ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا گیا اور سب کے دل جوڑ دیئے گئے۔

۱۲۹۶: باب حُبّ النِّسَاءِ

باب: عورتوں سے محبت کرنا

۳۳۹۴: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْقُوْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُوالْمُنْذِرِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.

۳۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.

۳۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ.

۳۳۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد کوئی شے زیادہ پسندیدہ نہیں تھی گھوڑوں سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھ کو خواتین اور خوشبو سے محبت ہے لیکن میری یہ محبت میری کسی عبادت میں رخنہ نہیں ڈالتی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور اصلی محبت تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کیلئے ہے۔

۱۶۹۷: باب مَيْلُ الرَّجُلِ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ

باب: مرد کا اپنی ازواج میں سے کسی ایک زوجہ کی طرف قدرے مائل ہونا

۳۳۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ امْرَاَتَانِ يَمِيْلُ لِاِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ.

۳۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف زیادہ مائل ہے تو وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے بدن کا ایک حصہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہوگا۔

۳۳۹۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ ثُمَّ يَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اَرْسَلَهٗ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۳۳۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں کوئی بھی چیز تقسیم کرتے ہوئے برابری کا خیال رکھتے اور پھر فرماتے: ''اے اللہ! میرا کام تو اُتنا ہی ہے جتنا مجھے اختیار ہے۔ اے اللہ! تو بھی مجھ سے اُس چیز پر باز پرس مت کرنا جس کی مجھ میں قدرت نہیں۔'' حماد بن زید نے یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

۳۳۹۹: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ. اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيْ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَنْ اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰى

۳۳۹۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی ازواجؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو کہ آپؐ کی صاحبزادی تھیں ۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ فاطمہؓ نے عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپؐ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندر آنے کی اجازت عطا فرما دی تو فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے مجھ کو (آج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ آپؐ ابوقحافہؓ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) عائشہؓ کے سلسلے میں انصاف فرمائیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خاموش تھی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ جس کو میں چاہتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تو پھر تم اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تو تم پھر اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر فاطمہؓ کھڑی ہو

اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَالَّذِيْ قَالَ لَهَا فَقُلْنَا لَهَا مَا نَرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَامْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِيْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَتَقَرَّبُ بِهٖ مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ كَانَتْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَرَفَعَتْ بِيْ فَاسْتَطَالَتْ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْقُبُ طَرْفَهٗ هَلْ اَذِنَ لِيْ فِيْهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتّٰى اَثْخَنْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

گئیں اور دوسری ازواجِ کے پاس جا کر ان کو بتلایا کہ انہوں نے کیا کہا اور رسول کریمؐ نے کیا جواب ارشاد فرمایا۔ اس پر ازواجِ مطہراتؓ کہنے لگیں کہ تم سے کام نہیں ہو سکا پھر جاؤ اور تم رسول کریمؐ سے عرض کرو کہ آپ ﷺ کی بیویاں ابوقحافہ کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں۔ فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ نہیں' خدا کی قسم میں کبھی ان کے بارے میں رسول کریمؐ سے گفتگو نہیں کروں گی۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر ازواجِ مطہراتؓ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا جو کہ ازواجِ مطہراتؓ میں سے رسول کریمؐ کے نزدیک درجہ اور مقام میں مجھ سے مقابلہ کرتی تھیں۔ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ دین کے راستہ پر چلنے والی' خدارسیدہ' صلہ رحمی کرنے والی' سچی بات کہنے والی' زیادہ صدقہ دینے والی اور اپنے نفس کو کام میں ذلیل کرنے والی خاتون کبھی نہیں دیکھی اور اس کام کی بھی ضرورت ان کو صدقہ و خیرات کے لئے پڑتی تھی صرف ان میں ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ وہ زیادہ غصہ والی اور تیز مزاج خاتون تھیں۔ لیکن ان کا غصہ جلد ہی ختم ہو جاتا تھا بہرحال وہ حاضر ہوئیں اور رسول کریمؐ سے انہوں نے اجازت مانگی اس وقت بھی رسول کریمؐ عائشہؓ کی چادر میں ان کے ساتھ اس حالت میں تھے کہ جس حالت میں حضرت فاطمہؓ حاضر ہوئیں تھیں اور رسول کریمؐ نے اجازت عطا فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کی ازواج نے مجھ کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے ان کی قلبی تمنا ہے کہ ابوقحافہ کی لڑکی کے بارے میں آپؐ ان کے ساتھ انصاف فرمائیں پھر انہوں نے مجھ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور کافی برا بھلا کہا۔ میں رسول کریمؐ کی جانب دیکھ رہی تھی کہ آپؐ کو جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ اس وقت زینبؓ اس حال میں تھیں کہ میں سمجھ گئی کہ نبیؐ کو میرا جواب دینا ناگوار نہیں گذرے گا۔ چنانچہ جس وقت میں بولنا شروع ہوئی تو ان کو گفتگو کرنے کا موقع ہی نہیں عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ ان پر غالب ہو گئی۔ اس پر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: آخر یہ بھی ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خاص فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے اوصاف حمیدہ سے متعلق جو یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کام میں نفس کو ذلیل کرنے والی تھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھال کو دباغت دینے کے بعد اس سے جوتے تیار کر کے فروخت کر کے آمدن کرتی تھیں اور اس آمدنی کو صدقہ فرما دیتی تھیں۔ یعنی دین کے جذبہ کی وجہ سے وہ معمولی سے معمولی کام کرتی تھیں۔

۱۶۹۱۸: باب حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

باب: ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

۳۴۰۰: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ ﷺ زَيْنَبَ فَاسْتَاْذَنَتْ فَاَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۳۴۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۴۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ الثِّقَةُ الْمَامُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعْنَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا اِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِیْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ لَهُ اِنَّ نِسَاءَكَ اَرْسَلْنَنِیْ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَحِبِّيْهَا قَالَتْ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ مَاقَالَ فَقُلْنَ لَهَا اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِیْ شَيْئًا فَارْجِعِیْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِیَ الَّتِیْ كَانَتْ

۳۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ایک دن ایک جگہ جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور یہ کہلوایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن انصاف چاہتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں) چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے اور وہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان انصاف چاہتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

تُسَامِيْنِىْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَزْوَاجُكَ اَرْسَلْنَنِىْ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِى ابْنَةِ اَبِىْ قُحَافَةَ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَىَّ تَشْتِمُنِىْ فَجَعَلْتُ اُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ طَرْفَهٗ هَلْ يَاْذَنُ لِىْ مِنْ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِىْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَايَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ اَرَامْرَاَةً خَيْرًا وَّلَا اَكْثَرَ صَدَقَةً وَّلَا اَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِىْ كُلِّ شَىْءٍ يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ زَيْنَبَ مَاعَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُوْشِكُ مِنْهَا الْفَيْاَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِىْ قَبْلَهٗ.

مطہرات رضی اللہ عنہن سے عرض کیا جو کچھ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اور وہ عرض کرنے لگ گئیں کہ تم نے تو کوئی کام انجام نہیں دیا۔ تم اب پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو جاؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں خدا کی قسم میں اب نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں (وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف کس طرح کر سکتی تھیں) اس کے بعد تمام کی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا وہ بیوی تھیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں میرے برابر کی خاتون تھیں (یعنی عزت احترام خاندان وجاہت اور حسن جمال میں) پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھیجا ہے اور وہ انصاف کا مطالبہ کر رہی ہیں (یعنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان وہ انصاف چاہ رہی ہیں) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان پھر میری جانب چہرہ متوجہ فرمایا اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگ گئیں اور میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کی جانب دیکھتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت عنایت فرماتے ہیں ان کے جواب دینے کی اور وہ مجھ کو برا کہتی رہیں یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا' برا محسوس نہیں ہوگا۔ اس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور میں نے کچھ دیر میں ان کو خاموش کروا دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے (آج تک) کوئی خاتون نیکی' صدقہ وخیرات اور اپنے نفس پر محنت ومشقت اٹھانے میں اجر وثواب کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ (باصلاحیت خاتون) نہیں دیکھی اور ان کے مزاج میں صرف معمولی قسم کی تیزی تھی لیکن وہ تیزی جلدی ہی ختم اور زائل ہو جاتی تھی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت خطاء ہے اور دراصل صحیح روایت وہی ہے جو کہ سابق میں گذر چکی ہے۔

۳۴۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۴۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

ثرید کیا ہے؟

یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کہ روٹی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے اور عرب ممالک میں اس کھانے کا آج بھی دستور ہے اور یہ مرغوب غذا ہے۔

۳۴۰۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَانَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۳۴۰۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

۳۴۰۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّنْعَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِیْ الْوَحْیُ فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْکُنَّ اِلاَّ هِیَ۔

۳۴۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا ' تم مجھ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ دو خدا کی قسم مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر یا لحاف میں ہوتا ہوں۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے سب سے بڑی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی بہ نسبت' سب سے زیادہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہونے کی حالت میں نازل ہوئی۔ حدیث مذکورہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۳۴۰۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ رُمَیْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلَّمْنَهَا اَنْ تُکَلِّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهٗ اِنَّا نُحِبُّ الْخَیْرَ کَمَا تُحِبُّ عَائِشَةَ فَکَلَّمَتْهُ فَلَمْ یُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَیْهَا کَلَّمَتْهُ اَیْضًا فَلَمْ یُجِبْهَا وَقُلْنَ مَارَدَّ عَلَیْكِ قَالَتْ لَمْ یُجِبْنِیْ قُلْنَ لَا تَدَعِیْهِ حَتّٰی یَرُدَّ عَلَیْكِ اَوْ نَنْظُرِیْنَ مَا یَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَیْهَا کَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ

۳۴۰۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ان سے عرض کیا کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں لوگوں کی یہ حالت تھی کہ لوگ خدمت نبوی میں حصے اور ہدایا بھیجا کرتے تھے اور جس دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی (تو لوگ اور زیادہ ہدایہ بھیجتے تھے) اور لوگ کہتے تھے کہ ہم لوگ بھلائی کے طلبگار ہیں جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت فرماتے (ویسی ہی ہم آپ سے بھلائی چاہتے ہیں)۔ ایک روز حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی میں حضرت عائشہ

لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ اِلاَّ فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَبْدَةَ.

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق عرض کیا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے میں غور کریں) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس وقت حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن جس وقت ان کی باری آئی (یعنی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی) تو انہوں نے دوسری مرتبہ اس سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ان سے دریافت کرنے لگیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمارے مسئلہ کا) کیا جواب ارشاد فرمایا؟ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ حضرات ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن (ہی خود) پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگیں کہ تم اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب لینا چنانچہ جب ان کا نمبر آیا تو پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تم مجھ کو (حضرت) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ پہنچاؤ (یعنی تمہارے بار بار سوال کرنے سے مجھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے) میرے اوپر وحی نہیں نازل ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں ہوتا ہوں۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دونوں روایات' راوی عبدہ کی روایت سے صحیح ہیں۔

۳۴۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نمبر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حصے بھیجا کرتے تھے اور اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ خوش ہو جائیں کیونکہ آپ عائشہ سے زیادہ محبت فرماتے تھے اسی وجہ سے لوگ نبی کے پاس عائشہ کی باری والے دن' ان کو حصہ اور ہدیہ زیادہ بھیجا کرتے تھے۔

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ حَاتِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَاَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ.

۳۴۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ میں اٹھی اور دروازہ کی آڑ میں ہوگئی۔ جس وقت وحی آنا بند ہوگئی تو مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں۔

۳۴۰۸: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَالَا نَرٰى.

۳۴۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں جو کہ ہم نہیں دیکھتے۔

۳۴۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ

۳۴۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِيْ قَبْلَهٗ خَطَاٌ.

ﷺ نے ان سے بیان فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ حضرت جبرئیل ہیں جو کہ تم کو سلام فرمار ہے ہیں۔ اس کی ہی طرح اوپر بھی روایت گذر چکی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت خطا ہے۔

۱۶۹۹: بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: رشک اور حسد

۳۴۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ اُخْرٰى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدَاهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ كُلُوْا فَاَكَلُوْا فَاَمْسَكَ حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا.

۳۴۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم اپنی ایک اہلیہ محترمہ کے پاس تھے تو دوسری اہلیہ محترمہ نے آپ کی خدمت میں کھانے کا پیالہ بھیجا۔ ان اہلیہ نے (حسد کی وجہ سے) آپ کے مبارک ہاتھ پر ہاتھ مارا اور آخر کار وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریم نے پیالہ کے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور اس میں آپ کھانا جمع فرمانے لگے اور فرمایا کہ تمہاری ماں کو جلن پیدا ہوگئی یعنی وہ حسد میں مبتلا ہو گئیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے دل میں سوکن کے کھانا بھیجنے کی وجہ سے حسد پیدا ہو گیا۔ تو تم کھانا کھالو پھر سب کے سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور آپ ﷺ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کوئی سی اہلیہ محترمہ پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے وہ پیالہ کھانا لانے والے شخص کو لا کر دے دیا اور وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اس بیوی کے گھر میں ہی چھوڑ دیا کہ جنہوں نے پیالہ توڑ دیا تھا۔

۳۴۱۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا يَعْنِيْ اَتَتْ بِطَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ كُلُوْا غَارَتْ اُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

۳۴۱۱: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک روز ایک پیالہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی مبارک چادر لے کر حاضر ہوئیں۔ ایک پتھر لیے ہوئے اور انہوں نے وہ پیالہ لے کر توڑ ڈالا اور انہوں نے اسی پتھر سے پیالہ توڑا۔ رسول کریم ﷺ نے وہ دونوں ٹکڑے لے کر ملا دیئے اور فرمانے لگے کہ تم کھانا کھالو تمہاری والدہ صاحبہ کے دِل میں جلن پیدا ہوگئی۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے پھر رسول کریم ﷺ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا صحیح و سالم پیالہ لے کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ ام المومنین

وَاَعْطٰی صَحْفَةَ اُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

۳۴۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُلَيْتٍ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَاءً فِيْهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ اَنْ كَسَرْتُهُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ اِنَاءٌ كَاِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ.

۳۴۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کوئی خاتون صفیہؓ جیسی نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبیؐ کو برتن میں کھانا بھر کر بھیجا۔ مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا جا سکا۔ میں نے (غصہ میں آ کر) وہ برتن توڑ ڈالا۔ پھر میں نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کسی برتن کا بدلہ دوسرا برتن ہے (مطلب یہ ہے کہ تم نے جس طرح کا برتن توڑا ہے اسی طرح کا برتن تم کو دینا ہو گا اور کھانے کا برتن اس قسم کا کھانا دینا ہے)۔

۳۴۱۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ [التحریم: ١] ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ﴾ [التحریم: ٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا﴾ [التحریم: ٣] لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ زینب بنت جحشؓ کے پاس رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ میں نے ایک مرتبہ صفیہؓ سے مشورہ کیا کہ ہمارے میں سے جس کسی کے پاس رسول کریمؐ تشریف لائیں تو اس طرح سے کہے یا رسول اللہ! آپؐ کے منہ مبارک سے مغافیر کی بدبو محسوس ہو رہی ہے (یہ عرب میں پیدا ہونے والا لہسن کی طرح کا ایک پھل ہے جس سے کہ بو محسوس ہوتی ہے) ہم کو ایسا لگ رہا ہے کہ آپؐ نے (مذکورہ پھل) مغافیر کھا رکھا ہے۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ دونوں میں سے کسی کے پاس۔ اس نے یہی کہا۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے شہد پی لیا ہے زینب بنت جحشؓ کے پاس اور کبھی نہیں پیوں گا۔ اس لیے کہ آپؐ کو بو سے بڑی نفرت ہے۔ اسی وقت آیت: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ نازل ہوئی یعنی اے نبی تم ان چیزوں کو کس وجہ سے حرام کر رہے ہو جن کو اللہ عزوجل نے حلال کیا ہے تمہارے واسطے (یعنی شہد کو) اور آیت کریمہ: اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ (یعنی اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو یعنی عائشہؓ و حفصہؓ) اور آیت کریمہ: وَاِذَا سَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ جب پوشیدہ طریقہ سے نبیؐ نے اپنی کسی اہلیہ محترمہ سے ایک بات فرمائی (یعنی یہ بات کہ میں نے آج شہد پی لیا ہے)۔

خواتین کی فطرت:

واضح رہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے جل کر یہ تدبیر اختیار فرمائی

کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر ایک اہلیہ محترمہ نے یہ فرمانا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منہ سے تو کسی بدبودار شے کی بدبو محسوس ہو رہی ہے حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تو شہد نوش فرمایا تھا اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ عورت کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی سوکن سے کچھ نہ کچھ دِل میں فرق رکھتی ہے اس فطرت انسانی کی وجہ سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں بھی اس طرح کا رجحان ہوتا تھا کہ ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صرف میرے ہی ساتھ رات میں قیام فرمائیں۔

۳۴۱۴: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِیٌّ هُوَ لَقَبُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهٖ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى حَرَّمَهَا عَلٰى نَفْسِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

۳۴۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک باندی تھی کہ جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم بستری فرماتے تھے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے لگی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس باندی کو اپنے اوپر حرام فرما لیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ......۔

۳۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْخَلْتُ يَدِیْ فِیْ شَعْرِهٖ فَقَالَ قَدْ جَاءَ كِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ اَمَالَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ.

۳۴۱۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تلاش کیا تو (اتفاق سے) میرا ہاتھ آپؐ کے بالوں میں پڑ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا شیطان آ گیا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا: کیا آپؐ کے لئے شیطان نہیں ہے؟ فرمایا کس وجہ سے نہیں۔ میرے واسطے بھی شیطان ہے لیکن اللہ عزوجل نے اس پر میری مدد فرمادی ہے اس وجہ سے وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے۔

۳۴۱۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ وَّ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اِنَّكَ لَفِیْ شَاْنٍ وَ اِنِّیْ لَفِیْ شَاْنٍ اٰخَرَ.

۳۴۱۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات' میں نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہیں دیکھا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آج کی رات آپؐ کسی دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو کافی تلاش کیا تو آپؐ حالت رکوع میں تھے یا سجدہ میں اور فرما رہے تھے: ''تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں'' میں نے عرض کیا: میرے والدین آپؐ پر قربان ہو جائیں آپؐ دوسرے کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے خیال میں ہوں۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو تو رشک ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کسی وجہ سے دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف

لے گئے ہیں اور آپؐ اللہ عز وجل کی عبادت میں مشغول ہیں۔)

۳۴۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْسَاجِدٌ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اِنَّكَ لَفِیْ شَاْنٍ وَاِنِّیْ لَفِیْ اٰخَرَ.

۳۴۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو نہیں پایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ (آج کی رات) آپ ﷺ کسی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے تلاش کیا پھر میں واپس ہوئی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اے میرے پروردگار تو پاک ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ ایک کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے کام میں مشغول ہوں۔

۳۴۱۸: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَیْسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّیْ قُلْنَا بَلٰی قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَیْلَتِی انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهٗ وَبَسَطَ اِزَارَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ وَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَنَّ اَنِّیْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَیْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَیْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا وَخَرَجَ وَاَجَافَهٗ رُوَیْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَاْسِیْ فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ وَانْطَلَقْتُ فِیْ اِثْرِهٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ وَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهٗ فَدَخَلْتُ وَلَیْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ یَا عَائِشُ رَابِیَةً قَالَ سُلَیْمَانُ حَسِبْتُهٗ قَالَ حَشْیَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّیْ اَوْلَیُخْبِرَنِّی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ

۳۴۱۸: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں آپ رسول کریم ﷺ کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپ ﷺ نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپ ﷺ اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ ﷺ تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی' آپ ﷺ جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عز وجل مطلع فرما

فَلَهَدَنِیْ لَهْدَةً فِیْ صَدْرِیْ اَوْجَعَتْنِیْ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَایَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ وَلَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ عَلَیْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفٰی مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ وَاَخْفَیْتُهٗ مِنْكِ وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْرَ قَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَاَسْتَغْفِرَلَهُمْ خَالَفَهٗ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ.

دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور وہ تمہارے پاس نہ تشریف لا سکے کیونکہ تم اس وقت برہنہ تھیں پھر آہستہ سے انہوں نے مجھ کو آواز دی چنانچہ میں پھر گیا اور میں تم سے پوشیدہ طریقہ سے گیا اس لیے کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ تم کو نیند آ گئی ہے اور مجھ کو تم کو بیدار کرنا ناگوار اور برا محسوس ہوا۔ مجھ کو خوف ہوا کہ تم کو وحشت نہ ہو (تنہا رہنے سے) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں بقیع (قبرستان) پہنچ جاؤں اور جو لوگ وہاں پر مدفون ہیں ان کے لئے میں دعا مانگوں۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مُسْلِمِ الْمِصِّیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنِ النَّبِیِّ ﷺ قُلْنَا بَلٰی قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَیْلَتِی الَّتِیْ هُوَ عِنْدِیْ تَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهٗ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَنَّ اَنِّیْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَیْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَیْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا وَخَرَجَ وَاَجَافَهٗ رُوَیْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَاْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ فَانْطَلَقْتُ فِیْ اِثْرِهٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ

۳۴۱۹: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپؐ نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپؐ اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپؐ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپؐ کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپؐ جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپؐ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی

انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلاَّ اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيًا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّيْ اَوْلَيُخْبِرَنِّي اللّٰهُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُهُ اَمَامِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ ظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قَالَتْ مَهْمَايَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاَسْتَغْفِرَلَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی، آپ جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ پہنچے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عز وجل مطلع فرما دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر (باری) پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۳۴۲۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۳۴۲۰: ترجمہ حسب سابق ہے۔

(۲۷)

کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق سے متعلقہ احادیث

۱۷۰۰: باب وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ

باب: جووقت اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کے لیے مقرر کیا ہے

۳۴۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهٖ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

۳۴۲۱: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ اس وقت حالت حیض میں تھیں۔ عمرؓ نے نبیؐ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ فرمایا یعنی یہ بات دریافت کی کہ عبداللہؓ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں؟ آپؐ نے عمرؓ سے فرمایا کہ تم عبداللہؓ سے یہ بات بیان کرو کہ وہ اپنے قول سے رجوع کر لیں یعنی اس طلاق کو توڑ دیں اور وہ اس عورت کو اپنی بیوی بنالیں پھر اس کو پاک ہونے تک چھوڑ دیں جس وقت وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے اور پھر دوسری مرتبہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تب اگر اس کا دل چاہے تو ان سے وہ علیحدگی اختیار کر لیں۔ صحبت کرنے سے پہلے پہلے اور اگر چھوڑنے کو دل نہ چاہے تو رکھ لے اسلئے کہ اللہ عزوجل بزرگی اور عزت والے نے خواتین کو ان کی عدت کے مطابق طلاق دے دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ

۳۴۲۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دور نبوی میں اپنی اہلیہ کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھیں۔ عمر فاروقؓ نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت فرمایا۔ یعنی عبداللہؓ نے حالت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

حیض میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کی جانب رجوع کر لیں۔ پھر وہ ان کو روکے رکھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائیں۔ پھر جس وقت اس کو دوسرا حیض آ جائے اور وہ اس سے پاک ہو جائیں تو جب اگر عبداللہ کا دل چاہے تو اس کو رکھ لیں یا طلاق دے دیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی ان کے پاس نہ جائیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہی عدت ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۴۲۳: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيْقَةَ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا.

۳۴۲۳: حضرت زہری سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے یہ دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کس طرح سے واقع ہوتی ہے؟ یعنی اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کے معنی کیا ہوئے اور عدت کے دوران طلاق دینا کس طریقہ سے ہوتا ہے؟ حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں طلاق دی اور وہ خاتون اس وقت حالت حیض میں تھیں۔ پھر میرے والد حضرت عمرؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول کریمؐ سے فرمایا۔ آپؐ نے جس وقت یہ بات سنی تو ان کو غصہ آ گیا اور وہ فرمانے لگے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس واسطے رجوع کرنا مناسب ہے اور ان کو چاہیے کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں اور عورت کو پاک ہونے دینا چاہیے پھر اگر اس کو طلاق دینا بہتر معلوم ہوا تو عورت کو طلاق دینا چاہیے۔ وہ اس عورت کو پاکی کی حالت میں ہم بستری کرے بغیر طلاق دے دیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہی معنی ہیں آیت کریمہ میں: لِلْعِدَّةِ کے۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگایا یعنی میں نے جو طلاق دی تھی اس کا میں نے حساب لگایا۔ اس لیے کہ وہ طلاق اگرچہ سنتوں کے خلاف تھی اور حرام تھی لیکن طلاق واقع ہو چکی تھی۔

۳۴۲۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۳۴۲۴: حضرت عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے

وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَوَ اَبُوالزُّبَيْرِ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرٰى فِىْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا فَقَالَ لَهٗ طَلَّقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَىَّ قَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ اَوْلِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِىْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

دریافت کیا ایسے شخص سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو۔ اس پر عبداللہ بن عمرؓ فرمانے لگے میں نے دور نبوی میں بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی کہ جس وقت کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کیا اور بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دے دی ہے کہ جبکہ وہ حائضہ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرنا مناسب ہے (یعنی عبداللہ بن عمرؓ طلاق سے رجوع کر لیں) اور انہوں نے اس طلاق کو میری جانب لوٹا دیا اور بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس وقت عورت پاک ہو (یعنی حیض نہ آ رہا ہو) تو اس کو اس وقت طلاق دینا یا نہ دینا یہ تمہارا اختیار ہے اور عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد آپؐ نے آیت: يَاۤ اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے نبی! جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو تو تم ان کو طلاق دو ان کی عدت سے پہلے پہلے۔

۳۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ عِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۴۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ کی تفسیر کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا: قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی عدت سے پہلے۔

۱۰۷۱: باب طَلاَقِ السُّنَّةِ

باب: طلاق سنت

۳۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَهِىَ طَاهِرٌ فِىْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۳۴۲۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ طلاق سنت اس طریقہ سے ہے کہ انسان بغیر جماع کیے عورت کو پاکی کی حالت میں طلاق دے دے پھر جس وقت اس کو حیض آ جائے اور وہ عورت پاک ہو جائے تو اس وقت اس کو ایک دوسری طلاق دے دے پھر جس وقت اسکو حیض آ جائے اور وہ پاک ہو جائے جب اسکو اور ایک طلاق دے پھر اسکے بعد عورت ایک حیض عدت گذارے۔ اعمشؒ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۴۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ۔

۳۴۲۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں بغیر ہم بستری کے طلاق دی جائے۔

طلاقِ سنت:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں طلاق سنت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں ایک طلاق دی جائے یہ طریقہ سنت کے موافق ہے اور عورت کو تینوں طلاق یعنی طلاق مغلظہ دینا منع ہے اگرچہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ہو جاتی ہیں اور حلالہ کے بغیر عورت شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ طلاق کی تین قسم ہیں' طلاق سنت' طلاق حسن' طلاق بدعی۔ کتب فقہ میں ان کی تعریفات تفصیل سے مذکور ہیں۔

۱۷۰۲: باب مَا يَفْعَلُ اِذَا طَلَّقَ تَطْلِيْقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

باب: اگر کسی شخص نے حیض کے وقت عورت کو ایک طلاق دے دی؟

۳۴۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَاللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

۳۴۲۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق حالت حیض میں دے دی تو حضرت عمرؓ، رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اس کی جانب رجوع کریں پھر جس وقت وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور وہ غسل کر لے تو اس کو ٹھہرے رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے حیض سے فراغت حاصل کر لے اور اسے نہ ہمبستری کرے اس کو پھر طلاق دے پھر اگر چاہے اس سے صحبت کرے تو رکھ لے اس کو اور طلاق نہ دے اسلئے کہ اللہ نے جس عدت کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے یہ وہ ہی عدت ہے یعنی اس طریقہ سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے۔

۳۴۲۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ

۳۴۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی چنانچہ اس واقعہ کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لیں پھر جس وقت

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ.

وہ عورت پاک ہو جائے گی یا حاملہ ہو جائے گی تو تم اس کو اس وقت طلاق دینا۔

۱۷۰۳: باب الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

باب: غیر عدت میں طلاق دینا

۳۴۳۰: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ.

۳۴۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اس خاتون کو واپس فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ خاتون پاک ہوگئی (حیض سے) تو جب ان کو طلاق دی۔

۱۷۰۴: باب الطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يَحْتَسِبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

باب: اگر کوئی شخص' عدت کے خلاف طلاق دے (یعنی حالت حیض میں طلاق دے) تو کیا حکم ہے؟

۳۴۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۴۳۱: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ ابن عمرؓ فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمرؓ کو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں' پھر نبیؐ سے عمرؓ نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی ہے اور وہ شمار ہوگی' انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۳۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْاَلُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ

۳۴۳۲: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ ابن عمرؓ فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمرؓ کو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں' پھر نبیؐ سے عمرؓ نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار

عَدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ وَاِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی ہے اور وہ شمار ہوگی انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۱۷۰۵: باب اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوْعَةُ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق پر وعید سے متعلق

۳۴۳۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُوْدَ ابْنَ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَقْتُلُهُ.

۳۴۳۳: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی سے متعلق یہ خبر دی گئی کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی وقت میں دے ڈالی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور غصہ میں فرمانے لگے کہ کیا کتاب اللہ سے کھیل ہو رہا ہے حالانکہ میں ابھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں اس کو قتل کر ڈالوں؟

۱۷۰۶: باب اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق دینے کی اجازت

۳۴۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِّيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ

۳۴۳۴: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت عویمر عجلان نے بیان کیا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس کسی اجنبی آدمی کو دیکھے اور وہ شخص اس اجنبی شخص کو قتل کر دے تو اس قتل کرنے کے عوض کیا اس شخص کو بھی قتل کر دیں گے اگر وہ شخص ایسا نہ کرے تو پھر کیا کرے؟ یعنی اس عورت کے شوہر کے لئے کیا شرعی حکم ہے؟ تم یہ مسئلہ اے عاصم! میری جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو۔ چنانچہ پھر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ سوال ناگوار محسوس ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا خیال فرمایا (سائل کے اس سوال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معیوب خیال فرمایا) اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری محسوس کر کے گراں محسوس ہوا اس وجہ سے حضرت

فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتَ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصمؓ کو اس سوال سے افسوس ہوا اور ان کو اس سوال سے شرمندگی محسوس ہوئی اور خیال ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ یہ مسئلہ آپ ﷺ سے دریافت کیا بہرحال جس وقت عاصمؓ آنحضرتؐ کے پاس سے واپس گھر تشریف لائے تب حضرت عویمرؓ کہنے لگے کہ تم سے آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت عویمر سے حضرت عاصمؓ نے کہا کہ تم نے مجھ کو اس طرح کے سوال کرنے کا خواہ مخواہ مشورہ دیا (یعنی مجھے آپؐ سے یہ مسئلہ نہیں دریافت کرنا چاہیے تھا) اس پر حضرت عویمرؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو بغیر دریافت کیے نہیں رہوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عویمرؓ رسول کریم ﷺ کی طرف چل دیئے۔ اس وقت آپؐ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے انہوں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیکھے اور اگر یہ شخص اس کو قتل کر دے تو کیا اس کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آیا اس کے ساتھ (یعنی قاتل کے ساتھ) کس قسم کا معاملہ ہو گا؟ اس وقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تمہارے واسطے حکم الٰہی نازل ہو چکا' تم جاؤ اور اس عورت کو لے کر آؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان کیا یعنی عویمرؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اور ہم لوگ بھی آنحضرتؐ کے نزدیک اس وقت موجود تھے۔ جس وقت عویمرؓ لعان سے فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے کہ اگر اب میں اس خاتون کو مکان میں رکھوں تو میں جھوٹا اور غلط گو قرار پایا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اسی وقت تین طلاقیں دے ڈالیں اور انہوں نے آنحضرتؐ کے حکم کا انتظار بھی نہ فرمایا۔

۳۴۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أَرْسَلَ إِلَيْهَا

۳۴۳۵: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں خالد رضی اللہ عنہ کی لڑکی ہوں اور فلاں کی اہلیہ ہوں اور اس نے مجھ کو طلاق کہلوائی ہے اور میں اس کے لوگوں سے خرچہ اور رہائش کے لئے مکان مانگ رہی ہوں' وہ انکار کرتے ہیں۔ شوہر کی جانب کے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس عورت کے شوہر نے اس کو تین طلاقیں دے کر بھیجا ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا نان و نفقہ اور

بِثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ.

رہائش کے لئے جگہ اس خاتون کو ملتی ہے کہ جس خاتون سے مرد طلاق سے رجوع کرے اور تین طلاق دینے کے بعد طلاق سے رجوع نہیں ہوسکتا۔ اس وجہ سے ایسی عورت کا نان ونفقہ بھی نہ ملے گا۔

۳۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ.

۳۴۳۶: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کو مرد کی جانب سے نہ تو مکان دیا جائے نہ نفقہ۔

۳۴۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنِ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَّلَا سُكْنٰى.

۳۴۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ مخزوم کے لوگوں میں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوعمرو بن حفص نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ پھر کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نان ونفقہ دلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو اس کے لئے نفقہ ہے اور نہ رہائش کے لئے مکان ہے۔

۱۷۰۷: باب طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِالزَّوْجَةِ

باب: تین طلاق مختلف کر کے دینے کا بیان

۳۴۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرُدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ.

۳۴۳۸: حضرت ابوصہباء سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں تین طلاقیں ایک طلاق کی جانب لوٹائی جاتی تھیں۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا جی ہاں! (واقعی) لوٹائی اور رد کی جاتی تھیں (تین طلاق ایک طلاق کی جانب)۔

۱۷۰۸: باب اَلطَّلَاقُ لِلَّتِيْ تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ

باب: کوئی شخص عورت کو صحبت کرنے سے قبل

لَا يَدْخُلُ بِهَا

۳۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ.

طلاق دے

۳۴۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اسکی بیوی نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اور دوسرا شوہر اور عورت دونوں کے درمیان خلوت (صحیحہ) بھی ہوگئی لیکن مرد نے اس عورت سے صحبت نہیں کی اور اس عورت کو طلاق دیدی تو کیا ایسی عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا: وہ عورت پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں ہوگی۔ جب تک دوسرا شوہر اس عورت کی مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھ لے اور وہ عورت اس شخص کا مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

حلالہ کے لیے شرط:

مطلب یہ ہے کہ جس وقت تک حلالہ کرنے کے لیے دوسرے شخص شوہر کا عورت سے ہمبستری کرنا ضروری ہے اگر شوہر نے ہمبستری کے بغیر طلاق دے دی تو حلالہ درست نہ ہوگا اور عورت شوہر اوّل کے لیے حلال نہ ہوگی اور مذکورہ بالا حدیث شریف کی تشریح یہ ہے کہ جس وقت عبدالرحمٰن نے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سے حلالہ کے لئے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عبدالرحمٰن تم سے (یعنی حضرت رفاعہ کی بیوی سے) ہمبستری کرے اور پھر وہ طلاق دے دے (اور عدت بھی گذر جائے) تب وہ اپنے شوہر حضرت رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہیں بغیر صحبت کے پہلے شوہر سے نکاح جائز نہیں ہے اور آگے حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ ''ہدبہ'' استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ کپڑے کی جھاڑ اور نوک کے ہیں اور چادر وغیرہ کے پتے اور داس کو بھی ''ہد'' کہا جاتا ہے اس مثال کی حاصل وجہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن تو کپڑے کے کونے کی طرح ہیں یعنی ان کا عضو مخصوص بالکل ڈھیلا اور نہ ہونے کے برابر ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں۔

۳۴۴۰: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَكَحْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا

۳۴۴۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکاح کیا ہے اور ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے پاس کپڑے کے جھاڑ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانا چاہتی ہو' تمہاری یہ بات نہیں چلے گی جس وقت تک حضرت عبدالرحمٰن

حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ وَتَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ.

تمہارا اور تم عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لو۔

۱۷۰۹: باب طَلَاقُ الْبَتَّةِ

باب: طلاقِ قطعی سے متعلق

۳۴۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ فَطَلَّقَنِی الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِیْرِ وَاَنَّهٗ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَهٗ فَقَالَ یَا اَبَابَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ هٰذِهٖ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ وَ یَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ.

۳۴۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول کریمؐ کے پاس موجود تھی وہ عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! میں حضرت رفاعہ قرظی کی اہلیہ ہوں وہ مجھ کو طلاق دے چکا ہے ایسی طلاق جو کہ عورت کو شوہر سے بالکل علیحدہ اور لاتعلق کر دیتی ہے یعنی تین طلاق۔ اس کو چھوڑ کر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا تھا۔ خدا کی قسم یارسول اللہ! عبدالرحمٰن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر بیان فرمائی۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت خالد بن سعیدؓ دروازہ پر موجود تھے۔ آپؐ نے ان کو اندر داخل نہ ہونے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ابوبکر! تم سن رہے ہو یہ خاتون' رسول اللہؐ کے سامنے بھی یہی کہہ رہی ہے جو کہ وہ دوسرے لوگوں سے کہہ رہی ہے پھر آپؐ نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تم حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہ رہی ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ جس وقت تک کہ تم سے عبدالرحمٰن صحبت نہ کر لے۔

۱۷۱۰: باب اَمْرُكِ بِیَدِكِ

باب: لفظ ''اَمْرُكِ بِیَدِكِ'' کی تحقیق

۳۴۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَیُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِیْ اَمْرُكِ بِیَدِكِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ غَیْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِیْرٍ مَوْلٰی ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِیْتُ كَثِیْرًا فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ نَسِیَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۴۴۲: حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کہ کیا تم اس شخص سے واقف ہو جو کہ جملہ ''اَمْرُكِ بِیَدِكِ'' بولنے سے تین طلاق کے واقع ہونے کا قائل ہو علاوہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے وہ فرماتے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق (یعنی طلاق مغلظہ) واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات سن کر ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ یعنی اے خدا' ان کی مغفرت فرما دے اگر ان سے غلطی ہوگئی ہو لیکن وہ حدیث شریف جو کہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ. مجھ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی۔ حضرت کثیر کی روایت ہے اور کثیر نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کثیر سے اس روایت سے متعلق دریافت کیا کیونکہ اس حدیث شریف سے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے یہ حالت نقل کی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ وہ بھول گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن جو کہ اس کتاب کے مصنف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

طلاقِ کناطی سے متعلق مزید بحث:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مذکورہ بالا حدیث شریف' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے یعنی یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ صحابی کا اثر یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور عربی کے جملہ "اَمْرُكِ بِيَدِكِ" کے معنی یہ ہیں یہ جملہ عورت کو طلاق دینے کے ارادہ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ جس وقت شوہر اس طرح کہے: "اَمْرُكِ بِيَدِكِ" یعنی تیرا کام تیرے ہاتھ ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن اس بارے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس وقت مرد یہ جملہ بولے تو اس سے طلاق مغلظہ واقع ہوگی لیکن جمہور ائمہ اور فقہاء کرام کا یہ قول ہے کہ اس جملہ سے عورت کو حق طلاق حاصل ہو جاتا ہے یعنی شوہر عورت کو جتنی طلاق کا اختیار دے اتنی طلاق واقع ہوتی ہے اگر ایک طلاق یا تین کا حق دیا تو ایک طلاق اور اس سے زیادہ طلاق کا حق دیا تو اس سے زیادہ طلاقیں واقع ہوں گی اس صورت کو شریعت میں تفویض طلاق سے تعبیر کرتے ہیں۔ شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۱۷۱: باب اِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحِ الَّذِيْ يَحِلُّهَا بِهٖ

باب: تین طلاق دی گئی عورت کے حلال ہونے اور حلالہ کے لیے نکاح سے متعلق احادیث

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

۳۴۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی ایک دن خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے لیکن ان کے پاس اس کپڑے کے جھالر کے علاوہ کچھ نہیں تھا (یہ انکے نامرد ہونے کی طرف اشارہ ہے) نبیؐ یہ بات سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے: ایسا لگتا ہے کہ تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم حضرت رفاعہ سے دوبارہ نکاح کرلو اور یہ بات چلنے والی نہیں ہے جس وقت تک عبدالرحمٰن بن زبیرؓ تم سے ہم بستر نہ ہو جائیں اور تم

وَتَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ.

دونوں ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو (یعنی صحبت نہ کر لو)۔

۳۴۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

۳۴۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں اور اس خاتون نے دوسرا شوہر کر لیا۔ اس دوسرے شوہر نے ابھی اسکو ہاتھ تک نہ لگایا تھا' پر طلاق دے دی پھر یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس قسم کی عورت پہلے شوہر کیلئے جائز ہو جاتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا جائز نہیں ہوتی جس وقت تک کہ اس خاتون کا (دوسرا) شوہر پہلے شوہر کی طرح مزہ نہ چکھ نے۔

۳۴۴۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْغُمَیْصَاءَ اَوِ الرُّمَیْصَاءَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَکِیْ زَوْجَهَا اَنَّهٗ لَا یَصِلُ اِلَیْهَا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِیَ کَاذِبَةٌ وَّهُوَ یَصِلُ اِلَیْهَا وَلٰکِنَّهَا تُرِیْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ ذٰلِكَ حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ.

۳۴۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک خاتون کہ جس کا نام) غمیصا یا رمیصاء تھا' ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی۔ اس نام میں راوی کو شک ہے کہ اس خاتون کا صحیح نام کیا تھا۔ بہرحال اس خاتون نے اپنے شوہر کی شکایت کی اس بات کی کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا پھر کچھ ہی دیر بعد اس کا شوہر بھی آ گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ عورت بالکل جھوٹ بول رہی ہے میں تو اسکے پاس جاتا ہوں لیکن اس کا یہ ارادہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بول کر پھر پہلے شوہر کے پاس پہنچ جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے یہ بات بالکل مناسب نہیں ہے مگر اس وقت جبکہ یہ دوسرے شخص کا مزہ چکھ لے (یعنی دوسرا شخص اس سے ہم بستری کر لے)۔

۳۴۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زَرِیْرٍ یُّحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ یُطَلِّقُهَا ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَیُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعَ اِلٰی زَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی تَذُوْقَ الْعُسَیْلَةَ.

۳۴۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص کی ایک بیوی تھی اس نے اس کو طلاق دے دی یعنی تین طلاق دے دی پھر اس خاتون سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پھر دوسرے شخص نے بھی بغیر ہمبستری کے اس کو طلاق دے دی۔ پھر اس خاتون نے پہلے شوہر کی طرف دوبارہ واپس جانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ممکن نہیں ہے جس وقت تک کہ وہ خاتون اس دوسرے شوہر کے شہد کو نہ چکھ لے یعنی اس سے صحبت نہ کرے اس وقت تک وہ پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔

۳۴۴۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

۳۴۴۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے نبیؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی پھر

عَنْ رَزِيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَحْمَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الْاٰخَرُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ.

دوسرے شخص نے نکاح کرلیا اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کو (شوہر اور بیوی) ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا (یعنی خلوت صحیحہ ہوگئی) اور پردے بھی چھوڑ دیئے گئے لیکن اس دوسرے شوہر نے عورت سے صحبت نہیں کی اس نے اس عورت کو طلاق دے دی کیا یہ عورت دوسرے شوہر کے لئے جائز ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ جس وقت تک اس عورت سے اس کا دوسرا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابوعبدالرحمٰنؒ (مصنف کتاب رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت نزدیک ہے (یعنی صحیح ہے)۔

۱۷۱۲: بَابُ اِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

باب: طلاق مغلظہ دی گئی خاتون سے حلالہ اور تین طلاق دینے والے پر وعید

۳۴۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ.

۳۴۴۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گدوانے والی پر اور گندوانے والی پر' بالوں میں بال ملانے والے اور ملوانے والی پر' سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر' حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جاتا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

بال میں بال ملانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ بالوں میں بال ملانا اور اس طرح بال بڑھانا حرام اور گناہ ہے اور ایسے لوگوں پر خدا کی خاص لعنت ہے چاہے بال بڑھانے والی عورت ہو یا مرد اسی طرح سے جو کوئی ہاتھ گندوائے اور جو شخص کسی کا ہاتھ گوندے اس پر بھی خدا کی لعنت۔ اسی طریقہ سے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف حلالہ کرنے کی ہی نیت سے نکاح کرے وہ اس لعنت کا مستحق ہے لیکن اگر نکاح کرلیا اور پھر طلاق دے دی تو وہ اس سے خارج ہے۔

۱۷۱۳: بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ بِالطَّلَاقِ

باب: اگر مرد' عورت کا چہرہ دیکھتے ہی (یعنی خلوت کے بغیر ہی) طلاق دیدے

۳۴۴۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَاَلْتُ

۳۴۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت کلابیہ (نامی خاتون) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو وہ

الزُّهْرِيَّ عَنِ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمِ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ.

کہنے لگی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ یعنی میں اللہ کی پناہ میں آتی ہوں تیرے سے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو نے بہت بڑے (یعنی اللہ عزوجل) کی پناہ حاصل کی ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک گفتگو:

واضح رہے کہ مذکورہ گفتگو جوق نامی شخص کی لڑکی سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی اس خاتون کا نام اسماء تھا اس کا اصل اس طریقہ سے پیش آیا جس وقت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بعض صاحبزادیوں کو یہ رشک ہوا اور اس طریقہ سے کہا کہ تم کو شرم و غیرت محسوس نہیں ہوتی کہ تم نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے کہ جس نے تمہارے باپ' بھائیوں کو قتل کر دیا اور بعض روایات میں اس طریقہ سے منقول ہے کہ کسی بیوی نے اس کو اس طریقہ سے سکھلایا کہ جس وقت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمہارے پاس پہنچیں تو تم اس طریقہ سے کہنا کہ میں تم سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتی ہوں تم سے تو تمہارے یہ جملے بولنے سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت محبت کرنے لگ جائیں گے پھر جس وقت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی اس پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مذکورہ بالا حدیث ارشاد فرمائی اور ارشاد فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور اس طرح سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے طلاق کا اشارہ فرمایا۔ واضح رہے کہ اگر شوہر بیوی کو طلاق کی نیت سے اس طرح کے جملے بولے اور کہے کہ نکل جا اپنے گھر چلی جا۔ دوپٹہ اوڑھ لے وغیرہ وغیرہ تو طلاق کی نیت سے یہ جملے بولنے سے طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر طلاق کے نیت سے یہ جملے یعنی طلاق کنائی کے جملے استعمال کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی اور طلاق بائن میں بلا حلالہ جدید مہر کے ساتھ نکاح درست ہوتا ہے۔

۱۷۱۴: باب اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلٰى زَوْجَتِهٖ بِالطَّلَاقِ

باب: کسی شخص کی زبانی بیوی کو طلاق کہلوانے سے متعلق

۳۴۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ

۳۴۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق کہلوا کر بھیجی پھر میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کو تمہارے شوہر نے کتنی طلاقیں دی ہیں؟ میں نے عرض کیا تین طلاق دی ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: تمہارے واسطے نان و نفقہ یعنی عورت کا خرچہ تمہارے شوہر کی جانب نہیں ملے گا اور آپ نے فرمایا: تم اپنے چچازاد بھائی کے گھر یعنی عبداللہ بن مکتوم کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہیں اور اپنے کپڑے (چادر دوپٹا وغیرہ) اُنکے ہاں اتار

ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِيْنِيْ مُخْتَصَرٌ.

سکتی ہو پھر فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو اس وقت تم مجھ کو مطلع کرنا (واضح رہے کہ اس جگہ یہ حدیث مختصر کر کے نقل کی گئی ہے)

۳۴۵۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ تَمِيْمٍ مَوْلٰى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهٗ.

۳۴۵۱: حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی مضمون کی حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔

۱۷۱۵: باب تَاْوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ [التحريم: ۱]

باب: اس بات کا بیان کہ اس آیت کریمہ کا کیا مفہوم ہے اور اس کے فرمانے سے کیا مقصد تھا؟

۳۴۵۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

۳۴۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں نے اپنی اہلیہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ عورت تمہارے لیے حرام نہیں ہے پھر یہ آیت کریمہ: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تلاوت فرمائی اور فرمایا تمہارے واسطے لازم ہے ایک سخت کفارہ یعنی ایک غلام آزاد کرنا۔

کفارہ کی قسم کے بارے میں:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخر میں غلام آزاد کرنے سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے ذمہ ایک سخت قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے اور یہ کفارہ دوسرے تمام کفاروں سے زیادہ سخت اور گراں ہے اور آیت کریمہ کے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ کا حاصل یہ ہے کہ تمہارے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہو جاتی ہے۔ البتہ تمہارے اس طرح کے عمل سے تم پر ایک کفارہ ضرور لازم ہو جاتا ہے اور مذکورہ بالا آیت کریمہ میں دِل کے جھک جانے سے متعلق جو ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم دونوں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) نے توبہ کر لی اور آئندہ اس قسم کی بات نہ کہنے کا عہد کر لیا تو بہت بہتر ہے اور وہ بات یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا تھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے مغافیر (جو کہ عرب میں ایک قسم کا بدبودار پھل ہوتا ہے) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال اس طرح کے کام سے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو روکا اور منع فرمایا گیا۔ کتب تفسیر میں اس کی مفصل تشریح موجود ہے۔

۱۷۱۶: باب هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ

باب: مذکورہ بالا آیت کریمہ کی دوسری تاویل

۳۴۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا مَادَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَيْهِمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَ قَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ : يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا [التحریم : ۳] لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ.

۳۴۵۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ زینبؓ کے پاس دیر تک قیام فرمایا کرتے تھے اور آپؐ وہاں پر شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہؓ نے وہاں پر اس بات میں مشورہ کیا کہ جس وقت آپؐ میرے پاس تشریف لائیں گے تو میں عرض کروں گی کہ آپؐ کے منہ مبارک سے تو مغافیر کی بو آ رہی ہے (مغافیر عرب میں لہسن کی طرح کا ایک بدبودار پھل ہوتا ہے) اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے یہاں تشریف لائیں تو تم بھی یہی بات کہنا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے یہاں تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اور کچھ نہیں کھایا زینب رضی اللہ عنہا کے گھر شہد پیا ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب میں دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی اے نبی! آپؐ وہ چیز کس وجہ سے حرام فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ عزوجل نے تجھ پر حلال فرمایا اور اِنْ تَتُوْبَآ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہؓ سے متعلق یعنی تم دونوں توبہ کرتی ہو تو تمہارے قلوب جھک گئے اور ارشادِ باری تعالیٰ: وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ یعنی جس وقت رسول کریم ﷺ نے اپنی کسی اہلیہ محترمہ سے کوئی بات چھپا کر ارشاد فرمائی اور بات وہ ہی ہے جو کہ گذر چکی (یعنی یہ کہ آپؐ نے شہد پیا ہے) اور حضرت عطا کی روایت میں یہ واقعہ مکمل طریقہ سے بیان فرمایا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں دِل کے جھک جانے سے مراد توبہ لازم ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کو فرمایا گیا کہ آئندہ اس طرح کا پروگرام نہ بنائیں کہ جس سے رسول کریم ﷺ کو افسوس ہو۔

حضرت عطاء سے نقل کی گئی روایت کا خلاصہ:

یہ ہے کہ جس وقت خواتین نے آپ ﷺ سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ ﷺ کے منہ مبارک سے تو مغافیر کی بو محسوس ہو رہی ہے اور مغافیر اس کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ درخت میں سے شہد جیسا ایک قسم کا شیر نکلتا ہے اور اس میں بدبو نیم کے درخت کے شیر جیسی ہوتی ہے اور آپ ﷺ کو بدبو سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں پیا ہے البتہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر شہد ضرور پیا ہے۔ اب میں کبھی شہد نہیں کھاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا تم کسی کو اس بات کی اطلاع نہ دینا۔ آپ ﷺ نے یہ بات عورت کی رضامندی کے لئے ارشاد فرمائی تھی۔ تفسیر موضع القرآن میں اس آیت کریمہ کا مزید خلاصہ بیان فرمایا گیا ہے۔

۱۷۱۷: باب الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ

باب: اگر کوئی شخص بیوی سے اس طریقہ سے کہے کہ جا تو اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر رہ لے

۳۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّیِ بْنِ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ یُحَدِّثُ حَدِیْثَهٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِیْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْتِیْنِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح.

۳۴۵۴: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس وقت کا اپنا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت غزوہ تبوک میں جاتے وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے اور اسی سلسلہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز اتفاق سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا جس طریقہ سے آگے کی حدیث میں مذکور ہے۔

۳۴۵۵: اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ حَدِیْثَهٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهٗ وَقَالَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ.

۳۴۵۵: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنا اس وقت کا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک میں چھوڑ کر گئے تھے راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ پورا واقعہ نقل فرمایا اور یہ واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا اور وہ فرمانے لگے میں جس وقت اس حالت میں تھا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد حاضر ہوا اور وہ کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے یہ حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کر لو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کنارہ کرنے سے کیا مراد اور مقصد ہے؟ قاصد نے کہا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ علیحدہ رہنے کے لئے حکم فرمایا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع فرمایا ہے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو اور تم وہاں سے میرے پاس نہ آنا جس وقت تک کہ اللہ عزت اور بزرگی والا اس مسئلہ میں کوئی حکم نہ صادر فرما دے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی جہاد میں عدم شرکت:

واضح رہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین حضرات میں سے ہیں جو کہ عذر کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تشریف لے گئے تھے اور ان پر پچاس دنوں تک اللہ عزوجل کی ناراضگی رہی' اس عرصہ میں ان کی

حالت ایسی رہی کہ جونا قابل بیان ہے اس کا تذکرہ سورۂ توبہ کے آخر میں مذکور ہے اس جگہ یہ مذکور ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو "اَلْحَقِی" کہہ دیا یعنی تو اپنے گھر والوں میں جا کر مل جا۔ اس کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جس وقت تک کہ طلاق کی نیت نہ کی جائے اگر یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو اس سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی جس کا حکم یہ ہے کہ عورت کی رضامندی سے جدید مہر کے ساتھ نکاح جائز ہے خلاصہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۴۵۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی ابْنِ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ تِیْبَ عَلَیْهِمْ یُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِلٰی صَاحِبَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَ کُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِیْ اَمْ مَّاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَکُوْنِیْ فِیْهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ.

۳۴۵۶: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کعبؓ سے سنا اور راوی کہتے ہیں کہ کعب ان تین افراد میں سے ایک ہیں کہ جن کی توبہ قبول ہوئی وہ اپنی حالت اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس بھیجا اور اس شخص نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی خواتین سے علیحدگی اختیار کرلو اور تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کرلو اور تم اس کے پاس نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اہلیہ سے کہا جا تو اپنے لوگوں میں شامل ہو جا اور تو وہیں جا کر رہ۔ چنانچہ ان کی بیوی ان ہی لوگوں میں جا کر شامل ہوگئی۔

۳۴۵۷: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبًا یُّحَدِّثُ حَدِیْثَهٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِیْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَّاذَا اَفْعَلُ قَالَ بَلِ

۳۴۵۷: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک میں اور اس سلسلہ میں حدیث کے راوی نقل کرتے ہیں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس نمائندہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کرلو یعنی مجھ کو اور میرے ساتھی کو یہ حکم فرمایا کہ میں نے نبیؐ کے نمائندہ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کس طریقہ سے کروں؟ نمائندہ نے عرض کیا کہ الگ رہنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور طلاق دینے کے لئے حکم نہیں ہوا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی

اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبِيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ وَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ.

اہلیہ کو کہا' جاہل عورت تو (جا کر) اپنے گھر والوں کے ساتھ رہ۔ جس وقت تک کہ خدا اور اس کا رسول ؐ کا اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ صادر نہ ہو۔ معقل بن عبیداللہ نے لوگوں کا اختلاف کیا ہے یعنی زہری بن شہاب کے شاگردوں میں حضرت معقل بن عبیداللہ بھی ہیں ان کی روایت حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے جیسا کہ آگے مذکور ہے۔

۳۴۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبِيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَ كُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِيْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ فِيْهِمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ.

۳۴۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی میرے پاس بھیجا اور میرے ساتھی کے پاس بھی ایک شخص کو بھیجا اس نے (آنحضرت ؐ کا حکم نقل کیا) اور کہا کہ نبی ؐ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی عورتوں سے الگ رہو۔ کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ تم اپنے پاس سے اس کو الگ کر دو اور تم اس کے پاس نہ جانا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو چلی جا اور اپنے گھر والوں میں جا کر شامل ہو جا اور تو ان میں جا کر رہ۔ جس وقت تک کہ خدا بزرگ و برتر اس سلسلہ میں حکم نہ کرے پھر ان کی اہلیہ اپنے گھر والوں میں چلی گئیں یعنی میکے جا کر رہنے لگیں۔ (معمر نے معقل کے خلاف کیا ہے)۔ س

۳۴۵۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ اِذَا رَسُوْلٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ.

۳۴۵۹: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی حدیث میں نقل کیا کہ اتفاق کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ میرے پاس آیا اور اس نمائندے نے کہا: تم اپنی اہلیہ محترمہ کو الگ کر دو پھر میں نے اُس نمائندہ سے عرض کیا: کیا میں اہلیہ کو طلاق دے دوں؟ اس نے کہا کہ تم ان کو طلاق نہ دو لیکن تم ان کے نزدیک نہ جاؤ اور اس حدیث میں اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۸: باب طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے طلاق دینے سے متعلق

۳۴۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ

۳۴۶۰: حضرت ابوحسن مولیٰ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں اور

يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ اَنَّ اَبَاحَسَنٍ مَوْلٰى بَنِىْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَامْرَاَتِىْ مَمْلُوْكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اُعْتِقْنَا جَمِيْعًا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلٰى وَاحِدَةٍ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهٗ مَعْمَرٌ.

میری بیوی دونوں حالت غلامی میں تھے پھر میں نے اس خاتون کو دو طلاق دے دی۔ پھر اس کے بعد ہم دونوں ایک مرتبہ اکٹھے آزاد کیے گئے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم اس کی جانب رجوع کر لو یعنی طلاق واپس لے لو تو وہ عورت تمہارے پاس ہی رہے گی اور ایک ہی طلاق پر تمہارے پاس رہے گی (یعنی ایک طلاق دینے کی صورت میں تم اندرون عدت رجوع کر سکتے ہو بعد عدت طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے اور اس روایت میں معمر نے خلاف کیا ہے۔

۳۴۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلٰى بَنِىْ نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا اَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ قَالَ اَفْتٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ اَلْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً.

۳۴۶۱: حضرت حسن مولیٰ بنونوفل سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام سے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس نے کہ اپنی عورت کو دو طلاقیں دے دی ہوں اور پھر وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں تو کیا وہ آزاد غلام اس آزاد باندی سے نکاح کر سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کر سکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کے بارے میں سند دریافت کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو جواب دیا کہ رسول کریم ؐ نے اس مسئلہ میں ایسا ہی کیا۔ ابن المبارک معمر نے کہا کہ یہ حسن کون ہے' اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لا دلیا۔ اس لیے کہ یہ روایت غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاح کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔

۱۷۱۹: باب مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

باب: لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہے؟

۳۴۶۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ الْخَطْمِىِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنَا قُرَيْظَةَ اَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا اَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهٗ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا اَوْلَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهٗ تُرِكَ.

۳۴۶۲: حضرت کثیر بن سائب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے کہ وہ ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریظہ کے ہنگامے والے دن لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس لڑکے کو احتلام ہو یا اس کی پیشاب کی جگہ یعنی زیر ناف بال اُگ آئے ہوں اس کو قتل کر دو۔ اگر ان دو نشانات میں سے کوئی نشان یا علامت نہ پاؤ تو اس کو چھوڑ دو (یعنی بالغ کو قتل کر دو اور نابالغ کو چھوڑ دو)۔

۳۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيْتُ فَهَا اَنَاذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ.

۳۴۶۳: حضرت عطیہ قرظی سے روایت ہے کہ میں اس وقت لڑکا تھا کہ جس وقت سعدؓ نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے حکم فرمایا پھر مجھ کو دیکھا اور میرے قتل کرنے میں انہوں نے شک کیا۔ جس وقت انہوں نے مجھ کو زیر ناف کے بالوں والا نہیں پایا (بالغ محسوس نہیں کیا تو چھوڑ دیا) میں وہی ہوں جو کہ تم لوگوں کے سامنے موجود ہوں۔

۳۴۶۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَهُ.

۳۴۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ اُحد کے روز جس وقت وہ چودہ سال کے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول نہیں فرمایا پھر وہ دوسری مرتبہ غزوہ والے روز پیش کیے گئے جبکہ وہ پندرہ سال کے تھے جب ان کو قبول کیا۔ (یعنی نابالغ ہونے کی وجہ سے ان کو جہاد کے لئے قبول نہیں کیا گیا)۔

۱۷۲۰: باب مَنْ لَّايَقَعَ طَلَاقُهٗ مِنَ الْاَزْوَاجِ

باب: بعض وہ لوگ کہ جن کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

۳۴۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ اَوْ يُفِيْقَ.

۳۴۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا (یعنی تین قسم کے لوگ مرفوع القلم اور غیر مکلّف ہیں) ایک تو سونے والے سے جاگنے تک اور بچہ سے بڑے ہونے تک اور مجنون سے ہوش آنے تک (جب تک جنون نہ ختم ہو جائے اُس وقت تک وہ غیر مکلّف ہے)۔

۱۷۲۱: باب مَنْ طَلَّقَ فِيْ نَفْسِهٖ

باب: جو شخص اپنے دِل میں طلاق دے اس کے متعلق

۳۴۶۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ.

۳۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کو ان خیالات سے معاف فرمادے گا جو خیالات انسان کے دِل میں آتے ہیں جس وقت تک کہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان خیالات پر عمل نہ کریں۔

خیالات پر گرفت نہیں ہے:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ انسان کے ذہن میں جو خیالات کھٹکتے ہیں یا جو باتیں ذہن میں آتی ہیں ان پر کوئی گرفت نہیں ہے البتہ اگر ان خیالات پر عمل کر لیا تو وہ قابل گرفت ہیں۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ تو سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ جب ہم لوگ نماز میں ہوتے ہیں تو ذہن میں طرح طرح کے خیالات (اور غیر اختیاری طریقہ سے گناہ کے کام آتے ہیں) ہم لوگ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف خیالات دِل میں آنے پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ قلب اور ذہن میں آنے والے خطرات اور خیالات کی مختلف اقسام ہیں۔ایک خیال تو وہ ہے جو کہ بلا اختیار دِل میں آیا وہ تو تمام امت سے معاف ہے دوسرا وہ ہے جو کہ دل میں باقی رہ جائے اور دِل اور ذہن میں وہ گھومتا رہے۔اس کو عربی میں ''خواطر'' کہتے ہیں اس قسم کے نظرات اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاف ہیں۔تیسری وہ حالت ہے کہ انسان کے دِل میں جو خیال آیا اس خیال کی محبت دِل میں پیدا ہو گئی اور اس خیال کو پورا کرنے اور حاصل کرنے کی جانب دِل راغب ہوا اس کو عربی زبان میں "ھم" کہتے ہیں اس امت کی ان پر گرفت نہیں جس وقت تک کہ ان خیالات پر عمل نہ کرے بلکہ اگر ارادہ کر لیا کہ پھر اپنے دِل کو اس سے روک لیا تو اس کے بدلہ نیکی دے دی جائے گی اور ایک چوتھی حالت وہ ہے جو کہ اس درجہ ہو جائے کہ انسان کا قلب گناہ پر پختہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ دِل اس پر مضبوط کر لے اس کی جانب دِل پوری طرح متوجہ ہو جائے لیکن اس پر گناہ کا ارتکاب نہ کر سکے تو اس قسم کے گناہ پر گرفت ہوگی اگرچہ گناہ کے مرتکب ہونے جیسی گرفت نہیں ہوگی مثلاً یہ کہ کسی کے دِل میں یا ذہن میں زنا کرنے کا خیال آیا اور وہ جم گیا اور انسان اس خیال سے متاثر ہو گیا اور زنا کے ارتکاب کا ارادہ کرنے لگا تو اس پر گرفت ہے اگرچہ زنا کیا نہیں اس جگہ اس حدیث شریف کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے دِل یا دماغ میں اگر طلاق دینے کا خیال آ گیا اور زبان سے طلاق نہیں دی تو اس سے کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی جب تک زبان سے طلاق نہ دے یا طلاق کی تحریر نہ لکھے۔

۳۴۶۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِىْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ وَحَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَتَكَلَّمْ بِهٖ.

۳۴۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جوان کے قلب میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کریں یا اس کے متعلق گفتگو کریں۔

۳۴۶۸: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِىُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۳۴۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جوان کے قلب میں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ اَوْتَعْمَلْ بِهٖ.

وسوسے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے متعلق گفتگو کرے یا اس پر عمل پیرا ہو۔

۱۷۲۲: باب الطَّلَاقُ بِالْاِشَارَةِ الْمَفْهُوْمَةِ

باب: ایسے اشارے سے طلاق دینا جو سمجھ میں آتا ہو

۳۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّعِنْدَهٗ عَائِشَةُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ وَ اَوْمَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ اَيْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ الْاٰخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَّا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا.

۳۴۶۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پڑوسی تھا جو کہ فارس کا باشندہ تھا جو کہ بہت عمدہ قسم کا شوربا بنایا کرتا تھا وہ شخص ایک مرتبہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں تو اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تشریف لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب اشارہ فرمایا یعنی کیا میں ان کو بھی لے کر آؤں۔ اس شخص نے ہاتھ سے اشارہ نہیں کیا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یعنی اگر اشارہ سے طلاق دینا سمجھ میں آ رہا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

۱۷۲۳: باب الْكَلَامِ اِذَا قُصِدَ بِهٖ فِيْمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

باب: ایسے کلام کے بارے میں جس کے متعدد معنی ہوں اگر کسی ایک معنی کا ارادہ ہو تو وہ درست ہوگا

۳۴۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ فِي الْحٰرِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

۳۴۷۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بندہ کے) اعمال نیت کے ساتھ ہی معتبر ہیں اور مقصد میں وہی شخص کامیاب ہوگا جو کہ نیت کرے تو جس کسی کا مکان سے ہجرت کرنا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کی جائے گی یعنی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کرنے کا ثواب پائے گا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہے تو اس شخص کو دنیا حاصل ہوگی اور اگر عورت کے لئے اگر کسی کی ہجرت ہوئی تو اس شخص کو بیوی حاصل ہو جائے گی اور دراصل کسی کا اپنے گھر بار وطن سے ہجرت کرنا جس ارادہ سے ہوگا تو اس کو وہ ہی چیز ملے گی کہ جس کے لیے اس نے یہ ہجرت کی ہے۔

۱۷۲۴: باب الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ بِهَا

باب: اگر کوئی ایک لفظ صاف بولا جائے اور اس

لِمَا لَایَحْتَمِلُهٗ مَعْنَاهَا لَمْ تُوْجِبْ شَيْئًا وَّلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

سے وہ مفہوم مرادلیا جائے جو کہ اس سے نہیں نکلتا تو وہ بیکار ہوگا

۳۴۷۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ انْظُرُوْا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ اِنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو اللہ عز وجل قریش کے مجھ کو برا بھلا کہنے کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتے ہیں کہ وہ لوگ مجھ کو گالیاں دیتے اور مجھ پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۷۲۵: باب التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ

باب: اختیار کی مدت مقرر کرنے کے بارے میں

۳۴۷۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمُوْسَى ابْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِيْ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تُعَجِّلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِلٰى قَوْلِهٖ جَمِيْلًا [الأحزاب : ۲۸] فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ حِيْنَ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهٗ

۳۴۷۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جس روز نبیؐ کو اس بات کا حکم ہوا کہ آپؐ اپنی اہلیہ محترمہ کو اختیار عطا فرمادیں تو وہ اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور فرمانے لگے کہ میں تم سے ایک بات کا تذکرہ کروں گا تو اس میں تم جلدی نہ کرنا اور تم اپنے والدین کی رائے کے بغیر اس بات کا جواب نہ دینا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے والدین کا مشورہ حاصل کرنا اس وجہ سے فرمایا کہ آپؐ کو علم تھا کہ میرے والدین مجھ کو حضرت سے الگ ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ نے یہ آیت: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے نبیؐ! آپؐ اپنی بیویوں سے فرمائیں کہ اگر تم دنیاوی زندگی کی خواہش رکھتی ہو اور یہاں کی رونق اور بہار چاہتی ہو تو تم آؤ کچھ فائدہ کیلئے اور میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا: کیا اس چیز کیلئے اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے مکان کو۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر تمام کی تمام بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے میں نے کہا تھا۔ یعنی تمام بیویوں

طَلَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهٗ.

نے اسی طرح سے کہا اور اس کے رسول کو اختیار فرمایا اور عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کا بیویوں سے سوال کرنا اور ان کو اختیار دے دینا طلاق نہیں تھا کیونکہ رسول کریمؐ کی ازواجِ مطہراتؓ نے رسول کریمؐ کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

۳۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ: وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ [الأحزاب : ۲۹] دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَّا تُعَجِّلِیْ حَتّٰی تَسْتَامِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا لِیَامُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَیَّ : یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالْاَوَّلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ.

۳۴۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ میرے پاس تشریف لائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں کہتا ہوں تجھ کو ایک بات، تو جلدی نہ کر اور اپنے والدین سے مشورہ اس بات میں کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لینے کے لئے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم تھا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی کرنے کی رائے مجھ کو نہ دیں گے۔ پھر یہ آیت کریمہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ یعنی اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں اپنی عورتوں سے کہ اگر تم دنیا کی زندگی چاہتی ہو اور یہاں کی رونق (اور بہار) چاہتی ہو آخر تک۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا یہی معاملہ ہے مشورہ اور صلاح کرلوں میں اپنے والدین کی یعنی اس بات میں مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ میں بغیر مشورہ لیے یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مصنف نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں بلکہ بہت زیادہ ٹھیک ہے۔

۱۷۲۶: باب فِی الْمُخَیَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

باب: ان خواتین سے متعلق کہ جن کو اختیار دے دیا گیا اور انہوں نے اپنے شوہر کو اختیار دیا

۳۴۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ کَانَ طَلَاقًا.

۳۴۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار دے دیا اور اختیار دینے سے ان کو طلاق نہیں ہوئی اس لیے کہ جس وقت ان کو اختیار دے دیا گیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

۳۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا

۳۴۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع ہوگئی۔

۳۴۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ نِسَآءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

۳۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع ہو گئی۔

عورت کو حق طلاق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ جس وقت کسی عورت کو اس کا شوہر یہ اختیار دے دے یعنی عورت سے اس طریقہ سے کہے کہ تو میری طرف سے بااختیار ہے اور اگر تو میری طرف سے طلاق چاہتی ہے تو تُو طلاق واقع کر لے اس پہ عورت کہے کہ میں تم کو چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت پر کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت' شوہر سے حق طلاق حاصل کر لے یعنی شوہر عورت کو اس طرح سے حق طلاق سپرد کر دے اور کہہ دے کہ میری طرف سے تجھ کو اپنے اوپر ایک طلاق یا دو یا تین طلاق کا حق حاصل ہے تو اس صورت میں شوہر جس قدر حق طلاق دے تو عورت کو اسی قدر حق طلاق حاصل ہوگا اور عورت شوہر کی طرف سے دیئے گئے حق کے مطابق اپنے اوپر طلاق واقع کر سکتی ہے اس صورت کو اصطلاح شروع میں حق تفویض کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب الحیلہ الناجرہ یعنی اسلام کا نظام شرعی عدالت میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل بیان فرمائی ہے راقم الحروف نے اس کتاب کی تسہیل کی ہے جو کہ لاہور سے دستیاب ہے۔

۳۴۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا.

۳۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہم پر کچھ بھی۔

۳۴۷۸: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

۳۴۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا پھر اس اختیار کو شمار نہیں فرمایا۔

۱۷۲۷: باب خِيَارِ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ

باب: جس وقت شوہر اور بیوی دونوں ہی غلام اور باندی ہوں پھر وہ آزادی حاصل کر لیں تو اختیار ہوگا

۳۴۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَآئِشَةَ غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ قَالَتْ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُعْتِقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِیْ بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ.

۳۴۷۹: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس غلام اور باندی تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارادہ ہوا کہ ان دونوں کو آزاد کر دیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم باندی سے قبل' غلام کو آزاد کرنا۔

۱۷۲۸: باب خِيَارِ الْاَمَةِ

باب: باندی کو اختیار دینے سے متعلق

۳۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِیْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِیْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَاتَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۴۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ واقعہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنت تھیں ایک سنت تو یہ ہے کہ وہ آزاد کی گئی پھر ان کو ان کے شوہر کے ساتھ رہنے کے سلسلہ میں اختیار دیا گیا یعنی ان سے کہا گیا کہ اگر تمہاری رضامندی ہو تو تم اپنے شوہر کے پاس رہ لیا کرو یا تم اس شوہر کو چھوڑ (طلاق لے) کر دوسرے شخص سے نکاح کر لو اور دوسری بات یہ ہے کہ رسول کریمؐ نے اس بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ وراثت تو آزاد کرنے والے شخص کے لئے ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن رسول کریمؐ مکان پر تشریف لائے اور اس وقت ہانڈی میں گوشت ابل رہا تھا۔ وہ' وہ گوشت لے گئے آپؐ کے پاس روٹی اور سالن موجود تھا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے گوشت کی ہانڈی نہیں دیکھی ہے۔ تم لوگ وہ ہانڈی کس وجہ سے نہیں لاتے ؟ عرض کیا گیا گوشت تو پک گیا لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا اس کیلئے تو صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ ہدیہ ہے۔

۳۴۸۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِیْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ

۳۴۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین سنتیں جاری ہوئیں چنانچہ جس وقت انکے آقاؤں نے ان کو آزادی دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے وراثت (خود) وصول کرنے کی شرط مقرر کی تو

قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِيْ لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

میں نے رسول کریمؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کو خرید کر آزاد کر دو اور وراثت تو اس کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے پھر ان کو آزاد کر دے گا۔ پھر رسول کریمؐ نے ان کو اختیار عطا فرمایا کہ تمہارا دِل چاہے تو تم اپنے شوہر کے ہی نکاح میں رہو اور تمہارا دِل چاہے تو تم کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لو چنانچہ بریرہؓ نے کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کو اختیار کیا۔ پھر انکو صدقہ دیا جاتا تو وہ اس صدقہ میں سے ہدیۃً کچھ بھیجا کرتی۔ جس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپؐ نے فرمایا: مجھ کو بھی اس میں سے کھانے کے لئے دے دو۔اس لیے کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

۱۷۲۹: باب خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَ زَوْجُهَا حُرٌّ

باب: اس باندی کے اختیار دینے سے متعلق جو کہ آزاد کر دی گئی ہو اور اس کا شوہر آزاد ہو

۳۴۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ اَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

۳۴۸۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے بریرہؓ کو خریدا اور انکے اولیاء نے یہ شرط رکھی تھی کہ اس وراثت کے حقدار ہم لوگ ہونگے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ باندی یا غلام کے آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر عائشہؓ نے ان کو آزادی دیدی انکے شوہر کے سلسلہ میں پھر وہ کہنے لگ گئیں کہ اگر مجھ کو چاہے جس قدر مال دولت دے دے تو جب بھی میں انکے پاس قیام نہ کروں گی اور پھر وہ اس کے بعد با اختیار خاتون بن گئیں اور ان بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک آزاد شخص تھے وہ کسی شخص کے غلام نہیں تھے۔

باندی سے متعلق ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ باندی آزاد ہونے کے بعد وہ با اختیار بن جاتی ہے اور وہ سابقہ شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اگرچہ اس کا شوہر غلام نہ ہو کیونکہ باندی کے مختار ہونے کے لئے اس کے شوہر کا غلام ہونا شرط نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں فروخت کرنے والے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شے فروخت کرنے والا کسی قسم کی کوئی شرط لگائے تو وہ شرط' شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا اترنا لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے اولیاء نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو فروخت کرنے کے وقت شرط لگائی تھی تو وہ شرط' شرط فاسد تھی۔

٣٤٨٣: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

٣٤٨٣: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہؓ کے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن انکے اولیاء نے یہ شرط لگائی کہ ولاء (وراثت) ہم لوگ وصول کرینگے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء غلام یا باندی کی ہے جو آزاد ہو چکے آزاد کرنے والے کا اور فروخت کرنے والا کا حق نہیں ہوتا اگرچہ کوئی فروخت کرنے والا شخص شرط لگائے فروخت کے وقت۔ عائشہؓ فرماتی ہیں گھر کے لوگ، آپؐ کے سامنے گوشت لے کر حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے یہ بات بھی کہہ دی کہ یہ گوشت کسی شخص نے بریرہؓ کو صدقہ میں دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت بریرہؓ کیلئے تو صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تحفہ اور ہدیہ ہے اور آپؐ نے بریرہؓ کو اختیار عطا فرمایا اور ان کا شوہر آزاد تھا، غلام نہیں تھا۔

١٧٣٠: باب خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوْكٌ

باب: اس مسئلہ سے متعلق کہ جس باندی کا شوہر غلام ہے اور وہ آزاد ہوگئی تو اس کو اختیار ہے

٣٤٨٤: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ بِاُوْقِيَّةٍ فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّشَاءُ وْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَلَّمَتْ فِيْ ذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَ تْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَرِيْرَةَ اَتَتْنِيْ تَسْتَعِيْنُ بِيْ عَلٰى

٣٤٨٤: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہؓ نے اپنے آپ کو مبلغ نو اوقیہ پر مکاتب بنایا اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا مقرر ہوا۔ اس کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس پہنچیں (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس) حاضر ہو کر عرض کیا اور ان سے اپنے بدلِ کتابت میں مدد طلب کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس طریقہ سے تو مدد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی مرتبہ تمام رقم شمار کر کے ادا کر دوں اور ولا میرا حق ہوگا اس کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں کے پاس پہنچ گئیں اور انہوں نے ان سے گفتگو کی۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں مانا اور کہا کہ اس کی ولا ہم ہی وصول کریں گے۔ تو پھر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت رسول کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے پھر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آ کر کہا جو کچھ کہ ان لوگوں نے کہا تھا۔ حضرت عائشہ

كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَآ اِلاَّ اَنْ يَّشَآءُ وْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلاَّ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَآءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُوْنَ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَآءُ لِيْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَكُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حَرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس پر فرمایا کہ ایسا ہے تو خدا کی قسم میں مدد نہیں کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہرے گا تو میں تمہاری مدد کروں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کس بات کا تذکرہ ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! بریرہؓ حاضر ہوئی تھیں اور وہ میرے پاس اپنے بدلِ کتابت میں مدد طلب کرنے کیلئے آئی تھیں۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا کہ میں اس طریقہ سے تو امداد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ چاہیں تو ایک ہی مرتبہ تمام بدل کتابت میں ادا کر سکتی ہوں لیکن ولاء میرے واسطے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہی انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء ہم لیں گے اور ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ! تم اُس کو خرید لو اور ان سے شرط مقرر کر لو ولاء کی اور شرط کرنے سے ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حرج نہ ہوگا اس لیے کہ ولاء حق آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد باری تعالیٰ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا کہ اس قسم کی شرائط باندھ لیتے ہیں جو کہ ان کو اللہ عزوجل کی کتاب میں اور کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والے کی بہت ٹھیک ہے اور حق ہے اور جو شرائط اللہ عزوجل نے قائم فرمائی ہیں اور مقرر فرمائیں وہی مضبوط اور قابل اعتماد ہیں وہ شرط باطل ہے اور بے اصل ہے اس کا ادا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اگر چہ وہ شرائط کیسی ہی کیوں نہ ہوں پھر اختیار دیا۔

مکاتب کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مکاتب کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے آقا سے یہ معاہدہ کرلے کہ میں اس قدر معاوضہ ادا کروں گا تم مجھ کو اس معاوضہ کی وصولی کے بعد آزاد کر دینا۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے نو اوقیہ اپنے واسطے بدل کتابت مقرر فرمایا۔ واضح رہے کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط کا ہوتا ہے اس سے حساب لگایا جا سکتا ہے اور عربی کے اوزان کی موجودہ دور میں کتنی مقدار بنتی ہے اس کو تشریح رسالہ اوزان شرعیہ از مفتی محمد شفیع میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے اگر مکاتب' مقرر کردہ معاوضہ میں پورا معاوضہ نہ ادا کر سکا تو وہ اس وقت تک آزاد نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اپنے مالک سے کہہ کر ایک مشت رقم وصول کر لینا اور میں تم کو آزاد کر دوں گی اور ولاء یعنی تمہارے انتقال کے بعد تمہاری مال و دولت کی میں وارث ہوں گی اس

شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے اولیاء نے تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ ولاء ہم وصول کریں گے۔ جس وقت انہوں نے حق بات کا انکار کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم شرط کرلو۔ یعنی تم ان سے اس مسئلہ میں زیادہ اصرار نہ کرنا اور جو کام کرنے کا ہے اس کو تم انجام دیتے رہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: یہ شرط بالکل بے اصل اور قابل وفا نہیں ہے تو گویا کہ بالکل ہی شرط نہ قرار پائے گی اور اس موقعہ کو مصنف نے اس وجہ سے نقل فرمایا ہے کہ اس روایت میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے غلام ہونے کے بارے میں مذکور ہے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ جس وقت کسی باندی کا شوہر غلام ہو تو اس کو جب اختیار ہوتا ہے اور اگر باندی کا شوہر آزاد شخص ہو تو اس صورت میں باندی کو مذکورہ بالا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

۳۴۸۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

۳۴۸۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے۔

۳۴۸۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَاَهْدَتْ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۴۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو انصاری لوگوں سے خریدا۔ ان انصاری لوگوں نے ''ولاء'' کو اپنے واسطے مقرر کرا لیا تھا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولاء کا حق دار وہ ہی ہوتا ہے کہ جس نے کہ غلام خریدا اور غلام خرید کر آزاد کیا اور (صرف) خریدنے والے شخص حق دار نہیں ہوتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عطا فرمایا اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے اور بریرہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ہم کو اس گوشت میں سے حصہ دے دیتی تو بہتر تھا۔ ایک بیوی نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کیلئے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۳۴۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ وَصِيَّ اَبِيْهِ قَالَ وَفَرِقْتُ اَنْ اَقُوْلَ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْكَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ

۳۴۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے اس سلسلہ میں اپنا ارادہ عرض کیا کہ میرا ارادہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ہے اور اس کے لئے لوگ شرط لگا رہے ہیں کہ ولاء ان کو دی جائے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اس واسطے کہ ولاء اسی

اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَرِيْرَةَ وَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهَا وَاشْتُرِطَ الْوَلَآءُ لِاَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَدْرِيْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَقَالُوْا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے۔ راوی نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اپنے شوہر کے چھوڑ دینے کا اور ان کا شوہر ایک غلام شخص تھا پھر راوی نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کا شوہر غلام تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت پیش کیا گیا اور گھر کے لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت کسی شخص نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کے حق میں صدقہ تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

۱۷۳۱: باب الْاِيْلَاءِ

باب: ایلاء سے متعلق

۳۴۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اَبُوالضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ اَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَآءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادٰى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ.

۳۴۸۸: حضرت ابوضحیٰ سے ابویعفور روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابو ضحیٰ کے نزدیک ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مہینہ کی مدت تیس روز ہے اور بعض حضرات فرماتے تھے کہ ۲۹ دن ہے۔ اس دوران ابوضحیٰ نے نقل کیا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اُٹھ گئے صبح کے وقت تو کیا معاملہ دیکھتے ہیں کہ رسول کریم کی ازواج رو رہی ہیں اور ہر ایک زوجہ کے پاس انکے گھر کے لوگ موجود تھے۔ پھر میں مسجد میں حاضر ہوا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ابن عمر تشریف لائے اور وہ اوپر رسول کریم کے پاس تشریف لے گئے اور آپ اس وقت بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سلام فرمایا، پھر سلام کیا لیکن کسی نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طریقہ سے کیا پھر وہ واپس تشریف لائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وہ اوپر تشریف لے گئے۔ رسول کریم کے پاس اور کہا کہ کیا آپ نے طلاق دے دی؟ یعنی کیا آپ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کا ایلاء کیا جسے راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ اس مکان میں ۲۹ روز ٹھہرے تھے پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے اور پھر آپ وہاں سے مکان میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۴۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ آلَى النَّبِيُّ

۳۴۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک مرتبہ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف نہ لے جانے کی قسم کھائی یعنی آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فِیْ مَشْرَبَةٍ لَّهٗ فَمَكَثَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ.

نے یہ عہد کر لیا کہ میں ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا پھر آپ اپنے بالا خانہ میں ۲۹ راتوں تک قیام فرما رہے۔ پھر آپ اتر کر آ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ تک کا ایلاء فرمانا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

ایلاء کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایلاء اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ شوہر کی حیثیت سے بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور اس سے الگ رہے گا۔ لیکن علماء کی اس بارے میں یہ رائے ہے کہ بیوی سے الگ رہنا کسی ناراضگی کی وجہ سے ہو اور اگر ناراضگی کی وجہ سے نہ ہوگا تو وہ شریعت کی اصطلاح میں ایلاء نہیں کہیں گے۔

۱۷۳۲: باب الظِّهَارِ

باب: ظہار سے متعلق احادیث

۳۴۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ فَوَقَعْتُ قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

۳۴۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی اہلیہ سے ظہار کیا تھا پھر میں نے اس سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں اس کی پازیب اس کی چاندنی میں دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اب اس کے پاس نہ جانا کہ جس وقت تک تم وہ کام نہ کرو جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے۔

اسلام میں ظہار کی حقیقت:

شریعت کی اصطلاح میں ظہار اپنی بیوی کو کسی ایسی خاتون سے تشبیہ دینے کو کہتے ہیں کہ جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہے مثلاً کوئی شخص اپنی اہلیہ سے اس طریقہ سے کہے کہ تو میرے واسطے میری ماں، بہن جیسی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس جملہ بولنے سے اس کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا تو اس سے ظہار ہو گیا اور وہ اس وقت تک اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا جس وقت تک کہ وہ شخص ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے اور کفارہ ظہار یہ ہے کہ ایک غلام یا ایک باندی آزاد کی جائے اگر کسی میں اس قدر قوت نہ ہو کہ وہ غلام یا باندی آزاد کرے تو وہ شخص دو مہینے تک لگاتار روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی نیت طلاق کی تھی تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی۔

واضح رہے کہ اسلام سے پہلے یہ حکم تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے اگر کہتا کہ تو میری ماں ہے تو وہ عورت اس شخص کے

لئے تمام عمر کے لئے حرام ہو جاتی۔ کفارہ ادا کرنے کے باوجود بھی وہ عورت شوہر کے لئے حلال نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ عورت جائز ہو جاتی ہے اور جس وقت تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے تو اس وقت تک وہ عورت حرام رہتی ہے اور اگر کسی نے بغیر کفارہ ادا کیے عورت سے صحبت کر لی تو اس شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا اس کو توبہ کرنا چاہیے اور کفارہ ادا کر کے اس کو ہاتھ لگائے اور کفارہ ادا نہ کرنے تک اس کو اپنے واسطے حرام تصور کرے۔

یہاں ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ یہ خود کس قدر رواہیات اور بری بات ہے کہ اپنی اہلیہ کو اپنی ماں' بہن یا ایسے ہی کسی محترم رشتہ کہ جس سے کسی صورت بھی نکاح نہیں ہو سکتا تو ایسی حرکت بے حد ناپسندیدہ فعل ہے۔ کوئی بھی عقلمند شخص ایسی بات نہیں کہہ سکتا اور جو شخص اس فعل قبیح کا مرتکب ہو تو لازماً کفارہ ادا کئے بغیر وہ اس کی بیوی نہیں رہ سکتی اور کفارہ ادا کرنے میں بھی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (جامی)

۳۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَتِهٖ فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا اَوْسَاقَيْهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

۳۴۹۱: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا لیکن اس نے پھر اس عورت سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل۔ اسکے بعد اس نے اپنا حال خدمت نبوی میں عرض کیا' آپؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کونسی چیز تھی کہ جس نے تجھ کو اس کام پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل آپؐ پر رحم فرمائے یارسول اللہ! میں نے دیکھی اسکے پاؤں کی کڑی یعنی اس کے پاؤں میں پازیب دیکھی یا اس نے کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاند کی روشنی میں دیکھیں۔ یہ بات سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم وہ کام انجام دو جو کہ تم کو عزت اور بزرگی والے نے حکم فرمایا ہے۔

۳۴۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ اَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ ظَاهِرٌ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَاحَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْ حَتّٰى

۳۴۹۲: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے اپنی اہلیہ سے ظہار کر لیا تھا پھر اس شخص نے کفارہ ادا کرنے سے قبل عورت سے ہم بستری کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اور تجھ کو کس بات نے اس کام پر آمادہ کیا وہ شخص کہنے لگا کہ اے خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس عورت کی سفید سفید پنڈلیاں چاندنی میں نظر آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم ادا نہ کرو جو کچھ تمہارے ذمہ ادا کرنا لازم ہے اب

تَقْضِیَ مَا عَلَیْكَ وَقَالَ اِسْحَاقُ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰی تَقْضِیَ مَا عَلَیْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ.

مصنف نسائی شریف فرما رہے ہیں کہ راوی حضرت اسحٰق نے اپنی حدیث شریف میں ((فَاعْتَزِلْ)) فرمایا ہے اور اس حدیث کے لفظ محمد کے ہیں اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے مسند ہونے سے اور اللہ عزوجل زیادہ دانا ہے۔

۳۴۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَآءَ تْ خَوْلَةُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا زَوْجَهَا فَكَانَ یَخْفٰی عَلَیَّ كَلَامُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ......

[المجادلة : ۱]

۳۴۹۳: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ جو سنتا ہے تمام آوازوں کو۔ خولہ رضی اللہ عنہا خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اپنے شوہر کا شکوہ پیش کیا یعنی ان کے ظہار کرنے سے مکان اور بال بچے سب کے سب تباہ ہو گئے اور وہ اپنی گفتگو مجھ سے چھپاتی تھی۔ جس وقت اللہ عزوجل نے عزت اور بزرگی والے خدا نے یہ آیت کریمہ: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ...... نازل فرمائی۔ یعنی اللہ عزوجل نے اس خاتون کی بات سن لی جو کہ تجھ سے جھگڑا کرتی ہے اپنے شوہر (سے متعلق) پر اور وہ اللہ کے سامنے اپنی تکالیف پیش کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کے سوال جواب سنتا ہے بلاشبہ اللہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اسکے بعد اللہ نے ظہار اور اسکے کفارہ کا بیان فرمایا۔

۱۷۳۳: باب مَا جَآءَ فِی الْخُلْعِ

باب: خلع سے متعلق احادیث

۳۴۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ وَهُوَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ قَالَ الْحَسَنُ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ غَیْرِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ شَیْئًا.

۳۴۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے شوہروں سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی خواتین منافق اور دھوکہ باز ان کو ہی کہنا چاہیے۔

خلع کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ چھوڑ دے اور شوہر سے مہر وغیرہ کے عوض طلاق حاصل کی جائے یعنی اگر شوہر عورت کو طلاق نہیں دے رہا اور طلاق حاصل کرنے کی وجہ شرعی موجود ہے تو بہتر یہ ہے کہ مہر یا دیگر مال کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۳۴۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ

۳۴۹۵: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل سے روایت ہے کہ اہلیہ حضرت

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَنَا حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ مَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَآءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا اَعْطَانِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِيْ اَهْلِهَا.

صامت بن قیس رضی اللہ عنہ کی حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے شروع میں نماز کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ کے نزدیک پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کون ہو؟ تو حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس وجہ سے' کیا بات پیش آئی اور تم کس وجہ سے (اندھیرے ہی اندھیرے) آئی ہو؟ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان نبھاؤ نہیں رہتا۔ میرے شوہر کا نام ثابت بن قیسؓ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل کچھ بیان کر رہی ہیں جو کچھ کہ اللہ عزوجل نے چاہا اس کی زبان سے نکلا۔ یہ سن کر حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! اس نے جو کچھ مجھ سے کہہ دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم ثابت بن قیسؓ کے لے لو۔ یعنی تم ان سے اپنی چیز واپس لے لو۔ چنانچہ ثابت بن قیسؓ نے آپؐ کے فرمانے کے مطابق وہ چیز ان سے واپس لے لی اور اپنا چڑھایا ہوا مال واپس لے لیا اور حبیبہؓ اپنے گھر والوں میں بیٹھ گئیں یعنی ثابت بن قیسؓ کے گھر سے چلی گئیں۔

٣٤٩٦: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ اَمَا اِنِّيْ مَا اَعِيْبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً.

٣٤٩٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور وہ کہنے لگیں کہ مجھ کو غصہ اور ناراضگی نہیں' حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی عادت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا سمجھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کا باغ واپس کر دو۔ وہ کہنے لگ گئیں کہ ہاں واپس کر دوں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا باغ لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔

٣٤٩٧: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ

٣٤٩٧: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی ایک ایسی عورت ہے کہ اس کو جو شخص بھی ہاتھ لگائے تو وہ اس کو منع نہیں کرتی۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کو دور اور دفع کر دو (طلاق دے دو) اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے میری جان نہ چلی

فَقَالَ غَرِّبْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَتَّبِعَهَا نَفْسِیْ قَالَ اسْتَمْتِعْ.

جائے یعنی بے قراری کی وجہ سے میرا دِل اس کی طرف نہ لگا رہے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس کو اپنے سے الگ کر کے گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اس کو اپنے استعمال میں رکھو۔

بے احتیاط عورت کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی اس جملہ سے مراد ہے کہ میری بیوی غیر محتاط اور ایک لاپرواہ خاتون ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ عورت زانیہ ہے اگر وہ خاتون زنا کار ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعان کا حکم فرماتے اور جیسا کہ کتب فقہ میں ہے کہ اگر کسی کی بیوی خدانخواستہ ناسقہ ہو جائے تو شوہر کے لیے اس کو طلاق دینا واجب نہیں ہے اگر طلاق دے دے گا تو گنہگار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''لا یعب علی الرجل بطلیق الفاجرة'' بہرحال مذکورہ شخص ایک بے قرار مزاج کا شخص تھا اور اس کے لئے اس عورت کو طلاق دے کر الگ رہنا باعث زنا کاری ہوسکتا تھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اگر چاہو تو اس کو اپنے استعمال یعنی نکاح میں رکھ سکتے ہو۔

۳۴۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ ابْنُ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ تَحْتِی امْرَاَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا.

۳۴۹۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے نکاح میں ایک عورت ہے جو کسی کے ہاتھوں کو نہیں رد کرتی جب کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو طلاق دے دو اس نے کہا کہ میں اس کے علاوہ صبر نہیں کر سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو روک دو (یعنی اس عورت کی تم پوری طرح سے حفاظت اور نگرانی کرو اور اس کو ایسا کرنے سے روک دو)۔

۱۷۳۴: باب بَدْءِ لِعَانٍ

باب: لعان شروع ہونے سے متعلق

۳۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ جَآءَ نِیْ عُوَیْمِرٌ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْعَجْلَانِ فَقَالَ اَیْ عَاصِمُ اَرَاَیْتُمْ رَجُلًا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ یَا عَاصِمُ سَلْ لِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی

۳۴۹۹: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عجلانی قبیلہ میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے عاصم تم کیا کہتے ہو تم اس مسئلہ میں کیا کہہ رہے ہو کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اگر اس عورت کا شوہر اس غیر اور اجنبی شخص کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے شوہر کو قتل کر دو گے یا کیا کرو گے اے عاصم تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول کریمؐ سے دریافت کر لو چنانچہ عاصمؓ نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی کریمؐ نے اس سوال کو دریافت کرنا ناگوار خیال فرمایا۔ پھر عویمرؓ آئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے عاصم! تم نے کیا کہا؟

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَکَرِھَھَا فَجَآءَ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ یَاعَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ اَنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِخَیْرٍ کَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَھَا قَالَ عُوَیْمِرٌ وَاللّٰہِ لَاَ سْئَلَنَّ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْکَ وَفِیْ صَاحِبَتِکَ فَائْتِ بِھَا قَالَ سَھْلٌ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِھَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَئِنْ اَمْسَکْتُھَا لَقَدْ کَذَبْتُ عَلَیْھَا فَفَارَقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِھَا فَصَارَتْ سُنَّۃَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ۔

انہوں نے کہا کہ میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے کیونکہ اس سوال سے رسول کریمؐ نے ناگواری ظاہر فرمائی اور مجھ پر ناگواری ظاہر فرمائی۔ عویمرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کروں گا اور وہ نبیؐ کے پاس پہنچے اور آپؐ سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تم سے متعلق حکم نازل فرمایا ہے اور تمہاری بیوی سے متعلق بھی ارشاد فرمایا ہے تم اس کو بلا کر لاؤ۔ سہیل نقل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریمؐ کی خدمت میں تھے کہ جس وقت عویمرؓ اس خاتون کو لے کر آئے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور عویمر ؓ بیان فرمانے لگے اور قسم سے بیان فرمانے لگے کہ یارسول اللہ! اگر میں اس کو اب رکھوں گا تو میں اس کو تہمت اور الزام لگانے والا قرار دوں گا یہ بات کہہ کر انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اپنے سے الگ کر دیا۔ ابھی رسول کریمؐ نے حکم بھی نہیں فرمایا تھا ان کو عورت کے الگ کرنے کا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر یہی عادت اور طریقہ قرار پا گیا لعان والوں کیلئے یعنی لعان کے بعد شوہر اور بیوی الگ الگ ہو جائیں۔

لعان کا شرعی حکم:

شوہر اور بیوی کے درمیان لعان اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور زنا کے گواہ موجود نہ ہوں اور اللہ عزوجل سے خوف کر کے دونوں میں سے اپنے الزام کا کوئی قائل نہ ہو تو امیر یا قاضی کے حکم چار مرتبہ پہلے تو شوہر اس بات کی شہادت دے اللہ عزوجل کا نام لے کر اپنی سچائی پر۔ پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں اور اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے شوہر کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت بھیجے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں یعنی مرد اس طرح سے کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہے اور اس طریقہ سے بیوی بھی اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے مرد کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہے اللہ عزوجل کا غضب اس عورت پر نازل ہو اگر عورت جھوٹی ہو۔ (واضح رہے کہ لعان کے احکام آج کل نافذ نہیں ہیں۔ اس کے لئے دارالسلام ہونا شرط ہے۔ دارالحرب میں یہ احکام نافذ نہیں ہوتے)۔

۱۷۳۵: باب اللِّعَانِ بِالْحَبْلِ

باب: حمل کے وقت لعان کرنا

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۳۵۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْعَجْلَانِیِّ وَامْرَاَتِهٖ وَکَانَتْ حُبْلٰی.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کی اہلیہ محترمہ کے درمیان لعان کرایا تو اس وقت وہ حمل سے تھیں۔

۱۷۳۶: باب اللِّعَانِ فِیْ قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهٗ بِرَجُلٍ بِعَیْنِهٖ

باب: اگر کوئی شخص کوئی مقررہ آدمی کا نام لے کر عورت پر تہمت لگائے ان کے درمیان لعان کی صورت

۳۵۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ یَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ ذٰلِكَ وَاَنَا اَرٰی اَنَّ عِنْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِیْكِ بْنِ السَّحْمَآءِ وَکَانَ اَخُو الْبَرَآءِ ابْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهٖ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اَبْصُرُوْهُ فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْیَضَ سَبِطًا قَضِیْءَ الْعَیْنَیْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَکْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ السَّحْمَآءِ قَالَ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ اَکْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَیْنِ.

۳۵۰۱: حضرت ہشام سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو اپنی اہلیہ پر زنا کی تہمت لگا تا ہو تو انہوں نے محمد ﷺ کا قول بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن مالک سے یہی مسئلہ دریافت کیا تھا۔ اس لیے کہ مجھ کو خیال تھا کہ ان کو اس مسئلہ کا علم ضرور ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ پر حضرت شریک بن سحما کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی حضرت شریکؓ، براء بن مالکؓ کے بھائی تھے (ماں شریک) اور وہ پہلے شخص تھے کہ جنہوں نے لعان کیا چنانچہ رسول کریمؐ نے ان کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا کہ اس کو دیکھنا کہ اگر اس نے اسی طرح کا بچہ پیدا کیا کہ اس کا رنگ سفید اور اس کے بال سیدھے اور اس کی آنکھیں بگڑی ہوئی ہوں تو وہ بچہ ہلال بن اُمیہ کا ہے اور اگر کالے رنگ کی آنکھوں والا ہوگا اور اسکے بال گھنگریالے ہوں گے اور اس کی پنڈلیاں پتلی ہوں گی تو وہ شریک بن سحما کا ہوگا۔ انسؓ فرماتے ہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس نے کالے رنگ کی آنکھوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا کیا۔

۱۷۳۷: باب کَیْفَ اللِّعَانُ

باب: لعان کا طریقہ

۳۵۰۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ حُسَیْنٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ لِعَانٍ

۳۵۰۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں پہلی مرتبہ ہلال بن امیہ نے لعان کیا اور انہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت زدہ کیا۔ چنانچہ وہ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہو گئے اور آپؐ کو بتلایا تو آپؐ نے چار گواہ پیش کرنے کے لئے فرمایا اور کہا ورنہ تم پر حد

كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ بْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِّفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيءُ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهِمَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

قائم کی جائے گی۔ رسول کریمؐ نے متعدد مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے تو ہلال کہنے لگے خدا کی قسم اللہ عزوجل واقف ہیں کہ میں سچا انسان ہوں اس وجہ سے وہ یقینی طریقہ سے کوئی اس قسم کا حکم نازل فرمائیں گے جس کی وجہ سے میری پشت کوڑے مارے جانے سے بچ جائے گی۔ اس دوران آیت لعان نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے اپنے علاوہ کوئی گواہ موجود نہ ہو تو ان کی گواہی یہی ہے کہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بلاشبہ میں تو سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت اور اس عورت کی سزا اس طریقہ سے ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اس پر نبیؐ نے ہلالؓ کو حکم فرمایا اور انہوں نے چار مرتبہ یہ شہادت دی کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔ پھر اس عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی چار مرتبہ گواہی دی کہ اللہ کی قسم یہ شخص جھوٹا ہے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ چوتھی یا پانچویں مرتبہ گواہی دیتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو روک دو۔ اس لیے کہ یہ اس کے لئے ہلاکت کا ذریعہ ہوگی۔ اس پر اس شخص نے توقف کیا تو ہم لوگ سمجھ گئے کہ اب یہ اقرار کر لے گی۔ لیکن پھر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے ذلیل نہیں کروں گی اور پانچویں مرتبہ بھی قسم پوری کر لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس خاتون کو دیکھتے رہنا اگر اس نے سفید' سیدھے بالوں والا اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے گندمی رنگ والا اور گھنگریالے بالوں والا' درمیانہ قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو یہ شریک بن سحما کا ہوگا چنانچہ اس نے گندمی رنگت والا اور گھنگریالے بال والا اور درمیانہ قد اور پتلی پنڈلی والا بچہ ہی پیدا کیا اس پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اگر سابقہ حکم نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس کے ساتھ دوسرا معاملہ کرتا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں "قَضِيَ الْعَيْنَيْنِ" سے مراد آنکھوں

کے بالوں کا دراز ہونا ہے نیز یہ کہ آنکھیں بڑی اور کھلی نہ ہوں۔

١٧٣٨: باب قَوْلِ الْاِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ

باب: امام کا دُعا کرنا کہ اے اللہ تو میری رہبری فرما

٣٥٠٣: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْا اِلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا بِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ الشَّرَّ.

۳۵۰۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے لعان کا تذکرہ ہوا تو عاصم بن عدی نے کوئی بات کہہ دی اور روانہ ہو گئے پھر انکے پاس انکی قوم کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم کہنے لگے مجھے اس میں اس وجہ سے بتلایا گیا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں بات کی تھی۔ پھر وہ اسکو لے کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ میں نے بیوی کو کسی حالت میں دیکھا ہے۔ اسکا حلیہ اس وقت اس طرح سے تھا زرد رنگ' چھریرا بدن اور سیدھے بال اور جس شخص کے ساتھ تہمت لگائی تھی اس کا حلیہ اس طرح سے تھا گندمی رنگ' بھری ہوئی پنڈلیاں اور باقی جسم بھی گوشت سے بھرا ہوا۔ اس پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے خدا حکم واضح فرما۔ چنانچہ جس وقت اس عورت کے بچہ کی ولادت ہوئی تو وہ اسی انسان کی شکل کا تھا کہ جس کے بارے میں اس شخص نے بتلایا تھا کہ میں نے اس کو اپنی اہلیہ کے ساتھ دیکھا ہے پھر نبیؐ نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہان کے سنگسار کرتا تو وہ یہ خاتون ہوتی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو کہ اسلام میں شرانگیزی کرتی تھی اور بدکاری میں مبتلا تھی۔ لیکن اس کے لئے گواہ یا ثبوت نہیں تھا۔

٣٥٠٤: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ

۳۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم بن عدی اس ذکر میں کچھ بولے اور لوٹ گئے۔ پھر ان کو اُنکی قوم کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا کہ اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا۔ یہ سننا تھا کہ عاصم بن عدی اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ کے روبرو لائے اور وہی

بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْاِسْلَامِ.

کچھ عرض کیا جو کچھ سنا تھا کہ جو وہ شخص بیان کرتا تھا یعنی زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدھے بالوں والا شخص اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا وہ گندم گو رنگ کا اور پر گوشت اور مائل بہ موٹاپا شخص تھا اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ تو بیان کر اس حال کو'' راوی کہتا ہے کہ اس عورت نے ایسے بچے کو جنا جو کہ دوسرے شخص کے حال والا تھا۔ پھر اس عورت کے خاوند نے لعان کرایا نبی کریم ﷺ کے روبرو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب یہ بات بیان کر رہے تھے تو ایک شخص پوچھنے لگا کیا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو میں رجم کرتا اگر رجم کرنا بغیر گواہوں کے روا ہوتا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے نہیں! وہ تو کوئی اور عورت کے متعلق بیان تھا اور وہ تو بڑے شر والے کاموں میں مبتلا تھی۔

۱۷۳۹: باب الْاَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلٰى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

باب: پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت لعان کرنے والوں کے چہرہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم

۳۵۰۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ.

۳۵۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ جس وقت یہ لعان کرنے والے لعان کریں تو پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت تم ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اور فرمایا: اس سے اللہ کا عذاب لازم ہو جاتا ہے۔

۱۷۴۰: باب مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

باب: امام کا لعان کے وقت مرد و عورت کو نصیحت کرنا

۳۵۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا

۳۵۰۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے دوران کسی شخص نے لعان کرنے والوں سے متعلق دریافت کیا کہ کیا لعان کے بعد ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جاتی ہے؟ مجھ کو اس بات کا کوئی جواب نہیں بن پایا تو

اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَّقَامِیْ اِلٰی مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ وَلَمْ یَقُلْ عَمْرٌو اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ مِنَّا یَرٰی عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَاحِشَةً اِنْ تَكَلَّمَ فَاَمْرٌ عَظِیْمٌ وَقَالَ عَمْرٌو اَتٰی اَمْرًا عَظِیْمًا وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ ابْتُلِیْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰٓؤُلَآءِ الْاٰیَاتِ فِیْ سُوْرَةِ النُّوْرِ ﴿وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ حَتّٰی بَلَغَ ﴿وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ﴾ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاكَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِیْنَ ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِیْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا۔

میں اٹھ گیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی جانب میں روانہ ہو گیا میں نے ان سے کہا ''اے ابو عبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والے افراد کے درمیان علیحدگی کرا دی جاتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے دریافت کیا تھا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی کو گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو اگر وہ شخص کچھ کہے تو جب بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو اس قسم کی بات پر خاموش رہنا بھی اس طریقہ سے بہت بڑی بات ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کا جواب ارشاد نہیں فرمایا پھر وہ آدمی دوسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جس شے کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے سورہ نور کی آیت لعان نازل فرمائی وہ آیت کریمہ یہ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر سے شروعات فرمائیں اور اس کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے جھوٹ نہیں بولا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے عورت کو بھی نصیحت فرمائی اس نے بھی یہی عرض کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر مرد نے چار مرتبہ اللہ عزوجل کی قسم کھا کر' گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس عورت پر خدا کا غضب نازل ہو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علیحدہ فرما دیا۔

۱۷۴۱: باب التَّفْرِیْقِ عَلَی الْمُتَلَاعِنَیْنِ

باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی

۳۵۰۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ

۳۵۰۷: حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے عرض کیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟

اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلَانِ.

ارشادفرمایا: نبیؐ نے قبیلہ بنوعجلان کے درمیان علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر نبیؐ نے ان سے فرمایا: اللہ خوب واقف ہیں کہ تم دونوں میں سے ایک شخص جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی ایک گناہ سے توبہ کرنے کا خواہش مند ہے؟ اسی طریقہ سے نبیؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن دونوں نے انکار کردیا تو آپؐ نے اسکے بعد دونوں میں تفریق فرمادی۔

۱۷۴۲: باب اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

باب: لعان کرنے والے لوگوں سے لعان کے بعد توبہ سے متعلق

۳۵۰۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلَانَ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ كُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَآئِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِىْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِىَ اَبْعَدُ مِنْكَ.

۳۵۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟ تو فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوعجلان کے شوہر اور بیوی کے درمیان تفریق اور علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو علم ہے کہ تم دونوں میں سے کون جھوٹا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے تین مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ان دونوں کے درمیان علیحدگی فرمادی۔ پھر شوہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میری دولت کا کیا انجام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے واسطے کوئی دولت نہیں ہے اس لیے کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تم اس سے نفع حاصل کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو دولت واپس کرنا ایک مشکل کام ہے۔

۱۷۴۳: باب اجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب: لعان کرنے والے افراد کا اجتماع

۳۵۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۵۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے متعلق ارشاد فرمایا: اب تم دونوں کا حساب و کتاب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے تم دونوں میں سے ایک نہ ایک جھوٹا ہے (پھر شوہر سے فرمایا) اب تمہارا

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ وَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ.

اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا مال دولت (جو کہ میں نے اس کو دیا ہے) اس کا کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے واسطے تو کسی قسم کا مال دولت نہیں ہے اس لیے کہ اگر تم ایک سچے انسان ہو تو تم نے وہ مال دولت اپنی شرمگاہ حلال کرنے کے بدلہ دے دیا اور اگر تم ایک جھوٹے انسان ہو تو تم اس کو مانگنے کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتے ہو۔

۱۷۴۴: باب نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَاِلْحَاقِهِ بِاُمِّهِ

باب: لعان کی وجہ سے لڑکے کا انکار کرنا اور اس کو اس کی والدہ کے سپرد کرنے سے متعلق حدیث

۳۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ اَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ.

۳۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کے درمیان لعان کرانے کے بعد ان دونوں کے درمیان تفریق کر دیا اور اس بچہ کو اس کی والدہ کے ساتھ کر دیا۔

۱۷۴۵: باب اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهِ وَ سَكَتَ فِيْ وَلَدِهِ وَ اَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ

باب: اگر کوئی آدمی اپنی اہلیہ کی جانب اشارہ کرے لیکن اس کا ارادہ اس کا انکار کرتا ہو؟

۳۵۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تَرٰى اَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ.

۳۵۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ فزارہ کا ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری عورت نے ایک بالکل کالے رنگ کے بچہ کو جنم دیا ہے اس کا ارادہ اپنے بچہ سے انکار کرنے کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان کے درمیان خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری رائے میں وہ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: ممکن ہے کہ کسی رگ نے کھینچ دیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۳۵۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۳۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ فزارہ کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِنْتِفَآءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ فِيْهَا ذَوْدُ وُرْقٍ قَالَ فَمَا ذَاكَ تَرٰى قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَآءِ مِنْهُ.

اور کہنے لگا: میری زوجہ نے ایک لڑکا جنا ہے لیکن وہ تو کالے رنگ کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیرے ہاں اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان کے رنگ کیسے ہیں؟ کہنے لگا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سوچ اور غور کرو کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگا کسی رگ نے وہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیرے لڑکے کے رنگ کو بھی کسی رنگ نے ہی کھینچا ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے لڑکے پہ انکار کی اجازت نہ مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَيْوَةَ حِمْصِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِيْ قَالَ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ قَالَ فِيْهَا اِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ اَجْلِهِ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْ وَلَدٍ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اِلَّا اَنْ يَّزْعُمَ اَنَّهُ رَاٰى فَاحِشَةً.

۳۵۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے یہاں ایک کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بچہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا یہ سنگ رنگ اس کا۔ اس نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے کیا رنگ دیکھے ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کوئی خاکی رنگ کا بھی ان میں ہے۔ اس نے کہا کہ خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہیں اس میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خاکی رنگ کس جگہ سے آیا۔ اس نے کہا کہ مجھ کو اس کا بالکل علم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا لیکن کسی رگ نے اس کو ضرور کھینچ لیا ہوگا۔ اس کو راوی نقل کرتا ہے کہ اسی لیے رسول کریمؐ نے حکم فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے مرد کو اس کا انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اس کی اہلیہ سے مگر اس وقت کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور میں اس سے واقف ہوں کہ وہ عورت ایک فاحشہ عورت ہے۔

۱۷۴۶: باب التَّغْلِيْظِ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ

باب: بچے کا انکار کرنے پر وعید شدید

الْوَلَدِ

کا بیان

۳۵۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَّلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت لعان کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت کسی قوم میں ان کے علاوہ کسی شخص کو داخل کرے گی تو اس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس کچھ نہیں ہے اور اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اس طریقہ سے جو شخص جان بوجھ کر اپنی اولاد کو اپنی جانب نسبت کا انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نگاہوں سے دور کر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کی موجودگی میں ذلیل کرے گا۔

تشریح ☆ خاوند اور بیوی کا ایک عظیم' پاکیزہ رشتہ ہے اور اللہ و رسول ﷺ کی رضامندی ہے۔ گویا کہ وہ مرد اپنی عورت کے جسم کا مالک ہے' مرد کا جسم عورت کے لئے اور ایسا معاملہ دنیا میں اور کسی مرد کا اس عورت سے اور عورت کا کسی بھی مرد سے نہیں ہوسکتا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ ان دونوں کا ہوگا۔ اگر اس پر خاوند انکار کرے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے' تو اس میں دونوں کے لئے نقصان ہے اور گھر کی بربادی علیحدہ ٹھہری۔ کچھ لوگ مجھ سے مسائل پوچھنے آتے ہیں اور یقین جانئے کہ اپنے جاننے والوں کے سامنے نفرت' غصہ یا کسی اور عارضی ناراضگی کی وجہ سے یہ کہہ بیٹھتے ہیں کہ مولانا جی! یہ بچہ تو میرا ہے ہی نہیں یا اور کوئی ایسی ہی بات جس سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ سسرالی رشتہ داروں یا بیوی کو بھرے مجمع میں ذلیل کیا جائے اور بعد میں صلح ہو جاتی ہے اور رہنا بطور میاں' بیوی کے پڑتا ہے۔ اب وہ لوگ جو اس مجمع میں ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی قریبی ہوں' بات تو کہتی ہے کہ تو مُنہ سے نکل میں شہر سے نکلی۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ (جامی)

۱۷۴۷: باب اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

باب: جبکہ کسی عورت کا شوہر بچے کا منکر نہ ہو تو بچہ اسی کو دے دینا چاہیے

۳۵۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

۳۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لڑکا بستر والے (شوہر کا) ہے اور زنا کرنے والے شخص کے لئے پتھر ہیں۔

۳۵۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ

۳۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ بستر والے

وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

(یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے تو (فقط) پتھر ہیں۔

نسب کے متعلق شرعی قانون:

مطلب یہ ہے کہ اگر شادی شدہ عورت خدانخواستہ زنا کی مرتکب ہو جائے اور زانی سے بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ عورت کے شوہر کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے تو پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں ہے اور حرام کار رہا تو اس کو سنگسار کرنا چاہیے۔

۳۵۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ انْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَلِیْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ یَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

۳۵۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبد بن زمعہ نے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ایک بچہ کے سلسلہ میں۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ بچہ میرا بھتیجا ہے کہ جن کا نام عتبہ بن ابی وقاص ہے یہ ان کا لڑکا ہے اور میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے۔ آپؐ اس کی شباہت ملاحظہ فرمالیں۔ ایک نسخہ میں ہے کہ عبدزمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ میرے والد کی باندی سے پیدا ہوا ہے پھر آپؐ نے اس کی شباہت ملاحظہ فرمائی تو وہ شباہت بالکل صاف معلوم ہوئی اور عتبہ کی شکل وصورت اس سے ملتی تھی آپؐ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ وہ تمہارا لڑکا ہے اس لیے کہ بچہ تو بستر والے (یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کار کیلئے تو پتھر ہے اور آپؐ نے سودہؓ سے فرمایا کہ تم اس سے پردہ کرلو تو اس نے کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۳۵۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الزُّبَیْرِ مَوْلٰی لَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِیَةٌ یَّطَؤُهَا هُوَ وَكَانَ یَظُنُّ بِاٰخَرَ یَقَعُ عَلَیْهَا فَجَآءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِیْ كَانَ یَظُنُّ بِهٖ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِیَ حُبْلٰی فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ فَلَیْسَ لَكِ بِاَخٍ.

۳۵۱۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمعہ کی ایک باندی تھی جس سے زمعہ صحبت کیا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس باندی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے۔ آخر اس کو لڑکا پیدا ہوا اس شخص کی صورت پر کہ جس کو اس کا گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے قبل مر گئی تھی۔ یہ واقعہ بیوی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے اور تو اس سے پردہ کرلے۔ اے سودہ! اس لیے کہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

۳۵۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۵۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَا اَحْسَبُ هٰذَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ تو بستر والے کا ہے (یعنی شوہر کا ہے) اور حرام کار کے لئے پتھر ہے اور عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں ہیں۔

۱۷۴۸: باب فِرَاشِ الْاَمَةِ

باب: باندی کے بستر ہونے (یعنی باندی سے صحبت) سے متعلق

۳۵۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ سَعْدٌ اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ اِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ وَلِيْدَةَ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِيْ فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ.

۳۵۲۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن زمعہ کے درمیان جھگڑا ہوا۔ سعدؓ کہتے تھے کہ میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی کہ جس وقت کہ میں مکہ مکرمہ آیا اس وقت انہوں نے وصیت کی کہ تم زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھو وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے نقل کیا کہ وہ میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے کہ اس کو میرے والد کی ملکیت میں پیدا کیا پھر رسول کریمؐ نے دیکھا تو عتبہ کی صاف شباہت تھی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: بچہ تو اس کا ہے کہ جس کے لئے فراش (بستر) ہے (یعنی شوہر کہ جس نے کہ عورت سے صحبت کی) پھر آپؐ نے فرمایا: اے سودہ! تم اس سے پردہ کرلو۔

۱۷۴۹: باب الْقُرْعَةِ فِي الْوَلَدِ اِذْ تَنَازَعُوْا فِيْهِ وَ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

باب: جس وقت لوگ کسی بچہ سے متعلق اختلاف کریں تو اس وقت قرعہ ڈالنا

۳۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوْا عَلٰى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ. فَاَلْحَقَ

۳۵۲۱: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تین شخص ملک یمن میں آئے تھے۔ جنہوں نے کہ ایک ہی عورت سے صحبت کی تھی ایک ہی طہر میں۔ (یہ بات سن کر) آپؐ نے ان میں سے دو اشخاص کو الگ کر کے فرمایا: تم تیسرے شخص (یعنی اپنے ایک ساتھی) کے حق میں اس بچہ کا اقرار کرلو لیکن ان لوگوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے دوسرے دو شخص سے دریافت فرمایا پھر ان لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر ان تین شخص کے نام کا قرعہ

الْوَلَدَ بِالَّذِیْ صَارَتْ عَلَیْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَیْهِ ثُلُثَیِ الدِّیَةِ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

ڈالا گیا اور جسکے نام قرعہ نکلا وہ لڑکا اسی کو دیدیا گیا اور ایک تہائی دیت اس سے ان دونوں کو دلوادی گئی۔ جب خدمت نبوی میں اس مسئلہ کا ذکر پیش ہوا تو آپ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کی داڑھی کھل گئی۔

۳۵۲۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِی الْخَلِیْلِ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْیَمَنِ فَجَعَلَ یُخْبِرُهٗ وَیُحَدِّثُهٗ وَعَلِیٌّ بِهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتٰی عَلِیًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ یَّخْتَصِمُوْنَ فِیْ وَلَدٍ وَّقَعُوْا عَلَی امْرَاَةٍ فِیْ طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۳۵۲۲: حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جو کہ ملک یمن سے آیا تھا۔ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تین اشخاص ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے کہ جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کر لی تھی پھر پوری حدیث شریف بیان کی (یعنی جو حدیث شریف اوپر مذکور ہے)۔

۳۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمَئِذٍ بِالْیَمَنِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِیًّا اُتِیَ فِیْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَاَةٍ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِاَحَدِهِمْ تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْتُمْ شُرَکَآءُ مُتَشَاکِسُوْنَ وَسَاُقْرِعُ بَیْنَکُمْ فَاَیُّکُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهٗ وَعَلَیْهِ ثُلُثَا الدِّیَةِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

۳۵۲۳: حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریمؐ کے پاس تھا اور ان دنوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں تھے کہ تین اشخاص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے وہ تینوں اشخاص ایک بچہ سے متعلق دعویٰ دار تھے۔ اس وقت علی ؓ نے فرمایا کیا ان میں سے ایک اس کیلئے چھوڑ رہے ہو تو ان میں سے ایک شخص نے یہ بات ماننے سے انکار کیا۔ پھر دوسرے شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا تو ساتھی کیلئے اس بچہ کو چھوڑتا ہے (یعنی کیا تو اپنے ساتھی کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہے؟) لیکن اس شخص نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ یہ بات سن کر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تم لوگ آپس میں مختلف ہو اور جھگڑا کرتے ہو اور میں اب قرعہ ڈالوں گا اور تم میں سے جس کسی کا قرعہ میں نام آئے گا تو اس کو وہ لڑکا ملے گا اور اس پر دو تہائی دیت پڑے گی۔ جس وقت رسول کریمؐ نے یہ واقعہ سنا تو آپ ﷺ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپؐ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

۳۵۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ

۳۵۲۴: حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا اور ان کے پاس ایک لڑکے سے متعلق مقدمہ پیش ہوا کہ جس مقدمہ میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ خَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ.

تین آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا پھر تمام حدیث بیان کی جو کہ گذر چکی ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں راوی سلمہ بن کھیل نے اختلاف کیا ہے۔

۳۵۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ اَوِ ابْنِ اَبِي الْخَلِيلِ اَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِشْتَرَكُوْا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

۳۵۲۵: حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت شعبی کو حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے ابی الخیل کی یا ابن ابی الخیل سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث شریف یہ ہے کہ تین اشخاص شریک ہوئے (یعنی صحبت کی) ایک ہی طہر میں پھر حدیث کونقل فرمایا اس طریقہ سے اور اس روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس روایت کو مرفوع کیا حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور اللہ عزوجل زیادہ علم رکھتا ہے۔

۱۷۵۰: باب اَلْقَافَةِ

باب: علم قیافہ سے متعلق احادیث

۳۵۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ.

۳۵۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ خوشی سے چمک رہے تھے (یعنی آپ بہت زیادہ خوش نظر آ رہے تھے) آپ فرمانے لگے تم کو علم ہے کہ (ایک آدمی کہ جس کا نام مجزز ہے جو کہ قیافہ کا علم رکھتا ہے) اس نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر بیان کیا کہ ان دونوں شخص کی پاؤں کی بناوٹ ایک دوسرے کے پاؤں کی بناوٹ میں ملتی ہے۔

۳۵۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلَجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَاٰى اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ اَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

۳۵۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بہت خوش تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کو علم نہیں (قیافہ جاننے والا ایک شخص کہ جس کا نام) مجزز مدلجی ہے وہ آیا تھا اور اس وقت میرے پاس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اس قیافہ جاننے والے نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زید کو دیکھا اور دونوں کا چہرہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے ہوئے تھے اس قیافہ کے علم رکھنے والے شخص نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں)۔

۱۷۵۱: بابُ اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَ تَخْيِيرُ الْوَلَدِ

۳۵۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَآءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيْرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبَ هٰهُنَا وَالْاُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهٖ فَذَهَبَ اِلٰى اَبِيْهِ.

۳۵۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ اِنَّ زَوْجِىْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِىْ وَقَدْ نَفَعَنِىْ وَسَقَانِىْ مِنْ بِئْرِ اَبِىْ عِنَبَةَ فَجَآءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُّخَاصِمُنِىْ فِى ابْنِىْ فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ.

باب: شوہر و بیوی میں سے کسی ایک کے مسلمان ہونے اور لڑکے کا اختیار

۳۵۲۸: حضرت عبدالحمید انصاری اپنے والد ماجد سے اور انکے والد ماجد اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ مسلمان ہوئے یعنی عبدالحمید کے دادا اور انکی اہلیہ محترمہ نے انکے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا (یعنی عبدالحمید کی دادی نے انکار کیا) ان دونوں کا ایک لڑکا تھا جو کہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ رسول کریمؐ نے اسکو بٹھلایا اور اسکے والدین وہاں پر موجود تھے آپؐ نے پھر اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی کہ اے خدا اسکو ہدایت عطا فرما۔ وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

۳۵۲۹: حضرت ہلال بن اسامہ میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میمونہؓ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ ایک دن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے نقل فرمایا کہ ایک خاتون آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے والدین آپؐ پر فدا ہو جائیں۔ میرا معاملہ یہ ہے کہ میرا شوہر میرے بچے کو مجھ سے لے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھ کو نفع ہے اور وہ مجھ کو قبیلہ ابی عنبہ کے کنوئیں کا پانی بھی پلاتا ہے اس دوران اس خاتون کا شوہر بھی آ گیا اور وہ کہنے لگا کہ میرے لڑکے کے سلسلہ میں کون شخص جھگڑ رہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اے بیٹا' یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان دونوں میں جس کا تیرا دل چاہے اس کا ہاتھ تھام لے چنانچہ لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ تھام لیا اور وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی۔

۱۷۵۲: بابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

۳۵۳۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ شَاذَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَخُوْ عَبْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ

باب: خلع کرنے والی خاتون کی عدت

۳۵۳۰: حضرت عبدالرحمٰن مسعود بن عفراء کی لڑکی ربیع سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن شماس نے اپنی اہلیہ جمیلہ عبداللہ بن ابی کی لڑکی کے مارا اور اس کا ہاتھ توڑ دیا اس کے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔

عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهٗ خُذِ الَّذِىْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَّاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا جس وقت حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس خاتون سے اپنی چیز واپس لے لو اور تم اس کا راستہ چھوڑ دو۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ایک حیض کی عدت گذارنے کے لئے پھر اس کو اس کے والدین کے گھر چلے جانے کے لیے حکم فرمایا۔

۳۵۳۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رُبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدِّثِيْنِىْ حَدِيْثَكِ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِىْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهٗ مَاذَا عَلَىَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَاعِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِىْ حَدِيْثَةَ عَهْدٍ بِهٖ فَتَمْكُثِىْ حَتّٰى تَحِيْضِىْ حَيْضَةً قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِىْ ذٰلِكَ قَضَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ.

۳۵۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کی پھر میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا: کیا حکم ہے میری عدت کے واسطے یعنی میں کتنی عدت گذاروں؟ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہارے ذمہ عدت واجب نہیں ہے لیکن جس وقت تم ان ہی دنوں میں اپنے شوہر کے پاس رہی ہو تو تم ٹھہر جانا یہاں تک کہ تم کو ایک حیض آ جائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا تابع ہوں جو کہ مریم مغالیہ کا فیصلہ تھا وہ مریم ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھی کہ جنہوں نے شوہر سے خلع کیا تھا۔

۱۷۵۳: باب مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

باب: مطلقہ خواتین کی عدت سے متعلق جو آیت کریمہ ہے اس میں سے کون کونسی خواتین مستثنیٰ ہیں

۳۵۳۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا [البقرة : ١٠٦] وَقَالَ: وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ

۳۵۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ سے متعلق فرمایا یعنی جو موقوف کرتے ہیں کوئی آیت یا ہم بھلا دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر پہنچاتے ہیں یا اسکے برابر پہنچاتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ۔ جس وقت ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور اللہ عزوجل خوب واقف ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو (اس بات پر)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ...... وَقَالَ : يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتَابِ [الرعد : ٣٩] فَاَوَّلُ مَانُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ [البقرة : ٢٢٨] وَقَالَ : وَاللَّآئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ [الطلاق : ٤] فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى : ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَالَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا [الأحزاب : ٤٩]

وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ تو تو بنا کر لایا ہے اس طریقہ سے نہیں ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو کوئی خبر نہیں ہے اور فرمایا: يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ۔ اور اللہ تعالیٰ مٹاتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو دل چاہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب پھر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن میں جو (حکم) منسوخ ہوا وہ قیام ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ تلاوت فرمائی یعنی مطلقہ خواتین تین حیض تک عدت گذاریں اور یہ آیت: وَاللَّائِىْ يَئِسْنَ یعنی جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں تو اگر تم کو شک ہو تو انکی عدت تین مہینہ ہے بھی اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگئیں۔ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ یعنی اگر تم انکو چھونے سے قبل ہی انکو طلاق دیدو تو ان پر تمہارے واسطے عدت میں بیٹھنا لازم نہیں۔

۱۷۵۴: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: جس کے شوہر کی وفات ہوگئی اس کی عدت

۳۵۴۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۴۳: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی اللہ اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے انتقال پر تین روز سے زیادہ غم منائے البتہ شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گذارے۔

۳۵۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّىَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِىْ بَيْتِهَا فِىْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۴۴: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں خراب ہوگئی ہیں کیا وہ سرمہ ڈال سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک دورِ جاہلیت میں ایک سال تک کجاوے کے نیچے ڈالے جانے جیسے بدترین کپڑے پہن کر عدت گذارا کرتی تھی اور اب اس کے چار ماہ دس روز بھی مشکل سے گذر رہے ہیں۔

۳۵۳۵: اَخْبَرَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ قَهْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَجَدُّهُ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتَا جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی عَیْنِهَا اَفَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ اِحْدَا كُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَآءَهَا بِبَعْرَةٍ.

۳۵۳۵: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے داماد کی وفات ہوگئی ہے اور مجھ کو اپنی بیٹی کی آنکھوں سے متعلق خراب ہونے کی وجہ سے اندیشہ ہے کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں بیٹھا کرتی تھی اور یہ تو صرف چار ماہ دس روز ہی ہیں پھر وہ ایک سال مکمل کرنے کے بعد نکلتی اور وہ اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینک دیتی۔

۳۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یَقُوْلُ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۳۶: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گذارنا لازم ہے۔

۳۵۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۳۷: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گذارنا لازم ہے۔

۳۵۳۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّهْمِیُّ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ وَهِیَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۵۳۸: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت بیان کی گئی ہے۔

۱۵۵۵: باب عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: حاملہ کی عدت کے بیان میں

۳۵۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

۳۵۳۹: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن کے بعد ایک بچہ کو جنم دیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نکاح کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرما دی اور انہوں نے نکاح کرلیا۔

۳۵۴۰: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ سُبَيْعَةَ اَنْ تَنْكِحَ اِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا.

۳۵۴۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم فرمایا کہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہو جائیں تو نکاح کر لیں۔

۳۵۴۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْاَزْوَاجِ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضٰى اَجَلُهَا.

۳۵۴۱: حضرت ابو سنابل فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچہ کی ولادت ہوئی تو ان کے شوہر کی وفات کو ۲۳ یا ۲۵ رات گذری تھیں چنانچہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہوگئیں تو نکاح کرنے کے لئے وہ سنگھار (وغیرہ) کرنے لگیں۔ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے اب کونسی رکاوٹ ہے اس کی عدت تو گذر چکی ہے۔

۳۵۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اخْتَلَفَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْعَدَ الْاَجَلَيْنِ فَبَعَثُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

۳۵۴۲: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس خاتون کی عدت سے متعلق اختلاف ہوگیا کہ جس کا شوہر وفات کر گیا ہو اور وہ خاتون حمل سے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت وہ بچہ جنے گی تو اس کے لئے نکاح کرنا درست ہوگا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی تو اس پر انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ سبیعہؓ کے شوہر کی

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا اِلٰى اَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوْا اَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوْا اِنَّكِ لَا تَحِلِّيْنَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ.

وفات ہوگئی تو وفات کے ۱۵ دن یعنی آدھے مہینہ کے بعد انہوں نے بچہ کو جنم دیا پھر انہیں دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ایک کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر دوسرے آدمی کے رشتہ داروں کو اندیشہ ہوا۔ یہ بات سن کر وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: تم حلال ہوگئی ہو اور تم جس سے دل چاہے نکاح کر لو۔

۳۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْسَلَمَةَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَ كَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُّؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ.

۳۵۴۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے اور وہ عورت حمل سے ہو تو وہ عورت کتنے زمانہ تک عدت میں رہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں میں سے زیادہ عرصہ تک وہ عدت گذارے گی جبکہ ابوہریرہؓ کا فرمانا تھا کہ جس وقت بچہ پیدا ہو جائے گا تو عدت مکمل ہو جائے گی۔ یہ بات سن کر ابوسلمہؓ، امّ سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا سبیعہ اسلمیہؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے نصف ماہ کے بعد بچہ کو جنم دیا تو دو آدمیوں نے ان کو نکاح کا پیغام دیا ان دونوں میں سے ایک شخص جوان تھا اور ایک ادھیڑ عمر کا تھا انہوں نے جوان شخص کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر ادھیڑ عمر کے آدمی نے کہا کہ تم ابھی حلال ہی نہیں ہوئی۔ ان دنوں سبیعہؓ کے گھر کے لوگ (والدین) موجود نہیں تھے۔ اس وجہ سے ادھیڑ عمر کے شخص نے سوچا کہ جس وقت وہ آئیں گے تو اسکو سمجھا بجھا کر اس سے نکاح کرنے پر رضامند کر لیں گے لیکن وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں تو آپؐ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو اور جس سے تم چاہو نکاح کر سکتی ہو۔

۳۵۴۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَيَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا اِلَّا اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَاُولَاتُ

۳۵۴۴: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ایک خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس رات گذرنے کے بعد بچہ کو جنم دیا کیا وہ نکاح کر سکتی ہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی (یعنی وہ چار مہینہ دس روز عدت گذارے گی) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا لیکن اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: وَ اُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ وہ فرمانے لگے کہ یہ مطلقہ عورت کا حکم

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق : ٤] فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ اُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ يَّخْطُبُهَا.

ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام حضرت کریب کو بھیجا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ دریافت کر کے آئیں کہ کیا یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے دریافت کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جی ہاں اس لیے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کا حکم فرمایا۔ جن لوگوں نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تو ان میں حضرت ابوسنابل بھی تھے۔

٣٥٤٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ.

٣٥٤٥: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمن نے ایک دوسرے سے عورت کی عدت کے بارے میں گفتگو کی جو کہ شوہر کے انتقال کے چند روز کے بعد بچہ کو جنم دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ نہیں بلکہ بچہ کی ولادت کے وقت وہ حلال ہو جائے گی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے ام سلمہؓ سے مسئلہ دریافت کرایا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سبیعہ اسلمیہؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریمؐ سے اس سلسلہ میں فتویٰ حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٥٤٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزَوَّجَ.

٣٥٤٦: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٥٤٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

٣٥٤٧: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسلمہؓ کے درمیان اس عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف

يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ.

ہوگیا جو کہ شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ جنے۔ ابن عباسؓ کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ تک عدت گذارے گی جبکہ ابوسلمہؓ کا کہنا تھا کہ بچہ کی ولادت کے وقت اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔ اس دوران ابوہریرہؓ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کے غلام' کریب کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا وہ واپس آئے اور فرمایا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا نے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد جب بچہ کو جنم دیا تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حلال ہوگئی ہو۔

۳۵۴۸: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ نَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۵۴۸: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد بچہ جنے تو اس کی عدت زیادہ زمانہ تک ہوگی۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے کریب کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو وہ یہ خبر لے کر آئے کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا انتقال ہوگیا تو چندروز کے بعد ان کے یہاں بچہ کی پیدائش ہوئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

عـه عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَزَوَّجَ.

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ

اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا کُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ یَسْاَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَاءَ ھُمْ فَاَخْبَرَھُمْ اَنَّھَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَیْعَۃُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِلَیَالٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَۃُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا فَاِنَّ عِدَّتَھَا اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ فَبَعَثْنَا کُرَیْبًا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ یَسْئَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَاءَ نَا مِنْ عِنْدِھَا اَنَّ سُبَیْعَۃَ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِاَیَّامٍ فَاَمَرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ۔

۳۵۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ ابْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ عَنْ اُمِّھَا اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ اَسْلَمَ یُقَالُ لَھَا سُبَیْعَۃُ کَانَتْ تَحْتَ زَوْجِھَا فَتُوُفِّیَ عَنْھَا وَھِیَ حُبْلٰی فَخَطَبَھَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْکَکٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْکِحَہٗ فَقَالَ مَا یَصْلُحُ لَکِ اَنْ تَنْکِحِیْ حَتّٰی تَعْتَدِّی اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ فَمَکَثَتْ قَرِیْبًا مِّنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ انْکِحِیْ۔

۳۵۴۹: اُمّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قبیلہ بنوسلمہ کی ایک سبیعہ نام کی خاتون کے شوہر کی وفات ہوگئی تو وہ اس وقت حمل سے تھی پھر اس کو ابو سنابل نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن سبیعہ کے منع کرنے پر وہ کہنے لگا کہ تم اس وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ جس وقت تک زیادہ زمانہ تک عدت نہ مکمل کر لو۔ ابھی بیس راتیں ہی گذری تھیں کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے کی اجازت مرحمت کرتے ہوئے) فرمایا: نکاح کرلو۔

۳۵۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ دَاوٗدُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَہٗ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا وَاَبُوْھُرَیْرَۃَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَآءَ تِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَھِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ مِّنْ یَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ اَنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ جَآءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَھِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ

۳۵۵۰: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس ایک خاتون پہنچی کہ جس کے شوہر کی وفات ہوگئی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم زیادہ زمانہ تک عدت گذاروگی (یعنی تم چار ماہ دس دن عدت کے پورے کروگی) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا شوہر انتقال کر گیا تو میں حمل سے تھی۔ پھر ان کی وفات کو چار ماہ ہونے سے قبل ہی میرے یہاں بچہ کی ولادت ہوگئی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم سن

لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ.

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۳۵۵۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَلُهَا حَدِيْثَهَا وَ عَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِیَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَّضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِّفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِیْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِیْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِیْ بِاَنِّیْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِیْ وَاَمَرَنِیْ بِالتَّزْوِيْجِ اِنْ بَدَالِیْ.

۳۵۵۱: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں قبیلہ بنو عامر کے ایک آدمی حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے تھے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ بہرحال میرے شوہر کا انتقال حجۃ الوداع کے موقع پر ہو گیا اور میں اس وقت حمل سے تھی لیکن ابھی زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ میرے یہاں بچہ پیدا ہو گیا میں جس وقت نفاس سے فارغ ہو گئی تو پیغام نکاح دینے والوں کے لئے میں نے سنگھار کرنا شروع کر دیا اس پر بنوعبدالدار کے ایک آدمی حضرت ابوسنابل کے پاس گئے اور کہنے لگے کیا بات ہے؟ میں تم کو سنگھار اور زینت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ممکن ہے کہ تم چاہ رہی ہو شادی کرلوں۔ خدا کی قسم تم چار ماہ دس دن مکمل کرنے سے قبل شادی نہیں کرسکتی ہو۔ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سن کر اپنا لباس پہن لیا اور میں شام کے وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور میں نے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا کہ میں بچہ پیدا کرنے کے بعد حلال ہو چکی (یعنی میری عدت تو گذر چکی) اگر میرا دل چاہے تو میں شادی کرسکتی ہوں۔

۳۵۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ زُفَرَ

۳۵۵۲: حضرت زفر بن اوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسنابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن بعلبک نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم چار ماہ دس دن سے قبل شادی نہیں کرسکتیں۔ عدت یعنی تم کو زیادہ مدت گذارنا ہوگی اس بات پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حکم

بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ لَاتَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا اَقْصَى الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتَاهَا اَنْ تَنْكِحَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى فِيْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَكَحَتْ فَتًى مِّنْ قَوْمِهَا حِيْنَ وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا.

شرعی معلوم کیا۔ چنانچہ وہ نقل فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم شرعی ارشاد فرمایا کہ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد شادی کر سکتی ہیں ان کو ان کے شوہر کی وفات کے وقت حمل تھا اور وہ نویں ماہ میں تھیں یعنی ان کو نو ماہ کا حمل تھا کہ ان کے شوہر کی وفات ہوگئی ان کے شوہر کا نام حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خولہ ہے جو کہ حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان کی اسی جگہ وفات ہوگئی چنانچہ بچہ کی ولادت کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے ایک جوان شخص سے نکاح کر لیا تھا۔

۳۵۵۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ اَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَاسْاَلْهَا عَمَّا اَفْتَاهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَرَاٰهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ قَبْلَ اَنْ تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَبِی السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهٗ حَدِيْثِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ.

۳۵۵۳: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ سبیعہ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث کی بابت کیا فتویٰ تھا اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی حمل کی بابت)۔ انہوں نے کہا میں سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھا جو بدری تھے۔ انہوں نے وفات پائی حجۃ الوداع والے ماہ۔ پھر میں نے بچہ جنا اور ابھی میری عدت کو مقررہ وقت نہیں گزرا تھا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس کے پاس ابوسنابل جو عبدالدار کے قبیلہ کا ایک شخص تھا انہیں زیب و زینت کئے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا شاید تمہارا ارادہ نکاح کا ہے' اور ابھی تو چار ماہ دس دن بھی نہیں گزرے (تمہارے شوہر کی وفات کو) میں یہ بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو میں نے یہ بات گوش گزار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے تو جب بچہ جنا تو تیری عدت تو اسی وقت مکمل ہوگئی۔

۳۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ

۳۵۵۴: حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کوفہ میں انصار کی بڑی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

جَالِسًا فِیْ نَاسٍ بِالْكُوْفَةِ فِیْ مَجْلِسٍ لِلْاَنْصَارِ عَظِیْمٍ فِیْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی فَذَكَرُوْا شَانَ سُبَیْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰی تَضَعَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لٰكِنَّ عَمَّهٗ لَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ فَرَفَعْتُ صَوْتِیْ وَقُلْتُ اِنِّیْ لَجَرِیْءٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِیْ نَاحِیَةِ الْكُوْفَةِ قَالَ فَلَقِیْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَیْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ فِیْ شَانِ سُبَیْعَةَ قَالَ قَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْهَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی.

کیا۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی موجود تھے۔ چنانچہ میں نے حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی جو کہ حضرت ابن عون کے مطابق تھی کہ اس کی عدت بچہ کی ولادت تک ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کہنے لگے لیکن ان کے چچا اس بات کے قائل نہیں ہیں اس پر میں نے اپنی آواز بلند کر کے کہا کیا میں اس کی جرأت کر سکتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ کی جانب جھوٹ منسوب کروں اور وہ کوفہ ہی میں موجود ہوں پھر جس وقت میں نے مالک سے ملاقات کی اور میں نے دریافت کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ 'سبیعہؓ' کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟ وہ بیان کرنے لگے کہ تم لوگ اس پر سختی کرتے ہوئے رخصت نہیں دیتے حالانکہ خواتین کی چھوٹی سورت سورۂ طلاق لمبی سورت سورۂ بقرہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۳۵۵۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِیْنِ بْنِ نُمَیْلَةَ یَمَامِیٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شُبْرُمَةَ الْكُوْفِیُّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَآءَ لَاعَنْتُهٗ مَا اُنْزِلَتْ: وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلَّا بَعْدَ اٰیَةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَیْمُوْنٍ.

۳۵۵۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے میں اس سے اس مسئلہ میں مباہلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں کہ وہ آیت: وَ اُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ یعنی حمل والی خواتین کے لئے عدت یہ ہے کہ وہ بچہ پیدا کریں۔ اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے جس میں شوہر کے مرنے پر عدت کا بیان ہے چنانچہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے تو بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی عدت مکمل ہو جاتی ہے۔

۳۵۵۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ ح وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٌ وَ عُبَیْدَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ.

۳۵۵۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ خواتین کی چھوٹی سورت (سورۂ طلاق) سورۂ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

۱۷۵۶: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

۳۵۵۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

باب: اگر کسی کا شوہر ہم بستری سے قبل ہی انتقال کر جائے تو اس کی عدت؟

۳۵۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے قبل اور ہمبستری کیے بغیر ہی وفات کر گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو مہر مثل دیا جائے گا نہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی کی جائے گی اور یہ اضافہ اس کو عدت مکمل کرنا ہوگی اور اس کو میراث اور وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ یہ بات سن کر معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہمارے میں سے ایک بروع بنت واثق نامی خاتون کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے فیصلہ کی طرح ہی فیصلہ فرمایا تھا اس بات پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

۱۷۵۷: باب الْاِحْدَادِ

۳۵۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

۳۵۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ۔

باب: سوگ سے متعلق حدیث

۳۵۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۵۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرے۔

۱۷۵۸: باب سُقُوْطِ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

۳۵۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

باب: اگر بیوی اہلِ کتاب میں سے ہو تو اُس پر عدت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے

۳۵۶۰: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی منبر پر فرمایا اور قیامت کے دن

اَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَلٰی هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تَحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.

پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے علاوہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ ماتم کرے لیکن شوہر کی وفات پر چار مہینہ دس روز تک وہ غم منائے (یعنی عدت گذارے)۔

تشریح ☆ وہ خاتون کہ جس کا شوہر وفات پا جائے اس وقت سے اس کی عدت شروع ہو جاتی ہے اس کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ صد افسوس کہ دورِ حاضر میں اکثر یہ عادتِ بد دیکھنے میں آتی ہے کہ خاوند کی وفات کے چند ہی دن بعد خاتون کھلے مُنہ' بغیر جھجک محسوس کئے بازاروں میں آنا جانا شروع کر دیتی ہے اور جب ہم جیسا کوئی ''سر پھرا'' کہے کہ بی بی آپ کا بے مقصد' بلا مجبوری باہر نکلنا ان دونوں جائز نہیں۔ تو سننا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب چھوڑیئے اب ایسا کونسا زمانہ ہے۔ یہ تو مولویوں کے گھڑے ہوئے مسئلے ہیں۔ بی بی اگر مولوی ایسے ہی مسئلے گھڑتے ہیں تو پھر آپ ہمارے پاس مسائل معلوم کرنے کو آئی ہی کیوں......؟

خیر! اس کا واحد حل یہی ہے کہ برادری کے لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم لوگوں میں اس بابت شعور و آگاہی پیدا کریں۔ کہ اس سے کتنے مفسدات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ (جامی)

۱۷۵۹: باب مَقَامُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَیْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

باب: شوہر کی وفات کی وجہ سے عدت گذارنے والی خاتون کو چاہیے کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں رہے

۳۵۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَکَانَتْ فِیْ دَارٍ قَاصِیَةٍ فَجَآءَ تْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَهٗ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰی اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَهٗ.

۳۵۶۱: حضرت فارعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ اس کا شوہر اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لئے گیا (وہ غلام عجمی تھا) ان کا شوہر وہاں قتل ہو گیا ان غلاموں نے اس کو قتل کر دیا یا کسی دوسرے نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت شعبہ اور حضرت ابن جریج نقل فرماتے ہیں آبادی سے اس خاتون کا مکان فاصلہ پر واقعہ تھا پھر وہ خاتون اپنے بھائی کے ہمراہ خدمت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنا حال عرض کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں اپنے حالات عرض کیے۔ آپ نے اس کو دوسرے مکان میں چلے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ جس وقت وہ خاتون اپنے مکان جانے لگی تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اپنے مکان میں بیٹھ جاؤ جب تک کہ (تقدیر کا) لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

۳۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

۳۵۶۲: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ میرے شوہر نے عجمی غلاموں کو ملازم رکھا یعنی کام کرنے کے لئے ملازم رکھا لیکن ان

اِسْحَاقَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ زَوْجَهَا تَكَارٰى عُلُوْجًا لِيَعْمَلُوْا لَهٗ فَقَتَلُوْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنِّىْ لَسْتُ فِىْ مَسْكَنٍ لَهٗ وَلَا يَجْرِىْ عَلَىَّ مِنْهُ رِزْقٌ اَفَاَنْتَقِلُ اِلٰى اَهْلِىْ وَيَتَامَاىَ وَ اَقُوْمُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِىْ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَاَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا قَالَ اعْتَدِّىْ حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

لوگوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریمؐ سے کیا یعنی شوہر کی وفات ہو جانے کے بارے میں آپؐ سے عرض کیا اور کہا فریعہ نے کہ میرے شوہر کی ملکیت میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ کوئی کھانے کا نظم ہے میرے واسطے میرے شوہر کی جانب سے میں چاہتی ہوں کہ اپنے لوگوں میں میں چلی جاؤں اور میں اپنے یتیم بچوں میں جا کر رہنے لگ جاؤں اور میں ان کی خبر گیری کروں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم چلی جاؤ۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: اے فریعہ تم نے کس طریقہ سے بیان کیا کہ تم دوبارہ پورا واقعہ مذکورہ بیان کرو۔ آپؐ نے فرمایا تم اسی جگہ عدت مکمل کر لو یعنی جس جگہ تم کو اطلاع ملی ہے۔

۳۵۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ فُرَيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِىْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ لَهٗ فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ اِلٰى اَهْلِىْ وَذَكَرَتْ لَهٗ حَالًا مِّنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِىْ فَلَمَّا اَقْبَلْتُ نَادَانِىْ فَقَالَ امْكُثِىْ فِىْ اَهْلِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ.

۳۵۶۳: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ ان کا شوہر اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا اور وہ قدوم نامی جگہ میں قتل ہو گیا۔ فریعہ نقل کرتی ہیں۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنے واقعہ کا تذکرہ کیا میری خواہش ہے کہ میں شوہر کے مکان سے رخصت ہو جاؤں اور میں اپنے شوہر کے قبیلہ میں جا کر رہائش اختیار کر لوں اور میں نے اپنا حال عرض کیا اور آپؐ کے سامنے اپنے حالات عرض کر دیئے چنانچہ آپؐ نے مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائی میں جس وقت چلنے لگی تو آپؐ نے فرمایا تم عدت گذرنے تک اپنے شوہر کے گھر میں رہو۔

۱۷۶۰: باب الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَآءَتْ

باب: کہیں بھی عدت گذارنے کی اجازت

۳۵۶۴: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ قَالَ عَطَاءٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِىْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَآئَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : غَيْرَ اِخْرَاجٍ .

۳۵۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت: غَيْرَ اِخْرَاجٍ جس میں یہ مفہوم بیان فرمایا گیا تھا کہ عورت اپنے شوہر کے مکان میں عدت مکمل کرے سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی اب اس کو اختیار ہے کہ وہ جس جگہ دل چاہے عدت گذارے۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ دورِ جاہلیت میں خواتین کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا لیکن ایک سال تک نان ونفقہ کی وہ مستحق رہتی یعنی جس وقت خواتین کو وراثت میں حقدار قرار دیا گیا تو سابقہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسکی عدت چار ماہ دس روز قرار پائی۔

١٧٦١: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيْهَا الْخَبَرُ

باب: جس کے شوہر کی وفات ہو جائے تو اس کی عدت اسی وقت سے ہے کہ جس روز اطلاع ملے

٣٥٦٥: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ فُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكٍ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجِيْ بِالْقَدُوْمِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَاَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ.

٣٥٦٥: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ (یہ فریعہ ؓ حضرت ابوسعید خدری ؓ کی بہن ہیں) وہ نقل کرتی ہیں کہ میرے شوہر کی قدوم نامی جگہ میں وفات ہوگئی میں پھر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا مکان بستی سے کافی فاصلہ پر واقع ہے آپ ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی پھر آپ ﷺ نے مجھ کو پکارا اور ارشاد فرمایا: تم ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے گھر ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے شوہر کے گھر ٹھہر جاؤ چار ماہ دس روز تک۔ یہاں تک لکھا ہوا اپنی عدت تک پہنچ جائے یعنی عدت پوری گذر جائے۔

١٧٦٢: باب تَرْكُ الزِّيْنَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُوْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

باب: مسلمان خاتون کے لیے سنگھار چھوڑ دینا نہ کہ یہودی اور عیسائی خاتون کے لیے

٣٥٦٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ

٣٥٦٦: حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان تین احادیث شریفہ کو حضرت حمید بن نافع سے کہا۔ حضرت زینبؓ نے کہا کہ میں امّ حبیبہ ؓ کے پاس حاضر ہوئی جو کہ رسول کریمؐ کی اہلیہ محترمہ تھیں اس وقت میں جبکہ ان کے والد ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوگئی تھی ان کا انتقال ہوگیا تھا تو امّ حبیبہؓ نے خوشبو منگائی اور پہلے خوشبو باندی کے لگائی پھر وہ خوشبو اپنے چہرہ پر ملی اور اس طرح سے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر اس قدر بات کیلئے لگائی کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ عزوجل اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو اس کیلئے کسی کے لیے تین دن سے زیادہ غم منانا حلال نہیں ہے لیکن شوہر کے لئے وہ چار مہینہ اور دس دن تک سوگ کرے اور دوسری حدیث یہ ہے کہ حضرت زینب ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک دن زینب بنت جحشؓ کے پاس گئی وہاں پر ان دنوں انکے بھائی کی وفات ہوگئی تھی۔ انہوں نے خوشبو منگا کر خوشبو

زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيْبٍ وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا اَفَاَ كْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَّلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا وَ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَآءَ تْ مِنْ طِيْبٍ اَوْغَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ.

لگائی اور کہا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپ منبر پر فرماتے تھے جو خاتون یقین لائی اللہ اور رسولؐ پر تو اس کے لئے درست نہیں کہ وہ غم منائے کسی کے لئے تین رات سے زیادہ علاوہ شوہر کے۔ اس لیے کہ شوہر کا غم چار مہینہ اور دس دن تک ہے تیسری روایت کے بیان میں زینبؓ فرماتی ہیں میں نے ام سلمہؓ کو فرماتے ہوئے سنا ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور اس کی آنکھیں دُکھنے آگئیں۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں آنکھوں میں سرمہ ڈال لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: سرمہ نہ لگاؤ اور فرمایا: دورِ جاہلیت میں ہر ایک (عدت گذارنے والی) عورت سال گذرنے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ راوی حمید بن نافع بیان فرماتے ہیں کہ میں نے زینبؓ سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ زینبؓ نے بیان فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں جس عورت کے شوہر کی وفات ہو جاتی تھی تو وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اور بہت زیادہ تنگ اور تاریک کمرہ میں داخل ہو جاتی تھی اور وہ عورت خراب سے خراب تر لباس پہن لیا کرتی تھی اور ایک سال پورا ہونے پر اس کے پاس کوئی گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتے پھر وہ عورت اپنی کھال اور جسم کو رگڑتی وہ جانور مر جاتا۔ اسکے بعد وہ عورت کمرہ سے باہر نکلتی۔ اس اندیشہ سے اس وقت اس کو ایک اونٹ کی مینگنی دیتے اس کو پھینک دینے کے بعد جس طرف اس کا دل چاہتا وہ رجحان کرتی۔ یعنی اس کا دل چاہے تو وہ خوشبو لگائے یا کوئی دوسرا کام کرے اسکو اختیار ہوتا۔ امام مالکؒ نے فرمایا اس حدیث میں جو لفظ تَفْتَضُّ ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے جسم کو ملے اور محمد کی روایت میں مالک نے کہا کہ حفش خص کو کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ عربی زبان میں تَفْتَض کے معنی ہیں مسلنے کے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں استعمال ہونے والے لفظ حِفْش سے مراد لکڑی کا (چھوٹا سا) کمرہ وغیرہ ہے جس کو اُردو کے عام استعمال میں ڈربہ یعنی بہت تنگ کمرہ یا حجرہ کہا جاتا ہے جو کہ بہت زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔

۱۷۶۳: باب مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

باب: (شوہر کی موت کا) غم منانے والی خاتون کا رنگین لباس سے پرہیز

۳۵۶۷: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَّلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِيْنَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ.

۳۵۶۷: حضرت امّ عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی خاتون کسی کی وفات پر تین روز سے زیادہ غم نہ منائے لیکن شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گذارے اور اس دوران نہ رنگدار کپڑے پہنے نہ دھاری دار نہ سرمہ ڈالے نہ کنگھی کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ البتہ اگر وہ حیض سے پاک ہونے پر خون کی بدبو زائل کرنے کے لیے کچھ قسط یا اظفار (نامی خوشبو) لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خوشبو کی قسم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں قسط اور اظفار دونوں عرب میں استعمال ہونے والی خوشبو کی اقسام ہیں۔ حدیث میں یہی مراد ہے۔

۳۵۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ.

۳۵۶۸: اُمّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی ہو تو نہ وہ کسم (یعنی زعفران وغیرہ میں) رنگے ہوئے کپڑے پہنے نہ گیرو کے رنگ میں رنگین لباس پہنے اور نہ وہ خضاب لگائے اور نہ ہی وہ سرمہ لگائے۔

۱۷۶۴: باب الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

باب: دورانِ عدت مہندی لگانا

۳۵۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا.

۳۵۶۹: حضرت امّ عطیہ ؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ غم منائے ہاں البتہ خاوند کی وفات پر جائز ہے اور اس دوران اس کے لئے سرمہ ڈالنا' خضاب لگانا اور رنگین لباس استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۷۶۵: باب الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

۳۵۷۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَكِیْمٍ بِنْتُ اُسَیْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّیَ وَ كَانَتْ تَشْتَكِیْ عَیْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجَلَآءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَآءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰی عَیْنِیْ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ فِیْهِ طِیْبٌ قَالَ اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّآءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِهٖ رَاْسَكِ.

باب: دورانِ عدت بیری کے پتوں سے سر دھونے سے متعلق

۳۵۷۰: حضرت امّ حکیم بنت اسید رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے نقل کرتی ہیں کہ ان کے شوہر کی جب وفات ہوگئی تو ان کی آنکھیں دکھنے لگ گئیں انہوں نے ثمد کا سرمہ لگایا اور اپنی باندی کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اثمد کا سرمہ لگانے کا حکم دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک سرمہ نہ لگاؤ جس وقت تک اس کے بغیر کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ اس لیے کہ جس وقت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلوہ ہے یا رسول اللہ! اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے چہرے پر چمک آ جاتی ہے اس وجہ سے تم اس کو صرف رات کے وقت لگالیا کرو اور تم خوشبودار شے یا مہندی سے سر نہ دھویا کرو۔ اس لیے کہ یہ خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا: میں پھر کس چیز سے سر دھوؤں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیری کے پتوں سے سر دھویا کرو۔

۱۷۶۶: باب النَّهْیِ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

۳۵۷۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ وَهُوَ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حُمَیْدٌ وَحَدَّثَتْنِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ رَمِدَتْ اَفَاَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّی عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ اِلَّا

باب: دورانِ عدت سرمہ لگانا

۳۵۷۱: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قریشی قبیلہ کی خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری لڑکی کی آنکھیں دکھنے آ گئیں کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چار ماہ دس دن بھی صبر نہیں کر سکتی وہ عرض کرنے لگی کہ مجھے اس کی آنکھ کے درد و تکلیف

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ اِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی بَصَرِهَا فَقَالَ لَا اِلَّآ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِی الْجَاهِلِيَّةِ تَحِدُّ عَلٰی زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِیْ عَلٰی رَاْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ.

میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چار مہینہ دس دن سے قبل نہیں کیا تم کو یاد نہیں کہ دورِ جاہلیت میں ایک خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد ایک سال تک عدت میں رہنے کے بعد نکل کر مینگنی پھینکا کرتی تھی (اس کی تفصیل گذر چکی) کہ یہ بات تو کچھ نہیں۔

۳۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِیَ تَشْتَكِیْ قَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِی الْبَعْرَةَ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۷۲: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی لڑکی سے متعلق دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور اس کی آنکھیں دُکھنے آ گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور پھر وہ عدت سے باہر آ کر مینگنی پھینکا کرتی یہ تو صرف چار مہینہ دس دن ہیں۔

عدت کا کم زمانہ:

مطلب یہ ہے کہ چار ماہ دس دن کا وقفہ تو کچھ بھی نہیں ہے تم دورِ جاہلیت کو دیکھو کہ اس زمانہ میں خواتین عدت کا کس قدر طویل زمانہ گذارتی تھیں جس کو عدت کے دوران جانور کی مینگنی کے پھینکنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔

۳۵۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰی بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ مَوْلَی الْاَنْصَارِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ جَآءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلٰی عَيْنِهَا وَهِیَ تُرِيْدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْكَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَاْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ اِلٰی شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰی اِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَآءَ هَا بِبَعْرَةٍ.

۳۵۷۳: حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اپنی لڑکی سے متعلق اس نے دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور مجھے تو اس کی آنکھوں سے متعلق اندیشہ ہے۔ امّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ وہ خاتون (دورانِ عدت) سرمہ لگانے کی اجازت چاہتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں اگر تم میں سے کسی کے شوہر کی وفات ہو جاتی تو وہ ایک سال عدت گذارنے کے بعد مینگنی پھینک کر عدت سے نکل جایا کرتی تھی۔ یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں۔ حمید نقل کرتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے دریافت کیا: راس الحول سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں دستور تھا کہ اگر کسی کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک بدترین مکان میں رہنے لگتی تھی اور ایک سال تک وہیں رہنے کے بعد نکلتی اور اپنے پیچھے وہ مینگنی پھینکتی تھی (یہ دورِ جاہلیت میں عدت گذارنے کے طریقہ کی طرف اشارہ ہے)۔

۳۵۷۴: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ وَاُمَّ حَبِیْبَةَ اَتَکْتَحِلُ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ کَانَتْ اِحْدَاکُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا اَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حَتّٰی یَنْقَضِیَ الْاَجَلُ.

۳۵۷۴: حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ شوہر کی وفات کی عدت میں عورت سرمہ ڈال سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اگر زمانہ جاہلیت میں کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا تو وہ عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور وہ پھر اپنے پیچھے مینگنی پھینکتی۔ پھر (عدت) سے باہر آتی اور یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں وہ یہ عدت مکمل ہونے تک سرمہ نہیں ڈال سکتی۔

۱۷۶۷: باب الْقُسْطُ وَالْاَظْفَارِ لِحَادَّةٍ

باب: دورانِ عدت (خوشبو) قسط اور اظفار کے استعمال سے متعلق

۳۵۷۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الدُّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفّٰی عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِی الْقُسْطِ وَالْاَظْفَارِ.

۳۵۷۵: حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کی وفات کے بعد عدت گذارنے والی خاتون کیلئے حیض سے پاک ہونے پر قسط اور اظفار (خوشبو) کے استعمال کرنے کی اجازت دی۔

۱۷۶۸: باب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِیْرَاثِ

باب: شوہر کی وفات کے بعد عورت کو ایک سال کا خرچہ اور رہائش دینے کے حکم کے منسوخ ہونے کے بارے میں

۳۵۷۶: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی السِّجْزِیُّ خَیَّاطُ السُّنَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ: وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِیَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ [البقرة : ۲٤٠] نُسِخَ ذٰلِكَ بِاٰیَةِ الْمِیْرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ اَجَلُ الْحَوْلِ اَنْ جُعِلَ اَجَلُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ اس آیت مبارکہ: وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ سے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میراث کی آیت کریمہ سے منسوخ ہے جس میں بیوی کے چوتھے اور آٹھویں حصہ کا تذکرہ ہے نیز ایک سال تک عدت میں رہنے کا حکم بھی چار ماہ دس روز سے منسوخ ہو گیا ہے۔

۳۵۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة: ۲۳٤].

۳۵۷۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگئی ہے: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ۔

۱۷۶۹: بَاب الرُّخْصَةِ فِيْ خُرُوْجِ الْمَبْتُوْتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

باب: تین طلاقوں والی خاتون کے لئے عدت کے درمیان مکان سے نکلنے کی اجازت کے متعلق

۳۵۷۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ وَاَمَرَ وَكِيْلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ اِلٰى بَعْضِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ اَنَّهٗ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهٖ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ امْرَاَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا فَانْتَقِلِيْ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَانْتَقَلَتْ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهٗ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا اَبُوالْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهِمَا فَقَالَ اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ

۳۵۷۸: حضرت عبدالرحمن بن عاصم رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ قبیلہ بنومخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو تین طلاقیں دے دیں اور کسی جہاد میں وہ چلا گیا اور اس نے جاتے ہوئے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ اس کو کچھ خرچہ دے دینا۔ اس نے خرچہ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کم سمجھ کر واپس فرما دیا اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئیں۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ وہیں پر تھیں۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس ہے ان کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور کچھ خرچہ بھی روانہ کیا ہے جس کو اس نے واپس کر دیا ہے (کہ یہ کم ہے) اس شخص کا کہنا ہے کہ یہ بھی اس کا ایک احسان ہے کہ وہ کچھ تو دے رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم امّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو جاؤ اور تم اپنی عدت مکمل کر لو۔ پھر فرمایا لیکن حضرت امّ کلثوم کے گھر لوگوں کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہے اس وجہ سے تم عبداللہ بن مکتوم کے گھر چلی جاؤ اس لیے کہ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ عبداللہ بن مکتوم کے گھر منتقل ہوگئیں اور وہیں عدت گذاری جس وقت عدت مکمل ہوگئی تو ابوجہیم اور معاویہ بن ابی سفیان نے ان کو نکاح کے پیغامات بھیجے۔ اس پر وہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

اَخَافُ عَلَيْكَ قِسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ.

اور آپؐ سے انہوں نے مشورہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تمہارے بارے میں لاٹھی کا اندیشہ ہے کہ ابومعاویہؓ ایک مفلس شخص ہیں یہ بات سن کر فاطمہؓ نے اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کر لیا۔

۳۵۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِيْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاَبٰى مَرْوَانُ اَنْ يُّصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِيْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ اَنْكَرَتْ عَآئِشَةُ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

۳۵۷۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابوعمرو حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں کہ انہوں نے ان کو تیسری اور آخری طلاق دے دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دریافت کیا کہ کیا میں مکان سے نکل سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا کے گھر تم منتقل ہو جاؤ۔ یہ سن کر مروان نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات کی تصدیق نہیں کی کہ مطلقہ عورت مکان سے باہر جا سکتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار فرمایا تھا۔

۳۵۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

۳۵۸۰: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے گھر چور وغیرہ آ جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ان کو اس جگہ سے چلے جانے کا حکم دیا۔

۳۵۸۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مَاهَانَ بَصْرِيٌّ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ وَّحُصَيْنٌ وَّمُغِيْرَةُ وَدَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَذَكَرَ آخَرِيْنَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ سُكْنٰى وَّلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ.

۳۵۸۱: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے پاس پہنچا اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں کیا حکم دیا تھا؟ وہ فرمانے لگیں کہ جس وقت میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاق دے دیں تو میں ایک دن، خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور رہائش اور خرچہ کا میں نے ان سے مطالبہ کیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو مجھ کو کسی قسم کا کوئی خرچہ دلایا اور نہ ہی رہنے کے لئے مکان دلایا اور مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر عدت گذارنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۸۲: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ هُوَ ابْنُ

۳۵۸۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے روایت ہے کہ جس وقت میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی تو میں نے اس جگہ سے چلے

زُرَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُّ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَاتُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَايَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ.

جانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے چچازاد بھائی حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ اور تم اسی جگہ پر عدت گذارو۔ یہ بات سن کر اسودؓ نے ان کو کنکری ماریں کہ تمہاری ہلاکت ہو جائے تم اس قسم کا فتویٰ کس وجہ سے دے رہی ہو۔ پھر عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم رسول کریمؐ کے اس فرمان مبارک پر دو گواہ پیش کرو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تو کتاب اللہ کو ایک خاتون کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے اور وہ آیت کریمہ یہ ہے: لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ یعنی تم ان کو ان کے مکان سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی مکانوں سے نکلیں۔ البتہ اگر وہ واضح طور پر برے کام کا ارتکاب کریں تو ان کو مکانوں سے نکال دیا جائے۔

۱۷۷۰: باب خُرُوْجِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

باب: جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی تو اس کا عدت کے درمیان مکان سے نکلنا

۳۵۸۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهُ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ اِلٰى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اخْرُجِيْ فَجُدِّيْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا.

۳۵۸۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ کو طلاق دی گئی تو انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں چلے جانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ ان کی ایک آدمی سے ملاقات ہوئی تو اس نے ان کو منع کر دیا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں چلی جاؤ اور تم اس کے پھل توڑو تاکہ تم صدقہ دو اور کوئی نیک کام کرو۔

۱۷۷۱: باب نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

باب: بائنہ کے خرچہ سے متعلق

۳۵۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةٌ شَعِيْرٌ وَخَمْسَةٌ تَمْرٌ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ

۳۵۸۴: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی' نہ تو اس نے مجھ کو خرچہ دیا اور نہ ہی رہنے کے لئے جگہ دی صرف دس قفیز انہوں نے اپنے چچازاد بھائی کے لیے رکھوائے ان میں سے پانچ قفیز تو جَو کے تھے اور پانچ کھجور کے۔ اس بات پر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کام کیا پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم

اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا.

۱۷۷۲: باب نَفَقَةِ الْحَامِلِ الْمَبْتُوْتَةِ

۳۵۸۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ كَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ وَاُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَیْسٍ الْبَتَّةَ فَاَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَیْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ سَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی مَسْكَنِهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُخْبِرُهٗ اَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا بِانْتِقَالٍ حِیْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْعَمْرِو بْنُ حَفْصِ الْمَخْزُوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِیْصَةَ بْنَ ذُؤَیْبٍ اِلٰی فَاطِمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا بِتَطْلِیْقَةٍ وَهِیَ بَقِیَّةُ طَلَاقِهَا فَاَمَرَلَهَا الْحٰرِثُ بْنَ هِشَامٍ وَ عَیَّاشَ ابْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی الْحٰرِثِ وَعَیَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِیْ اَمَرَ لَهَا بِهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَالَهَا عَلَیْنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا وَ مَالَهَا اَنْ تَسْكُنَ فِیْ مَسْكَنِنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فلاں آدمی کے گھر عدت گذارو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے شوہر نے ان کو طلاق بائن دیدی تھی۔

باب: تین طلاق والی حاملہ خاتون کا نان ونفقہ

۳۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حمنہ بنت قیس کی لڑکی کو تین طلاقیں دے دیں تو ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مکان سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔ جس وقت حضرت مروان نے یہ بات سنی تو ان کو حکم بھیجا کہ اپنے مکان واپس چلی جائیں اور عدت مکمل ہونے تک وہ اسی جگہ پر رہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو اس طریقہ سے کرنے کا حکم فرمایا۔ ان کا کہنا ہے کہ جس وقت حضرت ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو منتقل ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ یہ بات سن کر حضرت مروان نے حضرت قبیصہ بن ذریب کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو حضرت ابوعمرو بھی ان کے ساتھ ہی ساتھ روانہ ہو گئے اور ان کو انہوں نے ایک طلاق دے دی جو کہ آخری طلاق تھی اس لیے کہ وہ دو طلاق اس سے قبل دے چکے تھے اور حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاش بن ربیعہ کو ان کا خرچہ دینے کا حکم ہوا۔ انہوں نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ جو خرچہ میرے شوہر نے میرے واسطے دیا ہے وہ دے دیں۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہمارے ذمہ اس کا خرچہ لازم نہیں ہے البتہ اگر یہ عورت حمل سے ہوتی تو اس کا نان ونفقہ ہمارے ذمے لازم ہوتا۔ اسی طریقہ سے یہ ہمارے مکان میں بھی ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ اَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ الْاَعْمَى الَّذِيْ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهٗ فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِيْ عِنْدَهٗ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو آپ نے بھی ان دونوں کی تصدیق فرمائی چنانچہ میں نے عرض کیا میں کس جگہ منتقل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا ابن مکتوم کے گھر تم چلی جاؤ یہ وہ ہی نابینا آدمی ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے رسول کریم کا عتاب فرمایا۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں انکے مکان میں منتقل ہوگئی اور میں اپنے کپڑے (دوپٹہ چادر وغیرہ) گرمی کی وجہ سے اتار دیا کرتی۔ یہاں تک کہ رسول کریم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے میری شادی کر دی۔

۱۷۷۳: باب اَلْاِقْرَاء

باب: لفظ قرء سے متعلق ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۵۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ اَبِيْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قُرْوُءُ كِ فَلَا تُصَلِّيْ فَاِذَا مَرَّ قُرُوْكِ فَلْتَطْهُرِيْ قَالَ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ.

۳۵۸۶: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے (شدت سے) خون جاری ہونے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی ایک رگ کی وجہ سے ہے یعنی کوئی رگ کھل گئی ہے اسی رگ سے خون آ رہا ہے اس وجہ سے تم اس کا خیال رکھو کہ جس وقت تمہارے قرو (حیض) کے دن آ جائیں تم اس زمانہ میں نماز (روزہ) چھوڑ دیا کرو اور جس وقت وہ (حیض) پورے ہو جائیں تو پاک ہو کر غسل کر لو۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک حیض سے دوسرے حیض کے دوران تم نماز پڑھ لیا کرو۔

ایک تحقیق:

واضح رہے کہ حضرت علامہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر لفظ قرو کے شرعی مفہوم کی وضاحت فرما رہے ہیں اور لفظ قراء کے معنی حیض کے ہیں اگرچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ لفظ قراء کے معنی طہر کے مراد لیتے ہیں۔

۱۷۷۴: باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيْقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: تین طلاق کے بعد حق رجوع منسوخ ہونے سے متعلق

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۳۵۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان تین آیاتِ کریمہ: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا یعنی ہم کسی آیت کو اس وقت تک منسوخ نہیں کرتے یا

الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا [البقرة : ١٠٦] وَقَالَ : وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ...... [النحل :١٠١]وَقَالَ: يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ [الرعد:٣٩] فَاَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهِ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا [البقرة : ٢٢٨] وَذٰلِكَ بِاَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذٰلِكَ وَقَالَ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ [البقرة : ٢٢٩].

نہیں بھلاتے جس وقت تک کہ اس سے بہتر آیت کریمہ نازل نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:وَ اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ......اور جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں پھر ارشادفرمایا گیا: يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ یعنی خداوند کریم جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں اور ان کے پاس اُمّ الکتاب ہے کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں قبلہ کا حکم منسوخ ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ دورِ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر پہلے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تھا تو وہ شخص اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا تھا۔ چاہے اس نے تین طلاقیں کیوں نہ دی ہوں لیکن پھر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اس کو منسوخ فرما دیا وہ آیت ہے: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ یعنی طلاق صرف دو مرتبہ ہے پھر یا تو اس کو دستور کے مطابق رکھ لیا جائے یا اسے طریقہ کے مطابق اس کو چھوڑ دیا جائے۔

۱۷۷۵: باب الرَّجْعَةِ

باب: طلاق سے رجوع کے بارے میں

٣٥٨٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ يَعْنِيْ فَاِنْ شَآءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

٣٥٨٨: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو حکم دے دو کہ اس طلاق سے رجوع کر لے اور اگر طلاق ہی دینا چاہتا ہو تو جس وقت وہ حیض سے پاک ہو جائے تو طلاق دے دے راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عروہ سے دریافت کیا کیا پہلی والی طلاق بھی شمار کی جائے گی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے شمار نہ کیے جانے کی کیا وجہ ہے؟ پھر دیکھو کہ اگر کوئی عاجز ہو جائے یا حماقت اور بے وقوفی کرے تو کیا وہ طلاق شمار نہیں ہوگی؟

٣٥٨٩: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ

٣٥٨٩: حضرت نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَاَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ وَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالُوْا اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا وَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا فَاِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ قَالَ تَعَالٰى: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ. [الطلاق : ۱]

عمر رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ اس طلاق سے رجعت کر لے اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک وہ اس کو نکاح میں رکھے پھر اگر دل چاہے تو طلاق دے دے اور اگر رکھنا چاہے تو رکھ لے کیونکہ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اسی طرح سے طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی ان کو عدت کے مطابق طلاق دو۔

۳۵۹۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُوْلُ اَمَّا اِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِاثْنَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ.

۳۵۹۰: حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو فرماتے اگر اس نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو ایسی صورت میں رسول کریمؐ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ اس سے رجعت کر لو اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھ لے پھر اگر طلاق دینا چاہتا ہو تو اس سے رجعت سے قبل قبل طلاق دیدے لیکن اگر اس نے ایک ہی ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی بھی بائنہ ہوگئی۔ (مطلب یہ ہے کہ اب حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کیلئے وہ عورت حلال نہیں رہی)۔

۳۵۹۱: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاجَعَهَا.

۳۵۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں۔

۳۵۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَسْاَلُ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ

۳۵۹۲: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جس نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہو۔ وہ فرمانے لگے کیا تم عبداللہ بن عمرؓ سے واقف ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس نے بھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ وہ

فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا.

اس سے رجوع کرلیں اور اسکے پاک ہونے تک اپنے نکاح میں رکھ لے۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سے زیادہ نقل نہیں کیا۔

۳۵۹۳: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۳۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع کیا۔

(۲۸)

کِتَابُ الخیل والسبق والرمی

گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلقہ احادیث

۱۷۷۶: باب کِتَابُ الْخَيْلِ

۳۵۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ صَبِيْحٍ الْمُرِّيّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ كَذَبُوْا الْآنَ الْآنَ جَآءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ وَ يُزِيْغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ وَّ يَرْزُقُهُمْ مِّنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُاللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنِّيْ مَقْبُوْضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنِيْ اَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّامُ۔

باب: گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلق احادیث

۳۵۹۴: حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کے نزدیک گھوڑوں کی قدر و قیمت ختم ہوگئی ہے انہوں نے اسلحہ رکھ دیا ہے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا تو خاتمہ ہوگیا۔ اس لیے کہ جہاد تو موقوف ہوگیا ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک اس کی جانب کر دیا اور فرمایا: یہ لوگ تو جھوٹے ہیں جہاد تو اب ختم ہوگیا ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت تو حق کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی۔ اللہ عزوجل لوگوں کے قلوب کو ایمان سے کفر کی جانب پھیر دیں گے اور ان کو قیامت تک (لوگوں) میں سے رزق عنایت فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوگا نیز ان گھوڑوں کی پیشانی میں اللہ عزوجل نے قیامت تک خیر لکھ دیا ہے پھر مجھ کو وحی کے ذریعہ بتلایا گیا ہے کہ جلد میری روح قبض کر لی جائے گی اور تم متفرق جماعتوں میں تقسیم ہو کر میری تابعداری کرو گے نیز آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے (پھر فتنوں کے دور میں) مؤمنین شام میں جمع ہوں گے (اور وہ ان فتنوں سے پاک ہوگا)۔

۳۵۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ يَعْنِى الْفَزَارِىَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِىْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِىَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِىَ لِرَجُلٍ سَتْرٌ وَهِىَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِىْ هِىَ لَهٗ اَجْرٌ فَالَّذِىْ تَحْتَبِسُهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهٗ وَلَا تُغَيَّبُ فِىْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ غَيَّبَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ وَلَوْعَرَضَتْ لَهٗ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں خیر (اور برکت) تا قیامت لکھ دی گئی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جن کی وجہ سے انسان کو اجر و ثواب ملتا ہے دوسرے وہ ہیں جو کہ انسان کے لئے ستر کا کام دیتے ہیں جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے تو وہ گھوڑے ہیں جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے رکھ لیے جاتے ہیں اور ان کے پیٹ میں جو غذا بھی جاتی ہے اس کے عوض اس انسان کے لئے اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے چاہے وہ چرانے کے لئے چراگاہ میں ہی چھوڑے گئے ہیں اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث نقل کی۔

۳۵۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سَتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِىْ هِىَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِىْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِىْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِى الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهُمَا وَفِىْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْاَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ تُسْقٰى كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِىَ لَهٗ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِىْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِىَ لِذٰلِكَ سَتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِىَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَىَّ

۳۵۹۶: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے انسان کیلئے اجر و ثواب کا ذریعہ بھی بنتے ہیں اور وہ انسان کیلئے ستر کا کام بھی دیتے ہیں۔ جہاں تک اجر و ثواب کا تعلق ہے تو وہ وہ گھوڑے ہیں کہ جن کو کسی شخص نے جہاد کرنے کیلئے رکھا ہوا ہو اور ان کو چرنے کیلئے رکھا ہوا اور ان کے چرنے کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں چھوڑتے ہوئے ایک لمبی رسّی سے باندھے چنانچہ وہ اس لمبی رسّی کی وجہ سے جس قدر فاصلہ تک جا کر گھاس کھائیں گے تو اسی قدر اس آدمی کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے پھر اگر وہ رسّی کو توڑ کر ایک یا دو اونچی جگہ پر چڑھے گا تو اسکے ہر ایک قدم' دوسری روایت ہے اور اس پر نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اگر وہ کسی نہر سے گذریں گے اور وہاں سے وہ پانی پی لیں گے حالانکہ انکے مالک کا ارادہ ان کو وہاں سے پانی پلانے کا نہیں تھا جب بھی اس کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اس قسم کے گھوڑے رکھنا انسان کیلئے اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے پھر اگر کوئی شخص تجارت اور کاروبار کرنے کیلئے اور سواری سے بچنے کیلئے گھوڑے رکھتا ہے اور وہ ان کی زکوٰۃ نکالتا ہے تو ایسے شخص کیلئے گھوڑوں کا رکھنا درست ہے اور وہ اس کیلئے ستر کا کام دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص ریا کاری' فخر یا اہل اسلام کے ساتھ عداوت کی وجہ سے گھوڑے رکھتا ہے (یعنی پالتا

فِيهَا شَيْءٌ اِلاَّ هٰذِهِ لاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

[الزلزلة : ۷٬ ۸].

ہے) تو اس کو اس پر گناہ ہوتا ہے راوی کہتے ہیں کہ پھر نبیؐ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان کے بارے میں مجھ پر کسی قسم کی کوئی وحی نہیں نازل ہوئی البتہ ایک ایسی منفرد اور جامع آیت ضرور ہے کہ جس میں تمام خیر اور شر داخل ہیں (اور وہ آیت: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ہے)۔

۱۷۷۷: باب حُبِّ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں سے محبت رکھنا

۳۵۹۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ.

۳۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی چیز سے محبت نہیں تھی۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا خواتین سے محبت کرنا (کا مفہوم):

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خواتین کے حقوق کی طرف خاص خیال فرماتے اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مراعات اور حسن سلوک کا حکم فرماتے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔

۱۷۷۸: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

باب: کونسے رنگ کا گھوڑا عمدہ ہوتا ہے؟

۳۵۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الْبَزَّازُ هِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمُّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَ اَكْفَالِهَا وَ قَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ.

۳۵۹۸: حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بچوں کے نام) انبیاء کے نام پر رکھو اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ' عبدالرحمٰن ہیں نیز تم لوگ گھوڑے رکھا (پالا) کرو اور انکی پیشانی اور رانوں پر ہاتھ پھیرا کرو اگر تم ان پر سوار ہو تو خدا کے دین کی سربلندی کیلئے سوار ہوا کرو نہ کہ دورِ جاہلیت کیا انتقام لینے کیلئے (جیسا کہ عرب کی عادت تھی) اگر تم جس وقت گھوڑے لے لو تو کمیت (یعنی جس کا رنگ سرخ اور سیاہ کے درمیان ہو) اور اسکی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا لال رنگ کے ہوں جسکی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں یا پھر سیاہ رنگ کا لو کہ جس کی پیشانی اور جسکے چاروں پاؤں سفید ہوں۔

۱۷۷۹: باب الشِّكَالُ فِي

باب: اس قسم کے گھوڑوں کے بارے میں کہ جس کے

الْخَيْلِ

۳۵۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَاللَّفْظُ لِاِسْمٰعِيْلَ.

تین پاؤں سفید اور ایک پاؤں دوسرے رنگ کا ہو

۳۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے گھوڑے پسند نہیں فرماتے تھے کہ جس کے تین پاؤں سفید اور ایک کسی دوسرے رنگ کا ہو یا ایک سفید اور تین دوسرے رنگ کے ہوں۔

۳۶۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ تَكُوْنَ ثَلَاثُ قَوَآئِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْتَكُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِىْ رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِى الْيَدِ.

۳۶۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑا پسند نہیں فرماتے تھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا نہ ہو یا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی تین سفید نہ ہوں نیز شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۸۰: باب شُؤْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں میں نحوست سے متعلق

۳۶۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِىْ ثَلَاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ.

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت' گھوڑے اور مکان میں۔

تین چیزوں میں نحوست:

مذکورہ بالا تین چیزوں میں نحوست سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے کی نحوست تو یہ ہوئی کہ گھوڑا موجود ہے لیکن اس پر جہاد نہ کیا جائے اور بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ عورت بانجھ ہو اور اس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو اور مکان کی نحوست سے مراد یہ ہے کہ مکان تنگ اور تاریک ہو یا اس کے پڑوسی خراب اور برے ہوں۔

۳۶۰۲: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۳۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے مکان میں عورت اور گھوڑے میں۔

حَمْزَةَ وَسَالِمَ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشُّوْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.

۳۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ تَكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.

۳۶۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نحوست (نام کی چیز) کسی شے میں ہے تو عورت مکان اور گھوڑے میں ہے۔

۱۷۸۱: باب بَرَكَةِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کی برکت سے متعلق

۳۶۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ.

۳۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

۱۷۸۲: باب فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

باب: گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو (ہاتھوں سے) بٹنے سے متعلق

۳۶۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ.

۳۶۰۵: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو انگلیوں سے گھوڑے کی پیشانی (کے بالوں) کو بل دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر و برکت لکھ دی گئی ہے اور وہ اَجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی

مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

ہے۔

۳۶۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۱۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَیْنٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا الشَّعْبِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۱۷۸۳: باب تَاْدِیْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

باب: گھوڑے کو تربیت دینے سے متعلق

۳۶۱۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَّامٍ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ یَزِیْدَ الْجُهَنِیِّ قَالَ کَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ یَمُرُّبِیْ فَیَقُوْلُ یَاخَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِیْ فَلَمَّا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ اَبْطَاْتُ عَنْهُ فَقَالَ یَا خَالِدُ تَعَالَ اُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صُنْعِهِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِهٖ وَ مُنَبِّلَهٗ وَ

۳۶۱۱: حضرت خالد بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ جس وقت میرے پاس سے گذرتے تھے تو فرماتے اے خالد! آؤ ہم دونوں تیراندازی کریں۔ میں نے ایک دن آنے میں تاخیر کر دی تو وہ فرمانے لگے کہ خالد تم آ جاؤ میں تم کو نبیؐ کا فرمان سناتا ہوں۔ چنانچہ میں انکے پاس آیا تو کہنے لگے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک تو اس کا بنانے والا جس کی نیت تیر کے بنانے سے خیر اور بھلائی کی اور دوسرا اسکو پھینکنے والا اور تیسرا اس تیر کو دینے والا۔ پس تم لوگ تیر اندازی کرو اور (گھوڑے پر) سواری کیا کرو پھر میرے نزدیک تیراندازی، گھوڑسواری سے بہتر ہے اور تین قسم کے کھیل کے علاوہ

ارْمُوْا وَ ارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَ لَيْسَ اللَّهْوُ اِلاَّ فِيْ ثَلَاثَةٍ تَادِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ وَ مُلَاعَبَتِهٖ امْرَاَتَهٗ وَرَمْيِهٖ بِقَوْسِهٖ وَنَبْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا اَوْقَالَ كَفَرَبِهَا.

کوئی کھیل کھیلنا درست نہیں ہے ایک تو کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا (یعنی تفریح کرنا) اور تیسرے تیر کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا اور اسکے علاوہ جس کسی شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دیا تو دراصل اس نے نعمت خداوندی کی ناشکری کی بشرطیکہ اس نے اس کو ناشکری کی وجہ سے چھوڑا ہو۔

۱۷۸۴: باب دَعْوَةِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کی دُعا

۳۶۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ اِلاَّ تُؤْذَنُ لَهٗ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِيْ مَنْ خَوَّلْتَنِيْ مِنْ بَنِيْ آدَمَ وَجَعَلْتَنِيْ لَهٗ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبِّ مَالِهٖ وَاَهْلِهٖ اِلَيْهِ.

۳۶۱۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی اعلیٰ قسم کا گھوڑا جو کہ جہاد کے لیے رکھا گیا ہو اس قسم کا نہیں اس کو سحری کے وقت دو دعائیں کرنے کی اجازت نہ دی جاتی ہو ایک یہ کہ اے خدا مجھ کو انسانوں میں سے جس کسی کے سپرد کرے اور جس کو تو مجھ کو عنایت کرے اس کے نزدیک اس سے اہل و مال میں سے سب سے زیادہ عزیز کر دے۔

۱۷۸۵: باب التَّشْدِيْدِ فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

باب: گھوڑیوں کو خچر پیدا کرانے کے لیے گدھوں سے جفتی کرانے کے گناہ سے متعلق

۳۶۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْحَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هٰذِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ.

۳۶۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چھوڑ دیں گے تو یہ خچر پیدا ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ گھوڑوں کے فائدوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۳۶۱۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ

۳۶۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کیا رسول کریم نماز ظہر اور نماز عصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا ہو سکتا ہے کہ دل دل میں وہ پڑھتے ہوں۔ انہوں نے فرمایا تمہارا

وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ نَفْسِهٖ قَالَ خَمْشًا هٰذِهٖ شَرٌّ مِّنَ الْاُوْلٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاَمْرِهٖ فَبَلَّغَهٗ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ.

جسم اور چہرہ چھل جائے یہ تو تم نے پہلے سے بھی بری (اور غلط) بات کہہ دی ہے۔ اس لیے کہ رسول کریمؐ ایک بندے (اور ایک انسان تھے) اللہ عزوجل نے آپؐ کو جس بات کا حکم فرمایا آپؐ نے اس کو پہنچا دیا اور خدا کی قسم رسول کریمؐ نے ہم اہل بیت کیلئے تین چیز کے علاوہ کوئی خاص بات نہیں فرمائی۔ آپؐ نے ان کو حکم فرمایا کہ تم اچھی طرح سے وضو کرو اور تم صدقہ خیرات کی شے نہ کھایا کرو اور گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کرو۔

۱۷۸۶: باب عَلَفُ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے ثواب سے متعلق

۳۶۱۵: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا لِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهٗ وَرِيُّهٗ وَبَوْلُهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٍ فِيْ مِيْزَانِهٖ.

۳۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں دعووں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا' پینا' پیشاب اور لید کرنا تمام کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے۔

۱۷۸۷: باب غَايَةُ السَّبَقِ لِلَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ

باب: غیر مضمر گھوڑوں کی گھڑ دوڑ

۳۶۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ.

۳۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ میں گھوڑوں کو (مقام) حیفاء سے روانہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی (دوڑنے کی حد) ثنیۃ الوداع (نامی جگہ) تک مقرر فرمائی پھر اسی طریقہ سے غیر مضمر گھوڑوں کو روانہ فرمایا تو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑایا۔

''مضمر'' گھوڑے:

شریعت کی اصطلاح میں ''مضمر'' ان قسم کے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جو کہ اچھی طرح خوب کھلا کر موٹے تازے کر دیئے جائیں پھر ان گھوڑوں کو کپڑا اوڑھا کر کسی جگہ بند کر دیا جائے تا کہ پسینہ آ کر وہ دبلے پتلے ہو جائیں اور گوشت کم ہو جائے پھر وہ گھوڑے اچھی طرح سے دوڑ سکیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حیفا سے مراد ایک جگہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس جگہ سے ثنیۃ الوداع نامی جگہ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ثنیۃ الوداع مدینہ منورہ کے نزدیک وہ جگہ ہے جہاں سے کہ مسافروں کو رخصت کیا جاتا تھا۔

۱۷۸۸: باب اِضْمَارِ الْخَيْلِ

۳۶۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا.

باب: گھوڑوں کو دوڑنے کے لیے تیار کرنے سے متعلق

۳۶۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے کو حیفا سے لے کر ثنیۃ الوداع تک دوڑ نے کا حکم فرمایا پھر غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کرایا تو ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑانے کا حکم فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی گھوڑ دوڑ میں شامل تھے۔

۱۷۸۹: باب السَّبَقِ

۳۶۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ خُفٍّ.

۳۶۱۹: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

۳۶۲۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ مَوْلَى الْجُنْدَعِيِّيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ اِلَّا عَلٰى خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

۳۶۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وُجُوْهِهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ

باب: شرط کے مال لینے سے متعلق

۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا' صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیراندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔

۳۶۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا' صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیراندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔

۳۶۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بازی اور شرط کا مال لینا صرف گھوڑ دوڑ یا اونٹ کی دوڑ میں جائز ہے۔

۳۶۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عضبا نامی اونٹنی تھی۔ وہ (شدید محبت کے باوجود) ہارتی نہیں تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ایک قعود (اونٹ) پر حاضر ہوا اور وہ شخص اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو نبیؐ نے لوگوں کے چہروں کے تاثرات دیکھے۔

الْعَضْبَآءَ قَالَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ اِلَّا وَضَعَهُ.

صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! عضباء (اونٹنی تو) ہار گئی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل دنیا کی ہر ایک بلندی والی چیز کو رُسوا کرتے ہیں۔

۳۶۲۲ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الْحَكَمِ مَوْلٰى لِبَنِى لَيْثٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِى خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

۳۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرط اور بازی لگانا صرف دو چیزوں میں جائز ہے گھوڑے اور اونٹوں کی دوڑ میں۔

۱۷۹۰: باب الْجَلَبُ

باب: جلب کے بارے میں

۳۶۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۶۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جب ہے اور نہ شغار ہے پھر جس شخص نے لوٹ مار کی تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۷۹۱: باب الْجَنَبُ

باب: جنب سے متعلق حدیث

۳۶۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى قَزَعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ.

۳۶۲۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جب ہے اور نہ شغار ہے۔

۳۶۲۵: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِى شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِى حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِىٌّ فَسَبَقَهُ فَكَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَدُوْا فِى اَنْفُسِهِمْ مِّنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهُ فِى ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ.

۳۶۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک دیہاتی شخص سے مقابلہ فرمایا تو وہ شخص جیت گیا۔ گویا کہ یہ بات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناگوار گذری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کے ذمہ حق ہے کہ جس وقت کوئی چیز از خود سر بلند ہونے لگ جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس کو گھٹا دیتے ہیں۔

جَلَب اور جَنَب کیا ہے؟

گھوڑوں کی دوڑ میں جلب کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑ سوار کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے بھاگنے اور اس کو تیز بھگانے کے لیے ڈانٹنے اور جھڑکنے پر مقرر کر دے تا کہ وہ شخص گھڑ دوڑ میں جیت جائے شرعاً یہ ناجائز ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں مذکور

جب سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے سوار اپنے گھوڑا کے ساتھ ایک دوسرا گھوڑا بھی رکھے تا کہ جس وقت سواری والا گھوڑا (دوڑانے کی وجہ سے) تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے شرعاً یہ بھی نا جائز ہے اور اصطلاحِ شریعت میں شغار اس کو کہتے ہیں کوئی شخص اپنی لڑکی یا بہن کی اس شخص سے شادی کر دے اور مہر کوئی مقرر نہ ہو بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کا نکاح ہی مہر کے عوض ہو۔ الگ سے کچھ مال وغیرہ مہر نہ مقرر ہو۔

۱۷۹۲: باب سُهْمَانِ الْخَيْلِ

باب: مالِ غنیمت میں سے گھوڑوں کے حصہ کے بارے میں

۳۶۲۶: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

۳۶۲۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تو چار حصے دے دیئے۔ ایک تو ان کے لئے اور ایک رشتہ داروں کے لئے یعنی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے لئے اور دو حصے گھوڑوں کے واسطے۔

(۲۹)

كِتَابُ الْاِحْبَاسِ

راہِ الٰہی میں وقف سے متعلقہ احادیث

۳۶۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى صَدَقَةً۔

۳۶۲۷: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو دینار چھوڑے نہ درہم اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور نہ باندیاں چھوڑی البتہ آپؐ نے ایک سفید خچر کہ جس پر آپؐ سوار ہوتے تھے وہ چھوڑا اور آپؐ نے ہتھیار اور زمین جو کہ راہ خدا میں وقف کر دی تھیں وہ چھوڑے۔ حضرت قتیبہ نے دوسری مرتبہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشیاء صدقہ کر دی تھیں۔

۳۶۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحٰرِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

۳۶۲۸: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ سفید خچر ہتھیاروں اور زمین کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا وہ زمین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرات کر دی تھی۔

۳۶۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

۳۶۲۹: حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے' دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماسوا خچر' ہتھیار اور زمین کے کچھ نہیں چھوڑا تھا (ترکہ میں) اور باقی تمام کچھ صدقہ کر گئے۔

۱۷۹۴: باب الْاِحْبَاسِ كَيْفَ يُكْتَبُ

باب: وقف کرنے کے طریقے اور زیر نظر حدیث میں

الْحُبُسُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ

راویوں کے اختلاف کا بیان

۳۶۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ فِي الْفُقَرَآءِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَّ يُطْعِمَ۔

۳۶۳۰: حضرت ابن عمرؓ اپنے والد ماجد حضرت عمرؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھ کو خیبر میں سے کچھ زمین ملی تو میں ایک روز خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی چیز ملی ہے یعنی ایسی زمین ملی ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ مال آج تک حاصل نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو صدقہ کر دو۔ اس پر میں نے اس کو اس طرح سے خیرات کر دیا کہ نہ تو یہ فروخت ہو سکتی ہے اور نہ ہبہ کی جا سکتی ہے بلکہ اسکو فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرانے اور کمزور افراد کی امداد کرنے اور مسافروں کی ضروریات کیلئے خرچہ کیا جائے اسکے علاوہ اسکے متولی کو بھی اس میں سے کھانے (استعمال) کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ معروف مقدار (جس کو گراں نہ سمجھا جائے) اس قدر کھائے نہ کہ مال دولت اکٹھا کرنے کیلئے بلکہ اس میں سے لوگوں کو کھلائے۔

۳۶۳۱: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۳۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث نقل کرتے ہیں جس کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۳۲: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ فَكَيْفَ تَاْمُرُ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فِي الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اس قسم کی زمین ملی ہے کہ آج تک اس قدر پسندیدہ مال مجھ کو حاصل نہیں ہوا۔ آپؐ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو وہ زمین اپنے پاس رکھ لو اور اس کے منافع کو تم صدقہ خیرات کر دو اس بات پر حضرت عمرؓ نے اس زمین کے منافع کو اس طریقہ سے صدقہ فرما دیئے کہ وہ زمین نہ تو فروخت کی جا سکتی تھی اور نہ ہی وہ ہبہ کی جا سکتی تھی

وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ.

اور نہ وہ وراثت میں کسی کو تقسیم کی جا سکتی تھی بلکہ اس کو غربا' فقراء' رشتہ داروں اور غلاموں وغیرہ کو آزاد کرانے' مہمان کا اعزاز کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کی مدد کرنے میں خرچ کیا جائے۔ اس طریقہ سے اگر اس وقف کا ناظم بھی عرف کے مطابق مقدار میں اس میں سے کچھ کھائے پیے یا اپنے کسی دوست وغیرہ کو کھلا دے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس میں سے دولت اکٹھا نہ کرنے لگ جائے۔

۳۶۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ وَاَنْبَاَنَا حُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَاْمَرَهُ فِيْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا كَثِيْرًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ فِيْهَا فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنَّهُ لَاتُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَ الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ يَعْنِيْ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ اللَّفْظُ لِاِسْمٰعِيْلَ.

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعینہ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اس کی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں استعمال کیا گیا اور متولی اس میں سے عزیز و اقرباء کو کھلا سکتا ہے لیکن اس کے استعمال میں متمول ہی نہ ہو جائے۔

۳۶۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَّسَ اَصْلَهَا اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقَهُ غَيْرَ

۳۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی عمر فاروقؓ کو۔ آپ نبیؐ کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریمؐ میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپؐ اب کیا فرماتے ہیں اسکے بارے میں؟ آپؐ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعینہٖ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اسکی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں اور مسکینوں

مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

کی اعانت میں استعمال کیا گیا اور متولی اس میں سے عزیز و اقرباء کو کھلا سکتا ہے لیکن اس کے استعمال میں متمول ہی نہ ہو جائے۔

۳۶۳۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ [آل عمران: ۹۲] قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اِنَّ رَبَّنَا لَيَسْاَلُنَا عَنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْجَعَلْتُ اَرْضِيْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

۳۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى...... 'تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل ہمارے مال و دولت میں سے کچھ خیرات چاہتا ہے اس وجہ سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین راہ خدا میں وقف کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمین کو اپنے رشتہ داروں کے لیے وقف کر دو یعنی حسان بن ثابت اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے واسطے۔

۱۷۹۵: باب حَبْسِ الْمَشَاعِ

باب: مشترک جائیداد کا وقف

۳۶۳۶: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِيْ لِيْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهَا قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا.

۳۶۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو خیبر میں جو ایک سو حصے ملے ہیں اس قسم کا مال و دولت آج تک مجھ کو نصیب نہ ہو سکا اور وہ مال و دولت مجھ کو بہت پسندیدہ بھی ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ خیرات کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور پھل راہ خدا میں دے دو۔

۳۶۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ بَيْتِ الْمَقْدَسِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهٗ قَطُّ كَانَ لِيْ مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ.

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ 'رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس قسم کی دولت مل گئی ہے کہ آج تک اس قسم کا مال و دولت کبھی حاصل نہیں ہوا۔ میرے پاس سو اُونٹ وغیرہ تھے جن کو دے کر میں نے اہلِ خیبر سے کچھ زمین خریدی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس سے اللہ کا تقرب حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے منافع کو راہ خدا میں وقف کر دو۔

۳۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفّٰى بْنَ بَهْلُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُبَيْدِ

۳۶۳۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ثمغ (نامی جگہ) پر کچھ

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَرْضٍ لِیْ بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا.

مال کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور اس کا نفع راہ خدا میں وقف کر دو۔

۱۷۹۲: باب وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کے لئے وقف سے متعلق

۳۶۳۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ وَذَاكَ اِنِّیْ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ اعْتِزَالَ الْاَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ يَقُوْلُ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتٰی اٰتٍ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِی الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا يَعْنِی النَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ وَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُوْدٌ فَاِذَا هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قِيْلَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَآءَ قَالَ فَجَآءَ وَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَآءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِیْ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَنْظُرَ مَا جَآءَ بِهٖ فَقَالَ عُثْمَانُ اَهٰهُنَا عَلِیٌّ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّی ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِیْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهٗ لَكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ

۳۶۳۹: حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن جاوان سے دریافت کیا کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کا ساتھ چھوڑ دینے کی کیا وجہ ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ میں نے حضرت احنف کو نقل کرتے ہوئے سنا کہ جس وقت میں حج کے لئے جانے کے وقت مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ابھی ہم لوگ اپنی قیام کرنے کی جگہ سامان اتارتے تھے کہ ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ ان کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے چنانچہ جس وقت میں وہاں پر پہنچا تو کہنے لگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ٹھہر جاؤ میں دیکھ لوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیا بات فرما رہے ہیں؟ انہوں نے آکر دریافت کیا کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ' حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔ کہ کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو کوئی فلاں مربد خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمائے گا۔ چنانچہ میں نے وہ مربد خرید لیا اور میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو ہماری مسجد میں شامل کر

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُوْمَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّجَهِّزِ الْعُسْرَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

دو۔تم کواس کا ثواب مل جائے گا۔لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے کہ میں تم کواس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم لوگوں کواس بات کا علم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دیں گے۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا اجر و ثواب مل جائے گا۔

پھر پوچھا: میں نے ایسا کیا یا نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمانے لگے کہ میں تم کو اسی اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص غزوۂ تبوک کیلئے لشکر کو سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔ میں نے ان کی ہر ایک چیز کا انتظام کر دیا یہاں تک کہ ان کو کسی رسّی یا نکیل تک کی ضرورت نہ رہی۔ وہ فرمانے لگے اے خدا' تو گواہ رہنا اے خدا تو گواہ رہنا اے خدا تو گواہ رہنا (تین مرتبہ فرمایا)۔

مربد کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مربد اس جگہ کو کہا جاتا ہے کہ جس جگہ کھجوریں خشک کرنے کے لئے رکھ دی جاتی ہیں اور مذکورہ جگہ مسجد کی توسیع کرنے کے لئے مسجد کے ساتھ یعنی مسجد سے ملحق تھی اور مسجد کی توسیع کرنے کے لئے اس جگہ کو مسجد میں شامل کرنا ضروری تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو خریدنے کے لئے ترغیب دی اور سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسے اور بھلائی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس میں بھی سب سے سبقت لے گئے۔

۳۶۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى نَفَرٍ فِيْ وَسْطِ الْمَسْجِدِ

۳۶۴۰: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لئے نکلے تو ہم' مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہم لوگ اپنے ٹھہرنے کے مقام پر سامان اتارنے لگے تو کوئی آدمی آیا اور وہ عرض کرنے لگا کہ لوگ گھبرائے ہوئے مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں ہم لوگ بھی پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ کچھ حضرات کے چاروں طرف اکٹھا ہو رہے ہیں جو کہ مسجد کے درمیان میں ہیں وہ حضرت علی' حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اس دوران عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ایک زرد رنگ کی چادر سے سر

وَاِذَا عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَیْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَآءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ اَهٰهُنَا عَلِیٌّ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَهٰهُنَا الزُّبَیْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِیْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهٗ لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّبْتَاعُ بِئْرِ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَایَةً لِّلْمُسْلِمِیْنَ وَ اَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَآءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ یَعْنِیْ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰی مَایَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّخِطَامًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

ڈھکے ہوئے تشریف لائے اور دریافت کیا کیا حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اس جگہ موجود ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو کوئی فلاں لوگوں کا مربد خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دے گا۔ میں نے اس کو ۲۰ یا ۲۵ ہزار میں خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتلایا تو آپؐ نے فرمایا اس کو تم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تم کو خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کہ کیا تم کو اس کا علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دے گا اور میں نے اس کو اس قدر رقم ادا کر کے خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اس کو خرید لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ فرمانے لگے جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہروں کی جانب ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی ان کو (جہاد کرنے کے واسطے) سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اسکی بخشش فرما دیں گے (مراد غزوۂ تبوک) چنانچہ میں نے ان کو ہر ایک چیز مہیا کی یہاں تک کہ وہ نکیل یا رسّی (یعنی معمولی سے معمولی شے) تک کیلئے محتاج نہ رہے۔ وہ کہنے لگ گئے کہ اے خدا تو گواہ ہے اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

۳۶۴۱: اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ

۳۶۴۱: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت

بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَآءٌ يُّسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَجَعَلْتُ دَلْوِىْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ مِنَ الشُّرْبِ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِىْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَزِدْتُّهَا فِى الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ اَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ

عثمانؓ چھت پر چڑھ گئے تو میں اس جگہ موجود تھا۔ انہوں نے فرمایا اے لوگو! میں تم کو اللہ اور مذہب اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت نبیؐ مدینہ تشریف لائے تو اس جگہ بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی کسی جگہ پر موجود نہیں تھا۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو جنت میں بہترین بدلہ عطا کیا جائے گا۔ اس پر میں نے اس کو خالص اپنے مال سے خریدا اور اس کو مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا اور تم لوگ آج مجھ کو ہی پانی پینے سے روک رہے ہو؟ سمندر کا پانی پینے پر مقرر کر رہے ہو۔ یہ بات سن کر لوگ کہنے لگے کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم لوگوں کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ میں نے اپنے ذاتی مال سے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر سجایا تھا اس پر وہ کہنے لگے کہ جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ جس وقت مسجد تنگ پڑ گئی تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فلاں لوگوں کی زمین خرید کر اس کو مسجد میں شامل اور داخل کر دے گا تو اس کو جنت میں زیادہ عمدہ صلہ عطا کیا جائے گا۔ میں نے اس کو ذاتی مال و دولت سے خرید کر مسجد میں شامل کر دیا اور آج تم لوگ مجھ کو اسی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے منع کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں خدا تو اس کا گواہ ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ لوگو! میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے ایک مرتبہ رسول کریمؐ مکہ مکرمہ کے ثبیر نامی پہاڑ پر کھڑے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اچانک پہاڑ میں حرکت ہوئی تو رسول کریمؐ نے اس کو ٹھوکر مار کر فرمایا اے (پہاڑ) ثبیر' تم ٹھہر جاؤ تم پر ایک نبی' ایک

وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِيْ اَنِّيْ شَهِيْدٌ.

صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ بات سن کر کہنے لگے کہ جی ہاں اللہ عزوجل اس سے واقف ہے۔ اس بات پر عثمانؓ نے فرمایا: اللہ اکبر' ان لوگوں نے گواہی دیدی' ان لوگوں نے گواہی دیدی' ان لوگوں نے گواہی دے دی اور خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم میں شہید ہوں۔

۳۶۴۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ وَاَنَا مَعَهٗ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ هٰذِهٖ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهٗ مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهٗ

۳۶۴۲: حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جس وقت لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید خانہ میں ڈال دیا تو وہ اوپر چڑھ گئے اور انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے کہ پہاڑ کے حرکت میں آنے پر رسول کریم کو ٹھوکر مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ اے پہاڑ! تو اسی جگہ ٹھہر جا۔ تیرے اوپر ایک نبی' صدیق اور دو شہید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اس پر کچھ لوگوں نے ان آیات کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی اس قسم کا شخص آج ہے جس نے کہ بیعت رضوان پر رسول کریم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو کہ یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اس پر کچھ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تائید کی اور اس کی تصدیق کی پھر انہوں نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ہے جو کہ قبول ہونے والا مال صدقہ میں دیتا ہے؟ اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے آدھے لشکر کو آراستہ کیا اس پر بھی لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا میں خدا کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جو اس مسجد میں جنت کے مکان کے بدلہ توسیع کرتا ہے اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خریدی۔

رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِيْ فَاَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ.

اس بات پر لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں اللہ عز وجل کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا کوئی اس قسم کا شخص موجود ہے جس نے کہ بئر رومہ کے کنویں کی فروخت کا مشاہدہ کیا ہو جس کو میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسافروں کے لئے وقف کر دیا تھا اس بات پر بھی کچھ لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

۳۶۴۳ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِیْ دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۳۶۴۳: حضرت ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محصور کئے گئے اپنے گھر میں تو گھر کے اردگرد مجمع ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھانک کر دیکھا اور اس کے بعد بیان کیا ابوعبدالرحمٰن نے وہی حدیث جو کہ ابھی اوپر گزری۔

۳۰

کِتَابُ الْوَصَایَا

وصیتوں سے متعلقہ احادیث

۱۷۹۷: باب الْکَرَاهِیَةِ فِیْ تَاْخِیْرِ الْوَصِیَّةِ

باب: وصیت کرنے میں دیر کرنا مکروہ ہے

۳۶۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَآءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَ قَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔

۳۶۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کونسے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس حالت میں خیرات دینا کہ تم تندرست ہو اور مال دولت کا لالچ تمہارے دل میں ہو اور تم غربت اور فاقہ سے ڈرتے ہو اور تم زندگی کی توقع رکھتے ہو یہ نہیں کہ جان کے حلق میں آنے کا انتظار کرتے رہو اور اس وقت تم کہنے لگو: اس قدر فلاں کا حصہ ہے اور اس قدر فلاں کا (وہ تو وراثتاً ہوگا ہی)۔

۳۶۴۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَیْسَ مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ مَالُکَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ

۳۶۴۵: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارث کی دولت اپنے مال دولت سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس قسم کا تو کوئی شخص نہیں ہے ہر آدمی کے نزدیک اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ اس بات پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم یہ بات جان لو کہ تم میں سے کوئی شخص اس قسم کا نہیں ہے کہ جس کے نزدیک اس کے وارث کی دولت اس کی اپنی دولت سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ اس وجہ سے

وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ.

تمہاری دولت وہی ہے جو کہ تم نے خیرات کر دیا اور جو تم نے چھوڑ دیا وہ تو تمہارے ورثہ کی ملکیت ہے۔

۳۶۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ [التکاثر : ۱، ۲] قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ.

۳۶۴۶: حضرت مطرف اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی یہ فخر تم لوگوں کو غفلت میں ڈرائے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم لوگ قبرستان میں پہنچ جاتے ہو اور ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے کہ میری دولت ہے' میری دولت ہے حالانکہ درحقیقت تمہاری دولت تو وہی ہے جو کہ تم نے کھا کر (یا استعمال کر کے) ختم اور فنا کر دیا' پہن کر پرانا کر دیا اور صدقہ ادا کر کے آخرت کیلئے بھیج دیا۔

۳۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ سَمِعَ اَبَا حَبِيْبَةَ الطَّائِيَّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ اَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَعْدَ مَا يَشْبَعُ.

۳۶۴۷: حضرت ابوحبیبہ طائی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت کچھ دولت راہ خدا میں صدقہ کرنے کی وصیت کی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ ادا کرتا ہے تو اس شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کہ خوب اچھی طرح پیٹ بھرنے کے بعد ہدیہ دیتا ہے۔

۳۶۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ اَنْ يَّبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ.

۳۶۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ.

۳۶۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ.

۳۶۵۰: اس حدیث کا مضمون بھی سابق حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۳۶۵۱: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَاِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِیْ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَیْهِ ثَلَاثُ لَیَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِیَّتُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَیَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِیَّتِیْ.

۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصیت کے بارے میں ارشادِ گرامی سنا ہے تو اس وقت سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۳۶۵۲: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ الْوَزِیْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصٰی فِیْهِ فَیَبِیْتُ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا وَ وَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ.

۳۶۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو کسی چیز میں وصیت کرنی ہو اور تین رات اس حالت میں گذر جائیں کہ اس کی وصیت اس کے پاس موجود نہ ہو۔

۱۷۹۸: باب هَلْ اَوْصَی النَّبِیُّ ﷺ

باب: کیا رسول کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟

۳۶۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا قُلْتُ كَیْفَ كُتِبَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الْوَصِیَّةَ قَالَ اَوْصٰی بِكِتَابِ اللّٰهِ.

۳۶۵۳: حضرت طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی ؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر مسلمانوں پر یہ وصیت کس طریقہ سے فرض ہوئی؟ ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۳۶۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِیْرًا وَلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ.

۳۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ

قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّمَا اَوْصٰى.

بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۶: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَاشَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا.

۳۶۵۶: اس حدیث مبارکہ میں مضمون تو بعینہ وہی ہے جو ابھی اوپر گزرا فقط اس کے کہ ایک استاد نے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسرے استاد نے ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى.

۳۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت یہ حالت تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے ایک طباق منگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ اس وجہ سے میں اس سے واقف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو وصیت کی۔

۳۶۵۸: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ عِنْدَهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ قَالَتْ وَ دَعَا بِالطَّسْتِ.

۳۶۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک طشت منگایا تھا۔

۱۷۹۹: باب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: ایک تہائی مال کی وصیت

۳۶۵۹: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّ لَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرَ: قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

۳۶۵۹: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا جس وقت ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوگیا اور میں مرنے کے قریب پہنچ گیا تو نبیؐ میری مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ دولت ہے اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں اپنی دولت کے دو تہائی حصہ کو خیرات کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا آدھی دولت؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی مال۔ آپؐ نے فرمایا: ایک تہائی مال تم (صدقہ کر دو) یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تمہارا اپنے ورثہ کو غنی (فقر و فاقہ

سے بے پرواہ خوش حال) چھوڑنا‘ ان کو تنگدست اور محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے یہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ نِى النَّبِىُّ ﷺ يَعُوْدُنِىْ وَاَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ يَمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ فِىْ اَيْدِيْهِمْ.

۳۶۶۰: حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مکہ معظمہ میں میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تمام کی تمام دولت خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھی دولت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی دولت؟ آپ نے فرمایا: تم ایک تہائی مال دولت (کی وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت مند (خوشحال) چھوڑ دو اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو وہ لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں (یعنی محتاج اور دست نگر رہیں)۔

۳۶۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّذِىْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَآءَ اَوْ يَرْحَمُ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَآءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ بِمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ مَا فِىْ اَيْدِيْهِمْ.

۳۶۶۱: حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ میری عیادت کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس جگہ انتقال کروں کہ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل حضرت سعد بن عفراء ؓ پر رحم فرمائے ان کی صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تمام کے تمام مال کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی مال کی۔ آپ نے فرمایا: تہائی مال کی وصیت کر دو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے دست نگر (یعنی ان کے محتاج) بنے رہیں۔

۳۶۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ بِمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا وَسَاقَ

۳۶۶۲: حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی اولاد میں سے کسی نے یہ حدیث بیان کی کہ سعد بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ سعدؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پہ کہنے لگے میں اپنا سارا مال راہِ الٰہی میں خیرات کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی۔ آگے

الْحَدِيْثَ.

راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

٣٦٦٣: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَبِيْرِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اشْتَكٰى بِمَكَّةَ فَجَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ بَكٰى وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُوْتُ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْنِيْ بِثُلُثَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَنِصْفَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ بَنِيْكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

٣٦٦٣: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گئے تو رسول کریمؐ ان کے پاس تشریف لائے جس وقت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ کو دیکھا تو وہ رونے لگے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا انتقال ایک ایسی جگہ ہو رہا ہے کہ جس جگہ سے میں نے ہجرت کی تھی آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں ان شاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا تمام کا تمام مال دولت اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں (یعنی ایسا قدم نہ اٹھاؤ) اس پر انہوں نے عرض کیا پھر دو تہائی دولت کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ پھر عرض کیا آدھا مال دولت کی وصیت کر دیتا ہوں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم وصیت کر دو لیکن ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے اسلئے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت والا یعنی خوش حال چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ و اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

٣٦٦٤: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَآءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَازَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

٣٦٦٤: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا کس قدر دولت کی؟ میں نے عرض کیا پوری دولت راہ خدا میں دینے کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا وہ دولت مند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم دسویں حصہ کی وصیت کر دو۔ پھر آپؐ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی اسی طریقہ سے کہتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کر و حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

٣٦٦٥: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ فِيْ

٣٦٦٥: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا

مَرَضِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثَ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

کس قدر دولت کی؟ میں نے کہا پوری دولت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ دولت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر دو پھر آپ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی یونہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کرو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى سَعْدًا يَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُوْنَ.

۳۶۶۶: اس حدیث مبارکہ میں بھی مضمون تو بعینہٖ وہی بیان کیا گیا جو اوپر دو احادیث میں ہے۔ فقط فرق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نصیحتوں (جو کہ اوپر گزریں) ان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل اس بات کو بے حد پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو ایسی حالت میں چھوڑ جاؤ کہ وہ غنی ہوں اور کسی غیر کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے بیٹھے ہوں۔

۳۶۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

۳۶۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اگر لوگ ایک تہائی مال کی وصیت کے بجائے ایک چوتھائی مال کی وصیت کریں تو یہ زیادہ مناسب ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِنِصْفِهٖ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِثُلُثِهٖ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

۳۶۶۸: حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں ان کی بیماری کے دنوں میں رسول کریم انکے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری صرف ایک ہی لڑکی ہے میں تمام مال دولت کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: آدھے مال کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: پھر ایک تہائی مال کی وصیت کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی حالانکہ وہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ

۳۶۶۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے موقعہ پر میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے چھ لڑکیاں چھوڑیں ان پر کچھ قرض بھی تھا۔ چنانچہ جس وقت کھجور کے کاٹنے کا وقت آیا تو میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض

سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جُدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّمَا اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَازَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

کیا کہ جیسا کہ آپ ؐ کو علم ہے کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے بہت قرضہ لیا ہوا تھا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں قرض خواہ آپ ؐ کو میرے مکان میں دیکھ لیں۔ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ ؐ کی وجہ سے مجھ کو کچھ رعایت کریں۔ اس پر آپ ؐ نے فرمایا: جاؤ اور تم ہر ایک قسم کی کھجوروں کا الگ الگ ڈھیر لگا دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا اور آپ ؐ کو بلایا۔ جس وقت قرض خواہوں نے رسول کریم ؐ کو دیکھا تو وہ مجھ سے اور زیادہ سختی سے مطالبہ کرنے لگ گئے۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم ؐ نے ان کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ؐ نے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین چکر لگائے اور آپ ؐ اس پر بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا تم لوگ' اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور پھر رسول کریم ؐ برابر وزن فرماتے یعنی تولتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے میرے والد ماجد کی تمام کی تمام امانت ادا فرما دی اور میری بھی یہی خواہش تھی کہ کسی طریقہ سے میرے والد کا قرضہ ادا ہو جائے اللہ عزوجل کا حکم بھی اسی طریقہ سے ہوا کہ ایک کھجور بھی کم نہ پڑی۔

۱۸۰۰: بَاب قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيْرَاثِ وَ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيْهِ

باب: وراثت سے قبل قرض ادا کرنا اور اس سے متعلق اختلاف کا بیان

۳۶۷۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُوْنَ سِنِيْنَ فَانْطَلِقْ مَعِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكَيْ لَايَفْحَشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ

۳۶۷۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات ہو گئی تو انکے ذمہ قرضہ باقی تھا میں نبی ؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے والد ماجد کی وفات اس حالت میں ہوئی ہے کہ انکے ذمہ قرضہ تھا اور ترکہ میں کھجوروں کے باغ کے علاوہ انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا اور وہ قرضہ کئی سال سے قبل نہیں ادا ہو سکتا اس وجہ سے آپ ؐ میرے ساتھ چلیں تا کہ وہ قرض خواہ مجھ سے بدزبانی نہ کر سکیں اس پر نبی ؐ تشریف لائے اور آپ ؐ ڈھیر کے چکر لگانے لگے۔ اسکے بعد آپ ؐ نے دعا مانگی اور وہاں پر بیٹھ کر آپ ؐ نے قرض خواہوں کو بلایا اور آپ ؐ نے ہر ایک

حَوْلَهٗ وَدَعَا لَهٗ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَّامَ فَاَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَخَذُوْا.

آدمی کو اس کا قرضہ ادا فرما دیا اور ہر ایک شخص کے قرضہ ادا کرنے کے بعد بھی اس قدر باقی رہ گیا کہ جس قدر وہ لے گئے تھے۔

۳۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ شَيْئًا فَطَلَبَ اِلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَاَصْنَافَهٗ ثُمَّ ابْعَثْ اِلَيَّ فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِيْ اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ اَوْسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۶۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام لوگوں کا قرضہ چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قرض خواہوں سے میری سفارش کر کے قرض میں کمی کرا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو فرمائی تو انہوں نے انکار فرما دیا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ تم جاؤ اور تم اپنی ہر ایک قسم کی کھجوروں یعنی عجوہ' عذق بن زید اور اسی طریقہ سے ہر ایک قسم کی کھجوروں کا علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا کر تم مجھ کو بلا لینا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طریقہ سے کیا تو رسول کریمؐ تشریف لائے اور ان میں سے سب سے اونچے ڈھیر یا درمیان والے ڈھیر پر بیٹھ گئے پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم لوگوں کو ناپ کر دینا شروع کر دو۔ میں ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ تمام کا قرض ادا کر دیا اور اب بھی میرے پاس میری کھجوریں باقی رہ گئیں گویا کہ ان میں بالکل کمی نہیں ہوئی۔

۳۶۷۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيَهُوْدِيٍّ عَلٰى اَبِيْ تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيْقَتَيْنِ وَ تَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَافِي الْحَدِيْقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ اَنْ تَاْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهٗ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهٗ فَاَبَى الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ اَنْ تَاْخُذَ الْجُدَادَ فَاٰذِنِّيْ فَاٰذَنْتُهٗ فَجَآءَ هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يُجَدُّ وَيُكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِالْبَرَكَةِ حَتّٰى وَفَيْنَاهُ جَمِيْعَ حَقِّهٖ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ

۳۶۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے ایک یہودی شخص سے کھجوریں بطور قرض لے رکھی تھیں۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر وہ شہید ہو گئے اور اس نے ترکہ میں دو کھجوروں کے باغ چھوڑے۔ اس یہودی کی کھجوریں اس قدر تھیں کہ دونوں باغ سے نکلنے والی کھجوریں اسی کے لئے کافی ہوگئیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس طریقہ سے کر سکتے ہو کہ آدھی اس سال لے لو اور تم آدھی آئندہ سال لے لینا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس طریقہ سے کرو کہ تم کھجوریں کاٹ ڈالو تو تم مجھ کو بلا لو۔ میں نے آپؐ کو بتلایا تو آپؐ ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے۔ ہم نے نیچے سے نکال کر ناپ ناپ کر قرض دینا شروع کر دیا اور آپؐ برکت کی دعا مانگتے رہے۔ یہاں تک کہ پورا قرض چھوٹے والے

فِيْمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَمَآءٍ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِىْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ.

باغ سے ہی ادا ہو گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں آپ کے لیے کھجوریں اور پانی لے کر حاضر ہوا اور وہ تمام کے تمام لوگوں نے کھائیں اور پانی پیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نعمت ان نعمتوں میں سے ہے کہ جن کے متعلق تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۳۶۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّىَ اَبِىْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَآءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اِذَا جَدَدْتَّهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِى الْمِرْبَدِ فَاٰذِنِّىْ فَلَمَّا جَدَدْتُّهٗ وَوَضَعْتُهٗ فِى الْمِرْبَدِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَآءَكَ فَاَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهٗ عَلٰى اَبِىْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهٗ وَفَضَلَ لِىْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ.

۳۶۷۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد کی وفات ہوگئی تو ان پر لوگوں کا قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ اپنے قرض کے عوض ہماری تمام کی تمام کھجوریں لے لیں۔ لیکن انہوں نے وہ کھجوریں لینے سے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ یہ بات دکھلائی دے رہی تھی کہ وہ کھجوریں کم مقدار میں ہیں۔ اس پر میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے واقعہ عرض کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرو کہ جس وقت ان کو اکٹھا کر کے مربد میں رکھو تو تم مجھ کو بتلا دینا۔ چنانچہ جس وقت میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ میں نے آپؐ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے تو آپؐ اپنے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لے کر تشریف لائے اور انکے نزدیک بیٹھ کر آپؐ نے برکت کی دعا مانگی پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلالو اور تم ان کو ادا کرنا شروع کر دو۔ میں نے اس قسم کا کوئی شخص نہیں چھوڑا کہ جس کا میرے والد صاحب کے ذمہ قرض باقی ہو اور میں نے وہ قرضہ ادا نہ کیا ہو اور اسکے بعد بھی میرے پاس تیرہ وسق کھجور باقی رہ گئی ہو پھر جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی جاؤ اور تم ان کو بتلاؤ۔ میں دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو فرمانے لگے ہم لوگ واقف تھے کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اس کا انجام یہی ہوگا۔

۱۸۰۱: باب اِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

باب: وارث کے حق میں وصیت باطل ہے

۳۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ

۳۶۷۴: حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

۳۶۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّ ابْنَ غَنْمٍ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ خَارِجَةَ ذٰلِكَ لَهٗ اَنَّهٗ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيْلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَّمَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ قِسْمَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ فَلَا تَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

۳۶۷۵: حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر خطبہ دے رہے تھے وہ سواری (اونٹنی) جگالی کر رہی تھی اور اس کے منہ سے لعاب نکل رہا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دوران خطبہ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک انسان کے لئے وراثت میں سے ایک حصہ مقرر فرما دیا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۶۷۶: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اِسْمُهٗ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

۳۶۷۶: حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

۱۸۰۲: باب اِذَا اَوْصٰى لِعَشِيْرَتِهِ لِاَقْرَبِيْنَ

باب: اپنے رشتہ داروں کو وصیت کرنے سے متعلق

۳۶۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [شعراء : ٢١٤] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِىْ كَعْبِ بْنِ لُؤَىٍّ يَا بَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِىْ عَبْدِمَنَافٍ وَيَا بَنِىْ هَاشِمٍ وَ يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.

۳۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ''اے محمد! اپنے قریب کے خاندان کو ڈرائیں'' تو رسول کریم ﷺ نے قریش کو بلایا وہ لوگ اکٹھا ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے عام طور سے سب کے سب کو بلایا اور پھر خاص طریقہ سے اپنے رشتہ داروں کو ڈراتے ہوئے فرمایا: اے بنوکعب بن مولیٰ! (یہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے) اور اے بنوعمرو بن کعب (یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے) اے بنو عبد شمس اے بنوعبد مناف! اے بنو ہاشم! اور اے بنوعبدالمطلب! اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تم اپنے نفس کو دوزخ سے بچاؤ کیونکہ میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ کی گرفت سے بچانے میں کسی کام نہیں آ سکتا البتہ اتنا ضرور ہے کہ میرے اور

تمہارے درمیان رحم کا تعلق ہے جس کا حق میں ادا کرونگا۔

۳۶۷۸ : اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلٰكِنْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ اَنَا بَالُّهَا بِبَلَالِهَا.

۳۶۷۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبد مناف! تم لوگ اپنی جانوں کو نیک اعمال کر کے اللہ سے خرید لو اس لیے کہ میں تم کو قیامت کے روز عذاب خداوندی سے بچانے میں کوئی بھی کام نہیں آ سکتا۔ میرے اور تم لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا واسطہ ہے جس کا حق میں دنیا ہی میں ادا کروں گا۔

۳۶۷۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [شعراء : ۲۱۴] قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَاعَبَّاسَ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِيْنِىْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

۳۶۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آ سکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔

۳۶۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ [شعراء: ۲۱۴] فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۶۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آ سکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔

ﷺ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَافَاطِمَةُ سَلِیْنِیْ مَاشِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا.

۳۶۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ [الشعرا : ۲۱۴] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَافَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةَ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَا شِئْتُمْ.

۳۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب اور اے بنو عبدالمطلب! میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ عز وجل کی پکڑ سے بچانے میں کام نہیں آ سکتا اس وجہ سے دنیا میں میری دولت میں سے تم جو دل چاہے وہ مانگ لو۔

۱۸۰۳: باب اِذَا مَاتَ الْفُجَاةَ هَلْ یُسْتَحَبُّ لِاَهْلِهٖ اَنْ یَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ

باب: اگر کوئی شخص اچانک مرجائے تو کیا اسکے وارثوں کیلئے اسکی جانب سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں؟

۳۶۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاِنَّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۶۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میری والدہ کی اچانک وفات ہوگئی ہے مجھ کو یقین ہے کہ اگر وہ گفتگو کرسکتیں تو لازمی طریقہ سے وہ صدقہ کرتیں۔ اس وجہ سے کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں کردو۔

۳۶۸۳: اَنْبَاَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ وَ حَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِیْنَةِ فَقِیْلَ لَهَا اَوْصِیْ فَقَالَتْ فِیْمَ اُوْصِی الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ یَّقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ

۳۶۸۳: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ کے لئے نکلے تو ان کی والدہ ماجدہ جو کہ مدینہ منورہ میں تھیں ان کی وفات ہوگئی وفات کے وقت ان سے کہا گیا کہ وہ وصیت کریں وہ فرمانے لگیں کہ کس چیز میں وصیت کروں مال دولت تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہے میں کس طریقہ سے وصیت کروں؟ چنانچہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ واپس آنے سے قبل ہی وفات پاگئیں جس وقت وہ مدینہ منورہ آئے تو ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اس کا نفع پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں فلاں فلاں باغ اپنی والدہ کی جانب سے صدقہ

سَمَّاهُ.

کرتا ہوں۔

۱۸۰۴: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کی جانب سے صدقہ کے فضائل

۳۶۸۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ.

۳۶۸۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس وقت کوئی انسان مرجاتا ہے ان تین اعمال کے علاوہ باقی تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں ایک تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم کہ جس سے لوگوں کو نفع حاصل ہو اور تیسرے نیک اولاد جو کہ اس کے لئے دعا مانگتی رہے (مطلب یہ ہے کہ ان تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے باقی تمام اعمال کا ثواب بند ہو جاتا ہے۔)

۳۶۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد دولت چھوڑ کر مرے لیکن انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں انکی جانب سے خیرات کروں تو کیا اُنکی وصیت نہ کرنے کا کفارہ ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

۳۶۸۶: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ اَوْصَتْ اَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَاِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً نُوْبِيَّةً اَفَيُجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّبُّكِ قَالَتِ اللّٰهُ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

۳۶۸۶: حضرت شرید بن سوید ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ ماجدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی جانب سے ایک باندی آزاد کر دوں۔ میرے پاس ایک کالے رنگ کی باندی ہے اگر میں اس کو آزاد کر دوں تو کیا میرے والد کی وصیت مکمل ہو جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آؤ میں اس کو آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ عز وجل۔ آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو یہ خاتون مؤمنہ ہے۔

۳۶۸۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تُوْصِ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ وصیت کے بغیر وفات کر گئی ہیں کیا میں اُن کی جانب سے صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! کر دو۔

۳۶۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا.

۳۶۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی ہے اگر میں ان کی جانب سے وصیت کر دوں تو کیا ان کو اس کا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا باغ اُن کی جانب سے صدقہ کر دیا ہے۔

۳۶۸۹: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ اَفَيُجْزِئُ عَنْهَا اَنْ اَعْتِقَ عَنْهَا قَالَ اَعْتِقْ عَنْ اُمِّكَ.

۳۶۸۹: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کو پورا کیے بغیر ان کی وفات ہوگئی اب اگر میں ان کی جانب سے کوئی غلام یا باندی آزاد کردوں تو کیا یہ کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۳۶۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ عَنْ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهٖ عَنْهَا.

۳۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

۳۶۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْحَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

۳۶۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

۳۶۹۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ

۳۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی

قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا. والدہ کی نذر پوری کرو۔

تشریح ☆ بغیر وصیت کے کوئی شخص وفات پا گیا تو اس کے لئے صدقہ کر دینا بہت ہی عمدہ عمل ہے۔ ضروری نہیں کہ صرف صدقہ اسی کی طرف سے کیا جائے جو کہ بغیر وصیت کئے فوت ہو گیا بلکہ صدقہ تو اس کے لئے بھی کرنا چاہیے جو کہ وصیت کر گیا جو مرنے والے نے کہا وہ تو کرنا ہی ہے مگر اپنی طرف سے بھی اس کے لئے صدقہ کرنا اچھا ہے اور صدقہ ایسا ہو جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا کہ وہ صدقہ کرنا چاہیے جو کہ صدقہ جاریہ ہو اور خلق خدا اس سے تادیر فائدہ اٹھاتی رہے جو لوگ جتنا بھی اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جتنے عرصہ دراز تک وہ سلسلہ چلتا رہے گا' ثواب ملتا رہے گا۔ یعنی قبر میں بھی اور یوم حشر میں بھی۔ (جامی)

۱۸۰۵: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

باب: حضرت سفیان سے متعلق زیر نظر حدیث میں راوی کے اختلاف سے متعلق

۳۶۹۳: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے نذر مان لینے سے متعلق' فوت ہونے کے متعلق فتویٰ طلب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے نذر پوری کرو۔

۳۶۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَنِيْ اَنِ اقْضِيَهُ عَنْهَا.

۳۶۹۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم ارشاد فرمایا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ

۳۶۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ کی وفات ہو گئی ہے ان کے ذمہ ایک نذر تھی جس کو وہ پوری نہ کر سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے

مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

پوری کرو۔

۳۶۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَآءِ.

۳۶۹۷: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی ہے۔ کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پلانے والا۔

۳۶۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَآءِ.

۳۶۹۸: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی (یعنی پیاسوں کو پانی پلانا یا ایسی جگہوں پر پانی کا بندوبست کرنا جہاں اس کی اشد ضرورت ہو)۔

۳۶۹۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

۳۶۹۹: حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم سے کہا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی اور میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کرنا چاہتا ہوں' اس بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ضرور) کر۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا تو ابھی تک سعد ہی کی سبیل ہے مدینہ میں۔

۱۸۰۶: باب النَّهْيِ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت سے متعلق

۳۷۰۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيْمٍ.

۳۷۰۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں تم کو کمزور محسوس کر رہا ہوں اور میں تمہارے واسطے وہ ہی پسند کرتا ہوں جو کہ اپنے واسطے پسند کرتا ہوں کہ تم کبھی دو شخص کی امارت یا یتیم کے مال کی ولایت قبول نہ کرنا۔ (یعنی امیر بننا اور یتیم کے مال کا ولی بن جانا ذمہ داری کا اور مشکل کام ہے)۔

۱۸۰۷: باب مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيْمِ اِذَا

باب: اگر کوئی آدمی یتیم کے مال کا متولی ہو تو کیا اس

قَامَ عَلَيْهِ

میں سے کچھ وصول کر سکتا ہے؟

۳۷۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيَ يَتِيْمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَّالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ۔

۳۷۰۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اور (پھر) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ موجود نہیں اور ایک یتیم بچے کا میں ولی بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے یتیم کے مال میں سے کچھ کھا لیا کرو لیکن فضول خرچی نہ کرنا اور حد سے زیادہ نہ کھانا اور نہ دولت اکٹھی کرنا۔

۳۷۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ [الأنعام : ۱۵۲] وَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا [النساء : ۱۰] قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهٗ فَشَقَّ طَعَامَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ اِلٰى قَوْلِهٖ لَاَعْنَتَكُمْ۔ [البقرة : ۲۲۰]۔

۳۷۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ ...... اور اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ ...... (یعنی تم لوگ یتیم کے مال دولت کے پاس صرف اس کی خیر خواہی کے لئے جاؤ اور جو لوگ یتامیٰ کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں) تو لوگوں نے یتامیٰ کے مال دولت سے پرہیز کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جس وقت یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائی۔

۳۷۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيْمُ فَيَعْزِلُ لَهٗ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَاٰنِيَتَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ [البقرة: ۲۲۰] فَاَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ.

۳۷۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ آیت کریمہ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جن لوگوں کے پاس (یعنی جن کی سرپرستی میں) یتیم بچے تھے تو انہوں نے ان کا کھانا پینا اور برتن سب کے سب الگ کر دیئے) جس وقت یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اس طریقہ سے ان کے ساتھ شامل ہونا حلال کر دیا۔

۱۸۰۸: باب اِجْتِنَابِ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: مال یتیم کھانے سے پرہیز کرنا

۳۷۰۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۳۷۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاهِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالشُّحُّ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

فرمایا: سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے تم لوگ پرہیز کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا' ۲) جادو کرنا' ۳) کسی کو ناحق قتل کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرما دیا ہو' ۴) سود کھانا' ۵) یتیم کا مال کھانا' ۶) جہاد کے میدان سے بھاگ جانا' ۷) پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔

خلاصۃ الباب ☆ تمام مسلمانوں کو اِس حدیث مبارکہ پر بار بار غور کرنا چاہیے کہ اسلام کی کتنی زیادہ اچھائیوں کو کتنی آسانی سے سمیٹ کر نبی کریم ﷺ نے اُمت محمدیہ کی تفہیم کے لیے سمجھا دیا ہے۔ غور کریں کہ چند الفاظ میں دُنیا اور آخرت کی کامیابیوں کی کنجیاں انسان کو تھما دی گئی ہیں کہ ان باتوں پر عمل کریں تو آخرت تو سنورے ہی گی دُنیا بھی جنت نظیر بن جائے گی۔ ہم اپنے اردگرد جتنے بھی گناہ دیکھتے ہیں اگر بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ اکثر گناہوں کا مرکز انہی بُرائیوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ آج اللہ عزوجل کے ساتھ غیر اللہ کی شراکت غیروں میں تو کیا ہی کہنے اپنوں نے اِس میں جو جو خرابیاں پیدا کر دی ہیں اُسی کو سمیٹنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جادو کرنا' اب اِس سلسلہ میں کیا تفصیل بیان کی جائے ذرا اپنے اردگرد ہی دیکھ لیجئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے نام پر جادوٹونے کی کون کونسی قسمیں عاملوں' نجومیوں اور دیگر ایسے ہی ہتھیاروں نے نکال رکھی ہیں اور جگہ جگہ یہ سنیاسی بابے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں اور بالخصوص مسلمان بہنوں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں' اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ رہی سود کی قباحت تو کمزور کیسے کمزور تر اور امیر کیسے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں یہ آپ کے سامنے ہی ہے اور اسی کی وجہ سے معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان جو دوریاں پیدا ہو رہی ہیں وہ انتہائی دُور رس اور بھیانک نتائج سامنے لائیں گی۔ یتیم کا مال کھانا' اِسے تو اپنوں نے کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا اور دِن دیہاڑے یتیموں کے ساتھ ''حسن سلوک'' کے نام پر اُن سے ''مالِ مفت دِل بے رحم'' والا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور سب سے آخر میں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اِس کی وجہ سے ہم پر جو ہلاکت آ رہی ہے وہ بھی سب پر عیاں ہے۔ بے مقصد گھروں سے باہر جانے اور شوبز کی زینت بننے والی خواتین کو تو چھوڑیئے اخباروں میں کس طرح شریف گھرانوں کے نام لے لے کر اُن کی خواتین کے چند من گھڑت بیان چھاپ کر اُن بیچاری خواتین اور اُن کی نسلوں کی عزتوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اب تو اچھے بھلے سلجھے ہوئے لوگوں میں بھی ذرا ذرا سی باتوں پر یا آپس کی گفتگو میں اچھی بھلی نیک' پردہ دار اور پڑھی لکھی خواتین کو اُن کی غیر موجودگی میں مزاق اور برے الفاظ سے پکارے جانے کا چلن عام ہوتا جا رہا ہے۔ خدارا! ان باتوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنے کی روش چھوڑیئے اور ٹھنڈے دِل و دماغ سے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ پیارے نبی ﷺ کی اِس ایک ہی حدیث پر عمل کر کے ہم دُنیا و آخرت کی کتنی بھلائیوں کو سمیٹ سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ عزوجل کا شکر و احسان ہے کہ ''سنن نسائی شریف'' جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا

سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد سوم

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ——— سُنن نِسائی شریف مترجم

تالیف: ——— امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ——— مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: ——— [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ——— خالد مقبول

مطبع: ——— لٹل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبۂ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبۂ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبۂ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ﴿۳﴾

(۳۱)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۵۵۹ : ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النُّحْلِ

۳۷۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۰۶ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَارْجِعْهُ۔

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تا کہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''پس اس عطیہ کو واپس لے لو'' اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں' اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ' راوی محمد کے ہیں' حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟'' (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ''نہیں'' (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔''

۳۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر تم اس کو واپس لے لو۔'' (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُنْفِذَهُ اَنْفَذْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو'' (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ اَشْهِدِ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى مَا نَحَلْتَ ابْنِيْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْهَدَ لَهُ۔

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم ﷺ کو گواہ بنالو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۰: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم ﷺ کو (اس پر) گواہ بنائیں آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟'' انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس اس کو رد کر لے'' (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۱: حضرت ابن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو بھی کچھ دیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کو واپس لے لو'' (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۲: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا ہے)؟''

۳۷۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِى الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

۳۷۱۳: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبی کی خدمت میں لے گئے تا کہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں اس پر گواہ نہیں بنتا کیا تم کو یہ بات پسندیدہ نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم پھر ایسا کام نہ کرو۔''

۳۷۱۴: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اُمَّهٗ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَّالَهٗ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَالَهٗ فَوَهَبَهَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ' جو کہ رواحہ کی بیٹی تھیں' نے نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے' نعمان رضی اللہ عنہ کو کچھ دے دو لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمان کو دے دی۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا: میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبی کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

قَاتَلَتْنِیْ عَلَی الَّذِیْ وَهَبْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰی هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ وَهَبْتَ لِابْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

نعمانؓ کے والد نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ کیا ہے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

۳۷۱۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّیْ اَبِیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِیْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰی حَتّٰی اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَ اَبِیْ بِيَدِیْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ مِنِّیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ ابْنٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

۳۷۱۵: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگا۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریمؐ سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اس لڑکے کی والدہ' رواحہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضامندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا نہیں ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔''

۳۷۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِیْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلَی ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ

۳۷۱۶: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی' رواحہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کردو اور وہ کہتی ہیں تم اس دیئے ہوئے پر رسول کریمؐ کو

وَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَیْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدُنِیْ عَلٰی جُوْرٍ۔

گواہ بنالو۔ چنانچہ آپؐ نے بشیرؓ سے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟'' عرض کیا: ''جی ہاں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ' اس ظلم پر۔

۳۷۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی ابْنِیْ بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَیْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَعْطَیْتَهُمْ كَمَا اَعْطَیْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

۳۷۱۷: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور محمدؒ جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آ کر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو' آپ گواہ رہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟''

۳۷۱۸: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی عَنْ فِطْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ صُبَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ ذَهَبَ بِیْ اَبِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشْهِدُهُ عَلٰی شَیْءٍ اَعْطَانِیْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَیْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِیَدِهِ بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كَذَا اَلَا سَوَّیْتَ بَیْنَهُمْ۔

۳۷۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس پر گواہ بنالیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔'' (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

۳۷۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَقُوْلُ وَهُوَ یَخْطُبُ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشْهِدُهُ عَلٰی عَطِیَّةٍ اَعْطَانِیْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَیْنَهُمْ۔

۳۷۱۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ''کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟'' والد نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب کے ساتھ برابری اور

انصاف کا معاملہ کرو۔''

۳۷۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔

۳۷۲۰: حضرت جابر بن مفضل سے مروی ہے' وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام لو۔'' آپ نے اِسی طرح دو مرتبہ فرمایا۔

(۳۲)

کتاب الہبۃ

ہبہ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۸۱۰ : بَابُ هِبَةِ الْمُشَاعِ

۳۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ اِنَّا اَصْلٌ وَ عَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ اَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَاَبْنَائِكُمْ فَقَالُوْا قَدْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ اَحْسَابِنَا وَاَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَاِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِيْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَلَمَّا صَلُّوا الظُّهْرَ قَامُوْا فَقَالُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِيْ

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۳۷۲۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا' انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت و مصیبت[1] نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عزوجل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ''تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔'' انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریمؐ کے سبب' تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔'' راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

[1] مراد جنگ ہے' اس میں قبیلہ ہوازن کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے گئے۔ (جامی)

وَلِبَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَمَّا اَنَا وَبَنُوتَمِيْمٍ فَلَا وَ قَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ اَمَّا اَنَا وَ بَنُو فَزَارَةَ فَلَا وَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَمَّا اَنَا وَبَنُوْ سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُوْ سُلَيْمٍ فَقَالُوْا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيْهِمْ نِسَاءَ هُمْ وَاَبْنَاءَ هُمْ فَمَنْ تَمَسَّكَ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهٗ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيْئُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا وَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَرَكِبَ النَّاسُ اقْسِمْ عَلَيْنَا فَيْئَنَا فَاَلْجَؤُهُ اِلٰى شَجَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهٗ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِیْ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لَكُمْ شَجَرَتِهَامَةَ نَعَمًا قَسَمْتُهٗ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِیْ بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوْبًا ثُمَّ اَتٰى بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهٖ وَبَرَةً بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ هَا اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ مِنَ الْفَيْءِ شَیْءٌ وَلَا هٰذِهٖ اِلَّا خُمُسٌ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةَ بَعِيْرٍ لِیْ فَقَالَ اَمَّا مَا كَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَلَكَ فَقَالَ اَوَ بَلَغَتْ هٰذِهٖ فَلَا اَرَبَ لِیْ فِيْهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِهٖ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور وہی بات کہی پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔'' یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی یہی کہا اس پر اقرع بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اِس بات کا اقرار نہیں کرتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس نے اسی طرح سے کہا اور اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے علیحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسولؐ کیلئے ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم لوگ ان کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں سے جو کہ پہلے اللہ عزوجل نے عطا فرمائے۔'' یہ فرما کر آپ سوار ہو گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپؐ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرما دیں اور آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر آپ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہو گئی آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھا دو خدا کی قسم اگر تہامہ (جنگل) کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں پھر تم لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔'' پھر آپ ایک اونٹ کے نزدیک تشریف لائے اور آپ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس ''فئی'' میں سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم لوگوں کے ہی خرچہ میں آ جائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپ کے نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے چیز لی تا کہ میں اپنے اونٹ کی کملی درست

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:''جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔'' اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی' دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

۱۸۱۱: رُجُوْعُ الْوَالِدِ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟

۳۷۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا وَالِدٌ مِّنْ وَلَدِهٖ وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص قے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔

کتے کی قے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ ﷺ نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو قے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتا قے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ قے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتا جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر قے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِيْ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ

۳۷۲۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا:''ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتا

وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ۔

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی قے کو واپس کر لے۔''

۳۷۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ الْمَقْدِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ وَهُوَ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۳۷۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَهَبَ هِبَةً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْهَا اِلَّا مِنْ وَلَدِهٖ قَالَ طَاوٗسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا صَغِیْرٌ عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ فَلَمْ نَدْرِ اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَاْكُلُ ثُمَّ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۲۵: حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہبہ کرے اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔ حضرت طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ''عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ'' تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے اور پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

۱۸۱۲ : ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف

۳۷۲۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِهٖ فَیَاْكُلُهٗ۔

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اُگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

۳۷۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی هُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو هُوَ الْاَوْزَاعِیُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ

۳۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) قے کرتا ہے پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ۔

۳۷۲۸: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارِبْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهٖ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عادت ہے قے کر کے چاٹ لینا۔''

۳۷۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔''

۳۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے چاٹنے والے شخص جیسا ہے۔''

۳۷۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے۔''

۳۷۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (دراصل) ہبہ کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے

الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

والے کی مانند ہے۔''

٣٧٣٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ فِیْ قَيْئِهٖ۔

٣٧٣٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے واسطے بُری مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھالے۔'' یعنی جس طریقہ سے کتا قے کی ہوئی شے کھالیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔''

١٨١٣: ذِكْرُ الْاِخْتِلاَفِ عَلٰى طَاوٗسٍ فِی الرَّاجِعِ فِیْ هِبَتِهٖ

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا

٣٧٣٤: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِیْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

٣٧٣٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتا قے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔''

٣٧٣٥: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ۔

٣٧٣٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے ہبہ کیے ہوئے مال کو ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

٣٧٣٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِیَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلاَّ الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ يُعْطِی الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ يَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِیْ قَيْئِهٖ۔

٣٧٣٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کر کے اس کو کھالیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس قے کو۔

٣٧٣٧: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

٣٧٣٧: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدِ قَالَ طَاوٗسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِي قَيْئِهٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ۔

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔'' حضرت طاؤس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ قے کر کے چاٹنے والا...... لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریمؐ نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص' کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی قے کو کھاتا ہے۔

۳۷۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ فَيَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَيَقِيْءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ۔

۳۷۳۸: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاؤس سے سنی اور طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس قے کو دوبارہ کھالیتا ہے۔

(۳۳)

کتاب الرقبی

رُقبیٰ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۸۱۴: ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ فِیْ خَبَرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْهِ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی نجیح پر اختلاف

۳۷۳۹: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الرُّقْبٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رقبیٰ جائز ہے۔''

تشریح ۞ رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مر گیا تو یہ مکان یا زمین تو لے لینا اگر تو مر گیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقبیٰ کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَعَلَ الرُّقْبٰی الَّذِیْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک' اسی کو بنایا کہ جس کو مالک نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۱: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوٗسٍ لَعَلَّهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا رُقْبٰی فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا فَهُوَ سَبِیْلُ الْمِیْرَاثِ۔

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رقبیٰ نہیں کرنا چاہئے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا تو اس کا راستہ میراث کا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ

باب: اس حدیث میں ابوزبیر رضی اللہ عنہ پر جو اختلاف کیا گیا ہے' اُس کا تذکرہ

۳۷۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْقُبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَیْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهٗ۔

۳۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مال دولت کا رقبیٰ نہ کیا کرو پھر جو شخص کسی شے کا رقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا اُسی کی ہوگی۔

۳۷۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ فِی هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور رقبیٰ جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ قے کھانے والا۔

۳۷۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی سَوَاءٌ۔

۳۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمریٰ اور رقبیٰ (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰی وَلَا الْعُمْرٰی فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رقبیٰ درست نہیں ہے اور سے عمریٰ بھی جائز نہیں ہے کہ عمریٰ بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمریٰ کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمریٰ دیا گیا اور جس نے رقبیٰ میں کوئی شے دی تو وہ رقبیٰ لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۴۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰی وَلَا الرُّقْبٰی فَمَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا اَوْ اَرْقَبَهٗ فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ وَ اُرْقِبَهٗ حَیَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ اَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ۔

۳۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمریٰ یا رقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمریٰ اور رقبیٰ میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ۔

۳۷۴۷: حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبیٰ کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: اَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُجْرِنِ الْمَدَرِىِّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُجْرِ ٍالْمَدَرِىِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ وارث کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ ٍالْمَدَرِىِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کی وراثت ہے۔

(۳۴)

کتاب العمرٰی

عمریٰ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۳۷۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی هِيَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمریٰ کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ عَرَضَ عَلَيَّ مَعْقَلٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهٖ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيْلِهٖ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقبیٰ نہ کیا کرو' جس شخص نے کسی شے میں رقبیٰ کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ الْحَجُوْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ طَاوٗسٍ بَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى۔

۳۷۵۹: حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کو جائز اور ثابت رکھا۔

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِی الْعُمْرٰى

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمریٰ کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

۳۷۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمریٰ درست ہے یعنی عمریٰ کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰى قَالَ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَهُوَ جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے عمریٰ اور رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابرؓ سے دریافت کیا رقبیٰ کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ کرنا درست ہے (یعنی عمریٰ کرنے

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

کے بعدوہ نافذ اور جاری ہو جاتا ہے)۔

۳۷۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ۔

۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اُسی کی ہوگی۔

۳۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ اَوْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقبیٰ دیا جائے گا یا عمریٰ کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنْبَاَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ۔

۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمریٰ کرنا چاہیے اور نہ ہی رقبیٰ کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ عَطَاءٌ هُوَ لِلْاٰخَرِ۔

۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقبیٰ ہے اور نہ عمریٰ پھر جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ یا رقبیٰ کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۷: اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی شے رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ شے دی

مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ۔

گئی۔

۳۷۶۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ يَعْنِی اَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهُ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَاِنَّهُ لِمَنْ اُعْمِرَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمریٰ نہ کرو۔ پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبھال رکھو اپنے مال میں اور عمریٰ نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اسکی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبیٰ اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے رقبیٰ کیا گیا۔

۳۷۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور رقبیٰ کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے رقبیٰ کیا گیا) ہوتے ہیں۔

۱۸۱۸: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِیِّ فِيْهِ

باب: اِس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے

۳۷۷۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِیَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمریٰ کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

عمریٰ کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمریٰ کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہہ دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمریٰ کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مرگیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۳۷۷۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمریٰ کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِى سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مِنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا ہے اور عمریٰ میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہ ہی شخص اس عمریٰ کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى سَلَمَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ اَبِى عُمَرَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ وَلِمَنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ مَوْرُوْثَةٌ۔

۳۷۷۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمریٰ میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهٗ حَقَّهٗ وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ۔

کومٹایا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہوگئی اور اس کے پہلے لوگوں کی۔

۳۷۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ یُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے لئے عمریٰ کرے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا مالک ہوجاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے والے کی طرف واپس نہیں ہوسکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہوگئی ہے۔

۳۷۷۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی اَنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْمِرَهَا یَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِیْ اَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِیْثِ اللّٰهِ وَحَقِّهٖ۔

۳۷۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمریٰ کے طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمریٰ کا تو مالک ہوگیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمریٰ کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِیَ لَهٗ بَتْلَةٌ لَا یَجُوْزُ لِلْمُعْطِیْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْیَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِیْثُ شَرْطَهٗ۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمہ میں جس نے عمریٰ میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہوسکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمریٰ کیا اور اس کے ورثاء کے لئے عمریٰ کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ اَعْطَیْتُکَهَا وَعِقبَکَ مَا بَقِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِیَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ۔

کے لیے ہے اوراس دینے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہا۔تو اب وہ مکان اس کے لئے ہو گیا اب وہ واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ اس دینے والے (یعنی ہبہ کرنے والے نے اس طریقہ سے ہبہ کیا ہے کہ اس میں ورثاء کے لیے وراثت قائم ہوگئی۔

۳۷۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْعُمْرٰی اَنْ یَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلِعَقِبِهِ الْهِبَةَ وَیَسْتَثْنِیَ اِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ وَبِعَقِبِكَ فَهُوَ اِلَیَّ وَاِلٰی عَقِبِیْ اِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِیَهَا وَلِعَقِبِهٖ۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس کو اس چیز کا مالک بنا دے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے کہے اگر تمہارے اوپر کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے تو وہ شے میری ہے اور میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے ورثاء) کی ہے تو اس پر اور اس قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہو گیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس دوسرے شخص کے ورثاء مالک ہو گئے۔

۱۸۱۹: ذِکْرُ اخْتِلَافِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَ مُحَمَّدَ ابْنِ عَمْرٍو عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ فِیْهِ

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ قَالَ ﷺ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰی فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ کرنا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمریٰ میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہو گئی کہ جس کو وہ شے عطیہ کی ہے (یعنی ہبہ کیا ہے)۔

۳۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شخص اس کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شے اس کی ہوگئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الْعُمْرٰی فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضٰی نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِنَّمَا الْعُمْرٰی اِذَا اُعْمِرَ وَعَقِبُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَاِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ لِلَّذِیْ يَجْعَلُ شَرْطَهٗ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُوْنَ بِهٰذَا قَالَ عَطَاءٌ قَضٰی بِهَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمریٰ دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے ورثاء تو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء نقل فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

۱۸۲۰: عَطِيَّةُ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں

۳۷۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ وَحَبِیْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ هِبَةٌ فِیْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

۳۷۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِیَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخشش کرے۔

۳۷۹۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ هَانِیءٍ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِیِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِیْفٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِیَّةٌ فَقَالَ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ كَانَتْ هَدِیَّةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَاِنْ كَانَتْ صَدَقَةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا لَا بَلْ هَدِیَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَمَعَهُمْ یُسَائِلُهُمْ وَیُسَائِلُوْنَهٗ حَتّٰی صَلَّی الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ وخیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ نہ قبول کروں لیکن قریشی کا یا انصاری کا۔ یا ثقفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلاَّ مِن قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔

نام ہیں)۔

۳۷۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَاهَدِيَّةٌ۔

۳۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھر والوں نے عرض کیا: بریرہ کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ ہے۔

آخر کتاب الرقبی والعمری

(۳۵)

کتاب الأیمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۳۷۹۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ وَمُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((یا مَقلِّب القُلوب)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دِلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۱۸۲۲: اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لاءتصرف القلوب کے جملہ کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دِلوں کے پھیرنے والے کی دِلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۳: اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں

۳۷۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا

۳۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم اس کو دیکھو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہلِ جنت کے لیے چنانچہ جبرئیل نے آ کر دیکھا پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہ

فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَامَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَاِذَا نْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَمِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہوگا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر جبرئیل نے دربارالٰہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم اب تو اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور اس تیاری کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک چڑھی جاتی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

۱۸۲۴: اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۷۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے باپوں کی قسم کھانے سے۔

بِآبَائِكُمْ۔

١٨٢٥: اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

٣٨٠٠: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَا كُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَالَا آثِرًا۔

٣٨٠١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

٣٨٠٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٠: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا: وابی وابی! یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

٣٨٠١: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا)

٣٨٠٢: ترجمہ حسب سابق ہے۔

١٨٢٦: اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ

٣٨٠٣: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ تو سچی قسم کھایا کرو۔

۱۸۲۷: اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

۳۸۰۴: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ملت اور دین کے علاوہ اسلام کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہوگا کہ اس نے جیسی قسم کھائی اور جس شخص نے اپنی جان کو کسی چیز سے ہلاک کیا (خودکشی کر لی) تو اللہ عزوجل اس شخص کو اسی شے سے عذاب دے گا کہ جس چیز سے اس نے خود کو ہلاک کیا تھا۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعیدِ شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے در پے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اُس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اُسی آلہ اور اُسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Sucide) کا جو رجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اِس کو کوریج دیتے ہیں اور اُنہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں' اُنہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کسی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا و مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی وجہ سے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔ (جامی)

۳۸۰۵: اَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيىٰ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ

۳۸۰۵: ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۲۸: اَلْحَلْفُ بِالْبَرَآءَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

باب: اسلام سے بے زار ہونے کے لئے قسم کھانا

۳۸۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ یَعُدْ اِلَی الْاِسْلَامِ سَالِمًا۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے بارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

دین اسلام سے بیزار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہِ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدانخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے میں دین اسلام سے یا قرآن کریم سے بے زار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خودکشی سے متعلق وعید بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خودکشی اگرچہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نمازِ جنازہ بہرحال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صلوا علی کل بر و فاجر)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نمازِ جنازہ ادا کرو...... الحدیث (جامی)

۱۸۲۹: اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۳۸۰۷: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ قُتَیْلَةَ امْرَاَةٍ مِنْ جُهَیْنَةَ اَنَّ یَهُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَ تَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ" یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

اَرَادُوا اَنْ يَحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ۔

الْكَعْبَةِ کہا کرو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کے پروردگار کی اور اگر کوئی شخص کہنا چاہے تو ماشاء اللہ کہے۔ اِس کے بعد "ثُمَّ شِئْتَ" کہا کرے اور لفظ "شِئْتَ" نہ کہا کرے۔

۱۸۳۰: اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا

۳۸۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ۔

۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

۱۸۳۱: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

باب: لات (بُت کی قسم) سے متعلق

۳۸۰۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۳۸۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جوا کھیلیں گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

۱۸۳۲: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

باب: لات اور عزیٰ کی قسم کھانا

۳۸۱۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے مُنہ سے نکل گیا لات اور عزیٰ کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہٗ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

تَعُدْلَهٗ۔

بائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِىْ اَصْحَابِىْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے فحش اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ کر تم اپنے بائیں جانب تھوک دو اور تم ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

۱۸۳۳: اِبْرَارُ الْقَسَمِ

باب: قسموں کا پورا کرنا

۳۸۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِىْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا' ۲: بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے جانا' ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکنے والا شخص چھینک کر الحمدللہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہے' ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا' ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے' ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اُسکو پورا کرنا)' ۷: سلام کا جواب دینا۔

۱۸۳۴: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

۳۸۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى السَّلِيْلِ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهٗ۔

۳۸۱۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۱۸۳۵: اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِىْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِىَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسَى فَاَتَيْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِىْ وَاَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا یعنی تنہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تا کہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں گی اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَنْظُرِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ فَلْيَاْتِهٖ۔

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا اور غور وفکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۷: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پہلے کفارہ ادا کرو اپنی قسم کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِیُّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۸: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھا لے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام کو کر لے۔

۱۸۳۶: اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

باب: قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۳۸۱۹: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا۔

۳۸۲۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُبْنُ

۳۸۲۱: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے

اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِیْمَ بْنَ طَرَفَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهٗ اَخْیَرَ مِنْهَا فَلْیَاتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَلْیَتْرُكْ یَمِیْنَهٗ۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر ہے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

۳۸۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهٖ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ یَّمِیْنِیْ۔

۳۸۲۲: حضرت ابوزعراء اپنے چچا ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

۳۸۲۳: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ وَ یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا آلَیْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

۳۸۲۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۸۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

۳۸۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۳۸۲۵: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کر لے اور

حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ کَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۱۸۳۷: اَلْیَمِیْنُ فِیْ مَالاَ یَمْلِكُ

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس کی قسم کھانا

۳۸۲۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا یَمِیْنَ فِیْمَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِیْ مَعْصِیَةٍ وَلَا قَطِیْعَةِ رَحِمٍ۔

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰی

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا

۳۸۲۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰی فَاِنْ شَاءَ مَضٰی وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَیْرَ حَنِثٍ۔

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۱۸۳۹: اَلنِّیَّةُ فِی الْیَمِیْنِ

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۳۸۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہ ہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہو گی جس وقت یہ بات معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے گا یعنی

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

مکان اور دُنیا کو اللہ عز و جل کی رضامندی کے لئے چھوڑے تو اس کا یہ عمل اللہ عز و جل کے واسطے ہوگا اور جو شخص دُنیا کے لئے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے ہجرت کرے کہ میں اگر ہجرت کروں گا تو مال دولت مجھ کو حاصل ہوگا یا عورت کیلئے کہ اس سے شادی کروں گا تو اس کی ہجرت ان ہی اشیاء کیلئے ہوگی یعنی عورت کی اور دُنیا کی طرف تو اب اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہے بہرحال عمل میں خالص نیّت کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی قسم میں نیّت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

۱۸۴: تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۳۸۲۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حِجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَ كَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ (يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ) عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا) لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً۔

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان

۳۸۲۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ زینب بنت جحش کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبیؐ ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی) بو آ رہی ہے۔ کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبیؐ دونوں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرمایا: میں نے مغافیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ آخر تک۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عز و جل نے۔ تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو اور اللہ عز و جل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اللہ عز و جل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جس وقت نبی نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس وقت خبر اور اطلاع کر دی اُس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عز و جل نے

ظاہر فرمادی اس میں سے کچھ اور ٹال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتلایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں توبہ کرتی تو دِل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبیؐ نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زوجہ سے وہ بات فرمادی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا علاوہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحاتِ حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپ کے مُنہ مبارک سے تو کسی بدبودار شے کی بُو محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ: لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ نازل ہوئی اس واقعہ کی تفصیل جلد دوم میں گذر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحاتِ حدیث میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ (قاسمی)

۱۸۴۱: اِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَأَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم کے بیان میں

۳۸۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهٗ فَاِذَا فِلَقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ فَنِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ہاں روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی کتنا عمدہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

۱۸۴۲: فِي الْحَلْفِ وَالْكِذْبِ لِمَنْ لَّمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ

باب: جو شخص دِل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

۳۸۳۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ

۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيْعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

''سم سار'' یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیچ فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سوداگر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگر چہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو ملا دیا کرو اپنی خرید وفروخت میں صدقہ وخیرات کو۔

صدقہ وزکوٰۃ کا گناہوں کو مٹا ڈالنا:

یعنی اگر بے دھیانی یا لا پرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ) نکالا کرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ وَ عَاصِمٌ وَجَامِعٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ بِالْبَقِيْعِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بقیع میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیع میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لئے بیع کے بعد کچھ صدقہ، خیرات کر دیا کرو۔

۱۸۴۳: فِى اللَّغْوِ وَالْكِذْبِ

باب: اگر خرید وفروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے

۳۸۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ قَالَ اَتَانَا النَّبِىُّ ﷺ وَنَحْنُ فِى السُّوْقِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں بیہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کرلو۔

۳۸۳۴: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّى اَنْفُسَنَا

۳۸۳۴: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید وفروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیع کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو سماسرہ کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو سماسرہ یعنی دلالی کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

اَلسَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارُ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ہوئے تو ہماری جانب نبیؐ ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۴۴: اَلنَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت

۳۸۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ بِخَيْرٍ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۳۸۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر رد نہیں کرتی ہے کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوس شخص کے مال میں سے کچھ خرچ کیا جائے۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے اور دُعا مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کر دے تو میں راہ خدا میں خرچ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوس شخص کا بھی ہوسکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوس شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچ کرانے کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچ کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوس کہلانا ہے اور کنجوس شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہرحال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لیے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(قاسمی)

١٨٤٥: اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی' اس سے متعلق احادیث

٣٨٣٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

٣٨٣٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (دراصل) منت' کنجوس شخص کا مال خرچ کرانے کے لئے ہے۔

٣٨٣٨: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَاْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ اسْتُخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

٣٨٣٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنجوس آدمی کا مال خرچ کراتی ہے۔

١٨٤٦: اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوس شخص کا مال خرچ کرائے

٣٨٣٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

٣٨٣٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آ کر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنجوس آدمی کا مال دولت خرچ کرائے۔

١٨٤٧: اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

٣٨٤٠: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

٣٨٤٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

نہیں ہے بلکہ اس کو توڑ دینا لازم ہے)۔

١٨٤٨:اَلنَّذْرُ فِی الْمَعْصِيَةِ

٣٨٤١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَاَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلاَ يَعْصِهٖ۔

٣٨٤٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلاَ يَعْصِهٖ۔

باب: گناہ کے کام میں منت سے متعلق

٣٨٤١: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ عزوجل کا گناہ کرے گا یعنی اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کو لازم ہے کہ وہ اس نذر کو پورا نہ کرے یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے۔

٣٨٤٢: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

١٨٤٩:اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

٣٨٤٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلاَ اَدْرِىْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهٗ اَوْ ثَلاَثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلاَ يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيُنْذِرُوْنَ وَلاَ يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُفِيْهِمُ السِّمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوْ جَمْرَةَ۔

باب: منت پوری کرنا

٣٨٤٣: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو کہ میرے دور میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانہ سے قریب ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اس زمانہ سے قریب ہوں گے یعنی تیسرے زمانہ کے لوگ پھر راوی نقل فرماتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے یا تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو کہ خیانت کرتے ہیں اور امانت داری سے کام نہیں لیتے اور جو کہ گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو بلائے نہیں جاتے اور جو کہ منت مانتے ہیں لیکن منت کو پورا نہیں کرتے۔

١٨٥٠:اَلنَّذْرُ فِيْمَا لاَ يُرَادُ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ

٣٨٤٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ

باب: اس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الٰہی کا قصد نہ کیا جائے

٣٨٤٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گذرنا ہوا وہ شخص (کہ جس کے پاس سے

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا فِي قَرَنٍ فَتَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ۔

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رسّی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اسکو (رسّی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۴۵: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ وَهُوَ يَطُوْفُهُ بِالْكَعْبَةِ وَاِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ اِنْسَانٌ آخَرَ بِسَيْرٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ۔

۳۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی نکیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

۱۸۵۱: اَلنَّذْرُ فِي مَالَا يَمْلِكُ

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۳۸۴۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آلہ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

۱۸۵۲: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ تعالٰی

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے

۳۸۴۸: اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

۳۸۴۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھ کو حکم کیا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ میں نے اس (اپنی بہن) کے لئے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ (جہاں تک ہو سکے وہ) پیدل چلے اور باقی سوار ہو کر چلے۔

۱۸۵۳: اِذَا حَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے

۳۸۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زَحْرٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

۳۸۴۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے لیے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) مسئلہ دریافت کیا کہ اُس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن سے کہہ دو کہ وہ اپنا دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے رکھے۔

۱۸۵۴: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَصُوْمَ

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۳۸۵۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَاَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُهَا

۳۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مر گئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

النَّبِیَّ ﷺ وَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا۔

مذکور ہے)

۱۸۵۵ : مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ نَذْرٌ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور اس کے ذمہ نذر رہو

۳۸۵۱: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حُجْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی اُن کی والدہ کی وفات ہوگئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

۳۸۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا' جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کردو۔

۳۸۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَهٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَکْرِ ابْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی' جسے وہ پورا نہ کر سکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے اُن کی نذر کو پورا کر دو۔

۱۸۵۶: اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ یَّفِیْءَ

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟

۳۸۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ عَلَیْهِ لَیْلَةٌ نَذَرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَعْتَکِفُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَکِفَ۔

۳۸۵۴: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے نذر مانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۳۸۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرٌ فِى اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَعْتَكِفَ۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهٗ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَعْتَكِفَهٗ۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَّالِىْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الزُّهْرِىُّ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ تَوْبَةُ كَعْبٍ۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تاکہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تاکہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

۱۸۵۷: اِذَا اَهْدٰى مَالَهٗ عَلٰى وَجْهِ النَّذْرِ

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

۳۸۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ۔ مُخْتَصَرٌ۔

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور اس کو میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا ہے جو کہ خیبر میں ہے۔ (مختصراً)

۳۸۵۹: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ عَلَیَّ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ۔

۳۸۵۹: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا' جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

۳۸۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا نَجَّانِیْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ۔

۳۸۶۰: حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و برتر نے مجھ کو سچ کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسولؐ کے واسطے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال رکھ لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیبر میں ہے۔

۱۸۵۸: هَلْ تَدْخُلُ الْاَرْضُوْنَ فِی الْمَالِ اِذَا

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

نَذَرَ

نہیں؟

۳۸۶۱: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ مَوْلٰى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ اِلاَّ الْاَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَاَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِى الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلاَمًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوُجِّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى وَادِى الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِى الْقُرٰى بَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهٗ سَهْمٌ فَاَصَابَهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلاَّ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَيْنِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

۳۸۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ ضبیب سے تھا اس نے ایک حبشی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ وادی القریٰ پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیر آ کر لگا اور اس تیر نے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیر ایسی حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مدعم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اُتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی جنت کامل جانا خیر ہے۔ اُس پروردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ کملی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن' لوٹ اور مال غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم سے قبل جو چیز اس نے لے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دوزخ کی آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ برسے گی جب لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو اس وقت ایک شخص چمڑے کی ایک یا دو دوالین (تسمے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چمڑے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں' وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھریلو اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی کہ گھر میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

۱۸۵۹: اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۶۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ كَثِيْرَ بْنَ فَرْقَدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہہ دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۳: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۸۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

۱۸۶۰: اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهٗ اسْتِثْنَاءٌ

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے کیسا ہے؟

۳۸۶۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَ تْ بِشِقِّ

۳۸۶۵: عبدالرحمٰن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نو کی نو بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستری کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی اہلیہ

رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَجَاھَدُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعِیْنَ۔

حاملہ نہ ہوسکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ جملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ انکے تمام کے تمام صاحبزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی نو ہی ازواجِ مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کمی واقع ہوگئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہوگئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

۱۸۶۱: کَفَّارَۃُ النَّذْرِ

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

۳۸۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ الْوَزِیْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔

۳۸۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہ ہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۷: اَخْبَرَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ۔

۳۸۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

۳۸۶۸: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔

۳۸۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ الْمُخَرِّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۸۶۹: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۷۰: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

۳۸۷۱: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں' کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

۳۸۷۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَفِي مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۳۸۷۲: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۸۷۳: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

۳۸۷۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلِيٌّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا وَكَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيْفٌ لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهٖ حُجَّةٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف فیہ ہے۔

۳۸۷۷: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۳۸۷۷: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ وَقِيْلَ اِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِی طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِی مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور منت کا کفارہ دیا۔

۳۸۸۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَّجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عزوجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِی مَعْصِيَةٍ وَّلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عزوجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۲: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِی الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ خَالَفَهٗ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ فِیْ لَفْظِهٖ۔

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

بِنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں نافرمانی ہو اللہ بزرگی عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف حضرت علی بن زید ؓ نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۴: اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ وَالصَّوَابُ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِّنْ وَّجْهٍ آخَرَ۔

۳۸۸۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی نذر اُس چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ علی بن زید ضعیف ہے۔

۳۸۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَانَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو۔

۱۸۶۲: مَا الْوَاجِبُ عَلٰى مَنْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے

۳۸۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ۔

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی ؐ نے دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر آپ ؐ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی منت مانی تھی۔ آپ ؐ نے فرمایا: اللہ اسکی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْخٍ يُهَادٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۷: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ شَيْئًا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دولڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف دہ عذاب اٹھانے کی قدر نہیں فرماتا۔ پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۱۸۶۳: اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۸۹: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حانث نہ ہوگا۔

۳۸۹۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِّحَاجَتِهٖ۔

۳۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نو بیویوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی نے آدھا بچہ جنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے۔

(۳۶)

کتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۶۴: باب الشُّرُوْطِ فِيْهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (ﷺ)' اس باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکورہ ہیں

۳۸۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا اسْتَاْجَرْتَ اَجِيْرًا فَاعْلِمْهُ اَجْرَهٗ۔

۳۸۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا کردو۔

۳۸۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُعْلِمَهٗ اَجْرَهٗ۔

۳۸۹۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

۳۸۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى طَعَامِهٖ قَالَ لَا حَتّٰى تُعْلِمَهٗ۔

۳۸۹۳: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ اس کے پاس کھانا کھا لیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

۳۸۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِىْ

۳۸۹۴: حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُن دو آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اَسْتَكْرِىْ مِنْكَ اِلٰى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ شَهْرًا اَوْ كَذَا وَ كَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَّا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاْسًا وَكَرِهَا اَنْ يَقُوْلَ اَسْتَكْرِى مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَ كَذَا۔

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی حماد اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلہ اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگا یا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

٣٨٩٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ اُوْ اجِرُهٗ سَنَةً بِطَعَامِهٖ وَسَنَةً اُخْرٰى بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ وَيُجْزِئُهٗ اشْتِرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهٗ اَيَّامًا اَوْ آجَرْتَهٗ وَ قَدْ مَضٰى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ اِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِى لِمَا مَضٰى۔

٣٨٩٥: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلہ میں اُجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گذر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گذر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

١٨٦٥: ذِكْرُ الْاَحَادِيْثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِى النَّهْى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے سے متعلق مختلف احادیث

٣٨٩٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ رَافِعِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ اِلٰى قَوْمِهٖ اِلٰى بَنِى حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِىْ حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا مَا هِىَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا نُكْرِيْهَا بِشَىْءٍ مِّنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِمَا

٣٨٩٦: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگو! تم پر آفت نازل ہونے والی ہے۔لوگوں نے عرض کیا: کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین دالوں کے عوض کرایہ پر دے دیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو انجیروں کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔آپ نے فرمایا: نہیں! پھر فرمایا: ہم اِس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ مینڈھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ قَالَ لَا ازْرَعْهَا اَوِامْنَحْهَا اَخَاكَ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ۔

نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزابنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزابنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں مزابنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بٹائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہدیتاً دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حقل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تہائی یا چوتھائی لیں گے اور مزابنہ کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلّہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے عوض تم کو اس مقدار میں غلّہ وغیرہ دوں گا اگر چہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۹۷: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو حقل اور مزابنت سے منع فرمایا ہے۔ حقل پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور مزابنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو درخت سے اُتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے ہیں۔

۳۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَوْلِيَدَ عْهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيْمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهَا بِكَذَا وَ كَذَا

۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اور تم کو منع کیا حقل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزابنت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے باغات ہوں مختلف قسم کے اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ۔

لے کہ اس قدر وسق خشک کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَمَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْ لِيَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَجِيْءُ اِلَى النَّخْلِ الْكَثِيْرِ بِالْمَالِ الْعَظِيْمِ فَيَقُوْلُ خُذْهُ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرِ ذٰلِكَ الْعَامِ۔

۳۸۹۹: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر کہنے لگے کہ نبیؐ نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اس نفع سے اور تم لوگوں کو حقل سے منع کیا گیا اور حقل کہتے ہیں کہ کھیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل کرتے ہیں اور نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اِس قدر زمین ہو کہ اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دے دینے سے اور راوی نے نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزابنت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں کہ مزابنت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِی اُسَيْدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ خَالَفَهُ عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ۔

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ بہتر ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اگر اس سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تا کہ وہ اس میں کھیتی کرے۔

مزابنت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزابنت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزابنت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اکثر باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضامند ہوتے ہیں تا کہ محنت ومشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ لینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ ہر وہ معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو نا جائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں وسق سے مراد ایک پیمانہ ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع' نو (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے' واللہ اعلم۔ (قاسمی)

۳۹۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِیَدِ طَاوٗسٍ حَتّٰی اَدْخَلْتُهٗ عَلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰی طَاوٗسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا وَ رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلاً۔

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ نَهَانَا اَنْ نَتَقَبَّلَ الْاَرْضَ بِبَعْضِ خَرْجِهَا تَابَعَهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ۔

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت کا ارشاد مبارک ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْضِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ اَنَّهٗ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْاَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ اَعْطَانِیْهَا بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَوْمَنَحَهَا اَخَاهُ فَاَتٰی رَافِعُ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاکُمْ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَکُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَکُمْ۔

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گذرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اُجرت پر دی ہے یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ انصار کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرت کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پر دینے سے منع

الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

فرمایا۔

۳۹۰۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا اَوْ يَذَرْهَا۔

۳۹۰۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی اسی طرح پڑا رہنے دے۔

۳۹۰۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاؤُسٌ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَذَرْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ طَاؤُسًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۳۹۰۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

۳۹۰۷: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ طَاؤُسٌ يَكْرَهُ اَنْ يُؤَاجِرَ اَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرٰى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيْثَهُ فَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا قَالَ لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلٰى عَطَاءٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۰۷: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس اس چیز کو بُرا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلّہ کی بٹائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاؤس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاؤس نے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اُجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو کھیتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اُجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے اُجرت پر یعنی بٹائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو اُجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہوگئی تو یہ حکم بھی ختم ہوگیا یعنی اب زمین کرایہ اور اُجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاسمی)

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ اَنْ يَّزْرَعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُزْرِعْهَا اِيَّاهُ۔

۳۹۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اُسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کرسکتا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی اُجرت نہ مانگنے لگ پڑے)۔

۳۹۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۰۹: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۹۱۰: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِاُنَاسٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُكْرُوْنَهَا بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا اَوْ يُمْسِكْهَا وَافَقَهٗ مَطَرُ بْنُ طَهْمَانَ۔

۳۹۱۰: حضرت عطاءؒ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ اُجرت پر نہ دے۔

۳۹۱۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ اَبُوْ عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ هُوَ الْفَاخُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيُزْرِعْهَا وَلَا

۳۹۱۱: حضرت مطرؒ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

يُؤَاجِرُهَا۔

((يُؤَاجِرُهَا)) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ وَافَقَهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلاَّ الْعَرَايَا تَابَعَهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرابنہ۔ محاقلہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع مزابنہ کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۴: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلاَّ اَنْ تُعْلَمَ وَفِىْ رِوَايَةِ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَطَاءً لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَن كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ کرنے سے اور مزابنہ کرنے سے اور مغابرہ اور ثنیاء کرنے سے۔

عرایا وثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب و مسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لا سکیں اور مغابرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کٹنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ ثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے کہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلّہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلّہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلّہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ سَأَلَ عَطَاءٌ سُلَیْمَانَ بْنَ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَزْرَعْهَا اَخَاهُ وَلَا یُکْرِیْهَا اَخَاهُ وَ قَدْ رَوَی النَّهْیَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ یَزِیْدُ بْنُ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیلئے دیدے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبداللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محاقلہ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ وَهِیَ الْمُزَابَنَةُ خَالَفَهٗ هِشَامٌ وَ رَاوَهُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۱۶: حضرت یزید بن نعیم' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محاقلہ سے اور اسی کو مزابنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۷: اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَقَالَ الْمُخَاضَرَةَ بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَزْهُوَ وَالْمُخَابَرَةُ بَیْعُ الْکَرْمِ بِکَذَا وَکَذَا صَاعٍ خَالَفَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ' بیع مخاضرہ سے منع فرمایا اور مخاضرہ پھلوں یا غلّہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور مخابرہ کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔

۳۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ

۳۹۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمُ الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

حقل اور مزابنت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث :۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور حقل کے معنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلّہ کے عوض اور مزابنہ کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن لفظ حقل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزابنہ پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

۳۹۲۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۹۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَحَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَرَّةً اُخْرٰى۔

۳۹۲۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۳۹۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ وَاخْتُلِفَ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْهِ۔

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اُجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

۳۹۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهٗ عُمَيْرُ

۳۹۲۳: حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابوجعفر خطمی کہ جس کا نام عمیر بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَرْسَلَنِىْ عَمِّىْ وَغُلَامًا لَهٗ اِلٰى سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا حَتّٰى بَلَغَهٗ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ فَقَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ اَلَيْسَ اَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَزْرَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے اُن کو ادا کر دیا۔

۳۹۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ اَوْرَجُلٌ اِسْتَكْرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهٗ اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ فَاَرْسَلَ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ وَجَعَلَ الْاٰخِرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيْدٍ۔

۳۹۲۴: حضرت طارق نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے محاقلہ مزابنہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر: ا وہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک نمبر: ۲ وہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کا کہا جائے' نمبر: ۳ وہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو علیحدہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام کے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن مسیّبؒ کا ارشادِ گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرَهٗ نَحْوَهٗ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقٍ۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا يُصْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثٍ اَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مِنْحَةٍ اَوْ اَرْضٍ بِيْضَاءَ يَسْتَاْجِرُهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ عَنْ سَعِيْدٍ فَاَرْسَلَهُ۔

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے' چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے بیع محاقلہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ نے سعید بن میسّب سے' سعید بن میسّبؓ نے فرمایا سعد بن ابی وقاصؓ سے۔

۳۹۲۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن میسّب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ اسے سعید بن میسّب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاوُا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَصَمُوْا فِيْ بَعْضَ ذٰلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُكْرُوْا بِذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

۳۹۲۸: حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اناج اور غلّہ کے عوض جو کہ نالیوں کے کنارے پر نکلتا پھر وہ حضرات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا کیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (یا نقد سونے' چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

مِنْ عُمُوْمَتِہٖ۔

تھے۔

۳۹۲۹: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ وَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَ هَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ اَيُّوْبُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ يَعْلٰى۔

۳۹۲۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اُجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا حقل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی' چوتھائی بٹائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقرر کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بٹائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۰: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ كَتَبَ اِلَیَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ اَنِّيْ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ نُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى رَوَاهُ سَعِيْدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ۔

۳۹۳۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محاقلہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقرر کھانے کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔

۳۹۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهٖ اَتَاهُ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَزْرَعْهَا اَخَاهُ وَلَا

۳۹۳۱: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلّہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى رَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ فَاخْتَلَفَ عَلَى رَبِيعَةَ فِي رِوَايَتِهِ۔

۳۹۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي اَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِّنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِي صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۳۳: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالدِّيْنَارِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُؤَاجِرُوْنَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُوْمٌ مَّضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَافَقَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اِسْنَادِهٖ وَخَالَفَهُ فِي لَفْظِهٖ۔

۳۹۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْتُ

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی' چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلّہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ نالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اُجرت پر دینا' دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی وہ دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے' چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ لَا اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيْعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

٣٩٣٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهٖ ذٰلِكَ فَرْضُ الْاَرْضِ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ رَفَعَهٗ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ۔

٣٩٣٥: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

٣٩٣٦: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ اَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَّلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِيْ اَرْضَهٗ بِمَا عَلَى الرَّبِيْعِ وَالْاَقْبَالِ وَاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ وَسَاقَهٗ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ۔

٣٩٣٦: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اُجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی بوئی جایا کرتی تھی نہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان و نقل فرمائی۔

٣٩٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ۔

٣٩٣٧: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

٣٩٣٨: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ اَرْضَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ

٣٩٣٨: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو زمین کو اُجرت پر

الْاَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيْجٍ مَا ذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ اَرْسَلَهُ شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ۔

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر والوں کے سامنے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ دورِ نبوی میں زمین کرایہ اور اُجرت پر دی جایا کرتی تھی پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ڈرے اس بات سے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمَّيْهِ۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیثِ سابق میں گزر چکا۔

۳۹۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بَاْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَافَقَهُ عَلٰى اِرْسَالِهِ عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ الْحَارِثِ۔

۳۹۴۰: حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے بدری تھے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۱: قَالَ الْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ خُزَيْمَةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ قَالَ بِشَيْءٍ

۳۹۴۱: حضرت عبدالکریم بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہاب فرماتے تھے کہ کسی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس طریقہ سے لوگ زمین کی اُجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مقررہ غلّہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

مِّنَ الطَّعَامِ مُسَمًّى وَيُشْتَرَطُ اَنَّ لَنَا مَا تُنْبِتُ مَاذِيَانَاتُ الْاَرْضِ وَاَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

نہروں پر ہو یا اس میں نالیاں جو آتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

۳۹۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لَهٗ مَا عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِي الَّذِيْ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ۔

۳۹۴۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے چچاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبیؐ نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو' یعنی کھیتی والے' دورِ نبویؐ میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہوگا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے عوض کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کہ کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۴۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ فَبَلَغَهٗ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ شَيْءٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشٰى اِلٰى رَافِعٍ وَاَنَا مَعَهٗ فَحَدَّثَهٗ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدُ۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے' میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث بیان کی کہ نبیؐ نے زمین کا کرایہ اور اس کی اُجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ حَتّٰى حَدَّثَهٗ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۹۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمُوْمَتَهٗ۔

۳۹۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِىْ مَزَارِعَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ فِىْ آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُخْبِرُ فِيهَا بِنَهْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا وَافَقَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ۔

۳۹۴۶: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِى الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَ هَا۔

۳۹۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ فِىْ كِرَاءِ الْاَرْضِ حَدِيْثًا فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِىْ اَخْبَرَهٗ حَتّٰى اَتٰى رَافِعًا فَاَخْبَرَهٗ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَ الْاَرْضِ۔

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے یہاں پر تشریف لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زمین کو اُجرت پر دینے سے پھر اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ کو اطلاع دی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے رافع بن خدیجؓ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع سنائی کہ نبیؐ نے منع فرمایا تھا زمین کو اُجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۹: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِىْ اَرْضَهٗ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَبَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ حَتّٰى دُفِعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ۔

۳۹۴۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلّہ کے عوض اُجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلّہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔ رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبیؐ سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اُجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۵۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۳۹۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

۳۹۵۱: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ مخابرۃ کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

مخابرہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصّہ پر اُجرت پر دیا جائے اور مخابرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی ہل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

۳۹۵۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِیْنَارٍ یَقُوْلُ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَھُوَ یُسْأَلُ عَنِ الْخِبْرِ فَیَقُوْلُ مَا کُنَّا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰی اَخْبَرَنَا عَامَ الْاَوَّلِ ابْنُ خَدِیْجٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخِبْرِ وَا فَقَھُمَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ۔

۳۹۵۲: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص مخابرہ سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو مخابرہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ مخابرہ کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اُجرت اور بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

۳۹۵۳: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ کُنَّا لَا نَرٰی بِالْخِبْرِ بَاْسًا حَتّٰی کَانَ عَامَ الْاَوَّلِ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَھٰی عَنْهُ۔

۳۹۵۳: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

۳۹۵۴: خَالَفَهٗ عَارِمٌ فَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِیُّ۔

۳۹۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَیْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ جَمَعَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ الْحَدِیْثَیْنِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ۔

۳۹۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ' محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۳۹۵۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمِسْوَرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ

۳۹۵۶: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس

عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى صَلَاحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ اَبُو النَّجَاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تہائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۵۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعٍ اَتُؤَاجِرُوْنَ مَحَاقِلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْاَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَعِيْرُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۷: حضرت ابونجاشی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اُجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے وسق' (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کرو اگر تم ایسا نہ کرو تو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے ہی (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِى النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ اَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَاَلَنِىْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِىْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْاَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرِّوَايَةَ لِاَخِىْ رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک روز ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبیؐ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبیؐ نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبیؐ نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمانِ مبارک برحق ہے بہر حال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظہیر بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند وسق کھجوروں اور جَو پر بھی اُجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑ و۔

۳۹۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

حَدَّثَنِیْ بُکَیْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ اَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهٖ قَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ کَانَ لَکُمْ رَافِقًا وَاَمْرُهٗ طَاعَةٌ وَخَیْرٌ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام فائدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ حقل ہے۔

۳۹۶۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَیْدَ ابْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ الْاَنْصَارِیَّ یَذْکُرُ اَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِیَ اَرْضٌ تُزْرَعُ عَلٰی بَعْضِ مَا فِیْهَا رَوَاهُ عِیْسَی بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۶۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محاقلہ سے ممانعت ہوئی اور محاقلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پر دیں اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اِنِّیْ لَیَتِیْمٌ فِیْ حَجْرِ جَدِّیْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ اَخِیْ عِمْرَانُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَقَالَ یَا اَبَتَاهُ اِنَّهٗ قَدْ اَکْرَیْنَا اَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَقَالَ یَا بُنَیَّ دَعْ ذَاكَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَیَجْعَلُ لَکُمْ رِزْقًا غَیْرَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ۔

۳۹۶۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اُجرت پر دی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عز وجل تم کو دوسرے راستہ سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۶۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یَغْفِرُاللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْحَدِیْثِ مِنْهُ اِنَّمَا کَانَا رَجُلَیْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ هٰذَا شَاْنُکُمْ فَلَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهٗ لَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ۔

۳۹۶۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرو۔

خلاصة الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اُجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بٹائی کو درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جوتنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

۱۸۶۶: قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى اَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلٰى صَاحِبِ الْاَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبْعُ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا

باب: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے' جوتنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

گزشتہ حدیث سے متعلق باقی مفصل عبارت جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدہ باب باندھ کر تحریر فرمائی

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اِنَّكَ دَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعِ كَذَا فِي مَدِيْنَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْاَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَ تَجْمَعُهَا حُدُوْدٌ اَرْبَعَةٌ يُحِيْطُ بِهَا كُلِّهَا وَاحِدُ تِلْكَ الْحُدُوْدِ بِاَسْرِهٖ لَزِيْقُ كَذَا وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِحُدُوْدِهَا الْمُحِيْطَةِ بِهَا وَجَمِيْعِ حُقُوْقِهَا وَ شِرْبِهَا وَاَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيْهَا اَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيْهَا مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُ هَا انْسِلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ اَزْرَعَ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْاَرْضِ الْمَحْدُوْدَ ةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الْمَوْصُوْفُ مَوْضِعُهَا فِيْهِ هٰذِهِ السَّنَةَ الْمُوَقَّتَةَ فِيْهَا مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا كُلَّ مَا اَرَدْتُ وَبَدَا لِي اَنْ اَزْرَعَ فِيْهَا مِنْ حِنْطَلَةٍ وَّشَعِيْرٍ وَسَمَاسِمٍ وَ اُرْزٍ وَاَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلًا وَ حِمَّصٍ وَ لُوْبِيَا وَ عَدَسٍ وَمَقَاثِي وَمَبَا طِيْخَ وَجَزَرٍ وَشَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت میں اور اس حالت میں جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ' مجنوں اور مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو دی' اس زمین کا نام و نشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا حدود اربعہ اس طرح ہے) اس کی ایک حد فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور نہریں اور نالیاں مجھ کو دے دی اور وہ زمین ایک صاف و شفاف میدان ہے نہ تو اس میں درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

وَفِجلٍ وَبَصَلٍ وَثُوْمٍ وَ بُقُوْلٍ وَ رَيَاحِيْنَ وَ غَيْرِ
ذٰلِكَ مِنْ جَمِيْعِ الْغَلَّاتِ شِتَاءً وَصَيْفًا بِبُزُوْرِكَ
وَبَذْرِكَ وَجَمِيْعُهٗ عَلَيْكَ دُوْنِيْ عَلٰى اَنْ اَتَوَلّٰى
ذٰلِكَ بِيَدِيْ وَبِمَنْ اَرَدْتُ مِنْ اَعْوَانِيْ وَاُجَرَائِيْ
وَبَقَرِيْ وَ اَدَوَاتِيْ وَاِلٰى زِرَاعَةِ ذٰلِكَ وَعِمَارَتِهٖ
وَالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ نَمَاؤُهٗ وَمَصْلَحَتُهٗ وَكِرَابُ اَرْضِهٖ
وَتَنْقِيَةُ حَشِيْشِهَا وَ سَقْيِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى سَقْيِهٖ
مِمَّا زُرِعَ وَ تَسْمِيْدِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى تَسْمِيْدِهٖ وَ
حَفْرِ سَوَاقِيْهِ وَاَنْهَارِهٖ وَاجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنٰى مِنْهُ
وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهٖ وَدِيَاسَةِ
مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْرِيَتِهٖ بِنَفَقَتِكَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ
دُوْنِيْ وَاَعْمَلَ فِيْهِ بِيَدِيْ وَاَعْوَانِيْ دُوْنَكَ عَلٰى اَنَّ
لَكَ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ
كُلِّهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ
مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا فَلَكَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِهٖ بِحَظِّ
اَرْضِكَ وَشِرْبِكَ وَبَذْرِكَ وَ نَفَقَاتِكَ وَلِيَ الرُّبُعُ
الْبَاقِيْ مِنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِزِرَاعَتِيْ وَعَمَلِيْ وَقِيَامِيْ
عَلٰى ذٰلِكَ بِيَدِيْ وَاَعْوَانِيْ وَدَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ
اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ
حُقُوْقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبَضْتُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنْكَ يَوْمَ
كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيْعُ
ذٰلِكَ فِيْ يَدِيْ لَكَ لَا مِلْكَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ
وَلَادَعْوٰى وَلَا طَلِبَةَ اِلَّا هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ
الْمَوْصُوْفَةَ فِيْ هٰذِهِ الْكِتَابِ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ
الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ فَاِذَا انْقَضَتْ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ مَرْدُوْدٌ
اِلَيْكَ وَاِلٰى يَدِكَ وَلَكَ اَنْ تُخْرِجَنِيْ بَعْدَانْقِضَائِهَا
مِنْهَا وَ تُخْرِجَهَا مِنْ يَدِيْ وَيَدِ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهٗ

گیہوں، جَو، دھان، کپاس، کھجوریں، سبزیاں، چنا، لوبیا یا مسور، کھیرے ککڑی، خربوزہ، گاجر یا شلغم، مولی یا پیاز، لہسن یا ساگ، بیل، پھل وغیرہ جو غلّہ ہو جائے یا گرمی میں مگر تمہارے بیج سے ترکاری کا ہو یا غلّہ کا تمام بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے کے لئے جو بیل اور ہل ہو گا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ ڈالوں گا اور اس کو اُڑا کر صاف کر دوں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ خرچہ ہو گا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس کہ اوپر تذکرہ ہوا شروع سے لے کر آخر تک دلا دے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حدود اس کتاب میں موجود نہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق میرے قبضہ میں آ گئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر سال تک کہ جس کا اوپر تذکرہ ہوا اور پھر اس زمانہ کے گذرنے کے بعد

فِيْهَا يَدٌ بِسَبَبِيْ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ نُسْخَتَيْنِ۔

۱۸۶۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْاَلْفَاظِ الْمَاْثُوْرَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

۳۹۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ الْاَرْضُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلُحَ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلُحَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْاَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَدْفَعَ اَرْضَهُ اِلَى الْاَكَّارِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ فِيْهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَاَعْوَانِهِ وَبَقَرِهِ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُوْنَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ۔

۳۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گذرنے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے عمل دخل رکھتا ہے اقرار کیا اس مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان انگوٹھا یا مُہر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی دو نقول تحریر ہوں گی۔ ایک نقل زمین کے مالک کے پاس رہے گی اور دوسری نقل زمین لینے والے کے پاس رہے گی۔

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں

۳۹۶۳: حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین علیہ السلام فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے مضاربت کا مال تو جو بات مضاربت کے مال میں درست ہے تو وہ زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضاربت کے سلسلہ میں جو بات درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور اس کے اہل وعیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت کرو اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو آدھا ہمارا ہے۔

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

نَخْلَ خَيْبَرَ وَ اَرْضَهَا عَلَى اَنْ يَعْمَلُوْهَا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

۳۹۶۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَ طَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هُوَ۔

۳۹۶۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیداوار جو منڈیر (پانی کی نالیوں) پر ہو اور کچھ گھاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

۳۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَمَّايَ يَزْرَعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِيْ شَرِيْكُهُمَا وَعَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُغَيِّرَانِ۔

۳۹۶۷: حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تہائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ يُؤَاجِرَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهٗ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

۳۹۶۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیتے ہیں۔

۳۹۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

۳۹۶۹: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بنجر زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے کو برا نہیں خیال فرماتے تھے۔

۳۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ اَعْلَمْ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِيْ فِي الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَاءَيْنِ كَانَ رُبَّمَا قَالَ لِلْمُضَارِبِ بَيِّنَتَكَ عَلٰى مُصِيْبَةٍ تُعْذَرُ بِهَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَيِّنَتَكَ اَنَّ اَمِيْنَكَ خَائِنٌ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهٗ بِاللّٰهِ مَا خَانَكَ۔

۳۹۷۰: حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضاربت کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عزوجل کی کوئی کسی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۱۸۶۸:باب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاِجَارَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو سونے' چاندی کے عوض اُجرت پر دینے میں کوئی برائی نہیں

اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاِجَارَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ اِذَا دَفَعَ رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَاَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرِهٖ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اَنَّكَ دَفَعْتَ اِلَيَّ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضْحًا جِيَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ قِرَاضًا عَلٰى تَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ عَلٰى اَنْ اَشْتَرِيَ بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا كُلَّ مَا اَرٰى اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَاَنْ اُصَرِّفَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيْمَا اَرٰى اَنْ اُصَرِّفَهَا فِيْهِ مِنْ صُنُوْفِ التِّجَارَاتِ وَاَخْرُجَ بِمَا شِئْتُ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُ وَاَبِيْعَ مَا اَرٰى اَنْ اَبِيْعَهٗ مِمَّا اَشْتَرِيْهِ بِنَقْدٍ رَاَيْتُ اَمْ بِنَسِيْئَةٍ وَبِعَيْنٍ رَاَيْتُ اَمْ بِعَرْضٍ عَلٰى اَنْ اَعْمَلَ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِرَاْيِيْ وَاُوَكِّلَ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ رَاَيْتُ وَكُلُّ مَا رَزَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَ رِبْحٍ بَعْدَ رَاْسِ الْمَالِ الَّذِيْ دَفَعْتَهُ الْمَذْكُوْرِ اِلَيَّ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ مِنْهُ النِّصْفُ بِحَظِّ رَاْسِ مَالِكَ وَلِيَ فِيْهِ النِّصْفُ تَامًّا بِعَمَلِيْ فِيْهِ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ وَضِيْعَةٍ فَعَلٰى رَاْسِ الْمَالِ فَقَبَضْتُ مِنْكَ هٰذِهِ الْعَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمِ الْوُضْعَ الْجِيَادَ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا فِيْ سَنَةِ

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرا لے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے دراہم یا دیناروں سے بدل لوں گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اور میں جس تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں مَیں اپنی رائے کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

هٰذَا وَصَارَتْ لَکَ فِیْ یَدِیْ قِرَاضًا عَلَی الشُّرُوْطِ الْمُشْتَرَطَةِ فِی هٰذَا الْکِتَابِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ یُطْلِقَ لَهٗ اَنْ یَشْتَرِیَ وَ یَبِیْعَ بِالنَّسِیْئَةِ کَتَبَ وَقَدْ نَهَیْتَنِیْ اَنْ اَشْتَرِیَ وَاَبِیْعَ بِالنَّسِیْئَةِ۔

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خرید نے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

۱۸۶۹: شِرْکَةُ عِنَانٍ بَیْنَ ثَلَاثَةٍ

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

هٰذَا مَا اشْتَرَکَ عَلَیْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِیْ صِحَّةٍ عُقُوْلِهِمْ وَجَوَازِ اَمْرِهِمْ اشْتَرَکُوْا شَرِکَةَ عَنَانٍ لَاشَرِکَةَ مُفَاوَضَةٍ بَیْنَهُمْ فِیْ ثَلَاثِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وُضْحًا جِیَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَشْرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِیْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فِیْ اَیْدِیْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِشَرِکَةٍ بَیْنَهُمْ اَثْلَاثًا عَلٰی اَنْ یَعْمَلُوْا فِیْهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ مِنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اِلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَ یَشْتَرُوْنَ جَمِیْعًا بِذٰلِکَ وَبِمَا رَاَوْا مِنْهُ اشْتِرَاءَهٗ بِالنَّقْدِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِیْئَةِ عَلَیْهِ مَا رَاَوْا اَنْ یَّشْتَرُوْا مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَاَنْ یَّشْتَرِیَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰی حِدَتِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِذٰلِکَ وَبِمَا رَاٰی مِنْهُ مَا رَاٰی اشْتِرَاءَهٗ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَ بِمَا رَاٰی اشْتِرَاءَهٗ عَلَیْهِ بِالنَّسِیْئَةِ یَعْمَلُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ مُجْتَمِعِیْنَ بِمَا رَاَوْا وَ یَعْمَلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِمَا رَاٰی جَائِزًا لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ وَعَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبَیْهِ فِیْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَیْهِ وَفِیْمَا انْفَرَدُوْ بِهٖ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْآخَرَیْنِ فَمَا لَزِمَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَلِیْلٍ وَّمِنْ کَثِیْرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِکُلِّ وَاحِدٍ

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال' صحت اور ہوش وحواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک ہوئے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور ٹھیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو دِل چاہے نقد خرید لیں اور جس کی دِل چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو دِل چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہوا ہو یا تمام حضرات کا

مِّنْ صَاحِبِهٖ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَ رِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَا لِهِمُ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ وَضِيْعَةٍ وَتَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ اَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ مَا لِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِالْفَاظٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَثِيْقَةٌ لَهٗ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

معاملہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عز وجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی' تہائی' راس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تا کہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ا شرکت مفاوضہ' اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفاوضۃ ان نعمت ومالۃ و کفالۃ و تساویا مالا تصتح به الشرکة و کذاربجا و تصرفا و دینا درمختار ص۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا فانه اعظم للبرکة عینی)) شرح ہدایہ ص:۹۵۰' ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت' شرکت عنان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابری نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اشرفی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصتح مع التفاضل فی المال دون ابکه و عکه و ببعض المال دون بعض وبخلاف الجنس کدنا نیر من احدهما و دراهم من الآخر و بخلاف الوصف ابیض...... ردالمختار ص:۴۹۱' ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنائع ہے اس کو شرکۃ تقبل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرنا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت و حرفت اپنے روپیہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمثی شرکة صناع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خیاطان وصباغ (درمختار ص ۴۷۹ ج ۳ کتاب الشرکت) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل و محنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت کے ادارہ' کمیٹی اور فرم میں خرید و فروخت اور نفع و نقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہونا لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثر و رسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجوه ان عقداهما ان یشتریا بوجوهھما ای بسبب وجاهتهما و یبعافماحصل بالبیع و یدفعان منه ثمن ما اشتر بالسنة.

(درمختار ص:۴۸۲' ج ۳ مطبوعہ مصر)

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يُجِيزُهَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشادِ خداوندی ہے: ''اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو پورا کرو

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ فِيْ رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ وَّنَقْدٍ وَّاحِدٍ وَّ خَلَطُوْهُ وَصَارَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَحَقُّهُ سَوَاءٌ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ كُلِّ قَلِيْلٍ وَّكَثِيْرٍ سَوَاءٌ مِّنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا اَوْ نَسِيْئَةً بَيْعًا وَّ شِرَاءً فِيْ جَمِيْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَ فِيْ كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا وَ يَعْمَلَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى انْفِرَادِهٖ بِكُلِّ مَا رَاٰى وَ كُلِّ مَا بَدَالَهُ جَائِزٌ اَمْرُهُ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَعَلٰى اَنَّهُ كُلُّ مَالَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمِّيْنَ مَعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ فِي هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ وَ مَا رَزَقَ اللّٰهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْهَا عَلٰى حِدَتِهٖ مِنْ فَضْلٍ وَّ رِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ نَقِيْصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَ قَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمِّيْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيْلَهُ فِي

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس راس المال میں کہ جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا سکہ کا اور اس کو ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آ گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں جاتا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید و فروخت جو لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس کتاب میں ہے اور جو اللہ عزوجل تمام کے تمام شرکاء یا کسی ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بچ جائے وہ تمام شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی تمام پر ہوگا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبض الوصول کرنے کے لئے جو کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَ الْمُخَاصَمَةِ فِيْهِ وَ قَبْضِهِ وَفِيْ خُصُوْمَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُوْمَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُّطَالِبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِيْ شَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِيْ قَضَاءِ دُيُوْنِهِ وَانْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

اقرار کیا۔

۱۸۷۱: بَابُ شَرِكَةِ الْاَبْدَانِ

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع) سے متعلق

۳۹۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَّ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِيْءْ اَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی مشرکین اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپس میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ اِذَا كَانَا مُتَفَاوِضَيْنِ يَقْضِيْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ۔

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو غلام شریک ہوں وہ شرکت مفاوضہ کے طور سے شریک ہوں پھر ان میں سے ایک شخص بدل کتابت کرے تو یہ جائز ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

۱۸۷۲: تَفَرُّقُ الشُّرَكَاءِ عَنْ شَرِيْكِهِمْ

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیثِ رسول ﷺ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ وَاَقَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ مَا فِيْهِ فِيْ صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ اَنَّهُ جَرَتْ بَيْنَنَا مُعَامَلَاتٌ وَّ مُتَاجَرَاتٌ وَ اَشْرِيَةٌ وَبُيُوْعٌ وَ خُلْطَةٌ وَشَرِكَةٌ فِيْ اَمْوَالٍ وَفِيْ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوْضٌ وَ مُضَارَفَاتٌ وَ وَدَائِعُ وَاَمَانَاتٌ وَ سَفَاتِجُ وَ

یہ تحریر جو کہ فلاں' فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تندرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات نیز ہنڈیوں' مضاربت' عاریتوں' قرضوں اور اجاروں اور

مُضَارَبَاتٌ وَ عَوارِیْ وَ دُیُوْنٌ وَمُؤَاجَرَاتٌ وَ مُزَارَعَاتٌ وَ مُؤَاکَرَاتٌ وَ اِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَی التَّرَاضِیْ مِنَّا جَمِیْعًا بِمَا فَعَلْنَا جَمِیْعَ مَا کَانَ بَیْنَنَا مِنْ کُلِّ شَرِکَةٍ وَمِنْ کُلِّ مُخَالَطَةٍ کَانَتْ جَرَتْ بَیْنَنَا فِیْ نَوْعٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْمُعَامِلَاتِ وَ فَسَخْنَا ذٰلِكَ کُلَّهٗ فِیْ جَمِیْعِ مَا جَرٰی بَیْنَنَا فِیْ جَمِیْعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَبَیَّنَّا ذٰلِكَ کُلَّهٗ نَوْعًا نَوْعًا وَعَلِمْنَا مَبْلَغَهٗ وَمُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلٰی حَقِّهٖ وَصِدْقِهٖ فَاسْتَوْفٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا جَمِیْعَ حَقِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ وَ صَارَفِیْ یَدِهٖ فَلَمْ یَبْقَ لِکُلِّوَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمِّیْنَ مَعَهٗ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ وَلَا قِبَلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهٖ وَلَا بِاسْمِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰی وَلَا طَلِبَةٌ لِاَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّاقَدِ اسْتَوْفٰی جَمِیْعَ حَقِّهٖ وَ جَمِیْعَ مَا کَانَ لَهٗ مِنْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ کُلِّهٖ وَصَارَ فِیْ یَدِهٖ مُوَفَّرًا اَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

مزارعتوں اور کرایوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضا مندی سے سب نے اس کوتوڑ دیا۔ ہرایک شرکت اور ملاپ کو ہرایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے فسخ کیا ہرایک قسم کو اور ہرایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو سچ اور صحیح تھا اس کو دریافت کرلیا اور ہرایک شریک نے اپنا مکمل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کرلیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہرایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کرلیا اس کا فلاں فلاں نے اقرار کیا۔

۱۸۷۳: تَفَرُّقُ الزَّوْجَیْنِ عَنْ مُّزَاوَجَتِهِمَا

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا آتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَاللّٰهِ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

هٰذَا کِتَابٌ کَتَبَتْهُ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِیْ صِحَّةٍ مِنْهَا وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِنِّیْ کُنْتُ زَوْجَةً لَكَ وَکُنْتَ دَخَلْتَ بِیَ فَاَفْضَیْتَ اِلَیَّ ثُمَّ اِنِّیْ کَرِهْتُ صُحْبَتَكَ وَاَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ عَنْ غَیْرِ اضْرَارٍ مِنْكَ بِیْ وَلَا مَنْعِیْ لِحَقٍّ وَاجِبٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑا لے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بُری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

لِیْ عَلَیْكَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا اَنْ لَا نُقِیْمَ حُدُوْدَ اللّٰهِ اَنْ تَخْلَعَنِی فَتُبِیْنَنِیْ مِنْكَ بِتَطْلِیْقَةٍ بِجَمِیْعِ مَا لِیْ عَلَیْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا دِیْنَارًا جِیَادًا مَثَاقِیْلَ وَبِكَذَا وَ كَذَا دِیْنَارًا جِیَادًا مَثَاقِیْلَ اَعْطَیْتُكَهَا عَلٰی ذٰلِكَ سِوٰی مَا فِیْ صَدَاقِیْ فَفَعَلْتَ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَّقْتَنِیْ تَطْلِیْقَةً بَائِنَةً بِجَمِیْعِ مَا كَانَ بَقِیَ لِیْ عَلَیْكَ مِنْ صَدَاقِیِ الْمُسَمّٰی مَبْلَغُهٗ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ وَبِالدَّنَانِیْرِ الْمُسَمَّاةِ فِیْهِ سِوٰی ذٰلِكَ فَقَبِلْتُ ذٰلِكَ مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُخَاطَبَتِكَ اِیَّایَ بِهٖ وَمُحَاوَبَةً عَلٰی قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا ذٰلِكَ وَ دَفَعْتُ اِلَیْكَ جَمِیْعَ هٰذِهِ الدَّنَانِیْرِ الْمُسَمّٰی مَبْلَغُهَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِیْ خَالَعْتَنِیْ عَلَیْهَاوَافِیَةً سِوٰی مَا فِیْ صَدَاقِیْ فَصِرْتُ بَائِنَةً مِنْكَ مَالِكَةً لِاَمْرِیْ بِهٰذَا الْخُلْعِ الْمَوْصُوْفِ اَمْرُهٗ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِیْلَ لَكَ عَلَیَّ وَلَا مُطَالَبَةَ وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِیْعَ مَا یَجِبُ لِمِثْلِیْ مَا دُمْتُ فِیْ عِدَّةٍ مِّنْكَ وَجَمِیْعَ مَا اَحْتَاجُ اِلَیْهِ بِتَمَامِ مَا یَجِبُ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِیْ مِثْلِ حَالِیْ عَلٰی زَوْجِهَا الَّذِیْ یَكُوْنُ فِیْ مِثْلِ حَالِكَ فَلَمْ یَبْقَ لِوَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰی وَلَا طَلِبَةٌ فَكُلُّ مَا ادَّعٰی وَاحِدٌ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ مِنْ حَقٍّ وَّمِنْ دَعْوٰی وَمِنْ طَلِبَةٍ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ فَهُوَ فِیْ جَمِیْعِ دَعْوَاهُ مُبْطِلٌ وَصَاحِبُهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ بَرِیْءٌ وَقَدْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا كُلَّ مَا اَقَرَّلَهٗ بِهٖ صَاحِبُهٗ وَ كُلَّ مَا اَبْرَاَهُ مِنْهُ مِمَّا وُصِفَ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُخَاطَبَتِهٖ اِیَّاهُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو روکا اور میں نے تم کو درخواست کی کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے اتنے دینار ہیں بالکل کھرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر مثقال کے اور جو میں نے تم کو ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست منظور کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا مہر تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینار دے دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے علیحدہ ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہوگئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالبہ ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنا لو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آمنے سامنے سوال و جواب کے وقت اس

قَبْلَ تُصَادُرِنَا عَنْ مَّنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَّجْلِسِنَا الَّذِیْ جَرٰی بَیْنَنَا فِیْهِ اَقَرَّتْ فُلَانَةُ وَفُلَانٌ۔

سے پہلے کی ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم دونوں کے درمیان میں۔

۱۸۷۴: اَلْكِتَابَةُ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا۔ هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِیْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوْبِیِّ الَّذِیْ یُسَمّٰی فُلَانًا وَهُوَ یَوْمَئِذٍ فِیْ مِلْكِهٖ وَیَدِهٖ اِنِّیْ كَاتَبْتُكَ عَلٰی ثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضَحٍ جِیَادٍ وَزْنِ سَبْعَةٍ مُنَجَّمَةٍ عَلَیْكَ سِتُّ سِنِیْنَ مُتَوَالِیَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰی اَنْ تَدْفَعَ اِلَیَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰی مَبْلَغُهٗ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ فِیْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْاَحْرَارِ وَعَلَیْكَ مَا عَلَیْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ شَیْئًا مِّنْهُ عَنْ مَّحِلِّهٖ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِیْقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ عَلَیْهِ عَلَی الشُّرُوْطِ الْمَوْصُوْفَةِ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَّنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَّجْلِسِنَا الَّذِیْ جَرٰی بَیْنَنَا ذٰلِكَ فِیْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

باب: غلام یا باندی کو مکاتب کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ یعنی جو غلام یا باندیاں مکاتب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتب بنا لو اگر تم کو علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتب بنائے تو یہ اقرار نامہ تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نوبہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتب بنایا تین ہزار درہم کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کھرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادا کیے جائیں قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل، پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم کا خلل کا اظہار کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدۂ کتابت باطل اور کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

۱۸۷۶: تَدْبِیْرٌ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقَلِّیِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِیْ یُسَمّٰی فُلَانًا وَهُوَ

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر لکھی جو کہ صیقل گر (تلوار تیز

يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهٖ وَيَدِهٖ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءِ ثَوَابِهٖ فَأَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِيْ لَا سَبِيْلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِيْ اِلَّا سَبِيْلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهٗ لِيْ وَلِعَقِبِيْ مِنْ بَعْدِيْ اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيْعِ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ الْمُسَمِّيْنَ فِيْهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ قَدْ سَمِعَهٗ وَفَهِمَهٗ وَعَرَفَهٗ وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهٗ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ الصَّقَلِّيُّ الطَّبَّاخُ فِيْ صَحَّةٍ مِّنْ عَقْلِهٖ وَبَدَنِهٖ اَنَّ جَمِيْعَ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلٰى مَا سُمِّيَ وَ وُصِفَ فِيْهِ۔

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا باورچی ہے جس کا نام (و پیشہ) یہ ہے اور وہ تا حال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر بنایا خالص اللہ عزوجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہوا اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا اور میں خدا اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گر یا باورچی نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

۱۸۷۷: عِتْقٌ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ وَ ذٰلِكَ فِيْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاهُ الرُّوْمِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهٖ وَيَدِهٖ اِنِّيْ اَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِجَزِيْلِ ثَوَابِهٖ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيْهِ وَلَا رَجْعَةَ لِيْ عَلَيْكَ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالدَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيْلَ لِيْ وَلَا لِاَحَدٍ عَلَيْكَ اِلَّا الْوَلَاءَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَلِعَصَبَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عزوجل کے لیے اور آخرت کے اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی ہے میرے مرنے کے بعد۔

(۳۷)

کتاب المحاربة

جنگ کے متعلق احادیثِ مبارکہ

تَحْرِيْمُ الدَّمِ

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَ اسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے لئے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب مُنہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دینے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ للّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں' یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر انکے خون اور مال حرام ہو گئے۔ الا یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

عَلَيْهِمْ مَّا عَلَيْهِمْ۔

۳۹۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

۳۹۷۵: حضرت میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابوحمزہ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیلئے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

۳۹۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوْا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْيَ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوگئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اہلِ عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبیؐ کو وہ (زکوٰۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہوسکتا ہے)۔

۳۹۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۹۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا (اس کلمہ کے کہنے کی وجہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّى مَا لَهُ وَ نَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنِّىْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے (حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دِل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کرونگا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی وہ لوگ (زکوٰۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کرونگا' رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَاَيْنَا ذٰلِكَ رُشْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

۳۹۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عزوجل کے پاس ہوگا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبیؐ سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہو گیا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں ہے اسلئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ

۳۹۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہہ لیا تو اس نے مال و

أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا۔

جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

مال و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مؤمن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے یہاں بھی۔

۳۹۸۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا' آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اُس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ الّا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان لیا کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ نَفْسَهُ وَمَا لَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ خَالَفَهُ

۳۹۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کر لیا اُس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

۳۹۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَاَجْمَعَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلاَّ اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں تو ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس پر اُن سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

۳۹۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۹۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کرلیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُم وَاَمْوَالَهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کرلیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۵: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۵: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

۳۹۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَيَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّمَا يَقُوْلُهَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو بچالیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۷: قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِیْ قُبَّةٍ فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَ قَالَ فِيْهِ اَنَّهُ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَحْوَهُ۔

۳۹۸۷: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبے کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تا کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ دراصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

۳۹۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِیْ قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۳۹۸۸: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبہ کے اندر تھے پھر اُوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

۳۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۹۸۹: حضرت نعمان بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اوسؓ

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَكُنْتُ مَعَهٗ فِيْ قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِيْ وَغَيْرَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهٗ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اَلَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا اَدْرِيْ۔

کو فرماتے سنا کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر ڈالو پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد) کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہہ لیں۔ جس وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۰: حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَخْطُبُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ

۳۹۹۱: حضرت ابو ادریس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا۔

نہیں ہے۔

۳۹۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدمؑ کے پہلے لڑکے (قابیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

۱۸۷۹: تَعْظِيْمُ الدَّمِ

باب: قتل گناہِ شدید

۳۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۳۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔

۳۹۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

۳۹۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دُنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

۳۹۹۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ

۳۹۹۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: اَخْبَرَنَا سَرِیْعُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ الْخَصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَاَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَا یُحْكَمُ بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا یُقْضَی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِى الدِّمَاءِ۔

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۰۰۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِىْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِىْ وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِىْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ۔

۴۰۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضامندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سمیٹ لے گا۔

۴۰۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِىْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِىْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَاتَّقِهَا۔

۴۰۰۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پرودگار اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۴۰۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۴۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول' قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

يَجِيْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ اَوْ دَاجُهُ دَمًا فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِىْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہو گا اور وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ پھر اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۰۰۷: قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ الْبَصَرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ فِىْ آخِرِ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَىْءٌ۔

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآنِ کریم میں ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ: ''وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلہ اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہوگا اور اس کو دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ مبتلا رہے گا ذلیل وخوار (ہوکر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔'' مذکورہ بالا سورۂ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ ہے: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا: ''جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ عزوجل نے اس پر غصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔'' اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہرحال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا ہے اور آیت: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی یعنی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل کرے بہرحال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قوله متعمدا و تمام الاية فجزاء والذى يستحقه بجنايته جهنم الى ان قال و تمسك الخوارج والمعتزله بها فى خلود عن قتل

المؤمن عمدًا فی النار ولا تمسك لهم ینهم الی المراد بالخلود هو المکث الطویل لا الدورم لتظاهر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا یردم عذابهم وما روی عن ابن عباس انی لا توبة لقاتل المؤمن عمدا مدی علی الاقتدار بسنته اللّٰه تعالٰی التشدید والتغلیظ' الخ زهر الربٰی علٰی سنن النسائی ص:۱۶۳' ج۲۔

۴۰۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَاْتُ عَلَیْهِ الْآیَةَ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهٖ اٰیَةٌ مَّکِّیَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةٌ مَّدَنِیَّةٌ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۴۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جوشخص کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورۂ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۴۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

۴۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ کو وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۰۱۰: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَنْبِجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلَی الثَّعْلَبِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ قَوْمًا کَانُوْا قَتَلُوْا فَاَکْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَکْثَرُوْا وَانْتَهَکُوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَیْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا کَفَّارَةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۴۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کئے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیئے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَالَّذِیْنَ

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ اِلٰی فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ شِرْکَهُمْ اِیْمَانًا وَزِنَاهُمْ اِحْصَانًا وَنَزَلَتْ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ الْاٰیَةَ۔

لَا یَدْعُوْنَ تک یعنی اللہ عزوجل تبدیل فرما دے گا اگر وہ لوگ ایمان قبول فرمالیں اور توبہ کرلیں ان کے شرک کو ایمان سے اور ان کے زنا کو پاکی سے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یعنی: ''اے میرے بندو! جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں)۔''

۴۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلزَّعْفَرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ یَعْلٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْکِ اَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَیْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا کَفَّارَةً فَنَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَ نَزَلَتْ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ۔

۴۰۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس جانب دعوت دیتے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے آخر آیت کریمہ تک سابقہ آیت جیسی۔

۴۰۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَ رَقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَاصِیَتُهٗ وَرَاْسُهٗ فِیْ یَدِهٖ وَ اَوْ دَاجُهٗ تَشْخُبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَهٗ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَکَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسِخَتْ مُنْذُ نَزَلَتْ وَاَنّٰی لَهُ التَّوْبَةُ۔

۴۰۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مقتول شخص قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا یہاں تک کے عرش کے پاس لے جائے گا۔ راوی نے نقل کیا پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے توبہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا اور فرمایا: جس وقت سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہے؟

۴۰۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا الْاٰیَةُ کُلُّهَا بَعْدَ الْاٰیَةِ الَّتِیْ نَزَلَتْ فِی الْفُرْقَانِ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ سورۂ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِى الزِّنَادِ۔

۴۰۱۴: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدٍ فِىْ قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَالَّتِىْ فِىْ تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِثَمَانِيَةِ اَشْهُرٍ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَدْخَلَ اَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدَ بْنَ عَوْفٍ۔

۴۰۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا......﴾ سورۂ فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ......﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۴۰۱۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ فِى الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

۴۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا تو ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ مسلمان کے قاتل کے لئے ہمیشہ دوزخ ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اور آیت کریمہ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ (یعنی سورۂ فرقان کی آیت کریمہ) تو ہم لوگوں کا خوف کم ہوا کیونکہ اس آیت کریمہ سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ روایت اگلی روایت کے خلاف ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا بعد میں نازل ہوئی۔

۱۸۸۰: ذِكْرُ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۴۰۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ اَبَارُهْمٍ السَّمَعِيَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَآءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِى الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ

۴۰۱۶: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا اور کفار ومشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

يَوْمَ الزَّحْفِ۔

میدانِ جہاد سے بھاگنا)۔

۴۰۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۴۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا' ۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا' ۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴) جھوٹ بولنا۔

۴۰۱۸: اَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

۴۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا' ۲) والدین کی نافرمانی کرنا' ۳) (ناحق کسی کا) خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصراً بیان کی گئی ہے۔

۴۰۱۹: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِىءٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ اَعْظَمُهُنَّ اِشْرَاكٌ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ مُخْتَصَرٌ۔

۴۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: ۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' ۲) اور ناحق خون بہانا' ۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

۱۸۸۱: ذِكْرُ اَعْظَمِ الذَّنْبِ وَاخْتِلَافِ يَحْيٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى سُفْيَانَ فِىْ حَدِيْثِ وَاصِلٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِيْهِ

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیثِ مبارکہ میں یحییٰ اور عبدالرحمٰن کا سفیان پر اختلاف کا بیان

۴۰۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

۴۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوّل تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت وعظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جاننا' وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں غیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوس عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللّٰهم احفظنا) (جامی)

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

۴۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشے سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہونگے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَاَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ

۴۰۲۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَحَدِیْثُ یَزِیْدَ هٰذَا خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت پہلی ہے اور یزید نے اس میں بجائے (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مرتد کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بدنصیب بدبخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو مؤثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہلت دیئے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جا سکتے ہیں۔ (جامی)

۱۸۸۲: ذِکْرُ مَا یَحِلُّ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟

۴۰۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا' ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) اعمش رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اُس شخص کا جو محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَقَفَهٗ زُهَيْرٌ۔

کرے۔

۴۰۲۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلَاثَةٌ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ مَا اُحْصِنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

۴۰۲۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِیْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْزَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِی جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِیْ بِدِيْنِیْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِی اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ۔

۴۰۲۶: حضرت ابوامامہ بن سہل اور حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو غداروں اور باغیوں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔ ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احصان کرنے کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں لڑانے کے لئے کوشش کرنے والا انتہائی بدبخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو برحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہو سکتی ہیں تمام تر سلسلہ برباد ہو سکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام قوانین وضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو جزا سزا میں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بینی قلوبکم کا سلسلہ ہے اور قدر و منزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو متحد متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

۱۸۸۳: قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلاَفِ عَلٰى زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ فِيْهِ

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اس کو قتل کرنا

۴۰۲۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْدَانْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلاَقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ يُفَرِّقُ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: میرے بعد نئی نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی اُمت میں پھوٹ ڈالی اور تفرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلاَقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ اُمت محمدیہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ عَنْ

۴۰۲۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ بَعْدِىْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِىْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ۔

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اُمت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اُڑا دو۔

۱۸۸۴: تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ وَ فِيْمَنْ نَزَلَتْ وَ ذِكْرُ اِخْتِلَافُ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ ''اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں'' اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے' یہ اُن کا بیان ہے

۴۰۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِىْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا قَالُوْا بَلٰى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو نبی کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور

وَاَبْوَالِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَاَخَذُوْهُمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَ اَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو اُلٹا کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو دھوپ میں ڈلوا دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت وعظمت درحقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کر گزریں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کئے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑوا کر سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تا کہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غداری کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جامی)

۴۰۳۲: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَاتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوْهَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ طَلَبِهِمْ قَالَ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ وَ تَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ۔

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عُکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گذر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپؐ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) تلا (داغا) نہیں بلکہ اُن کو اِسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں' اُن کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بایاں پاؤں)۔''

۴۰۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِیَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُکْلٍ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ لَمْ یَحْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِیَ۔

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ بِذَوْدٍ اَوْ لِقَاحٍ یَشْرَبُوْنَ اَلْبَانَهَا وَاَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ۔

۴۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عُکل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے علاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

۱۸۸۵: ذِکْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْهِ

باب: زیرنظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُهٗ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی ذَوْدٍ لَهٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ وَصَلَّبَهُمْ۔

۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَااِسْمَاعِیْلُ

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عَنْ حُمَيْدٍ: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ نَافَكُنْتُمْ فِيْهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَامُوْا اِلٰى رَاعِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَتَلُوْهُ وَ رَجَعُوْا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَرْسَلَ فِىْ طَلَبِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور مرتد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَاَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا اِلٰى ذَوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْطَلَقُوْا مُحَارِبِيْنَ فَاَرْسَلَ فِىْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَسْلَمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدِلَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ حُمَيْدٌ وَ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ وَ اَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهَرَبُوْا مُحَارِبِيْنَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰى بِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِى الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۰۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا اَوْ رِجَالاً مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ لَبَنِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَ كَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلٰی حَالِهِمْ حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰی نَحْوَهُ۔

۴۰۴۰: عبدالاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُرَيْنَةَ نَزَلُوْا فِي الْحَرَّةِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكُوْنُوْا فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا الرَّاعِيَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ عَطَشًا حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا' اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ' پاؤں کاٹے گئے' ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر رگڑ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۸۸۶: ذِكْرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلٰی يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ

باب: زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف

هٰذَا الْحَدِيْثِ

کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى لِقَاحٍ لَهٗ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَا عْيُنَهُمْ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُالْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ۔

۴۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا' پھر ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی جس سے اُن کے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ایک دودھ والی اونٹنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب پئیں' یہاں تک کہ وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ' پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ امیر المؤمنین عبدالملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا اُن کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۴۰۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا ثُمَّ مَرِضُوْا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَكَانُوْا فِيْهَا ثُمَّ عَمَدُوْا اِلَى الرَّاعِیْ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ وَاسْتَاقُوا اللِّقَاحَ فَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اَنَّ مُعَاوِيَةَ

۴۰۴۳: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دودھ والی اونٹنیوں میں بھیجا تا کہ وہ ان کا دودھ پئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہوگئی وہ چرواہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹنیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اے خدا اس شخص کو پیاسا رکھ کہ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیاسا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اسْتَاقُوْا اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ۔

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے مُلک میں بھگا کر لے گئے۔

۴۰۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَغَارَ قَوْمٌ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَهُمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ اُن کے ہاتھ' پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائیوں سے) اندھی کر دیں گئیں۔

۴۰۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَّعَ النَّبِيُّ ﷺ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى۔

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لیں تو انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ' پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں۔

۴۰۴۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اندھا کرایا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَالِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہنکا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائی پھیری گئی۔

وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى هِلَالٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ۔

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت محاربہ یعنی: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل ہوئی۔

۴۰۴۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَطَّعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِى ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ الْآيَةَ كُلَّهَا۔

۴۰۴۹: حضرت ابوزناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کاٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عزوجل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل فرمائی۔

۴۰۵۰: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْيُنَ اُولٰئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاةِ۔

۴۰۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصاصاً ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا وَاَلْقَاهَا فِى قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا' پھر اسے ایک

اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِیَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی حُلِیٍّ لَھَا ثُمَّ اَلْقَاھَا فِیْ قَلِیْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَھَا بِالْحِجَارَۃِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّرْجَمَ حَتّٰی یَمُوْتَ۔

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اُس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا' یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۳: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ الْاٰیَۃَ قَالَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْھُمْ قَبْلَ اَنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ سَبِیْلٌ وَلَیْسَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْکُفَّارِ قَبْلَ اَنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ لَمْ یَمْنَعْہُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقَامَ فِیْہِ الْحَدُّ الَّذِیْ اَصَابَ۔

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان مبارک میں کہ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ آخر تک' یہ آیت مشرکین کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو ان لوگوں میں سے توبہ کرے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی (اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی)۔

۱۸۸۷: اَلنَّھْیُ عَنِ الْمُثْلَۃِ

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۴۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَحُثُّ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَلَی الصَّدَقَۃِ وَیَنْھٰی عَنِ الْمُثْلَۃِ۔

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۸: اَلصَّلْبُ

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ نِالدُّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ نِالْعَقَدِیُّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُّحْصَنٌ یُّرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُّتَعَمِّدًا فَیُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ یُحَارِبُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید

رَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: اَلْعَبْدُ يَأْبِقُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَرِيْرٍ فِیْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شعبی پر اختلاف

۴۰۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ۔

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

۴۰۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ وَاِنْ مَّاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِيْرٍ فَاَخَذَهٗ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ۔

۴۰۵۷: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ والیا اور اس کی گردن اُڑا دی (کیونکہ وہ غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ۔

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے)۔

۱۸۹۰: اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِیْ اِسْحٰقَ

باب: راوی ابواسحٰق پر اختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۲: اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَی الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ بِنَفْسِهٖ۔

۴۰۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا' اُس نے اپنا خون خود ہی حلال کرلیا۔

۱۸۹۱: اَلْحُكْمُ فِی الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۴۰۶۴: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّيْسَا بُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

۴۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محصن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ يَّزْنِیَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلُ۔

۴۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۴۰۶۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کوقتل کر دو۔

۴۰۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلوایا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جوکوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۹: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۷۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادٍ۔

۴۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اُس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۴۰۷۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۴۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر ڈالو۔

اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَاهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِنَاسٍ مِّنَ الزُّطِّ يَعْبُدُوْنَ وَثَنًا فَاَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ زط (نامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ حَدَّثَنِيْ حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَاَلْقٰى لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَاُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ۔

۴۰۷۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) تکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہرحال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۴۰۷۴: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيْسُ بْنُ صَبَابَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ

۴۰۷۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا: یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابوجہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبداللہ بن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریث اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ لیکن حضرت سعد حضرت

الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا ...... حُلَيْنٍ فَقَتَلَهٗ وَاَمَّا مَقِيْسُ ابْنُ صُبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِى السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِىْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِىْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِ خْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِىْ فِى الْبَرِّ غَيْرُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَىَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِىْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِىَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَضَعَ يَدِىْ فِىْ يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَجَاءَ فَاَسْلَمَ وَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى السَّرْحِ فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِىْ كَفَفْتُ يَدِىْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِىْ نَفْسِكَ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ۔

عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر' اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا اور ابوجہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچا لے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں جا کر ان سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا بیعت فرمانے کے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور آپ کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کو آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے عبداللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ نے ہر ایک مرتبہ اس کو بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں تھا کہ جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر ڈالتا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا' آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ مچولی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شائبہ ہوسکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابوجہل وہ بدبخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سخت قسم کی تکالیف پہنچائیں اس کا لڑکا عکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابوجہل غزوۂ بدر کے روز قتل کیا گیا اور عکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبداللہ بن خطل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہوگیا تھا یعنی مرتد ہوگیا تھا اور عبداللہ بن خطل نے دو باندیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شان میں گانے گا کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی ہجو کرتی تھیں اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیمے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شائبہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ مچولی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جامی)

۱۸۹۲: تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق)

۴۰۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ سَلُوْلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَاَنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نَسْاَلَكَ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

۴۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سوید تھا وہ مسلمان ہوگیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہوگیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہوگیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے دریافت کرلو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: فلاں آدمی اب نادم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کرلیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ سے لے کر غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک۔'' اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبر سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دلیلیں اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عزوجل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے'' پھر آپ نے اس شخص کو کہلوا دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِى سُوْرَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مَنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْآ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِىْ سَرْحٍ الَّذِىْ كَانَ عَلٰى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَبِهٖ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ نحل میں جو آیت کریمہ ہے: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ سے لے کر آخر تک یعنی جس کسی نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا تو اس پر اللہ عزوجل کا غصہ ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب ہے یہ آیت کریمہ منسوخ ہوگئی اور اس آیت کریمہ کے حکم سے کچھ لوگ مستثنیٰ کر لیے گئے جن کو کہ بعد والی آیت کریمہ: اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ میں بیان فرمایا گیا یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے فتنہ میں مبتلا ہونے کے بعد اور ان لوگوں نے جہاد کیا اور صبر اختیار کیا تو تمہارا پروردگار بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغلایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ نے اس (مرتد) کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس کے لئے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ نے اس کو پناہ دیدی۔

۱۸۹۳: اَلْحُكْمُ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے کی سزا

۴۰۷۷: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ رَجُلًا اَعْمٰى فَانْتَهَيْتُ اِلٰى عِكْرِمَةَ فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ

۴۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَسُبُّهٗ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَ قَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّاقَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِيْ وَكَانَتْ بِيْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَتَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ نابینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیمچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتاً چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اُٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا' یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ نکلی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا: میں اس کو خدا کا قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ نابینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تنگ آ کر) گذشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیمچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ''ہدر'' ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دو قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا' دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہرحال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محدثین عظام اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے ''تنبیہ الولاۃ والحکام شاتم علیٰ خیر الانام'' یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نادر و نایاب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایڈوکیٹ اسمٰعیل قریشی کی ایک کتاب ''گستاخ رسول کی سزا'' بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ لَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۰۷۸: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس کو قتل کر ڈالوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا: یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف

۴۰۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَضْرِبَ عُنُقَهُ اِنْ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ قَالَ اَفَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِيْ قُلْتُ غَضَبَهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۴۰۷۹: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِيْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۴۰۸۰: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گذرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۴۰۸۱: اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۴۰۸۱: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ

اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَیِّظٌ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظُ عَلَیْهِ قَالَ وَلِمَ تَسْاَلُ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا ذَهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِیْ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَاكَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اُڑا دوں) اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

۴۰۸۲: اَخْبَرَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی رُجُلٍ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ لَاَ ضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ فَكَاَنُوْا اَحْبَ عَلَیْهِ اَرَدَ نَذْبَنَ فَنَبَهٗ عَلَی الرَّجُلِ قَالَ ثُكْتَامُ اِتْكَ اَبَا بَرْزَةَ وَاِنَّهَالَهٗ تَكُنْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَخَذَا وَالصَّوَابُ اَبُوْقَیْسٍ وَاصْمَدُ حَمِیْدُ بْنُ سَلَالٍ خَالِفَهٗ شُعْبَةَ۔

۴۰۸۲: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو برزہ! تمہاری ماں تم پر روئے یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں غلطی ہو گئی ہے اور ابونضرہ کے بجائے ابونصر ٹھیک ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَصْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَقُلْتُ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَانْتَهَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ نَصْرٍ حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ وَ رَوَاهُ عَنْهُ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ فَاَسْنَدَهٗ۔

۴۰۸۳: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت سست کہا تو اس نے بھی وہ ہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسندا روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۰۸۴: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ فَغَضِبَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ

۴۰۸۴: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسول! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ اَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَجْمَعَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَ نَسِيْتُ الَّذِيْ قُلْتَ قُلْتُ ذَكِّرْنِيْهِ قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ اَرَأَيْتَ حِيْنَ رَاَيْتَنِيْ غَضِبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَ كُنْتَ فَاعِلاً ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِيْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِيَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ الْاَحَادِيْثِ وَاَجْوَدُهَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو برزہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم' انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں اے خلیفہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

۱۸۹۵: السِّحْرُ

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاكُلُوْا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا الْمُحْصَنَةَ وَلَاتَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُوْدَانْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ وَقَالُوْ نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَا يَزَالَ مِنْ

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس) چلیں)۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اللہ عزوجل نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور تم بے قصور آدمی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ اور تم جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن خاتون پر تہمت زنا نہ لگاؤ اور جہاد کے دن راہ فرار اختیار نہ کرو (بلکہ دشمن کا جم کر مقابلہ کرو) یہ احکام نو ہیں اور ایک حکم خاص تم لوگوں کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہفتہ والے دن ظلم و

ذُرِّيَتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ۔

زیادتی نہ کرو اور اس روز مچھلیوں کا شکار نہ کرو(کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کریں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نونشانیوں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لاٹھی کا معجزہ' (۲) ید بیضاء' (۳) طوفان' (۴) ٹڈیاں اور جوئیں' (۵) خون' (۶) قحط' (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ میں مذکورہ بالا نونشانیوں کا تذکرہ ہے۔ بہرحال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آخری نبی بن کر آنے کی خوش خبری دی تھی۔ شروحاتِ حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

۱۸۹۶: اَلْحُكْمُ فِى السَّحَرَةِ

باب: جادوگر سے متعلق حکم

۴۰۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ۔

۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادوگر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کسی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

دورِ جاہلیت کے گنڈے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گنڈے وغیرہ ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جھاڑ پھونک اور دعاء وتعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وهطًا من اصحاب رسول الله صل۲ انطلقوا فی سفرة سافروها حتی نزلوا بحی من احیآء العرب فاستضافوهم فابوا ان یضیفوهم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شی ، ینفعه شی فقال بعضهم لو آتیتم هولاء الرهط الذین قد نزلوا بكم لعله ان یكون عند بعضهم شی فاتوهم فقالوا یاایها الرهط ان سیدنا لذغ فسعینا له بكل شی لا ینفعه شی فهل عند لعد منكم شی فقال بعضهم نعم والله انی لراق ولكن واتقم قد استضقناكم فلم تضیفونا فما انا براق لكم حتی تجعلوا لنا جعلا فصالحوهم علی فطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقراء الحمدلله رب العالمین حتی لكانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابه فلبة قال فاوفوهم جعلهم الذی صالحوهم علیه فقال بعضهم اقسموا فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتذكر له الذی كان فننظرما یامرنا فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر والا فقال وما یدریك النهارقیة اصبتم اقتسموا واضربوا الی معهم بسهم)) بخاری شریف ص ۸۵۵ ج ۲ مطبوعہ اصح المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۂ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

۱۸۹۷: سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

۴۰۸۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِی مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِی يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاشْتَكٰی لِذٰلِكَ اَيَّامًا فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ عَقَدَلَكَ عُقَدًا فِیْ بِئْرِ كَذَا وَ كَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجِیْءَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِ وَلَا رَاٰهُ فِی وَجْهِهٖ قَطُّ۔

باب: اہلِ کتاب کے جادوگروں سے متعلق حدیث رسول ؐ

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لبید بن عاصم تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چندروز تک مریض رہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

اور نہ اس نے آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ ﷺ پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے:((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صل ٢ حتی انه لیخیل الیه انه فعل الشی وما فعله حتی اذا کان ذات یوم عندی دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت یا عائشة ان الله قد افتانی فیما استفتیة جاء نی رجلان جلس احدهما عند راسی والاخر عند رجلی ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال و من طبه قال لبید بن الاعصم الیهودی قال فیما ذا قال فی مشط و مشاطة وجف طلعة ذکر قال این هوا قال فی بئر ذروان فذهب النبی صل ٢ فی اناس فی اصحابه الی البئر فقال هذه البئر التی اریتها و کان ماء ها نقاعة الحناء و کان نخلها رؤس الشیاطین فاستخرجه))۔[مسلم شریف باب السحر ص:٣٥]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا نر کھجور کے غلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنویں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہرحال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرانا حرام ہے۔ بہرحال رسول کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرما دیا اور اسی وقت سورۂ ناس اور سورۂ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیارہ آیات کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورۃ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفایاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ محدث دار العلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آ گئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سیّد انظر شاہ مدظلہ بیان' سورۂ ناس)۔

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ح وَاَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ابْنُ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَاْتِيْنِي فَيُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن مخارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آ جائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا: تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: اردگرد کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچا لو گے۔

۴۰۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُهَيْدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِيَ عَلٰى مَالِيْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْ عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

۴۰۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آ جائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اُس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ قُهَيْدِ بْنِ مُطَرِّفِ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي

۴۰۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لینے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِيَ عَلٰى مَالِيْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

فرمایا: اس کو اللہ کی قسم دے دو۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ نہ مانے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم پھر اس کو خدا کی قسم دے دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ یہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو تو ایسی صورت میں اس سے جھگڑا کرنا چاہیے (بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو) اور ایسی صورت میں اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ شخص قتل ہو گیا تو وہ دوزخ رسید ہو گا۔

۱۸۹۹: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ

باب: اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے

۴۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۲: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے جنگ کرے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۳: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے ظلم سے مارا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۴۰۹۴: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُعَيْرُ ابْنُ الْخِمْسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ حَسَنٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُرِيْدَ مَالَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ۔

۴۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک مال کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۴۰۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۷: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہوگیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۴۰۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

۴۱۰۰: حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے خطاء ہے۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی، پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدانِ جہاد میں شہید ہو اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل و کفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے: ((المبطون شهيد والغريق شهيد)) [الحديث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ

باب: جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے

۴۱۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

۴۱۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے بال بچوں یعنی اپنے اہل و عیال (کی حفاظت) کے لیے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لیے مارا جائے وہ شہید

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ

باب: جو شخص ظلم دُور کرنے کے لئے جنگ کرے؟

۴۱۰۳: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۳: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے کرتے جان دے دے تو وہ شہید کے حکم میں ہے)۔

۱۹۰۳: مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اُس سے متعلق

۴۱۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لاگو نہیں ہوگا۔

۴۱۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۱۰۵: حدیث کا مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۴۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۴۱۰۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۴۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جوفرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفریہ فعل کا ارتکاب کیا بہرحال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جد المکرّم مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اوّل کے ساتھ ہے۔

۴۱۰۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيّ وَ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرَ الْعَيْنَيْنِ نَاتِيءَ الْوَجْنَتَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۴۱۰۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبیؐ کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس اور قبیلہ بنی شجاع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عنبسہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علاثہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی نبہائی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ نومسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار بھرے ہوئے تھے اور داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گذارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم اُن کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جانور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

وہ لوگ مسلمان کو قتل (تک) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصة الباب ☆ درحقیقت مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور تھا اور باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف خدا رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنے تاکہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس یہی لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہوسکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اوپر سے مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور علماء حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ (جامی)

۴۱۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نوعمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیاتِ قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیر آر پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے دن اجر و ثواب ہے۔

۴۱۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنِيْ وَ رَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ

۴۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو تمنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند احباب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَ ہٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثُوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ غَضَبًا شَدِیْدًا وَ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ھُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ ھٰذَا مِنْھُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَہُ اللّٰہُ شَرِیْکُ ابْنُ شِھَابٍ لَیْسَ بِذٰلِکَ الْمَشْھُوْرِ۔

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کو تقسیم فرمادیا جو کہ دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے کی طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپ نے مال انصاف سے تقسیم نہیں فرمایا وہ ایک سانولے (یعنی گندمی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخر دور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس طریقہ سے خارج ہونگے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسلام کے تقاضہ کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامنی' دیانت داری اور سچائی اور احکام الٰہیہ کی پابندی تمام اہلِ اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت بجالانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا بلکہ دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرتا ہو پاکدامنی راست گوئی دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام پر کاربند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الٰہیہ کی کماحقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہوگا نہ اس آدمی کو خود کہنا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

۱۹۰۴: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

۴۱۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ۔

۴۱۱۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اوراس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہ کبیرہ) ہے۔

۴۱۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ فَقَالَ لَهٗ اَبَانَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اَمَا سَمِعْتَهٗ اِلَّا مِنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهٗ مِنَ الْاَسْوَدِ وَهُبَيْرَةَ۔

۴۱۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اوراس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اوراس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اوراس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ

۴۱۱۶: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

مَنْصُوْرًا وَّ سُلَيْمَانَ وَ زُبَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ اَتَتَّهِمُ مَنْصُوْرًا اَتَتَّهِمُ زُبَيْدًا اَتَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّىْ اَتَّهِمُ اَبَا وَائِلٍ۔

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو بُرا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن میں تہمت لگا تا ہوں حضرت ابو وائل پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۴۱۱۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ قُلْتُ لِاَبِىْ وَائِلٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائل سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۴۱۱۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سِبَابُهٗ فُسُوْقٌ۔

۴۱۲۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

۱۹۰۵: اَلتَّغْلِيْظُ فِيْمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟

۴۱۲۱: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

۴۱۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام کو قتل

الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

کرے اور مؤمن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصبیت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھر قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۴۱۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۴۱۲۲: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے) لڑے اپنی قوم کے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الٰہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلوانے اور مجاہد ثابت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۶: تَحْرِيْمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا

۴۱۲۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيْعًا فِيْهَا۔

۴۱۲۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا بھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (الا یہ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۴۱۲۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَھُمَا عَلٰی جُرُفِ جَھَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَھُمَا فِی النَّارِ۔

۴۱۲۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا وار کارگر ہوگیا)۔

۴۱۲۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَقَتَلَ اَحَدَھُمَا صَاحِبَہٗ فَھُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ۔

۴۱۲۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں (بندوق' پستول' چاقو وغیرہ) لے کر برسرپیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہونگے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہوگیا)

۴۱۲۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَھُوَ ابْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَھُمَا فِی النَّارِ مِثْلَہٗ سَوَاءً۔

۴۱۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْمِصِّیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یُرِیْدُ قَتْلَ صَاحِبِہٖ فَھُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی

۴۱۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

قَتْلِ صَاحِبِهٖ۔

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ۔

۴۱۲۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۲۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ۔

۴۱۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۳۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسرپیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہونگے۔کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ

۴۱۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی ابتداء کرڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسر پیکار رہو)۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث نمبر: ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد طریقہ سے تحریر فرمایا ہے: (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں' (۲) یا تو اس جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے' (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ((من ترك الصلوة فقد كفر)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اُس نے کفر کیا' (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے' (۵) یا مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دینِ اسلام پر قائم رہنا' (۶) کفر سے مراد تکفر یعنی ہتھیار پہننا مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الربی حاشیہ سنن نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لا تصيرو كفارًا اى كالكفار يضرب استينافًا بيان صرورتهم كالكفرة اوالمراد لا ترتد و عن الاسلام الىٰ ما كنتم عليه من عبادة الاصنام حال كونكم كفارًا صارا بعضكم رقاب بعضم والاول اقرب. (سندی حاشیہ نسائی ج ۲'ص: ۱۷۶)

۴۱۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَنَايَةِ اَبِيْهِ وَلَا جِنَايَةِ اَخِيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ (یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسلاً ہے۔

۴۱۳۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ۔

۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور (قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ' بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہو گا (بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہو گی (تشریح سابقہ روایت میں گذر چکی)

۴۱۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بَجِرِيْرَةِ اَخِيْهِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

بعد کافر ہو جاؤ آخر تک حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت ٹھیک ہے (یعنی قابل عمل ہے)

۴۱۳۶: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۶: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۴۱۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۷: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کا ناحق قتل کرو)۔

۴۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی باہمی قتل وقتال کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدر ومنزلت ہے اور ہر مومن ومسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی عزت وآبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جامی)

۴۱۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّکُمْ بَعْدَ مَا اَرٰی تَرْجِعُوْنَ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر فرمایا: دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیامت کا دن ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارو۔

اٰخِرُ کِتَابِ الْمُحَارَبَۃِ

بحمد للہ کتاب المحاربہ مکمل ہوئی

(۳۸)

أول كتاب قسم الفئ

فئی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۱۴۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ تُرَاهُ قَالَ هُوَلَنَا لِقُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِنَا فَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهٗ وَكَانَ الَّذِىْ عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعِيْنَ نَاكِحَهُمْ وَ يَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۴۱۴۰: حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اس نے کہلوایا کہ ذوی القربی کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی مدد کریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۴۱۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هُرْمُزَ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِى عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ قَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يَنْكِحَ مِنْهُ

۴۱۴۱: حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مالِ غنیمت اور مال فی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

اَيِّمَنَا وَيُحْذِى مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِى مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَاَبٰى ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ۔

چھوڑ دیا۔

۴۱۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِى ابْنَ مُوْسَى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلَى عُمَرَ ابْنِ الْوَلِيْدِ كِتَابًا فِيْهِ وَ قَسْمُ اَبِيْكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهُ وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِيْكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْهِ حَقُّ اللّٰهِ وَ حَقُّ الرَّسُوْلِ وَذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَيْفَ يَنْجُوْمَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَاِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِى الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوْءِ۔

۴۱۴۲: حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (جو خلیفہ عادل تھے قبیلہ بنی اسید میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تمہارے والد ولید بن عبدالملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے لیکن درحقیقت تمہارے والد کا حصہ ایک مسلمان کے برابر تھا اور پانچویں حصہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حق تھا تو تمہارے والد پر دعویٰ کرنے والے قیامت کے دن کتنے لوگ ہوں گے اور ایسے آدمی کی کس طریقہ سے نجات ہوگی کہ جس کے اس قدر تعداد میں دعویٰ دار ہوں اور تم نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں وہ سب کے سب بدعت ہیں اور میں نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں جو کہ تمہارے لمبے لمبے (بال) پکڑ کر کھینچے تاکہ تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ اور گمراہی سے باز رہو۔ (یہ جملے تنبیہ کے طور پر فرمائے تھے)۔

باجہ' ستار کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باجہ ستار وغیرہ کو بدعت فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اسلام میں نئی ایجاد ہیں اور بدعت ہیں اور بدعت کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اور لازم نہ ہو اس کا لازم سمجھ کر کرنا۔ بہرحال بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ......)) [الحدیث]

۴۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ جُبَيْرَ ابْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِى هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: غزوۂ حنین میں جو مال آپ نے تقسیم فرمایا تھا قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کو تقسیم کیا تھا (اس پر انہوں نے کہا) جو مال قبیلہ بنی مطلب کو دیا جو کہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم کو کچھ نہیں عطا فرمایا حالانکہ ہم لوگ بھی آپ سے وہ ہی رشتہ داری رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دونوں کے دونوں الگ الگ نہیں ہوئے اور

قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَرٰی هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبَنِی عَبْدِشَمْسٍ وَلَا لِبَنِیْ نَوْفَلٍ مِّنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ۔

اسلام اور دورِ جاہلیت میں ایک ساتھ شامل رہے حضرت جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوعبد شمس اور قبیلہ بنونوفل کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عطا نہیں فرمایا جیسے کہ بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا۔

۴۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِی الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِیْ جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُوْنِیْ فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۴۱۴۴: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربٰی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو تقسیم کیا تو میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تو ہم لوگ انکار نہیں کر سکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان میں سے بنایا۔ لیکن آپ نے قبیلہ بنو مطلب کو تو عطا فرمایا اور ہم کو نہیں دیا اور جبکہ ہم اور وہ لوگ تو برابر ہیں ایک درجہ کے اعتبار سے اور آپ نے فرمایا: قبیلہ بنو مطلب مجھ سے الگ نہیں ہوئے نہ تو دورِ جاہلیت میں نہ ہی دورِ اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور آپ نے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طریقہ سے ملے ہوئے جس طریقہ سے کہ یہ انگلیاں (ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں)

۴۱۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِی ابْنَ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو اِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَزَارِیُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِی سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ بَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرُ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اسْمُ اَبِی سَلَّامٍ مَمْطُوْرٌ وَهُوَ حَبَشِیٌّ وَاسْمُ اَبِی

۴۱۴۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین والے دن اونٹ کا ایک بال لے لیا اور فرمایا: اے لوگو! میرے واسطے درست نہیں ہے اس مال میں سے (کچھ لے لینا) جو کہ اللہ عزوجل نے تم کو عطا فرمایا اس بال کے برابر لیکن پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو واپس کر دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس میں یتامٰی' مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام اہلِ اسلام کے نفع کے لئے ہوتے ہیں اس میں خرچ ہوتا ہے۔

أُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلاَنَ وَاللّٰهُ تَعَالىٰ اَعْلَمُ۔

۴۱۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهٖ وَ بَرَةً بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهٖ اِلاَّ الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔

۴۱۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اس کے کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں کے درمیان میں پکڑا پھر فرمایا: میرے لیے فے میں سے اس قدر بھی نہیں ہے اور نہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی تم کو ہی (واپس) دے دیا جاتا ہے۔

۴۱۴۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهَا قُوْتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهٗ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۱۴۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنونضیر کے مال اللہ عز وجل نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فے کے طور سے دے دیئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچہ حاصل فرماتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں خرچہ فرماتے سامان جہاد میں سے۔

مال غنیمت اور مالِ فئے:

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مال فئے اور ایک مال غنیمت۔ مال فئے اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مال غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مال فئے ہے۔ (جامی)

۴۱۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهٖ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ۔

۴۱۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کے لئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور خیبر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں اور کنبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۴۱۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ وَ خُمُسُ رَسُوْلِهٖ وَاحِدٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَحْمِلُ مِنْهُ وَیُعْطِیْ مِنْهُ وَ یَضَعُهٗ حَیْثُ شَاءَ وَ یَصْنَعُ بِهٖ مَا شَاءَ۔

۴۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا: تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربیٰ کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچہ فرماتے اور جو دِل چاہتا وہ خرچ فرماتے۔

۴۱۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ یَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ هٰذَا مَفَاتِحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰهِ قَالَ اخْتَلَفُوْا فِی هٰذَیْنِ السَّهْمَیْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَهْمِ الرَّسُوْلِ وَسَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِلْخَلِیْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ قَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الْخَلِیْفَةِ فَاجْتَمَعَ رَاْیُهُمْ عَلٰی اَنْ جَعَلُوْا هٰذَیْنِ السَّهْمَیْنِ فِی الْخَیْلِ وَالْعُدَّةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَكَانَا فِیْ ذٰلِكَ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔

۴۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عز وجل کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دُنیا اور آخرت اللہ عز وجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصہ میں۔ بعض حضرات نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربیٰ کا حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے ملا کرتا تھا) اور بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ ملنا چاہیے پھر آخرکار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہوگئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچہ کرنا چاہیے وہ اسی میں خرچہ ہوتا رہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں۔

۴۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

۴۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یحییٰ بن جزا سے دریافت کیا آیت کریمہ: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا یعنی کل مال کا بیسواں حصہ۔

۴۱۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيِّهٖ فَقَالَ اَمَّا سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَغُرَّةٌ تُخْتَارُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ شَاءَ۔

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا حصہ تو ایک مؤمن کے حصہ کے بقدر ہی تھا اور صفی کے لئے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمالیں۔

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ کہلاتا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمالیں جیسے کہ غلام' باندی' گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دورِ نبوی ﷺ میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مالِ غنیمت میں سب شرکاء جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهٗ قِطْعَةُ اُدُمٍ قَالَ كَتَبَ لِيْ هٰذِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَقْرَاُ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَقْرَاُ فَاِذَا فِيْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ لِبَنِيْ زُهَيْرِ بْنِ اُقَيْشٍ اَنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَاَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِيْ غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيِّهٖ فَاِنَّهُمْ آمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۴۱۵۳: حضرت یزید بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مربد میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ ٹکڑا رسول کریم ﷺ نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ: حضرت محمد ﷺ پیغمبر کی جانب سے قبیلہ بنوزھیر بن اقیس کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول ﷺ کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْىَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَ نَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِيْ لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَرَابَتِهٖ لَا يَاكُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِي قَرَابَتِهٖ خُمُسُ الْخُمُسِ

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم ﷺ کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لے لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایانِ شان نہیں ہے (کیونکہ بنی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ خاندان

وَلِلْيَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِيْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ
وَلِابْنِ السَّبِيْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَوْلُهٗ
عَزَّوَجَلَّ لِلّٰهِ ابْتِدَاءُ كَلَامٍ لِاَنَّ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَلَعَلَّهٗ اِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفَيْءِ
وَالْخُمُسِ بِذِكْرِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا اَشْرَفُ الْكَسْبِ
وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ اِلٰى نَفْسِهٖ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّهَا اَوْ
سَاخُ النَّاسِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ قَدْ قِيْلَ يُؤْخَذُ
مِنَ الْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ فَيُجْعَلُ فِي الْكَعْبَةِ وَهُوَ
السَّهْمُ الَّذِيْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى
الْاِمَامِ يَشْتَرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالسِّلَاحَ وَيُعْطِيْ
مِنْهُ مَنْ رَاٰى فِيْهِ غَنَاءً وَ مَنْفَعَةً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَمِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْقُرْاٰنِ
وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُوْ
الْمُطَّلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيْرُ وَ قَدْ قِيْلَ
اِنَّهٗ لِلْفَقِيْرِ مِنْهُمْ دُوْنَ الْغَنِيِّ كَالْيَتَامٰى وَابْنِ
السَّبِيْلِ وَهُوَ اَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ عِنْدِيْ
وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَ الذَّكَرُ
وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ
وَقَسَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمْ وَلَيْسَ فِي
الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا
خِلَافَ نَعْلَمُهٗ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ رَجُلٍ لَوْ اَوْصٰى
بِثُلُثِهٖ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ وَاَنَّ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى
فِيْهِ سَوَاءٌ اِذَا كَانُوْا يُحْصَوْنَ فَهٰكَذَا كُلُّ شَيْءٍ
صُيِّرَ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اِلَّا اَنْ يُّبَيِّنَ

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے تھے اور مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ آخر تک کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مالِ غنیمت میں سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہ ہی حصہ اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور حضرات اہلِ حدیث اور اہلِ علم اور فقہاء کرام اور قرآنِ کریم کے قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے اور بڑے اور مرد وعورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں (یعنی مالِ غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم لوگ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو چیز کسی کی اولاد کو دلائی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِهٖ وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَسَهْمٌ لِلْیَتَامٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَهْمٌ لِابْنِ السَّبِیْلِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یُعْطٰی اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ مِسْكِیْنٍ وَسَهْمُ ابْنِ السَّبِیْلِ وَقِیْلَ لَهٗ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ وَالْاَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ یَقْسِمُهَا الْاِمَامُ بَیْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْبَالِغِیْنَ۔

۴۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِیٌّ اِلٰی عُمَرَ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَیْنِی وَبَیْنَ هٰذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا اَفْصِلُ بَیْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ وَلِیَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ مِنْهَا قُوْتَ اَهْلِهٖ وَجَعَلَ سَائِرَهٗ سَبِیْلَهٗ سَبِیْلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِیَهَا اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ ثُمَّ وُلِّیْتُهَا بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِیْهَا الَّذِیْ كَانَ یَصْنَعُ ثُمَّ اَتَیَانِیْ فَسَاَلَانِیْ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَیْهِمَا عَلٰی اَنْ یَلِیَاهَا بِالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِیْ وُلِّیْتُهَا بِهٖ فَدَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا وَاَخَذْتُ عَلٰی ذٰلِكَ عُهُوْدَهُمَا ثُمَّ اَتَیَانِیْ یَقُوْلُ هٰذَا اقْسِمْ لِیْ بِنَصِیْبِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ وَاِنْ شَاءَ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَیْهِمَا عَلٰی اَنْ یَلِیَاهَا بِالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِیْ

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور یتامیٰ کا حصہ اُن یتامیٰ کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیئے جائیں گے یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا مسافر کا اب باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرے گا ان مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

۴۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی دونوں حضرات جھگڑا کرتے ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو کہ رسول کریم ﷺ کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنو نضیر اور غزوۂ خیبر کا خمس کہ جس کو حضرت عمر نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما دیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم ﷺ اس مال کے متولی رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی راہ خدا میں خرچہ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر اس کے متولی رہے پھر حضرت ابوبکر کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابوبکر کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیا کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی حضرت عباس اور حضرت علی) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرما دیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم ﷺ (اور حضرت ابوبکر صدیق) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

وُلِّيْتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا وَاِنْ اَبَيَا كُفِيَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوْآ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ هٰذَا لِهٰؤُلَاءِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ وَمَآ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًى عَرَبِيَّةً فَدَكُ كَذَا وَ كَذَا فَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِيْنَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ فِيْ هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ اَوْ قَالَ حَظٌّ اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهٗ اَوْ قَالَ حَظُّهٗ۔

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ دونوں پھر واپس آ گئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھ جائیں (اور جو مال ہے وہ میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مالِ غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامی مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور مؤلفۃ قلوب اور غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی حضرت نے صدقہ و خیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء و مساکین اور تمام اہلِ اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مالِ غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حق ہے پھر ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل وقتال کے بغیر جو مال ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا: البتہ یہ مال خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلاں اور فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامیٰ اور مساکین کا اور مسافروں کا ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیئے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو ان سے پہلے دار الاسلام میں آ چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اِس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہلِ اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا نظم ہمیشہ کے لئے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جو ارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو وجوہات تھیں جو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

آخر کتاب قسم الفیء ، آخر قسم الفیء

(۳۹)

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۹۰۸: اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ

۴۱۵۶: اَخْبَرَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۴۱۵۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

۴۱۵۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۴۱۵۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے' دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

۱۹۰۹: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے

۴۱۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۴۱۵۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرِهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرِهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

۴۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۰: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةَ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنَّ اَبَاهُ الْوَلِيْدَ حَدَّثَهٗ عَنْ جَدِّهٖ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِيْ عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكَارِهِنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْعَدْلِ اَيْنَ كُنَّا لَا نُخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۴۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی' آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْاَثَرَةِ

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۴۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَمَّا سَيَّارٌ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَمَّا يَحْيىٰ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارٌ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ حَيْثُمَا كَانَ وَ ذَكَرَهٗ يَحْيىٰ قَالَ شُعْبَةُ اِنْ كُنْتُ زِدْتُ فِيْهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ اَوْ عَنْ يَحْيىٰ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی' آسانی و دشواری اور خوشی ورنج ہر ایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم جھگڑا نہیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

۴۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگرچہ تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلافِ شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے

۴۱۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم ﷺ سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دِل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہلِ نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عمرو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ جَرِيْرٌ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرنے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ۔

۴۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۴۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبیؐ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ توانہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْجِهَادِ

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَخِي يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ اَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

۴۱۶۷: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمیہ رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرما لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہوگئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار ومشرکین کے علاقوں سے اہلِ اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دار الحرب سے ہجرت کا ہے اور دار الحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر از روئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگئی ہو ایسی ہی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ''کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہیں تھی کہ تم وہاں پر ہجرت کر جاتے۔'' گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے اگرچہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سادوغلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جامی)

۴۱۶۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ لَهٗ كُفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ خَالَفَهٗ اَحْمَدُ ابْنُ سَعِيْدٍ۔

۴۱۶۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمار ہے تھے کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان) سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے باز آجائے تو) پھر دُنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی پر حد لگ جانے اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترکہ گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ گود لے کر اپنا بچہ ظاہر کرتی تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا یعنی تم لوگ زیور نکالتے ہو اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زیور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحاتِ حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۴۱۶۹: اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَیْلٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْهِ النِّسَاءُ اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِکَ شَیْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ کَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ۔

۴۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا: کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا اب ارتکاب کرے پھر دُنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص یہ نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرما دے یا اس کو دِل چاہے عذاب میں مبتلا فرما دے۔

۱۹۱۷: بَابُ الْبَیْعَةِ عَلَی الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۷۰: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ جِئْتُ اُبَایِعُکَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَکْتُ اَبَوَیَّ یَبْکِیَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا۔

۴۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ والدین کو راضی کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

۱۹۱۸: بَابُ شَانِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۴۱۷۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ

۴۱۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس اونٹ موجود

سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور بستیوں کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور احباب سب کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کرو وہ سوچ کر کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ رہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِيْ

باب: بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۴۱۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ فَاَمَّا الْبَادِيْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا۔

۴۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت ثواب ہے۔

۱۹۲۰: بَابُ تَفْسِيْرِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا مفہوم

۴۱۷۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لِاَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ

۴۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے

مِنَ الْاَنْصَارِ مُهَاجِرُوْنَ لِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَشِرْكٍ فَجَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

تھے (عقبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ منیٰ کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے)۔

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۴۱۷۴: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَيْسَى بْنِ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهَا۔

۴۱۷۴: حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتا دیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِیْ اِنْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے متعلق حدیث

۴۱۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَقِيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ اَبِیْ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْجِهَادِ وَ قَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

۴۱۷۵: حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۴۱۷۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۶: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

ہجرت اور جہاد:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں صرف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت بند ہوگئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں بال بچے سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ ہی ثواب ملے گا۔

۴۱۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۴۱۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن يَحْيَى بْنِ هَانِىءٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۴۱۷۹: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِىْ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ۔

۴۱۷۹: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ہمارے میں سے ہر ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہو گی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۴۱۸۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى بُسْرُ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَ فَدْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ اَصْحَابِىْ فَقَضٰى

۴۱۸۰: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولاً فَقَالَ حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَاقُوْتِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ

باب: ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا ناپسند

۴۱۸۱: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا قَالَ جَرِيْرٌ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهٗ اُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِيْمَا اَحْبَبْتُ وَفِيْمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَ تَسْطِيْعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيْرُ اَوْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِیْ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۸۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے سننے اور ہر ایک حکم کی فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتا ہوں چاہے وہ حکم مجھ کو پسند ہوں یا ناپسند ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے جریر رضی اللہ عنہ تم اس کی طاقت رکھتے ہو تم اس طریقہ سے کہو کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں فرماں برداری کروں گا پھر تم بیعت کرو اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۱۹۲۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

باب: کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق

۴۱۸۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۴: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ نُخَيْلَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُبَايِعُ

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَعْبُدَاللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ تُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

بیعت کروں اور آپ اچھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے نماز ادا کرو گے زکوٰۃ دو گے مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۴۱۸۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شِهَابٌ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِيْهِ فَهُوَ طَهُوْرُهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَالِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ۔

۴۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے چوری نہیں کرو گے زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو مکمل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کر لے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف فرما دے۔

۱۹۲۵: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۴۱۸۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَةً اَسْعَدَتْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَذْهَبُ فَاُسْعِدُهَا ثُمَّ اَجِيْئُكَ فَاُبَايِعُكَ قَالَ اِذْهَبِيْ فَاَسْعِدِيْهَا قَالَت فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جا رہی ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں (اس نوحہ میں شرکت کے لیے) گئی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۴۱۸۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

۴۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْعَةَ عَلٰى اَنْ لَا نَنُوْحَ۔

شرکت) نہیں کریں گے۔

۴۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَاتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۴۱۸۸: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام کی۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہم نے کہا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔ آپ نے فرمایا: میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ بِهٖ عَاهَةٌ

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟

۴۱۸۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيْدِ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ۔

۴۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شرید کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص کوڑھی تھا آپ نے اس سے کہلوایا کہ جاؤ تم جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کوڑھی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۴۱۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَى النَّبِيِّ

۴۱۹۰: حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ لِّبًا يَعْنِي فَلَمْ يُبَايِعْنِي۔

نہیں ملایا۔

١٩٢٨: بَابُ بَيْعَةِ الْمَمَالِيْكِ

٤١٩١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ۔

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

٤١٩١: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

١٩٢٩: بَابُ اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ

٤١٩٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعَكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

٤١٩٢: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخار آ گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل کچیل کو نکال دیتا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

١٩٣٠: بَابُ الْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

٤١٩٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِيْ فِي الْبُدُوِّ۔

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا

٤١٩٣: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

١٩٣١: بَابُ الْبَيْعَةُ فِيْمَا يَسْتَطِيْعُ الْاِنْسَانُ

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا اسْتَطَعْتَ وَ قَالَ عَلِیٌّ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم کو قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۴۱۹۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِيْنَ نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۴۱۹۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِیْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۹۶: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلا دیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے' میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۴۱۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ۔

۴۱۹۷: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْاِمَامَ وَاَعْطَاهُ صَفَقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

۴۱۹۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُوْنَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ

۴۱۹۸: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیمہ کھڑا کرتا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَنَا فَقَامَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ فَيُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

گھاس کھلا رہا تھا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھلائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بُری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ٹلنے نہیں پائے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مؤمن کہے گا کہ میں اب ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آ گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۱۹۳۳: بَابُ الْحَضِّ عَلَى طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۴۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

۴۱۹۹: حضرت یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام حکمران ہو لیکن اللہ کی کتاب کے مطابق وہ حکم کرے تو تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

۱۹۳۴: بَابُ التَّرْغِيبُ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق حدیث

۴۲۰۰: اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيرِي فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصٰى اَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

۴۲۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی' اُس نے میری نافرمانی کی۔

۱۹۳۵: باب قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو

۴۲۰۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

۴۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو فرماں برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن حزافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ٹکڑے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

۱۹۳۶: باب التَّشْدِيدُ فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۴۲۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى

۴۲۰۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرے اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دکھلانے یعنی ریاکاری کے لئے جہاد کرے اور نام آوری کے لیے جنگ کرے اور اپنے امام (اور حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلائے (اس کا مطلب

الْاِمَامَ وَ اَفْسَدَفِی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَا یَرْجِعُ بِالْکَفَافِ۔

یہ ہے کہ عوام پر ظلم وستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے غرباء کوایذا پہنچائے) تو وہ برابر بھی نہ لوئے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

۱۹۳۷:بَابُ ذِکْرُ مَا یَجِبُ لِلْاِمَامِ وَ مَا یَجِبُ عَلَیْهِ

باب:امام کے لئے کیا باتیں لازم ہیں؟

۴۲۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَکَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَ یُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ اَمَرَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ وِزْرًا۔

۴۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس کے نظم وانتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی وجہ سے لوگ آفات سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال ہوگا۔

۱۹۳۸:بَابُ النَّصِیْحَةُ لِلْاِمَامِ

باب:امام سے اخلاص قائم رکھنا

۴۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَاَلْتُ سُهَیْلَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْكَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنَ الَّذِیْ حَدَّثَ اَبِیْ حَدَّثَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ یُقَالُ لَهٗ عَطَاءُ ابْنُ یَزِیْدَ عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ ریاکاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم رکھے)۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّما الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قَالُوا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت خلوص (اور سچائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ' تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

۴۲۰۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے بلاشبہ دین نصیحت ہے)۔

۴۲۰۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ وَ عَنْ سُمَيٍّ وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

۱۹۳۹: بَاب بِطَانَةُ الْاِمَامِ

باب: امام کی طاقت کا بیان

۴۲۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ وَالٍ اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِيَ وَهُوَ مِنَ الَّتِي تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۴۲۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بطانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ تو بچ گیا اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب بلانے والی ہے)۔

۴۲۰۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ

۴۲۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ تَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بلاتی ہے لیکن اللہ عزوجل کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ لیکن اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرما دیا ہے۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بطانہ دراصل کپڑے کے اندرونی حصّہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہر حال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت ودیعت کی ہوئی ہوتی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شر کی قوّت خیر کی قوّت کے ماتحت تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بُعِثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كَانَ بَعْدَهُ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

۴۲۱۰: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: دُنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصلتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بُری عادت سے محفوظ رہا تو وہ بچ گیا۔

۱۹۴۰: بَاب وَزِيْرُ الْاِمَامِ

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرًا صَالِحًا اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ۔

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے حکمران ہو پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (صاحب بصیرت، عقل مند اور منصف مزاج، معاملہ فہم) اور اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلائے گا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند، مدبر، مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت بااثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک وملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل، احمق، حقوق انسانی سے ناآشنا انسانیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خود غرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے رسوائی، ذلت، شکست وریخت اس کا عقد دین جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل وانصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیئے گئے ہیں لاچار ضعیف کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم کو ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے باغی اور ان کو دقیانوسی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۴۱: بَابُ جَزَاءِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاَطَاعَ

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۴۲۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ الْاَيَامِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلًا حَسَنًا وَ قَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

۴۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۴۲۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

۴۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کا حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلاَّ اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ۔

چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن لے اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلافِ شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اوّلاً' افہام وتفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلاف شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود ناکامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلافِ شرع کام کرے یا خلافِ شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دِل سے ہی اس کو بُرا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کی حدیث ((و ذلك اضعف الايمان)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۱۹۴۲: بَاب ذِكْرُ الْوَعِيْدِ لِمَنْ اَعَانَ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس سے متعلق

۴۲۱۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِىْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّىْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

۴۲۱۴: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمراں ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم و زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

۱۹۴۳: بَاب مَنْ لَمْ يُعِنْ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں اس کا اجر و ثواب

۴۲۱۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ

۴۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِیِّ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ۔

قسم کے تھے یعنی عربی اور عجمی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے باشندے' اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار کون؟) آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے سنا میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے پھر ان کے جھوٹ کو سچ کرے اور ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہے اور نہ ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا۔

۱۹۴۴: بَاب فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ

باب: جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت

۴۲۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کہنا ظالم حکمران کے سامنے۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے' اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آ جانا یقینی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

۱۹۴۵: بَاب ثَوَابُ مَنْ وَفٰى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ

باب: جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اَجر

۴۲۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِیْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے' زنا کاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر وثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ۔

اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (دُنیا میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

۱۹۴۶:بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ

باب: حکومت کی بُری خواہش سے متعلق

۴۲۱۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۴۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ حکومت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت عمدہ کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہر حال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اُس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھیانک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنا محض اس لئے ہو کہ نااہل جاہل دین دشمن احکامات الٰہیہ سے ناآشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضائقہ نہیں محض بادشاہ کہلوانے تشہیر کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

اٰخرُ کتَابِ البَیعَۃ

۴۰

کتاب العقیقة

عقیقہ کے آداب واحکام

۴۲۱۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهٖ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَبِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا۔

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اُس عقیقہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دِل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

عقیقہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں عقیقہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق الوالدین استعمال ہوتا ہے اور عقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو عقیقہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جانے لگا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں' ۱۴ ویں یا ۲۱ ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور عقیقہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جانے والی بکریاں ایک

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیقہ میں جو بال کاٹے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیقہ کرنے سے بچہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

۴۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا۔

۱۹۴۸: بَابُ الْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ

باب: لڑکے کی جانب سے عقیقہ

۴۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ حَبِيْبُ وَ يُوْنُسُ وَقَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

۴۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو دُور کرو۔

۴۲۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوٗسٍ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَفِی الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۲: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۱۹۴۹: بَابُ الْعَقِيْقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ و عَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۳: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۵۰: بَابُ كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۴۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۲۴: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهُ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ میں) اورلڑکی پر ایک بکری مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری)۔

۴۲۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

۴۲۲۵: حضرت ام کرزؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عقیقہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔ مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۲۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

۴۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیقہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیقہ میں ذبح فرمائے)۔

۱۹۵۱: مَتٰى يُعَقُّ

باب: عقیقہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۴۲۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَيُسَمّٰى۔

۴۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے اور قربانی کی جائے (یعنی عقیقہ کیا جائے) اس کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

بچہ کے گروی ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہن رکھی ہوئی چیز یا گروی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہئے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغر سنی میں ہی

فوت ہوگیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا عقیقہ نہ کیا ہوگا۔ قوله كل غلام اريد بها مطلق المولود ذكر آكان او انثى رهين۔ اى مرهون والناس خير كلام فعن احمد هذا فى الشفاعة يريد انه اذا لم يعق عنها فمات طفلا لم يشفع فى والدين الخ

(زہر الربی' ص: ۱۸۸ اعلیٰ نسائی' مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

۴۲۲۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهٗ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو عقیقہ کی حدیث تو انہوں نے کس سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے)۔

(۴۱)

کتاب الفرع والعتیرۃ

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۲۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے۔

۴۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَتُ اَبَا اِسْحٰقَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی جیٹھے بچے کو کہا جاتا ہے یہ پہلے پہل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا دورِ جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سو اونٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وھی اول ولد تنتج الناقة و فی شرح السنة کانوا یذبحونه لھتھم فی الجاھلیة و قد کان المسلمون یفعلونه فی بدء الاسلام ثم نسخ ولا عتیرة وھی نشاة تذبح فی رجب یتقرب بھا اھل الجاھلیة والمسلمون فی صدر الاسلام ...... زہر الربی حاشیہ نسائی شریف ص: ۱۸۸ ج ۲ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَضْحَاةً وَ عَتِيْرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُاَ بْصَرَتْهُ عَيْنِيْ فِيْ رَجَبَ۔

۴۲۳۱: حضرت مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو' ہر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عتیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابی عون عتیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ وَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفَرَعَ قَالَ حَقٌّ فَاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَكْرًا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهٖ فَتُكْفِيْءَ اِنَاءَكَ وَ تُوَلِّهَ نَاقَتَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِيْرَةُ قَالَ الْعَتِيْرَةُ حَقٌّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيٌّ الْحَنَفِيُّ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ اَحَدُهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَ بِشْرٌ وَ شَرِيْكٌ وَ آخَرُ۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لیے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کاٹنے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں سوکھ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو اُلٹ کر رکھ دو گے (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عتیرہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زُرَارَةَ بْنِ كَرِيْمِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍوالْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْحٰرِثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَيْتُهُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ عضباء تھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے واسطے دعاء مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

اَرْجُوْا اَنْ يَخُصَّنِیْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِیْ فَقَالَ بِيَدِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِی الْغَنَمِ اُضْحِيَّتُهَا وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ اِلَّا وَاحِدَةً۔

آدمی نے عرض کیا: عتیرہ اور فرع میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرمالیں علاوہ ایک انگلی کے۔

عضباء کی تشریح:

عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھدے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضباء وهو علم لها منقولا ناقة عضباء ای مثقوقة الاذن و قال بعد فهم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشری ای ان قال وهی قصيرة اليد نهايه بحوالہ زہرالربی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر ۱ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۴: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَرَارَةَ السَّهْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّهٖ الْحٰرِثِ ابْنِ عَمْرٍو ح وَاَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى ابْنُ زُرَارَةَ السَّهْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّهٖ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّی اسْتَغْفِرْلِیْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' میرے لئے دعائے مغفرت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۱۹۵۳: باب تَفْسِيْرُ الْعَتِيْرَةِ

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۴۲۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيْلٌ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَیِّ

۴۲۳۵: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

غرباء ومساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔

۴۲۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ وَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَ رُبَّمَا ذَكَرَ اَبَا قِلَابَةَ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْبَحُوْا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَا شِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهٗ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ۔

۴۲۳۶: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منیٰ میں آواز دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور وزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۴۲۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَاَحْسَبُنِيْ قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ غَنَمُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهٗ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ عَلَى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ

۴۲۳۷: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ ھذیل کا فرد تھا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تاکہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھا لو یا صدقہ کر دو تاکہ تمام محتاجوں کو مل جائے اور کوئی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنا دیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑو اور یہ دن ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ ہیں کھانے اور پینے کے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے لیکن

خَیْرٌ۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۱۹۵۴: بَاب تَفْسِيرُ الْفَرَعِ

باب: فرع کے متعلق احادیث

۴۲۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً يَعْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْهَا فِي اَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۳۸: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ فَلَقِيْتُ اَبَا الْمَلِيحِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

۴۲۳۹: حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس قدر ہو سکے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا کھلاؤ۔

۴۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ وَ عَنْ وَكِيعِ ابْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِيْنٍ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَنَاْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ وَكِيعُ ابْنُ عُدُسٍ فَلَا اَدَعُهُ۔

۴۲۴۰: حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رجب میں ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھالیا کرتے تھے اور جو کوئی ہمارے پاس آتا تھا ہم لوگ اس کو کھلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت وکیع نے بیان کیا کہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہِ رجب کی قربانی کو)۔

۱۹۵۵: باب جُلُودُ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال سے متعلق

۴۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَكْلَهَا۔

۴۲۴۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اسکی کھال بال یا سینگوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۴۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔

۴۲۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ يَعْنِيْ يَزِيْدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوْا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوْا بِهٖ قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔

۴۲۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۴: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ

۴۲۴۴: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مرگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع کیوں

مُنْذُحِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَتْنِیْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَاَّ دَفَعْتُمْ اِهَا بَهَا فَاسْتَمْعَتُمْ بِهٖ۔

نہیں اُٹھایا؟

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی ہے اگر چہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی ہی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اس طرح سے کام میں لائی جا سکتی ہے جس طرح سے مذبوحہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں) پڑھ لیں۔ (جامی)

۴۲۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِشَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةٌ فَقَالَ اَلَاَّ اَخَذْتُمْ اِهَا بَهَا فَدَبَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے جو کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَا بِهَا۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردار بکری کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍعَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ مَا تَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُفِيْهَا حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہوگئی۔

۴۲۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِیُّ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہوگئی تو وہ کھال پاک ہوگئی۔

۴۲۴۹: اَخْبَرَنِی الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّا نَغْزُوْا هٰذَا الْمَغْرِبَ وَاِنَّهُمْ اَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُوْرٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَاْيِكَ اَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی ممالک جاتے ہیں' وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جوابا) کہا: جس چمڑے پر دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا: یہ تم اپنی عقل و فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جوابا کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۴۲۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ دَعَا بِمَاءٍ مِّنْ عِنْدِ امْرَاَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِيْ اِلَّا فِيْ قِرْبَةٍ لِيْ مَيْتَةٍ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۰: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو وہ پانی مرے ہوئے جانور کی مشک میں ہے (یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تو وہ کھال دباغت سے پاک ہوگئی۔

۴۲۵۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا۔

۴۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کرنے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ (کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۴: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی پاکی اس کی (کھال کی) دباغت کرنا ہے۔

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهٖ جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟

۴۲۵۵: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَالِیَةِ بِنْتِ سُبَیْعٍ اَنَّ مَیْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا اَنَّهٗ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِصَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَیْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

۴۲۵۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک بکری کو گدھے کی طرح سے گھسیٹتے ہوئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پاک کر دیتا پانی اور قرظ (نامی گھاس یا چھال وغیرہ کہ جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

۴۲۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ یَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَیْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۶: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جو تحریر فرمایا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ نہ فائدہ حاصل کرو مردے کی کھال یا پٹھے سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ کو لگ جائیں گی کہ آج کل نمک وکیمیکل وغیرہ سے دباغت دی جاتی ہے وہ بھی درست ہے)۔

۴۲۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ قَالَ كَتَبَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تحریر فرمایا: تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردار کی کھال یا پٹھے سے۔

۴۲۵۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی جُهَیْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ

۴۲۵۸: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردہ کی کھال یا پٹھے سے نفع نہ حاصل کرو۔

بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَصَحُّ مَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ فِیْ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ حَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

مُردار کی کھال سے متعلق امام نسائی عِیشیہ کی رائے:

حضرت امام نسائی عِیشیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری عِیشیہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گذر چکی ہے) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قال عبدالرحمن اصح ما فی هذا الباب فی جلود المیتة اذا دبغت حدیث الزهری عن عبیدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن میمونة (متن سنن نسائی شریف)

۱۹۵۷: بَاب الرُّخْصَةُ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا

۴۲۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

۱۹۵۸: بَاب النَّهْیُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۰: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنِ

۴۲۶۰: حضرت ابوملیح سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔

سے سنا آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ وَمَیَاثِرِ النُّمُوْرِ۔

۴۲۶۱: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے چار جاموں (بچھونا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْ كَرِبَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَیْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۴۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی تم کو علم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اوران پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِ الْمَیْتَةِ

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَ الْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ یَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَّلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

۴۲۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے شراب مردار سور اور بتوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی تو استعمال ہوتی ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کر دے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلایا پھر اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت لگائی۔

۱۹۶۰: بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث

۴۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۴۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی انہوں نے کہا کہ

أَبْلِغَ عُمَرُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي أَذَابُوْهَا۔

اللہ عزوجل سمرہ کو تباہ کردے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل یہودیوں کو تباہ کردے جس وقت ان پر چربی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت کیا)۔

۱۹۶۱: بَابُ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب: اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟

۴۲۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔

۴۲۶۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ چوہے کو (گھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی گھی کھالو۔

گھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ گھی جما ہوا ہے تو اس کے اثرات تمام گھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے گھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر گھی بہنے والا ہے تو چوہا گرنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیلی بحث ہے۔

اگر مزید تفصیل مقصود ہو تو ادارہ مذکورہ کی کتاب ''بہشتی زیور ص: ۵۷'' حصہ اول میں تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

۴۲۶۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَأَلْقُوْهُ۔

۴۲۶۶: اس روایت کا مضمون حسب سابق ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ گھی جما ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ چوہا اور جو اس کے چاروں طرف گھی ہے اس کو نکال کر پھینک دو۔

۴۲۶۷: أَخْبَرَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ أَنَّ مَعْمَرًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

۴۲۶۷: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر وہ گھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام گھی خراب ہو گیا)۔

جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ اِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

۴۲۶۸: اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْخَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

۴۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے۔)۔

۱۹۶۲: باب الذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۴۲۶۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

۴۲۶۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْعَقِيْقَةِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

(۴۲)

کتاب الصید والذبائح

شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۹۶۳: بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِیَةِ عِنْدَ الصَّیْدِ

۴۲۷۰: اَخْبَرَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ بِمِصْرَ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ لَمْ یَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ اَمْسَكَهٗ عَلَیْكَ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَ اِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ یَاْكُلْنَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَیْئًا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَیُّهَا قَتَلَ۔

باب: شکار اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا

۴۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو۔ بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار کو کتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھا گئے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھا ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار کس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ وہ کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا (مثلاً مشرکین و کفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

۱۹۶۴: بَابُ النَّهْیُ عَنْ اَكْلِ مَا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُس چیز کو کھانے کی ممانعت

۴۲۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَ قِيْذٌ وَسَالْتُهٗ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَخَذَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَهٗ ذَكَاتُهٗ وَاِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيْتَ اَنْ يَكُوْنَ اَخَذَ مَعَهٗ فَقَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھالو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوذہ ہے (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھالو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑ لیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

معراض اور موقوذہ کی تحقیق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترچھے پن سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ المعراض بكسر ميم خشبته ثقليته او عصاءً فى طرفها حديدة او يسهم لا ريش له بان نفذ فى اللحم و قطع شيئًا من الجلد...... زہر الربیٰ علی النسائی ص: ۱۹۲ ج ۲ اور موقوذہ وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر، لاٹھی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۶۵: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۴۲۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالصَّمَدِ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَاْخُذُ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اَرْمِىْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا

۴۲۷۲: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر پر کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر وہ تیر آڑا

تَاكُلْ۔

لگے تو نہ کھاؤ۔

١٩٦٦: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق

۴۲۷۳: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ اَنْبَانَا اَبُو اِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيدُ بِقَوْسِي وَ اَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

۴۲۷۳: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کر لو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

١٩٦٧: بَاب اِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۴۲۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ اَبُو صَالِحِ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَاَكُلُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ اَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْزِقُ قَالَ اِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاكُلْ۔

۴۲۷۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گذر چکی ہے) پھر وہ (نوک سے) گھس جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض ترچھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

١٩٦٨: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۴۲۷۵: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَخَالَطَتْہُ اَکْلُبٌ لَمْ تُسَمِّ عَلَیْھَا فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھَا قَتَلَہٗ۔

۴۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑ و پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

۱۹۶۹: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا غَیْرَہٗ

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ

۴۲۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَسَمَّیْتَ فَکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ کَلْبًا اٰخَرَ مَعَ کَلْبِکَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑ و تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَھُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَکَانَ لَنَا جَارًا وَ دَخِیْلًا وَ رَبِیْطًا بِالنَّھْرَیْنِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِیْ اَیُّھُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دُنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترکِ دنیا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو پکڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ

۴۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

ذٰلِكَ

۴۲۷۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَيْلَانِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرِهِ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ۔

۴۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑو بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار کو کھا لو اور اگر جو کتا اس شکار میں سے کچھ کھا لے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے کھانے کے لیے ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا) اور جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر)۔

۴۲۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وعَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِي فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ لَا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ۔

۴۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کے کتے پر۔

۱۹۷۰: بَاب الْكَلْبُ يَاْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو کیا حکم ہے؟

۴۲۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا وَ عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَ قِيْذٌ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ

۴۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر (وہ تیر) نوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر ترچھا پڑے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار دے البتہ اگر اس میں سے وہ شکار کھا لے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْهِ وَلَمْ يَمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے شکار نہ کھائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر کتا وہ شکار کھا لے (یا منہ مارے) تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے واسطے پکڑا نہ کہ تمہارے واسطے۔

۱۷۱: بَابُ الْاَمْرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۴۲۸۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ السَّبَّاقِ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيْرِ۔

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ہم (ملائکہ رحمت) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَثْنٰى مِنْهَا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے

فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْمَا شِيَةٍ۔

جائیں۔

۴۲۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَا شِيَةٍ۔

۴۲۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے سب قسم کے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا' سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةُ الْكِلَابِ الَّتِي اَمَرَ بِقَتْلِهَا

باب: آپ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟

۴۲۸۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَاَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ مَا شِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم لوگ ان کتوں میں سے ایک کالے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالو کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

۱۹۷۳: بَابُ اِمْتِنَاعُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُوْلِ بَيْتٍ فِيْهِ كَلْبٌ

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہونا

۴۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ نُجَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔

۴۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یا دکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی جنبی شخص ہو۔

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہوگیا البتہ بلاضرورتِ شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الاختلاف حسب اختلاف الزمان فاولًا فی امر الکلاب حتی امر بقتلی ثمّ فسخ القتل و بین انه یتقص من

الاجر قیراطان ثم خفف من ذالك الى قیراط. زہر الربیٰ حاشیہ نسائی ص ۱۹۴ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کیمرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب التصویر احکام التصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنبی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلاضرورتِ شرعی کتا پالنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گلے کی حفاظت یا شکار کرنے یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۴۲۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

۴۲۸۹: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا تصویر ہو۔

۴۲۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَّنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهُ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ

۴۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کے وقت غمگین اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرا اترا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تخت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گذشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ قَالَ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۹۷۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ اِلَّا ضَارِيًا اَوْ صَاحِبَ مَا شِيَةٍ۔

۴۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدِ السَّعْدِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرِ الشَّنَائِيُّ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

۴۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ) کتا پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔

۱۹۷۵: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

باب: شکار کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت سے متعلق

۴۲۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۴۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

۴۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۱۹۷۶: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَا شِيَةٍ اَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۲۹۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۲۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۷: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا مَا شِيَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ۔

۴۲۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتا پالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۲۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَا شِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ۔

۴۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا شکار کا کتا (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتا پالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیت کا کتا وہ بھی معاف ہے (یعنی باغ' باغیچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتا اگر کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

۱۹۷۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۴۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۴۲۹۹: حضرت ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اُجرت اور نجومی کی اُجرت لینے (دینے) سے۔

۴۳۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

۴۳۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اُجرت نجومی کی اور طوائف کی۔

کتے کی فروخت اور نجومی کی اجرت:

کتے کی خرید وفروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ قولہ عن ثمن الکلبالی ان قال و قد وردت فیه احادیث کثیر و فما کان علی هذا الحکم فثمنه حرام ثم لما ابیح الانتفاع بالکلب لابصطیاد ...... زہر الربیٰ علی النسائی ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النهی عن ثمن الکلب خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اُجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیع سے متعلق بحث سابق میں بھی گذر چکی ہے اور نجومی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ فال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا پنڈت اور سفلی عمل کر کے اُجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اُجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اُجرت بھی حرام ہے۔

۴۳۰۱: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

۴۳۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی، کتے کی قیمت اور اُجرت اور مزدوری پچھنے لگانے والے کی (یعنی سینگی لگانے کی)۔

۱۹۸۷: بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

۴۳۰۲: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِيْثُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ۔

۴۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بلی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۴۳۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِیْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اَفْتِنِیْ فِیْ قَوْسِیْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَیَّ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ اَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِیْ قَدْ اَنْتَنَ قَالَ ابْنُ سَوَاءٍ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ مَالِكٍ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

۴۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب تیر کمان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا تیر مارے اس کو کھالو۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو آرہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی حماد بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہر حال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيحيروى ابوحنيفه فى سنروه عن الهتيم عن عكرمت عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم فى كلب صيد و هذا سند جيد' الخ
(زہر الربیٰ علی النسائی ص: ۱۹۰' ج ۲)

۱۹۷۹: اَلْاِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابُوْا اِبِلاً وَّغَنَمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ اَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوْا وَ نَصَبُوْا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْنَدَّ بَعِيْرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تہامہ میں ہے رفاف عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تاکہ سب کے حالات سے باخبر رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے تھے تو انہوں نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے دیگیں چڑھا دیں۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیگیں الٹ دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر و متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ، گائے، بیل، بکرا، بکری، دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اسکے تیر مارو پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اسلئے کہ اگر اپنے اختیار سے کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے بسم اللہ پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت کو شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۹۸۰: فِي الَّذِيْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟

۴۳۰۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ نِ الْاَحْوَلُ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَیْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْقُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَاءٍ وَلَا تَدْرِی الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ۔

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیر مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھالو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَامِرِ نِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَ كَلْبَكَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَاِنْ بَاتَ عَنِّیْ لَیْلَةً یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اَثَرَ شَیْءٍ غَیْرَهُ فَكُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیر سے شکار مر جائے تو تم اس کو کھالو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھالو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اُس کو نہ کھاؤ۔

۱۹۸۱: فِی الَّذِیْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْهُ

باب: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۴۳۰۷: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ الصَّیْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْهُ اللَّیْلَةَ وَاللَّیْلَتَیْنِ فَیَبْتَغِی الْاَثَرَ فَیَجِدُهُ مَیْتًا وَسَهْمُهُ فِیْهِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِیْهِ وَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے درندے (شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھالو۔

۴۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَاِسْمَاعِیْلُ

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ سَهْمَكَ فِيْهِ وَلَمْ تَرَفِيْهِ اَثَرًا غَيْرَهٗ وَعَلِمْتَ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ فَكُلْ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِی الصَّيْدِ فَاَطْلُبُ اَثَرَهٗ بَعْدَ لَيْلَةً قَالَ اِذَا وجَدْتَ فِيْهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَاكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک رات گذرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی دوسرے درندے نہ نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھالو (یعنی وہ شکار حلال ہے۔)۔

۱۹۸۲: الصَّيْدُ اِذَا اَنْتَنَ

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟

۴۳۱۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِی الَّذِیْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَاْكُلْهُ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ۔

۴۳۱۰: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد پائے تو اس کو تم کھالو لیکن جب اس میں بدبو پیدا ہو جائے (تو تم وہ شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّیَّ بْنَ قَطَرِیٍّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَيَاْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاُذَكِّيْهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ اَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ نے فرمایا: جس چیز سے دِل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون بہادو۔

۱۹۸۳: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۴۳۱۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَیَّ فَاٰكُلُ مِنْهُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِى الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّى اَرْمِى الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھلائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) گھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھا لو اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

۱۹۸۴: مَا اَصَابَ بِعَرْضٍ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: جس جانور پر آڑا معراض پڑے

۴۳۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقُتِلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

۱۹۸۵: مَا اَصَابَ بِحَدٍّ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے متعلق حدیث

۴۳۱۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّرَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحْصَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۴۳۱۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَغَيْرُهٗ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

۴۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

سے لگے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

١٩٨٦: اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۴۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى۔

۴۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت (دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ آفت میں مبتلا ہو گا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت مزاج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی' انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دھن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

١٩٨٧: اَلْاَرْنَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۴۳۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَّاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّىْ اَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

۴۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ (خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ رات میں)۔

۴۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَنَا اُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تُدْمَى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ اِنَّهٗ قَالَ كُلُوْا فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيْضِ الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۴۳۱۸: حضرت ابوحوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھا لو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ویں ۱۴ویں اور ۱۵ویں تاریخ، چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوگا۔

۴۳۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلَى اَبِيْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِيْ بِفَخْذَيْهَا وَ وَرِكَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهٗ۔

۴۳۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرالظہران نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین میرے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۴۳۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَاصِمٍ وَ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ مَا اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا۔

۴۳۲۰: حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پتھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھا لو۔

۱۹۸۸: اَلضَّبُّ

باب: گوہ سے متعلق حدیث

۴۳۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا

۴۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں، نہ حرام کہتا

اُحَرِّمُهٗ۔

ہوں۔

۴۳۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۳: كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ فَاَهْوٰى خَالِدٌ اِلَى الضَّبِّ فَاَكَلَ مِنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ۔

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَلَا تُخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَاْكُلُ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهٗ قَالَ خَالِدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طَعَامٌ لَيْسَ فِيْ اَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ اِلَيَّ فَاَكَلْتُهٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ وَ حَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حَجْرِهَا۔

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرما لیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو بتلا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھا لیا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقِطًا وَسَمْنًا وَ اَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْاَضُبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پنیر' گھی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے پنیر اور گھی تو تناول فرما لیا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دسترخوان مبارک پر کس طریقہ سے کھائی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضِّبَابِ فَقَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَ تَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ۔

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اُمّ حضید رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور پنیر اور گوہ بھیجا اور آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اُسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دسترخوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ فَاَخَذَ عُوْدًا يَعُدُّ بِهِ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِى الْاَرْضِ وَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ اَىُّ الدَّوَابِّ هِىَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَكَلُوْا مِنْهَا قَالَ فَمَا اَمَرَ بِاَكْلِهَا وَلَا نَهٰى۔

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بھون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی انگلیاں شمار کرنا شروع فرما دیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرما دی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَدِىُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

وَدِيْعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔ میں واقف نہیں ہوں شاید ہوسکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے ہو۔

۴۳۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ ﷺ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۴۳۲۹: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک اُمت ہے جو کہ مسخ ہوگئی تھی اور اللہ عزوجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گوہ ہوگا یا کوئی اور دوسرا جانور ہوگا)۔

۱۹۸۹: اَلضَّبُعُ

باب: بجو سے متعلق حدیث

۴۳۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِىْ بِاَكْلِهَا فَقُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

بجو سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بجو حرام ہے: و قال ابوحنیفه و اصحابه هو حرام و به قال سعید بن المسیب والثوری۔ البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ وھو حلال عند الشافعی و احمد...... زہر الربی علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۴۳۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ۔

۴۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے (یعنی جو کہ دانتوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر، بھیڑیا، بلی وغیرہ)۔

۴۳۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ و مُحَمَّدُ بْنُ

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْمُثَنّٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے۔

۴۳۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النُّهْبٰى وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِيْ نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجْثَمَةُ۔

۴۳۳۳: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی مجثمہ (یعنی وہ جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گولیوں سے نشانہ بنایا جائے)۔

۱۹۹۱: اَلْاِذْنُ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى وَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَ اَذِنَ فِي الْخَيْلِ۔

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غزوۂ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت (کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۴۳۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں کھایا کرتے تھے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۴۳۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

۴۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال نہیں ہے گھوڑے اور خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۴۳۳۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۴۳۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالَ قَالَ لَا۔

۴۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا خچروں کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

حدیث

۴۳۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ والْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَ مَالِكٌ

۴۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

وَاُسَامَةُ عَنْ ابْنِ شهاب عَنِ الْحَسَنِ و عَبْدُاللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدٍ عَنِ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

۴۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے روز۔

۴۳۴۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَقُلْ خَیْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لیکن اس روایت میں خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ نَضِیْجًا وَنَیِّئًا۔

۴۳۴۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْیَةِ فَطَبَخْنَا هَا فَنَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ الْحُمُرَ فَاَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِیْهَا فَاَکْفَاْنَاهَا۔

۴۳۴۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے غزوۂ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے آواز لگائی کہ رسول کریمؐ نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا)۔

۴۳۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِیُ فَلَمَّا رَاَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ وَ رَجَعُوْا اِلَی

۴۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے روز صبح ہی صبح پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی کھیتی کرنے کے لیے اسلحہ لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لشکر اور تمام دوڑتے ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا فِيْهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیبر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیبر کا قلعہ آخر کار فتح ہو گیا اور خیبر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیئے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاکی ہے۔

گدھے کا گوشت:

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ و لا یحل ذوناب ولا الحشرات والحمر والاهليه بخلاف الوحشية خانها وبنها حلال و قوله بخلاف الوحشية و ان صارت اهلية و وقع على الاكاف ۔ فتاویٰ شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۴۳۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوْا فِيْهَا حُمُرًا مِّنْ حُمُرِ الْاِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَذَّنَ فِى النَّاسِ اَلَا اِنَّ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۴۳۴۸: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۴۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۳۴۹: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۱۹۹۴: بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

۴۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ۔

۴۳۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ اَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ فَيُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِيْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُكُمْ هٰذَاالْحِمَارُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ يُقَسِّمُهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

۴۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاَتٰى بِهٖ اَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَاهَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوْ لَنَا فَاَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

۴۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحا مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک (یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بہز کا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۳۵۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ کھا لیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے (اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو ہدیہ دے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۹۹۵: بَاب اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی اُتِیَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۴۳۵۳: حضرت زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کے پاس ایک (پکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہوگیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نزدیک آجاؤ اور اس کو کھالو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَدَّمَ طَعَامَهٗ وَقَدَّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرَ كَاَنَّهٗ مَوْلًی فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ۔

۴۳۵۴: حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آگیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تمیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تُو نزدیک آجا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگرچہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے: فيه جواز اكل الدجاجة الانسيته و وحشية وهو بالاتفاق الا عن بعض علی سبيل الورع الّا ان بعضهم استثنی الجلالة وهو ما ياكل الا قذرًا' الخ زہر الربیٰ علی سنن نسائی ص:۱۹۹' ج ۲۔

۴۳۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر والے دن ہر ایک پنجے والے درندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور پنجہ سے شکار کرے۔

۱۹۹۶: اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

۴۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلاَّ سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِي بِهَا۔

باب: چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا کہ تُو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلا وجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

۱۹۹۷: بَاب مَيْتَةِ الْبَحْرِ

۴۳۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ۔

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۴۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۴۳۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۴۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامانِ سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان ناکافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریا نے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۴۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثِمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِى الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِنْ وَّدَكٍ وَنَزَلَ فِىْ حَجَّاجِ عَيْنِهٖ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَ كَانَ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِيْنَا الْقَبْضَةَ ثُمَّ صَارَ اِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلے کے لوٹنے کو (اس جگہ لفظ خبط سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ ایسی بھوک لگی کہ آخر کار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر سمندر نے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فربہ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابوعبیدہ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک مٹھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

۴۳۶۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِىُّ ﷺ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْهُ

۴۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہوگئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریا نے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

فَنَهَانَا اَبُوْعُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلُوْا فَاَكَلْنَا مِنْهُ اَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ بَقِىَ مَعَكُمْ شَىْءٌ فَابْعَثُوْا بِهٖ اِلَيْنَا۔

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کے راستہ میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۴۳۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَ زَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا اَنْ جُزْنَاهُ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِىُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبَطَ بِقِسِيِّنَا وَنَسَفُّهٗ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى سُمِّيْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ اَجَزْنَا السَّاحِلَ فَاِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيْبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَاْكُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّوْنَ كُلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيْقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ فِىْ مَوْضِعِ عَيْنِهٖ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَرَحَلَ بِهٖ اَجْسَمَ بَعِيْرٍ مِّنْ اَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَاَجَازَ تَحْتَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِيْرَاتِ قُرَيْشٍ وَ ذَكَرْنَا لَهٗ مِنْ اَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ

۴۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیلا کر دیا (اس لیے کہ جلدی ہی واپسی کی امید تھی) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک مٹھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نہ ملی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخر کار یہاں تک نوبت آ گئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھانک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام جیش خبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک ٹیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ عنبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور راہ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطراری حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تاکہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آ گئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کی؟ ہم نے عرض کیا: قریش کے

رَزَقَكُمُوْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَعَكُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

قافلوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: اَلضِّفْدَعُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۴۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِیْ دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهٖ۔

۴۳۶۲: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا ناجائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا ٹرٹر کرنا دراصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا ناجائز ہوا۔

ہاں! پری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹ : اَلْجَرَادُ

باب: ٹڈی سے متعلق حدیث شریف

۴۳۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَ هُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرَ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳: حضرت ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۴۳۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۴: حضرت ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث

۴۳۶۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۴۳۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک اُمت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَیْتِهِنَّ فَحُرِّقَ عَلٰی مَا فِیْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً وَقَالَ الْاَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ یُسَبِّحْنَ۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلایا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

۴۳۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اسی مضمون کی روایت مذکور ہیں۔

(۴۳)

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۴۳۶۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ۔

۴۳۶۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص عیدالاضحیٰ کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يُقَلِّمْ مِّنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِّنْ شَعْرِهٖ فِي عَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جوشخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے)۔

۴۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ الْاَحْلَافِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَدَخَلَتْ اَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ فَذَكَرْتُهٗ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ اَلَا يَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ۔

۴۳۷۰: حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جوشخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روز آ جائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۳۷۱: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرِهٖ شَيْئًا۔

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کتروائے)۔

۲۰۰۲: بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاُضْحِيَّةَ

باب: جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟

۴۳۷۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ ذَكَرَ آخَرِيْنَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ تُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ وَ تَقُصُّ شَارِبَكَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَتِكَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: مجھ کو ماہ ذی الحجہ دس تاریخ میں بقرعید کرنے کا حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے اس روز کو اس امت کے لئے عید بنایا۔ اس نے عرض کیا: اگر میرے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی قربانی کے مطابق نصاب موجود نہ ہو) لیکن ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (اس لیے کہ ایک ہی جانور موجود ہے کہ جس کی قربانی کرنے سے دشواری ہو گی) لیکن تم اپنے بال اور ناخن کتروالو اور مونچھ کے بال مونڈ لو بس یہی تمہاری قربانی ہے اللہ عزوجل کے نزدیک۔

عیدالضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تا کہ حجاج کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا يوخذ من شعر والخ جمله الجمهور علىٰ التنتيزيهه قيل التنشبيه مالمحرم الخ زہرالربیٰ ص: ۲۱۷ حاشیہ نسائی شریف۔

واضح رہے کہ بکرا، بکری، گائے، بیل، بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے کے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل مبارک تھا۔

۲۰۰۳: بَابُ ذَبْحُ الْاِمَامِ اُضْحِيَّتَهٗ بِالْمُصَلّٰى

باب: امام کا عیدگاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۴۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ

۴۳۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ قَدْ كَانَ اِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

۲۰۰۴: بَابُ ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلّٰى

باب: لوگوں کا عیدگاہ میں قربانی کرنا

۴۳۷۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ اَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَاٰى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقرعید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کر لے۔

نماز عیدالاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نماز عیدالاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں کے لوگ نماز عیدالاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نماز عیدالاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نماز عید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور دیہی علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نماز عید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۰۵: بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْاَضَاحِيِ الْعَوْرَاءِ

باب: جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ کانے جانور کی قربانی

۴۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ عَنْ اَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ مَوْلٰى بَنِيْ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِيْ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ

۴۳۷۶: حضرت ابوضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کہ نام عبید بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِیْ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِیْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجْزِيْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ قُلْتُ اِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِی الْقَرْنِ نَقْصٌ وَاَنْ يَكُوْنَ فِی السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهٗ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۶: بَابُ الْعَرْجَاءِ

۴۳۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَ يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالُوْا اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِیْ مَا كَرِهَ اَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَضَاحِیْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَيَدِیْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِيْنَ فِی الْاَضَاحِیْ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِی الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

باب: لنگڑے جانور سے متعلق

۴۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۷: بَابُ الْعَجْفَاءِ

۴۳۷۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

باب: قربانی کے لیے دبلی گائے وغیرہ

۴۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَكَرَ آخَرَ وَ قَدَّمَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَاَصَابِعِيْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِاَصْبَعِهٖ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

۲۰۰۸: بَابُ الْمُقَابَلَةُ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو اس کا حکم

۴۳۷۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو "مقابلہ" سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابرہ سے منع کیا اور بتراء سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابَرَةُ وَهِيَ مَا قُطِعَ مِنْ مُؤَخَّرِ اُذُنِهَا

باب: مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق

۴۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۸۰: حضرت علی کریم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ' کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء' مقابلہ' مدابرہ' شرقاء اور خرقاء جانور کی قربانی نہ کریں۔

۲۰۱۰:بَابُ الْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ اُذْنُهَا

باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق

۴۳۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

۴۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ مدابرہ شرقاء اور جدعا (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۱۱:بَابُ الشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوْقَةُ الْاُذُنِ

باب: جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اس کا حکم

۴۳۸۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُضَحِّيْ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَاخَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

۴۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء کی۔

۴۳۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

۴۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان اچھی طرح دیکھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصة الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور گزشتہ حدیث میں مذکور جملہ ((وَ اَنْ لَا تُضَحِّيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور ''بتراء'' وہ جانور ہے کہ جس کی دُم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

۲۰۱۲:بَابُ الْعَضْبَاءُ

باب: قربانی میں عضباء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی) سے متعلق

۴۳۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

۴۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيّ ابْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُضَحّىٰ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ اِلاَّ عَضَبَ النِّصْفِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھا یا آدھے سے کم سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے)۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ

باب: قربانی میں تو مسنہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْيَنَ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ يَعْنِى النُّفَيْلِىَّ قَالاَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلاَّ مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔

۴۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مُسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مُسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کرلو۔

۴۳۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِىَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں' حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِىْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِىْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصّہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے حصّہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِىِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ اَضَاحِىَّ فَاَصَابَتِىْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصّہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصّہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

لو۔

۴۳۸۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَذَعٍ مِّنَ الضَّانِ۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۴۳۹۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِى الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِىْ مِمَّا يُوْفِىْ مِنْهُ الثَّنِىُّ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقرعید کے دن آ گئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک مُسنہ خریدنے لگا قربانی کے لیے' ایک آدمی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آ گیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو' یا تین جذعہ دے کر مُسنہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آ سکتا ہے کہ جس کام پر ثنی (مُسنہ) آ سکتا ہے۔

مُسنہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں مُسنہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر کے نصاب میں ایک دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہوگا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے' بیل' بھینس میں دو سال اور بھیڑ' بکرا' بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمریں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل' بھینس' گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ' دنبہ' چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔

والمثنى من الابل خمس سنين و طعن فى السادسة و من البقر سنتان و طعن فى الثالثة و من الغنم سنة و طعن فى الثانية ۔ شرح المؤطا علی حاشیہ نسائی ص: ۲۰۳' ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبحوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے مُسنہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری' بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں ثنی اور مُسنہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ

۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو بقرعید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک مُسنہ

سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قَبْلَ الْاَضْحٰی بِیَوْمَیْنِ نُعْطِی الْجَذَعَتَیْنِ بِالثَّنِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِیُٔ مَا تُجْزِیُٔ مِنْهُ الثَّنِیَّةُ۔

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر ثنی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔

۲۰۱۴: بَابُ الْکَبْشِ

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۴۳۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ قَالَ اَنَسٌ وَاَنَا اُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ۔

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی بھیڑوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

املح سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ املح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّی النَّبِیُّ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَ کَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو املح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ اَضْحٰی وَانْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۶: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ

۴۳۹۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَاَنَّهٗ يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُذَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دومینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَمْشِىْ فِى سَوَادٍ وَ يَاْكُلُ فِىْ سَوَادٍ يَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ۔

۴۳۹۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینگ والا تھا اور موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کالے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِى الضَّحَايَا

باب: اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی ہے؟

۴۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِيْه عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِىْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْبَرُ عِلْمِىْ اَنِّىْ سَمِعْتُهٗ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ وَحَدَّثَنِىْ بِهٖ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِى ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِى الْبَعِيْرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران عیدالاضحی کا دن آ گیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

۲۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِی الضَّحَايَا

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی ہے؟

۴۴۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ نَشْتَرِكُ فِيْهَا۔

۴۴۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

۲۰۱۷ : بَابُ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۴۴۰۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَاَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ فَذَكَرَ اَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَذْكُرِ الْاٰخَرُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَضْحٰى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۴۴۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبلہ کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جلدی سے قربانی کر لی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۴۴۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَ نَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ

۴۴۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحی) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نمازِ عید الاضحیٰ سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث :۴۳۷۴ میں گذر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر و ثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ گذشتہ احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل واحکام ''تاریخ قربانی'' مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب ''قربانی'' میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۴۰۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهِ كَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَا أَدْرِيْ أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۴۴۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر ذبح کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۴۰۴: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

يَحْيىٰ عَنْ يَحْيىٰ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِيَارٍ اَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ ﷺ اَنْ يُّعِيْدَ قَالَ عِنْدِىْ عَنَاقُ جَذَعَةٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعَةً فَاَمَرَهُ اَنْ يَّذْبَحَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے جو میرے خیال میں دو مسنوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبیداللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذعہ کے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو ذبح کرو۔

۴۴۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَضْحٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَا هُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِىُّ ﷺ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۵: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقرعید کی۔ لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقرعید سے قبل۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے نام پر۔

۲۰۱۸: بَابُ اِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۴۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهُ اَصَابَ اَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيْدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهِ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اصْطَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً اُذَكِّيْهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَاٰكُلُ قَالَ كُلْ۔

۴۴۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ نے دو خرگوش پکڑے اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز (یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھالو۔

۴۴۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِىْ شَاةٍ

۴۴۰۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار) پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت دیدی۔

فَذَبَحُوْهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ اَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ اِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُوْدِ

۴۴۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّیَّ بْنِ قُطْرِیٍّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَاٰخُذُ الصَّيْدَ فَلَا اَجِدُمَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاَذْبَحُهٗ بِالْمَرْوَةِ وَبِالْعَصَا قَالَ اَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعٰى فِیْ قِبَلِ اُحُدٍ فَعُرِضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتِدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِّنْ خَشَبٍ اَوْ حَدِيْدٍ قَالَ لَابَلْ خَشَبٌ فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۴۴۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون بہادو کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۴۴۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہوگیا (یعنی وہ علیل ہوگئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھونٹی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھونٹی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْیُ عَنِ الذِّبْحِ بِالظُّفْرِ

۴۴۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ اِلَّا بِسِنٍّ اَوْ ظُفْرٍ۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

۲۰۲۱: بَابُ فِی الذَّبْحِ بِالسِّنِّ

۴۴۱۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام

مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفْرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے حبشیوں کی۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ حبشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت سے اجتناب ضروری ہے۔ (جامی)

۲۰۲۲: بَابُ الْاَمْرُ بِاِحْدَادِ الشُّفْرَةِ

باب: چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق

۴۴۱۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

۴۴۱۲: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سب پر احسان فرض قرار دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ ذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۴۱۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ عَسْقَلَانُ بَلَخ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۴۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۴: بَابُ ذَكَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَيَّبَ فِيْهَا السَّبُعُ

۴۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَكْلِهَا۔

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح کرنا

۴۴۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اس کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرُ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبِئْرِ الَّتِيْ لَا يُوْصَلُ اِلٰى حَلْقِهَا

۴۴۱۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَكَ۔

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۴۱۵: حضرت ابوعشراء سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرُ الْمُنْفَلَتَةِ الَّتِيْ لَا يُقْدَرُ عَلٰى اَخْذِهَا

۴۴۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ قَالَ فَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهْبًا فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ النَّعَمِ اَوْ قَالَ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ

۴۴۱۶: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے خون بہہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال غنیمت ملا) اس میں ایک اونٹ بگڑ گیا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو۔)

۴۴۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَةَ اِبِلٍ اَوْ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۴۴۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۴۴۱۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ اِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

۴۴۱۸: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے پر احسان لازم فرمایا ہے (مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں پر رحم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم بالکل اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری' چاقو جب ذبح کرو تو اس کو تیز کرلو اور تم جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا

۴۴۱۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ

۴۴۱۹: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کرلو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم وکرنا چاہیے) تو جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کرلو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۴۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ لِيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۱: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلمفر ماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (یعنی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری چاقو تیز کرلو اور جانور کو تم آرام پہنچاؤ۔

۲۰۲۸: بَابُ وَضْعُ الرِّجْلِ عَلٰى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۴۴۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ يُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۴۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت تکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَ كَانَ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۴۴۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینگ دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

۲۰۳۰: بَابُ التَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

۴۴۲۴: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پہلو پر رکھے ہوئے۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهٖ

۴۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَ يَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ۔

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینگ دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهٖ

۴۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کرسکتا ہے

۴۴۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضَ بُدْنِهٖ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهٗ۔

۲۰۳۳: بَابُ نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے تو اس کو نحر کرے تو درست ہے

۴۴۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَكَلْنَا لَحْمَهٗ خَالَفَهٗ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

۴۴۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبد بن سلمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا وَ نَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۴۲۸: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے دورِ نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۳۴: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی دوسرے کے واسطے

۴۴۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ يَعْنِيْ مَنْصُوْرًا عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

۴۴۲۹: حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پوشیدہ باتیں بتلاتے تھے جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں بتلاتے تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ کو کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عزوجل کے علاوہ کے لئے اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی کو مٹائے۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گناہ گار شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: تعاونو علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا سڑک پر لگے ہوئے نشان مٹائے۔

۲۰۳۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ لُّحُوْمِ الْاَضَاحِيّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ اِمْسَاكِهٖ

باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ چھوڑنا ممنوع ہے

۴۴۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

۴۴۳۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ يُّمْسِكَ اَحَدٌ مِّنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۴۴۳۱: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

۴۴۳۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۲۰۳۶: بَابُ الْاِذْنُ فِیْ ذٰلِكَ

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو کھانا

۴۴۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ کُلُوْا وَ تَزَوَّدُوْا وَا دَّخِرُوْا۔

۴۴۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ (اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۴۳۴: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَاسَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَیْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰکِلِهٖ حَتّٰی اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰی اَخِیْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضًا لِمَا کَانُوْا نُهُوْا عَنْهُ مِنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ۔

۴۴۳۴: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن نعمان تھا اور وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ زَیْنَبُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَکَانَ اَخَا اَبِیْ سَعِیْدٍ لِاُمِّهٖ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَقَدَّمُوْا اِلَیْهِ فَقَالَ اَلَیْسَ قَدْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِیْهِ اَمْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْکُلَهٗ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَاْکُلَهٗ وَنَدَّخِرَهٗ۔

۴۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

قربانی کا گوشت:

بلاضرورت شرعی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ بنانا مکروہ ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عبارت ملاحظہ ہو: قولہ نهاكم قال جماهير و العلماء يباح الاكل والامساك و بعد الثلاث والنهى منسوخ ص:۲۰۷' ج ۲ زہر الربی علی النسائی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روى الامام ابوحنيفه عن علقمتا عن عبدالله بن بريده رضى الله عنه عن ابيهه ان النبى صل۲وسلم قال كنت نهتيكم عن لحوم الاضاحى ان امسكوها فوق ثلاثة ايام ليوسع موسعكم على فقير فكلوا و تزودو

(ص:۲۰۸' زہر الربی علی النسائی)

۴۴۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلِتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَمْسِكُوْا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِى الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِىْ اَىِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَاَمْسِكُوْا۔

۴۴۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا' زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو' تیسرے نبیذ بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۴۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

۴۴۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مشکیزہ کے اور زیارتِ قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ وَّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ مَا بَدَا لَكُمْ وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَمَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۲۰۳۷: بَابُ الْاِدِّخَارِ مِنَ الْاَضَاحِيْ

۴۴۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ اَضَاحِيْهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِيْ نَهَيْتَ مِنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

۴۴۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ اَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَاَحَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اٰلَ مُحَمَّدٍ ﷺ يَاْكُلُوْنَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ مَاْدُوْمٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۴۰: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دل چاہے قبور کی زیارت کا تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں پیو لیکن تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا

۴۴۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عیدالاضحی کے دن غرباء ومحتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آ گئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرما دیا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو مجمع کہ آ کر جمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

۴۴۳۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عابس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی تکلیف کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو ہنسی آ گئی اور انہوں نے کہا محمد ﷺ کی آل نے تین روز مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۴۴۴۰: حضرت عابس ؓ نے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ

الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَاُ الْكُرَاعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَاْكُلُهٗ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پائے اٹھا کر رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا کرتے تھے)۔

۴۴۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِمْسَاكِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا۔

۴۴۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور کھلاؤ (جس وقت تک دل چاہے)۔

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُوْدِ

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۴۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّیَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ قُلْتُ لَا اُعْطِیْ اَحَدًا مِّنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ۔

۴۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر والے دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ سے۔

۲۰۳۹: بَابُ ذَبِيْحَةُ مَنْ لَّمْ يُعْرَفْ

باب: وہ جانور جس جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا يَاْتُوْنَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِیْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوْا۔

۴۴۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم کھاتے وقت خدا کا نام لے لو اور کھالو۔

۲۰۴۰: بَابُ تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

باب: آیت وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی تفسیر وتشریح

۴۴۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آیت کریمہ: وَلَا تَاْكُلُوْا

يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ هرُوْنُ بْنُ اَبِىْ وَكِيْعٍ وَهُوَ هرُوْنُ بْنُ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الابواب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((اِلَّا فِىْ سِقَاءٍ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ بناتے تھے ان میں اب نبیذ بنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلَّ مُسْكِرٍ)) کا مطلب ہے کہ شراب اور اس جیسی تمام ہی نشہ لانے والی اشیاء سے بچو جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے افیون' چرس' گانجا' بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابق :۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھر والوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل وعیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس وجہ سے وہ حرام ہوا۔

ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

باب: مجثمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا

۴۴۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

۴۴۴۵: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجثمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو کہ گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر جائے)۔

۴۴۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِى ابْنَ اَيُّوْبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فِىْ دَارِ الْاَمِيْرِ فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۴۴۶: حضرت ہشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرِ الْمَكِّىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُنَاسٍ وَّهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۴۴۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

مثلہ کیا ہے؟

شریعت میں مثلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹنا یا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کو زخمی کرنا بہرحال مثلہ کرنے کی سخت ممانعت فرما دی گئی۔

۴۴۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جان دار کو نشانہ بنائے (یعنی تیر یا گولی وغیرہ سے)۔

۴۴۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِى الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ۔

۴۴۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرے۔

۴۴۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جان دار کو نشانہ (یعنی اس کو باندھ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۴۴۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا بِغَيْرِ حَقِّهَا

باب: جو کوئی بلا وجہ کسی چڑیا کو ہلاک کرے؟

۴۴۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا اَنْ تَذْبَحَهَا فَتَاْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعْ رَاْسَهَا فَيُرْمٰى بِهَا۔

۴۴۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

۴۴۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلَفٍ يَعْنِي ابْنَ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ لِمَنْفَعَةٍ۔

۴۴۵۳: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرنے سے مقصد کھانا ہو تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مار دینا مکروہ اور گناہ ہے۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْیُ عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق

۴۴۵۴: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُهَيْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَرَّةً عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَعَنْ اَكْلِ لَحْمِهَا۔

۴۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن منع فرمایا بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پسینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْیُ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت

۴۴۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ۔

۴۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: مجثمہ سے اور جلالہ (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاکی کھاتا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاکی ہو چاہے وہ جانور گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا' مفتی بہ قول ہی ہے اور لفظ مجثمہ تشریح سابق میں گذر چکی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

آخر کتاب الضحایا

۴۴

کتاب البیوع

خرید وفروخت کے مسائل واحکام کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۰۴۵: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسَبِ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۴۴۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهٖ۔

۴۴۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا بہرحال مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام کا تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۴۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ۔

۴۴۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدن سے کھاؤ۔

۴۴۵۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

۴۴۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ وَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۴۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

۴۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۲۰۴۶: باب اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۴۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَهٗ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُّشْتَبِهَاتٍ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُّشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ اِنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّرْتِعَ فِيْهِ وَاِنَّ مَنْ يُّخَالِطِ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَّجْسُرَ۔

۴۴۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا' چوری' شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم لوگوں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش بنائی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء ہیں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے گرد یعنی اللہ تعالیٰ کی روش سے دور نہ رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیک ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشکوک کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۴۴۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

۴۴۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ اَيْنَ اَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ۔

اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاكُلُوْنَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ غُبَارِهٖ۔

۴۴۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

۲۰۴۷: بَاب التِّجَارَةِ

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۴۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَانَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلَ لَا حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ تَاجِرَبَنِيْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ۔

۴۴۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرے گا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فلاں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لکھنے کو لیکن کوئی نہیں مل پائے گا۔

۲۰۴۸: بَاب مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِيْ مُبَايَعَتِهِمْ

باب: تاجروں کو خرید وفروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا چاہیے؟

۴۴۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَ كَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۴۴۶۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نفع کے بدل نقصان ہوگا۔

۲۰۴۹: بَابُ الْمُنَفِّقِ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۴۴۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرْشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

۴۴۶۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جتلانے والا (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ' گناہ کبیرہ ہیں)۔

۴۴۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْ شَيْئًا اِلَّا مَنَّهُ وَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْكَذِبِ۔

۴۴۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ' کبیرہ گناہ ہیں)۔

۴۴۶۷: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

۴۴۶۷: حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۴۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ۔

۴۴۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)

۲۰۵۰: بَابُ الْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيْعَةِ فِي الْبَيْعِ

باب: دھوکہ دور کرنے کے لئے قسم کھانے سے متعلق

۴۴۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنْهُ وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لِدُنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفّٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ۔

۴۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیا داری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۴۴۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالتِ قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خاص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد ورفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہرحال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱:بَاب الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ

باب: جوشخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس کو صدقہ دینا

۴۴۷۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَ نَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَ يُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا بِهٖ اَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۴۴۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو دلال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجار تجویز کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کردو۔

۲۰۵۲:بَاب وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

باب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۴۴۷۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۴۴۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

۲۰۵۳:بَاب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ فِيْ لَفْظِ حَدِيْثِهٖ

باب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف

۴۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ

۴۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط لازم کر لی گئی ہے یعنی سامان کی واپسی

مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

کا اقرار کر لیا گیا ہو تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۴۴۷۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ خِيَارًا۔

۴۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بِالْوَضَّاحُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (فسخ کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۴۴۷۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْبَيِّعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔

۴۴۷۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ

۴۴۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۴۴۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ كَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی)۔

۴۴۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۴۴۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس وقت کوئی چیز اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تاکہ وہ فسخ نہ کر سکے)

۴۴۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

۲۰۵۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف

۴۴۸۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا

۴۴۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

ہے لیکن فسخ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔)

۴۴۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ بَیِّعَیْنِ فَلَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَابَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ عَنْ بَھْزِبْنِ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ بَیِّعَیْنِ فَلَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنَ بَیْعُھُمَا عَنْ خِیَارٍ۔

۴۴۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار رہے۔

۴۴۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ حَتّٰی

۴۴۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

يَتَفَرَّقَا اَوْ يَاْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوِيَ وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کر لیں۔

۴۴۸۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَاْخُذُ اَحَدُهُمَا مَارَضِيَ مِنْ صَاحِبِهٖ اَوْ هَوِيَ۔

۴۴۸۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

۲۰۵۵: بَابُ وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِاَبْدَانِهِمَا

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک اِن کو اختیار ہے

۴۴۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ۔

۴۴۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جائز نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ فسخ نہ کریں۔

۲۰۵۶: بَابُ الْخَدِيْعَةُ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا

۴۴۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ۔

۴۴۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۴۴۹۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ

۴۴۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

عَنِ الْبُیُوْعِ قَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ۔

دھوکہ نہیں ہے۔

۲۰۵۷: بَاب الْمُحَفَّلَۃِ

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق

۴۴۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَثِیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاۃَ اَوِ اللِّقْحَۃَ فَلَا یُحَفِّلْهَا۔

۴۴۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۰۵۸: بَاب النَّهْیُ عَنِ الْمُصَرَّاۃِ وَهُوَ اَنْ یَّرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَۃِ اَوِالشَّاۃِ وَ تُتْرَكَ مِنَ الْحَلْبِ یَوْمَیْنِ وَالثَّلَاثَۃِ حَتّٰی یَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَیَزِیْدَ مُشْتَرِیْهَا فِیْ قِیْمَتِهَا لِمَا یَرٰی مِنْ كَثْرَۃِ لَبَنِهَا

باب: مصراۃ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ روز قبل اُس کا دودھ نہ نکالنا تا کہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اُس کی زیادہ بولی (قیمت) لگے

۴۴۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعُ تَمْرٍ۔

۴۴۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ ملو اور نہ بند کرو دودھ اونٹ اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانَ لِلْبَیْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو یعنی باہر گاؤں

وغیرہ سے جو شخص غلّہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے کو بستی کے نرخ کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلّہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۴۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِيَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَاِنْ كَرِهَهَا فَلْيَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۴۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دودھ ٹھہرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّمْسِكَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۴۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیہوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیہوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۵۹: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب: فائدہ اُسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۴۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ وَكِيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۴۴۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ ضمان کے ساتھ ہے۔

ایک قانونِ شریعت اور فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا' خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اُجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سودمند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج:۴ پہ متعلقہ حصے کا۔ (جامی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِيِّ

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے

۴۴۹۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ يَّبِيْعَ مُهَاجِرٌ لِلْاَعْرَابِیِّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِيْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا۔

۴۴۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تلقی سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریہ اور بخشش سے اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لا کر فروخت کرنے جو شخص آ رہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص بستی اور شہر کے نرخ کم بتلا کر اس سے سامان غلّہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِ قَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ۔

۴۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ ابْنُ نُوْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

۴۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۴۵۰۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی باہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عزوجل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۴۵۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۴۵۰۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّجَشِ وَالتَّلَقِّيْ وَاَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی غرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیہوں چاول وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے۔ جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جامی)

''نجش'' کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیع کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

۲۰۶۲ : بَاب التَّلَقِّيْ

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق

۴۵۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ۔

۴۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تلقی سے یعنی آگے جا کر قافلہ کی ملاقات سے (اس کی تفسیر گذر چکی)

۴۵۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوْقَ فَاَقَرَّبِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ نَعَمْ۔

۴۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آجائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۴۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارٌ۔

۴۵۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ے روایت ہے کہ رسول کریم نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے' تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۴۵۰۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جُرَيْجٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوْسِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

۴۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آبادی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فسخ کرلے اور اپنا مال واپس لے لے۔

۲۰۶۳: بَاب سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۴۵۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ نجش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يُسَاوِمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا وَلْتَنْكِحَ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (نکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تا کہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آنا تھا اور نکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپسی بھائی چارگی کے جذبہ کے پیش نظر چند زرّیں و رہنما اصولِ تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے بستی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ بستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہو گا اس لیے بستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل شکنی ہو گی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری سے بچانے کے لیے یہ حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کا رشتہ نکاح جا رہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کا رشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرما دیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

۲۰۶۴: بَاب بَيْعُ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے متعلق

۴۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔

۴۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۴۵۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَبْتَاعَ اَوْ يَذَرَ۔

۴۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۲۰۶۵: بَاب النَّجْشُ

باب: نجش کی ممانعت

۴۵۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۴۵۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ النَّجْشِ۔

نے نجش سے منع فرمایا۔

۴۵۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَزِیْدُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰی لِتَکْفِیَ مَا فِیْ اِنَائِهَا۔

۴۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَزِیْدُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَکْفِیءَ بِهٖ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا۔

۴۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۲۰۶۶: بَابُ الْبَیْعُ فِیْمَنْ یَزِیْدُ

باب: نیلام سے متعلق

۴۵۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَ عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَخْضَرُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الْحَنَفِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِیْمَنْ یَزِیْدُ۔

۴۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کمبل نیلام فرمایا۔

۲۰۶۷: بَابُ بَیْعُ الْمُلَامَسَةِ

باب: بیع ملامسہ سے متعلق احادیث

۴۵۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی ابْنَ حِبَّانَ وَاَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۴۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

خلاصۃ الابواب ☆

نجش اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں نجش سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آ کر اسے بہکانا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلوانا اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اٹل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جامی)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث: ۴۵۱۵ میں جو بیع من مزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا چھولیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے چھولیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: ''قوله فنهى عنها كلها فى الصحيحين من حديث ابى هريره نهى رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة زاد مسلم اما الملامسة فان للمس كل منهما توب صاحبه بغير تامل لليزم الامس البيع من غير خياربى عند الروية''...... (ردالمحتار الشامی ص:۱۰۹ ج ۲ نعمانیہ دیوبند اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار، فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا اچھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب وقبول کرتے اور نہ کسی فریق کو خیار رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: ''والمنابزة ان ينبذ كل و احد منهما توبه الى الاخره ولان ينظر كل واحد منهما الى ثوب صاحبه على جعل النبذ بيعا و هذه بيوعا يتعارفونها فى الجاهلية'' الخ (ردالمحتار ص:۱۰۹، ج ۲ نعمانیہ دیوبند)

۲۰۶۷:تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۴۵۱۷:اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِیَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ اِلَی الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهٗ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ۔

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۴۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) ملامسہ سے وہ کپڑے کا چھونا ہے اور اس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابزہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو اُلٹا کرے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

۲۰۶۹:بَاب بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ

۴۵۱۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ۔

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۴۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

۴۵۱۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۴۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی بیع سے منع فرمایا ملامسہ اور منابذہ سے۔

۲۰۷۰:بَابُ تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۴۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی بْنِ بَهْلُوْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَتَبَايَعَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۴۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملامسہ سے اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبُذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَنْبُذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ۔

جانب پھینکے اور اس پر بیع ہو۔

۴۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَامِرَ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهُ۔

۴۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو اُلٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِى الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرَهُ وَلَا يُقَلِّبَهُ اِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے دوقسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دوقسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیع ملامسہ اور بیع منابذہ میں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع صحیح ہوگئی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا اُلٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیع لازم ہوگئی اور دوقسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے باندھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِىْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِىَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دوقسم کی بیع سے منع فرمایا۔ ایک تو بیع ملامسہ سے اور دوسری بیع منابذہ سے اور یہ دونوں بیع دورِ جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ

۴۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیع منابذہ سے دوسرے بیع

حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُلَامَسَةَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَبِيْعُكَ ثَوْبِیْ بِثَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ يَلْمِسُهٗ لَمْسًا وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اَنْبُذُ مَا مَعِیَ وَ تَنْبُذُ مَا مَعَكَ لِيَشْتَرِیَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَلَا يَدْرِیْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا كَمْ مَعَ الْاٰخَرِ وَنَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

ملامسہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے شخص کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

۲۰۷۱:بَاب بَيْعُ الْحَصَاةِ

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۴۵۲۵:اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

۴۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

۲۰۷۲:بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهٗ

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے پہلے

۴۵۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ نَهٰى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

۴۵۲۶:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بائع کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۷:اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

۴۵۲۷:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے بہتر ہونے کی حالت کا علم نہ ہو (یعنی جس وقت تک پھل کے پک جانے کا علم ہو اس وقت ان کی فروخت کی جائے)۔

۴۵۲۸: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۴۵۲۸:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مِثْلِهٖ سَوَاءً۔

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدلہ پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوٗسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

۴۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

۴۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ یُّبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰى یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ اَنْ لَا یُبَاعَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاهِمِ وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

۴۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) منابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۴۵۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى یُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَایَا۔

۴۵۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

خلاصة الباب ☆ درختوں پر کچے پھلوں اور بیع کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر رہے ویسے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیڑا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہٰذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

مخابرہ' مزابنہ' محاقلہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اُجرت، یا کرایہ وغیرہ پر دی جائے یعنی ایک شخص کسی

کو زمین دے تا کہ وہ زمین کے اندر ہل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اُجرت مجہول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیع مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سومن آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سومن آم ان مجہول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کمی بیشی لازما ہوگی اور محاقلہ یہ ہے کہ گیہوں کی مقدار کا اندازہ کیا کہ گیہوں کی بالیوں میں سے کتنے من غلّہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیہوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عریہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جامی)

۴۵۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یُطْعَمَ۔

۴۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

۲۰۷۳: بَاب شِرَاءُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰی اَنْ یَّقْطَعَهَا وَلَا یَتْرُکُهَا اِلٰی اَوَانِ اِدْرَاکِهَا

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں گے

۴۵۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُزْهِیَ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ۔

۴۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کے رنگ پُرکشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پُرکشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

۲۰۷۴: بَابُ وَضْعُ الْجَوَائِحِ

۴۵۳۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۴۵۳۵: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ اَخِيْهِ وَ ذَكَرَ شَيْئًا عَلٰى مَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔

۴۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْاَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

۴۵۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اُس کی تلافی

۴۵۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

۴۵۳۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخر کار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

۴۵۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

۴۵۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی' اُن پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب لے لو جو کچھ تم کو مل گیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے اس پر قناعت کرو دراصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آجائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

۲۰۷۵: بَابُ بَيْعُ الثَّمَرِ سِنِيْنَ

۴۵۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قُتَيْبَةُ عَتِيْكٌ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيْقٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

۴۵۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

النَّبِيِّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِيْنَ۔

۲۰۷۶: بَاب بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا

۴۵۳۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۵۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

۴۵۴۰: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

۴۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریدار کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

۲۰۷۷: بَاب بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ

باب: تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق

۴۵۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَ بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

۴۵۴۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ کی ممانعت فرمائی اور (بیع) مزابنہ' درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنا' ناپ کر۔

۴۵۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۴۵۴۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) محاقلہ اور بیع مزابنہ کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۴۵۴۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِى الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

۴۵۴۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گذر چکی)۔

۲۰۷۸: بَاب بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا تُبَاعُ بِخَرْصِهَا۔

۴۵۴۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۴۵۴۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۲۰۷۹: بَاب بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۴۵۴۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِىْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۴۵۴۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۴۵۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ رَخَّصَ فِى الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْ سُقٍ۔

۴۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۴۵۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۵۴۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ رَخَّصَ فِى الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تا کہ اس کو لوگ فروخت کر کے تر کھجور کھا سکیں۔

۴۵۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ۔

۴۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) مزابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۴۵۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

۴۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیع میں' پھلوں کا اندازہ کر کے۔

۲۰۸۰: بَاب اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

باب: تر کھجور کے عوض خشک کھجور

۴۵۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۴۵۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرما دیا۔

۲۰۸۱: بَاب بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

فروخت کرنا

۴۵۵۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

۴۵۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ناپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں اندیشہ ہے کمی زیادتی کا) تر کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ۔

تر کھجور کی فروخت' خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ تر کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب تر کھجور رکھ دی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت ناجائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۸۲: بَاب بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا

۴۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ۔

۴۵۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلّہ کا ایک ڈھیر غلّہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلّہ کے عوض۔

۲۰۸۳: بَاب بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

باب: غلّہ کے عوض غلّہ فروخت کرنا

۴۵۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ وَاِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

۴۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی۔ مزابنہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اُتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہو تو اس کو غلّہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۴۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت سے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ اِلاَّ بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ۔

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اشرفی کے عوض (بیع درست ہے)۔

۲۰۸۴:باب بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ

باب: بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں

۴۵۵۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهٰی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

۴۵۵۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ممانعت فرمائی کھجور کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پر کشش رنگین نہ ہو جائیں اور (گیہوں کے) بالی فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی فروخت کرنے والے کوفروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۴۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْحَانِیَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰی نَزِيْدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ۔

۴۵۵۹: حضرت ابوصالح نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صیحانی اور عذق کے عوض جس وقت تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ فروخت کرو پھر اس کے عوض صیحانی اور عذق (کھجور کی اقسام) خرید لے۔

۲۰۸۵:باب بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلاً

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۴۵۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰی خَيْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ

۴۵۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں جس کو جنیب کہتے ہیں لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بلکہ تمام کھجور کو پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنیب خرید لیں۔

مِنْ هٰذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

۴۵۶۱: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا قَالُوا ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ۔

۴۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ''ریان'' (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں ''بعل'' کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضروری ہو تو وہ خرید لے۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَبِيْعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۴۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملواں کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خریدا کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۴۵۶۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۴۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ''ملواں کھجور'' دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم بعوض ایک درہم کے۔

۴۵۶۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِالْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۴۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''برنی'' کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ اَتٰى بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِشْتَرَيْتُهٗ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دوصاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بچ تُو' یہ تو بالکل سود ہے' نزدیک نہ جا (ہرگز) اُس کے قریب بھی نہ پھٹک۔

۴۵۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۴۵۶۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے' چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض سود ہے لیکن نقد اور گیہوں' گیہوں کے بدلہ ہے لیکن نقد درنقد اور جَو' جَو کے عوض سود ہے لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

۲۰۸۶: بَاب بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۴۵۶۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ۔

۴۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض اور نمک' نمک کے عوض' بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جنس بدل جائے (یعنی گیہوں' یا چاول کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)

۲۰۸۷: بَاب بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

باب: گیہوں کے عوض' گیہوں فروخت کرنا

۴۵۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَتِيْكٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا

۴۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو' چاندی کے عوض اور گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جَو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۴۵۶۸: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدٍ وَ قَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض' چاندی کو چاندی کے عوض' کھجور کو کھجور کے عوض' گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جَو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے)۔

۲۰۸۸: باب بَيْعُ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

باب: جَو کے عوض' جَو فروخت کرنا

۴۵۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ

۴۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَحِبْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنْ زَعِمَ مُعَاوِيَةُ خَالَفَهُ قَتَادَةُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

ممانعت فرمائی اور چاندی کو' چاندی کے عوض اور گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے)۔

۴۵۷۰: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَخَافَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِىْ مَاهِىَ اَلَا اِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَ عَيْنُهَا وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيْئَةُ اَلَا اِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ مُدْيًا بِمُدْىٍ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيْئَةً اَلَا وَاِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا بِمُدْىٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ

۴۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ (بدری) سے روایت ہے کہ اور رسول کریمؐ کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی کہ جن سے میں واقف ہوتا یاد رکھو کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض برابر برابر تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقداً' نقد لازم ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرو اور جَو کو جَو کے عوض برابر' برابر' ناپ کر اور اگر جو کو' گیہوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھار کا معاملہ کرنا درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلع ہو جاؤ جو کھجور کو' کھجور کے

اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

عوض میں فروخت کرو برابر ناپ کر' یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر ناپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۴۵۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهٗ وَعَيْنُهٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهٗ وَعَيْنُهٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِزْ دَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوْبُ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ۔

۴۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا' سونے کے عوض فروخت کرو اور سکّہ برابر برابر چاندی' چاندی کے عوض دو' چاندی سکّہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جو' جو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی' زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۴۵۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّبِهِمْ فِى السُّوْقِ فَقَامَ اِلَيْهِ قَوْمٌ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا اَتَيْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَيْسَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَهٗ غَيْرُهٗ قَالَ فَاِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ اَوْ قَالَ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَالْاٰخِذُ وَالْمُعْطِىْ فِيْهِ سَوَاءٌ۔

۴۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالمتوکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گذرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جو' جو کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض برابر' برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا' گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع صرف' شریعت کی اصطلاح میں چاندی' سونا یعنی نقدین کی بیع کو' چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ)) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان' حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۴۵۷۳: اَخْبَرَنِیْ ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَاَنْبَاَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الذَّھَبُ الْکِفَّۃُ بِالْکِفَّۃِ وَلَمْ یَذْکُرْ یَعْقُوْبَ الْکِفَّۃُ بِالْکِفَّۃِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اِنَّ ھٰذَا لَا یَقُوْلُ شَیْئًا قَالَ عُبَادَۃُ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَا اَکُوْنَ بِاَرْضٍ یَکُوْنُ بِھَا مُعَاوِیَۃُ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ذٰلِکَ۔

۴۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا' ایک پلڑا' دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قول کچھ نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔

۲۰۸۹: بَابُ بَیْعُ الدِّیْنَارِ بِالدِّیْنَارِ

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ تَمِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَھُمَا۔

۴۵۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ' روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا' کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

۲۰۹۰: بَابُ بَیْعُ الدِّرْھَمِ بِالدِّرْھَمِ

باب: روپیہ' روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ قَیْسٍ الْمَکِّیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَھُمَا ھٰذَا عَھْدُ نَبِیِّنَا ﷺ اِلَیْنَا۔

۴۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کمی' زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۴۵۷۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ

۴۵۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر پس جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

۲۰۹۱:بَاب بَیْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۴۵۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ‌الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا شَیْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

۴۵۷۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض' لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہو نقد کے عوض فروخت نہ کرو۔

۴۵۷۸: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاِسْمٰعِیْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ‌الْخُدْرِیِّ قَالَ بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّهْیَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تَبِیْعُوْا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ۔

۴۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگرچہ کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۴۵۷۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بَاعَ سِقَایَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ۔

۴۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

۲۰۹۲:بَاب بَیْعُ الْقِلَادَةِ فِیْهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع

۴۵۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً فِیْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَكْثَرَ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ

۴۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے موجود تھے اور یہ بار بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سونا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشادفرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

دِيْنَارًا اَفَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منظور ہو)۔

۴۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا۔

۴۵۸۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوۂ خیبر کے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور نگ تھے۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کرلو (یعنی اس کا سونا تم الگ کرلو اور اس کے نگینے الگ کرلو پھر اس کو فروخت کرو)۔

۲۰۹۳: بَاب بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۵۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِيْ وَرِقًا بِنَسِيْئَةٍ فَجَاءَ نِيْ فَاَخْبَرَنِيْ فَقُلْتُ هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ بِعْتُهُ فِي السُّوْقِ وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ اَحَدٌ فَاَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَ مَا كَانَ نَسِيْئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِي ائْتِ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۵۸۲: حضرت ابومنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آ کر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۴۵۸۳: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ وَ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ

۴۵۸۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دورِ نبوی میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَاِنْ كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ۔

ہے۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہوتو جائز نہیں ہے۔

۴۵۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهُ خَيْرٌ مِّنِّىْ وَاَعْلَمُ فَسَاَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَاِنَّهُ خَيْرٌ مِّنِّىْ وَاَعْلَمُ فَقَالَا جَمِيْعًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۴۵۸۴: حضرت ابوالمنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں (یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع فرمایا)۔

۲۰۹۴: باب بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

باب: چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۵: وَفِيْمَا قُرِئَ عَلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۸۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح چاہے۔

۴۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَبِيْعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَايَعُوا

۴۵۸۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے جس طریقہ سے

الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

دل چاہے۔

۴۵۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۵۸۷: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود نہیں ہے لیکن اُدھار میں۔

۴۵۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ يَقُوْلُ اَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سود نہیں ہے لیکن ادھار میں (اگر چہ اس کو برابر فروخت کرے)۔

۴۵۸۹: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَ آخُذُ الدَّرَاهِمَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكَ اِنِّيْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَ آخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۴۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بقیع میں تو میں اشرفیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں منافعہ میں تو اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

۲۰۹۵: بَابُ اَخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینے سے متعلق

۴۵۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ۔

۴۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: ''جس وقت تم فروخت کروتو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حساب صاف کر کے علیحدہ ہو۔

۴۵۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مُوْسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ الدَّنَانِيْرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيْرِ۔

۴۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مکروہ خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۴۵۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا يَعْنِيْ فِيْ قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّنَانِيْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

۴۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۴۵۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَبْضِ الدَّنَانِيْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا اِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۳: حضرت ابراہیم بُرا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۴۵۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا وَاِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں خیال کرتے تھے۔

۴۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ۔

۴۵۹۵: مضمون سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۹۶: بَابُ اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۴۵۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّي اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۴۵۹۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ٹھہر جائیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہوا ایک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

۲۰۹۷: بَاب الزِّيَادَةُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۴۵۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْمَدِيْنَةَ دَعَا بِمِيْزَانٍ فَوَزَنَ لِيْ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۴۵۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۲۰۹۸: بَاب الرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولتے وقت جھکتا دینا

۴۵۹۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى وَ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَاشْتَرٰى مِنَّا سَرَاوِيْلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

۴۵۹۹: حضرت سوید بن قیسؓ سے روایت ہے اور ہجر (نامی جگہ) سے مخرفہ عیدی کپڑا لے کر آئے تو رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہوا وزن کرلو (یعنی جب تول کردو تو زیادہ دو)۔

۴۶۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۴۶۰۰: حضرت صفوان ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَاَرْجَحَ لِیْ۔

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پائجامہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا تول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

۴۶۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُلَائِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نَعِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِكْيَالُ عَلٰى مِكْيَالِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْوَزْنُ عَلٰى وَزْنِ اَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحَاقَ۔

۴۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہل مکہ کا۔

۲۰۹۹: باب بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِیَ

باب: غلّہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا نہ ناپ نہ کرلے

۴۶۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلّہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا تول نہ دے۔

۴۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

۴۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے۔

۴۶۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ۔

۴۶۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

۴۶۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَالَّذِیْ قَبْلَهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

۴۶۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کرلے (جب تک بیع نہ کرے)۔

۴۶۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُسْتَوْفٰی الطَّعَامُ۔

۴۶۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلّہ ہے۔

۴۶۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهُ حَتّٰی یَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَحْسَبُ اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

۴۶۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلّہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۴۶۰۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهِبٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتّٰی تَشْتَرِیَهٗ وَ تَسْتَوْفِیَهٗ۔

۴۶۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غلّہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۴۶۰۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِیِّ عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۰۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۶۱۰: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رَفِیْعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِیْمٍ قَالَ قَالَ حَكِیْمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِّنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِیْهِ قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَقْبِضَهٗ۔

۴۶۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلّہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ تم اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۲۱۰۰: بَابُ النَّهْیِ عَنْ بَیْعِ مَا اشْتُرِیَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَیْلٍ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ

باب: جو شخص غلّہ ناپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۴۶۱۱: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِکَیْلٍ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ۔

۴۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلّہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۲۱۰۱: بَاب بَیْعُ مَا یُشْتَرٰی مِنَ الطَّعَامِ جُزَافًا قَبْلَ اَنْ یُنْقَلَ مِنْ مَّکَانِهٖ

باب: جو شخص غلّہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اُٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۴۶۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَا فِیْهِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِیْعَهٗ۔

۴۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں غلّہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلّہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۴۶۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَبْتَاعُوْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ جُزَافًا فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّبِیْعُوْهُ فِیْ مَکَانِهٖ حَتّٰی یَنْقُلُوْهُ۔

۴۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بازار کی بلندی پر غلّہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلّہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۴۶۱۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الرُّکْبَانِ فَنَهَاهُمْ اَنْ یَّبِیْعُوْا فِیْ مَکَانِهِمُ الَّذِیْ ابْتَاعُوْا فِیْهِ حَتّٰی یَنْقُلُوْهُ اِلٰی سُوْقِ الطَّعَامِ۔

۴۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلّہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلّہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۴۶۱۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ

۴۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دورِ

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلّہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اُسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھر نہ لے آئیں۔

۲۱۰۲: بَاب الرَّجُلُ يَشْتَرِی الطَّعَامَ اِلٰى اَجَلٍ وَيَسْتَرْهِنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلّہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۴۶۱۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّ رَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

۴۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلّہ اُدھار خریدا اور آپ نے اپنی زمین اُس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

۲۱۰۳: بَاب الرَّهْنُ فِی الْحَضَرِ

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۴۶۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ مَشٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ۔

۴۶۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹی اور بُو والی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے جَو لے لیے۔

۲۱۰۴: بَاب بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو

۴۶۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ وَّلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ ((بیع مالیس عندك)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز پڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شروع کر دیں سب صورتیں ناجائز ہیں۔ (جامی)

۴۶۱۹: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ عُثْمَانُ هُوَ مُحَمَّدُ ابْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۴۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملک ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اُڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ اَبِيْعُهٗ مِنْهُ ثُمَّ اَبْتَاعُهٗ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی' میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

۲۱۰۵: بَابُ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ

باب: غلّہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۴۶۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ السَّلَفِ قَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ اِلٰى قَوْمٍ لَا اَدْرِيْ اَعِنْدَهُمْ اَمْ لَا وَابْنُ اَبْزٰى قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

۲۱۰۶: بَابُ السَّلَمِ فِي الزَّبِيْبِ

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْمُجَالِدِ

۴۶۲۲: حضرت ابن ابی مجالد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے آپس میں

وَقَالَ مَرَّةً عَبْدُاللّٰهِ وَ قَالَ مَرَّةً مُحَمَّدٌ قَالَ تَمَارٰی اَبُوْ بُرْدَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ فِی السَّلَمِ فَاَرْسَلُوْنِیْ اِلَی ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ فِی الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اِلٰی قَوْمٍ مَا نُرٰی عِنْدَهُمْ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بحث کی تو مجھ کو لوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیع سلم کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی ابزیٰ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان کیا۔

۲۱۰۷: بَاب السَّلَفُ فِی الثِّمَارِ

باب: پھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف کرتے تھے۔ کھجور میں ۲ سال' ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت کی اور فرمایا: جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ پیمائش مقرر کرے (زیادہ وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

۲۱۰۸: بَاب اِسْتِسْلَافُ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهٗ

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ بَكْرَهٗ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهٗ بَكْرًا فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهٖ فَاِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۴: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے سلم کی ایک نوجوان اُونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ اُونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب ہو اس کو دینا کہا) پھر وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ اور اس کے لیے ایک اُونٹ کا جوان بچہ خرید دو وہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک رباعی اونٹ یعنی ساتویں سال میں لگا ہو۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو وہی دے دو اور مسلمان بھی بہتر وہی ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو جو ادا کرنا ہے اس سے زیادہ یا اعلیٰ قسم کا مال دے)

۴۶۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی

۴۶۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول کریم ﷺ کے ذمہ ایک اونٹ تھا وہ شخص آپ کے پاس (اونٹ کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا: دے دو (یعنی وہ اُونٹ ادا کر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْ فَيْتَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

دو۔لوگوں کو نہ ملا مگر زیادہ دانت کا اونٹ۔اس (واجب) اُونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔آپ نے فرمایا کہ تم اسی اُونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔آپ نے فرمایا: تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اُونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اُونٹ دلوا دیا۔)

۴۶۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ هَانِیءٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عِرْبَاضَ ابْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَجَلْ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا نَجِيْبَةً فَقَضَانِيْ فَاَحْسَنَ قَضَائِيْ وَجَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ سِنِّيْ فَقَالَ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک ''بختی'' اُونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اُونٹ ہے) ادا کروں گا۔آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے عمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اُونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اُونٹ دے دو۔لوگوں نے اس کو ایک بڑا اُونٹ دے دیا۔اس شخص نے کہا یہ تو میرے اُونٹ سے بہتر ہے۔آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرضہ لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرضہ ادا کرے)۔

۲۱۰۹: بَاب بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب: جانور کے عوض اُدھار فروخت کرنا

۴۶۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

۴۶۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھا فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

۲۱۱۰: بَاب بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں فروخت کرنا

۴۶۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي

۴۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ۔

اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آ گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

۲۱۱۱: بَاب بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا۔

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا سود ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۴۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۲۱۱۲: بَاب تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۴۶۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ جَزُوْرًا اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے یہ ایک دورِ جاہلیت کی بیع تھی کہ ایک شخص ایک اُونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

۲۱۱۳: بَاب بَيْعُ السِّنِيْنَ

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۴۶۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ۔

چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَیْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِیْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ۔

۴۶۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۴: بَاب الْبَیْعُ اِلَی الْاَجَلِ الْمَعْلُوْمِ

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۶۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَیْنِ قِطْرِیَّیْنِ وَكَانَ اِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِیْهِمَا ثَقُلَا عَلَیْهِ وَ قَدِمَ لِفُلَانِ الْیَهُوْدِیِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَیْهِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْهُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا یُرِیْدُ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَذْهَبَ بِمَالِیْ اَوْ یَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ اَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ۔

۴۶۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادریں تھیں قطر (نامی بستی) کی آپ جس وقت بیٹھتے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

۲۱۱۵: بَاب سَلَفٌ وَ بَیْعٌ وَهُوَ اَنْ یَّبِیْعَ السِّلْعَةَ عَلٰی اَنْ یُّسْلِفَهٗ سَلَفًا

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

۴۶۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی

۴۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ۔

کہ اس کو تم ڈھلوا دینا اور اس کو تم سلوا دینا اور اس شے کے نفع سے کہ جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملے ((وَ شَرطَينِ فِيْ بَيعٍ وَ رِبحِ مَالَم يُضمَن)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مَالَم يُضمَن)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۶: بَاب شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے (زائد)

۴۶۳۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحَ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۴۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَّ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

۲۱۱۷: بَاب بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

وَبِمِائَتَیْ دِرْھَمٍ نَسِیئَۃً

سو روپے میں

۴۶۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ و مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالُوْا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ۔

۴۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۸: بَاب النَّھِیِ عَنْ بَیْعِ الثُّنْیَا حَتّٰی تُعْلَمَ

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی ممانعت

۴۶۴۰: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَعَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

۴۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلت' مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۴۶۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ وَاَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَالثُّنْیَا وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

۴۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے اور معاومہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی ثنیا سے اور اجازت عطا فرمائی عرایا کی۔

۲۱۱۹: بَاب النَّخْلُ یُبَاعُ اَصْلُھَا وَیَسْتَثْنِی الْمُشْتَرِیْ ثَمَرَھَا

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں؟

۴۶۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرِیءٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَھَا فَلِلَّذِیْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

ہو جائیں تو اسی کو ملیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۶۴۰ نمبر والی حدیث میں جو لفظ مثنیا آیا ہے اس سے مراد استثناء ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مستثناء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرتا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح اندازہ نہ ہو۔

۲۱۲۰: بَاب الْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي مَالَهُ

۴۶۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط مقرر کرے

۴۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پیوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو ملیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

۲۱۲۱: بَاب الْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

۴۶۴۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعْدٌ اَنَّ ابْنَ يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَعْيَا جَمَلِيْ فَاَرَدْتُ اَنْ اُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَغَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ اَتُرَانِيْ اِنَّمَا مَا

باب: بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث

۴۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اُونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے اس اُونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اُونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اُونٹ لے کر

كَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ دَرَاهِمَكَ۔

رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اُونٹ کی قیمت وصول نہیں کی (میں لوٹ کر جانے لگا تو) آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے اُونٹ کی کم قیمت لگائی تھی کیونکہ تمہارا اُونٹ لے لوں پس تم اپنا اُونٹ لے لو اور روپیہ بھی لے لو۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک معجزہ معلوم ہوا وہ یہ کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مارنے کی وجہ سے وہ تھکا ہوا اُونٹ تیز چلنے لگا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا کی برکت سے اس میں تیزی اور چستی آ گئی اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حُسنِ اخلاق بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس شخص کی چیز بھی (یعنی اُونٹ بھی) واپس کیا اور اس کی رقم بھی واپس فرما دی۔

۴۶۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَاُزْحِفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتّٰى كَانَ اَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا اَرٰى جَمَلَكَ اِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَقْدَمَ فَبِعْتُهٗ وَكَانَتْ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَلٰكِنِّيْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُهٗ بِالتَّعْجِيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اُصِيْبَ وَ تَرَكَ جَوَارِيَ اَبْكَارًا اَفَكَرِهْتُ اَنْ اٰتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَ تُؤَدِّبُهُنَّ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لِيْ ائْتِ اَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ اَخْبَرْتُ خَالِيْ

۴۶۴۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ پانی کے اُونٹ پر جہاد کیا پھر آپ نے حدیث بیان فرمائی اس کے بعد بیان کیا کہ اُونٹ تھک گیا۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو ڈانٹا وہ اُونٹ تیز ہو گیا یہاں تک کہ تمام لشکر سے آگے ہو گیا۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جابر! میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہارا اُونٹ تیز ہو گیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی برکت سے میرا اُونٹ تیز ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور تم اس پر چڑھ جاؤ (یعنی اس پر سوار ہو جاؤ) مدینہ منورہ تک پہنچنے تک میں نے اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اگرچہ مجھ کو اُونٹ کی سخت ضرورت تھی لیکن مجھ کو شرم محسوس ہوئی آپ سے (کہ آپ فرما رہے ہیں فروخت کرنے کے لئے اور میں اس کو نہ دوں) جس وقت جہاد سے فراغت ہو گئی اور ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے آپ سے آگے جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نکاح کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: باکرہ لڑکی سے کیا ہے (یعنی کنواری لڑکی سے کیا ہے) یا غیر کنواری سے میں نے عرض کیا غیر کنواری یعنی ثیبہ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد عبداللہ قتل کر دیئے گئے تھے اور وہ کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تھے۔ تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس میں ایک کنواری لڑکی لاؤں۔ اس وجہ

بِبَيْعِي الْجَمَلَ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلَ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

سے میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب سکھلائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس رات میں جائیں۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اُونٹ فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اُونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اُونٹ بھی واپس فرما دیا اور ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مال غنیمت میں سے)۔

۴۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَ كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ فَقَالَ مَالَكَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قُلْتُ اَعْيَا بَعِيْرِيْ فَاَخَذَ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ زَجَرَهٗ فَاِنْ كُنْتُ اِنَّمَا اَنَا فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِيْ رَاْسُهٗ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَابَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَابَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قَدْ اَخَذْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَاِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ فَاْتِنَا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهٗ اُوْقِيَّةً وَزِدْهُ قِيْرَاطًا قُلْتُ هٰذَا شَيْءٌ زَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِيْ فَجَعَلْتُهٗ فِيْ كِيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِيْ حَتّٰى جَاءَ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَاَخَذُوْا مِنَّا مَا اَخَذُوْا۔

۴۶۴۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اُونٹ پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ جو تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اُونٹ تھک چکا ہے۔ آپ نے اس کی دُم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ (اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُونٹ کو کیا ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! آپ اُونٹ ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچو تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔ چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اُونٹ آپ کے پاس لے گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہر حال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کرے گئے اس روز مدینہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۴۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَدْرَكَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سَوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُنِيْهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ اَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَيَّاَتُهُ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَعْطِهٖ ثَمَنَهُ فَلَمَّا اَدْبَرْتُ دَعَانِیْ فَخِفْتُ اَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

۴۶۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا' میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (بُرے) اُونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اُونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہوکر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اُونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۴۶۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ۔

۴۶۴۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اُونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اُونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عزوجل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابونضرو نے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

۲۱۲۲: بَاب الْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط باطل ہوگی

۴۶۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۴۶۴۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا' شوہر کی جانب سے۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دِل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۴۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ۔

۴۶۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم لوگ وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۴۶۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۴۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا: یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس بیع درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

۲۱۲۳:باب بَیْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ

۴۶۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَ عَنِ الْحَبَالٰی اَنْ یُوْطَاْنَ حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

باب: غنیمت کے مال کوفروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل

۴۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک تقسیم نہ ہو اور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش ہو اور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا کہ شیر' بھیڑیا' چیتا وغیرہ)۔

۲۱۲۴:باب بَیْعُ الْمُشَاعِ

۴۶۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَصْلُحُ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْكَهٗ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰی یُؤْذِنَهٗ۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۴۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کر لے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

۲۱۲۵:باب التَّسْهِیْلُ فِیْ تَرْكِ الْاِشْهَادِ عَلَی الْبَیْعِ

۴۶۵۴: اَخْبَرَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ اَنَّ الزُّهْرِیَّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِیٍّ وَاسْتَتْبَعَهٗ لِیَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ یَتَعَرَّضُوْنَ لِلْاَعْرَابِیِّ فَیَسُوْمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری نہیں

۴۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی

ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهُ بِهٖ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَهُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ بِعْتُكَهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بِعْتَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو میں (دوسرے شخص کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آواز سن کر کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ لوگ ہو گئے اور دونوں کے درمیان بحث ومباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہؓ کی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ صرف اور صرف حضرت خزیمہؓ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہؓ کی خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اِخْتِلَافِ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

باب: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ

۴۶۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

بْنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا بَیِّنَةٌ فَهُوَمَا یَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ یَتْرُکَا۔

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والا شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

۴۶۵۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ یُوْسُفُ ابْنُ سَعِیْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْرَاهِیْمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُبَیْدٍ قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَایَعَا سَلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِکَذَا وَ بِکَذَا وَ قَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِکَذَا وَ کَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ اُتِیَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ یَّسْتَحْلِفَ ثُمَّ یَخْتَارَ الْمُبْتَاعُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوعبید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بائع نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے دِل چاہے چھوڑ دے۔

۲۱۲۷: بَاب مُبَایَعَةُ اَهْلِ الْکِتَابِ

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید وفروخت کرنے سے متعلق

۴۶۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ یَهُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِیْئَةٍ وَّاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهٗ رَهْنًا۔

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غلّہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۸: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ یَهُوْدِیٍّ بِثَلَاثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ لِاَهْلِهٖ۔

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھر والوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

۲۱۲۸:باب بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

۴۶۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَا بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَاوَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ۔

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۴۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی عذرہ کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غرباء فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۴۶۶۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحِمِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۴۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتانا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید لیا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی' بچوں پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز و اقارب پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غرباء پر خرچ کرے۔

۴۶۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

۴۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

۲۱۲۹: بَاب بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

۴۶۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكَ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ اَوْثَقُ۔

باب: مکاتب کوفروخت کرنا

۴۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہو تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دوں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تا کہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کر دو' ترکہ اس کو ملے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تا کہ میں بدلِ کتابت ادا کر سکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کر دو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

۲۱۳۰: بَابُ الْمُكَاتَبِ يُبَاعُ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْئًا

۴۶۶۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدلِ کتابت میں کچھ بھی نہ دیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا: اے

يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں' لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بریرہ رضی اللہ عنہا کا لینا (حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خریدنا) مت چھوڑ نا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کردو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگر چہ وہ ایک سو ہی شرائط (مقرر کردہ) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ شایان شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۲۱۳۱: باب بَيْعُ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۴۶۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهِ۔

۴۶۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اُس کے ہبہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۴۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

۲۱۳۲: بَاب بَيْعُ الْمَآءِ

باب: پانی کا فروخت کرنا

۴۶۶۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى السِّيْنَانِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۴۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

۴۶۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عُمَرَ وَ قَالَ مَرَّةً ابْنَ عَبْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَيْبَةُ لَمْ اَفْقَهْ عَنْهُ بَعْضَ حُرُوْفِ اَبِى الْمِنْهَالِ كَمَا اَرَدْتُ۔

۴۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

۲۱۳۳: بَاب بَيْعُ فَضْلِ الْمَآءِ

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۴۶۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنْ اِيَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَ بَاعَ قَيِّمُ الْوَهَطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهَطِ فَكَرِهَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۴۶۶۹: حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیم نے بچا ہوا وابط کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو برا خیال کیا۔

۴۶۷۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الْمِنْهَالِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۴۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ ''واھط'' طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جگہ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا چشمہ وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا نل وغیرہ ہو تو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہرحال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

۲۱۳۴: بَابِ بَيْعُ الْخَمْرِ

باب: شراب فروخت کرنا

۴۶۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَا رَّوَلَمْ اَفْهَمْ مَا سَارَّ كَمَا اَرَدْتُ فَسَاَلْتُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَّبِيْعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا۔

۴۶۷۱: حضرت ابن وعلہ مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انگور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں شراب کی مشکیں تحفہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دونوں مشک کا منہ کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۴۶۷۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیاتِ کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۲۱۳۵: بَابِ بَيْعُ الْكَلْبِ

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ

۴۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور نجومی شخص کی آمدنی سے۔

۴۶۷۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ۔

۴۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتُثْنِیَ

باب: کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟

۴۶۷۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا مُنْكَرٌ۔

۴۶۷۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے اور بلّی کی قیمت سے لیکن شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخِنْزِيْرِ

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۴۶۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ يَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

۴۶۷۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

۲۱۳۸: بَابُ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ

باب: اُونٹ کی جفتی کوفروخت کرنا یعنی نرکو مادہ پر چڑھانے کی اُجرت لینا

۴۶۷۷: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَ بَيْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اُجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کوفروخت کرے تا کہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

۴۶۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ح وَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کودوانے کی) یعنی نرکو مادہ سے جفتی کوممنوع فرمایا۔

۴۶۷۹: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصَّعِقِ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا نُكْرَمُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۴۶۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صعق کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوااور اس نے مذکر (نرکو) مادہ پر کودوانے کی اُجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ کچھ ملتا ہے۔

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پچھنے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نرکو کودوانے کی مزدوری سے۔

۴۶۸۱: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ

۴۶۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرکو کودوانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جانور سے جفتی

ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

کرنے کی اُجرت کو) ناجائز فرمایا۔

۴۶۸۲: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۲: حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور نر کے کودوانے کی اُجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

۲۱۳۹: بَاب الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۴۶۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ ثُمَّ وَجَدَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ سِلْعَتَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

۴۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۴۶۸۴: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ وَ عَرَفَهٗ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِیْ بَاعَهٗ۔

۴۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۴۶۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَمْرُو ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

۴۶۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

اَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۱۴۰: بَابُ الرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟

۴۶۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ بْنُ سِمَاكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّهٗ اِذَا وَجَدَهَا فِيْ يَدِالرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهٗ وَقَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

۴۶۸۶: حضرت اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر دِل چاہے تو اس قدر قیمت دے دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور دِل چاہے تو چور کا تعاقب کرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی حکم فرمایا۔

۴۶۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ ذُؤَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ حَارِثَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ اَيَّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَ جَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاَنَّهٗ اِذَا كَانَ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِيْ سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِيْ سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهٗ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدٌ

۴۶۸۷: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے دِل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور دِل چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے

تَقْضِيَانِ عَلَىَّ وَلٰكِنِّىْ اَقْضِىْ فِيْمَا وُلِّيْتُ عَلَيْكُمَا فَانْفِذْ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهٖ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا اَقْضِىْ بِهٖ مَاوُلِّيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔

لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو مقرر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمراں رہونگا۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ مال کا مالک اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ چور گرفتار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے شروحاتِ حدیث میں متعلقہ دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں اس جگہ تفصیل کا موقعہ نہیں ہے۔

۴۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ وَ يَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهٗ۔

۴۶۸۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان اپنی شے کا حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو پائے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب کرے۔

۴۶۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِىَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

۴۶۸۹: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کا نکاح دو ولی (الگ الگ) دو اشخاص سے کر دیں یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اس شخص نے دو اشخاص کے ہاتھ ایک شے کو فروخت کیا تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے فروخت کی تو اسی کو وہ شے ملے گی۔

۲۱۴۱: بَابُ الْاِسْتِقْرَاضِ

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۴۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّى النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَىَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ

۴۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا: اللہ عزوجل تمہارے مکان اور مال دولت میں برکت عطا فرمائے اور قرض کا بدلہ یہ ہے کہ انسان قرض دینے والے کو شکریہ کہے اور اس کو رقم بھی (وقت

اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ۔

پر) دے۔

۲۱۴۲: بَاب التَّغْلِيظُ فِي الدَّيْنِ

باب: قرض داری کی مذمت

۴۶۹۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَاَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

۴۶۹۱: حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۶۹۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ اَهٰهُنَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ اَنْ تَكُونَ اَجَبْتَنِي اَمَا اِنِّي لَمْ اُنَوِّهْ بِكَ اِلَّا بِخَيْرٍ اِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَاْسُورًا بِدَيْنِهِ۔

۴۶۹۲: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس مقام پر فلاں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے پہلے دو بار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطلع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقروض ہونے کی وجہ سے)۔

۲۱۴۳: بَابُ التَّسْهِيلِ فِيهِ

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق حدیث شریف

۴۶۹۳: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا فِي ذٰلِكَ وَلَامُوهَا وَ وَجَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُكُ الدَّيْنَ وَ قَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَفِيِّي

۴۶۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عز وجل واقف ہے وہ اس

ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ قَضَاءَهٗ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُّؤَدِّيَهٗ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۶۹۴: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے مؤمنین کی ماں! آپ (بہت قرضہ لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: جو شخص قرضہ لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

۲۱۴۴: بَاب مَطْلُ الْغَنِيِّ

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق

۴۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

۴۶۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا بار کسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرضہ ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مال دار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرعی میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضامندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مال دار کا طاقت کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۴۶۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِيْ دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ۔

۴۶۹۶: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

نادہندہ مقروض کی سزا: مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرضہ ادا نہ کرے تو ایسے نادہندہ شخص کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کیا جا سکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۴۶۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِيْ دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مُسَيْكَةَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَ عَقُوْبَتَهٗ۔

۴۶۹۷: حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۲۱۴۵: بَابُ الْحَوَالَةُ

باب: قرضدار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے

۴۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

۴۶۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دار کا پیچھا چھوڑ دے۔

۲۱۴۶: بَابُ الْكَفَالَةِ بِالدَّيْنِ

باب: قرض کی ضمانت

۴۶۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٖ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

۴۶۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نمازِ جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

۲۱۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں

۴۷۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۷۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرضہ ادا کرتے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۱۴۸:بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت

۴۷۰۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهِ خُذْمَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِيْ غُلَامٌ وَ كُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ لِيَتَقَاضٰى قُلْتُ لَهٗ خُذْمَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

۴۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ شخص سہولت سے مل سکے وہاں پر وہ وصول کرے اور جس جگہ دشواری ہو مفلس ہو تو چھوڑ دے اور درگذر کرو اور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درگذر فرمائے۔ جس وقت وہ شخص گیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں لیکن میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جس وقت اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرما دے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرما دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۴۷۰۲: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ اِذَا رَاٰى اِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

۴۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرما دے۔ جس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔

۴۷۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوْخَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَ قَاضِيًا مُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ۔

۴۷۰۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔

۲۱۴۹: بَاب الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِيءْ اَنَا وَ عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی (پکڑ کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ اُتِمَّ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک (اپنا حصہ آزاد کرے) تو دوسرے کو حصہ کو بھی (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

۲۱۵۰: بَاب الشِّرْكَةُ فِي الرَّقِيْقِ

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِّنْ مَالِهِ۔

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

۲۱۵۱: بَاب الشِّرْكَةُ فِي النَّخِيْلِ

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ ان کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

سے دریافت نہ کر لے (اس لیے کہ اگر شریک وہ شے یا کھجور کا درخت وغیرہ خریدنا چاہے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

۲۱۵۲: باب الشَّرِكَةُ فِى الرِّبَاعِ

باب: زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِىْ كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۴۷۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دِل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۲۱۵۳: باب ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

۴۷۰۹: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اسکے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ

۴۷۱۰: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيْهَا شَرِكَةٌ وَّلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

نہ ہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیگر احادیث میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

۴۷۱۱: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۴۷۱۱: حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

(۴۵)

كتاب القسامة والقود والديات

قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ

۲۱۵۴: باب ذِكْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذِ أَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ

باب: دورِ جاہلیت کی قسامت سے متعلق

۴۷۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں جو پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تھی کہ قبیلہ) بنی ہاشم میں سے ایک آدمی نے قریش کے ایک آدمی کی ملازمت کی یعنی قبیلہ قریش کی ایک شاخ میں سے وہ شخص تھا وہ اس کے ساتھ گیا اونٹوں میں وہاں پر ایک شخص ملا جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے کہا تم رسّی سے میری مدد کرو تا کہ میں اپنے برتن کو باندھ لوں ایسا نہ ہو کہ اُونٹ چلنے لگ جائے (اور برتن نیچے گر جائے) چنانچہ اس قبیلہ بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسّی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ جس وقت تمام لوگ نیچے اترے اور وہ اُونٹ باندھنے لگے تو ایک اُونٹ خالی رہا (اس کے باندھنے کے لئے رسّی نہیں تھی) جس نے ملازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیسا اُونٹ ہے یہ اُونٹ کیوں نہیں باندھا گیا؟ نوکر نے کہا اس کی رسّی نہیں ہے۔ اس نے کہا رسّی کہاں چلی گئی ہے۔ نوکر نے کہا مجھے ایک شخص ملا قبیلہ بنی ہاشم میں سے کہ جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی اس شخص نے فریاد کی اور کہا کہ تم میری مدد کرو ایک رسّی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ لوں۔ یہ بات پیش نہ آ جائے کہ اُونٹ روانہ ہو جائے تو میں نے باندھنے کی رسّی اس کو دے

اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَ رُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّىْ رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَاآلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِ يَاآلَ هَاشِمٍ فَاِذَا جَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِىْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِىْ فِىْ عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَاجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِى اسْتَاْجَرَهٗ اَتَاهُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهٗ فَقَالَ كَانَ ذَا اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِىَّ الَّذِىْ كَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ قَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوْ هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِىْ هَاشِمٍ قَالُوْ هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِىْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ فِىْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّىَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَاً وَاِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهٗ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَا بُنِىْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهٗ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَحْلِفُوْا فَكَانَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرًا نِفَهٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّىْ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِىْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا حَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

دی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک لاٹھی نوکر کے ماری جس کی وجہ سے وہ مر گیا۔ وہاں پر ایک شخص آیا یمن کے لوگوں میں سے تو اس شخص نے (یعنی اس ملازم نے) اس سے دریافت کیا: تم اس موسم میں مکہ مکرمہ جاؤ گے؟ اس شخص نے کہا: میں نہیں جاؤں گا اور ہوسکتا ہے کہ میں جاؤں۔ اس نوکر نے کہا میری جانب سے تم ایک پیغام پہنچادو گے جس وقت کہ تم پہنچو۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ اس پر ملازم نے کہا جس وقت تم موسم میں جاؤ گے تو تم پکارو کہ اے اہل قریش! (موسم سے مراد حج کا موسم ہے) جس وقت وہ جواب دیں تو تم پکارو اور آواز دو کہ اے ہاشم کی اولاد۔ جس وقت وہ جواب دیں تو تم ابوطالب پوچھو کہ پھر ان سے کہہ دو کہ فلاں نے (اس کا نام لیا کہ جس شخص نے اس کو ملازم رکھا تھا) مجھے ایک رسی کے لئے مار ڈالا۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو گیا۔ جس وقت وہ شخص کہ جس نے کہ نوکر رکھا تھا مکہ مکرمہ میں آیا تو ابو طالب نے اس سے دریافت کیا ہم لوگوں کا آدمی کس جگہ گیا۔ اس نے کہا میں نے اس کی اچھی طرح سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں راستہ میں اتر گیا اور اس کو دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا اس کے لیے یہی شایان شان تھا (یعنی تم سے اسی بات کی اُمید تھی جو تم نے کیا یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح سے دفن کیا) پھر ابوطالب چند دن ٹھہرے کہ اس دوران وہ یمن کا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام پہنچانے کے لئے اور عین موسم پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے قریش کے لوگو! لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس نے کہا ابوطالب کہاں ہیں؟ جب اس نے ابو طالب سے کہا فلاں آدمی نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا تھا کہ فلاں آدمی نے اس کو قتل کر ڈالا ایک رسّی کے واسطے۔ یہ بات سن کر ابوطالب اس آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تین باتوں میں سے ایک بات تم کرو اگر تمہارا دل چاہے تو ایک سو اُونٹ دے دو دیت کے۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو غلطی سے مار دیا (یعنی تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا) اور اگر تمہارا دل چاہے تو تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں اس بات پر کہ تُو نے اس کو

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِیَةِ وَالْاَرْبَعِیْنَ عَیْنٌ تَطْرِفُ۔

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اُس کے بدلے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابو طالب کے پاس جس کی اس کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک لڑکا تھا اس نے کہا اے ابو طالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس لڑکے کو منظور کر لو۔ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلواؤ۔ ابو طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو طالب تم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اُونٹ کے عوض تو ہر ایک شخص کے حصہ میں دو دو اُونٹ آ گئے تم دو اُونٹ لے لو اور منظور کر لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت زبردستی قسمیں دو گے۔ ابو طالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خدا کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال نہیں گذرا کہ ان اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات) دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

۲۱۵۵: بَاب الْقَسَامَةِ

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۴۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَ یُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ وَ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْهِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔

۴۷۱۴: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے کہ دورِ جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْقَسَامَةَ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیبر کے یہود

فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضٰى بِهَا بَيْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ قَتِيْلٍ اِدَّعَوْهُ عَلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ۔

پر۔

۴۷۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْاَنْصَارِيِّ الَّذِىْ وُجِدَ مَقْتُوْلاً فِىْ جُبِّ الْيَهُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْيَهُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا۔

۴۷۱۶: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسامت دور جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا اس انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر ڈالا پہلے مقتول کے ورثہ کوقسم دینا قسامت میں۔

٢١٥٦: بَاب تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِى الْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کوقسم دی جائے گی

۴۷۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ اَبِىْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِىَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِىْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَ تَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب چلے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے۔ یہ بات سن کر حضرت محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل مل کر آئے حضرت محیصہ نے پہلے گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اُس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقعہ دو) آخر حضرت حویصہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

حضرت حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا: اچھا تم قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھا) آپ نے فرمایا: تو یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم کو علم ہے کہ کس نے مارا ہے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں اور وہ جھوٹی قسم بھی کھالیں گے اس پر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اُونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل ؓ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات ماردی تھی۔

٤٧١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ وَ رِجَالٌ كُبَرَاءُ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ وَ قَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ

۴۷۱۸: حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل ؓ اور حضرت محیصہ ؓ دونوں خیبر کی جانب روانہ ہوئے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو لاحق تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت محیصہ ؓ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ ؓ وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے بیان کیا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل ؓ مل کر آئے۔ حضرت محیصہ ؓ نے پہلے گفتگو فرمانا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے گفتگو کرنے دو۔ آخر حضرت حویصہ ؓ نے گفتگو کی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے جنگ کے لیے کہہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمٰن ؓ سے فرمایا: اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں

مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْ بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

۲۱۵۷: بَابُ ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيْهِ

۴۷۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ وَ حَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا بِمُحَيِّصَةَ يَجِدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَ تَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ عَقْلَهٗ۔

نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا: کیا یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ کس نے قتل کیا) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں پھر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اُونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل ؓ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات مار دی تھی۔

باب: راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف

۴۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ اور حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل ؓ اور حضرت محیصہ بن مسعود ؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی جگہ پر علیحدہ ہو گئے۔ حضرت محیصہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ ؓ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل ؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن ؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کا خون بہاتے ہو یا تم کو تمہارا قاتل مل گیا ہے ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فِىْ حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِى النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِىْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُمِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِىْ نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ۔

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہلؓ کو قتل کر دیا گیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبیؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبیؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضرویات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محیصہؓ نے عبداللہ بن سہلؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اسکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں

فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ اور حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل ؓ اور حضرت محیصہ بن مسعود ؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضرویات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت محیصہ ؓ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ ؓ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل ؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن ؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِىَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَاجَتِهِمَا

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ اور حضرت محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل ؓ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمن بن سہلؓ جو کہ سب

فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلِ الْاَنْصَارِیُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخُوا لْمَقْتُوْلِ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَ حُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِیْ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِیْ فَرِيْضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِیْ مِرْبَدٍ لَّنَا۔

۴۷۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلاً فَجَاءَ اَخُوْهُ وَ عَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَا الْكُبْرَ قَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلاً فِیْ قَلِيْبٍ مِّنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ قَالُوْا نَتَّهِمُ الْيَهُوْدَ قَالَ اَفَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ قَالُوْا وَ كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰی مَالَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْضٰی بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہوتا کہ تم لوگ قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریمؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۴: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے بھی چچا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کا احترام وخیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریقہ سے رضامند ہوں گے وہ تو مشرک

فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ "اَرْسَلَهٗ مَالِكٌ بْنُ اَنَسٍ۔"

۴۷۲۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ خَالَفَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ۔

۴۷۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل انصاری ؓ اور حضرت محیصہ بن مسعود ؓ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ مارے اور قتل کر دیے گئے۔ حضرت محیصہ ؓ اور ان کے بھائی حویصہ ؓ اور عبدالرحمٰن بن سہل ؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ ؓ اور حضرت محیصہ ؓ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ نے کہا حضرت بشیر بن یسار ؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا یا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم بڑائی کا خیال کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ لا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے

لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْطُلَ دَمُهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصِّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ۔

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو حلف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہود کی قسم پر رضامند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اُونٹ میں سے ایک سو اُونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۴۷۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ اَدْفَعْهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ اَيْنَ اُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَالَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا۔

۴۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رسّی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدھی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

۲۱۵۸: بَابُ الْقَوَدِ

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۴۷۲۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالتَّارِكُ دِيْنَهُ الْمُفَارِقُ۔

۴۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں' ایک جان کے عوض جان' دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۴۷۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ

۴۷۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ اِلٰی وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّیَ ذَا النِّسْعَةِ۔

میں حاضر کیا گیا۔آپ نے اس شخص کومقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس شخص کوقتل کرنے کی نیت سے اس کونہیں مارا تھا۔آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے پھر تُو اس کوقتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اِس کو چنانچہ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رسّی میں بندھا ہوا تھا وہ اپنی رسّی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رسّی والا کہا جانے لگا۔

۴۷۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ عَوْفِ الْاَعْرَابِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِیْءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِیْ قَتَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِهٖ وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ لَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

۴۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کومقتول کا وارث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔آپ نے فرمایا کیا تم اس کومعاف کرتے ہو۔اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ قتل کرو۔جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رسّی کھینچتا ہوا چل دیا۔

۲۱۵۹: بَاب ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيْهِ

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

۴۷۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِیْ جَمِيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جِیْءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهُ وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ فِیْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ

۴۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا ہوا لایا ایک رسّی سے باندھ کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث سے فرمایا کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم اس کی دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔جس

الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَاعَنْهُ وَ تَرَكَهُ فَاَنَا رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

وقت وہ اُس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کرو گے تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا جَامِعُ ابْنُ مَطَرٍ الْحَبَطِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ يَحْيٰى هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِيْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ اُرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ اِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهٖ حَتّٰى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ اَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رسّی پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبیؐ نے فرمایا: تُو اس کو معاف کر دے۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر مار دی وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے اگر تم اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

مِثْلَهٗ قَالَ نَعَمِ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رسّی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

۴۷۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ سِمَاكٍ ذَكَرَ اَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا اَخِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهٗ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اِلَّا فَاْسِيْ وَكِسَائِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى بِالنِّسْعَةِ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَاَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوْا وَيْلَكَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَهَلْ اَخَذْتُهٗ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنْ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

۴۷۳۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رسّی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کمبل اور کلہاڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی ان کو اس قدر پرواہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں) یہ سن کر آپ نے رسّی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا دِل چاہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہو گا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہو گا وہ شخص واپس خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے صحیح ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)

۴۷۳۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اِنِّیْ لَقَاعِدٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَّقُوْدُ آخَرَ نَحْوَهٗ۔

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ فَلَمَّا اَخْبَرَهٗ تَرَكَهٗ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ حِيْنَ تَرَكَهٗ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثاء کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۷۳۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى بِقَاتِلِ وَلِيِّهٖ

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهٗ فَذَهَبَ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهٗ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَمَرَّبِى الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو قتل کر دو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گذرا اپنی رسّی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ اَخِيْ قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِاَخِيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ لَهٗ قَالَ فَاَعْتَقَهٗ اَمَا اَنَّهٗ كَانَ خَيْرًا مِّمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا: تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے نقل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

۲۱۶۰: بَاب تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں عکرمہ پر اختلاف سے متعلق

۴۷۳۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریضہ اور بنونضیر ان دونوں میں قبیلہ بنونضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریضہ میں سے بنونضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنونضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریضہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو وسق کھجور (بطور دیت) ادا کرنا

مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ۔

پڑتی۔ جس وقت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنونضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریضہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریضہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنونضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دورِ جاہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۴۷۴۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيْرِ وَ بَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذٰلِكَ اَنَّ قَتْلَى النَّضِيْرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُوْدَوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَاَنَّ بَنِيْ قُرَيْظَةَ كَانُوْا يُوْدَوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْهِمْ فَجَعَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

۴۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیاتِ کریمہ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ سے لے کر مُقْسِطِيْنَ تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنونضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنوقریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدھی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو راہِ راست پر لائے اور دیت برابر فرما دی۔

۲۱۶۱: بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِيْكِ فِي النَّفْسِ

باب: آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق

۴۷۴۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

۴۷۴۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اُشتر' حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

يَعْهَدُهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مِنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا تُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْعَهْدٍ بِعَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہوسکتی) باخبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۱۶۲: باب الْقَوَدِ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

۴۷۴۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ هُوَالْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهٗ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ اَخْصَاهُ اَخْصَيْنَاهُ۔

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے تو ہم بھی اس کو خصی کریں گے۔

۴۷۴۴: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصّہ تو ہم بھی جسم کا حصّہ کاٹیں گے۔

۴۷۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصّہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۲۱۶۳: بَاب قَتْلِ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۴۷۴۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَ جَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا۔

۴۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کی کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مرگئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۱۶۴: بَاب الْقَوَدِ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۴۷۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا فَاَقَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

۴۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اُس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۴۷۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا مِّنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَ بِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتَّبِعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا

۴۷۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اُس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بلاتے ہوئے کہ کیا اِس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اِس نے حملہ کیا ہے۔

قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۴۷۴۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْ ضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فُلَانٌ قَالَ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۴۷۴۹: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریم ؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (مجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اُس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

۲۱۶۵: بَابُ سُقُوْطِ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل کیا جائے

۴۷۵۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصَلَّبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

۴۷۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ محض (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۴۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

۴۷۵۱: حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی ؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کہ دانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

بَرَاَ النَّسَمَةَ اِلاَّ اَنْ يُّعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهٖ اَوْ مَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لاَّ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

کی) یا جو اس کاغذ میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض نہ قتل کیا جائے۔

۴۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلاَّ فِيْ صَحِيْفَةٍ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰى اَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

۴۷۵۲: حضرت ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مؤمن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۴۷۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ مُخْتَصَرٌ۔

۴۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہوگئی ہے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مؤمن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا' جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

۲۱۶۶: بَاب تَعْظِيْمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۴۷۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۴۷۵۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ ثُرْمُلَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَّشُمَّ رِيْحَهَا۔

۴۷۵۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوکوئی ذمی کوقتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرما دے گا اللہ عزوجل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی کسی ذمی کوقتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبونہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔

۴۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی ذمی کوقتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہو جاتی ہے۔

۲۱۶۷: بَاب سُقُوْطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيْكَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں

۴۷۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غَلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلوایا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو دیت ادا کرنا پڑتی)۔

۲۱۶۸: بَاب الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْقِصَاصِ فِى السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۶۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہ ہی) حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ۔

۴۷۶۱: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرائے (یعنی اس کے خصیہ نکلوائے) تو ہم اس کو خصی کریں گے اور جو شخص ناک کان یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہ ہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۴۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت اُمّ ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اے اُمّ ربیع، کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے بدلہ اور انتقام لینے کا اس نے کہا خدا کی قسم اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عز وجل کی قسم کھالیں تو اللہ عز وجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الثَّنِيَّةِ

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۴۷۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَنَسٌ عَمَّتَهٗ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى

۴۷۶۳: حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَخُوْهَا اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ سَاَلُوْا اَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْاَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ اَخُوْهَا وَهُوَ عَمُّ اَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيْدُ يَوْمَ اُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

انس بن نضر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دو یا اس سے دیت وصول کرو جس وقت ان کے بھائی انس بن نضر نے (جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۴۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاَرْشُ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَ عَفَوْا فَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۴۷۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثہ نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے ورثاء نے انکار فرما دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے قصاص لینے کا حکم فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اُن کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرما دیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۲۱۷۰: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْعَضَّةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۴۷۶۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهٗ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا

۴۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تُو مجھ سے کیا کہتا ہے؟ کیا تو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے مُنہ میں

تَأْمُرُنِیْ تَأْمُرُنِیْ اَنْ آمُرَهٗ اَنْ یَدَعَ یَدَهٗ فِیْ فِیْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَیْهِ یَدَكَ حَتّٰى یَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا اِنْ شِئْتَ۔

دے دے پھر اس کو تو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ اٰخَرَ عَلٰى ذِرَاعِهٖ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ اَخِیْكَ كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے جس شخص کا دانت اُکھڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلوایا اور فرمایا: تم چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبالو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے۔

۴۷۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَاتَلَ یَعْلٰى رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ یَدَهٗ مِنْ فِیْهِ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَةَ لَهٗ۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی کی ایک شخص سے لڑائی ہوگئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے اپنا ہاتھ اس کے مُنہ سے گھسیٹ لیا (اس وجہ سے) دوسرے کا دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ یَعْلٰى قَالَ فِی الَّذِیْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِیَةَ لَكَ۔

۴۷۶۸: حضرت یعلی اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

۴۷۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِیَّتَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ اَخِیْكَ كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَهَا۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا' جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے چاہا کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کو جانور کی طرح چبا ڈالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل کر دیا۔

۲۱۷۱: بَاب الرَّجُلُ یَدْفَعُ عَنْ

باب: ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے

نَفْسِہٖ

شخص کا نقصان ہوتو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے

۴۷۷۰: اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْخَلِیْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ یَعْلَی ابْنِ مُنْیَةَ اَنَّهٗ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ یَدَهٗ مِنْ فِیْهِ فَقَلَعَ ثَنِیَّتَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَبْطَلَهَا۔

۴۷۷۰: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ مُنہ سے چھڑانا چاہا' اسی (کشمکش) میں دوسرے شخص کا دانت اُکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جوان اُونٹ کی طرح کاٹتا ہے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیت نہ دلوانا:

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۴۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُنْیَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ یَدَهٗ فَانْتَزَعَهَا فَاَلْقٰی ثَنِیَّتَهٗ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَطَلَّهَا اَیْ اَبْطَلَهَا۔

۴۷۷۱: حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۱۷۲: بَاب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عَطَآءٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف

۴۷۷۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَمَّیْهِ سَلَمَةَ وَیَعْلَی ابْنَیْ اُمَیَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ مَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَجَذَبَهَا مِنْ فِیْهِ فَطَرَحَ ثَنِیَّتَهٗ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۴۷۷۲: حضرت سلمی رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں غزوۂ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرما دیا۔

وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاتِيْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۷۷۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَهْدَرَهَا۔

۴۷۷۳: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرما دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

۴۷۷۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ مَرَّةً اُخْرٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَدَعُهَا يَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۴: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ تُو جانور کی طرح سے اس کو چباڈالتا۔

۴۷۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ اَجِيْرِيْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَهْدَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

۴۷۷۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی۔ جس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو فرما دیا۔

۴۷۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَ قَالَ اَفَيَدَعُ

۴۷۷۶: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوگئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو اس کا دانت نکل کر گر گیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا دانت لغو فرما دیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے مُنہ میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبالیتے۔

يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوۂ تبوک کا نام ہے۔ غزوۂ تبوک میں اہلِ اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیر معمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی تنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے: ((وَ كَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دِل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۴۷۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ الَّذِيْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَادِيَةَ لَكَ۔

۴۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ آخَرُ ذِرَاعَهٗ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اَيَدَعُهَا فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۸: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہیں حضرت یعلیٰ بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا اس لیے کہ کاٹنے والے شخص کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے مُنہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چباڈالتے۔

۴۷۷۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَلَمَّا اَوْجَعَهٗ نَتَرَهَا فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَ ثَنِيَّتَهٗ۔

۴۷۷۹: حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

۲۱۷۳: بَاب الْقَوَدِ فِي الطَّعْنَةِ

۴۷۸۰: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ شَيْئًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

باب: کچوکا لگانے میں قصاص

۴۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھک گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی کچوکا لگایا (یعنی لکڑی سے ہلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: آ جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے کہا: نہیں! میں نے معاف کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

۴۷۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنْبَاَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اِذْ اَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۴۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھک گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچوکا دیا وہ شخص نکلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آ جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۷۴: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ اللَّطْمَةِ

۴۷۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي اَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالُوْا اَنْتَ فَقَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَاءَ نَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۴۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آ گئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباسؓ کے طمانچہ مارے گی جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: عباس میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو بُرا نہ کہو تا کہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آ گئی اور کہنے لگی: یا

بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا۔

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے دُعا فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

۲۱۷۵: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْجَبْذَةِ

۴۷۸۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا قَامَ قُمْنَا مَعَهُ حَتّٰى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِ دَائِهِ مِنْ وَّرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِيْ عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَّالِكَ وَلَا مِنْ مَّالِ اَبِيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيْدَنِيْ مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِيْ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْاَعْرَابِيِّ اَقْبَلْنَا اِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِيْ اَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتّٰى اٰذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوْا۔

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی طرف سے آپ کی چادر کھینچ لی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہوگئی اس شخص نے کہا: اے محمد! میرے ان دونوں اُونٹ کو غلّہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ عزوجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس گردن کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا قسم خدا کی میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سنے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اُونٹ پر جَو لا د دو اور ایک اُونٹ کے اوپر کھجور لا د دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔

۲۱۷۶: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِيْنِ

۴۷۸۴: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدُ ابْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ

باب: بادشاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴: حضرت ابوفراس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک) سے انتقام دلواتے تھے۔

فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ۔

٢١٧٧: بَابُ السُّلْطَانِ يُصَابُ عَلٰى يَدِهٖ

٤٧٨٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاجَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهٗ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِيْ يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا قَالُوْا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ۔

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟

٤٧٨٥: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ رضامند ہوئے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دونگا لوگوں کے سامنے اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے پاس قصاص مانگنے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا: تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوںؑ نے کہا: جی ہاں۔

٢١٧٨: بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيْدَةٍ

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں

٤٧٨٦: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

٤٧٨٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَاٰى عَلٰى جَارِيَةٍ اَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ اَقَتَلَكِ فَلَانٌ فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهٖ يَحْكِيْهَا اَنْ لَا فَقَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهٖ يَحْكِيْهَا اَنْ لَا قَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهٖ يَحْكِيْهَا اَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

لڑکی کو دیکھا وہ کنگن پہنے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا (اور مرنے والی لڑکی کے کنگن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا: نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اُس نے اشارہ سے کہا: جی ہاں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى قَوْمٍ مِّنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَعْصَمُوْا بِالسُّجُوْدِ فَقُتِلُوْا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا۔

۴۷۸۷: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے خثعم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تاکہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدھی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبیؐ نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر دُور رہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھلائی نہ دے۔

۲۱۷۹: بَاب تَاْوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ

باب: آیت کریمہ: فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ کی تفسیر

۴۷۸۸: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو

شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ اَنْ یَقْبَلَ الدِّیَةَ فِی الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِمَعْرُوْفٍ یَقُوْلُ یَتَّبِعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ وَ یُؤَدِّیْ هٰذَا بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَیْسَ الدِّیَةَ۔

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہیں تھا۔

۴۷۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ عَلَیْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَیْسَ عَلَیْهِمُ الدِّیَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِمُ الدِّیَةَ فَجَعَلَهَا عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَخْفِیْفًا عَلٰی مَا كَانَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔

۴۷۸۹: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عزوجل نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی اسرائیل سے۔

۲۱۸۰: بَاب الْاَمْرِ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۴۷۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَاصٍ فَاَمَرَ فِیْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے حکم فرمایا معاف کر دینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی۔

۴۷۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ وَ بَهْزُبْنُ اَسَدٍ وَ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ شَیْءٍ فِیْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِیْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے)

۲۱۸۱: بَاب هَلْ یُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

الدِّيَةُ اِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ عَنِ الْقَوَدِ

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُّفْدٰى۔

۴۷۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا ہدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى۔

۴۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا فدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۴: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے۔

۲۱۸۲: بَاب عَفْوِ النِّسَاۗءِ عَنِ الدَّمِ

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُصَيْنٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ اَنْ يَنْحَجِزُوا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ كَانَتِ امْرَاَةً۔

۴۷۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگر چہ عورت ہی ہو۔

۲۱۸۳: بَاب مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۶: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَا اَوْ رِمِّيَا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بَعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَاٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِهٖ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۴۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عزوجل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

قتل خطاء کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مرجائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطاء میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار، بندوق، پتھر، لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبدالله بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتل الخطاء يشبه العمد بالشوط والعصاء مائة من الديل اربعون منها فى بطونها اولادها......)) (نسائی شریف ص: ۲۱۷، مطبوعہ نظامی کان پور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرقاۃ حاشیہ نسائی میں ہے: ''استبدل ابوحنيفه بحديث عبدالله بن عمر على ان القتل بالمثقل شبه عمد لا يوجب القصاص......'' ص: ۲۱۷۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدودِ شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴۷۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ

۴۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی

عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَ مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلاَ عَدْلاً۔

جیسے کہ قتل خطاء میں دیت دلائی جاتی ہے اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص روکے تو اس پر لعنت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں کوڑوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جوفرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مار سے وہ شخص مرا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

۲۱۸۴: بَاب كَمْ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلاَفِ عَلٰى اَيُّوْبَ فِي حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ فِيْهِ

باب: شبہ عمد کی دیت کیا ہوگی؟

۴۷۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَتِيْلُ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلاَدُهَا۔

۴۷۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لاٹھی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۲۱۸۵: بَاب ذِكْرِ الْاِخْتِلاَفِ عَلٰى خَالِدِ ِالْحَذَّاءِ

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذا کے متعلق اختلاف

۴۸۰۰: اَخْبَرَنِی یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ اَنْبَانَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی الْحَذَّاءَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ الْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ فِیْهَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِیَّةً اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ۔

۴۸۰۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ مکرمہ فتح کیا اُس روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی خطاء عمد سے کوڑے' لکڑی' پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت) ایک سو اُونٹ ہیں چالیس اُونٹ ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) ثنی ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

۴۸۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ قَتِیْلَ السَّوْطِ وَ الْعَصَا فِیْهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلُ مُغَلَّظَةٌ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۲: حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل خطاء میں ایک سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس ان میں سے حاملہ ہوں۔

دیت کی تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اُونٹ سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حاملہ ہونا ضروری ہیں اور مذکورہ دیت قتل خطاء کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے آج کے دور میں حدود شرعیہ نافذ نہیں ہیں۔

۴۸۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَکَّةَ یَوْمَ

۴۸۰۳: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ قَتِيْلِ خَطَاِ الْعَمْدِ اَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۴: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا: اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تنہا خود ہی بھگا دیا باخبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطاء عمد سے مارا جائے کوڑے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمد کے مشابہ ہے اس میں سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اُونٹ سے اونٹنی ہیں)

۴۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

۴۸۰۷: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی

رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَأُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِيْ بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهٗ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّ عَشْرَةٌ بَنِيْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةَ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَ اِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهٗ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهٗ فِي الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَ رَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا۔

۴۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص خطاء سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اُونٹ ہیں تیس اونٹنیاں ہوں چار سال کی اور دس اُونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اُونٹ والوں پر جس وقت اُونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا لیکن جو اس کے ورثاء سے بچ جائے (یعنی ذوی الفروض سے) اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دِل چاہے)۔

۲۱۸۶: بَابُ ذِكْرِ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَأِ

باب: قتل خطاء کی دیت کے متعلق

۴۸۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۸۰۹: حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

حَدَّثَنَا يَحْيىَ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشَفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ عِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّ عِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّ عِشْرِيْنَ حِقَّةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹنی ہیں دوسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اُونٹ ہیں دوسرے سال میں لگے ہوئے اور بیس اونٹنیاں تیسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں پانچویں سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں چوتھے سال میں لگی ہوئی ادا کرنے کا۔

۲۱۸۷: بَاب ذِكْرِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ

باب: چاندی کی دیت سے متعلق

۴۸۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ح وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَ ذَكَرَ قَوْلَهُ اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِيْ اَخْذِهِمُ الدِّيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوٗدَ۔

۴۸۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک شخص کو دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر ڈالا اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی اور فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالدار کر دیا ہے اپنے فضل سے دیت لینے میں۔

۴۸۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْنَاهُ مَرَّةً يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا يَعْنِيْ فِي الدِّيَةِ۔

۴۸۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم کا دیت میں حکم فرمایا۔

۲۱۸۸: بَاب عَقْلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی دیت سے متعلق

۴۸۱۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

۴۸۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک پھر اس سے زیادہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔

۲۱۸۹: بَابُ كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ

باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۴۸۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ هُمُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى۔

۴۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک' کافر' یہودی' مجوسی' عیسائی' سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۴۸۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۴۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

۲۱۹۰: بَاب دِيَةِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۴۸۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اَدّٰى۔

۴۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدلِ کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

بدلِ کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدلِ کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا معاوضہ مراد ہے۔

۴۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّؤْدٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ۔

ہوگیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤْدٰى بِقَدْرِ مَا اَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَ مَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

۴۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر وہ بدلِ کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کے موافق۔

۴۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ النَّقَّاشِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۴۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کو ترکہ ملے گا جتنا کہ وہ آزاد ہوا۔

۴۸۱۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ يُّؤْدٰى مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوْكِ۔

۴۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے مثل دی جائے۔

۲۱۹۱: بَابُ دِيَةِ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۸۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَلَدِهَا خَمْسِيْنَ شَاةً وَ نَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ اَرْسَلَهٗ اَبُوْ نُعَيْمٍ۔

۴۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا (وہ عورت حمل سے تھی اور) اس کا حمل گر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۴۸۲۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتِ الْمَخْذُوْفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِّنَ الْغُرِ وَنَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا وَهْمٌ وَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مِائَةً مِّنَ الْغُرِّ الْغَنَمِ وَ قَدْرُوِيَ النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۴۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچہ کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بکریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوائی۔

۴۸۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ شَكَّ كَهْمَسٌ۔

۴۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو ''خذف'' کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو بُرا سمجھتے تھے۔

۴۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً قَالَ طَاوٗسٌ اِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ۔

۴۸۲۳: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں۔ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَ زَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۴۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ گر گیا تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحیان میں تھی ایک غرہ یعنی غلام یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا غلام یا باندی دینے کا وہ عورت مرگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۴۸۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

۴۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بدیل میں سے

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَ قَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمْلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ۔

دوخواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے پتھر مار دیا اور وہ مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا پھر ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی دیت مارنے والی خاتون کے خاندان سے دلوائی اور وہ دیت اس خاتون کے لڑکے کو ملی جو کہ مرگئی تھی اور جو وارث اس کے تھے یہ بات سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہنوں کا مرکز ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے سجع سے گفتگو کی۔

۴۸۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ۔

۴۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دوخواتین نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مرگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غرہ دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم فرمایا)۔

۴۸۲۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْهِ كَیْفَ اُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ۔

۴۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے جس پر حکم فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ تو کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ اس نے شور مچایا نہ گفتگو کی۔ ایسے کا خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ تو کاہن ہے (یعنی کاہنوں جیسی باتیں بنا رہا ہے)

خلاصۃ الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پتھر یا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پتھر مارنے کو کہتے ہیں: قولها عن الخذف حصاة اونواة تاذ بين بسبانك و ترمى بها او خزفةً من خشب ثم ترى بها الحصاة بين ابهامك والسبابة...... مجمع البحار ۳۳۷ علی النسائی ص: ۳۳۷ نظامی کان پور۔

حمل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۴۸۲۳ میں جو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حمل کی دیت سے متعلق مشورہ کرنا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حمل چوٹ وغیرہ سے گرا دے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۴۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی جاندار جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کرا دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں ہونا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((انّما هٰذا مِن الْكُهّانِ)) یعنی یہ شخص تو کاہنوں میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کاہن (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لایعنی باتیں کرتا ہے تا کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور سجع دار گفتگو اور لچھے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے سجع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۴۸۲۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ وَهُوَ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَاُتِيَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِى الْجَنِيْنِ غُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا اَدِیْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

۴۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا (یعنی حمل ساقط کرا دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔

۲۱۹۲: باب صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰى مَنْ دِيَةَ الْاَجِنَّةِ وَ شِبْهِ الْعَمْدِ وَ ذِكْرُ اخْتِلاَفِ اَلْفَاظِ

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور پیٹ

النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

کے بچہ کی دیت کس پر ہے؟

۴۸۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ۔

۴۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت لازم کردی۔

۴۸۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ قَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِيْ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مرگئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا' اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دورِ جاہلیت کی طرح کلام میں سجع کرتا ہے۔

۴۸۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِىْ لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَ كَانَ

۴۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا' جس سے وہ مرگئی اور مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔

بِالْمَقْتُوْلَةِ حَمْلٌ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى بِالْغُرَّةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ۔

۴۸۳۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهُ امْرَاَتَانِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاَسْقَطَتْ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَجُعِلَتْ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ اَرْسَلَهُ الْاَعْمَشُ۔

۴۸۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔(انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا فَقَالُوْا نُغَرِّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا

۴۸۳۴: حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو درآنحالیکہ وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپ نے اسکے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اسکی دیت دیں جس نے نہ پیا' نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا: کیا سجع بولتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی اسکے مطابق کرنا ہوگا۔

اسْتَهَلْ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمْ صَخَبٌ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهٗ مَيْتًا وَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهٗ فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهٗ كَاذِبٌ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهٗ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَا نَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمَّ غَطِيْفٍ۔

۴۸۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دوخواتین تھیں ان میں آپس میں تکرار ہوگئی ایک نے دوسری کے پتھر مار دیا اس کے پیٹ سے ایک لڑکا گر گیا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ چوٹ کی وجہ سے گر گیا) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور ماں یعنی وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا حکم فرمایا مارنے والی کے کنبے پر اس کے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو گرا اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی دیت ادا کراؤ) اس مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جھوٹا ہے خدا کی قسم! نہ اس بچہ نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم کھایا نہ پیا ایسے خون کا کیا (تاوان ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: دورِ جاہلیت کی طرح کیا سجع کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی) ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک خاتون ملیکہ تھی اور دوسری کا نام اُمّ غطیف تھا۔

۴۸۳۶: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَةً وَّلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کے لیے تحریر فرمایا: ہر قوم پر اس کی دیت ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے۔

۴۸۳۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب (اور علاج) سے ناواقف ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور ضامن ہے۔

۴۸۳۸: اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

۴۸۳۸: ترجمہ حسب سابق ہے۔

اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

خلاصۃ الباب ☆ ولاء سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی سرٹیفکیٹ وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ یُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِیْرَةِ غَیْرِهٖ

باب: کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور ماخوذ ہوگا؟

۴۸۳۹: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِیْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ وَلَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ۔

۴۸۳۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ رہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اسکا جرم تم پر نہیں ہے۔

اہلِ خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ والد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد ماخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جابرانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہلِ خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ وہ اہلِ خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہلِ خاندان پر دیت لازم کی گئی واللہ اعلم۔

۴۸۴۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنُ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۴۸۴۰: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ سنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا: یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دورِ جاہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: باخبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (تاوان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا ماخوذ نہ ہوگا۔

۴۸۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهٰى قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۱: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنُ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۲: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سَلِيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۸۴۳: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِی ثَعْلَبَةَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی قَالَ شُعْبَةُ اَیْ لَا یُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سَلِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنُ یَرْبُوْعٍ الَّذِیْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَعْنِیْ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی نَفْسٍ۔

۴۸۴۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ یَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَیْهِ نَاسٌ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ فُلَانٍ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی۔

۴۸۴۵: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۶: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ زِیَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَخُذْلَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ مَرَّتَیْنِ۔

۴۸۴۶: حضرت طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ ہیں کہ جنہوں نے فلاں شخص کو دورِ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا لہٰذا ہمارا انتقام دلوائیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے والد کے جرم کا مواخذہ لڑکے سے نہیں کیا جائے گا۔ دو مرتبہ یہی جملے دُہرائے۔

۲۱۹۴: بَاب الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ

باب: اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اُکھاڑ دے

۴۸۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا۔

۴۸۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو آنکھ نابینا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱۹۵: بَاب عَقْلِ الْأَسْنَانِ

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۴۸۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

۴۸۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں میں پانچ اُونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۴۸۴۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا۔

۴۸۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں ہر ایک میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۶: بَاب عَقْلِ الْأَصَابِعِ

باب: اُنگلیوں کی دیت سے متعلق

۴۸۵۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں (یعنی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو ہے)۔

۴۸۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

۴۸۵۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں برابر ہیں ہر ایک میں دس اُونٹ ہیں۔

نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا۔

۴۸۵۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِیُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ۔

۴۸۵۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَمَّا وُجِدَ الْكِتَابُ الَّذِیْ عِنْدَ آلِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ الَّذِیْ ذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِيْهِ وَفِيْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۴۸۵۳: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۴۸۵۴: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ اِلْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ۔

۴۸۵۵: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیاں کاٹنے میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَیْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ وابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْکَعْبَةِ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

۴۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ اُنگلیاں برابر ہیں۔

۲۱۹۷:بَاب الْمَوَاضِحِ

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۴۸۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَکَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

۴۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۸:بَاب ذِکْرُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافُ النَّاقِلِیْنَ لَهٗ

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف

۴۸۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا فِیْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَ بَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شُرَحْبِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَالْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ وَمُعَافِرَ وَ هَمْدَ انَ اَمَّا بَعْدُ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَیِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ

۴۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک کتاب تحریر فرمائی اہلِ یمن کے لئے اس میں فرض اور سنت اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی اہلِ یمن پر اس میں تحریر تھا: ''محمد ﷺ کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہو اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلاوجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اُونٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کاٹی جائے پوری دیت ہے (یعنی سو اُونٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور فوطوں اور شرم گاہ اور پشت اور دو آنکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

الدِّيَةَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي كُلِّ اَصْبُعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ بِلَالٍ۔

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی ہٹ جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اُونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سنار وغیرہ پر) ایک ہزار دینار دیت ہے۔

۴۸۶۱: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

۴۸۶۱: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

۴۸۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۸۶۲: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والوں

الَّذِیْ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ عَلٰى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وَ كَتَبَ الْاٰيَاتِ مِنْهَا حَتّٰى بَلَغَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هٰذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ نَحْوَهٗ۔

پر۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب سے کہ اے اہلِ ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اُونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گذرا۔

۴۸۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ جَاءَ نِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِیْ رُقْعَةٍ مِّنْ اَدَمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ فَتَلَا مِنْهَا اٰيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

۴۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب سے اے اہلِ ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے اور جس سے ہڈی جگہ سے ہل جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اُونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔)

۴۸۶۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ اِنَّ فِی النَّفْسِ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ جَدْعًا مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِی الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی كُلِّ اِصْبَعٍ

۴۸۶۴: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا: جان میں سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اُونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) ہڈی جگہ سے ہل

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

جائے اس میں دیت پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۴۸۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ أَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصُرَا نْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرما لیا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹا لی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ لگائے رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

۴۸۶۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھجایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

۲۱۹۹: بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَأَخَذَ حَقَّهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ

باب: جوکوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَؤُا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ۔

۴۸۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بداخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلہ کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۴۸۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اِطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَاْتَ عَیْنَهُ مَا كَانَ عَلَیْكَ حَرَجٌ وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰی جُنَاحٌ۔

۴۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا حرج نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۸۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُ كَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا بِابْنٍ لِمَرْوَانَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَدَ رَاَهُ فَلَمْ یَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ یَبْكِیْ حَتّٰی اَتٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِیْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّیْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیَدْرَؤُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَیْطَانٌ۔

۴۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کا لڑکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گذرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

۲۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰی مِمَّا لَیْسَ فِی السُّنَنِ تَاْوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود نہیں ہیں لیکن مجتبیٰ میں اضافہ کی گئی ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا سے متعلق

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یُّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ

۴۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیاتِ کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ۔ تو اس پر انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۸۷۱: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۴۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کا بدلہ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے: اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس اختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورۂ نساء والی پہلی آیت کریمہ: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی: اِلَّا مَنْ تَابَ آخر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کافر کسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۴۸۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِى الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا

۴۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورۂ فرقان کی آیت تلاوت کی: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ۔

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَّكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۴۸۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنّٰی لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِیْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْ دَاجُهٗ دَمًا يَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِیْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا۔

۴۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کس طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پکڑ کر لائے گا اور اسکی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۴۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ بولنا۔

۴۸۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

۴۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا۔

۴۸۷۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِى الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خبائث میں مبتلا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کو طاقِ نسیان رکھ کر ان کبائر میں مبتلا ہوتا ہے)۔

(۴۶)

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۲۲۰۱: بَابُ تَعْظِيمِ السَّرِقَةِ

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۴۸۷۷: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا' اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایماندار نہیں رہتا۔

گناہِ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمالِ صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مؤمن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام وعقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ

۴۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ اَحْمَدُ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

۴۸۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ ذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۴۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کیے تو اس نے اسلام کو اپنے اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۴۸۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

۴۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رسّی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کا کٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلافِ عقل ہے)۔

۲۲۰۲: بَابُ اِمْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے ساتھ مار پیٹ کرنا یا اس کو قید میں ڈالنا

۴۸۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحِرَازِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُ رَفَعَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْكُلَاعِيِّيْنَ اَنَّ حَاكَةً سَرَقُوْا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَيَّامًا ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُمْ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا خَلَّيْتَ سَبِيْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَّلَا ضَرْبٍ

۴۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ قبیلہ کلاعی کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلاعی کے لوگ نعمانؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمانؓ

فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبُهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللّٰهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِكُمْ مِّثْلَهُ قَالُوْا هٰذَا حُكْمُكَ قَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ ﷺ۔

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورنہ میں اسی مقدار میں تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا حکم ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

۴۸۸۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ نَاسًا فِیْ تُهْمَةٍ۔

۴۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ دیا۔

۴۸۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهٗ۔

۴۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

۲۲۰۳: بَاب تَلْقِيْنُ السَّارِقُ

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۴۸۸۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِیْ ذَرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ اِعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْئُوْا بِهٖ فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ جَاؤُا بِهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔

۴۸۸۴: حضرت ابو اُمیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تُو نے چوری کی ہوگی۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو لوگ لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں تو بہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((مَا اَخَالُكَ سَرَقْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ تو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر نہ کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم اس لیے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حدود دراصل اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

۲۲۰۴: بَاب الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ الْاِمَامُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ حَدِيْثِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ

باب: جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اُس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف

۴۸۸۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ بُرْدَةً لَهٗ فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تُو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المؤمنین تک پہنچ جائے تو اس وقت حد معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

آگے حدیث ۴۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حدود معاف نہیں ہوتیں)۔

۴۸۸۶: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ مُرَقَّعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۴۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

۴۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

۲۲۰۵: بَاب مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَمَا لَا يَكُوْنُ

باب: کونسی چیز محفوظ ہے اور کونسی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا)

۴۸۸۸: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ بَشِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا خَالَفَهٗ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّادٍ۔

۴۸۸۸: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا: اس نے میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر چوری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا کہ اِس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ نیّت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا تھا۔

۴۸۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ الْكُوْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رِدَاؤُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَ قَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ

۴۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جا چکا تھا لیکن وہ دوڑے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ ضَعِيْفٌ۔

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

۴۸۹۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی خَمِيْصَةٍ لِیْ ثَمَنُهَا ثَلَاثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّیْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِیَ بِهٖ النَّبِیُّ ﷺ فَاَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهٗ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهٗ وَاُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلاَّ كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِیْ بِهٖ۔

۴۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سورہا تھا جو کہ تیس درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پر سے) اُچک کر لے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! تیس درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کوفروخت کررہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ اُدھار کررہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کرلیا؟

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کردے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہرحال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کوفروخت کرنے اور معاف کرنے سے حد ختم نہ ہوگی۔

۴۸۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ سُرِقَتْ خَمِيْصَتُهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ اَتَقْطَعُهٗ قَالَ فَهَلاَّ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِیْ بِهٖ تَرَكْتَهٗ۔

۴۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہوگئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سورہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۴۸۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَمَا اَتَانِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۴۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حدود کو معاف کردو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۳: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

۴۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحَدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلٰى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَ تَجْحَدُهُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۶: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ تَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا۔

۴۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت لوگوں سے زیور اُدھار مانگا کرتی تھی پھر اُن کو واپس نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔

۴۸۹۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَ تُؤَدِّيْ مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ

۴۸۹۷: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس عورت نے نہیں مانا۔ آخر کار آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

تَفْعَلُ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ۔

فرمایا۔

۴۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۴۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہوگئی (تا کہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدانخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتیں) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلٰى لِسَانِ اُنَاسٍ فَجَحَدَتْهَا فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُطِعَتْ۔

۴۸۹۹: حضرت سعید بن میںب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۹۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ دَاؤُدَ ابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهٗ نَحْوَهٗ۔

۴۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۰۶: باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ

باب: زیرنظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا وَ تَجْحَدُهٗ فَرُفِعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُلِّمَ فِيْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قِيْلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهٗ قَالَ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہوتیں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

۴۹۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ

۴۹۰۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْا اُسَامَةَ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُسَامَةُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوْهُ وَلَمْ يُقِيْمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا اَصَابَ الْوَضِيْعُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

علاوہ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخرکار انہوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۳: اَخْبَرَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ قَالُوْا مَا كُنَّا نُرِيْدُ اَنْ يَّبْلُغَ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۳: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ سے ہم کو یہ توقع نہیں تھی (یعنی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو میں اُن کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

۴۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا نُكَلِّمُهٗ فِيْهَا مَا مِنْ اَحَدٍ يُّكَلِّمُهٗ اِلَّا حِبُّهٗ اُسَامَةُ نُكَلِّمُهٗ فَقَالَ يَا اُسَامَةُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ هَلَكُوْا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِنْ سَرَقَ فِيْهِمُ الدُّوْنُ قَطَعُوْهُ وَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۴: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہؐ کے عہد میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے علاوہ حضرت اُسامہؓ کے۔ آخرکار انہوں نے اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے اور اگر رذیل قسم کا آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے لڑکے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی متبنّٰی تھے) آپ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس بات کی آپ سے گذارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۴۹۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۴۹۰۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعہ کہ جن کو لوگ نہیں پہچانتے تھے

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يَعْرَفُوْنَ وَ هِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَاَخَذَتْ ثَمَنَهٗ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰى اَهْلُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ اِلَيَّ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وِ اِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْاَةَ۔

۴۹۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی) آخر کار وہ عورت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ داروں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۶: اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے پھر آپؐ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور فرمایا معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہؓ چوری کرتیں تو

لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَ قَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آئے اورانہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۸: عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا' ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کرسکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپؐ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہؓ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات چیت کی تو آپؐ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کردی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرتیں تو میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۹: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

۴۹۰۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا اور آپ

كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا۔

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے واسطے دُعا فرمائیں جس وقت شام ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ اُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد نبویؐ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے اُسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور اُسامہؓ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریمؐ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آتی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا کرتی تھی۔

۲۲۰۷: بَاب التَّرْغِيْبِ فِي اِقَامَةِ الْحَدِّ

باب: حدود قائم کرنے کی ترغیب

۴۹۱۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا۔

۴۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس روز تک بارش ہونے سے۔

حد شرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگئی تو ملک میں نظم و قانون اور لاء اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہو گا۔

۴۹۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

۴۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۲۲۰۸: بَابُ الْقَدْرُ الَّذِي اِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهٗ

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا

۴۹۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ۔

۴۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۴: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ قَالَ اَبُوْ

۴۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو کہ تین درہم کی مالیت کی تھی۔

۴۹۱۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی۔ صُفَّةِ النِّسَاءِ (نامی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جگہ) سے اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَ اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اُمَيَّةَ و عَبْدُاللّٰهِ وَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ الصَّبَاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ۔

۴۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام وقانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا ہے۔

۴۹۱۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کہ جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۴۹۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ

۴۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی گئی اور

سَرَقَ رَجُلٌ مَجِنًّا عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ۔

پھر ہاتھ کاٹا گیا (چور کا)۔

۲۲۰۹:باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِیِّ

باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۴۹۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ۔

۴۹۲۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ درہم کی تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: اَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ نَزَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثُلُثِ دِيْنَارٍ اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ۔

۴۹۲۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ

۴۹۲۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ و قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۰: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ يُقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيٰى۔

۴۹۳۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ وَ عَبْدِ رَبِّهٖ وَ رُزَيْقٍ صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۴: ترجمہ ان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گذرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

۲۲۱۰: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۳۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنِ زُنْبُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْاَوَّلِ۔

۴۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۳۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ

۴۹۳۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبُعُ دِیْنَارٍ۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

۴۹۳۹: اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ الْیَدَ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الطَّبْرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ اَبُوْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ اَنَّ امْرَاَةً اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْیَدُ فِی الْمِجَنِّ۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ۔

رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: چوتھائی دینار۔

۴۹۴۳: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِی الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چور کا ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِی الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ وَ زَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهٗ۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا پنجہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ الدَّانَاجَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ۔

لیکن پنجہ میں۔

۴۹۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ۔

۴۹۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۴۹۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔

۴۹۴۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ کٹوایا۔

۴۹۴۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۴۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَتُهٗ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۲: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا اَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۳: حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۴۹۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۴: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

۴۹۵۵: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۴۹۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت ان دنوں دس درہم تھی۔

۴۹۵۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَوَّمُ عَشْرَةَ

۴۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ۔

۴۹۵۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۵۹: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنِ الْعَرْزَمِیِّ وَهُوَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَیْمَنُ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِحَدِیْثِهٖ مَا اَحْسَبُ اَنَّ لَهٗ صُحْبَةً وَ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ حَدِیْثٌ اٰخَرُ یَدُلُّ عَلٰی مَا قُلْنَاهُ۔

۴۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ نے فرمایا ایمن جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں لگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ هُوَ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ وَ قَالَ سَوَّارٌ یُتِمُّ رُكُوْعَهُنَّ وَ سُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِئُ وَ قَالَ سَوَّارٌ یَقْرَاُ فِیْهِنَّ كُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۰: حضرت ایمن سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولیٰ تھے یا وہ زبیر کے مولیٰ تھے اُس نے سنا تبیع سے اُس نے حضرت کعب سے سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے (عبدالرحمٰن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔

۴۹۶۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی اِلَیْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا یَقْرَاُ فِیْهَا وَ یُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر و ثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بارے میں روایات: مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنجہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و ثمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبى صلى الله عليه وسلم قطع فى مجن قال ابراهيم و كان تمن المجن عشرة دراهم الخ حاشيه نسائى ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنيفه مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی امّ ایمن سے متعلق علامہ حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزیم کہ جن کی کنیت ابوعطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروحاتِ حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۴۹۶۲: اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

۲۲۱۱: بَابُ الثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر لے؟

۴۹۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِيْنُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لٹکتا ہوا درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلیان میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا اٰوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور انکی مالیت ڈھال کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

۲۲۱۲: بَاب الثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۴۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ۔

۴۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دوگنا ضمان دے دے اور اس کی سزا الگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دوگنا ضمان ادا کرے اور اس کو سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُّزَيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ جَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

۴۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ شخص وہ جانور واپس کر دے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑھ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اسی مقدار میں

تَرٰی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔لیکن جو کھلیان اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم چوری کرے تو دو گنا ضمان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔

۲۲۱۳:بَاب مَالاَ قَطْعَ فِيْهِ

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟

۴۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيَّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ رَافِعِ ا بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۴۹۶۷:اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خُدَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۰:اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِىْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيىَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيىَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۴۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيىَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِىْ مَيْمُوْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ اَبُوْ مَيْمُوْنٍ لَا اَعْرِفُهٗ۔

۴۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمَّةٍ لَّهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن' لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ اَيْضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِّنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن' لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ۔

۴۹۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۸۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى وَ ابْنُ وَهْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بَصْرِيٌّ

۴۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن' پر قطع ید نہیں ہے۔

ثِقَةٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ وَ کَانَ خَیْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ فَلَمْ یَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ وَلَا اَحْسَبُهٗ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِی الزُّبَیْرِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۹۸۱: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رُوْحِ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ عَلٰی مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

۴۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچکے لٹیرے اور خائن پر قطع ید نہیں۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۴۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِیْفٌ۔

۴۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی ہیں۔

۲۲۱۴: بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْیَدِ

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟

۴۹۸۳: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِیُّ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْسُفُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْا یَدَهٗ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهٗ ثُمَّ سَرَقَ عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی قُطِعَتْ قَوَائِمُهٗ کُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَیْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ

۴۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کو قتل کر دو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہرحال اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں چوری کی یہاں تک کے اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ كَانَ يُحِبُّ الْاِ مَارَةَ فَقَالَ اَمِّرُوْنِىْ عَلَيْكُمْ فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ۔

کٹ گئے (یعنی اس کو مثلی کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حالت سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنا لو انہوں نے ان کو سردار بنا لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

۲۲۱۵: بَاب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِق

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان

۴۹۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَاُتِىَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْاِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَلْقَيْنَاهُ فِىْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَ مُصْعَبُ ابْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ جابر نے فرمایا اس شخص کو (مقام مربدنعم کی جانب لے کر چل دیئے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چت لیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے بھاگ کھڑا ہوا اُس شخص کو

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اُٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

۲۲۱۶:بَاب الْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۴۹۸۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَبِي اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِي فِي السَّفَرِ۔

۴۹۸۵: حضرت بُسر بن ارطاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

دورانِ سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دورانِ سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دورانِ سفر ہاتھ کاٹے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدانخواستہ دین سے ہی منحرف ہو جائے اس وجہ سے دورانِ سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۴۹۸۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَ لَوْ بِنَشٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

۴۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۲۲۱۷:بَاب حَدُّ الْبُلُوْغِ وَ ذِكْرُ السِّنِّ الَّذِي اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عُمر اور مرد وعورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟

۴۹۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

۴۹۸۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

عَنْ عَطِيَّةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَ كَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شِعْرَتُهُ قُتِلَ وَ مَنْ لَمْ تَخْرُجِ اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ۔

کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

مرداورعورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے ویسے دراصل شریعت نے مرد کے بالغ ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں بھی لڑکے کو احتلام ہوسکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہوسکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

۲۲۱۸:باب تَعْلِيْقُ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

۴۹۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ سَارِقٍ وَ عَلَّقَ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ۔

۴۹۸۸: حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

۴۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَ عَلَّقَهُ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ ضَعِيْفٌ وَّلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ۔

۴۹۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطات ہے جس کی حدیث حجت نہیں ہوسکتی۔

۴۹۹۰: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۹۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہوتو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

۴۷

کتاب الإیمان وشرائعه

ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۲۱۹:بَابُ ذِكْرُ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

باب: افضل اعمال

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔

۴۹۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یقین کرنا۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۴۹۹۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَبَشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ وَّلَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ۔

۴۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۲۲۲۰: بَاب طَعْمُ الْاِیْمَانِ

۴۹۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ وَ طَعْمَهٗ اَنْ یَّكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَنْ یُّبْغِضَ فِی اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِیْمَةٌ فَیَقَعُ فِیْهَا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُّشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

باب: ایمان کا مزہ

۴۹۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے' (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے اور مشرکین وکفار سے دشمنی رکھے' (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مالِ غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے انقلاب برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۲۲۲۱: بَابُ حَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ

۴۹۹۴: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ كَانَ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۴۹۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار ومشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عزوجل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عزوجل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے' (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل سے خالص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے' (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان جیسی عزیز شئے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

۲۲۲۲:بَاب حَلَاوَةُ الْاِسْلَامِ

۴۹۹۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهُمَا وَ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَ مَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔

باب :اسلام کی شیرینی

۴۹۹۵:اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۲۳:بَاب نَعْتِ الْاِسْلَامِ

۴۹۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ

باب :اسلام کی تعریف

۴۹۹۶:حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا' خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا: بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم' توریت' انجیل' زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عز وجل کی طرف سے ہیں اللہ عز وجل کے کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ اچھے لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اور اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عز وجل کی عبادت اس طریقہ سے کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عز وجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی اللہ عز وجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو (اُدھر اُدھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا رہا پھر رسول کریم ؐ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم واقف ہو کہ وہ سوال کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھلانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالکہ کو جنے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہوگی اور لوگ اپنی اُمّ ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوتے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسا کہ آج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم ظرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت وثروت ان لوگوں میں آ جائے گی کہ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

۲۲۲۴: بَابِ صِفَةُ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۴۹۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ اَصْحَابِهٖ فَيَجِیْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِیْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهٗ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِّنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسِهٖ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى سَلَّمَ فِیْ طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ اُدْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَدْنُوْ مِرَارًا وَ يَقُوْلُ لَهٗ اُدْنُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ عَلَى رُكْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِیَ الزَّكَاةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَ تُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۴۹۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چبوترہ مٹی سے بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا مُنہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السّلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آجاؤ۔ وہ قرب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو' زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کرلوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے محمد! بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ وَ رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَّ بَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهٗ لَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِیْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِیِّ۔

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مؤمن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ عزوجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم ازکم) اس طرح عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجہول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین رحمہم اللہ نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۲۵: بَاب تَاوِيْلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا

باب: آیت قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا کی تفسیر

۴۹۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَاَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاُعْطِىْ رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يُكَبُّوْا فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔

۴۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی جواب دُہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُلٹے مُنہ نہ گرائے جائیں۔

۴۹۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰى نَاسًا وَّ مَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَّ مَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَّ قُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔

۴۹۹۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی: یعنی ''دیہات والوں نے کہا کہ ہم لوگ ایمان لے آئے (تم) کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔''

۵۰۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِىَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِىَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا ایام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا لیکن مؤمن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

ایّام تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

۲۲۲۶: بَاب صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

۵۰۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ۔

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

۲۲۲۷: بَاب صِفَةُ الْمُسْلِمِ

۵۰۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری ومسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار ومشرکین کے ملک سے صرف افتادِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آجائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترکِ وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳: اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكُمُ الْمُسْلِمُ۔

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کاٹا ہوا جانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

۲۲۲۸: بَاب حُسْنُ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلّٰى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَ مُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا۔

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال' سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۹: بَابُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَهُوَ يُرَيْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۳۰: بَابُ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَاُ

۵۰۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا (غرباء اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

لسَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

۲۲۳۱: بَابُ عَلٰى كَمْ بُنِيَ الْاِسْلَامُ

۵۰۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَلَا تَغْزُوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ۔

باب: اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا' تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا' چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا ماہ رمضان کے۔

۲۲۳۲: بَابُ الْبَيْعَةُ عَلَى الْاِسْلَامِ

۵۰۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا اَقْرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ۔

باب: اسلام پر بیعت سے متعلق

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' نہ چوری کرو' نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

۲۲۳۳: بَابُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُ النَّاسُ

۵۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہمارا کاٹا ہوا

شَهِدُوْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَّا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَّا عَلَيْهِمْ۔

جانور (ذبیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے اور جو اہلِ اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

۲۲۳۴: بَابُ ذِكْرِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی شاخیں

۵۰۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں اور شرم وحیاء بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَوْضَعُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم وحیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے' پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف میں شرم وحیاء کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے زیادہ شرم وحیاء تھی۔ اس لیے مؤمن میں شرم وحیاء ہونا ضروری ہے اور شرم وحیاء ہی انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۲۳۵: باب تَفَاضُلُ اَهْلِ الْاِيْمَانُ

باب: اہلِ ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا

۵۰۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ۔

۵۰۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حضرت) عمار رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں تک ایمان بھرلیا۔

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پا میں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جو کوئی شخص بری بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے دُور کرے اگر اس قدر قوّت نہ ہو تو زبان سے (برائی کو) بُرا کہے اگر اس قدر بھی قوت نہ ہو تو (کم از کم) دِل سے تو بُرا سمجھے۔

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دِل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دِل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دِل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهٗ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دِل سے برا سمجھے وہ بھی

يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

بری ہو گیا اور یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دِل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۲۳۶: بَاب زِيَادَةُ الْاِيْمَانُ

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۵۰۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَ يَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ

۵۰۱۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہوگا پنڈلیوں کے آدھے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی نکالو کہ جن کے دِل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دِل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال دو) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ) آخر

بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اِلٰى عَظِيْمًا۔

تک۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَىَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِىَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَىَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالَ فَمَا ذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمرؓ کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَىُّ اٰيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِىْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْيَوْمَ الَّذِىْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَرَفَاتٍ فِىْ يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

۵۰۱۸: حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ یعنی: آج کے روز میں نے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن مقام عرفات میں نازل ہوئی۔

۲۲۳۷: بَابُ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

زیادہ نہ ہو۔

۵۰۲۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

۵۰۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاتم لوگوں میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ مجھ کواپنے گھر مال (اور جائیداد) اورلوگوں سے زیادہ نہ چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں' باپ' اولاد' بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت ہے بلکہ جاں نثاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالبہ کر کے عملی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا معیار معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے۔ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور سنتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تمام سنتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الٰہیہ کی دھجیاں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا جاتا ہے اور اسے طعن و تشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت و عقیدت سے نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جامی)

۵۰۲۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَانَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (دوسرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۳: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۴: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۴: حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مؤمن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ وَ بُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ النِّفَاقِ۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

۲۲۳۸: بَاب عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْاَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَاعَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادات ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا' عادات یہ ہیں): (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے' (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۵۰۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہوگا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا۔

۵۰۲۹: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں): (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اُس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

۲۲۳۹: بَاب قِيَامُ رَمَضَانَ

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

۵۰۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ارشادفرمایا: جوشخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۰: بَابُ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر و ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کرا دیئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز' تلاوت قرآن' درود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول رہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۱: بَابُ الزَّكٰوةُ

باب: زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۵۰۳۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَ ذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہل نجد میں سے حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آرہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے زکوۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

۲۲۴۲: بَابُ الْجِهَادُ

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِي سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِيْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَّاِمَّا وَفَاةٍ اَوْ اَنْ يَّرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو چاہے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مر جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ وَ اِیْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستہ میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس کے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر وثواب اور مالِ غنیمت دے کر۔

۲۲۴۳: بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ

باب: مالِ غنیمت میں سے خدا کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا

۵۰۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَ نَدْعُوْ اِلَیْهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا فَقَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی بات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں' (۲) نماز ادا کرنا' (۳) زکوٰۃ دینا' (۴) تم کو جو مالِ غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے لاکھ کے رتن اور رال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مزفت کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد رجب' ذوقعدہ' ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلے کے لوگوں کے راستہ میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مار اور قتل وقتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے ''مقیر'' اور ''مزفت'' کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ نقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تا کہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۲۲۴۴: بَاب شُهُودُ الْجَنَائِزِ

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَااِسْحَاقُ يَعْنِى ابْنَ يُوْسُفَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِىْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ۔

۵۰۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر وثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرا رہے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز جنازہ ہی پڑھے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

۲۲۴۵: بَاب الْحَيَاءُ

باب: شرم وحیاء

۵۰۳۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم وحیاء کے سلسلہ میں (یعنی شرم وحیاء سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم وحیاء تو ایمان میں داخل ہے۔

۲۲۴۶: بَاب الدِّيْنُ يُسْرٌ

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

۵۰۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَىْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ۔

۵۰۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح و شام اللہ عزوجل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چلنے سے۔

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح و شام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

۲۲۴۷: بَاب اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۴۱: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَ كَانَ اَحَبَّ الدِّيْنَ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۴۱: اُمّ المؤمنین عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے' وہاں پر ایک عورت موجود تھی' آپؐ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپؐ نے فرمایا: قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر و ثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

۲۲۴۸: بَاب الْفِرَارُ بِالدِّيْنِ مِنَ الْفِتَنِ

۵۰۴۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا

۵۰۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

۲۲۴۹: بَاب مَثَلُ الْمُنَافِقِ

۵۰۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ فِىْ هٰذِهٖ

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

مَرَّةً وَّفِیْ هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِیْ اَیَّهَا تَتْبَعُ۔

ساتھ ہوں۔

منافقین کی حالت:

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق کبھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور مشرکین میں اس کو کوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے: اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰: بَاب مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّ مُنَافِقٍ

۵۰۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَّ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَّلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِیْحَ لَهَا۔

باب: مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں

۵۰۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مروہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوہ ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ اندرائین (حنظل) کا ذائقہ بھی کڑوہ ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۲۲۵۱: بَاب عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۰۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۵۰۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۴۸

کتاب الزینۃ من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۲۵۲:بَابٌ مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بن اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاَسْتِنْشَاقُ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلاَّ اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

۵۰۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا' (۲) ناخن کاٹنا' (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا' (۴) داڑھی چھوڑنا' (۵) مسواک کرنا' (۶) ناک میں پانی ڈالنا' (۷) بغل کے بال کاٹنا' (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' (۹) پیشاب کے بعد استنجا کرنا۔ حضرت مصعب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آ رہی ہیں اور تمام انبیاء ﷺ نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل جما ہوا رہتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكَ وَ قَصَّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلَ الْبَرَاجِمِ وَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَاَنَا شَكَكْتُ فِى الْمَضْمَضَةِ۔

۵۰۴۷: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلق دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا' مونچھیں کترنا' ناخن تراشنا' جوڑوں کا دھونا' ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کلی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ عَشَرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَ تَوْفِيْرُ اللِّحْيَةِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ اَشْبَهُ بِالصَّوَّابِ مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَ مُصْعَبُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

۵۰۴۸: حضرت ابوبشیر سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن کترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۱۰) اور پاخانہ کی جگہ دھونا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الضَّبْعِ وَ تَقْلِيْمُ الظُّفْرِ وَ تَقْصِيْرُ الشَّارِبِ وَقَفَهُ مَالِكٌ۔

۵۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھیڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ۔

۵۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا' تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا' چوتھے ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' پانچویں ختنہ کرنا۔

۲۲۵۳: بَاب اِحْفَاءِ الشَّارِب

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۵۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔

۵۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْفُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جوکوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے)

۲۲۵۴: بَاب الرُّخْصَةُ فِي حَلْقِ الرَّاْسِ

باب: سرمنڈانے کی اجازت

۵۰۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهٖ وَ تَرَكَ بَعْضًا فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ۔

۵۰۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈواؤ یا تمام سر پر بال رکھو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اِس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

۲۲۵۵: بَاب النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

باب: عورت کو سرمنڈانے کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔

۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوائے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۶: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۰۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمٰن راوی فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے کو قزع کہا جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح: واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ابر کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ابر کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

۲۲۵۷: بَابُ الْاَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۵۰۵۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخُوْ قَبِيْصَةَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعْنِيْنِيْ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِيْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بال بالکل ختم کروا دیئے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کتروانا)۔

۵۰۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ اَبُوْ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهٖ۔

۵۰۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) بیچ بیچ کے تھے نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایانِ شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے:و هو نهى تنزيهيه لا تحريم ولا فرق فى ذلك ينى اللحيه والراس تحت متن نسائى شريف ص ٧٠٤ نسائی شریف نظامی کان پور)

۲۲۵۸: بَاب اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا
باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق

۵۰۶۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۵۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ "غبا" فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے ناغہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ غین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الربیٰ علی النسائی میں ہے:غبا بكسر الغين المعجمه و تشديد الموحدة وهو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراديه النهى عن المواظبته عليه والهتمام به فانه مبالغة فى التنزيين الخ زہر الربی علی النسائی ص۷۵۴ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۵۰۶۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔

۵۰۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدُ قَالَا التَّرَجُّلِ غِبٌّ۔

۵۰۶۳: حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن ناغہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلاً بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِه فَاِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاْسِ مُشْعَانٌ قَالَ مَالِيْ

۵۰۶۴: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ملک مصر میں حاکم تھا ایک روز اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا دیکھا کہ وہ شخص پریشان بال اور پریشان حال ہے اس نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور تم امیر (یعنی حاکم) بھی ہو اس شخص (یعنی ان صحابی رضی اللہ عنہ

اَرَاكَ مُشْعَانًّا وَاَنْتَ اَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارفاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگر چہ وہ ممانعت اور کراہت تنزیہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت عیش وعشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کاہل اور سست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامانِ عشرت چھوڑ دے کہ عیش وعشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی وجہ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

۲۲۵۹: بَاب التَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۵۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بِنِ بِشْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائشة قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهٖ وَ يُعْطِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ۔

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے آغاز فرمانے کو محبوب رکھتے تھے اور آپ دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے۔

۲۲۶۰: بَاب اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۰۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۰۶۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک مونڈھوں تک تھے۔

۵۰۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۵۰۶۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)

۵۰۶۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فِيْ

۵۰۶۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پر کشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَاَيْتُ لَهٗ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

کے مونڈھوں کے نزدیک تک تھے۔

۲۲۶۱: بَابُ الذُّؤَابَةِ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۵۰۶۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰی قِرَاءَ ةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِّیْ اَقْرَاُ لَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

۵۰۶۹: حضرت ھبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم قرآن پڑھنے کو مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستتر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان سب سے مقدم ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے زیادہ قدیم صحابی رضی اللہ عنہ ہوں۔

۵۰۷۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُوْنِّیْ اَقْرَاُ عَلٰی قِرَاءَ ةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهٗ ذُؤَابَتَانِ۔

۵۰۷۰: حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستتر پر چند سورتیں اس وقت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِ الْعُرُوْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْاَغَرِّبْنِ حُصَيْنٍ النَّهْشَلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ زِيَادُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْهُ

۵۰۷۱: حضرت زیاد بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آ گئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى ذُؤَابَتِهٖ ثُمَّ اَجْرٰى يَدَهٗ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَ دَعَا لَهٗ۔

۲۲۶۲: بَاب تَطْوِيْلُ الْجُمَّةِ

۵۰۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِیْ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعْنِيْنِیْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَ هٰذَا اَحْسَنُ۔

باب: بالوں کولمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتروائے آپ نے فرمایا: میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

۲۲۶۳: بَاب عَقْدُ اللِّحْيَةِ

۵۰۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیِّ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارُ وَ يفعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ۔

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے رویفع رضی اللہ عنہ ہوسکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرہیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا یا جس نے استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھونگرو والا کیا اور گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے بچانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

۲۲۶۴: بَاب النَّهْیُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۵۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اُکھاڑنے سے۔

۲۲۶۵: بَابُ الْاِذْنُ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زرّیں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے تاکہ فلاح دارین نصیب ہو۔

۵۰۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۰۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۰۷۷: اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوْا۔

۵۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۹: اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مسنون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے بہرحال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقعہ پر جوان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: و اما الخضاب بالسواد فمن فعل ذالك من الغزاة فيكون اهيب فى عين العدو فهو محمود منه. عالمگیری باب نمبر ۲ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ ص ۴۱۷ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَ كِلَاهُمَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

۲۲۶۶: بَابُ النَّهْىُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۵۰۸۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْحَلَبِىُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

''ثغامه'' کیا ہے؟

''ثغامه'' عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِىَ بِاَبِىْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ رَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَىْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابوقحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن عمار تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں ثغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رنگ کو بدل دو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

۲۲۶۷: بَاب الْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

باب: مہندی اور وسمہ کا خضاب

۵۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ اَبِىْ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمْطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلِى عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْاَجْلَحِ فَلَقِيْتُ الْاَجْلَحَ فَحَدَّثَنِىْ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلِى عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكَتَمَ۔

۵۰۸۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ خَالَفَهُ الْجُرَيْرِیُّ وَ كَهْمَسٌ۔

۵۰۸۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو اُن میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو اُن میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهٗ بِالْحَنَّاءِ۔

۵۰۸۹: حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاَيْتُهٗ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ۔

۵۰۹۰: حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

۲۲۶۸: بَاب الْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا

۵۰۹۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْخَلُوْقِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوْقِ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

يُصَفِّرُبِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصِّبْغِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ۔

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اُس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِىْ صُدْغَيْهِ۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَ فِى الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَ فِى الرَّاْسِ يَسِيْرًا۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِى الْخُلُوْقَ وَ تَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَ التَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ تَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهٖ وَاِفْسَادَ الصَّبِىِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنے کو تیسرے ٹخنے کے نیچے تہہ بند لٹکانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ دم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لٹکانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشت سے منی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائنچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو وبے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول ﷺ کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ ﷺ کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۶۹: بَاب الْخِضَابُ لِلنِّسَآءِ

باب: خواتین کا خضاب کرنا

۵۰۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعُ بْنُ مَيْمُوْنَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيَ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

۵۰۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پھیلایا ایک کتاب لینے کے واسطے۔ آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۲۲۷۰: بَاب كِرَاهِيَةُ رِيْحِ الْحِنَّاءِ

باب: مہندی کی بُو ناپسند ہونا

۵۰۹۶: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَتْهَا

۵۰۹۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنْ أَكْرَهُ هٰذَا لِأَنَّ حِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

میرے محبوب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نفرت فرماتے تھے۔

۲۲۷۱: اَلنَّتْفُ

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَ اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ وَ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ شُفَيٌّ اِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ خَرَجْتُ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ يُسَمَّى اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِاِيْلِيَاءَ وَ كَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِيْ صَاحِبِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِيْ رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا اَمْثَالَ الْاَعَاجِمِ وَ عَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَ لُبُوْسِ الْخَوَاتِيْمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ۔

۵۰۹۷: حضرت ابوالحصین بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی کہ جس کا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے بیت المقدس کی جانب نکلے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واعظ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے (واضح رہے کہ ازد ایک قبیلہ کا نام ہے) جن کا نام ابوریحانہ رضی اللہ عنہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کا وعظ نہیں سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دس باتوں سے (۱) دانتوں کو برابر کرنا (۲) گودنا (۳) بال اکھاڑنا (یعنی سفید بال نوچنا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا برہنہ ہو کر (یا ایک چادر میں سونا) (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) کپڑے کے نیچے کی جانب ریشم لگانا اہل عجم کی طرح (۷) مونڈھوں پر اہل عجم کی طرح ریشم لگانا (۸) لوٹ مار کرنا اور اچکنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا لیکن اگر پہننے والا شخص صاحب حکومت ہو۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائنچے اور تہبند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار

محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد' لغو وے بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنالیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جارہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۷۲: بَاب وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخَرِقِ

باب: بالوں کو جوڑنے سے متعلق

۵۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ۔

۵۰۹۸: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ نے ممانعت فرمائی)۔

۵۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ مَعَهٗ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَادَتْ فِيْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ۔

۵۰۹۹: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چوٹا (گھونسلہ) تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا حالت ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

۲۲۷۳: بَاب الْوَاصِلَةُ

باب: جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے

۵۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۱۰۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے والی پر اور جن کے بال جوڑے جائیں۔

۲۲۷۴: بَاب اَلْمُسْتَوْصِلَةُ

باب: بالوں کو جڑوانا

۵۱۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ اَرْسَلَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ۔

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے۔

۵۱۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گوندا جائے۔

۵۱۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِيْ فَقَالَ لَا قَالَتْ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

۲۲۷۵: بَاب اَلْمُتَنَمِّصَاتُ

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی مُنہ کا) رواں اُکھاڑیں

۵۱۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ۔

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے اور بال اکھیڑنے والی پر یعنی پیشانی کے یا منہ کے بال اُکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہیئت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔

۵۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صُمْعَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ۔

۵۱۰۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گوندنے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے والے سے اور (بال) اکھیڑنے اور بال اکھڑوانے والے سے۔

۲۲۷۶: بَاب اَلْمُوْتَشِمَاتُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف اور راویوں کے اختلاف کا بیان

۵۱۰۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهٗ وَكَاتِبُهٗ اِذَاعَلِمُوْا ذٰلِكَ وَالْوَشِمَةُ وَالْمَوْشُوْمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بڑھانے کے لیے) بال گوندنے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۹: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَ مُغِيْرَةُ وَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ يَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ اَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

۵۱۱۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَ الْمُحَلَّلَ لَهُ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ تَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

۵۱۱۰: حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور سود کے گواہ پر اور سود لکھنے والے پر اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر اور ایک آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا: خیر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ کیا جائے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ۔

۵۱۱۱: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حلالہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۱۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

۵۱۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش ہوئی جو کہ (جسم) گودا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا: کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گودو نہ گدواؤ۔

۲۲۷۷: بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتُ

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

۵۱۱۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا' گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِیْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا، گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِیْ يُغَيِّرْنَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا، گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۲۲۷۸: بَاب تَحْرِيْمُ الْوَشْرِ

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق

۵۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیُّ عَنْ اَبِی الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِیِّ اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَ صَاحِبٌ لَهٗ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِیْ يَوْمًا فَاَخْبَرَنِیْ صَاحِبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ۔

۵۱۱۶: حضرت ابوالحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابوالحصین نے کہا کہ میرا ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا: ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو بریک کرنے سے اور بال گوندنے اور بال اُکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِیِّ عَنْ اَبِیْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۷: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِي رِيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۸: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۷۹: بَابُ الْكُحْلُ

باب: سرمہ کا بیان

۵۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهٗ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعَرَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ۔

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمہ ہے (اثمہ عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عثمان بن خثیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں ''اثمد'' کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن خثیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۲۸۰: بَابُ الدُّهْنُ

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۵۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَمِنْهُ وَاِذَا لَمْ يُدَّهَنْ رُؤِيَ مِنْهُ۔

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

۲۲۸۱: بَابُ الزَّعْفَرَانُ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۱۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ۔

۵۱۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

۲۲۸۲: بَابُ الْعَنْبَرُ

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۵۱۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفْرِ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَم بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

۲۲۸۳: بَاب اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيْبِ الرِّجَالَ وَ طِيْبِ النِّسَآءِ

باب: مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق

۵۱۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِى الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِىَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِىَ رِيْحُهُ۔

۵۱۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِىَ لَوْنُهُ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِىَ رِيْحُهُ۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

۲۲۸۴: بَاب اَطْيَبُ الطِّيْبِ

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

۵۱۲۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَهُ

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

۲۲۸۵:باب اَلتَّزَعْفُرُ وَالْخُلُوْقُ

باب :زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهٖ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوشبوخوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق لتھیڑ کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اوراس کودھوڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کودھوڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کودھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنِ عُمَرٍو قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷:حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کودھوڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب مَعروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و قدور دبابا حيه و تارةً بالنهى عنه و انما نهى عنه لانه من طيب النساء و لن ائثر استعمالًا له منهم والظاهر ان احاديث النهى ناسغةً نهايه علىٰ حاشيه سنن النسائى ص:۷۶۲(نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْه ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۸:حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھوڈال دھوڈال اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلٰى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى۔

۵۱۲۹: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنَ عَطَاءَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِيْ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ قَالَ يَا يَعْلٰى لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خلوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دھودیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھودیا پھر نہ لگایا پھر دھودیا پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۱: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّبِيْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوْسٰى يَعْنِيْ مُحَمَّدًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اَيْ يَعْلٰى هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھوڈالو پھر اس کو دھوڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھودیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

۲۲۸۶: بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَآءِ مِنَ الطِّيْبِ

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۵۱۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ۔

۵۱۳۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ' گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

۲۲۸۷: بَابُ اِغْتِسَالُ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

مِنَ الطِّيْبِ

دُور کرنا

۵۱۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيْبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصَرٌ۔

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دُور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپا کی دُور کرتی ہے۔

۲۲۸۸: بَاب النَّهْيُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُوْرِ

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو

۵۱۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ يَزِيْدَ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَلٰى قَوْلِهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ قَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ۔

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

تَمَسَّ طِيْبًا۔

٥١٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى وَ جَرِيْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبِ ابْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

٥١٣٧: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

٥١٣٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِیِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيْبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگرچہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ صلوۃ الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

٥١٣٩: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰: اَخْبَرَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۴۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَبُوْ طَاهِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۱۴۱: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی سونگھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کافور عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۲۲۸۹: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَآءِ فِیْ اِظْهَارِ الْحِلِّیِ وَالذَّهَبِ

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۵۱۴۲: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ هُوَ الْمُعَافِرِیُّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَ حَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِی الدُّنْيَا۔

۵۱۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ

۵۱۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَیْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِی الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّیْنَ اَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر و تکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

۵۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا یُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَیْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِی الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّیْنَ اَمَا اَنَّهٗ لَیْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰی ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

۵۱۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر و تکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت عطامہ خطابیرحفرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے توجیہہ فرمائی گئی ہے پہلی توجیہہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہرحال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا یتاول علی وجهین احدهما انه انما قال ذلك فی الزمان الاول ثم نسخ و ابیح للنساء التغلی بالذهب و ثانیها ان هذا الوعید انما جاء فیمن لا یودی زکوة الذهب دون من اداها الخ مرقات شرح مشکوۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی کانپور۔

۵۱۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ یَزِیْدَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ یَعْنِی بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِیْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ وَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِیْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ خُرْصًا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۵۱۴۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے تو اللہ عزوجل اس کو اسی طرح کی بالی (یعنی بندے) آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

٥١٤٦: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ قَالَ جَاءَ ت بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِي كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٍ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلٰى اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَ قَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۴۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ ھبیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے موٹے چھلے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

٥١٤٧: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَ تْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ نَحْوَهٗ۔

۵۱۴۷: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہبیرہ کی لڑکی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

٥١٤٨: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۱۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنگن ہیں آگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَ كَانَ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدَا كُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهٗ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيْرٍ اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ۔

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ہار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے اس نے وہ اُتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا عبیر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: اَخْبَرَنِی الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهَا مَسَكَتَیْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتلاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنالو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

۲۲۹۰: بَاب تَحْرِيْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِیْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ۔

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِی الصَّعْبَةِ عَنْ

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ ابْنُ الْمُبَارَكَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ اِلَّا قَوْلَهُ اَفْلَحَ اَشْبَهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ وَ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِيْ وَ حُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

۵۱۵۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال ہے اور یہ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

۵۱۵۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَبِيْبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ اِلاَّ مُقَطَّعًا خَالَفَهٗ عَبْدُالْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ۔

کریم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

۵۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلاَّ مُقَطَّعًا وَعَنْ رَكُوْبِ الْمَيَاثِرِ۔

۵۱۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے۔

۵۱۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ شَيْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَ عِنْدَهٗ جَمْعٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلاَّ مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

۵۱۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ شَيْخٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلاَّ مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَلَى اخْتِلَافِ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ۔

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ......

۵۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِیُّ عَنْ اَبِیْ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهٗ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِیْ

۵۱۵۹: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

شَیْخٍ عَنْ اَخِیْهِ حِمَّانَ۔

۵۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَیْخٍ عَنْ اَخِیْهِ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِیُّ عَلٰی اِخْتِلَافِ اَصْحَابِهٖ عَلَیْهِ فِیْهِ۔

۵۱۶۰: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱: اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَیْخٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۲: اَخْبَرَنَا نُصَیْرُ بْنُ الْفَرْجِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: وَاَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ مَزْیَدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

فرمایا پھران سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَارَةُ اَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى فَحَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

۵۱۶۴: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھران سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَ حَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ ھنائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو چورا چورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ النَّضْرِ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

۲۲۹۱: بَاب مَنْ اُصِيْبَ اَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنَّهٗ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۷: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بدبودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالی جائے۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوالو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَ كَانَ جَدُّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَاٰى جَدَّهٗ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَهٗ مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۸: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بدبودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالو۔

۲۲۹۲: باب الرُّخْصَةُ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق حدیث

۵۱۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَاٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگوٹھی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدا رسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمانی چاہیے۔

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۵۱۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ عَنِ الْجِعَةِ۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جَو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهٗ مِنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهٖ خَالَفَهٗ عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ۔

جعہ کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گیہوں اور جو سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور ناجائز ہے۔

و عن الجعة بكسر الجيم و تخفيف المهملة نبيذ متخذ من الحنطة والشعير...... زهر الربى على سنن النسائى ص:۸۱۷ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۱۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمَيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الَّذِیْ قَبْلَهٗ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ۔

۵۱۷۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعہ (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِیْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْخَتْمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۵: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے تونبے اور لاکھ کے برتن سے' سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ ابْنُ صُوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَ نَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۶: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھ کے برتن سے' سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۱۷۷: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ مَرْوَانَ وَ عَبْدِالْوَاحِدِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِیْ حِبِّیْ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِیْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا' (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا' (۳) کسم کے رنگ سے منع فرمایا جو کہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَ

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَوَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ لَا اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مولىٰ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْقِرَاءَ ةَ فِى الرُّكُوْعِ۔

۵۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۳: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اور کسم کا رنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلٰى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَا

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم

بُوْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلًى لِلْعَبَّاسِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ و عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَا وَاَنَا رَاكِعٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۲۲۹۴: بَاب الْاِخْتِلَافُ عَلٰى يَحْيىَ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْهِ

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف

۵۱۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيىَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهٗ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَا وَاَنَا رَاكِعٌ۔ خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ۔

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ اَنْ يَقْرَا وَهُوَ رَاكِعٌ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيىَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتِمَ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَا رَاكِعًا۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۵۱۹۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَانَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۲۲۹۵: بَاب حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰى قَتَادَةَ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

۵۱۹۳: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ اَنَّ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكَ جِئْتَنِيْ وَفِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا: تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

۵۱۹۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ جَالِسًا عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ اَوْجَرِيْدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَا تَطْرَحُ هٰذَا الَّذِيْ فِيْ اِصْبَعِكَ فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمٰى بِهٖ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَيْتُ بِهٖ قَالَ مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَبِيْعَهُ فَتَسْتَعِيْنَ بِثَمَنِهٖ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھڑی یا ایک شاخ تھی آپ نے اِس سے مارا اُس کی اُنگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کرو۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاهُ قَالَ مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْ جَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ۔ خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ مُرْسَلاً۔

۵۱۹۶: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھڑی سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ رَجُلاً مِمَّنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

وَ حَدِيْثُ يُوْنُسَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ۔

۵۱۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ اَبُوْ عَبْدِالْمَلِكِ قِرَاءَ ةً قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ مَعَهُ حَتّٰى رَمٰى بِهِ۔

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۲۰۰: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَرْدُ كَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالْمَرَسِيْلُ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۲۲۹۶: بَاب مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

باب: انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کا بیان

۵۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ اَهْلِ مَرْوًا اَبُوْ طَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ هُ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ

۵۲۰۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں کیونکہ بت پیتل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں انگوٹھی کس چیز کی تیار

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

کروں؟ آپ نے فرمایا: چاندی کی لیکن جس وقت وہ ایک مثقال سے کم ہو جائز ہے۔

ایک مثقال سے کم انگوٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مثقال سے کم وزن کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور لوہے کی انگوٹھی مرد اور عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مثقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

۲۲۹۷: بَاب صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی کیفیت

۵۲۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی تھی اس انگوٹھی کا نگینہ (علاقہ) حبش کا تھا اور اس انگوٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نگینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگوٹھی کا نگینہ حبش میں تیار ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے اس انگوٹھی کا نگینہ چاندی کا تھا ہوسکتا ہے آپ کے پاس دو انگوٹھی ہوں اور حبشی ہونے کے بارے میں یہ بھی امکان ہے کہ اس انگوٹھی کا بنانے والا حبش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهِ فِيْ يَمِيْنِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ۔

۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۵۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ وَ كَانَ اَبُوْهُ خَالِدٌ عَلٰى قَضَاءِ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ

۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

بْنِ حَيٍّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ ابْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا ہم اہل روم اس تحریر کو نہیں پڑھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو اس پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اس میں تحریر تھا: محمد رسول اللہ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو۔ اِس ضرورت کی وجہ سے آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِيْ يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک کی تاخیر فرما دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی۔

۲۲۹۸:باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ۔ذِكْرُ حَدِيْثِ عَلِي وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب:انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنے؟

۵۲۰۹: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيْكٌ وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

۵۲۰۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

۲۲۹۹:باب لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

باب:جس لوہے پر چاندی چڑھی ہوا س کی انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَتَّابٍ سَهْلِ ابْنِ حَمَّادٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِكْيَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيْبِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَ رُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۵۲۱۱: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

۳۲۰۰:باب لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرٍ

باب: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ ثَغْرٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَّادَةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیئے

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ وَ کَانَ فِیْ یَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْتُكَ اٰنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّیْ فَقَالَ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ یَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قَالَ اِنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ لَیْسَ بِاَجْزَ اَعَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰکِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا قَالَ فَمَا ذَا اَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِیْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ۔

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک چھلہ بنا لو یا چاندی یا پیتل کا چھلہ بنا لو۔

۵۲۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَصُوْغَ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی نَقْشِهٖ۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا چھلا بنوا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دِل چاہے وہ اس طرح کا چھلہ بنوا لے لیکن جو اس پر کندہ ہے وہ کندہ نہ کرائے۔

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَ نَقَشَ عَلَیْهِ وَ نَقْشًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا فِیْهِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ

۵۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کھدوائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

اِلٰی وَ بِیْصِهٖ فِیْ یَدِهٖ۔

۲۳۰۱:بَاب قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَوَاتِیْمِكُمْ عَرَابِیًّا

باب :فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ

۵۲۱۵: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَی الْخُوَارَزْمِیُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْتَضِیْئُوْ بِنَارِ الْمُشْرِكِیْنَ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَوَاتِیْمِكُمْ عَرَبِیًّا۔

۵۲۱۵:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاتم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرواور اپنی انگوٹھیوں پرعربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جومنع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میرا نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تا کہ میری مُہر سے اشتباہ نہ ہو جائے۔

۲۳۰۲:بَاب النَّهْیُ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَةِ

باب :کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰی وَالسَّدَادَ وَنَهَانِیْ اَنْ اَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِیْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ یَعْنِیْ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی۔

۵۲۱۶:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایاتم اللہ عز وجل سے ہدایت اور سیدھے راستہ کی دعا مانگو اور تم ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ارشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۵۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِیْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ یَعْنِی السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ الْمُثَنّٰی۔

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبابہ اور وسطٰی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۱۸:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَ نَهَانِیْ اَنْ اَضَعَ الْخَاتَمَ فِیْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى قَالَ وَ قَالَ عَاصِمٌ اَحَدُهُمَا۔

فرمایا' مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو' اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۲۳۰۳: بَاب نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے سے متعلق

۵۲۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پائخانہ میں جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهٗ مِنْ قِبَلِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَاَلْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمَهٗ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا وَاَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اُتار ڈالیں۔

۵۱۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِیْ كَفَّهٗ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نَقَشَ

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَنْقُشَ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهٗ فِیْ بَطْنِ كَفِّهٖ۔

انگوٹھی میں یہ کندہ کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔

۵۲۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ فَشَتْ خَوَاتِیْمُ الذَّهَبِ فَرَمٰی بِهٖ فَلَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَ ثُمَّ اَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ اَنْ یُنْقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَانَ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَاتَ وَفِیْ یَدِ اَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰی مَاتَ وَفِیْ یَدِ عُمَرَ حَتّٰی مَاتَ وَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِیْنَ مِنْ عَمَلِهٖ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَیْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهٗ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَكَانَ یَخْتِمُ بِهٖ فَخَرَجَ الْاَنْصَارِیُّ اِلٰی قَلِیْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ یُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهٖ وَنَقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے لگے) آپ نے یہ دیکھ کر انگوٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہوگئی پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی چھ سال تک رہی اور ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری کو عنایت فرما دی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگوٹھی اس میں گرگئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگوٹھی بنوائے جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ کرایا۔

۵۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ فَصُّهٗ فِیْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ یَخْتِمُ بِهٖ وَلَا یَلْبَسُهٗ۔

۵۲۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا اور ہتھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے تھے۔

۲۳۰۴: بَابُ الْجَلَاجِلُ

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۵۲۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ صَفْوَانَ

۵۲۲۵: حضرت ابوبکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

الثَّقَفِیُّ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّبِنَا رَکْبٌ لِاُمِّ الْبُنَیْنَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تُصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رَکْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ کَمْ تَرَیٰ مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ۔

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُمّ البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

گھنٹہ سے کیا مُراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جانوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطُّرْسُوْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جُلْجُلٌ۔

۵۲۲۶: حضرت ابوبکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَفَعَهٗ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جُلْجُلٌ۔

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بَابِیْهِ مَوْلٰی اٰلِ نَوْفَلٍ عَنْ سَالِمٍ: عَنْ اَبِیْهِ رَفَعَهٗ قَالَ لَا تُصْحَبُ۔

۵۲۲۸: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

۵۲۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں

سُلَيْمَانُ بْنُ بَابَيْهِ مُوْلٰی اٰلِ نَوْفَلٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ۔

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھونگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهٗ عَلَيْكَ۔

۵۲۲۹: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

حدودِ شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدودِ شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریا کاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِی اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ۔

۵۲۳۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے' بکریاں' گھوڑے' غلام اور باندی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گذارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۲۳۰۵: بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

باب: فطرت کا بیان

۵۲۳۱: اَخْبَرَنَا ابْنُ السُّنِّیِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

۵۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔

۲۳۰۶: بَاب اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ

باب: مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان

۵۲۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُو اللِّحٰی۔

۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۷: بَاب حَلْقُ رُؤُسِ الصِّبْیَانِ

باب: بچوں کا سر مونڈنے کا بیان

۵۲۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِیْ یَعْقُوْبَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةً اَنْ یَّاْتِیَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا اِلَیَّ بَنِیْ اَخِیْ فَجِیْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْ اِلَیَّ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصَرٌ۔

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوزوں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے بال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

۲۲۰۸: بَاب ذِكْرُ النَّهْیِ عَنْ اَنْ یُّحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَكَ بَعْضُهٗ

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے

۵۲۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

قزع کی تعریف اوراس کا ممنوع ہونا:

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوایا منڈ واڈالنا اور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ عجب مرضی ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اوراس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یایوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اوراس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹواڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھواس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹادیئے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھبا اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے: لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان وشوکت کرامت عزت وزینت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطاء فرمائی ہے اور اسلام انسان کے لئے عزت وزینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کس قدر احمق ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بدنما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹادیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اوراس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کردینا ازبس ضروری ہے۔ (جامی)

۵۲۳۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمَ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۲۳۰۹: بَاب اتِّخَاذُ الْجُمَّةِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ خَالِدٍ

۵۲۳۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا قد

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا عَرِيْضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهٗ اِلٰی شَحْمَتَیْ اُذُنَيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ۔

مبارک درمیانہ تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لوتک تھے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ سے زیادہ میں نے کسی کو خوبصورت اور سجیلا نہیں دیکھا ہے (یعنی آپ ﷺ کا جسم مبارک متناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۲۳۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَيْهِ۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَضْرِبُ شَعْرُهٗ اِلٰی مَنْكِبَيْهِ۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۲۳۱۰: باب

تَسْكِيْنُ الشَّعْرِ

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق

۵۲۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰی عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ اَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ۔

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِیِّ ابْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهٗ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُحْسِنَ اِلَيْهَا وَاَنْ يَتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ۔

۵۲۴۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا ہجوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کنگھی کرو۔

۲۳۱۱: بَاب فَرْقُ الشَّعْرِ

باب: بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ شُعُوْرَهُمْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۵۲۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہو گیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

۲۳۱۲: بَاب اَلتَّرَجُّلُ

باب: کنگھی کرنے سے متعلق

۵۲۴۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَرْفَاهِ سُئِلَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

۵۲۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عبید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

مَردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر وقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم سجانے میں لگے رہیں۔ اگرچہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ان الله نظيف يحب النظافة))۔

۲۳۱۳: بَاب اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق

۵۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

۵۲۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔

ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ۔

۲۳۱۴: بَاب اَلْاَمْرُ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۲۴۷: حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ اور سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (لہٰذا) تم اُن کے خلاف کرو۔

۵۲۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَ رَاْسُهٗ وَ لِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثُغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوْا اَوِاخْضِبُوْا۔

۵۲۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) کو لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں ہی ایک طرح کے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر لو اور تم خضاب کرلو۔

۲۳۱۵: بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۴۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ۔

۵۲۴۹: حضرت عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے تھے۔

۲۳۱۶: بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

باب: وَرس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا

۵۲۵۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

۲۳۱۷: بَاب الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

باب: بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق

۵۲۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَخْرَجَ مِنْ كُمِّهٖ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذَا۔

۵۲۵۱: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہلِ مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہو گئیں جبکہ انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

سخت گناہ کے کام:

مطلب یہ ہے کہ بالوں میں جوڑ لگانا اوران کو گچھا بنانا سخت گناہ ہے بنی اسرائیل کی خواتین اس قسم کی حرکات کرتی تھیں جس کی وجہ سے وہ تباہ ہوگئیں۔

۵۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

۵۲۵۲: حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے علاوہ یہود کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زُور (دھوکا) رکھا۔ (زور کا معنی کسی کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگانا ہے)۔

۲۳۱۸: بَاب وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

باب: دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

۵۲۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ۔

۵۲۵۳: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تم کو زُور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہی زُور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اوپر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۵۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ

۵۲۵۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰی رَاْسِهَا۔

کریم ﷺ نے زُور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

۲۳۱۹: بَاب لَعْنُ الْوَاصِلَةِ

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت سے متعلق

۵۲۵۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ۔

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

۲۳۲۰: بَاب لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتًا لِیْ عَرُوْسٌ وَ اِنَّهَا اشْتَکَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِیْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی نویلی دلہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اُس کے سر میں بال ملوا دوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

۲۳۲۱: بَاب لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوْتَشِمَةِ

باب: جسم کو گودنے اور گودانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوْتَصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ۔

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر جسم گودنے اور جسم گدوانے والی پر۔

۲۳۲۲: بَاب لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

باب: چہرہ کا رواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت

۵۲۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اُکھاڑنے والی عورتوں' دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں اُن پر لعنت فرمائی۔

قابل لعنت افراد:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگر چہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۲۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۲۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کا رواں اُکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۲۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَ مَالِىْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اُکھاڑنے والیوں پر' دانت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا ہے۔

۵۲۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو منقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور وطریقے لغو وبے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال نوچنا' بین کرنا' اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا' اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں' سر میں خاک ڈال لینا' خوب چلا کر رونا' بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف نازیبا سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی ختنہ کرنا' مونچھیں کترنا اور بغل کے بال کاٹنا' زیر ناف صفائی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ چلی آرہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار حکمتیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جامی)

۲۳۲۳: بَاب التَّزَعْفُرُ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۲۶۲ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے رنگ حلال ہے)

۵۲۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُزَعْفِرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ۔

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مرد کو جسم پر زعفران لگانے سے۔

۲۳۲۴: بَاب الطِّيْبُ

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۵۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ۔

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۵: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۲۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

۵۲۶۶: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ اَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّ طِيبًا۔

۵۲۶۷: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۸: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا۔

۵۲۶۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

۵۲۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

۲۳۲۵: بَابُ ذِكْرُ اَطْيَبِ الطِّيبِ

باب: کونسی خوشبو عمدہ ہے؟

۵۲۷۰: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرُ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِىُّ ﷺ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

۲۳۲۶: بَاب تَحْرِيْمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۱: اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىَ وَ يَزِيْدُ وَ مُعْتَمِرٌ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِى الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ وَ حَرَّمَهُ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

۵۲۷۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری اُمت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۷: بَاب النَّهْىُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۵۲۷۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِى النَّبِىُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ و عَنِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۲۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۲۷۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ

۵۲۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۵۲۷۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ حَدَّثَنِيْ بْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهٗ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَاَنْ يَقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۲۸۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلَكِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۳۲۸: بَابُ صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَقْشِهٖ

باب: رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندہ عبارت

۵۲۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّیْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اُتار دیں۔

۵۲۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

الله

رسول

محمد

۵۲۸۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّهٗ

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ عقیق تھا کالے رنگ کا اور اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حَبْشِیٌّ وَ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

۵۲۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ عَنْ بِشْرٍ وَھُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّھُمْ لَا یَقْرَؤُوْنَ کِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِہٖ وَ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

۵۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم کو کچھ تحریر فرمانا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہل روم اس تحریر یا مکتوب کو نہیں پڑھتے جس پر مُہر نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مُہر بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر اور نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہل روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو بہرحال اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّہٗ حَبْشِیٌّ۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی وہ نگینہ بالکل سیاہ رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)

۵۲۸۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنِ الْحَسَنِ وَھُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ وَ فَصُّہٗ مِنْہُ۔

۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ عَلَیْہِ اَحَدٌ۔

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرائے۔

۲۳۲۹: باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

باب: کونسی اُنگلی میں انگوٹھی پہنے؟

۵۲۸۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون کو) نقش

اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنِّي لَاَرَىٰ بَرِيْقَهُ فِي خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

نہ کرائے اور میں رسول کریم ﷺ کی چھنگلی اُنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَ رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخِنْصَرَ۔

۵۲۹۱: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کے متعلق لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنگلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس اُنگلی میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِي نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۵۲۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے یعنی شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی میں۔

۵۲۹۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَلْبَسَ فِي اِصْبَعِي هٰذِهِ وَفِي الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيْهَا۔

۵۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا انگوٹھی پہننے سے اس اُنگلی میں یعنی شہادت کی اُنگلی میں اور درمیان کی اُنگلی میں اور جو اُنگلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا)۔

۲۲۳۰: بَاب مَوْضِعُ الْفَصِّ

باب: نگینہ کی جگہ

۵۲۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِىْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهٗ فِىْ بَطْنِ كَفِّهٖ۔

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۲۲۳۱: بَابُ طَرْحِ الْخَاتَمِ وَ تَرْكُ لُبْسِهٖ

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۵۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِىْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَّاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ۔

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ ہٹا دی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اُتار دی۔

۵۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهٗ فَجَعَلَ فَصَّهٗ فِىْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اَنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ وَ قَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کر لیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتار لیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور میں اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخرکار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ رَاٰى فِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ۔

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ جَعَلَ فَصَّهٗ فِىْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ۔

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ مُہر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۲۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ بَطْنَ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَاَدْخَلَهٗ فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِىْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔

۵۲۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ابریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی پھر کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (وفساد) شروع ہو گیا۔

۲۳۳۲: باب ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَ مَا يُكْرَهُ مِنْهَا

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِىْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَىْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِىَ اللّٰهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میلا کچیلا رہتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہوا ایسا کرنا حق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ' میلے کچیلے پہننا' سائلوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی توہین ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں' کمزوروں' غریبوں' مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔ (جامی)

۲۳۳۳: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِيْ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا اَوْ لِتَبِيْعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مُشْرِكًا۔

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اُس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخیافی) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

بَاب ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ۔

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ کلثوم کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحِ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے مجھ کو حکم فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۳۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق پہننے کی ممانعت

۵۳۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَاٰى حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِيْنَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَ كَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَ كَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ اِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ اَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں، اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو اخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کر و یا تم اس کے (ٹکڑے ٹکڑے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنادو۔

۲۳۳۶: بَاب صِفَةُ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَ خَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاَتٰى

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هٰذِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ اس کو خرید لیں۔ آخر حدیث تک۔

۲۳۳۷: بَاب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ

باب: دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَ اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهٗ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَلَا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا: مجھ کو اس کے پہننے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور تم لوگ دیبا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے (یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لئے آخرت میں ہیں۔

۲۳۳۸: بَاب لُبْسُ الدِّيْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا گیا ہو

۵۳۰۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاَطْوَلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى اُكَيْدِرِ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ قَعَدَ

۵۳۰۸: حضرت واقد رحبن عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمرو کا لڑکا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر کہا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔ یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ رومہ کا سردار تھا۔ اس نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیبا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی وہ چوغہ سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

آپ تشریف فرما ہوئے) اور آپ نے گفتگو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگ گئے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دومہ نامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

۲۳۳۹: بَاب ذِكْرُ نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ بالا شئی دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَ اَعْطَيْتَنِيْهِ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ لِتَلْبَسَهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ لِتَبِيْعَهٗ فَبَاعَهٗ عُمَرُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قباء پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے وہ قباء اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرما دی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتارا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

۲۳۴۰: بَاب اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَاَنَّ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ

۵۳۱۰: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

فِی الدُّنْیَا فَلَنْ یَلْبَسَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

۵۳۱۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ اَنْبَانَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِیْفَۃُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ کُمُ الْحَرِیْرَ فَاِنِّی سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرما رہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۲: اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَانَا حَرْبٌ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ حَطَّانَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ سَلْ عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَفْصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا فَلَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابوحفص نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ اَنْبَانَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۴: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ سَنَۃَ سَبْعٍ وَ مِائَتَیْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ ابْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عَلِیِّ الْبَارِقِیْ قَالَ اَتَتْنِی امْرَاَۃٌ تَسْتَفْتِیْنِیْ فَقُلْتُ لَھَا ھٰذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعَتْہُ تَسْاَلُہٗ وَاتَّبَعْتُھَا اَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ اَفْتِنِیْ فِی الْحَرِیْرِ قَالَ نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۱۴: حضرت علی بارقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کرلو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تاکہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا: مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتلاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

۲۳۴۱: باب ذِکْرُ النَّھْیِ عَنِ الثِّیَابِ الْقَسِّیَّۃِ

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۱۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ۔

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چار جاموں سے (۴) قسی (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

۲۳۴۲: بَابُ الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قُمُصِ حَرِيْرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَعْنِي لِحِكَّةٍ۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھجلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہوگئی تھی' اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا وَ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاَصْبُعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

۵۳۱۸: حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابوعثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی اُنگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کہ کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَ بَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانُ

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگل کی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيْبَاجِ اِلَّا مَوْضِعَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ ریشمی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہوگئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشمی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگل ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشمی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۳۴۴: بَاب لُبْسُ الْحُلَلِ

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحَدًا هُوَ اَجْمَلُ مِنْهُ۔

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

۲۳۴۴: بَاب لُبْسُ الْحِبَرَةِ

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۵۳۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ۔

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

۲۳۴۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

۵۳۲۳: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِی النَّارِ۔

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۳۲۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۴۶: بَاب لُبْسُ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُوْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ۔

۵۳۲۵: حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲۳۴۷: بَاب لُبْسُ الْبُرُوْدِ

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ يَحْيٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِی ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اِلَّا تَدْعُو اللّٰهَ

۵۳۲۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و مشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

لَنَا۔

نہیں فرماتے۔

۵۳۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا یَعْقُوْبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِیَتِهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِیَدِیْ اَکْسُوْکَهَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا لَاَ زَارَهٗ۔

۵۳۲۷: حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اُس کے کونے میں شملہ بنا ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے' میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا' آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

۲۳۴۸: بَاب الْاَمْرِ بِلُبْسِ الْبِیْضِ مِنَ الثِّیَابِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق

۵۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ عَرُوْبَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْیَبُ وَ کَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ قَالَ یَحْیَی لَمْ اَکْتُبْهُ قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَیْتُ بِحَدِیْثِ مَیْمُوْنَ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ سَمُرَةَ۔

۵۳۲۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

۵۳۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْهَا اَحْیَاؤُکُمْ وَ کَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ۔

۵۳۲۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

۲۳۴۹: بَاب لُبْسُ الْاَقْبِیَةِ

باب: قباء پہننے سے متعلق

۵۳۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو عنایت نہیں

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَ عَلَیْہِ قَبَاءٌ مِنْھَا فَقَالَ خَبَّأْتُ ھٰذَا لَکَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَلَبِسَہٗ مَخْرَمَۃُ۔

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لو چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

۲۳۵۰: بَاب لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ

باب: پائجامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ۔

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہہ بند نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

۲۳۵۱: بَاب اَلتَّغْلِیْظُ فِیْ جَرِّ الْاِزَارِ

باب: بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: اَخْبَرَنَا وَھْبُ بْنُ بَیَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لنگی (تہہ بند) لٹکایا کرتا تھا تکبر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۵۳۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ اَوْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے تو اللہ

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنْ مَخِيْلَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۲۳۵۲: بَاب مَوْضِعُ الْاِزَارِ

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۵۳۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْضِعُ الْاِزَارِ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْاِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدھی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ نیچا صحیح ہے اگر اس سے زیادہ دِل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب ٹخنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۲۲۵۳: بَاب مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۵۳۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ يَعْقُوْبَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہوگا۔

۲۳۵۴: بَاب اِسْبَالُ الْاِزَارِ

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۵۳۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مُسْبِلِ الْاِزَارِ۔

۵۳۳۹: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ اِزَرَاهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

۵۳۳۹: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف وعذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے' دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پائجامہ وغیرہ لٹکائے اور تیسرا وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھا کر مال چلائے (فروخت کرے)۔

۵۳۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّمِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتہ اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

لنگی' کرتہ' پگڑی لٹکانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند' کرتہ اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتہ کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتہ تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لمبا کرتہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پائجامہ کرتہ کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لمبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض علاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلاء والقيص كحكم الازار فى ان لا يتجاوز اللكعبين والاسبال فى العمامة بارخاء العذبات زيادة على العادة عددا و طولا و غايتها الى نصف الظهر والزياده عليه بدعة ...... ملخصاً حواشی نسائی بحوالہ مرقاۃ منقول نسائی شریف مطبوعہ (نظامی کانپور ص: ۲۸۶)

۵۳۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ

۵۳۴۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّآ اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکاتے ہیں)۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند پائجامہ وغیرہ نیچے لٹکانا کہ جس سے ٹخنے ہی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرمادیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جامی)

۲۳۵۵: بَاب ذُيُوْلُ النِّسَآءِ

باب: خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟

۵۳۴۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تکبر سے کپڑا نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۴۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذُيُوْلَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۳: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۴۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

۵۳۴۴: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ فِى الْاِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اِذاً تَبْدُ وَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

کریم ﷺ نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک بالشت (دامن) لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَت اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا۔

۵۳۴۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کوئی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

۲۳۵۶: بَاب اَلنَّهْىُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب: تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے متعلق اس طریقہ سے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ۔

۵۳۴۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۴۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِىَ الرَّجُلُ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ۔

۵۳۴۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۳۵۷: بَاب النَّهْىُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۵۳۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

ایک ادب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

۲۳۵۸: بَاب لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْ قَانِيَّةِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْ قَانِيَّةً۔

۵۳۴۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۹: بَاب لُبْسِ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو ا لزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِیِّ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۶۰: بَاب اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے سے متعلق

۵۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو

۵۳۵۲: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں آپ

ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

۲۳۶۱: بَابُ التَّصَاوِيْرُ

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۵۳۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

۵۳۵۳: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۴: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔

۵۳۵۴: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَ قَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِىْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِىْ۔

۵۳۵۵: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ کے ذریعہ فوٹو لیا گیا ہو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تکیہ وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله صورة ای الحیوان علی شئی مرتفع لاجدار والسقف و الستر الاعلی البساط و موضع الاقدام...... مرقات منقول زہر الربی علی النسائی ص: ۷۸۶ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی التصویر الرائی (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور ممانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتاب التصویر احکام التصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُکَیْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰی بَابِهٖ سِتْرٌ فِیْهِ صُوْرَةٌ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوْرَةِ یَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ یَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ۔

۵۳۵۶: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۷: اَخْبَرَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰی سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَخَرَجَ وَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ۔

۵۳۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِیْهِ الْخَیْلُ اُوْلَاتُ الْاَجْنِحَةِ قَالَتْ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اَنْزِعِیْهِ۔

۵۳۵۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ

۵۳۵۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّىْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَانَ لَنَا لَيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ۔

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چڑیوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیا یاد آتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

۵۳۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِىْ بَيْتِىْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰى سَهْوَةٍ فِى الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَخِّرِيْهِ عَنِّىْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے تکیے بنا لیے۔

۵۳۶۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعَتْهُ وَسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِى الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِى الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

۵۳۶۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا اس نے کہا میں نے ابو محمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

۲۳۶۱: بَابُ ذِكْرِ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلٰى سَهْوَةٍ لِىْ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ

۵۳۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اُتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

فَنَزَعَهٗ وَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی شکل وصورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ هَتَكَهٗ بِيَدِهٖ وَ قَالَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

۵۳۶۳: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا (یعنی غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

۲۳۶۳: بَابُ ذِكْرِ مَا يُكَلَّفُ اَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس طرح کا عذاب ہوگا؟

۵۳۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَمَا تَقُوْلُ فِيْهَا فَقَالَ اُدْنُهْ اُدْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۴: حضرت نضر بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ فوٹوگرافی: شکل وصورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹوگرافی ( ) کرنا اور تصویر کشی کرنا یہ تمام امور مذکورہ وعید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکنے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عزوجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

٥٣٦٦: اَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

٥٣٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوکوئی تصویر بنائے گا تو اس کوعذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

٥٣٦٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَهَا يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

٥٣٦٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا یہ تصویرسازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ تم اس کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

٥٣٦٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

٥٣٦٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

٥٣٦٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ اللّٰهَ فِیْ خَلْقِهٖ۔

٥٣٦٩: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویرسازی کرتے ہیں)

٢٣٦٤: بَاب ذِكْرُ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

٥٣٧٠: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

٥٣٧٠: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَ قَالَ اَحْمَدُ الْمُصَوِّرِيْنَ۔

۵۳۷۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ وَ فِىْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُؤُسُهَا اَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطًا فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۵۳۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر ہوں۔

۲۳۶۵: بَابُ اللُّحُفُ

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۵۳۷۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّىْ فِىْ لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا۔

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةُ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۵۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تسمے میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی اُنگلی ڈالتے اور دوسرے تسمے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ۔

۵۳۷۴: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

٢٣٦٧: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق

۵٣٧۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵٣٧۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

۵٣٧٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵٣٧٦: حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

٢٣٦٨: بَاب مَا جَآءَ فِي الْاَنْطَاعِ

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵٣٧٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ اَبُوْ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰى نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهٖ فَنَشَّفَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَرَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِيْ طِيْبِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ۔

۵٣٧٧: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پسینہ آ گیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اے اُمّ سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پسینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشک و عنبر سی نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی چونکہ

آپ ﷺ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ جنہوں آنحضرت ﷺ کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کرا دینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت ﷺ سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

۲۳۶۹: بَاب اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ

۵۳۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ۔

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سمرہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دما میں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رو رہے ہو؟ دنیا تو اچھی گذر گئی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں، رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال غنیمت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

۲۳۷۰: بَاب حِلْيَةُ السَّيْفِ

۵۳۷۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَ جَرِيْرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ قَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تلوار کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۲۳۷۱: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

الْمَيَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ

کی ممانعت

۵۳۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِيْ وَ نَهَانِي عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِّيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ۔

۵۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم کر دے اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہرحال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۲۳۷۲: بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ

باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

۵۳۸۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا۔

۵۳۸۳: حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ابورفاعہؓ نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کررہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبیؐ روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا' یہاں تک کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبیؐ اس پر بیٹھ گئے اور آپ مجھ کو سکھلانے لگے جو کہ اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپؐ واپس ہوگئے اور آپ نے خطبہ مکمل کیا۔

۲۳۷۳: بَابُ اتِّخَاذِ الْقِبَابِ الْحُمْرِ

باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

۵۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَ عِنْدَهٗ اُنَاسٌ يَسِيْرٌ فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۵۳۸۴: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے مُنہ کی اتباع فرمارہے تھے۔

خلاصۃ الابواب ☆ مذکورہ بالا روایت (۵۳۸۳) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب: یہ ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جو کلماتِ اذان اور جس طریقہ سے کلماتِ اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلماتِ اذان پڑھتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے۔

(۴۹)

کتاب آداب القضاۃ

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۳۷۴: باب فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِیْ حُكْمِهٖ

۵۳۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰی یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَكِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ۔

باب: عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی فضیلت

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جولوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جولوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے' ناانصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور ناانصافی کرنے والا حکمران آخرت میں شل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت وشرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والانہیں انصاف کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ ہر روز ناانصافی کا ایک نیاباب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف کا علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

۲۳۷۵:بَاب اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ

۵۳۸۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ۔

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عزوجل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الٰہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نوجوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عزوجل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین وجمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے باز رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر مخفی رکھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث' احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کر کے احسان جتلایا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

۲۳۷۶:بَاب اَلْاِصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

۵۳۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور وفکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دوگنا اجر ہے اور جو شخص غور وفکر کرے (اور اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَا فَلَهٗ اَجْرٌ۔

لیے ثواب ہے۔

۲۳۷۷: بَاب تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَّحْرِصُ عَلَی الْقَضَآءِ

باب: جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ بنایا جائے

۵۳۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْ عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَانِیْ نَاسٌ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِنْ بِنَا فِیْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِیْ وَ عَذَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ فِیْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا۔

۵۳۸۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعری لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرما دیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں کرتے۔

۵۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزومند ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مرتبہ عہدۂ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ نالائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عہدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہرحال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

۲۳۷۸: بَاب النَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ ح وَ اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

۵۳۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۵۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کا مل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھڑانے والی۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ کو دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرح کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھڑانے میں ہوتی ہے۔

۲۳۷۹: بَاب اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ

باب: (ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازنا

۵۳۹۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ اَمِّرِ

۵۳۹۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَادَیَا حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ حَتّٰی انْقَضَتْ الْآیَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ۔

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی ''اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو''۔

ادب وتہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی تشریح وتفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

۲۳۸۰: بَابُ اِذَا حَكَّمُوْا رَجُلًا فَقَضٰی بَیْنَهُمْ

باب: جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے

۵۳۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیْءٍ عَنْ اَبِیْهِ هَانِیْءٍ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهٗ وَهُمْ یَكْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَیْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰی اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَكَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ كِلَا الْفَرِیْقَیْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوُلْدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْشُرَیْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَلَدِهٖ۔

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابوالحکم آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے پھر تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے کیا بہتر ہے تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبداللہ اور مسلم۔ آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے فرمایا تمہارا نام ابوشریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے لئے دعا فرمائی۔

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنیٰ اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نہ ٹل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱: بَاب النَّهْيُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِي الْحُكْمِ

۵۳۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهُ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً۔

باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۹۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسریٰ مرگیا تو آپ نے فرمایا: اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۵۳۸۲: بَاب الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۵۳۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَرْكَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِيْهِ۔

باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہوگیا ہے اور سواری پر بھی (چڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کرلوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کرلو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

وَاَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلْ یُجْزِئُ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَهَلْ یَقْضِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ۔

کہ جس وقت فضل رضی اللہ عنہ (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج' اُس کے بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہوگیا ہے وہ اونٹ پر نہیں جم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۳۹۷: قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ مَا ذَكَرَ الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَائَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہوگئے ہیں۔ اونٹ پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۵۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج' اُس کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں جم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِى الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِىْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِىْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتْ اِمْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہوا اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرانا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرانا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہوا اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرانا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آ جانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے "مبراهق" یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاط رہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحجاج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

۲۳۸۳: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ فِيْهِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق پر اختلاف

۵۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِىْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَفَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ۔

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر میں اس کو باندھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۵۴۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّى عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ اِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ۔

۵۴۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدۂ محترمہ بالکل بڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۴۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَاِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ۔

۵۴۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کر دوں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ۔

۵۴۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

۲۳۸۴: بَاب الْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق

۵۴۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ

۵۴۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَ اِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ جَيِّدٌ جَيِّدٌ۔

فرمایا: ایک دَور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسولؐ کے حکم کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسولؐ کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں (یعنی حرام وحلال) کتاب اللہ اور اسکے رسولؐ کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک وشبہ میں مبتلا کرے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شبہ والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن وحدیث اور تعامل واقوال صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۴۰۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

۵۴۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسولؐ کے حکم

فَلْیَقْضِ فِیْهِ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلْیَقْضِ بِمَا قَضٰی بِهٖ نَبِیُّهٗ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ یَقْضِ بِهٖ نَبِیُّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا یَقُوْلُ اَحَدُکُمْ اِنِّیْ اَخَافُ وَاِنِّیْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَالْحَرَامَ بَیِّنٌ وَ بَیْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَالَا یَرِیْبُكَ۔

کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہؓ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسولؐ کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسولؐ کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک وشبہ میں مبتلا کرے۔

۵۴۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ یَسْاَلُهٗ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَی التَّاَخُّرَ اِلَّا خَیْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔

۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا دِل چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا دِل چاہے تو تم پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن وحدیث' اقوال وتعامل صحابہ رضی اللہ عنہم واجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کرو یعنی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پا سکو۔

۲۳۸۵: بَاب تَاوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ

باب: آیت کریمہ: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کی تفسیر سے متعلق

۵۴۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوْكٌ بَعْدَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَدَّلُو التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَكَانَ فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ قِيْلَ لِمُلُوْكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا اَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُوْنَا هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ يَقْرَءُوْنَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ وَهٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مَعَ مَا يَعِيْبُوْنَّا بِهٖ فِيْ اَعْمَالِنَا فِيْ قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوْا كَمَا نَقْرَاُ وَلْيُؤْمِنُوْا كَمَا اٰمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ اَوْ يَتْرُكُوْا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ اِلَّا مَا بَدَّلُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا مَا تُرِيْدُوْنَ اِلٰى ذٰلِكَ دَعُوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ابْنُوْا لَنَا اُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُوْنَا اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ دَعُوْنَا نَسِيْحُ فِي الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَاِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِكُمْ فَاقْتُلُوْنَا وَ قَالَت طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ابْنُوْ لَنَا دُوْرًا فِي الْفَيَافِيْ وَ نَحْتَفِرُ الْاٰبَارَ وَ نَحْتَرِثُ الْبُقُوْلَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَبَائِلِ اِلَّا وَلَهٗ حَمِيْمٌ فِيْهِمْ قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْاٰخِرُوْنَ قَالُوْا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَ نَسِيْحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَ نَتَّخِذُ دُوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلٰى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِاِيْمَانِ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ یعنی: جو کوئی حکم نہ کرے اللہ عزوجل کے حکم کے موافق تو وہ کافر ہے۔ اس طرح کی آیات اور جن سے ہمارے کام کا عیب نکلتا ہے پڑھتے ہیں تو تم لوگ ان کو حکم دو جس طریقہ سے ہم لوگ پڑھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات کریمہ کو تبدیل کر دیں یا نکال دیں) اور ایمان لائیں جس طریقہ سے ایمان لائے (چنانچہ) بادشاہ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ یا تو قتل ہو اور یا توریت اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دے البتہ ہم نے جس طریقہ سے تبدیل کیا ہے تو تم پڑھو۔ ان لوگوں نے کہا اس سے کیا مطلب ہے ہم کو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہم لوگوں کے لیے ایک مینار تعمیر کرا دو پھر اس پر ہم کو چڑھا دو اور ہم کو کچھ کھانے کو دے دو۔ تمہارے پاس ہم کبھی نہ آئیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا تم لوگ ہمیں چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے اور ہم جنگل میں چلے جائیں گے اور جنگلی جانوروں کی طرح کھائیں گے اگر تم ہم کو بستی میں دیکھو تو تم ہم کو مار ڈالنا۔ بعض نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم لوگ (جنگل میں) کنوئیں کھودیں گے اور سبزیاں لگائیں گے نہ ہم تم لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جس کا رشتہ دار دوست ان لوگوں میں نہ ہو آخر کار ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔ ان ہی لوگوں سے متعلق اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا نازل فرمائی۔ یعنی: ان لوگوں نے خود اس طرح کی درویشی نکال لی تھی۔ ہم نے ان کو حکم نہیں کیا تھا پھر اس کو بھی جیسا دِل چاہے ویسا نہ کر سکے۔ زبان سے بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کی عبادت کریں گے کہ جیسی عبادت فلاں آدمی کرتا ہے اور ہم لوگ جنگل کی سیر و تفریح

الَّذِیْنَ اقْتَدَوْا بِهٖ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِیَاحَتِهٖ وَ صَاحِبُ الدَّیْرِ مِنْ دَیْرِهٖ فَآمَنُوْا بِهٖ وَ صَدَّقُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَآمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِهٖ اَجْرَیْنِ بِاِیْمَانِهِمْ بِعِیْسٰى وَ بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَبِاِیْمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ تَصْدِیْقِهِمْ قَالَ یَجْعَلْ لَكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ الْقُرْآنَ وَ اتِّبَاعَهُمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَتَشَبَّهُوْنَ بِكُمْ اَنْ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْاٰیَةَ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر وتفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا نازل ہوئی۔ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دوگنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمدؐ اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکیں گے۔

۲۳۸۶: بَاب الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

۵۴۰۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دلوا دوں تو وہ نہ لے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

۲۳۸۷: بَاب حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهٖ

۵۴۰۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کرسکتا ہے

۵۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھیڑیا آ گیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَا كَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا اِلٰى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ۔

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھیڑیا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو مدیہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

مؤمنانہ فراست:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فراست ایمانی سے اندازہ فرما لیا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت و محبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم و فراست سے فیصلہ کر سکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا: ((اتقو فراسته المؤمن فانهه بنظر بنور الله)) الحدیث

۲۳۸۸: بَاب اَلسَّعَةُ لِلْحَاكِمِ فِىْ اَنْ يَّقُوْلَ لِلشَّىْءِ الَّذِىْ لَا يَفْعَلُهٗ اَفْعَلُ لِيَسْتَبِيْنَ الْحَقُّ

باب: قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تا کہ حق ظاہر ہو جائے

۵۴۰۹: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

۵۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچے پر بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

فَعَدَا الذِّئْبُ عَلٰی اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ وَ لَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِی الصَّبِیِّ الْبَاقِیْ اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ فَقَالَ كَیْفَ اَمْرُ كُمَا فَقَصَّتَا عَلَیْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّیْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰی بِهٖ لَهَا۔

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کردوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (فوراً) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچہ کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا ہے پھر وہ لڑکا اس کو دلوا دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمانے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مار ڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

۲۳۸۹: باب نَقْضُ الْحَاكِمِ مَا یَحْكُمُ بِهٖ غَیْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۵۴۱۰: اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِیْنُ بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَ لَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِی الْوَلَدِ اِلٰی دَاوٗدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَیْفَ قَضٰی بَیْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی قَالَ سُلَیْمَانُ اَقْطَعُهٗ بِنِصْفَیْنِ لِهٰذِهٖ نِصْفٌ وَلِهٰذِهٖ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرٰی نَعَمِ اقْطَعُوْهُ فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا

۵۴۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوایا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

فَقَضٰی بِهٖ لِلَّتِیْ اَبَتْ اَنْ یَقْطَعَهٗ۔

نہ کاٹو وہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہ اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

۲۳۹۰:بَاب الرَّدِّ عَلَی الْحَاکِمِ اِذَا قَضٰی بِغَیْرِ الْحَقِّ

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے

۵۴۱۱: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی بَنِیْ جَذِیْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَّاَسْرًا قَالَ فَدَفَعَ اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ اَسِیْرَهٗ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ یَوْمُنَا اَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اَنْ یَقْتُلَ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِیْرَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ اَحَدٌ وَّقَالَ بِشْرٌ مِنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَهٗ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ لَهٗ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَکَرِیَّا فِیْ حَدِیْثِهٖ فَذُکِرَ وَفِیْ حَدِیْثِ بِشْرٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ۔

۵۴۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا میں یہ فرمایا: اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اُس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرمانا۔

۲۳۹۱:بَاب ذِکْرُ مَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاکِمِ اَنْ

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

یَجْتَنِبَهُ

۵۴۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ وَ كَتَبْتُ لَهُ اِلَى عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِيْ سِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ اَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

بچنا چاہیے

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ سیسان کے قاضی تھے' کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اُس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اسلئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۹۲: بَابُ الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْاَمِيْنِ اَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالتِ غصہ فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۱۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَاْيٍ فِيْهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْاَنْصَارِيِّ فَلَمَّا

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی بہنے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) زبیر رضی اللہ عنہ کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلا دیا اور پہلے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

اَحْفَظَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارِيُّ اسْتَوْفٰى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا اَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ اِلَّا فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَاَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْقِصَّةِ۔

زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کرلیں پھر تم جو حکم دو اس سے دِل تنگ نہ ہوں (اور بلا عذر اس کو تسلیم کرلیں) اس حدیث شریف کے دو راوی ہیں ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے متعلق:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ اور ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے اور وہ ہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

۲۳۹۳: بَابُ حُكْمُ الْحَاكِمِ فِيْ دَارِهٖ

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَ اَوْ مَا اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اُونچی ہوگئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور قرض ادا کرو۔

۲۳۹۴: بَابُ الْاِسْتِعْدَاءِ

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَزِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَاحِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِي الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ

۵۴۱۵: حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن شرحبیل سے روایت ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں کی ایک پھلی لے کر میں نے مل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا اور میرا کمبل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِيْ وَ ضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِيْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهٗ وَاَمَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ۔

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا ہے اور ایک پھل کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھلایا اور اگر وہ بھوکا تھا تو تُو نے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کمبل واپس کر دو پھر مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اوزان شرعیہ رسالہ مصنف حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں مذکورہ اوزان کی تفصیل ہے۔

۲۳۹۵: بَاب صَوْنِ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق

۵۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْآخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ بِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِيَتُكَ فَرَدٌّ

۵۴۱۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے جھگڑا کیا ایک نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سو بکریاں اور ایک باندی دے کر اپنے لڑکے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہلِ علم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑنا تھے ایک سال کے لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

اِلَیْكَ وَ جَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةٍ وَ غَرَّبَهٗ عَامًا وَ اَمَرَ اُنَیْسًا اَنْ یَاْتِیَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کر لیا پھر وہ عورت رجم کی گئی یعنی اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۴۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ وَ كَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَاَنَّهٗ اُخْبِرَ اَنَّ عَلٰی ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدٰی مِنْهُ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ لَاَ قْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ الْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلٰی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ اغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے پاس مزدوری کا کام کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے لڑکے پر رجم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے چند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لے لو اور تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح کے وقت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کر لیا انہوں نے اس کے اوپر پتھر برسائے۔

۲۳۹۶: بَاب تَوْجِیْهُ الْحَاكِمِ اِلٰی مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهٗ زَنٰی

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا طلب کرنا

۵۴۱۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَرْمَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۵۴۱۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِامْرَاَةٍ قَدْزَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِىْ فِىْ حَائِطِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُتِىَ بِهٖ مَحْمُوْلاً فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِثْكَالٍ فَضَرَبَهٗ وَ رَحِمَهٗ لِزَمَانَتِهٖ وَ خَفَّفَ عَنْهُ۔

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپاہج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے اُس کو بلایا' لوگ اُس کو اُٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے منگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف فرمائی۔

اپاہج شخص کی حد سے متعلق:

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپاہج پن کو دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرما دی اور اس کو کھجور کے ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سو شاخیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

۲۳۹۷: بَاب مَصِيْرُ الْحَاكِمِ اِلٰى رَعِيَّتِهٖ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا

۵۴۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِىَّ يَقُوْلُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتُظِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَ تَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ صَفَّحُوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِى الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيْحَهُمُ الْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَاَنْ يَتَاَخَّرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِىْ يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰى وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا

۵۴۱۹: حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہوگئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پتھر چل گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت دستک کی آواز سنی تو نگاہ پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے اشارہ فرمایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ابوقحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

كَانَ اللّٰهُ لِيَرَى ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَالَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے تو تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔

۲۳۹۸: بَاب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے لئے اشارہ کرسکتا ہے

۵۴۲۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ يَعْنِيْ دَيْنًا فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَ تَرَكَ نِصْفًا۔

۵۴۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا انہوں نے راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

۲۳۹۹: بَاب اِشَارَةُ الْحَكَمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ کرسکتا ہے

۵۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهٗ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا

۵۴۲۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَ تَرَكَهُ فَاَنَا رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

گے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو لے جاؤ۔ جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۲۴۰۰: بَاب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۴۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ اِنِّيْ اَحْسَبُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

۵۴۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سینچا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کو پورا حق نہیں دلایا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر آپ نے فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈیر تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ......۔

۲۴۰۱: بَاب شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل حاکم کے سفارش کرنے

فَصْلُ الْحُكْم سے متعلق

۵۴۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِیْ وَ دُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَ مِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَاِنَّهٗ اَبُوْ وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَفِيْعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِيْهِ۔

۵۴۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

۲۴۰۲: بَاب مَنْعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهٗ مِنْ اِتْلَافِ اَمْوَالِهِمْ وَ بِهِمْ حَاجَةٌ اِلَيْهَا

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

۵۴۲۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهٗ رَسُوْلَ

۵۴۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَا نِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَانْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ۔

خرچ کرو۔

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل وعیال کے نان نفقہ کی فکر ضروری ہے۔غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

۲۴۰۳:بَاب اَلْقَضَآءُ فِیْ قَلِیْلِ الْمَالِ وَ كَثِيْرِهٖ

۵۴۲۵:اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ۔

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے

۵۴۲۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عزوجل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگرچہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

۲۴۰۴:بَاب قَضَاءُ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ اِذَا عَرَفَهٗ

۵۴۲۶:اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ هِنْدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَیَّ وَ وَلَدِیْ مَا يَكْفِيْنِیْ اَفَاٰخُذُ مِنْ مَالِهٖ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَ وَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۵۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا ' ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے وہ نہ تو مجھ کو اور نہ میری اولاد کو خرچہ دیتے ہیں' کیا میں اُنکے مال میں سے بغیر اطلاع کے لے لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر لے لو جس قدر تم کو اور تمہارے بچے کو کافی ہو۔

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

۲۴۰۵: اَلنَّهْیُ عَنْ اَنْ يُقْضٰى فِیْ قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

۵۴۲۷:اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۵۴۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَ كَانَ عَامِلاً عَلٰى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ اَحَدٌ فِيْ قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ وَلَا يَقْضِيْ اَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے)۔

۲۴۰۶: بَاب مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا عَلٰى نَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۵۴۲۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے کوئی شخص زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اُسی پر جو سنوں گا پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلواؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

۲۴۰۷: بَاب الْاَلَدُّ الْخَصِمِ

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل کے نزدیک جھگڑالو شخص ہے (یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

۲۴۰۸: بَاب الْقَضَاءُ فِيْمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ

باب: جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ فِيْ دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضٰى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۵۴۳۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا۔

۲۴۰۹: بَاب عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکیاں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمٰى فَزَعَمَتْ اَنَّ صَاحِبَتَهَا اَصَابَتْهَا وَاَنْكَرَتِ الْاُخْرٰى فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ اَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَ هُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَسَرَّهُ۔

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ...... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

۲۴۱۰: باب كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي نَعَامَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَدْعُوا اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِدِيْنِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَابِكَ قَالَ اللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّمَا اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۴۳۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر، آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دُعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

۵۴۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

۵۰

کتاب الاستعاذۃ

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیثِ مبارکہ

۵۴۳۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَسِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَاثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ۔

۵۴۳۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کچھ بارش برسی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح وشام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

۵۴۳۵: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قل قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَاثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تنہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی مکمل سورتیں تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۂ ناس یعنی): قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

۵۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

الْقَعْنَبِیُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهٗ فِیْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهٗ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُ مَعَهٗ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سُلَیْمَانَ الْاَسْلَمِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ قُلْتُ وَمَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ یَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ اَوْلَا یَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ۔

۵۴۳۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور مؤثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ یَحْیَی عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحٰرِثِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِیِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ یَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا یَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ۔

۵۴۳۸: حضرت عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۹: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ

۵۴۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ اَقْرَأْ قَالَ وَمَا اَقْرَأُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِقْرَأْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَأْتُهَا فَعَرَفَ اَنِّيْ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتُ يَعْنِيْ بِمِثْلِهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید قسم کے خچر کا تحفہ آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ ﷺ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

۵۴۴۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سورۂ معوذتین کے بارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکھنا چاہا) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۴۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَبِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۴۴۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۴۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحٰرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ

۵۴۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دو سورت سکھلاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس سکھلائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم کیا سمجھے؟

لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

۵۴۴۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَ رَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَ نَزَلْتُ وَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَاَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّبِيْ فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ۔

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کیا تم سوار نہیں ہوتے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال کیا اور عرض کیا: میں کس طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ نے فرمایا تم سوار نہیں ہوتے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے لئے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورت سکھلاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے دو سورتیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوگئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تم کیا سمجھے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے وقت۔

۵۴۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا) کیا پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کہو یعنی پڑھو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَاَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهِ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۴۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھائیں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے۔

۵۴۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَمِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۵۴۴۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا ذَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَاْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا۔

۵۴۴۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

۲۴۱۲: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

باب: اس دِل سے پناہ کہ جس میں خوفِ الٰہی نہ ہو

۵۴۴۸: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

۵۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دِل سے جو کہ خوف خدا نہ کرے اور اس دُعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیت خداوندی نہ ہو)۔

تَشْبَعَ۔

۲۴۱۳: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

باب: سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۴۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۴۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامردی' کنجوسی' سینہ کے فتنہ اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۴۱۴: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ شَرِّ بَصَرِيْ وَ شَرِّ لِسَانِيْ وَ شَرِّ قَلْبِيْ وَ شَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهٗ۔

۵۴۵۰: حضرت شکل رضی اللہ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوذ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے' زبان کی برائی سے' دِل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کرلیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

خلاصة الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان' زبان' دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا نعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرد' بے اولاد' بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مریض یا عارضہ قلب میں مبتلا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تا کہ امت مسلمہ کو تندرست وتوانا جوان مبلغ' مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جامی)

۲۴۱۵: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُهُنَّ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۴۵۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہم کو پانچ باتیں سکھلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دُعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ارزل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے۔

۲۴۱۶: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں: کنجوسی' نامردی' بڑی عمر' سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۵۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِىِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهٗ۔

۵۴۵۳: حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: سچ ہے)۔

۵۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

۵۴۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے' کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

سے۔

۲۴۱۷:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَمِّ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۵۴۵۵:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے مجھ پر۔

۵۴۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَحَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ خَطَاءٌ۔

۵۴۵۶:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اورغم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطاء ہے۔

۵۴۵۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَدْعُو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۷:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی' بڑھاپے' نامردی' کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۵۸:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے' کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذابِ قبر اور زندگی اور موت سے۔

۲۴۱۸:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحُزْنِ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَاتِمِ السِّجِسْتَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍ وَمَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِیْدُ ابْنُ سَلَمَةَ شَیْخٌ ضَعِیْفٌ وَاِنَّمَا اَخْرَجْنَاهُ لِلزِّیَادَةِ فِی الْحَدِیْثِ۔

۵۴۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دُعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۲۴۱۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں

۵۴۶۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ عَطِیَّةَ وَكَانَ خَیْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۶۰: حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۴۲۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِلَالُ بْنُ یَحْیٰی اَنَّ شُتَیْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهُ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ قَالَ حَتّٰی حَفِظْتُهَا

۵۴۶۱: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعوذ بتلائیں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہو میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطفہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

قَالَ سَعْدٌ وَالْمِنِيُّ مَاؤُهٗ خَالَفَهٗ وَكِيْعٌ فِيْ لَفْظِهٖ۔

۲۴۲۱: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ الدُّعَآءَ اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهٗ۔

۵۴۶۲: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دُعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! بچا مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دِل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

۲۴۲۲: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذابِ قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی، بڑھاپے، نامردی، کنجوسی اور دجال کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۲۴۲۳: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اُعَلِّمُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرٌ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۵۴۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھلاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس دِل سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۴۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۵۴۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

اور کنجوسی اور نامردی اور بڑھاپے اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۲۴۲۴:بَاب اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الذِّلَّۃِ

باب: ذلت ورسوائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ خَالَفَہُ الْاَوْزَاعِیُّ۔

۵۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کمی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۴۶۷: قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَھُوَ الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّۃِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ

۵۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

اُظْلَمَ۔

۲۴۲۵:بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۴۶۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَ مِنَ الْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۲۴۲۶:بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۴۷۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِى الشَّحَّامَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِى ابْنَ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْبِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَىَّ اَنّٰى عُلِّمْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْبِهِنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَىَّ فَاِنَّ نَبِىَّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْبِهِنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

۵۴۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فقیری سے اور عذابِ قبر سے تو میں بھی یہی دُعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دُعا سیکھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہر ایک نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دُعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ نبیصلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے۔

۲۴۲۷:بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

اللہ علیہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے اور دجال کے فساد سے اور تنگ دستی کے فتنہ اور مالداری کے فتنہ سے اے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دِل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور مقروض ہونے سے۔

۲۴۲۸: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دِل سے کہ جس میں خوفِ خداوندی نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۴۲۹: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوْعِ

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

۵۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور بری بات سے جو چھپی ہوئی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

۲۴۳۰: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِيَانَةِ

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بری عادت ہے۔

۲۴۳۱: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ

باب: دشمنی نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ سے متعلق

۵۴۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو کہ نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں کہ خوف نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

۵۴۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۲۴۳۲: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

باب: تاوان سے پناہ

۵۴۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحِمْصِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ التَعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۲۴۳۳: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيْبِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ۔

۵۴۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

قرض کا گناہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عند اللہ نا قابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی نا قابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۴۸۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۳۴: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

باب: مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُيَىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۵۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

۲۴۳۵: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۵۴۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُرْمِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم اور کاہلی اور نامردی اور کنجوسی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ فساد مچانے سے)

۲۴۳۶: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى

باب: مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کاہلی' بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۲۴۳۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

باب: فتنۂ دُنیا سے پناہ مانگنا

۵۴۸۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَ يَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۸۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور

الْاَوْدِیِّ قَالَ کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُ بَنِیْهِ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْمُکْتِبُ الْغِلْمَانَ وَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُبِهِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۸۷: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلَخِیُّ هُوَ اَبُوْ دَاوُدَ الْمُصَاحِفِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۷: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اشیاء سے پناہ مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۸: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۸: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ۔

۵۴۸۹: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق ہے۔

۲۴۳۸: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

۵۴۹۰: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ وَكِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ شُتَیْرِ ابْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ لِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَكَرَهٗ۔

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۴۹۰: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھ کو ایسی دُعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دِل کی برائی سے بچا۔

۲۴۳۹: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

۵۴۹۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۴۰: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

۵۴۹۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۲: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان کے باہر تشریف لاتے تو فرماتے بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار پھسل جانے سے (بلا ارادہ گناہ کرنے سے یا چلنے میں پاؤں کے پھسل جانے سے) یا راستہ بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

۲۴۴۱: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

۵۴۹۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

باب: دُشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دُشمن کے غلبہ سے اور دُشمن کی ملامت سے۔

غَلَبَةِ الدَّيْنَ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۲۴۴۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۴: اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حُيَيٌّ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۵۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

۲۴۴۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی' بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاثَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ و اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۵۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

۲۴۴۴: بَاب الْاَسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ

۵۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بدبختی آنے سے' دشمنوں کی ملامت سے' بری قضاء سے' سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّيْ لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ۔

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار نقل کی کیونکہ مجھ کو یاد نہیں رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

۲۴۴۵: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ

باب: بدنصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۴۴۶: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُنُوْنِ

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّيءِ الْاَسْقَامِ۔

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون' جذام' برص اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

۲۴۴۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگانے) سے اور پھر جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

۲۴۴۸: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكِبْرِ

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَعَوَّذُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کنجوسی اور غرور کی برائی سے اور فتنہ دجال اور عذاب قبر سے۔

۲۲۴۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

۵۵۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: بُری عمر سے پناہ مانگنا

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا' اپنے والد سے وہ ہم کو سکھلاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے اور کہتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

۵۵۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ يَعْنِیْ اَبَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ اَلَاۤ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باخبر ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوَرِبَعْدِالْكَوَرِ

۵۵۰۴: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوَرِبَعْدَ الْكَوَرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

باب: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں۔

۵۵۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۵۰۵: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج وغم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں اور اولاد میں۔

۲۴۵۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: مظلوم کی بددُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ۔

۵۵۰۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے آخر تک جس طرح اوپر گذرا۔

۲۴۵۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج وغم سے پناہ

۵۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ بِاِصْبَعِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

۵۵۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ فرماتے انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ راوی نے انگلی کو لمبا کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر اور مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے۔

خلیفہ بنانے کا مفہوم:

خلیفہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں' میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر سے واپسی کی مصیبت کا مطلب ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر وعافیت سے واپس آؤں۔

۲۴۵۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

۵۵۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوس اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوس ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)

۲۴۵۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۵۵۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي اَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کاہلی اور کنجوسی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

۲۴۵۶: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَ قَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

باب: فتنۂ دجال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

۲۴۵۷: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُبِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: عذابِ دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اَبَا

۵۵۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

اُسَامَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ۔

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۲۴۵۸: بَاب اُلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنَ اُلْاِنْسِ

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَشْخَاشٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ وَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قُلْتُ اَوَ لِلْاِنْسِ شَيَاطِيْنُ قَالَ نَعَمْ۔

۵۵۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جنات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

۲۴۵۹: بَاب اُلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُوْلُ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ

۵۵۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَکَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَ فِتْنَةِ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

اور عذابِ دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِنْ فِیْهِ اِلٰی فِیَّ قَالَ وَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے: (۱) عذابِ دوزخ سے؛ (۲) عذابِ قبر سے؛ (۳) زندگی اور (۴) موت کے فتنے سے؛ (۵) فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۰: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دُعا ایسے سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذابِ دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذابِ قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ اور عذابِ قبر اور فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۱: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ من عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۰: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

۵۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی دُعا میں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذابِ قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگی اور فتنہ موت

جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ واَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

سے۔

۲۴۶۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرِ الْمُقْبُرِّى عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ۔

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ دعا میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن سنان صحیح ہے۔

۲۴۶۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

۵۵۲۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ عُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

۵۵۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: عذابِ دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۵۵۲۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۲۴۶۶: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ حَرِّ النَّارِ

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ عَنْ جَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ رَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرئیل علیہ السلام‘ میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ کی گرمی اور عذابِ قبر سے۔

۵۵۲۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عن بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ فرما۔

۲۴۶۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اِنَّ سَيِّدَ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبودِ برحق نہیں ہے‘ تو نے مجھ کو پیدا کیا‘ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ سے ہوسکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اپنے کاموں میں اور

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ مُوْقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِیْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا' اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔ بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مر جائے تو جنّت میں داخل ہوگا اور شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنّت میں داخل ہوگا۔

۲۴۶۸: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی هِلَالٍ

باب: اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۹: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ شَیْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ یَسَافٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَالَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا یَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ یَدْعُوْ بِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۲۹: حضرت عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے کہ ابن یساف نے ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل اکثر کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ یَسَافٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ یَدْعُوْ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرَ دُعَائِهٖ اَنْ یَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ۔

۵۵۳۰: حضرت ابن یساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ قَالَتْ كَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دُعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔

۵۵۳۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ

۵۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۶۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

باب: جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ

۵۵۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِیْ بِشَیْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۳: فروہ بن نوفل کہتے ہیں' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالاً بْنَ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِیْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۷۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَسْفِ

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُبَيْرُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا اَدْرِیْ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ اَوْقَوْلَ جُبَيْرٍ۔

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین دھنس جانا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِیِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

اللّٰهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِي اٰخِرِهٖ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْخَسْفَ۔

۲۴۷۱: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ

۵۵۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْيُسْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي الْيُسْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَ الْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَيْفِيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۲۴۷۲: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی

۵۵۴۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ فِرَاشِيْ فَلَمْ اُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلٰى رَاْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ۔

باب: اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق' اُسکی رضا کے ساتھ

۵۵۴۰: سیّدہ امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اُٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے' پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیری غصہ سے' پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

۲۴۷۳: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۵۴۱: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهُ وَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْحِرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يُسَبِّحُ عَشْرًا وَ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق

۵۵۴۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو تندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

۲۴۷۴: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

۵۵۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے کہ جس میں خوف

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِيْدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بَلْ سَمِعَهٗ مِنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

خداوندی نہ ہو اور اس دِل سے جو نہ بھرے اور اس دُعا سے جو نہ سنی جائے۔

۵۵۴۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' باقی ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۲۷۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ

باب: ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۴۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ كَانَ اِذَا قِيْلَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهٖ وَ يَاْمُرُنَاَانْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا تُسْتَجَابُ۔

۵۵۴۴: حضرت عبداللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور ضعیفی اور عذابِ قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے' تو مالک اور مختار ہے اس کا' اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دِل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۵۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۵۵۴۵: اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلتے تو فرماتے: نکلتا ہوں اللہ کا نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

(۵۱)

کتاب الأشربة

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیثِ مبارکہ

۲۴۷۶:باب تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اے اہلِ ایمان! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان کے کام ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور لڑائی پیدا کرادے شراب پلا اور جوا کھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں''۔

۵۵۴۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ السُّنِّيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ

۵۵۴۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے دُعا فرمائی: اے اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرما دیں تو وہ آیت کریمہ جو سورۂ بقرہ میں ہے یعنی: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخر تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ایسی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

سُکَارٰی) فَکَانَ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الصَّلَاةَ نَادٰی لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا فَنَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَةِ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْهِ فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ قَالَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْتَهَیْنَا اِنْتَهَیْنَا۔

رسول کریم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ نہ نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمرؓ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

۲۴۷۷: بَاب: ذِکْرُ الشَّرَابِ الَّذِیْ اُهْرِیْقَ بِتَحْرِیْمِ الْخَمْرِ

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی

۵۵۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ یَعْنِی ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ بَیْنَا اَنَا قَائِمٌ عَلَی الْحَیِّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلٰی عُمُوْمَتِیْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاَنَا قَائِمٌ عَلَیْهِمْ اَسْقِیْهِمْ مِنْ فَضِیْخٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اکْفِاْهَا فَکَفَاْتُهَا فَقُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَنَسٍ کَانَ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ فَلَمْ یُنْکِرْ اَنَسٌ۔

۵۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فضیخ پلا رہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ اُلٹ دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدری کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

فضیخ کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور فضیخ شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدری کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۴۴۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرمادیا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو زیر نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (قاسمی)

۵۵۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَ اُبَیَّ

۵۵۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ ابی بن کعب ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو قبیلہ انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ایک نئی خبر ہے کہ شراب

بْنَ کَعْبٍ وَ اَبَا دُجَانَةَ فِیْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَیْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ فَکَفَأْنَا قَالَ وَمَا هِیَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِیْخُ خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ وَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ یَوْمَئِذٍ الْفَضِیْخُ۔

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان دونوں میں فضیخ (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گذر چکی) یعنی گدری اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدری کھجور کی شراب۔ اس نے کہا: شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر فضیخ (نامی شراب) پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَت وَاِنَّهٗ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک کھجور کا آمیزہ تھی۔

۲۴۷۸: باب: اِسْتِحْقَاقُ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: گدری اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے

۵۵۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدری (تر) اور خشک کھجور کو ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ رَفَعَهُ الْاَعْمَشُ۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گدری اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۵۵۵۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ شَیْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۲۴۷۹: باب: نَهْیُ الْبَیَانِ عَنْ شُرْبِ نَبِیْذِ الْخَلِیْطَیْنِ الرَّاجِعَةِ اِلٰی بَیَانِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ

باب: خلیطین کی نبیذ پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِی

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور انگور اور کھجور سے۔

لَیْلٰی عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ۔

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبیذ:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبیذ سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

۲۴۸۰: باب خَلِیْطُ الْبَلَحِ وَالزَّھْوِ

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونا

۵۵۵۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَاَنْ یُخْلَطَ الْبَلَحُ وَالزَّھْوُ۔

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے تونبے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور کچی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الدَّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ زَادَ مَرَّۃً اُخْرٰی وَالنَّقِیْرِ وَاَنْ یُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِیْبِ وَالزَّھْوُ بِالتَّمْرِ۔

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے سے منع فرمایا اور روغنی رال کے باسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ اَرْطَاۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الزَّھْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ۔

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۱: باب خَلِیْطُ الزَّھْوِ وَالرُّطَبِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۵۷: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَجْمَعُوْا بَیْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَلَا بَیْنَ الزَّھْوِ وَالرُّطَبِ۔

۵۵۵۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

٥٥٥٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِيْبَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا۔

٥٥٥٨: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو ایک ساتھ بھگوؤ۔

٢٤٨٢: باب خَلِيْطُ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَاَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبُسْرُ۔

٥٥٥٩: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور اور کشمش اور پکی اور تر کھجور اور پکی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔

٢٤٨٣: باب خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

باب: گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونا

٥٥٦٠: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

٥٥٦٠: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

٥٥٦١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

٥٥٦١: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر مت بھگوؤ۔

٢٤٨٤: خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

٥٥٦٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا۔

٥٥٦٢: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۳: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ وَعَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَا وَکَتَبَ اِلٰی اَهْلِ هَجْرَاَنْ لَا تَخْلِطُوْا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے لاکھی برتن اور روغنی برتن سے اور گدری اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجر کے لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہلِ عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہلِ ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ یُّنْبَذَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا۔

۵۵۶۴: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۲۴۸۵: باب خَلِیْطُ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ وَعَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیْمِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ۔

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک کھجور اور گدری کھجور کو ملانے سے۔

۵۵۶۶: اَخْبَرَنَا قُرَیْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَاوَرْدِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَنَهٰی عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ یُّنْبَذَا جَمِیْعًا۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے ممنوع فرمایا گدری کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی نبیذ بنانے سے۔)

۲۴۸۶: بَاب خَلِيطُ الرُّطَبِ وَالزَّبِيبِ

۵۵۶۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا۔

باب: گدری کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور نہ بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر۔

۲۴۸۷: بَاب خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ

۵۵۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا۔

باب: گدری کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۸: بَاب ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ

۵۵۶۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ وَقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيذًا يَبْغِي اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيخِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذَنِّبَ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ اَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا فضیخ (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدری کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہوگئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

۵۵۷۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اُتِيَ بِبُسْرٍ مُذَنَّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

۵۵۷۰: حضرت ابوادریس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدری کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

۵۵۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ قَالَ قَتَادَةَ كَانَ اَنَسٌ يَاْمُرُنَا بِالتَّذْنُوْبِ فَيُقْرَضُ۔

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کھجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ اَرْطَبَ اِلَّا عَزَلَهٗ عَنْ فَضِيْخِهٖ۔

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کھجور نکال دیتے اس فضیخ (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدری کھجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۴۸۹: بَابُ التَّرَخُّصِ فِى انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهٗ وَ شُرْبِهٖ قَبْلَ تَغَيُّرِهٖ فِىْ فَضِيْخِهٖ

باب: صرف گدری کھجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فضیخ میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو

۵۵۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۵۵۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدری کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کھجور اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۲۴۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْاِنْتِبَاذِ فِى الْاَسْقِيَةِ الَّتِىْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے مُنہ بندھے ہوئے ہوں

۵۵۷۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِتَنْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى

۵۵۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے' گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے مُنہ باندھ دیئے جائیں تا کہ اس میں کیڑا اور مکھی داخل نہ

حِدَتِهٖ فِی الْاَسْقِيَةِ الَّتِیْ يُلَاثُ عَلٰی اَفْوَاهِهَا۔

ہو۔

۲۴۹۱: بَاب اَلتَّرَخُّصُ فِی انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهٗ

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نُصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا اَوْ زَبِيْبًا فَرْدًا۔

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۵۵۷۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے

۲۴۹۲: بَاب اِنْتِبَاذُ الزَّبِيْبِ وَحْدَهٗ

باب: صرف انگور بھگونا

۵۵۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَ قَالَ انْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ۔

۵۵۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور اور انگور یا گدری اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

۲۴۹۳: بَاب اَلرُّخْصَةُ فِی انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهٗ

باب: گدری کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی یَعْنِی ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ انْتَبِذُوا الزَّبِیْبَ فَرْدًا وَالتَّمْرَ فَرْدًا وَالْبُسْرَ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ کَثِیْرٍ اسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدری کھجور کو علیحدہ بھگوؤ۔

۲۴۹۴: بَاب تَاوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تعالٰی وَمِنْ ثَمَرَاتٍ وَمِنْ ثَمَرَتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا

باب: آیت کریمہ: وَ مِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَ رِزْقًا حَسَنًا کی تفسیر

۵۵۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کَثِیْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حَبِیْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ وَ قَالَ سُوَیْدُ فِیْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ۔

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَ مِنْ ثَمَرَاتِ نازل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال حلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ جیسا کہ زہر الربی میں ہے: قوله نزل بنزول تحریم الخمر الایة المذکوره فی اول کتاب الاشربه و آیت المائدة: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ حاشیہ نسائی ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۵۸۰: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ

۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور

كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ

اور انگور۔

۵۵۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۲۴۹۵: بَاب ذِكْرُ اَنْوَاعِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۵۵۸۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور' کھجور' شہد' گیہوں اور جو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل ڈھانپ لے۔

۵۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ۔

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور' گیہوں اور جو سے اور کھجور و شہد سے۔

۵۵۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْعِنَبِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ اشیاء سے بنتی ہے کھجور' گیہوں اور جو اور شہد اور انگور سے۔

۲۴۹۶: بَاب تَحْرِيْمُ الْاَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْاَثْمَارِ وَالْحُبُوْبِ كَانَتْ عَلٰى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا لِشَارِبِيْهَا

باب: جو شراب غلّہ یا پھلوں سے تیار ہوا گرچہ وہ کسی قسم کا ہو اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

۵۵۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَاِذَا اَصْبَحْنَا شَرِبْنَا قَالَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اِنَّ اَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا وَيُسَمُّوْنَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَاِنَّ اَهْلَ فَدَكٍ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا يُسَمُّوْنَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتّٰى عَدَّ اَشْرِبَةً اَرْبَعَةً اَحَدُهَا الْعَسَلُ۔

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارے لوگ ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فدک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

نام بدلنے سے حرمت ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرمت ختم نہیں ہو جاتی جس شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لقولہ علیہ السّلام ((کل مسکر حرام......)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پئیں گے ایسے لوگوں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۴۹۷: بَاب اِثْبَاتُ اِسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگر چہ وہ انگور سے تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَحْمَدُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۵۵۹۰: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۱: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زیر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

۲۴۹۸: بَاب تَحْرِيْمِ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِي الدَّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبی' لاکھی اور روغنی باسن میں نبیذ تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدَّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُوَيْدٍ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ

۵۶۰۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ بتع شہد سے تیار کی ہوئی نبیذ کو کہتے ہیں۔

شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۶۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا اِلَى اِلَى اَرْضٍ كَثِيْرٌ شَرَابُ اَهْلِهَا فَمَا اَشْرَبُ قَالَ اَشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا۔

۵۶۰۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ کرے۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ پی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْاَيَامِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شیبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً سَالَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ اَسْفَارًا فَتَبْرُزُ لَنَاالْاَشْرِبَةُ فِي الْاَسْوَاقِ لَا نَدْرِيْ مَا اَوْ عِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكَ۔

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوئی تھی؟ حضرت عطا نے فرمایا: جوشراب نشہ لائے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاصلہ پر گیا حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۶۰۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔

۵۶۰۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ يَبْقَى ثُلُثُهُ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء کو نہ پیو جس وقت تک اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بنی اُمیہ کے خلفاء میں سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاء کی تشریح یہ ہے کہ طلاء اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلَى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۸: حضرت صعق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عدی بن ارطات کو تحریر کیا کہ ہر ایک نشہ کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے) والی شراب حرام ہے۔

۲۴۹۹: بَاب تَفْسِيْرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ

باب: بتع اور مزر کونسی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۶۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۱۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِهَا اَشْرِبَةً فَمَا اَشْرَبُ وَمَا اَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ اَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيْذُ الْعَسَلِ وَاَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيْذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ۔

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تبع اور مزر۔ آپ نے فرمایا: تبع اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: تبع تو شہد سے بنی ہوئی شراب ہے اور مزر جَو کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام قرار دے چکا ہوں۔

۵۶۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُوْنُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُوْنُ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں جس کو تبع اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تبع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی شراب جَو سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جونشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اٰيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آیت خمر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مزر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جونشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ فَقِيْلَ لَهُ اَفْتِنَا فِي الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۵۶۱۳: ابوالجویریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا باذق کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جونشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

باذق کیا ہے؟

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذق ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور باذق شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحاتِ حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

۲۵۰۰: بَاب تَحْرِيْمُ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ

باب: جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے

۵٦١٤: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۵٦١٤: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شراب کا بہت پینا نشہ پیدا کرے اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے۔

۵٦١۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵٦١۵: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں شراب کے کچھ حصہ کے بھی پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵٦١٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵٦١٦: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب کے کچھ حصہ پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵٦١٧: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ لَهٗ فِي دُبَّاءٍ فَجِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ اَدْنِهٖ فَاَدْنَيْتُهٗ مِنْهُ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى تَحْرِيْمِ السَّكَرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُخَادِعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ بِتَحْرِيْمِهِمْ اٰخِرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيْلِهِمْ مَا

۵٦١٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں چنانچہ میں آپ کے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لے کر حاضر ہوا جس کو کہ میں نے کدو کے تونبے میں بنایا تھا۔ جس وقت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اس کو نزدیک لاؤ' میں نزدیک لے گیا' اس میں اُس وقت جوش آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیوار پر پھینک دو۔ یہ تو وہ شخص پئے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نشہ لانے والی شراب حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور ویسا نہیں ہے کہ جیسے حیلہ کرنے والے لوگ اپنے واسطے حیلے پیدا کرتے ہیں کہ آخر گھونٹ کہ جس کے بعد نشہ

تَقَدَّمَهَا الَّذِي يُشْرَبُ فِي الْفَرَقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ السُّكْرِ بِكُلِّيَّتِهِ لَا يُحْدُثُ عَلَى الشَّرْبَةِ الْاٰخِرَةِ دُوْنَ الْاُوْلَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا ہے۔

۲۵۰۱: بَاب النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيْرِ

باب: جَو کی شراب کی ممانعت سے متعلق

۵۶۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ۔

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۶۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۱۹: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۲۵۰۲: بَاب ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی جاتی تھی؟

۵۶۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کے کونڈے میں۔

۲۵۰۳: بَاب ذِكْرُ الْاَوْعِيَةِ الَّتِي نَهٰى عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِيْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

اشْرِبتها کَاشْتِدَادِهٖ فِيْهَا

ہے) میں نبیذ تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ۔

۵۶۲۱: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالدُّبَّاءِ۔

۵۶۲۲: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور تونبے کی نبیذ سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ (یعنی مٹی کے گھڑے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حنتم سے میں نے عرض کیا:

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ اَسِيْدٍ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٌّ يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ سُوَيْدِ ابْنِ مَنْجُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدَرٍ۔

۵۶۲۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جر کی نبیذ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جر کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

۵۶۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَى لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ اُعَظِّمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْجَرِّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَدَرٍ۔

۵۶۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (عجیب) لگی' آخر تک۔

۲۵۰۴: اَلْجَرُّ الْاَخْضَرُ

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

۵۶۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ فَالْاَبْيَضُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

۵۶۲۸: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبیذ سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا: میں واقف نہیں ہوں۔

۵۶۲۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ

۵۶۲۹: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گذر چکے ہیں)۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْاَبْيَضِ۔

۵۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ رِجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۳۰: حضرت ابورجاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبیذ حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی لاکھی کے برتن اور تونبے اور روغنی برتن سے اور چوبی برتن سے۔

۲۵۰۵: بَاب النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تونبے کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۳۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تونبے کی نبیذ سے۔

۵۶۳۲: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حِسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۲۵۰۶: بَاب النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تونبے اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حَمَّادٍ وَ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ

۵۶۳۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

٥٦٣٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

٥٦٣٥: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن یعمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

٥٦٣٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِمَا۔

٥٦٣٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

٥٦٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِمَا۔

٥٦٣٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

٥٦٣٨: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ۔

٥٦٣٨: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور کدو کے باسن میں۔ (نبیذ بنانے سے)۔

٢٥٠٧: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ

باب: کدو کے تونبے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ پینے کی ممانعت

٥٦٣٩: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرْوَةَ يُقَالُ لَهٗ ابْنُ كُرْدِيٍّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ۔

٥٦٣٩: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور لاکھی کے برتن اور چوبی برتن یعنی نقیر سے۔

نقیر کیا ہے؟

نقیر کھجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے دورِ جاہلیت میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نبیذ بھی پینے کی ممانعت فرمادی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نبیذ پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذکورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہرحال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: قولہ نهی قال النووی کان الانتبا فی الدباء والحنتم والمزفت والنقیر منهیًا عنه فی بدء الاسلام خوفا من الن یصیر مسکرا فیها فی بدء الاسلام حوفا من ان یصیر مسکرا فیها (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔

۵۶۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِى الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تونبے اور چوبی باسن میں (نبیذ) پینے کی۔

۲۵۰۸: بَابُ النَّهْيِ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تونبے' لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۴۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں سے اور کدو کے تونبے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۴۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحٍ الْبَارِقِىِّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نَصْرٍ وَ جُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ اَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ شَرَابٍ صُنِعَ فِىْ دُبَّاءٍ اَوْ حَنْتَمٍ اَوْ مُزَفَّتٍ لَا يَكُوْنُ زَيْتًا اَوْ خَلًّا۔

۵۶۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تونبے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تیل یا سرکہ کے۔

۲۵۰۹: بَابُ ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ نَّبِيْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تونبے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

وَالنَّقِيْرِ وَ الْقُمَيْرِ وَ الْحَنْتَمِ

کے برتن کی نبیذ کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۴۴: اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو نبے اور لاکھی کے اور چوبی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ فِيْمَا يَنْبِذُوْنَ فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۴۵: حضرت ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نبیذ تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو نبے چوبیں اور روغنی لاکھی کے برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۶۴۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ بِذَاتِهٖ۔

۵۶۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو نبے (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اِسْحٰقُ وَ ذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُعَاذَةَ وَ سَمَّتِ الْجِرَارَ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ اَنْتَ سَمِعْتِيْهَا سَمَّتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۵۶۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبی اور روغنی اور تو نبے اور لاکھی کے برتن کی نبیذ سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحٰق راوی نے حضرت ہنیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے ہنیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيْكِ بْنِ اَبَانَ قَالَتْ لَقِيْتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِيْ عَنْهُ

۵۶۴۸: حضرت ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خریبہ میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نبیذ کو شام کے وقت بھگوؤ اور تم اس کو

وَقَالَتْ انْبِذِی عَشِیَّةً وَاشْرَبْهِ غُدْوَةً وَ اَوْکِیْ عَلَیْهِ وَنَهَتْنِیْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ النَّقِیْرِ وَ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ۔

صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ڈاٹ لگا دو (یعنی اگر وہ مشک وغیرہ میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تونبے چوبیں روغنی اور لاکھی برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دِلوں میں شراب کی حرمت قائم ہوگئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی ممانعت ختم فرمادی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قیل هذه الظروف كانت مختصة بالخمر فلما حرمت الخمر حرم النبی صلی الله علیه وسلم استعمال هذه الظروف اما لان فی استعمالها تشبیها بشرب الخمر و اما لان هذه الظروف كانت فیها اثر الخمر فلما مضت مدة اباح النبیاستعمال هذه الظروف ص:۸۳۲ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوۃ۔

۲۵۱۰: اَلْمُزَفَّتَةُ

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۵۶۴۹: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع فرمایا۔

۲۵۱۱: بَاب ذِکْرُ الدَّلَالَةِ عَلٰی النَّهْیِ لِلْمَوْصُوْفِ مِنَ الْاَوْعِیَةِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُهَا کَانَ حَتْمًا لَازِمًا لَّا عَلٰی تَاْدِیْبٍ

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضروری تھی نہ کہ بطور ادب کے

۵۶۵۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَیَّانَ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے لاکھی روغنی اور چوبی برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو (رُک جاؤ)''۔

۵۶۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ اَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے چوبیں اور روغنی اور (کدو کے) تونبے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں نبیذ بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک غلیظ چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲: تَفْسِيْرُ الْاَوْعِيَةِ

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوْعِيَةِ وَ فَسِّرْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْقَرْعَ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُوْنَهَا وَ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ۔

۵۶۵۲: حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گذر چکی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نقیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے تونبے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور نقیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں وہ مراد ہے اور مزفت سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳: بَاب اَلْاِذَانُ فِی الْاِنْتَبَاذِ الَّذِیْ خَصَّهَا بَعْضُ الرِّوَایَاتِ الَّتِیْ اَتَیْنَا عَلٰی ذِکْرِهَا الْاِذْنُ فِیْمَا کَانَ فِی الْاَسْقِیَةِ مِنْهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث مبارکہ کا بیان

۵۶۵۳: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِیْدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفْدَ عَبْدِالْقَیْسِ حِیْنَ قَدِمُوْا عَلَیْهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَعَنِ النَّقِیْرِ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَةِ وَالْمَحْبُوْبَةِ وَ قَالَ انْتَبِذْ فِیْ سِقَائِكَ اَوْکِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا قَالَ بَعْضُهُمْ ائْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا قَالَ اِذًا تَجْعَلَهَا مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یَصِفُ ذٰلِكَ۔

۵۶۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) تونبے نقیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کرو پھر اس پر تم ڈاٹ لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ذائقہ لے کر اس کو پی لو) بعض نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کرلو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۶۵۴: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ یَجِدْ سِقَاءً یُنْبَذُ لَهٗ فِیْهِ نُبِذَ لَهٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) تونبے اور چوبی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۶۵۵: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ یَعْنِی الْاَزْرَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُنْبَذُ لَهٗ فِیْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهٗ فِیْ تَوْرِ بِرَامٍ قَالَ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے۔

۵۶۵۶: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوا لزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے اور چوبی اور لاکھی اور روغنی برتن سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمانہ کی یادتازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۲۵۱۴: بَاب اَلْاِذْنُ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۶۵۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِى عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرَ مُزَفَّتٍ۔

۵۶۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں نبیذ تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

۲۵۱۵: بَاب اَلْاِذْنُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۶۵۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ فَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَ مَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جونشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو لقولہ علیہ السلام ((اکل مسکر حرام)) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جم گئی تھی اور مندرجہ بالا احادیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہوگیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی پینے کی چیز ہے۔

۵۶۵۹: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ

۵۶۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے کے لیے لیکن اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو نبیذ بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبیذ بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل دُور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسَى ابْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَازُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۵۶۶۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارتِ قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دِل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو۔

خلاصة الباب ☆ اس زمانہ میں کیونکہ غرباءفقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباءفقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کثیر العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

۵۶۶۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْمَا بَدَالَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۶۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبیذ تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۶۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ

۵۶۶۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ اس دوران ایک قوم (جماعت کے) شور و شغب کی آواز

قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْخَرَاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ اِذْحَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهُ لَهُوْ شَرَابٌ يَشْرَبُوْنَهٗ فَبَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي شَيْءٍ تَنْتَبِذُوْنَ قَالُوْا نَنْتَبِذُ فِي النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوْفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا اِلاَّ فِيْمَا اَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فِاذَا هُمْ قَدْ اَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصُفْرَةٌ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرْضُنَا وَبِيْئَةٌ وَ حَرَّمْتَ عَلَيْنَا اِلاَّ مَا اَوْكَيْنَا عَلَيْهِ قَالَ اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

سنی۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ایک طرح کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا: تم لوگ کن برتنوں میں نبیذ تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نقیر اور دباء میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ پیو لیکن اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک وباء (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی زمین وبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پیو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھاگل اور لوٹہ وغیرہ ہے کہ اہلِ عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استسقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور وبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وباء رہتی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۶۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَهٰى عَنِ الظُّرُوْفِ شَكَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلاَ اِذًا۔

۵۶۶۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

۲۵۱۶: بَاب مَنْزِلَةُ الْخَمْرِ

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۵۶۶۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۵۶۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری اُمت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر دلعزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطری غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل وشعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَیْرِیْزٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا۔

۵۶۶۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دوہرا گناہ ہوگا)۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز ( ) وغیرہ قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

۲۵۱۷: بَاب ذِكْرُ الرِّوَایَاتِ الْمُغَلَّظَاتِ فِیْ شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے کی مذمت سے متعلق

۵۶۶۶: اَخْبَرَنَا عِیْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ

۵۶۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِی الزَّانِی حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کر کے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ حَدَّثُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِی الزَّانِی حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ۔

۵۶۶۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کر دو۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بدنصیب شخص جو ہرگز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے جرم میں قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

٥٦٦٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

٥٦٦٩: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص نشہ میں ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو چوتھی مرتبہ اس کو قتل کر دو۔

٥٦٧٠: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٥٦٧٠: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا میں پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں یا اللہ عزوجل کے علاوہ اس ستون کی پوجا کروں۔ (مطلب یہ ہے کہ شراب پینا بت پرستی جیسا ہے)

٢٥١٨: بَابُ ذِكْرُ الرِّوَايَةِ الْمُبَيِّنَةِ عَنْ صَلَوٰاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

٥٦٧١: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَّاقٍ دِمَشْقِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اَنَّ ابْنَ الدَّيْلِمِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّيْلِمِيِّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَاْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

٥٦٧١: حضرت عروہ ؒ بن رویم سے روایت ہے کہ ابن دیلمی سوار ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اُس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

٥٦٧٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ الْقَاضِيْ اِذَا اَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ اَكَلَ السُّحْتَ وَاِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَ قَالَ مَسْرُوْقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهٗ اَنْ لَيْسَ

٥٦٧٢: حضرت مسروق ؒ نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروق ؒ نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

لَهٗ صَلاَةٌ۔

۲۵۱۹: بَاب ذِكْرُ الْاٰثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمِنْ وُقُوْعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ

۵۶۷۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اَنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلاَ قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهٗ حَتّٰى اَفْضٰى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلاَمٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَیَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلاَمَ قَالَ فَاسْقِيْنِیْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا قَالَ زِيْدُوْنِیْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لاَ يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ۔

۵۶۷۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِی ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلاَ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَ يَعْتَزِلُ النَّاسَ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عز وجل نے حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ (سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہلوایا کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گذار شخص) ایک عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس عورت نے اُس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا مجھ کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام) برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيْمَانُ اَبَدًا اِلَّا يُوْشِكُ اَحَدُهُمَا اَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ۔

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

۵۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِيْ جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَاِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی نے شراب پی پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں مرجائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہوگیا (یعنی شراب کے نشہ میں جھومنے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر مرے گا۔

۵۶۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ يَزِيْدَ ح وَ اَنْبَاَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِيْ بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةَ سَبْعًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا وَ قَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَاِنْ اَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ وَ قَالَ ابْنُ اٰدَمَ الْقُرْآنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اُتارا تو اس کی اللہ عزوجل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص اس زمانہ میں مرجائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا)۔

۲۵۲۰: بَاب تَوْبَةُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۵۶۷۷: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ ح

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے، جس کو وہط کہتے تھے اور

وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بَقِیَّةَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ بِالطَّائِفِ یُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ ذٰلِكَ الْفَتٰی بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ تَوْبَةٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهٗ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللَّفْظُ لِعَمْرٍو۔

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پیے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص شراب پیے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا۔ پھر اگر شراب پیے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پیے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

۵۶۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۵۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پیے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۲۵۲۱: اَلرِّوَایَةُ فِی الْمُدْمِنِیْنَ فِی الْخَمْرِ

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان کے متعلق

۵۶۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ نُبَیْطٍ عَنْ جَابَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

۵۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان کر کے جتلانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۶۸۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَ

۵۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں

هُوَ يُدْ مِنْهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

ملے گی۔

۵۶۸۱ : اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دُنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اُس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۵۶۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِيْ وَجْهِهِ بِالْحَمِيْمِ حِيْنَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا۔

۵۶۸۲: حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) نے کہا: جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دُنیا سے رخصت ہونے کے وقت اُس کے مُنہ پر گرم پانی کا چھینٹا ڈالا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس کو مرنے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلا دیا جائے گا کہ اُس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم اُبلتا ہوا پانی ہے' واللہ اعلم۔

۲۵۲۲: باب تَغْرِيْبُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شرابی کو جلاوطن کرنے کا بیان

۵۶۸۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ فِي الْخَمْرِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهٗ مُسْلِمًا۔

۵۶۸۳: حضرت سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن اُمیّہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ ہرقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اب میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔

۲۵۲۳: باب ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ اَعْتَلَّ بِهَا مَنْ اَبَاحَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ

باب: اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

۵۶۸۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا فِي الظُّرُوْفِ وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ غَلِطَ فِيْهِ اَبُوالْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ اَنَّ

۵۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ سماک کے اصحاب میں سے اور سماک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو

اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِيْنَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يُخْطِيءُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَالَفَهُ شَرِيْكٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَفِيْ لَفْظِهٖ۔

الاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔ شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظِ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۶۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ۔

۵۶۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے لیکن ابوعوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۶۸۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قُرْصَافَةَ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْرَبُوْا وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ وَقُرْصَافَةُ هٰذِهٖ لَا نَدْرِيْ مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافُ مَارَوَتْ عَنْهَا قُرْصَافَةُ۔

۵۶۸۶: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ قرصافہ نے اس کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایاتِ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۶۸۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ قُدَامَةَ الْعَامِرِيَّةِ اَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْعَامِرِيَّةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَهَا اُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْاَلُ عَنِ النَّبِيْذِ يَقُوْلُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً وَنَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا وَاِنْ كَانَ خُبْزًا وَاِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۶۸۷: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے نبیذ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگرچہ روٹی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جملہ تین مرتبہ دُہرایا۔

۵۶۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ نُهِيْتُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ اِيَّاكُنَّ

۵۶۸۸: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کو منع ہے (کدو کے) تونبے سے۔ تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔ تم کو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا: بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اُس کو نہ پیو۔

وَالْجَرَّ الْاَخْضَرُ وَاِنْ اَسْكَرَ كُنَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ۔

۵۶۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ وَالِدَتِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلُّوْا بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الثِّقَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الثَّقَفِىُّ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شبرمہ نے کہا: مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا، حضرت عبداللہ بن شداد سے، اُس نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بجنسہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے، جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بجنسہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے، جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ عَنْ اَبِی عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَمَا اَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَااَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَهُشَيْمُ بْنُ بُشَيْرٍ كَانَ يُدَلِّسُ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنَ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَ رِوَايَةُ اَبِی عَوْنٍ اَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور روایت ابوعون کے بہت مشابہ ہے' ثقات کی روایت کے (یعنی ثقہ راویوں کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ بہرحال یہ روایت موقوفاً صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الْجُوَيْرِيَةَ الْجَرْمِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اَنَا اَوَّلُ الْعَرَبِ سَاَلَهٗ۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجویریہ جرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی جانب کیے ہوئے تھے۔ باذق (شراب) سے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذق نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذق سے متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

باذق کیا ہے؟

باذق ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَ وَهْبُ بْنُ جُرَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحَرِّمَ اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيْذَ۔

۵۶۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو اچھا لگے حرام کہنا اُس شے کو جسے حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ نبیذ مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ امْرُؤٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ وَاِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهٗ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالْعِنَبِ وَغَيْرِهٖ وَقَد اُشْكِلَ عَلَیَّ فَذَكَرَ لَهٗ ضُرُوْبًا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاَكْثَرَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ اجْتَنِبْ مَا اَسْكَرَ مِنْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور ہم لوگوں کا ملک بہت سرد ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب تیار کرتے ہیں۔ انگور خشک' تر اور پھلوں سے۔ مجھ کو یہ معاملہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر اُس نے کئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو' انگور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيْذُ الْبُسْرِ سُحْتٌ لَا يَحِلُّ۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدری کھجور کی نبیذ ہرگز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

۵۶۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهٗ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَنَهٰی عَنْهُ قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّیْ اَنْتَبِذُ فِیْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيْذًا حُلْوًا فَاَشْرَبُهٗ مِنْهُ فَيُقَرْقِرُ بَطْنِیْ قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۹۸: حضرت ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور وہ لاکھی گھڑے کے نبیذ کے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں ہرے رنگ کے گھڑے میں نبیذ بھگوتا ہوں' میٹھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں ہلچل (ریاح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اُس کو نہ پیو اگرچہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

۵۶۹۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ جَدَّةً لِیْ تَنْبِذُ نَبِيْذًا فِیْ جَرٍّ اَشْرَبُهٗ حُلْوًا اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ

۵۶۹۹: حضرت ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میری دادی نبیذ تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ذلیل وخوار ہو جاؤں (یعنی بہکی بہکی باتیں کر کے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا: مرحبا! ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہوئے اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مشرکین کی ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ فِيْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِاَمْرٍ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَ نَدْعُوْ بِهٖ مِنْ وَرَاءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

لوگوں کونہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آ سکتے لیکن حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرما دیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ وہ کام کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اُسی بات کی جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا: اِس بات پر یقین کرو دِل اور زبان سے اقرار کرو کہ علاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے: (۱) کدو کے تونبے سے (۲) چوبین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی نبیذ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ سے اِن لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث کے اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے اُن سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

۵۷۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّ لِيْ جُرَيْرَةً اَنْتَبِذُ فِيْهَا حَتّٰى اِذَا غَلٰى وَسَكَنَ شَرِبْتُهٗ قَالَ مُذْكَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عِشْرُوْنَ سَنَةً اَوْ قَالَ مُذْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوَّتْ عُرُوْقُكَ مِنَ الْخَبَثِ۔

۵۷۰۰: حضرت قیس بن دھبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا ہے۔ میں اُس میں نبیذ تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کتنے دنوں سے تم یہ پی رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کافی دن تک تیری رگیں ناپاکی سے سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاک خون دوڑتا رہا)۔

۲۵۲۴: بَاب وَمِمَّا اعْتَلُّوْا بِهٖ حَدِيْثُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے

۵۷۰۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۵۷۰۱: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَ دَفَعَ اِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَرَدَّهُ عَلٰى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيْهِ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَاءِ بِمَاءٍ اَيْضًا فَصَبَّهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبیذ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو مُنہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اِسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا' اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی منگا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو مُنہ سے لگایا (اسکی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

اگر نبیذ تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبیذ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پی لینا درست ہے اور حرمت کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ حِكَايَتِهِ۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِس حدیث کی اسناد میں عبدالملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيْبًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شی حرام ہے۔

۵۷۰۸: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ الثَّبْتِ وَالْعَدَالَةِ مَشْهُوْرُوْنَ بِصِحَّةِ النَّقْلِ وَعَبْدُالْمَلِكِ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ عَاضَدَهٗ مِنْ اَشْكَالِهٖ جَمَاعَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شیٔ خمر ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبدالملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبدالملک کی تائید اُسی جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ السَّعِيْدِيّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رُقَيَّةُ بِنْتُ عَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِيْ حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهٗ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يُجَفِّفُ الزَّبِيْبَ وَيُلْقٰى عَلَيْهِ زَبِيْبٌ اٰخَرُ وَيَجْعَلُ فِيْهِ مَاءٌ فَيَشْرَبُهٗ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهٗ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر و کی گود میں تھی' ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اُس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر لیے جاتے تھے پھر وہ اُس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۱۰: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقٰى فَاُتِىَ بِنَبِيْذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهٗ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَىَّ بِذَنُوْبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَ هٰذَا خَبَرٌ ضَعِيْفٌ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانٍ انْفَرَدَ بِهٖ دُوْنَ اَصْحَابِ سُفْيَانَ وَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ وَ كَثْرَةِ خَطَئِهٖ۔

۵۷۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوایا۔ لوگ مشک میں نبیذ لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور مُنہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آبِ زمزم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اُس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہ تنہا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اُس کا حافظہ بُرا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِىْ بَعْضِ الْاَيَّامِ الَّتِىْ كَانَ يَصُوْمُهَا فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ فِىْ دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهٗ اَحْمِلُهَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَصُوْمُ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَكَ بِهٰذَا النَّبِيْذِ فَقَالَ اَدْنِهٖ مِنِّى يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهٗ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ خُذْ هٰذِهٖ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِعْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کسی دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبیذ تیار رکھی جس کو میں نے تونبے میں (یعنی کدو کے تونبے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہوگئی تو میں اُس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی افطاری کے وقت یہ نبیذ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ' اے ابو ہریرہ! چنانچہ میں اُٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر ماردو۔ اس کو تو وہ شخص پیئے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آرہا ہے)۔

۵۷۱۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ السَّرِىِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ اَسْنَانِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا خَشِيْتُمْ مِنْ نَبِيْذٍ شِدَّتَهٗ

۵۷۱۲: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبیذ کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی توڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: یعنی تیزی سے قبل۔

فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَشْتَدَّ۔

۵۷۱۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ تَلَقَّتْ ثَقِيْفٌ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهِ فَلَمَّا قَرَّبَهُ اِلٰى فِيْهِ كَرِهَهُ فَدَعَا بِهِ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ قَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا۔

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی' جس وقت اُس کو مُنہ سے لگایا تو بُرا لگا پھر پانی منگا کر اُس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اِس طریقہ سے کرلو۔

۵۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيْذُ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا حَدِيْثُ السَّائِبِ۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرکہ ہوتا تھا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی صحت پہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهُ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ تَامًّا۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے فلاں شخص کے مُنہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے' وہ عبداللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے لیکن تحقیق کروں گا' اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشہ لانے والی شراب ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پوری حد لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے مُنہ میں شراب کی بُو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہر حال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵:باب ذِكْرُ مَا اَعَدَّاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الذُّلِ وَالْهَوَانِ وَاَلِيْمِ الْعَذَابِ

باب: اُس ذلیل کر دینے والے عذاب کا بیان جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے

۵۷۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ جَيْشَانَ وَ جَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَهِدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

۵۷۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ) جیشان کا حاضر ہوا اور جیشان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اُس شراب کے متعلق کہ جو اُس کے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جوار سے تیار ہوتی ہے' اس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرما دی ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا تو اُس کو اللہ تعالیٰ طِيْنَةُ الْخُبَال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طِيْنَةُ الْخُبَال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا اُن کے جسم کی پیپ ہے۔

۲۵۲۶: اَلْحَثُّ عَلٰى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: جس شے میں شبہ ہو اُس کو چھوڑ دینا

۵۷۱۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً وَسَاَضْرِبُ فِىْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَجْسُرَ۔

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک باڑھ مقرر فرمائی ہے اور اس کی باڑھ حرام ہے تو جو شخص باڑھ کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی باڑھ کو بھی پار کر جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرأت کرے گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سعدی نے حسن رضی اللہ عنہ

بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلَى مَالَا يَرِيْبُكَ۔

سے دریافت کیا کہ تم نے کونسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے فرمایا: جو چیز تم کو شک وشبہ میں ڈالے' اُس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

۲۵۲۷: باب الْكَرَاهِيَةُ فِيْ بَيْعِ الزَّبِيْبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيْذًا

باب: جو شخص شراب تیار کرے' اُس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۱۹: اَخْبَرَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَ هُوَ بَاَوَرْدِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَبِيْعَ الزَّبِيْبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهٗ نَبِيْذًا۔

۵۷۱۹: حضرت طاؤس رحمہ اللہ جو کہ تابعین میں سے ہیں اُس شخص کو جو شراب تیار کرتا ہوں انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''ایک دوسرے کی گناہ کی بات پر اور ظلم پر مدد نہ کرو۔''

۲۵۲۸: باب الْكَرَاهِيَةُ فِيْ بَيْعِ الْعَصِيْرِ

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۲۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُوْمٌ وَ اَعْنَابٌ كَثِيْرَةٌ وَكَانَ لَهٗ فِيْهَا اَمِيْنٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيْرًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَى الْاَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ اَعْصُرَهٗ عَصَرْتُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَعْدٌ اِذَا جَاءَ كَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِيْ فَوَاللّٰهِ لَا اَئْتَمِنُكَ عَلٰى شَيْءٍ بَعْدَهٗ اَبَدًا فَعَزَلَهٗ عَنْ ضَيْعَتِهٖ۔

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ کے نگران) نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اُس کا شربت نکال لو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

نبیذ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور' چھوارے' کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھگویا جائے کہ جس سے پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اُس میں نشہ نہ پیدا ہو اُس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نہایہ میں ہے: ''النبیذ ما یعمل من الاشربة من التمر والزبیب والعسل وغیر ذٰلك'' (نھایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵' نظامی' کانپور)

۵۷۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ بِعْهُ عَصِيْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهٗ طِلَاءً وَلَا يَتَّخِذُهٗ خَمْرًا۔

۵۷۲۱: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلاء تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

۲۵۲۹: بَاب ذِكْرُ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهٗ مِنَ الطِّلَاءِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟

۵۷۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ اَنِ ارْزُقِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۲: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلاء پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ بچ گیا ہو۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ ''الطلاء هو العصير العنبی الذی قد طبخ فذهب ثلثا وصائر غليظا مالم يسكر'' (حاشیہ نسائی ص: ۸۳۴ بحوالہ عقود جواہر المنیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ نظامی کان پور)

۵۷۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيْظًا اَسْوَدَ كَطِلَاءِ الْاِبِلِ وَاِنِّيْ سَاَلْتُهُمْ عَلٰى كَمْ يَطْبُخُوْنَهٗ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَهٗ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْاَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِبَغْيِهٖ وَ ثُلُثٌ بِرِيْحِهٖ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُوْنَهٗ۔

۵۷۲۳: حضرت عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا): ''حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ کو لگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتنا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے' ایک شرارت کا اور دوسرا بدبو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔

۵۷۲۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ

۵۷۲۴: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

الْخَطْمِیِّ قَالَ کَتَبَ اِلَیْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوْا شَرَابَکُمْ حَتّٰی یَذْھَبَ مِنْہُ نَصِیْبُ الشَّیْطَانِ فَاِنَّ لَہٗ اثْنَیْنِ وَلَکُمْ وَاحِدٌ۔

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں' اس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ یَقَعُ فِیْہِ الذُّبَابُ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَخْرُجَ مِنْہُ۔

۵۷۲۵: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں مکھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ دَاوٗدَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِیْ اَحَلَّہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الَّذِیْ یُطْبَخُ حَتّٰی یَذْھَبَ ثُلُثَاہُ وَ یَبْقٰی ثُلُثُہٗ۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسی شراب کو حلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلائی جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ کَانَ یَشْرَبُ مَا ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ ھُشَیْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ۔

۵۷۲۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلاء نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسَاَلَہٗ اَعْرَابِیٌّ عَنْ شَرَابٍ یُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذْھَبَ ثُلُثَاہُ وَ یَبْقَی الثُّلُثُ۔

۵۷۲۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جائے' اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اِذَا طُبِخَ الطِّلَاءُ عَلَی الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ

۵۷۳۰: حضرت سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بِهٖ۔

۵۷۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطِّلَاءِ الْمُنَصَّفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبْهُ۔

۵۷۳۱: حضرت ابورجاء نے فرمایا: میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلاء پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے طلاء پینے سے منع فرمایا)۔

۵۷۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيْرِ قَالَ مَا تَطْبُخُهُ حَتّٰى يَذْهَبَ الثُّلُثَانِ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ طلاء پیا جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَعَهُ الشَّيْطَانُ فِيْ عَوْدِ الْكَرْمِ فَقَالَ هٰذَا لِيْ وَقَالَ هٰذَا لِيْ فَاصْطَلَحَا عَلٰى اَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثُلُثَيْهَا۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اُس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شئے حرام ہے۔

۵۷۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

۲۵۳۰: بَاب مَا يَجُوْزُ شُرْبُهٗ مِنَ الْعَصِيْرِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں؟

۵۷۳۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ السَّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ اِنِّيْ طَبَخْتُ شَرَابًا

۵۷۳۶: حضرت ابوثابت ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اُس کو پی لو۔ اس پر اُس شخص نے

وَفِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ قَالَ اَكُنْتَ شَارِبَهٗ قَبْلَ اَنْ تَطْبُخَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ النَّارِ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ۔

کہا: میں نے شراب کو پکایا ہے لیکن میرے دِل میں اندیشہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے تھے۔ اُس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آگ تو اُس شئے کو حلال نہیں کر سکتی جو شئے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اُس کو جائز کہتے ہیں' اُن کی رائے غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارِ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهٗ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِیْ قَوْلَهٗ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِی الطِّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهٗ۔

۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شئے کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ وہ کسی شئے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھا' اس کو پکانے سے قبل پھر اُس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء رحمہم اللہ کا تدبر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف قسم کی دوائیوں بنا کر (یا نام دے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (فتاوی دارالعلوم دیوبند) میں اس بابت فتویٰ ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو (یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو اُن کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَالَمْ يَزْبِدْ۔

۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیرہ پیو جس وقت تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِیَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ۔

۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو اُس وقت تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت و تیزی پیدا نہ ہو)۔

۵۷۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِی الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِیَ۔

۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اُس میں جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ

۵۷۴۱: حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پیو لیکن

ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا اَنْ يَغْلِيَ۔

جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اُس کو نہ پیو۔

۲۵۳۱: بَاب ذِكْرُ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا لَا يَجُوزُ

باب: حلال نبیذ اور حرام نبیذ کا بیان

۵۷۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ فَيْرُوزَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ كَرْمٍ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ تَتَّخِذُونَهُ زَبِيبًا قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ قُلْتُ اَفَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوهُ فِي الْقُلَلِ وَاجْعَلُوهُ فِي الشِّنَانِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۲: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اس کو رہنے نہ دیں' یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو گھڑوں میں نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اگر وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔

۵۷۴۳: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ يَعْنِي انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقِلَالِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی بیلیں ہیں' ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کشمش بنا لو۔ ہم نے کہا: ہم اس کشمش کا کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نبیذ بناؤ اور شام کو پی اور شام کو بناؤ اور صبح پی لو اور اس کی نبیذ مشکوں میں رکھو' گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن جائے گی۔

۵۷۴۴: اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ

۵۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔ آپ اُس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو بہا

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَاِنْ بَقِیَ فِی الْاِنَاءِ شَیْءٌ لَمْ يَشْرَبُوْهُ اُهْرِيْقَ۔

دیتے اور اُس کو نہ پیتے۔

۵۷۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَی بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَ بَعْدَ الْغَدِ۔

۵۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے پھر آپ اس کو اُس دن پیتے اور دوسرے اور تیسرے روز تک پیتے رہتے۔

۵۷۴۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِیْ سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ الثَّالِثَةِ سَقَاهُ اَوْ شَرِبَهُ فَاِنْ اَصْبَحَ مِنْهُ شَیْءٌ اَهْرَاقَهُ۔

۵۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات میں سوکھے ہوئے انگور بھگوئے جاتے تھے۔ پھر آپ اُس کو ایک مشک میں بھرتے اور صبح کے وقت تمام دن نوش فرماتے پھر دوسرے روز پیتے پھر تیسرے روز پیتے۔ جس وقت تیسرا دن ختم ہوتا تو آپ دوسرے لوگوں کو پلاتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو (چوتھے روز) بہا دیتے۔

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کا ایک عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے میٹھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور چوتھے دن اگر بچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ چوتھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ ہوتا تھا گویا کہ نبیذ' نبیذ نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس لئے تین دن استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو دین الٰہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی شبہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نبیذ میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حاصل کلام ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت وحقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلواتے ہیں اور شراب بھی گٹا گٹ پیتے ہیں تجدید ایمان کر کے (تَوْبَةً نَصُوْحًا) کریں' سچی توبہ ورنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی عذاب شروع ہو گا اور تا قیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہو گا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ الزَّبِيْبِ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَ يُنْبَذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ كَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيْهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ۔

۵۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُن کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اُس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلچھٹ نہیں ملاتے تھے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبیذ پیا ہے وہ نبیذ شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ يُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴۸: حضرت بسام رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے دریافت کیا نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبیذ بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اُس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اُس کو پی لیتے۔

۵۷۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ انْتَبِذْ قَالَ انْتَبِذْ عَشِيًّا وَاشْرَبْهُ غُدْوَةً۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبیذ) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهِ اَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ فِيْ جَرٍّ يَنْبِذُ غَدْوَةً وَ يَشْرَبُهُ عَشِيَّةً۔

۵۷۵۰: حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گھڑے (میں بنائی گئی نبیذ) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نضر سے کہ وہ ایک مٹکے میں نبیذ بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اُس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَجْعَلَ نَطْلَ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطْلِ۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ نبیذ میں تلچھٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبیذ میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِي النَّبِيْذِ خَمْرُهُ دُرْدِيُّهُ۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: نبیذ میں تلچھٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۸۵۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى عَكَرٍ۔

۵۷۵۳: حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبیذ کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچھٹ شامل کی جائے۔

۲۵۲۳:بَاب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر رواۃ کا اختلاف

۵۷۵۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهٗ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ۔

۵۷۵۴: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پئے پھر وہ اُس شراب کے نشہ سے جھومنے لگ جائے تو اُس کو دوسری مرتبہ نہ پئے۔

۵۷۵۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْبُخْتُجِ۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِالطِّلَاءَ فَنُنَظِّفُهٗ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيْهِ الزَّبِيْبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نُصَفِّيْهِ ثُمَّ نَدَعُهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهٗ قَالَ يُكْرَهُ۔

۵۷۵۶: حضرت ابومسکین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا طلاء کا تلچھٹ پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اُس کو صاف کر کے تین دن انگور کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اِس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيْذِ وَرَخَّصَ فِيْهِ۔

۵۷۵۷: حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ اَحَدٍ صَحِيْحًا اِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

۵۷۵۸: حضرت ابواُسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا' صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

حضرت ابراہیم (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 'تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ 'حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔

۵۷۵۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُسَامَةَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامَاتِ وَ مِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ۔

۵۷۵۹: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبداللہ بن مبارک سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام' مصر اور عرب میں۔

۲۵۳۳: بَابِ ذِكْرُ الْاَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟

۵۷۶۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءِ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذِ۔

۵۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی' شہد' دودھ اور نبیذ۔

۵۷۶۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيْقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِيْ نُجِعْتَ بِهٖ فَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ الْخَمْرَ تُرِيْدُ الْخَمْرَ تُرِيْدُ۔

۵۷۶۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو' شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے کہ تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے اُن سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اُس کی اجازت دے دوں؟

۵۷۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِيْ مَا هِيَ فَمَالِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْقَالَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَالسَّوِيْقُ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيْذَ۔

۵۷۶۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو بیس یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبیذ کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۷۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِيْ مَا هِيَ وَمَا لِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ۔

۵۷۶۳: حضرت عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی' نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو بیس سال سے یہی ہے: پانی' دودھ اور شہد۔

۵۷۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ فِى النَّبِيْذِ فِتْنَةٌ يَرْبُوْ فِيْهَا الصَّغِيْرُ وَيَهْرَمُ فِيْهَا الْكَبِيْرُ قَالَ وَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَ زُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيْلَ لِطَلْحَةَ اِلَّا تَسْقِيْهِمُ النَّبِيْذَ قَالَ اِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِىْ سَبَبِىْ۔

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہلِ کوفہ نبیذ کے سلسلہ میں ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہؒ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہؒ اور زبیرؒ لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہؒ سے کہا: تم لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو بُرا لگتا ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہلِ کوفہ کے لیے ایک فتنہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ نبیذ کے استعمال کی وجہ سے عظیم فتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام نبیذ استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے عظیم فقہاء رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

۵۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بن اِبْرَاهِيْمُ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كَانَ ابْنِ شَبْرَمَةَ لَا يَشْرَبُ اِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۷۶۵: جریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ نبیذ نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں' اُن کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمالِ احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور نبیذ وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی نبیذ کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دونوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اُس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور نبیذ کے استعمال اور جواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے معمول کے مطابق حضرتِ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتمۂ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عن الشعبی قال یا نعمان آشرب النبیذ و ان کان فی تسفینۃ مقیرۃ ذکرہ العلامۃ الامام الهمام شیخ والسّلام السّید مرتضی حسینی حاشیہ نسائی شریف ص: ۸۳۷' مطبوعہ نظامی کانپور

بحمد اللہ و بفضلہٖ ''سنن نسائی شریف'' مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۸/ فروری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/ ۳/ ۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمٰن جامی حفظہ اللہ) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عزوجل اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے' بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن تصحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام وخواص بنائے۔ حلقۂ دیوبند میں تو اس کو پذیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پذیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ

دجّال

کون؟ کہاں؟ کب؟

یہودیان — مسیحیان — دجالیان

احادیث کی عصری تطبیق دعوتِ فکر لائحہ عمل

سنسنی خیز معلومات تہلکہ خیز انکشافات

تالیف
مفتی ابولبابہ شاہ منصور

دجّال

کون؟ کہاں؟ کب؟

احادیث کی عصری تطبیق، دعوتِ فکر، لائحہ عمل و تدابیر

مہدویات | مسیحیات | دجالیات

مفتی ابو لبابہ شاہ منصور

الفلاح کراچی
0321-5728310

دجّال

حضرت مہدی، حضرت مسیح علیہما السلام اور دجالِ اکبر کے متعلق

مستند تحقیق، عصری تطبیق، دفاعی واقدامی تدابیر

کتاب..........................دجال کون ہے؟
مصنف..........................مفتی ابولبابہ شاہ منصور
تعداد..........................گیارہ سو
طبع اوّل..........................1430ھ - 2009م
ناشر..........................الفلاح کراچی

تقسیم کنندہ: ادارۃ الانور، کراچی

مکتبہ عمرو بن العاص، اردو بازار، لاہور	مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور
مکتبہ فریدیہ E-7 اسلام آباد	ممتاز، کتب خانہ، پشاور
مکتبۃ العارفی، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد	بیت الکتب، گلشن اقبال، کراچی

اسٹاکسٹ : مکتبۃ العصر، کراچی
0322-2111134

فہرست

دوسرا باب: مسیحیات

تیسرا باب: دجالیات

پہلا سوال: دجال کون ہے؟

دوسرا سوال: دجال کہاں ہے؟

تیسرا سوال: دجال کب برآمد ہوگا؟

انتساب

ان اہلِ ایمان کے نام

جو دجالی فتنہ کے ہمنواؤں کے غیر معمولی اقتدار

......نیز......

قدرتی قوانین و وسائل پر ان کے ہمہ گیر عالمی قبضے کے باوجود

ان کے سامنے سر جھکانے پر تیار نہیں

اور

ایمانی زندگی کے ساتھ جینا اور اسی پر مرنا چاہتے ہیں

اللهم اجعلنا منهم! برحمتك يا أرحم الراحمين.

مقدمہ

اکابر کے سائے تلے

خوبی یا خامی:

یوں تو یہ کتاب ''دجال'' کے متعلق ہے مگر ''دجالیات'' کا عنوان اس کے بالکل آخر میں ہے۔ کتاب کی ابتدا میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا اور اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ ''مہدویات'' اور ''مسیحیات'' سے گزرنے کے بعد ہی ''دجالیات'' کا ذکر آپ کو دیکھنے کو ملے گا۔

یہ اس وجہ سے کہ دجال کے تذکرے سے پہلے اس کے خاتمے کے لیے مبعوث کی جانے والی روحانی شخصیات کا تذکرہ ہو جانا چاہیے۔ شر کی طاقتوں کا تذکرہ ہو اور اس کے خاتمے کے لیے خیر کی قوتوں کا ذکر خیر نہ ہو تو یہ مزاج شریعت کے خلاف ہے۔ لہٰذا قاری کو اصل عنوان (دجالیات) تک پہنچنے کے لیے دو تمہیدی عنوانات ''مہدویات اور مسیحیات'' کے مطالعے سے فراغت تک انتظار کرنا ہوگا اور ''مسیح الہدیٰ'' کے مطالعے کے بعد ہی وہ ''مسیح الضلالۃ'' کو پڑھ سکے گا۔ بعض کتابوں کے سرورق یا فہرست میں کچھ عنوانات پر کشش

انداز میں ہوتے ہیں لیکن متن میں ان کا تذکرہ نہیں ہوتا یا ایسی گرم بازاری نہیں ہوتی جتنی ان کی خبر گرم تھی۔ اس کے برعکس کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ متن میں ''اضافیات'' کا وسیع و عریض کھاتہ کافی کھلے ہاتھوں سے کھول لیا جاتا ہے لیکن سرورق میں ان کا ذکر ندارد۔ زیر نظر کتاب اسی دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ خوبی ہے یا خامی؟ لیکن یہ عرض ضرور ہے کہ اندازِ تالیف کی خامیوں پر کبھی مقصد تالیف کی اہمیت پردہ ڈال دیا کرتی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ انداز سے قطع نظر کرلیں۔ مقصد کو پیش نظر رکھیں۔ ان شاء اللہ! کتاب کی مقصدیت آپ کو مایوس نہیں کرے گی۔

تقدیم وتاخیر:

یہ تو ایک بات ہوئی۔ دوسری یہ کہ اگرچہ زمانی تسلسل کے لحاظ سے واقعات کی ترتیب کچھ اس طرح بنتی ہے کہ پہلے حضرت مہدی کا ظہور ہوگا، پھر دجال کا خروج ہوگا اور پھر اس فتنۂ عظیم کے خاتمے کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے۔ ...... لیکن کتابی ترتیب میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر پہلے اور دجال کا بعد میں ہے۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ رحمانی قوتوں کے نمائندوں کا ذکر اکٹھے ہو جائے اور پھر شیطانی طاقتوں کا تذکرہ اس کے بعد آجائے۔ پھر جو چاہے جس صف میں شامل ہو یا جس فہرست میں نام لکھوانا پسند کرے۔ یہ نصیبے کی بات ہے۔

ابہام اور الجھنیں:

آخری اور تیسری بات یہ ہے کہ علاماتِ قیامت کے ابہام میں جو ابہام در ابہام پوشیدہ ہے، وہ بجائے خود ایک قیامت ہے۔ ان علامات کی عصری تطبیق میں جو پیچیدگیاں پیش آتی ہیں اور قوی ترین قرائن پر قائم اندازے جس طرح عین وقت پر وقوعی حقائق سے دور...... بہت دور...... پیچیدہ الجھنوں میں گھرے دکھائی دیتے ہیں، ان کی بنا پر یہ موضوع

جتنا دلچسپ ہے، زمانے کے حالات پر اس کی تطبیق اتنا ہی کٹھن اور حوصلہ شکن کام ہے۔ احتیاط کا دامن تھامتے ہوئے اور اکابر کی تشریحات کے سائے تلے پناہ لیتے ہوئے جو کچھ اس عاجز سے ہوسکا، پیش خدمت ہے۔ حتی الامکان اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ احادیث کی عصری تطبیق کے شوق میں کہیں فرامین نبوی کو کھینچ تان کر کوئی مخصوص مفہوم نہ پہنایا جائے نہ مخصوص حالات کے مطابق بزور ڈھالا جائے۔ صرف وہی بات کہی جائے جو اب صاف صاف سمجھ میں آتی ہے اور اس پر بھی اصرار نہ کیا جائے۔

......جانے یا اللہ!

یہاں یہ سوال ضرور اُٹھے گا کہ اس موضوع پر جو "ماحضر" جمع کیا گیا ہے، یہ اس سے قبل پیش خدمت کرنے میں کیا مانع تھا؟ اگر ہم آخری زمانہ سے قریب ہیں اور آخری زمانوں کے فتنوں کی اتنی ہی اہمیت ہے تو پھر آج تک اس موضوع سے صرف نظر کی کیا حکمت تھی؟ یہ مصلحت تھی یا مداہنت؟ دریدہ دانستہ چشم پوشی تھی یا ناواقفیت؟ یہ سوال بذات خود معقول اور برمحل ہے اور اس کا جواب کتاب کے پہلے مضمون میں مفصل و مدلل ہے۔ ہم عاجز انسانوں سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ الحمدللہ ہم کر گذرے۔ آگے رب کی باتیں وہی جانے۔ منگتوں کے پاس اللہ سے منت وزاری اور بندوں سے خیر خواہی کے علاوہ دھرا ہی کیا ہے؟؟؟

اتفاق میں اختلاف:

یہاں یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ اس وقت دنیا میں موجود تین بڑے آسمانی مذاہب (اسلام، یہودیت، عیسائیت) کے ماننے والے، جو دنیا کی غالب اکثریت بھی ہیں، ایک ہستی کا انتظار کر رہے ہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگی اور انسانیت کے لیے نجات دہندہ ثابت ہوگی۔ ہر آسمانی ملت میں اس "مسیح موعود" کا وعدہ کیا گیا ہے۔... لیکن

اس اجمالی اتفاق کے بعد تینوں ملتوں میں اس کی تفصیل میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اہلِ اسلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نزول کے منتظر ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے۔ صلیب توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے (یعنی دنیا میں صلیب کی عبادت موقوف اور اس پلید جانور کا گوشت کھانا بند کر دیا جائے گا) ٹیکس ختم کر دیں گے۔ اور دنیا بھر میں عادلانہ اسلامی شریعت قائم کریں گے۔

عیسائی حضرات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منتظر ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہونے کے تین دن بعد آسمان پر لے جائے گئے اور پھر آخر زمانہ میں نازل ہوکر غیر عیسائیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس دوران عیسائی حضرات آسمان کے بالا خانوں میں بیٹھ کر غیر عیسائی انسانیت کے خاتمے کا مشاہدہ کریں گے۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک صحیح سالم آسمان پر لے گئے۔ یہودی ان کا بال بیکا نہیں کر سکے۔ پھر آپ نازل ہوکر یہودیوں کا خاتمہ کریں گے۔ اور یہودیوں کے ساتھ وہ عیسائی جو ''صہیونی عیسائی'' بن کر یہودیوں کے مددگار تھے، ان کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور بقیہ رحمدل و ہمدرد عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام لے آئیں گے۔

یہودی جس شخصیت کا انتظار کر رہے ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد سے ''القائم المنتظر'' ہے اور یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اس کی بدولت تمام دنیا پر حکومت کریں گے۔ ''مسیا'' (یعنی المسیح الدجال، مسیح الشر و الضلالۃ) کی آمد پر عالمی یہودی ریاست قائم ہو جائے گی۔ تمام غیر یہودی، یہودیوں کی اطاعت قبول کرلیں گے اور یہودی ان میں سے صرف اتنے افراد کو زندہ چھوڑیں گے جتنوں کی وہ اپنی خدمت کے لیے ضرورت محسوس کریں گے۔

آخری معرکہ:

ان تینوں امتوں کے نظریات میں یہ بات بھی قدرِ مشترک ہے کہ ''مسیحا'' کے ذریعے انسانیت کو نجات ملنے سے پہلے کرۂ ارض پر ایک زبردست اور تباہ کن جنگ برپا ہوگی۔ اس معرکۂ عظیم میں جسے ''ام المعارک'' یعنی جنگوں کی ماں کہا جاتا ہے، میں کم از کم دو تہائی انسانی آبادی ملیامیٹ ہو جائے گی۔ زندہ بچ جانے والے ایک تہائی لوگ اس دنیا پر بلاشرکت غیرے حکومت کرے گی۔ اب وہ ایک تہائی قوم کون ہوگی؟ اور دنیا پر کس نظریے کے تحت حکمرانی کرے گی؟ اس کا فیصلہ ہونا باقی ہے اور یہ فیصلہ فلسطین کے قریب ''ہرمجدون'' کی وادی میں ہوگا جسے اہلِ مغرب ''آرمیگاڈون'' کہتے ہیں۔ عیسائی اور یہودی دونوں اس فیصلہ کن معرکے کی زبردست تیاری کر رہے ہیں...... صحیح یہ ہے کہ کر چکے ہیں...... اور صرف ایک قیامت خیز دھماکے کے منتظر ہیں جو (معاذ اللہ) ''گنبدِ صخرہ'' کے انہدام پر ہوگا کیونکہ ان کے (فرسودہ نظریات اور من گھڑت مذہبی داستانوں کے مطابق) ہیکل کی مسمار شدہ عمارت ''گنبدِ صخرہ'' کے نیچے ہے۔ جب گنبد کی بنیادیں اکھڑ کر ہیکل کے آثار برآمد ہوں گے تو ''مسیا'' نکل آئے گا اور اس کی آمد پر وہ قتلِ عظیم برپا ہوگا جس کے بعد غیر یہودی و عیسائی انسانیت (خصوصاً اہلِ اسلام) کا خاتمہ ہو جائے گا اور اہلِ مغرب (یہودی یا عیسائی) بلاشرکت غیرے اس کرۂ ارض کے حکمران ہوں گے۔

واحد راہِ نجات:

اس اعتبار سے آج کی دنیا تیسری جنگ عظیم کے دہانے پر کھڑی ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب مغرب و مشرق اس جنگ کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ فرق اتنا ہے کہ اہلِ مغرب نے اس کی تیاری کر رکھی ہے۔ وہ لوگ خود کو مادیت پسند کہلواتے ہیں اور غیبی حقائق و پیش گوئیوں کے قائل نہیں سمجھے جاتے...... لیکن انہوں نے در پردہ خود کو تورات و

انجیل اور تالمود کی تحریف شدہ پیش گوئیوں کے مطابق خود کو تیار کر لیا ہے...... جبکہ اہل مشرق آتش فشاں کے دہانے پر کھڑے ہو کر بھی اس ہولناک انفجار سے بے خبر ہیں جس کی ان کے نبی پاک الصادق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور ان کی دی گئی اطلاعات حرف بہ حرف پورا ہوتے ہوئے مکمل ہونے کے قریب پہنچ چکی ہیں۔ یہ کتاب اہل اسلام کی خدمت میں دہائی ہے، فریاد ہے، منت وزاری اور عاجزانہ التجا ہے۔ مغرب سے اُٹھنے والا طوفان عنقریب ہم پر چڑھ دوڑنے والا ہے۔ ہمیں اپنے نجات دہندہ قائدین حضرت مہدی و حضرت مسیح علیہما السلام کی معیت میں ایمانِ راسخ و عملِ صالح اپناتے ہوئے جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کے لیے تیار ہو جانا چاہیے۔ یہی واحد، پہلی اور آخری متعین راہِ نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی فکر نصیب فرمائیں اور قیامت سے پہلے جو قیامت ہماری منتظر ہیں، ان سے سرخروئی کے ساتھ گذرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

پہلا باب

مہدویات

حضرت مہدی کون ہوں گے؟

حضرت مہدی کے ساتھی کون ہوں گے؟

حضرت مہدی کی جدوجہد کس نوعیت کی ہوگی؟

حضرت مہدی کب، کہاں اور کس طرح ظاہر ہوں گے؟

حضرت حارث و منصور کا کردار کیا ہوگا؟

مغرب کی عظیم الشان مادّی طاقت کے خلاف آپ کیونکر کامیاب ہوں گے؟

حضرت مہدی کے نام ایک خط

دار العلوم دیوبند کے سب سے پہلے مہتمم حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے۔ نقشبندیہ خاندان کے اکابر میں سے تھے۔ آخر عمر میں ہجرت فرما کر مکہ مکرمہ آئے۔ وہیں اُن کی وفات بھی ہوئی اور وہیں قبر بھی ہے۔ آپ کو آخر زمانہ میں علامات قیامت کے ظہور خصوصاً حضرت مہدی کی قیادت میں عالمی ایمانی جدوجہد سے خصوصی دلچسپی تھی۔ حضرت مہدی کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہونا تھا۔ دوسری طرف انہیں یہ حدیث معلوم تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبی خاندان کو فتح مکہ کے موقع پر بیت اللہ کی کنجیاں سپرد کی ہیں۔ اور بیت اللہ چونکہ قیامت تک باقی رہے گا اس لیے مکہ میں چاہے سارے خاندان اُجڑ جائیں، شیبی کا خاندان قیامت تک باقی رہے گا۔

چنانچہ مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ کی جب آخری عمر ہوئی اور انہیں شدید اشتیاق تھا کہ حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت اور ان کی قیادت میں جہاد نصیب ہو جائے، تو ان کو عجیب ترکیب سوجھی کہ جب یہ خاندان قیامت تک باقی رہے گا تو لامحالہ ظہور مہدی کے زمانہ میں بھی موجود رہے گا۔ جب حضرت مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ کعبۃ اللہ کی دیوار سے ٹیک لگائے مسلمانوں کو بیعت کریں گے تب کعبۃ اللہ کی کنجیاں شیبی خاندان کے کسی فرد کے ہاتھ میں ہوں گی۔ چنانچہ اسی کے پیش نظر انہوں نے ایک حمائل شریف اور ایک تلوار لی اور ایک خط حضرت مہدی کے نام لکھا۔ اس خط کا مضمون یہ ہے: ''فقیر رفیع الدین دیوبندی مکہ معظمہ میں حاضر ہے اور آپ جہاد کی ترتیب کر رہے ہیں۔ ایسے مجاہدین آپ کے ساتھ ہیں جن کو وہ اجر ملے گا جو غزوۂ بدر کے مجاہدین کو ملا تھا۔ سو رفیع الدین کی طرف سے یہ حمائل تو آپ کے لیے ہدیہ ہے اور یہ تلوار کسی مجاہد کو دے دیجیے کہ وہ میری طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے اور مجھے بھی وہ اجر مل جائے۔'' اور یہ تینوں چیزیں شیبی کے خاندان والوں کے سپرد کیں اور ان سے کہا کہ تمہارا خاندان قیامت تک رہے گا۔ یہ حضرت مہدی کے لیے امانت ہے۔ جب تمہارا انتقال ہو تو تم اپنے قائم مقام کو وصیت کر دینا اور ان سے کہہ دینا کہ وہ اپنے قائم مقام کو وصیت کرے اور ہر ایک یہ وصیت کرتا جائے یہاں تک یہ امانت حضرت مہدی تک پہنچ جائے۔'' (خطبات حکیم الاسلام: ج2، ص98)

ابتدائی تین باتیں

حضرت مہدی کے حوالے سے تین باتیں سمجھنا بہت اہم ہیں: (1) حضرت مہدی کون ہوں گے؟ (2) ظہور کے بعد کیا کریں گے؟ (3) کب ظاہر ہوں گے؟ ان کو اگر سمجھ لیا جائے تو اس موضوع سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آج تک اس حوالے سے جو گمراہیاں پھیلائی گئیں یا جو غفلت برتی گئی، ان کی گنجائش بھی نہیں رہتی۔

پہلی بات: حضرت مہدی کون ہوں گے؟

سب سے پہلا سوال یہ ہے حضرت مہدی کون ہوں گے؟ اس سوال کا جواب دو طرح سے دیا جا سکتا ہے۔

1- حضرت مہدی کا غائبانہ تعارف:

حضرت کا غائبانہ تعارف تو متعین ہے کہ وہ حسنی سادات میں سے ہوں گے۔ ان کا نام نامی محمد یا احمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ مہدویات کے محقق علامہ سید برزنجی فرماتے ہیں مجھے ان کی والدہ کے نام کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں ملی البتہ بعض حضرات نے والدہ کا نام ''آمنہ'' تحریر کیا ہے۔ مہدی ان کا نام نہیں، لقب ہے۔ بمعنی ہدایت یافتہ۔ یعنی

اُمت کو ان کے دور میں جن امور کی ضرورت ہوگی اور جو چیزیں اس کی کامیابی اور برتری کے لیے ضروری ہوں گی اور پوری روئے زمین کے مسلمان بے تحاشا قربانیاں دینے کے باوجود محض ان چند چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کامیاب نہ ہورہے ہوں گے، حضرت مہدی کو قدرتی طور پر ان کا ادراک ہوگا اور وہ ان کوتاہیوں کی تلافی اور ان چند مطلوبہ صفات کو بآسانی اپنا کر اُمت کے لیے مثالی کردار ادا کریں گے۔ اور وہ کچھ چند سالوں میں کرلیں گے جو صدیوں سے مسلمانوں سے بن نہ پڑرہا ہوگا؟ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ عام انسانوں کی طرح پیدا ہوں گے۔ 40 سال کی عمر میں اُمت مسلمہ ان کو اپنا قائد بنائے گی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرکے کفر کے برپا کردہ مظالم کے خلاف وہ عظیم جہاد شروع کرے گی جس کا اختتام عالمی خلافت اسلامیہ کے قیام پر ہوگا۔ یہ تو ان کا سیدھا سادہ تعارف ہے جو اکثر احادیث میں موجود ہے۔

2- حضرت مہدی کا حاضرانہ تعارف:

جہاں تک بات حاضرانہ تعارف کی ہے تو اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ یاد رکھنی چاہیے کہ وہ شخص سچا مہدی کبھی ہو ہی نہیں سکتا جو مہدی ہونے کا دعویٰ کرے۔ دعوائے مہدویت اور حقیقی مہدویت میں آگ اور پانی کا تضاد ہے۔ اس کے کئی دلائل ہیں۔ چونکہ جھوٹے مدعی ہر دور میں فتنہ پھیلاتے رہے ہیں...... ہمارے زمانے میں بھی اس روحانی منصب پر فائز ہوکر دنیوی مفادات بٹورنے والوں کی کمی نہیں لہٰذا ہم جھوٹے مدعیوں کے فتنے کی تردید میں چند مضبوط دلائل پیش کرنے کی کوشش کریں گے:

(1) ''مہدویت'' ایک روحانی منصب ہے اور میرے شیخ و مرشد، محبوب العلماء والصلحا، حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم اکابر کا ایک مقولہ نقل فرمایا کرتے ہیں: ''تصوف کے میدان میں مدعی کی سزا پھانسی ہے۔'' پھر بات یہ ہے کہ جس نے

سادات کو ظہور مہدی کا انعام ملا ہی اس لیے ہے کہ وہ اپنے جائز دعوے اور حق سے دستبردار ہو گئے تھے تو اب سچے مہدی کے لیے دعوے کے ذریعے یہ عظیم منصب حاصل کرنے کی کیا گنجائش رہ گئی ہے؟ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نواسۂ رسول سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ عظیم ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور محض مسلمانوں میں اتفاق اور صلح کی خاطر اپنا یہ حق چھوڑ دیا۔ اس کے بدلے آخر زمانے میں جب امت کو اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہو گی تو اللہ پاک انہی کی اولاد میں سے ایک مجاہد لیڈر عالمی سطح پر خلافت کے قیام کے لیے منتخب فرمائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کوئی چیز چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کی اولاد کو اس سے بہتر چیز عنایت فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ محدود علاقے میں خلافت چھوڑنے کے بدلے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کو عالمی خلافت کا انعام ملے گا۔ آپ کے حسنی ہونے کی دوسری وجہ علمائے کرام نے یہ لکھی ہے: جس طرح حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے بہت سے انبیائے کرام آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے صرف ایک نبی بھیجے جو "خاتم الانبیاء" تھے۔ اسی طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نسل سے بہت سے اولیاء آئے جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک ہی بہت بڑے ولی آئیں گے جو "خاتم الاولیاء" ہوں گے۔ (دیکھیے: ملا علی قاری کی مرقاۃ المفاتیح: 10\147 اور مولانا ادریس کاندھلوی کی التعلیق الصبیح: 197/6)

(2) مہدویت کا از خود دعویٰ کرنے والے کے جھوٹے ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مہدی تو حدیث شریف کی بیان کردہ واضح علامت اور سچے اللہ والوں کے طریقے کے مطابق امامت و عہدہ اور منصب قبول کرنے سے جتنا ان سے بن پڑے گا، گریز کریں گے حتیٰ کہ وہ سات علماء، جو دنیا کے مختلف حصوں (پاکستان و افغانستان، ترکی، شام،

مراکش، الجزائر، ازبکستان، سوڈان) سے حضرت مہدی کی تلاش میں آئے ہوں گے اور ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس سے کچھ اوپر افراد نے بیعت کر رکھی ہوگی اور یہ سب مل کر شدت سے اس شخص کو تلاش کر رہے ہوں گے جس کے ہاتھ پر بیعت سے اُمت میں اتحاد و اتفاق ہوگا، مرکزی قیادت نصیب ہوگی، فتنوں کا خاتمہ ہوگا، یورپ کے صلیبیوں اور امریکا و اسرائیل کے یہودیوں کی سازشیں دم توڑ دیں گی اور حکومت الٰہیہ قائم ہوگی، یہ سب اہل علم وصلاح بھی ہوں گے اور اپنی اپنی جماعت سے موت تک جہاد کی بیعت بھی لیے ہوئے ہوں گے (اے اہل اسلام! علم دین، تصوف شرعی اور جہاد فی سبیل اللہ کے حاملین و داعیوں سے تم کہاں ورغلا لیے جاتے ہو؟) یہ ساتوں حضرات مل کر حضرت مہدی کو حرمین میں تلاش کریں گے۔ جب حضرت مہدی تک پہنچ جائیں گے اور ان میں تمام علامتیں پائیں گے تو تصدیق کے لیے ان سے پوچھیں گے: ''آپ فلاں بن فلاں ہیں؟'' حضرت مہدی ان کو خوبصورتی سے ٹالتے ہوئے کہیں گے: ''میں تو ایک انصاری ہوں۔'' یعنی اللہ کے دین کی مدد کرنے والا! اور یہ کہہ کر مکہ مکرمہ سے چھپ کر مدینہ منورہ چلے جائیں گے۔ یہ حضرات آپ کو تلاش کرتے کرتے مدینہ شریف پہنچ جائیں گے۔ حضرت مہدی امامت کا عہدہ دیے جانے سے بچنے کے لیے ان سے چھپ کر پھر مکہ مکرمہ آجائیں گے۔ یہ علمائے کرام بے تاب ہوں گے کہ ہم نے دنیا بھر میں جہاد کیا۔ اصلاحی کوششیں کیں۔ جان، مال، عزت آبرو کی بے حساب قربانیاں دیں۔ منزل پھر بھی ہاتھ آ کے نہیں دے رہی۔ کفر کا زور ٹوٹ رہا ہے نہ کفریات کا غلبہ ختم ہو رہا ہے اور اس کی وجہ محض کسی جری اور اہل قائد کا نہ ہونا ہے۔ اُمت کو جس قائد کی ضرورت ہے، جس میں عقل وسوجھ بوجھ بھی ہو، جرأت و شجاعت بھی اور قدرت کی طرف سے ہدایت ونصرت بھی، اس کے قریب پہنچ کر بھی ہم پھر محروم رہ گئے۔ یہ آپ کو کھوجتے کھوجتے پھر حرم کی آ پہنچیں گے۔ اس طرح تین چکر حرمین کے درمیان لگیں

گے۔آخر کار یہ علماء تیسری مرتبہ حضرت مہدی کو حجر اسود کے پاس جالیں گے۔آپ کعبہ کے ساتھ چمٹ کر، چہرہ کعبہ کی دیوار پر رگڑتے ہوئے اُمت کی حالت پر رو رہے ہوں گے۔ یہ علماء آپ کو پہلے خدا کا واسطہ دے کر کہیں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لیے ہاتھ نہ بڑھایا تو جتنی اُمت مظلومیت کی حالت میں ماری جارہی ہے، اس سب کا گناہ آپ کے سر پر ہوگا۔ اس پر حضرت مہدی مجبور ہو کر مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان بیٹھ کر ان سے کہیں گے کہ آؤ! پھر آخری فتح تک اکٹھے جینے مرنے کا عہد کرتے ہیں۔امیر اور مامور کے اس عہد کو شریعت کی اصطلاح میں ''بیعت'' کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان علمائے کرام سے شریعت کی اتباع اور مرتے دم تک جہاد پر بیعت لیں گے۔اس ہجرت اور جہاد کے نتیجے میں عالمی سطح پر خلافت اسلامیہ قائم ہوجائے گی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما کر جہاد کا عمل جاری کیا تھا۔حضرت مہدی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہجرت معکوس فرما کر جہاد کی سنت کو پھر سے زندہ فرمائیں گے اور مسلمانوں کی امیدوں، تمناؤں اور خوابوں کو تعبیر مل جائے گی۔

(3) ایک اور دلیل جو حُبِّ جاہ کے مریضوں کی طرف سے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹا ثابت کرتی ہے، یہ ہے کہ ظہور سے پہلے خود حضرت مہدی اپنے مقام سے ناواقف ہوں گے۔ان کی اپنی صلاحیتیں خود ان پر مخفی ہوں گی اور وہ ایک عام آدمی کی زندگی گزار رہے ہوں گے..... بھلا وہ کیسے مہدی ہونے کا دعویٰ کرسکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت منقول ہے: عن علی قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: "اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَةٍ". (ابن ماجہ، باب خروج المهدی: ٤ / ٣١٠ و مسند احمد ١ / ١٠٦) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کو یہ صلاحیت عطا فرمادے گا۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالغنی دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ای یُصلِحہ اللّٰہ فی لیلۃٍ أی یُصلِحہ للإمارۃ والخلافۃ بغاءۃً وبغتۃً". (انجاح الحاجۃ علی ھامش ابن ماجہ) یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اچانک ان کو امارت اور خلافت کی یہ صلاحیت عطا فرمادے گا۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "ای یتوبُ علیہ و یُوَفِّقُہٗ و یُلھِمہ ویُرشِدہٗ بعد أن یکن کذلک". (النھایۃ فی الفتن والملاحم ۱/۳۱) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وتوفیق سے سرفراز فرما کر پہلے انہیں (حقیقت کا) الہام کریں گے اور اس مقام سے آشنا کریں گے، جس سے وہ پہلے ناواقف تھے۔

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: ''ایک عمیق حقیقت اس سے حل ہوجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر بعض ضعیف الایمان قلوب میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جب حضرت مہدی ایسی کھلی ہوئی شہرت رکھتے ہیں تو پھر ان کا تعارف عوام وخواص میں کیسے مخفی رہ سکتا ہے؟ اس لیے مصائب وآلام کے وقت ان کے ظہور کا انتظار معقول معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس لفظ (یصلحہ اللہ فی لیلۃ) نے یہ حل کردیا کہ یہ صفات خواہ کتنے ہی اشخاص میں کیوں نہ ہوں، لیکن ان کے وہ باطنی تصرفات اور روحانیت مشیتِ الٰہیہ کے ماتحت اوجھل رکھی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب ان کے ظہور کا وقت آئے گا، تو ایک ہی شب کے اندر اندر ان کی اندرونی خصوصیات منظرِ عام پر آجائیں گی۔ گویا یہ بھی ایک کرشمۂ قدرت ہوگا کہ ان کے ظہور کے وقت سے قبل کوئی شخصیت ان کو پہچان نہ سکے گی اور جب وقت آئے گا، تو قدرتِ الٰہیہ شب بھر میں وہ تمام صلاحیتیں ان میں پیدا کردے گی جن کے بعد ان کا مہدی ہونا خود ان پر اور تمام دنیا پر بھی منکشف ہوجائے گا۔

(ترجمان السنۃ: ۴/۴۰۴)

اس ساری تفصیل سے جو مستند کتابوں میں مذکور ہے (اس وقت بندہ کے سامنے دو درجن کے قریب کتابیں موجود ہیں جن کی فہرست اس کتاب کے آخر میں ہے) معلوم ہوا

کہ مہدی ہونا جہادی اور عسکری قیادت کے ساتھ ساتھ ایک طرح سے روحانی منصب ہے اور روحانیت کے مقام پر فائز لوگ منصب کا دعویٰ نہیں کیا کرتے۔ البتہ ان کی کارکردگی اور صلاحیت ایسی ہوتی ہے کہ لوگ عہدوں اور مناصب کو ازخود ان پر صدقے واری کرتے ہیں۔ پھر مہدی کی مسند پھولوں کی سیج نہیں، کانٹوں بھرا تاج ہے۔ اس میں یوں نہیں ہوگا کہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کر کے کوئی صاحب مسند نشین ہو جائیں، نذرانے وصول فرماتے رہیں اور اُمت کے مسائل حل کرنے اور اس کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لیے قربانی دینے کے بجائے خود ایک نیا مسئلہ بن کر صدر نشین ہو جائیں۔ مہدی ہونے کا مطلب پوری دنیائے کفر کی مخالفت، اس سے ٹکراؤ، جان پر کھیل کر مظلوم مسلمانوں کی امداد، آگ کے دریا سے گزر کر فتح کا حصول اور خون کا سمندر پار کر کے ''خلافت النبیہ علی منہاج النبوۃ'' کا قیام ہے۔ اب فرمایئے کہ اس میں دعویٰ کی گنجائش کتنی ہے اور عمل و کردار کی سچائی کتنی ضروری ہے؟ مرزا قادیانی کی طرح کے مردودوں اور گوہر شاہی قسم کے پاجیوں کا یہاں کیا گزر ہے؟

یہاں یہ بات خصوصیت سے ملحوظ رہے کہ حضرت مہدی جس طرح کعبے کے پردوں سے چمٹ کر دیوار کعبہ پر منہ رگڑتے ہوئے اُمت کی بدحالی پر رو رہے ہوں گے، اسی طرح یہ سات علماء بھی ان کی جستجو میں بے چین و بے تاب ہوں گے۔ ان کے ساتھ موجود تین سو افراد بھی دنیا بھر سے ان کی تلاش میں حرمین پہنچ چکے ہوں گے اور اپنا سب کچھ امیر کے ایک اشارے پر لٹانے کے لیے تڑپ رہے ہوں گے۔ اُمت مسلمہ کے لیے امیر اور مامور کی یہ تڑپ اور کڑھن وہ چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ اُمت کی خدمت کا کام لیتے، مشکل چیزوں کو آسان کرتے اور صحیح وقت پر صحیح چیز کی غیبی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ پس جسے حضرت مہدی کے متعلق معلومات کا شوق ہے، اسے پہلے تو اپنی حالت سدھارنی چاہیے، حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے اور پھر اپنے بجائے اسلام کے لیے سوچنا چاہیے۔ اُمت مسلمہ کی بگڑی بنانے میں علماء، مشائخ اور مجاہدین کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ اپنے جان، مال، وسائل میں مسلمانوں کے لیے وافر حصہ رکھنا چاہیے۔ ایسے ہی لوگ یا ان

کی نسلیں اس مبارک لشکر میں شامل ہو سکتی ہیں۔ محض اندازے، قیاسات، تخیلات اور عمل کے بغیر حسبِ منشا نتائج کی اُمید یا قربانی کے بغیر نرے جذبات کسی کام کے نہیں۔

ان دو جوابوں کے بعد بعض قارئین کی نظر میں پہلا سوال ختم ہو گیا ہوگا لیکن درحقیقت یہیں سے یہ سوال ایک نئے پہلو سے سر اُٹھاتا ہے۔ حضرت مہدی کون ہوں گے؟ اس سوال پر اب تک جو بات ہوئی ہے وہ کتابی یا علمی اور ذہنی ہے۔ لیکن کیا محض اس سے تشفی ہو جاتی ہے؟ اس تخیلاتی تعارف کو عصری تطبیق کی شکل دیے بغیر بات پوری ہو جائے گی؟ یہ عاجز سمجھتا ہے کہ بات کو یہیں تک لا کر چھوڑنے سے گمراہ اور نفس پرست قسم کے لوگوں کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہیں تطبیق کرتے پھریں اور جسے چاہیں مہدی مان کر اس کے لیے بہائی گئی جھوٹی روحانیت اور نفسیاتی مراعات کی گنگا میں ہاتھ دھوتے رہیں...... ہمارے ہاں چونکہ طبیعتیں اور دماغ فتنہ زدہ ہیں اس لیے جھوٹے مدعیوں کے پیچھے چلنے والے بہت ہیں اور سچے مہدی کی طلب رکھنے والے کم ہیں۔ کیونکہ جو یہ طلب رکھے گا اسے اس کے تقاضے بھی پورے کرنے پڑیں گے اور ناآسودہ حسرتوں اور تشنہ تمناؤں کے مارے ہوئے آج کے مسلمانوں کے لیے یہی وہ چیز ہے جس سے ہماری جان جاتی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی طرح اس کی علامات کو بھی کسی قدر مبہم رکھا ہے۔ ان کی صحیح تعیین کسی کے بس کی بات نہیں۔ بہت سے محققین کے اندازے بھی غیر واقعی ثابت ہوئے ہیں۔ البتہ حتمی تعیین اور مکمل ابہام کے درمیان محض امکانی تطبیق اور ممکنہ مصداق کی حد تک بات کی جائے، اس کی صحت پر اصرار نہ کیا جائے، نہ اس کی بنیاد پر شریعت کے خلاف یا اکابرین کے مشرب سے ہٹ کر کوئی تاویل کی جائے اور علمائے کرام و مشائخ عظام کی توجیہات و تنبیہات کو قبول کر لینے کے لیے تیار رہا جائے تو زبان کھولنا شاید ممنوع نہ ہوگا، خصوصاً اس لیے کہ مقصد صرف اور صرف عامۃ المسلمین کو اصلاحِ نفس اور جد و جہد و جہاد کی دعوت دینا ہو۔ تو آیئے! ایک نظر ذرا اس پہلو پر ڈالتے ہیں۔ وباللہ التوفیق، وھو العاصم من الشرور و الفتن۔

دم مست قلندر

دوسری بات: حضرت مہدی کون ہوں گے؟

حضرت مہدی کون ہوں گے؟ یہ سوال جتنا اہم ہے اتنا ہی اہم یہ ہے کہ ان کے ساتھ چلنے والے کون ہوں گے؟ امیر کی پہچان جتنا لازمی ہے اتنا ہی لازمی یہ بھی ہے کہ اس کے مامور اور اس کے گرد موجود جماعت کی پہچان ہوتا کہ حضرت مہدی کو کوئی پا سکے یا نہ پا سکے، ان صفات کو تو پا جائے جو موت سے قبل موت کی تیاری میں کام آ سکتی ہیں۔

قارئین محترم! احادیث میں دو اشارے ایسے ملتے ہیں جن سے آخری زمانے کے کامیاب قائد اور اس کے خوش نصیب کارکن دونوں کی کسی قدر پہچان ہو جاتی ہے اور آدمی کو حق و باطل میں فرق کرنے، حق کے لیے قربانی دینے اور باطل کے خلاف ڈٹ جانے کا حوصلہ مل جاتا ہے۔ یہ دونوں احادیث بندہ کے سامنے عربی میں باحوالہ موجود ہیں۔ حوالہ مسلم شریف اور مشکوۃ شریف کا ہے۔ لیکن اگر ہم عربی عبارت کی طرف گئے تو یہ تحقیقی مضمون بن جائے گا جبکہ بندہ تحقیق کا اہل نہیں۔ تحقیق کے لیے ہمیشہ اپنے اکابر کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اللہ پاک نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند کو جس علم اور تقویٰ سے نوازا، وہ راسخ ہے اور

جو فہم و بصیرت عطا کی، وہ کامل ہے ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ ان سے پوچھ پوچھ کر چلتے رہیں اور ان کی تقلید میں احتیاط اور نجات کو مضمر سمجھیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے والد حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی لکھی ہوئی جس معرکۃ آلارا کتاب کی تحقیق و تلخیص کی ہے اور اس کے آخر میں ''فہرست علامات قیامت'' کے عنوان کے تحت تیسری علامت یوں تحریر ہے: ''نزول عیسیٰ تک اس اُمت میں ایک جماعت حق کے لیے برسرِ پیکار رہے گی جو اپنے مخالفین کی پروا نہ کرے گی۔ اس جماعت کے آخری امیر امام مہدی ہوں گے۔'' (ص: 142) اس میں آخری جملہ (اس جماعت کے آخری امیر امام مہدی ہوں گے) بہت اہم ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے حضرت مہدی نہ کسی غیر جہادی جماعت کے امیر ہوں گے نہ کسی اور قسم کے فکری یا تنظیمی گروہ کے، وہ جہادی جماعتوں کے آخری امیر ہوں گے۔ اہلِ حق کی تمام جہادی جماعتیں اور ان کے ذمہ دار اپنی اپنی جماعتوں کو ان کے ہاتھ میں دے کر ان کے ساتھ ضم ہو جائیں گے اور دنیا بھر میں الگ الگ جو کوششیں ہو رہی ہیں، وہ حضرت مہدی کے جھنڈے تلے جب اکٹھی ہوں گی تو مجاہدین کی بے مثال قربانیاں اور حضرت مہدی کی ذہین اور جرات مند قیادت مل کر مسلمانوں کو وہ گمشدہ چابی واپس دلوا دے گی جو عرصہ ہوا گم ہو گئی ہے اور فتح و نصرت اور ترقی و کامیابی کی گاڑی کے چاروں ٹائر (علم، تقویٰ، دعوت، جہاد) موجود ہونے کے باوجود چل کے نہیں دے رہی۔

اب مامورین اور کارکنوں کی پہچان کی طرف آیئے۔ مسئلہ ہی بالکل صاف ہو جائے گا۔ دنیا میں اس وقت مسلمانوں کے تین مخالفین ہیں: یہود و ہنود (مشرکین)، عیسائی۔ حضرت مہدی کی جنگ عیسائیوں (یورپی یونین) سے ہوگی۔ ہندوؤں اور ارتدادی فکر کے شکار نام نہاد مسلم حکمرانوں کو حضرت مہدی کی طرف سے ہندوستان کے لیے تشکیل کردہ جانباز

شکست دے کر اور بیڑیاں لگوا کر گرفتار کر کے لائیں گے۔ یہود اور ان کے سربراہ الدجال الاعظم کے خاتمے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ اس کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے تحاشا ستایا۔ جان لینے کی کوشش کی۔ آپ کے حواریوں نے آپ کے گرد جانیں دے کر آپ کی حفاظت نہ کی۔ انہی یہود نے مشرکین کے ساتھ مل کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بہت ستایا۔ جان لینے کے درپے ہو گئے۔ آپ کے صحابہ نے آپ کے گرد اپنے جسموں کی دیوار کھڑی کر دی۔ مہاجر صحابہ تو نکلے ہی کشتیاں جلا کر تھے لیکن انصار کا حال بھی یہ تھا کہ جب تک ایک بھی زندہ تھا، ممکن نہ تھا کہ اس پر سے گزرے بغیر کوئی آپ تک پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس وفا اور فدائیت پر امت محمدیہ کو یہ انعام دیں گے کہ جس طرح اس امت کے شروع کے لوگوں نے اپنے پیغمبر کے ساتھ مل کر "یہودِ مدینہ" کے خاتمے کا کارنامہ انجام دیا، اسی طرح اس اُمت کے آخری لوگ "یہودِ عالم" کے کلی خاتمے کے لیے بھی دوبارہ بحیثیت امتی آئے ہوئے پچھلے پیغمبر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بن کر سابقین کی یاد تازہ کریں گے۔

دوسری وجہ یہ کہ دجال کو غیر معمولی سائنسی طاقتیں حاصل ہوں گی۔ مغرب میں مصروف کار تمام دنیا کے ذہین ترین دماغ جو کچھ ایجاد کر رہے ہیں، یہ دراصل دجال کے ظہور کے لیے میدان ہموار کر رہے ہیں۔ یہ اپنی ساری ٹیکنالوجی اس کے دامن میں ایسے ہی ڈال دیں گے جیسے کہ اہل حق میں سے خوش نصیب لوگ حضرت مہدی کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہونے پر اپنا سب کچھ ان کے پلڑے میں ڈال دیں گے۔ امریکا اور دنیا بھر سے کھنچ کر امریکا آئے ہوئے ذہین دماغوں کی ایجادات کہاں تک جا پہنچیں گی؟ اس کا اندازہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں سائنس کے بل بوتے پر دجال کی غیر معمولی "شعبدہ بازیاں" بیان کی گئی ہیں۔ ایک تازہ

ترین ایجاد سن لیجیے۔ ''برمودا ٹرائی اینگل'' نامی مقناطیس تکون میں جو لہریں کارفرما ہیں انہیں محفوظ کرلیا گیا ہے۔ ان کو اگر کسی انسان، جہاز یا کسی بھی دیوہیکل چیز پر ڈالا جائے تو وہ ویسے ہی غائب ہو جائے گی جیسے برمودا کے تکون میں سالم ہوائی اور بحری جہاز غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیز حاصل ہونے کے بعد محفوظ ہو چکی ہے۔ عنقریب جب حالات کی بھٹی میں جنگ کی آگ مزید گرم ہوگی تو اس ایجاد کا استعمال مادہ پرستوں کی آنکھوں کو خیرہ کر ڈالے گا اور وہ ارضی خداوؤں کی جھوٹی خدائی کے پہلے سے زیادہ قائل ہو جائیں گے جبکہ خدامست ملنگوں کو اس کی ویسی ہی پروانہ ہوگی جیسا کہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے اور جیسا کہ آج دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ دجال اعظم کو حاصل اس طرح کی غیر معمولی سائنسی قوتوں کے مقابلے کے لیے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غیر معمولی معجزانہ قوتیں دی گئی ہیں۔

جب حضرت مہدی کی یورپی عیسائیوں سے جنگ ہوگی اس میں حضرت کے ساتھ بارہ ہزار کے قریب مجاہد ہوں گے:

''بارہ ہزار کی تعداد کو کمی کی بنا پر شکست نہیں دی جاسکتی۔'' (حدیث شریف)

دوسری طرف متحدہ یورپی فوج میں نو لاکھ ساٹھ ہزار کا ٹنڈی دل ہوگا۔ بارہ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے اسی ہزار سورما ہوں گے۔ (9,60,000=80x12)۔ یہ لوگ یورپ کے دروازہ قسطنطنیہ (استنبول) سے گزر کر شام کی سرزمین پر آئے ہوئے ہوں گے۔ گویا ظاہر میں دونوں فریقوں میں کوئی جوڑ ہی نہ ہوگا۔ اس پر ''یورپین کولیشن'' حضرت مہدی اور ان کے رفقا پر رحم کھا کر ایک پیش کش کرے گی۔ ایک آسان سا مطالبہ رکھے گی کہ یہ پورا کر دو، ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ تم صرف اتنا کرو: ''تم نے ہمارے جو آدمی قید کیے تھے اور وہ ہمارا مذہب چھوڑ کر تمہارا مذہب اپنا چکے ہیں، اب تمہارے ساتھ مل کر ہم سے

لڑنے کے لیے آئے ہیں، تم ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ، ہم صرف ان سے لڑنے کے لیے آئے ہیں۔ تم سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔"

آپ نے غور فرمایا: چند گوری چمڑی والے یورپی جنگی قیدی مسلمانوں کا حسن سلوک دیکھ کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہ آبائی مسلمان نہیں، نومسلم ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے جادوگروں کی طرح ان کا ایمان اتنا کامل ہو چکا ہے کہ بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ شامل ہو کر ساڑھے نولاکھ سے ٹکرانے کے لیے تیار ہیں۔ ان چند نومسلم افراد کی حوالگی پر دنیا کی ترقی یافتہ ترین متحدہ قوتوں کا لشکر واپس جانے پر تیار ہے اور چند ہزار ٹوٹے پھوٹے مجاہدین کی جاں بخشی اس سے مشروط ہے جنہیں موت سامنے نظر آرہی ہے...... لیکن ان چند کامل الایمان جہادیوں کا جواب سنیے:

"اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ وہ اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن چکے ہیں۔ ہم انہیں کسی صورت میں اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔"

اللہ اکبر! بتائیے یہ جرات اس وقت روئے زمین پر موجود کس طبقے میں ہے؟ کون ہے جو ایک سپر پاور نہیں، تمام سپر پاورز، تمام پارٹنرز، تمام نان پارٹنرز کو ٹکا سا جواب دے سکتے ہیں کہ ملک جاتا ہے تو جائے، حکومت چھنتی ہے تو سو بار چھنے، ہم کسی مسلمان کو کفار کے حوالے کرنے کی بے غیرتی کبھی نہیں کر سکتے۔ وہ اور ہوں گے جو چند ڈالروں کے عوض اہل بیت کو بیچتے ہیں اور پھر ماں کی گالی کھاتے ہیں۔

بتائیے! پہچان میں کوئی مشکل رہ گئی ہے؟ کوئی سمجھ کر بھی نہ سمجھے تو اس کی مرضی...... ورنہ کوئی حجاب، کوئی رکاوٹ، کوئی حائل نہیں۔

"جب تم دیکھو کہ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نکل آئے تو اس لشکر میں شامل ہو جاؤ، چاہے تمہیں اس کے لیے برف پر گھسٹ کر (کرالنگ کر کے) کیوں نہ جانا

پڑے، کہ اس لشکر میں اللہ کے آخری خلیفہ مہدی ہوں گے۔"

یہاں پہنچ کر پہلا سوال کافی حد تک حل ہو چکا ہے۔ غائبانہ تعارف سے حاضرانہ تعارف تک کا مسئلہ کافی سنسنی خیز ہوتا ہے۔ اس میں بہت لوگ یا تو نہایت جلدی کرتے ہیں اور جھوٹے مدعیوں کو سچا سمجھنے لگتے ہیں (ایک جھوٹے مدعی شہباز کاذب کی حال ہی میں گرفتاری کے بعد فیصل آباد سینٹرل جیل میں اس کے چیلوں نے پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہونے پر ٹھکائی لگائی ہے) اور کچھ لوگ اس کے نہایت دور دراز اور طویل المیعاد ہونے کے قائل ہیں۔ دراصل صحیح تعیین تو ممکن ہی نہیں، نہ اس مسئلے کی نہ اس جیسے دیگر مسائل کی، لیکن مکمل ابہام بھی قابلِ قدر روش نہیں۔ حتمی انجام اور حتمی تعیین کے درمیان کا راستہ محتاط اور محفوظ رویہ ہے۔ حدیث شریف میں ایک اور جملے کی کچھ وضاحت کے بعد ہم آگے چلیں گے۔ فرمان نبوی ہے: ''نزول عیسیٰ تک اس زمین میں ایک جماعت حق کے لیے برسرپیکار رہے گی جو اپنے مخالفین کی پروانہ کرے گی۔''

اس میں جماعت حق کی دو مخصوص صفات بیان کی گئی ہیں: (1) جہاد اور مسلسل جہاد۔ (2) مخالفین کی پروا نہ کرنا۔ آج کون سی سرزمین ہے جہاں جہاد نامی فریضہ مٹ جانے کے بعد زندہ ہوا اور مسلسل زندہ ہے۔ دنیا میں جہاد کی کوئی قسم نہ ہوگی جو یہاں نہ لڑی گئی ہو۔ منکرین، ملحدین، باغیین، مرتدین اور اب متحدہ کافرین کے خلاف غرضیکہ ہر نوع کا جہاد یہاں ہوا اور ہو رہا ہے۔ مخالفین کی پروانہ کرنا (قراری دا، ہش شی نشتہ: سب ٹھیک ہے۔ کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں) یہ کس کا تکیہ کلام اور مخصوص مزاج ہے؟ نیوز ویک کی تازہ رپورٹ ہے:

''طالبان جس قسم کی RESILIENCE اور FEROCITY کا مظاہرہ کررہے ہیں، اس سے واشنگٹن اور نیٹو تنظیم کے دوسرے دارالحکومتوں میں خطرے کی

گھنٹیاں بجنا شروع ہوگئی ہیں اور SOUL SEARCHING کا ایک نیا دور جنم لے رہا ہے کہ ایک نسبتاً RAGTAG بغاوت نے کس طرح دنیا کی طاقتور ترین افواج کو اپنے قریب تک آنے سے روکا ہوا ہے۔"

سبحان اللہ! ایک طرف ایک ایسی بکھری ہوئی منتشر اور ٹوٹی پھوٹی بے وسائل جماعت ہے جن کا اپنا ملک بھی اس کے خلاف ہے۔ دوسری طرف 43 ایسے ممالک ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی دنیا کے کسی ملک کو دھمکی دے تو اس کے اوسان خطا ہو جائیں...... لیکن نتیجہ کیا ہے؟ جو آج سے سات آٹھ سال پہلے تھا کہ فضائی حملوں سے ابتدا ہو کر واپس فضائی حملوں پر بات چلی گئی ہے۔ قریب آنا تو دور کی بات ہے، زمین پر آنے کی جرات کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ 43 ممالک "ایساف" میں شامل ملکوں کو اچھی طرح گننے کے بعد سامنے آئے ہیں۔ مادی طاقت کے لحاظ سے تو امریکا اکیلا ہی کافی تھا۔ کسی کو گھر بیٹھے آنکھیں ہی دکھا دے تو اس کا کام ہو جاتا ہے۔ فون کر دے تو کندھے کے بج ہی بھول جاتے ہیں۔ اس سے اکیلے بن نہ پڑا تو "اجمعوا امر کم و شر کائکم" کے تحت اس نے نیٹو کو پکارا۔ 26 ممالک دوڑے چلے آئے۔ جبکہ دنیا فتح کرنے کے لیے ان میں سے دس بھی کافی تھے...... لیکن بات پھر بھی نہ بنی۔ غیر منظم اور غیر تربیت یافتہ جنگجو پھر بھی بھاری پڑنے لگے تو نان نیٹو ممالک کو ملا لیا گیا۔ دس مزید پارٹنرز کے آنے سے بات 36 تک جا پہنچی۔ اب تو زمین کے علاوہ کسی اور سیارے کو روندنا بھی ممکن تھا...... لیکن معلوم ہوا کہ افغان قوم جب سے مسلمان ہوئی، چیزے دیگر است۔ چنانچہ سات کے قریب نان نیٹو اور نان پارٹنر بھی آ پہنچے۔ ان میں "بی مینڈکی کو بھی زکام ہوا" کے مصداق سنگاپور جیسے ناک کے چھیٹے بھی شامل ہیں اور نیوزی لینڈ جیسے دور دراز واقع جن کا طالبان سے کوئی سروکار نہیں، بھی موجود ہیں۔ ان 43 ممالک کے بعد خود اپنا ملک افغانستان بھی خلاف ہے۔ حضرت طالوت کے

قلیل لشکر کا جالوت کے متحدہ لشکر سے مقابلے کے بعد، بدر اور احزاب کے بعد، ایوبی کی صلیبی جنگوں کے بعد، کیا انسانی تاریخ میں کسی نے ایسا منظر دیکھا ہوگا کہ ایک طرف تو 44 ممالک اور دوسری طرف کوئی ملک نہیں، فوج نہیں، منظم طاقت نہیں، بکھری ہوئی ''لاہوت لامکان'' میں رہنے والی جماعت جس کا کوئی فرد سرعام اپنی شناخت بھی نہیں کروا سکتا...... لیکن اس کی خوداعتمادی کا حال یہ ہے کہ پوری دنیا کی خوفناک ترین عسکری طاقتوں کی اسے ذرا برابر پروا نہیں۔ ''دم مست قلندر'' کا نعرہ لگاتے تو بہت سے لوگ ہیں لیکن نبھایا اسے کسی کسی نے ہی ہے۔

کامیابی کا راز

دوسرا سوال: حضرت مہدی کی جدو جہد کیا ہوگی اور کس طرح ہوگی؟

حضرت مہدی کے متعلق دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ ظہور کے بعد ان کے جدو جہد کی نوعیت کیا ہوگی اور جو کچھ کریں گے وہ ان کے لیے کیونکر ممکن ہوگا؟ بیعت جہاد کے بعد قیامِ خلافت تک انہیں دنیا بھر کی ترقی یافتہ ترین طاقتوں سے جس قیامت خیز معرکہ آرائی کا سامنا ہوگا، اس کی گرمی سے وہ کیونکر سرخرو ہو کر نکلیں گے؟ جبکہ آج کی دنیا میں سیاسی، فکری، معاشی، عسکری غرض ہر سطح پر طاغوتی طاقتیں ناقابلِ شکست طور پر غالب نظر آ رہی ہیں۔ زمین پر اور سمندروں میں ان کی حکمرانی ہے۔ فضا اور خلا میں ان کی برتری کا شور ہے۔ بظاہر ایسی کوئی صورت مستقبل قریب میں دور دور تک نظر نہیں آتی کہ مسلمان اس غلبے کے طلسم کو توڑ سکیں گے؟ ایک ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا بجٹ کئی مسلم ملکوں سے زیادہ ہے۔ ایک ایک تھنک ٹینک ایسا ہے کہ اکیلا ہی مغرب کو سو سال کی منصوبہ بندی کر کے دے رہا ہے۔ اتحاد بھی ان میں ایسا ہے کہ امریکا اور روس آپس میں روایتی دشمنی اور بعد المشرقین کا عملی مصداق ہوتے ہوئے بھی پاکستان کی مخالفت میں بغیر کسی کی ترغیب کے خود بخود فطرتاً اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

پھر دوسروں کا تو کہنا ہی کیا۔ ان کا اتحاد تو وجود میں ہی ''دہشت گردی'' کے خاتمے اور ''عالمی حکومت'' کے قیام کے لیے آیا ہے۔ دنیا بھر کی معیاری ترین یونیورسٹیاں مغرب میں ہیں۔ امریکا میں 5758 یونیورسٹیاں ہیں۔ جبکہ پوری مسلم دنیا کے 57 ملکوں میں یونیورسٹیوں کی مجموعی تعداد صرف 500 ہے اور پورے عالم اسلام میں ایک بھی یونیورسٹی ایسی نہیں جسے دنیا کی ٹاپ 500 یونیورسٹیوں میں شمار کیا جاسکتا ہو۔ مغربی حکومتیں پوری مسلم دنیا کے ذہین ترین دماغوں اور اعلیٰ ترین ہنرمندوں کو پرکشش مراعات کے عوض کھینچ کر اپنے طلسم میں جکڑ لیتی ہیں اور پھر وہ ہمیشہ وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ مسلمانوں کے ہاتھ فقط نااہل، مفاد پرست اور حب الوطنی سے عاری کچرا مال ہی موجودہ بیوروکریسی کی شکل میں باقی رہ جاتا ہے۔ مسلمانوں میں نظم وضبط، تعلیم وتربیت، اعلیٰ اخلاقیات، بلند نظری، اجتماعیت، صبر وتقویٰ ۔۔۔ غرضیکہ ہر وہ چیز جو کسی انسانی گروہ کو قوم اور فتح گر کو فاتح بناتی ہے، ہر اس چیز کی ایک ایک کر کے کمی پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی ذہانت کا لوہا تو آج بھی دنیا مانتی ہے مگر یہی ذہانت اور بے مثال صلاحیت مغرب کے آنگن میں روشنی پھیلانے کے علاوہ کسی کام آ کے نہیں دے رہی؟؟؟ جوں جوں وقت آگے بڑھ رہا ہے، ہر صبح مغرب کی کسی نئی انوکھی ترقی کی نوید اور ہر شام مسلمانوں کی مزید بدحالی کی خبریں لا رہی ہے۔ اس صورتِ حال میں کیا ہم یہ تسلیم کرلیں کہ حضرت مہدی کسی ''ماوراء الفطرت'' قوت کے مالک ہوں گے کہ ان تمام مادی قوتوں کو طبعی قوانین سے ہٹ کر شکست دینا ان کے لیے ممکن ہوگا؟ کیا محض خلاف عادت ظاہر ہونے والی کرامتوں سے وہ ان تمام سائنسی ایجادات کو پامال کر ڈالیں گے جن کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں مل رہی یا اس میں ان کی اور ان کے ساتھیوں کی فکری، عملی اور عسکری جدوجہد کا عمل دخل بھی ہوگا؟ اور اگر ہوگا تو اچانک یہ کایا کیسے پلٹ جائے گی کہ مغرب کے حق میں رُخ کر کے چلنے والی ہوائیں مشرق کے مظلوموں کے لیے بادری کی

نوید بن جائیں گی؟؟؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دنیائے کفر کے اس فتنہ خیز غلبے کا توڑ حضرت مہدی کی بے لوث اور اہل قیادت اور مسلمانوں کی بکھری ہوئی صلاحیت اور منتشر جدوجہد دونوں مل کر کریں گی۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مہدی کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ محیر العقول کرامات کو بھی ظاہر فرمائے گا لیکن ان کی جو سب سے بڑی کرامت ہوگی وہ یہ کہ جب وہ اپنے ساتھیوں کو گناہوں سے سچی توبہ کروا کر مٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کریں گے تو اس کی برکت سے ان کے تمام ساتھیوں کو یکسوئی اور یک فکری نصیب ہو جائے گی۔ ان سب کی سوچ ایک فکر ہی نہیں، انداز فکر بھی ایک اور طرز عمل بھی ایک ہوگا۔ ان کے دل سے حسد و بغض، کینہ وعناد نکل جائے گا۔ باہمی اختلافات اور امیر کی نافرمانی کی نحوست سے آزاد ہو جائیں گے۔ وہ جینے مرنے میں حضرت مہدی کی کامل اطاعت کریں گے اور موت کو سامنے دیکھ کر بھی منہ نہیں موڑیں گے۔ موت سے مراد طبعی موت ہی نہیں ہوتی، طبیعت کی موت بھی ہوتی ہے یعنی آج کل بہت سے لوگ قربانیاں دے رہے ہیں۔ موت کو خوشی خوشی گلے لگا رہے ہیں لیکن بات جب نفس کی موت کی آتی ہے تو وہ اس پر ویسا غلبہ نہیں پا سکتے جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرتے ہوئے اس نبوی تربیت کا مثالی مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت مہدی کی بے نفسی اور اجتماعی مقصد کے حصول کی لگن اور اس لگن میں فنائیت اس قدر واضح ہوگی کہ تمام روئے ارض کے صالح مسلمان اپنے آپ کو مٹا کر اپنا سب کچھ ان کو سونپ دیں گے اور ان پر ویسا اعتماد کریں گے جیسا کہ سلطان صلاح الدین ایوبی پر اس دور کے مسلمانوں نے کیا تھا۔ تاریخ کے طلبہ پر یہ بات مخفی نہیں ہونی چاہیے کہ پورے یورپ کی صلیبی افواج کے اتحاد کے مقابلے میں سلطان کی اپنی فوج (مصر وشام کی فوج) کچھ اتنی زیادہ نہ تھی البتہ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مجاہد قبائل جب ان کو دیکھتے

کہ وہ میدان جنگ میں گھوڑے پر سوار ایک جانب سے دوسری جانب تک یوں چکر لگا رہے ہیں جیسے اکلوتے بچے کی ماں اس کی تلاش میں بولائی بولائی پھرتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہیں اور زبان پر ایک ہی نعرہ ہے: ''یا للاسلام، یا للاسلام!'' ''اے مسلمانو! اسلام کی مدد کرو۔ اے مسلمانو! اسلام کی خبر لو۔'' تو یہ قبائل جو اپنی عصبیت، سرکشی اور انفرادی مزاج میں مشہور تھے، سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سلطان کے ساتھ جینے مرنے کا عہد کر لیتے تھے اور تاریخ گواہ ہے کہ سلطان کے پاس خرچ نہ ہوتا تو اپنے خرچ پر، اپنے اسلحے سے، اپنے جی جان سے میدان میں ڈٹے رہتے تھے اور سلطان کا ساتھ چھوڑ کر جانے کو کفر وارتداد سے زیادہ سخت عار والی بات سمجھتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ اگر شکست ہوئی تو سلطان ان کو چھوڑ کر بھاگے گا نہیں اور اگر فتح ہوئی تو اس کے فوائد سلطان خود ہرگز نہیں سمیٹے گا بلکہ یہ سارے ثمرات ونتائج اسلام کی جھولی میں جائیں گے۔ اگر آج کی قیادت اپنے کارکنوں کو یہ یقین دلا دے تو خدا کی قسم! کایا پلٹنے میں اتنے ہی دن لگیں گے جتنے قائد کو اپنی بے نفسی اور اسلام کے لیے فدائیت وفنائیت ثابت کرنے میں لگتے ہیں۔

حضرت مہدی کی کامیابی کا راز یہی ہوگا کہ وہ بیعت سے پہلے ہی قیادت کی اس ممتاز صفت کو ثابت کر دیں گے (اس کی تفصیل پہلے گزری ہے) تب دنیا بھر میں بکھرے ہوئے قابل ولائق علماء، طلبہ (یا طالبان)، مجاہدین، انجینئر، ڈاکٹر، پروفیسر، سائنس دان، سرمایہ دار، انتظام کے ماہر، عسکریت سے واقف...... غرضیکہ مختلف مہارتوں کے حامل افراد اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر ان کے قدموں میں لا ڈالیں گے اور دل سے ان کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اپنے آپ کی، اپنی انا کی، اپنی خواہشات اور مزاجوں کی انفرادیت کی مکمل نفی کر ڈالیں گے۔ یہ وہ یادگار منظر اور وہ مبارک روحانی کیفیت ہوگی جو بدر سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورے کے دوران آسمان نے دیکھی تھی، جس نے ''مطیعین''

کے معرکے سے قبل ایوبی کی آنکھیں ٹھنڈی کی تھیں اور جسے نانو اور نان نیٹو ممالک کا اتحاد آج آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور جسے دنیا ایک بار پھر بالآخر آخری معرکے سے قبل دیکھے گی اور جب دیکھے گی تو سارے اسٹائل اور ہیروشپ، ساری چوکڑیاں، اُڑن کھٹولیاں، ساری پروازیں بھول جائے گی۔

''افغانستان اور پاکستانی قبائلی علاقوں میں لڑائی کے شدت اختیار کرنے کے بعد عالمی تجزیہ نگاروں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو آٹھ سال گزرنے کے بعد اب یہ واضح ہو رہا ہے کہ جنگ دراصل اتحادی نہیں بلکہ القاعدہ اور طالبان جیت رہے ہیں۔ اسی تناظر میں یورپ کے کئی اعلیٰ عہدیداروں نے القاعدہ کے ساتھ امن معاہدوں کے لیے راہ ہموار کرنا شروع کردی ہے۔ ناروے کے دارالحکومت اوسلو سے شائع ہونے والے مقامی اخبار ''ڈاگس اویسن'' نے لکھا ہے کہ ناروے شاید اب مسلم گروپوں سے اپنے تعلقات بہتر بنانے کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ اخبار کا مزید لکھنا ہے کہ جب نائب وزیر خارجہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ دراصل دوستوں کے ساتھ تو امن اور مذاکرات چلتے ہی رہتے ہیں مگر حقیقی امن کے لیے ان لوگوں کے ساتھ بھی امن مذاکرات ہونے چاہئیں جنہیں آپ اپنا دشمن قرار دیتے ہیں۔ نائب وزیر خارجہ رائے مونڈ یوہانسن کا کہنا تھا کہ وہ اس معاملے میں تنہا نہیں ہیں بلکہ دیگر یورپی ممالک بھی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے کچھ ہی قبل سوئزر لینڈ بھی اس خواہش کا اظہار کر چکا ہے کہ وہ القاعدہ اور اسامہ بن لادن سے مذاکرات اور امن معاہدہ کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں کسی بھی ابتدائی اقدامات کے لیے بالکل تیار ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ امریکا کی واپسی کے بعد انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنے۔''

تین خوش نصیب طبقے

چند سال قبل بندہ ایک مجلس میں کچھ نوجوانوں سے گفتگو کر رہا تھا۔ بات عالم اسلام کے حالات اور مسلمانوں کو درپیش ہمہ جہت معرکہ آرائی کے حوالے سے ان کے کردار کی طرف مڑگئی۔ ایک صاحب لاتعلق سے بیٹھے تھے۔ نوجوان مایوسی کی باتیں کرتے، امکانیات کے فقدان کا شکوہ کرتے اور میں انہیں حوصلہ دلاتا کہ سفر ایک ہزار میل کا ہو تو پھر بھی شروع ایک قدم سے ہی ہوتا ہے۔ اتنے میں ان بڑے صاحب سے نہ رہا گیا۔ بندہ سے مخاطب ہو کر بولے:

''مولانا صاحب! آپ بچوں کو ویسے ہی ورغلا رہے ہیں۔ سیدھے سادھے مان کیوں نہیں لیتے کہ آپ سورۂ فیل پڑھ کر پھونکنے سے میدان نہیں مار سکتے۔ مغرب بہت آگے جا چکا ہے۔ آپ کے تصور سے بھی بہت آگے۔''

''آپ مغرب کو جتنا آگے دیکھ رہے ہیں، ہم اس کو اس سے بھی بہت آگے دیکھ رہے ہیں، موجودہ زمانے کے معلوماتی انسانوں کے تصور سے بھی آگے، کافی آگے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جب تک مغرب کی مصنوعی طاقت، فطری قوتوں سے آگے (بظاہر نہ

کہ حقیقت میں) نہ جائے گی، آخری معرکہ ہی برپا نہ ہوگا۔ اور آخری معرکہ کو سورۂ فیل والے ہی جیتیں گے بشرطیکہ ان کو سورۂ کہف بھی یاد ہو۔"

محترم موصوف تو ہکا بکا ہو کر بندہ کی شکل دیکھنے لگے کہ یہ کیسا جھرلو گھماؤ قسم کا آدمی ہے، بات کو کہاں سے کہاں پھیر دیتا ہے؟ ان کو تو کچھ نہ سوجھی البتہ جن نوجوانوں سے گفتگو چل رہی تھی، ان میں سے ایک بولا:

"جناب شاہ صاحب! لگتا تو یہی ہے اگر حضرت مہدی بھی آجائیں تو ان کو حالات سدھارنے میں بہت عرصہ لگے گا۔"

"نہ میرے عزیزنا! چند سال بھی نہ لگیں گے۔ اس لیے کہ مغرب کی چکا چوند جو آپ کو نظر آرہی ہے، اس میں مسلمانوں کا خون پسینہ شامل ہے تو یہ چراغ جل رہے ہیں۔ اب مغرب اپنی اس کامیابی کے پیچھے مسلم دنیا کے قابل ترین دماغوں اور محنتی ترین باکمال ہنرمندوں کی موجودگی کا اعتراف کرے یا نہ کرے بلکہ ان کی محنت پر بھی اپنا ٹریڈ مارک لگالے...... لیکن ایک دنیا جانتی ہے کہ مسلمان اپنی قیادت کی طرف سے حوصلہ افزائی اور اعتراف وتحسین نہ ہونے کی وجہ سے مغرب کی چاند گاڑی کو اپنی صلاحیتوں سے ایندھن دے رہے ہیں۔ گوروں میں اتنے جینکس نہیں پیدا ہوتے جتنے ہم میں...... ہم سے مراد عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان ہے...... پیدا ہوتے ہیں۔ جب اجتماعیت کی پُرخلوص آواز لگے گی اور قیادت کا بے لوث پن سامنے آئے گا تو یہ سب دوڑے دوڑے آئیں گے تب آپ گرمی بازار دیکھیے گا۔"

"لیکن آپ تو ایک مضمون میں کہہ رہے تھے کہ دنیا میں اس وقت مختلف علوم وفنون میں خصوصاً جینیاتی اور عسکری سائنس میں یہودیوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دانوں کی کھیپ ہے جو ان کو دجال کی قیادت میں دنیا پر غلبہ دلانے اور

موت پر بھی قابو پانے کے لیے کام کر رہی ہے۔''

''یہ بات آپ نے خوب اُٹھائی ہے۔ دنیا کی تاریخ کو یکسر تبدیل کر دینے والی ہر ایجاد کے پیچھے یہودی ہیں۔ مثلاً: مائیکرو پروسیسنگ چپ'' کے پیچھے سٹینلے۔ نیوکلیئر چین ری ایکٹر کے پیچھے لیو۔ آپٹیکل فائبر کیبل کے پیچھے پیٹر۔ ٹریفک لائٹ کے پیچھے چارلیس ایڈلر۔ اسٹین لیس اسٹیل کے پیچھے بینوسٹرس۔ وڈیو ٹیپ کے پیچھے چارلس گنسبرگ...... یہود نے مائنڈ کنٹرول ٹیکنالوجی حاصل کی ہے جس سے وہ انسانی ذہنوں کو اپنی مرضی کے مطابق پھیرنے کی صلاحیت کسی قدر حاصل کر چکے ہیں۔ یہ دجال کا سب سے بڑا ہتھیار ہوگا۔ اس کا نام ایم کے الٹرا ہے۔ سی آئی اے جیسے ادارے کے ڈائریکٹر سیلن فیلڈ نے 1977ء میں سرعام تسلیم کیا تھا کہ لاکھوں ڈالرز جادو ٹونے، نفسیات اور روحانیات کے مطالعہ پر خرچ کیے گئے ہیں۔ موسیقی کی دھنوں میں ''بیک ٹریکنگ'' کے ذریعے بیہودہ شیطانی پیغامات (مثلاً: Kil your Mum) ریورس ٹریک میں چھپا کر پوری دنیا میں نشر کیے جا رہے ہیں۔ 1940ء میں ایک امریکی یہودی سائنس دان نکولا ٹیسلا نے (موت کی شعاعیں) Deat hray ایجاد کرنے کا اعلان کیا۔ 1987ء سے یہودی سائنس دانوں کی سربراہی میں زمین کی قدرتی گردش کو متاثر کر کے ''زمین کی نبض'' سے چھیڑ چھاڑ کی کوششیں شروع ہیں حتیٰ کہ زمین کا مقناطیسی میدان ختم ہو جائے گا اور اس کی گردش تھم کر حدیث شریف میں بیان کردہ ظہور دجال کی علامات کے مطابق سست ہو جائے گی۔ ایک دن ایک سال کے برابر، پھر ایک دن ایک ماہ کے برابر، پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ آکسفورڈ کی پروفیسر سوس گرین فیلڈ نے کہا ہے کہ انسانی دماغ کی پوری میموری کمپیوٹر میں فیڈ کرنا ممکن ہو چکا ہے۔ اس پروفیسر صاحبہ نے اگلے مرحلے کا انکشاف نہیں کیا۔ وہ ہم جیسے فقیر کیے دیتے ہیں۔ اگلا عمل اس کا عکس ہوگا یعنی کسی کمپیوٹر کی میموری کسی انسانی ذہن میں اپ لوڈ کر دی جائے گی

تاکہ سپرمین (الدجال الاعظم) کا راستہ ہموار ہو جائے گا جو وقتی طور پر غیر فانی لگے گا۔ یہودی سائنس دانوں نے انسانی جینیاتی کوڈ پڑھ لیا ہے۔ یہ تین ارب حروف کا امتزاج ہے۔ مذکورہ کامیابی کو انسانی تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب محیرّ العقول قسم کی ایجادات اپنی جگہ...... لیکن جب حضرت مہدی آئیں گے تو صالح اور قابل مسلمانوں کے علاوہ (لگتا ہے) دو قسم کے طبقے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے:

(1) ایک تو وہ یہودی جو آج کل کی متعصب سیاسی یہودیت یعنی صیہونیت سے بیزار ہیں۔ (صیہونیت سے مراد سیاسی اسرائیلیت ہے۔ اس لیے صیہونی ہر وہ شخص ہے جو اسرائیل کا حامی ہو، چاہے وہ غیر یہودی ہو یا غیر اسرائیلی) ان کے خیال میں جب یہودی ریاست کا قیام اور یہودیت کا عالمی غلبہ ''مسیحا'' کی قیادت میں ہوگا، وہی یہود کو تاریخی ذلت سے نجات دلائے گا، تو اسرائیل کے قیام کے لیے لاکھوں فلسطینیوں کو گھر سے بے گھر دربدر کرنے اور اس کے استحکام کے لیے ہزاروں کو قتل کرنے اور کرتے رہنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ کیوں نہ ہم مسیحا کا کام اس کے ذمہ چھوڑ دیں اور اس مقصد کے لیے اپنے یہودیوں کو نہ مروائیں جو وہ مسیحا کی آمد سے پہلے حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ یہ معتدل فرقہ ''حسیدی'' کہلاتا ہے۔ یہ اس کا قدیم نام ہے۔ ان کا جدید نام ہیریڈی ہے۔ یہ انتہائی قدیم مذہبی یہودی ہیں جن کے اصل مراکز نیویارک اور لندن ہیں۔ ان کو یقین ہے کہ صیہونی تحریک نے جو اسرائیل قائم کیا ہے وہ درحقیقت ''نفرت کی ریاست'' کا وہ خطہ ہے جس میں تورات کی پیش گوئی کے مطابق یہودی آخری زمانے (اینڈ آف ٹائم) میں آکر زمانے میں اکٹھے ہوں گے اور اللہ کے غضب و انتقام کا شکار ہو کر نابود ہو جائیں گے۔

ربائی ہرش ان کا مشہور مذہبی رہنما ہے۔ عرفات کی فلسطینی اتھارٹی میں یہودی معاملات کا جو وزیر رکھا گیا تھا وہ اسی طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ مشہور فلسفی اور ماہر لسانیات نوم

چوسکی بھی اگر چہ اس فرقے سے نہیں لیکن وہ اس نظریے کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ بھی ''غیر صہیونی'' یہودی ہیں۔ یعنی وہ مذہبی طور پر اس بات کے قائل نہیں لیکن غیر مذہبی سیاسی طور پر اس نکتہ نظر کو تسلیم کرتے ہیں۔ برطانیہ میں مختلف مواقع پر اس فرقے کے لوگ فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف اپنا رد عمل ریکارڈ کرواتے رہتے ہیں۔ حضرت مہدی جب ظاہر ہوں گے اور یہودیوں کے گم کردہ مقدس آثار قدیمہ یعنی تابوتِ سکینہ، عصائے موسوی، الواح تورات کے ٹکڑے، مائدۂ بنی اسرائیل، من وسلویٰ کے مخصوص برتن، تخت داؤدی (یہ گم شدہ نہیں، ملکہ برطانیہ کی کرسی میں نصب ہے) کو برآمد کرلیں گے تو یہ معتدل مزاج یہودی اپنی انصاف پسندی کی بنا پر حضرت پر ایمان لے آئیں گے۔ ان کو یقین ہو جائے گا کہ ہمارے بڑوں نے اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی نحوست سے جس چیز کو گم کیا، اس کو دریافت کرنے والا ہی آخری مسیحا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیروکار اور سچے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا ساتھی ہے۔ تابوتِ سکینہ کو دیکھ کر چند یہودیوں کے ایمان لانے کا ذکر حدیث شریف میں ہے البتہ ان کی اس مذکورہ بالا فرقے پر تطبیق بندہ کی خیالی کاوش ہے۔ یہ یہودی اپنے ساتھ جو سرمایہ اور ٹیکنالوجی لے کر مسلمانوں سے آملیں گے، اس سے مسلمانوں کی مادی طاقت بھی ''کسی حد تک'' بہتر ہو جائے گی۔

چند سال کی بات بندہ نے اس لیے کی ہے کہ حضرت مہدی اپنے ظہور کے بعد (جو چالیس سال کی عمر میں ہوگا) سات سال تک دنیا کی تین بڑی کفریہ طاقتوں میں سے دو کے خلاف جہاد فرمائیں گے۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف شاندار فتح حاصل کریں گے۔ اب پیچھے صرف یہودی رہ جائیں گے۔ آٹھویں سال دجال ظاہر ہوگا اور فتنۂ یہود عروج پر پہنچ جائے گا جو درحقیقت شیطانی طاقتوں کا فتنہ ہے۔ اسی سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ نواں سال دجال کے قتل اور ''شر کے گھر'' اسرائیل کے خاتمے کے بعد مستحکم

ترین عالمی اسلامی خلافت کے قیام اور استحکام کا ہوگا۔ 49 سال کی عمر میں حضرت مہدی انتقال کر جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھ کر بیت المقدس میں ان کو دفن فرمائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام 38 سال تک زمین پر رہیں گے۔ اس طرح حضرت مہدی ظہور کے بعد زمین پر کل نو سال رہیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت مہدی سات سال اور وفات مہدی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اڑتیس سال دنیا میں رہیں گے۔ بیچ کے دو سال دونوں قائدین اکٹھے گزاریں گے۔

(2) اس تفصیل کے بعد اب ہم اس دوسری قوت کا تذکرہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں جو اپنی ٹیکنالوجی اور سرمائے سے مسلمانوں کو درکار مادی طاقت کی کمی پوری کرے گی۔ یعنی وہ خوش نصیب عیسائی حضرات جو رحم دل ہیں اور انسانیت کی خدمت اخلاص سے کرتے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسلمانوں کی جہادی جماعت میں نزول کے بعد ان کو بھی ''دہشت گردی کا طعنہ'' دینے کے بجائے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ انہیں یہ سعادت ان کی روایتی رحم دلی اور انصاف پسندی کے سبب ملے گی۔ یہ لوگ یورپ اور امریکا کی حیران کن سائنسی طاقت میں سے ''کچھ حصہ'' لے کر مسلمانوں سے آملیں گے۔ اوپر بندہ نے یہودیوں کے ذکر میں ''کسی حد تک'' اور عیسائی حضرات کے ذکر میں ''کچھ حصہ'' کا لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مسلمانوں کی کامیابی کی اصل ٹیکنالوجی باطن میں بغض وحسد کے خاتمے اور ظاہر میں تقویٰ و جہاد کے اپنانے میں ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ مسلمان بھی سائنس وٹیکنالوجی اور عسکری ومعاشی وسائل میں اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ کفر کے غلبے کو مادی طاقت کے ذریعے ختم کریں۔ نہ میرے محترم بھائیو نا! ایسا نہیں ہوگا۔ غزوات البتہ ہمیشہ غیر مساوی طاقتوں کے درمیان لڑے گئے ہیں۔ اللہ والوں اور شیطانی قوتوں میں ظاہراً زمین آسمان کا فرق رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو حق اور باطل کی ترقی اور فتح کے پیمانے تو ایک جیسے ہو جائیں گے۔ اللہ کی نصرت اور قدرت کاملہ کا مسلمانوں کے حق میں ظہور کا وقت پھر کب آئے گا؟

اب بھی وقت ہے!

کچھ باتیں فقیر لوگ اپنی موج میں کہہ دیتے ہیں۔ ابھی سننے والے ہی سوچ رہے ہوتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے اور سورس کیا ہے؟ کہ اتنے میں ان کی تصدیق کھلی آنکھوں سامنے آجاتی ہے۔ پچھلے مضمون میں بندہ کے قلم سے یہ جملے نکل گئے تھے: ''1987ء سے زمین کی قدرتی گردش کو متاثر کر کے ''زمین کی نبض'' سے چھیڑ چھاڑ کی کوششیں شروع ہیں حتیٰ کہ زمین کا مقناطیسی میدان ختم ہو جائے گا اور اس کی گردش تھم کر حدیث شریف میں بیان کردہ ظہور دجال کی علامات کے مطابق سست ہو جائے گی۔ ایک دن ایک سال کے برابر، پھر ایک دن ایک ماہ کے برابر، پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔''

یہ جملے بندہ نے کس تناظر میں کہے تھے؟ پہلے اسے سمجھ لیں تو آگے چلتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک پہاڑ اپنے مرکز سے ہٹ نہ جائیں گے۔'' اس طرح حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب یہ نشانی ظاہر ہو جائے تو توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی

ایمان لائے یا توبہ کرنا چاہے تو مقبول نہ ہوگی۔ جب ہم فلکیات پڑھتے پڑھاتے تھے اور اکثر قارئین کے علم میں ہوگا کہ جامعۃ الرشید میں اس علم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ہمارے شعبۂ فلکیات کی تحقیقات کو دنیا کے مسلم وغیر مسلم کے نامور ماہرین فلکیات قدر کی نظر سے دیکھتے اور سو فیصد قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں۔ فلکیات میں جب قبلہ رکھنے کی بحث آتی ہے تو عام لوگ ''قطب نما'' کو استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہاں اسے قابلِ اعتماد ذریعہ نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے کہ قطبین کے پاس موجود مقناطیسی لہروں کا ویریکل ذخیرہ اپنا مقام بدلتا رہتا ہے جس سے قطب نما کی سوئی متاثر ہوتی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: احسن الفتاویٰ، ج:2، ص:347) بعض لوگ تو ''قبلہ نما'' استعمال کرتے ہیں جبکہ یہ ''قطب نما'' سے بھی زیادہ مخدوش ذریعہ ہے۔ اس میں دس سے بارہ درجے کا نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا عوام کو چاہیے کہ مساجد کا قبلہ رکھتے وقت یا جانچ کرواتے وقت مستند علماء سے رابطہ کریں۔ خود سے اس فن کے شناور بننے کا دعویٰ نہ کریں جس کی ابجد سے بھی عام لوگ واقف نہیں ہوتے۔

یہ تو ایک بات ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا؟ اس کی فلکیاتی توجیہ کرتے ہوئے دماغ چکرا جاتا تھا۔ زمین تو ویسے ہی ''چکراتی گول'' ہے لیکن جب آپ طلبہ کو اس چکراہٹ کی تشریح سمجھانا شروع کرتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لیے دماغ چکر کھا کے رہ جاتا ہے۔ اس کی آسان تشریح سوچتے سوچتے اور اس بارے میں ارضیاتی سائنس کا مطالعہ کرتے کرتے وہ بات ہاتھ لگی جو پچھلے کالم میں برسبیل تذکرہ آگئی تھی اور جس کی تصدیق اس چونکا دینے والی خبر سے ہو رہی ہے جو اسی ہفتے سرخیوں کے ساتھ پوری دنیا کے باسیوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے لیکن افسوس کہ اس کے پس پردہ مقاصد پر کم ہی لوگ توجہ دیں گے۔ اب پہلے ایک نظر اس خبر اور اس میں مذکورہ اس تجربے کے

مقاصد اور متوقع خطرات پر، پھر ان شاء اللہ وہ نتائج جن سے حدیث شریف کی پیش گوئی پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یہ خبر 11 ستمبر 2008، بروز جمعرات ملک کے تمام قومی اخبارات میں چھپی ہے:

''نیوکلیائی ریسرچ کے یورپی ادارے سرن کے زیر اہتمام دنیا میں طبعیات کا سب سے طاقت ور تجربہ شروع ہوگیا ہے جس کا مقصد کائنات کی تخلیق کا راز جاننا ہے۔ دنیا میں طبعیات کا سب سے طاقت ور تجربہ جس کے بارے میں تین دہائیاں قبل سوچا گیا تھا [تصدیق ملاحظہ ہو۔ بندہ نے اپنے مضمون میں 1987ء لکھا تھا] 27 کلومیٹر لمبی سرنگ میں ذرات کی پہلی بیم یا شعاع چھوڑ دی گئی ہے۔ پانچ ارب پاؤنڈ لاگت سے تیار ہونے والی اس مشین میں ذرات کو دہشت ناک طاقت سے آپس میں ٹکرایا جائے گا تا کہ نئی طبعیات میں تباہی کی علامتوں کو آشکارا کیا جاسکے۔ اس تجربے کا بنیادی مقصد کائنات میں بگ بینگ سے چند ثانیے بعد کے حالات کو از سر نو تخلیق کرنا ہے۔ فرانس اور سوئٹزر لینڈ کی سرحد کے نیچے کھودی گئی اس بہت بڑی سرنگ میں ایک ہزار سلنڈر کی شکل کے مقناطیسوں کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے، ان ہی مقناطیسی سلنڈروں سے پروٹون ذرات کی ایک لکیر پیدا ہوگی جو ستائیس کلومیٹر تک دائرے کی شکل میں بنائی گئی سرنگ میں گھومے گی۔ سرنگ میں پروٹون ذرات کے ٹکرانے سے دو لکیریں پیدا ہوں گی جنہیں اس مشین کے اندر روشنی کی رفتار سے مخالف سمت میں سفر کرایا جائے گا، اس طرح ایک سیکنڈ میں یہ لکیریں گیارہ ہزار جست مکمل کریں گی۔ بی بی سی کے مطابق سائنس دان کائنات کے وجود میں آنے کی تھیوری بگ بینگ کے حالات کو جاننے کے لیے جو تجربہ کر رہے ہیں، اس کے حوالے سے کچھ ناقدین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس تجربے کے نتیجے میں کہیں وہ کیفیت پیدا نہ ہوجائے جسے بلیک ہول کہتے ہیں۔ بلیک ہول اس وقت خطرناک ہوتا ہے جب اس کی زندگی اور توانائی کافی زیادہ ہو۔

پھر اس میں چیزوں کو اپنی جانب کھینچ سکنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔''

خبر کے آخر میں سائنس دانوں نے جو خدشات ظاہر کیے ہیں، حقیقت میں بات اس سے آگے کی ہے۔ کائنات کو تسخیر کرنے کا جو منصوبہ ''یہودی بگ برادرز'' نے بنایا ہے، یہ تجربہ اس کا حصہ ہے۔ اس میں جو 80 سائنس دان (بشمول دو پاکستانیوں کے جو تالی بجانے پر اکتفا کر رہے تھے) شریک ہیں، ان کی اکثریت یہودی ہے۔ اس پر جو دس ارب ڈالر سرمایہ خرچ ہوا ہے وہ یہود کا کمایا ہوا سود ہے۔ یہ دراصل کرنا کیا چاہتے ہیں؟ یہ جھوٹے زمینی خدا (مسیح کاذب، الدجال الاکبر) کے ظہور سے قبل زمین کو اتنا مسخر کر لینا چاہتے ہیں کہ اس کی گردش، اس سے پیدا ہونے والے موسم، بارشیں، ہوائیں، فصلیں، پانی، نباتات، جمادات و جنگلات...... غرض ہر چیز پر انہیں کنٹرول حاصل ہو جائے تاکہ زمین پر اسے زندہ رہنے دیں جو دجال کو خدا مانے اور جو اس کی جھوٹی خدائی کو دھتکار دے اس پر زمین تنگ کر دی جائے۔ یہ درحقیقت اس ابلیسی مشن کی تکمیل ہے جس کے مطابق دجال جس کو چاہے گا غذا دے گا، جن کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ (دنیا میں غذائی مواد تیار کرنے والی تمام بڑی کمپنیاں خالص یہودی ملکیت ہیں) جس کی زمین میں چاہے گا فصلیں اگیں گی جس کی چاہے گا بارش بھی روک دے گا۔ (بیج پیٹنٹ ہوں گے اور بارشیں مصنوعی ہوں گی۔ قدرتی بارش کے عمل کو کسی حد تک متاثر کرنے کا ایک مظاہرہ بیجنگ کے حالیہ اولمپک گیمز 2008ء میں ہو چکا ہے)

یہ تو اس منصوبے کے مقاصد ہیں۔ اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ وقت تھم جائے گا اور دجال کے خروج کی شرط مکمل ہو جائے گی۔ مشہور حدیث شریف کے مطابق جب دجال نکلے گا تو زمین پر چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر اور تیسرا ہفتے کے برابر ہوگا۔ بقیہ سینتیس دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ اس طرح اس

کے دنیا میں ٹھہرنے کی کل مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ بعض محدثین نے فرمایا تھا کہ یہ دن حقیقت میں لمبے نہ ہوں گے۔ پریشانی کے باعث لوگوں کو طویل معلوم ہوں گے۔ لیکن علامہ نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اکثر علمائے حدیث کے نزدیک حدیث سے اس کا ظاہری معنی ہی مراد ہے یعنی یہ دن فی الواقع اتنے لمبے ہوں گے جتنا کہ حدیث شریف میں ذکر ہے۔ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کھلی دلیل ہے کہ باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ پہلے تین دن عام دنوں سے الگ قسم کے ہوں گے۔ نیز دجال کا فتنہ ایسا نہیں کہ اس سے پیدا ہونے والی پریشانی تین دن میں ختم ہو جائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان علماء اور محدثین کرام کو بہترین جزائے خیر دے جنہوں نے حدیث شریف کو ہم تک اصل شکل میں پہنچایا اور اس کا جو معنی بھی قرین قیاس ہو سکتا تھا، وہ بیان کیا۔ کچھ معنی ایسے تھے جو گزشتہ دور میں سمجھ نہیں آ سکتے تھے لیکن آج ان کو سمجھنا آسان ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ کیسے؟

سمجھا جاتا تھا کہ زمین کی گردش اپنے محور میں ہر صدی کے دوران 1.4 ملی سیکنڈ سست ہو رہی ہے۔ اس گردش کے سبب دن رات بنتے ہیں لیکن جدید تحقیقات کے نتیجے میں سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ رفتار میں یہ کمی بعض اوقات تیزی سے مزید گرتی ہے اور اس کے تین بڑے اسباب ہیں:

(1) مختلف سیاروں کی کشش ثقل اس رفتار میں کمی لانے کا سبب بنتی ہے کیونکہ وہ زمین کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(2) گردش کی رفتار کو سست کرنے کے عمل میں کرۂ ارض کا اپنا کردار بھی ہے۔ یہ کردار ہواؤں میں تبدیلی کے نتیجہ میں اُبھرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوری گردش میں سستی لانے کا 90 فیصد عمل ہواؤں کی تبدیلی ہی کرتی ہے۔ اگر ہوا کی رفتار بڑھ جاتی ہے تو کرۂ ارض کی

رفتار سست ہو جاتی ہے۔

(3) تیسرا اور اہم سبب Haarp نامی ادارہ ہے۔ یہودی سرمائے سے یہودی سائنس دانوں کی زیر نگرانی چلنے والا یہ ادارہ موسموں کے انداز میں تبدیلی، زمین کی محوری گردش میں سستی لانے، نیز کرۂ ارض میں زلزلوں میں اضافے کا بھی ذمہ دار ہے۔ Haarp ایک پروجیکٹ ہے۔ اس کا معنی ہے: "ہائی فریکوئنسی ایکٹو آرورل ریسرچ پروجیکٹ"...... 1987-92ء کے دوران اس ادارے کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہتھیار پیٹنٹ کرایا جو زمین کے آیونی کرہ یا مقناطیسی کرہ کے کسی حصہ کو تبدیل کرسکتا ہے۔ 11 راگست 1987ء کو رجسٹر ہونے والے اس عسکری ہتھیار کو مشہور یہودی سائنس دان برنارڈ جے ایسٹ لنڈ نے ایجاد کیا تھا۔ 1994ء میں امریکی محکمۂ دفاع کے سب سے بڑے ملٹری کنٹریکٹرز "ای سسٹمز" نے یہ ہتھیار خریدا اور دنیا میں سب سے بڑا آیونی ہیٹر تعمیر کرنے کا ٹھیکہ لیا۔ یہ ہتھیار ماحولیاتی دباؤ پیدا کر کے کرۂ ارض کی فطری قوتوں میں ردوبدل اور زلزلوں کی شدت میں اضافہ لاسکتا ہے۔ یہ ردوبدل دجالی مشن کی تکمیل اور دجال کے ظہور کو قریب لانے کی کوشش ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گزشتہ چند سالوں سے زمین کے موسم میں غیر معمولی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ یہودی سائنس دان ماحول (فضا) میں کس طرح دباؤ پیدا کرتے ہیں اور کیا وہ واقعی فضا میں دباؤ پیدا کر لیتے ہیں؟ اس کا جواب ہے کہ وہ فضا کو آیونائز یا ڈی آیونائز کر کے دباؤ پیدا کر لیتے ہیں۔ 1958ء میں وائٹ ہاؤس کے مشیر موسمیات، کیپٹن ہاورڈ ٹی اوروِیل نے کہا تھا کہ محکمہ دفاع جائزہ لے رہا ہے کہ وہ طریقے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے زمین اور آسمان میں آنے والی تبدیلیوں کو استعمال کر کے موسموں پر اثر انداز ہوا جاسکے۔ مثلاً: کسی مخصوص حصے میں فضا کو ایک الیکٹرونک بیم کے ذریعے آیونائیز یا ڈی آیونائز کیا جاسکے۔ یہ 1958ء کی بات ہے اور اب 2008ء ہے۔ یہودی سائنس دانوں

کی زمین کے قدرتی نظام سے چھیڑ چھاڑ اور اسے اپنے قبضے میں لینے کی کوشش بہت آگے جا چکی ہے اور شاید وہ وقت دور نہیں جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں گے کہ ہماری زمین کی قدرتی گردش کسی "بگ بینگ" کے نتیجے میں شدید متاثر ہو۔ وقت کچھ دیر کے لیے تھم جائے اور پھر کچھ دیر بعد اپنی اصلی حالت پر آئے۔ مثلاً تین دن بعد جن میں سے پہلا دن بہت لمبا (سال کے برابر) دوسرا کچھ کم (مہینے کے برابر) اور تیسرا اور کم (ہفتے کے برابر) ہو۔ اس اجمال کی تفصیل تھوڑی سی تشریح چاہتی ہے۔ آیئے! اس پر ایک نظر ڈالیں۔

ہماری زمین ایک دیوہیکل مقناطیس ہے جو گردش کے مختلف درجوں کے ساتھ مقناطیسی میدان تخلیق کرتی ہے۔ زمین جس قدر تیزی سے گردش کرتی ہے اسی قدر طاقت ور اور کثیف مقناطیسی میدان بنتا ہے۔ ایک اور قوت بھی ہے جو زمین کی گردش سے براہِ راست تعلق رکھتی ہے اور یہ "زمین کی گمک کا تواتر" ہے۔ یہ تواتر بنیادی گمک کا تواتر یا Schumman cavity Resonance کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے "زمین کی نبض" بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی شناخت 1899ء میں ہوئی تھی۔ تب سے 1980ء کے عشرہ کے درمیان تک زمین کی نبض 7.8 ہرٹز یا 7 سائیکل فی سیکنڈ تھی لیکن 1986-87ء کے بعد جب سے کرۂ ارض کی فضا سے برنارڈ جے ایسٹ لنڈ کے ایجاد کردہ آلات سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی ہے، نبض کی رفتار میں تیزی آ گئی ہے۔ 1995ء کے آخر تک ایک اندازے کے مطابق یہ 8.6 ہرٹز تھی اور اب سنا ہے کہ یہ 10 کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ مذکورہ بالا تجربے اور اس جیسے مزید تجربوں سے اس میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ غالب امکان ہے کہ جب زمین کی گمک 13 سائیکلز فی سیکنڈ تک پہنچے گی تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ مقناطیسی فیلڈ زیرو کے قریب ہو جائے گا۔ Awakening to Zero point نامی تہلکہ خیز سائنسی انکشافات پر مبنی کتاب کا

مصنف کریگ بریڈن اس وقت کو "زیرو پوائنٹ" کہتا ہے جب زمین کا مقناطیسی میدان بالکل ختم ہو جائے گا کیونکہ ہمارے سیارے کی گردش رک جائے گی۔

دجال کے خاتمے کے بعد جب حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو جائیں گے اور دنیا آخری وقت کے قریب پہنچ جائے گی تو زمین کچھ لمحوں کے لیے اپنی محوری گردش روک دے گی اور پھر مخالف سمت میں اپنے محور پر گھومے گی تو سورج ایک دن کے لیے مغرب سے طلوع ہوگا، پھر اس کے بعد گردش اپنے معمول پر آجائے گی اور حسب معمول سورج مشرق سے طلوع ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اس کا ظاہری سبب بھی کائنات کے فطری نظام میں یہود کی غیر فطری مداخلت کی وہ کوشش ہو جو وہ ظہور دجال سے پہلے اس کے استقبال کے لیے کرتے رہے۔ اس کے کچھ اثرات تو زمین کی گردش تھم کر تین دن تک متاثر ہو جانے سے ظاہر ہوئے اور کچھ اثرات دجال کی ہلاکت کے بعد قیامت سے ذرا پہلے ظاہر ہوں۔ یہ محض ایک امکانی توجیہ ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر چیز کا حقیقی سبب اللہ رب العزت کا حکم ہے۔ وہ قادر مطلق کسی ظاہری سبب کا محتاج نہیں...... اور اگر کوئی چیز اس کے حقیقی حکم کا ظاہری سبب بن جائے تو یہ اس کی "امر کن" کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ نہ کوئی چیز اس کے قبضۂ قدرت سے باہر ہے اور نہ کوئی طاقت اس کی منشا کے خلاف کچھ کر سکتی ہے۔ اوپر جو کچھ لکھا گیا وہ یہ ناقص سمجھ کا ناقص اظہار ہے۔ حقیقت تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہاں اس ساری تفصیل کا مقصد ایک یاد دہانی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: تین واقعات ایسے نمودار ہوں گے جو ایک دوسرے کے بعد رونما ہوں گے اور پھر فارغ وقت والوں کے پاس بھی وقت نہ رہے گا۔

"اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ تین باتیں رونما ہوں گی تو پھر کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا جس نے پہلے ایمان قبول نہیں کیا تھا یا پھر اس نے اپنے

ایمان سے کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ جب سورج اپنے غروب ہونے کے مقام سے طلوع ہونا شروع کردے گا، دجال نمودار ہوگا اور زمین کا جانور نمودار ہوگا۔'' (صحیح مسلم) اسی وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: ''جس روز تمہارے رب کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہوں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو اور جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔'' (القرآن) جب یہ نشانیاں نمودار ہو جائیں گی تو پھر توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ پھر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ گویا کہ ہمارے پاس اب بھی وقت ہے۔ آیندہ نہیں معلوم کہ یہ وقت ہمارے ہاتھ میں رہتا ہے یا یہود کی چھیڑ چھاڑ سے ختم جاتا ہے۔ اے میرے بھائیو! اس رمضان کو سچی توبہ کا رمضان بنالو۔ اس مرتبہ کے روزوں کو حقیقی تقویٰ کا ذریعہ بنالو۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے جان مال لگانے، عزت آبرو لٹانے کا عزم کرلو...... ورنہ کے معلوم کہ مہلت ختم ہو جائے...... خاتمے کی ابتدا ہو جائے اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں۔

جب لاد چلے گا بنجارا

حضرت مہدی کی معاون تین قوتیں:

اب ہم اصل سوال کی طرف پھر لوٹتے ہیں: ہم نے مانا کہ حضرت مہدی کے ساتھ تین طرح کی قوتیں ہو جائیں گی: (1) صالح اور قابل مسلمان (2) نیک بخت یہودی، ان کا سرمایہ اور علم۔ (3) سعادت مند عیسائی اور ان کا تجربہ و ٹیکنالوجی۔ پھر خود حضرت مہدی کی قابلیت، ذہانت، جرأت اور ان کے ساتھ غیبی ہدایت (یعنی ہر موقع پر درست فیصلے کی صلاحیت) بھی ہوگی...... لیکن اس سب کے باوجود سات سال کے قلیل عرصے میں آخر کس طرح وہ طاقت کے ان پہاڑوں کو جگہ سے ہلا سکیں گے جو گزشتہ دو تین سو سالوں میں مغرب نے تھپی لگا کر کھڑے کیے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ظاہر میں سنت کی کامل اتباع اور باطن میں رب تعالی سے کامل تعلق کی برکت سے اللہ پاک ان کی جدوجہد اور جہاد وقتال میں ایسی برکت عطا فرمائے گا کہ کائنات میں کار فرما غیبی قوتیں ان کے ساتھ ہو جائیں گی۔ مغرب کی دجالی طاقت محض مادہ پرستی پر مبنی ہے۔ مادہ، اللہ کی نظر میں پست اور حقیر ہے۔ اللہ تعالی کو پروا نہیں کہ وہ حقیر اور نفس پرست لوگوں کو یہ حقیر چیز دے دے۔ اس کے مقابلے

میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلند مرتبہ روحانی شخصیات ہوں گی۔ ان کو غیر معمولی کراماتی اور معجزاتی طاقت دی جائے گی۔

☆...... ''دنیا کے ختم ہو جانے کا وقت قریب ہے۔ اس لیے میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، قرآن کریم کے احکام پر عمل، باطل کو ختم کرنے اور سنتوں کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔'' (بیعت کے بعد حضرت مہدی کے پہلے خطبے سے اقتباس)

☆...... ''حضرت مہدی کو اللہ تعالیٰ ایک رات میں صلاح (کے بلند مقام) تک پہنچادیں گے۔'' (حدیث شریف)

☆...... ''حضرت مہدی کے خلاف نکلنے والا لشکر جس کا سربراہ سفیانی نام کا شخص ہوگا، زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔''

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم نے کسی ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس شہر کے لوگوں سے جہاد نہ کرلیں۔ چنانچہ مجاہدین جب وہاں پڑاؤ کریں گے تو نہ اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر پھینکنے کی نوبت آئے گی، صرف ایک مرتبہ "لاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہنے سے شہر پناہ کا ایک حصہ گر جائے گا۔''

ایک اہم نکتہ:

اس روایت میں ایک لفظ "سبعون الفا من بنی اسحق" آیا ہے یعنی بنو اسحاق میں سے ستر ہزار مجاہدین۔ اس کے بارے میں بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ دراصل یہاں "بنی اسمعیل" مراد ہیں، تاہم مسلم شریف کے تمام نسخوں میں "من بنی اسحق"

ہی وارد ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''قال القاضي: كذا هو في جميع أصول صحيح مسلم "من بني إسحق" قال: قال بعضهم: المعروف المحفوظ "من بني إسمعيل" وهو الذي يدل عليه الحديث و سياقه؛ لأنه إنما أراد العرب، وهذه المدينة هي القسطنطنية." (نووی علی ھامش مسلم: ٣٩٦/٤)

ترجمہ: ''قاضی عیاض نے کہا ہے: "من بني إسحق" کا لفظ ہی مسلم کے تمام نسخوں میں آیا ہے، البتہ مشہور و مستند بات یہ ہے کہ مراد "بنی إسمعیل" ہوں چونکہ اس معنی پر حدیث کی دلالت بھی ہے اور سیاق حدیث کا منشا بھی یہی ہے چونکہ ان سے مراد عرب ہیں اور مدینہ سے مراد قسطنطنیہ ہے۔''

بنی اسمعیل کے لیے بنی اسحق کا لفظ لانے کی ایک تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت اسحق علیہ السلام بنی اسمعیل کے چچا ہیں، اور "عمُّ الرجل صنو أبيه" (چچا والد کے قائم مقام ہوتا ہے) کے قانون کے مطابق چچا کی طرف نسبت بھی درست ہے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ اگر حدیث کو اس کے ظاہری معنی پر ہی رکھیں تو بنی اسحق سے مراد وہ افراد ہوں گے جو اس زمانہ میں مسلمان ہو کر لشکر مہدی میں شامل ہو جائیں گے جیسا کہ بعض روایات میں آتا ہے۔

اور بعض کا کہنا ہے کہ یہاں بنو اسحاق ہی درست ہے اور اس سے مراد پٹھان ہیں کہ مؤرخین کے ایک طبقہ کے مطابق نسلی طور پر یہ اہل کتاب ہیں اور طالبان کی شکل میں حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے۔

ایک اہم وضاحت:

پھر یہ دیکھیے کہ حدیث شریف میں وضاحت ہے: ''نہ اسلحہ سے لڑیں گے نہ تیر پھینکنے

کی نوبت آئے گی۔" اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے طور پر جو بہترین وسائل دستیاب ہوں، انہیں حاصل کریں اور غلبہ دین کے لیے قربانیاں دیں اور دیتے رہیں، آگے ایک وقت پر اللہ پاک خود ہی غیب سے کوئی صورت پیدا فرمائیں گے۔

یہ بات اس وقت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے واقعات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس دن فجر کی نماز میں نازل ہوں گے، اس دن فجر کے بعد وہ دجال اور اس کی یہودی فوج (امریکن و اسرائیل آرمی) کے خلاف جہاد شروع کریں گے۔ دجال ان کو دیکھتے ہی چوکڑیاں بھرتا ہوا فرار ہوگا۔ اس کی ساری شیطانی اور مادی طاقتیں سلب ہو جائیں گی اور شام تک ہر پتھر پکار کر مجاہدین سے کہے گا: "اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ اسے آکر ختم کر دے۔" اب بتائیے! جب دجال ان کو دیکھتے ہی پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ (شاید وہ سکس ملین ڈالر مین یا ٹرمینیٹر کی طرح جزوی طور پر دھات پر مشتمل انسان ہوگا) فتنہ پرداز یہودی، مجاہدین کے ہاتھوں شام تک برباد ہو جائیں گے تو ایک دن میں کون سی سائنس و ٹیکنالوجی ہوگی جو اہل حق کو حاصل ہو جائے گی؟

اگر آپ اس امر کی تصریح چاہتے ہیں کہ تقویٰ اور جہاد کے بل بوتے پر غیبی قوتیں کمزور و ناتواں مسلمانوں کے ہمراہ ہوں گی اور باطل کی مادی طاقت کو پگھلا ڈالیں گی، لہٰذا ہمیں مادی طاقت حسب حیثیت حاصل تو کرنا چاہیے لیکن اس سے ڈرنا یا اس کو حرف آخر نہیں سمجھنا چاہیے..... تو اس کی وضاحت بھی مل سکتی ہے۔ "علامات قیامت" (مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب) میں الدر المنثور کے حوالے سے یہ حدیث موجود ہے:

"عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) اس

وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی۔ پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ ''کن'' سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو: (1) اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کردے۔ (2) ان کو زمین میں دھنسا دے...... یا (3) ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کردے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔'' مسلمان کہیں گے: ''اے اللہ کے رسول! یہ (آخری) صورت ہمارے لیے اور ہمارے قلوب کے لیے زیادہ طمانیت کا باعث ہے۔ چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل وڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اُٹھا سکے گا۔ پس مسلمان (پہاڑ سے) اُتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جالیں گے اور قتل کردیں گے۔''

اب بتایئے! جب نتیجہ ہی تقویٰ اور جہاد مسلسل کی برکت سے دشمن کے ہتھیار ناکارہ ہونے اور مسلمانوں کی طویل جدوجہد کے بعد انہیں یہود پر مسلط کیے جانے پر موقوف ہے تو پھر اس بات پر افسوس کا کیا فائدہ کہ دشمن کے پاس یہ ہے اور وہ ہے۔ اور اس پر دل جلانے سے کیا حاصل کہ ہمارے پاس یہ نہیں اور وہ نہیں۔ ہمیں اس بات پر بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے کہ فلاں کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہمارے پاس نہیں یا ہم اتنے فٹ اونچی اُڑان نہیں بھر سکتے۔ ہمیں اپنے طور پر جائز ذرائع سے دستیاب وسائل کو لے کر کام جاری رکھنا چاہیے اور بس! مادی طاقت سے مرعوب ہونے کی ضرورت ہے نہ اس پر فکرمند ہونے کی کہ ہم ان کے برابر آئے بغیر کس طرح ان پر غلبہ پائیں گے؟ ہاں اس پر ضرور فکرمند ہونا چاہیے کہ فجر کی نماز کی پابندی نہیں ہو رہی (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا وقت ہے)

یا عصر کی جماعت کا اہتمام نہیں (یہ یہودیوں کے کلی خاتمے کا وقت ہے) تقویٰ عمل میں ہے نہ اخلاق اور برتاؤ میں (حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ساتھی رات کو مصلے اور دن کو گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ ہم میں رات کو عابد شب زندہ دار اور دن کے وقت شہسوار کتنے ہیں؟) جہاد کو حرام یا دہشت گردی کہنے والوں کے پروپیگنڈے سے کوئی متاثر تو نہیں ہو گیا؟ (حضرت مہدی کے ساتھی وہی ہوں گے جو آخری وقت تک ساری دنیا کی مخالفت وملامت کی پروا کیے بغیر جہاد کی بابرکت سنت پر ڈٹے رہیں گے) جہاد کی جسمانی، ذہنی، نظریاتی، عسکری تربیت سے تو کوئی غافل نہیں (حضرت مہدی کے ساتھ وہ لوگ نہیں چل سکیں گے جنہیں جان و مال، عیش و آرام، گھربار، بیوی بچوں کی محبت راہِ خدا میں جانے سے روکتی ہوگی)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامت تک مسلسل حق پر قتال کرتی رہے گی (اور) غالب رہے گی۔ فرمایا: پھر (ان میں) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے! وہ کہیں گے: نہیں! بلکہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں (چنانچہ اُمتی آگے بڑھ کر سابقہ نبی کو نماز پڑھائے گا تاکہ ختم نبوت کا مسئلہ واضح ہو جائے) اس اُمت کی عنداللہ عزت واکرام کی وجہ سے۔''

ایمان والوں کو چاہیے کہ خود کو اس وقت کے لیے ذہنی وجسمانی طور پر تیار کرلیں جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا۔ حضرت مہدی کے ساتھ وہی جا پائے گا جس نے پہلے سے جہاد کی تیاری کر رکھی ہوگی...... عین وقت پر تو جب بنجارا لاد چلے گا، سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا۔

دو دھاری تلوار

تیسری بات: حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟

تیسرا سوال کہ حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ اتنا اہم نہیں جتنا نازک ہے۔ یہ ایسی دو دھاری تلوار ہے کہ ذرا سی پھسلن کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے۔ پہلے تو قرآن کریم کی ہدایات ملاحظہ فرمایئے۔ یہ اگرچہ قیامت کے متعلق ہیں لیکن بندہ ایک سے زائد مرتبہ عرض کر چکا ہے کہ علاماتِ قیامت بھی قیامت کی طرح مبہم اور پیچیدہ ہیں۔ ان میں علامتی زبان استعمال کی گئی ہے اور اس موضوع کا سارا مزا ہی اس تجسس میں ہے جو اس ابہام اور ذو معنی علامتی لغت سے پیدا ہوتا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل میں ہے: "قل عسیٰ ان یکون قریباً" "(اے نبی!) کہہ دیجیے عین ممکن ہے کہ وہ وقت بالکل ہی قریب آ گیا ہو!" (آیت: ۵۱) بالکل اسی طرح کی ایک بات سورۃ المعارج میں بھی وارد ہوئی ہے: "انھم یرونہ بعیداً ونراہ قریباً" "یہ لوگ اسے دور سمجھ رہے ہیں جبکہ ہم اسے بالکل قریب دیکھ رہے ہیں۔!" (آیات: 6، 7) قرآن حکیم میں متعدد بار آیا ہے: "قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون"

''(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب آ چکی ہے یا ابھی دور ہے!''(سورۃ الانبیاء:109)''قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا۔'' ''اور (اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ عنقریب پیش آنے والی ہے یا ابھی میرا رب اس کے ضمن میں کچھ تاخیر فرمائے گا!''(سورۃ الجن:25)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے پوچھا:''قیامت کب آئے گی؟'' آپ نے فرمایا:''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' بالکل یہی بات اس سوال کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔مہدویات کے موضوع کا سب سے سنسنی خیز اور تجسس آمیز سوال یہی ہے۔اس کا جواب بھی یہی ہے کہ ہم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کیونکہ جس طرح حضرت مہدی کا ساتھ دینے والے بمطابق حدیث شریف روئے ارض کے صالح ترین مسلمان ہوں گے اور ان کی فضیلت اصحاب بدر والی ہے،اسی طرح ان کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والوں کے لیے وعید بھی اتنی ہی سخت ہے۔حدیث شریف میں ہے:

''اس پر (یعنی مسلمانوں کو کافروں کے حوالے نہ کرنے پر) جنگ شروع ہو جائے گی اور مسلمان تین گروہوں میں بٹ جائیں گے:(1) ایک تہائی لشکر تو میدان جنگ سے بھاگ جائے گا،ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائیں گے۔(2) ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا،یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔(3) ایک تہائی لشکر کو فتح نصیب ہوگی،یہ آیندہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو سکیں گے۔''(مسلم شریف)

حضرت کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والے کون ہوں گے؟ جنہوں نے شرک و بدعت کو دین سمجھ رکھا ہے۔جنہوں نے اپنے منہ یا شرم گاہ کو حرام سے آشنا کر رکھا ہے۔جن کے دلوں میں حسد،بغض اور کینہ ہے۔زبان پر غیبت،تہمت اور جھوٹ ہے۔آنکھ میں خیانت،حرص

اور ہوس ہے۔ ہاتھ میں بخل، کرپشن اور فراڈ ہے۔ منکرات سے توبہ نہیں کی اور دنیا سے منکرات کے کلی خاتمے کے لیے جہاد کرنے والوں میں شامل ہونے کا شوق ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت کو عین میدانِ جنگ میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

تو میرے بھائیو! اہم یہ نہیں کہ حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ اہم یہ ہے کہ اگر وہ ظاہر ہو گئے تو ہم میں سے کس نے اس کے لیے کتنی تیاری کی ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وہ ظاہر ہوں تو ہم کسی ایسے فتنے کا شکار ہوں کہ ان کا ساتھ دینے کی بجائے پیٹھ دکھا دیں یا ان کے مقابلے میں اُتر آئیں۔ جی ہاں! کچھ بدنصیب نام نہاد مسلمان سب سے پہلے ان کی مخالفت میں خم ٹھونک کر نکلیں گے اور دردناک طریقے سے برباد ہوں گے۔ احادیث سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے زمانے میں نام نہاد مسلمانوں کا ایک طبقہ اور ہوگا جو حضرت کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والوں سے بھی زیادہ بدبخت ہوگا۔ وہ اسلام کا دعوے دار ہونے کے باوجود حضرت کے مخالفین میں سے ہوگا اور اسے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کی آنکھوں کے سامنے دردناک عذاب میں گرفتار کرے گا۔ وہ زندہ جسموں کے ساتھ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو آج کل کے سب سے بڑے فتنے یعنی ''فکری ارتداد'' کا شکار ہو چکے ہوں گے اور ان کا سربراہ ''عبداللہ سفیانی'' نامی شخص ہوگا۔

یہ سفیانی کون ہوگا؟ یہ یہودیوں کا تیار کردہ ایک مسلم لیڈر ہوگا جس کو عالمی میڈیا مسلمانوں کے ہیرو اور قائد کے طور پر پیش کرے گا۔ بعض جنگوں میں وہ مغرب کے خلاف فاتحانہ کردار ادا کرنے کا ڈرامہ رچائے گا اور پھر جب مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کر لے گا تو اصل روپ میں ظاہر ہو جائے گا۔ نعیم بن حماد کی ''کتاب الفتن'' میں ہے کہ اس کا نام عبداللہ ہوگا اور اس کا خروج مغربی شام میں ''اندر'' نامی جگہ سے ہوگا۔ یہ لفظ اصل میں "عَیْنُ دَوُر" ہے یعنی دور کا چشمہ۔ بگڑ کر اندر ہو گیا۔ ''اندر'' اس وقت شمالی اسرائیل کے

ضلع ''الناصرہ'' کا ایک قصبہ ہے جس پر اسرائیل نے 24 مئی 1948ء میں قبضہ کرلیا تھا۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے یہ شروع میں مسلمانوں کا ہمدرد اور خیر خواہ ہوگا، بعد میں اس کا دل بدل جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے باطل قوتیں مسلمانوں کی جعلی قیادت کے لیے تیار کریں گی جیسا کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کے طلسم خانوں میں ہوتا ہے اور جب وہ مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کرلے گا تو اصل پلان پر عمل شروع کرکے حضرت مہدی کے خلاف صف آرا ہو جائے گا۔ اس کی سوچ و فکر کا خلاصہ ''فکری ارتداد'' ہے۔

فکری ارتداد یہ ہے کہ اسلام کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہ سمجھا جائے۔ شرعی تعلیمات کو حرف آخر نہ مانا جائے۔ ان میں اتنے شکوک و شبہات اور وسوسے پیدا کیے جائیں کہ شراب اور زنا جیسی قطعی حرام چیزوں کو بھی پروپیگنڈے کے زور پر حلال قرار دلوایا جائے۔

☆...... ''اس دن وہ شخص سب سے بڑا محروم ہوگا جو بنوکلب کے مال غنیمت سے محروم رہا (یعنی ہر صاحب ایمان مجاہد اس مال غنیمت میں سے کچھ نہ کچھ ضرور لے) اگرچہ اونٹ کو باندھنے کی رسی ہی کیوں نہ ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لوگ ان کے اموال کو غنیمت اور بچوں کو ان کے مسلمان ہونے کے باوجود کیسے قیدی بنالیں گے؟ فرمایا: ''وہ شراب اور زنا کو حلال سمجھنے کی وجہ سے کافر قرار دیے جائیں گے۔''

☆...... ''سفیانی زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہوگا حتی کہ ایک عورت سے دن کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں شراب کی ایک مجلس میں بدکاری کی جائے گی۔ اسی طرح ایک عورت سفیانی کی ران پر آکر بیٹھ جائے گی جبکہ وہ جامع دمشق کی محراب میں بیٹھا ہوگا۔ اس وقت ایک غیرت مند مسلمان سے مسجد کی یہ بے حرمتی اور یہ کریہہ منظر دیکھا نہ جائے گا اور وہ کھڑا ہو کر کہے گا کہ افسوس ہے تم پر، ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہو؟ یہ ناجائز ہے۔

سفیانی کو حق کی یہ بات کڑوی لگے گی اور وہ اس کو کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں موت کے گھاٹ اُتار دے گا اور صرف اسی کو نہیں بلکہ جس نے بھی اس کی تائید کی ہوگی اس کو بھی قتل کر دے گا۔"

یہ ہے وہ "فکری ارتداد" یہ ہے اللہ کے احکام (حدود اللہ کی پامالی) جو آج کے "تھنک ٹینکس" کا برپا کردہ وہ عظیم ترین فتنہ ہے۔ اس سے جو وسوسے جنم لیتے ہیں ان کی بنا پر آدمی صبح کو مسلمان ہوتا ہے، شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہوتا ہے تو صبح کو کافر۔ اس فتنے کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو حضرت علامۂ دوراں جاوید احمد غامدی اور ان کے تیار کردہ لاجواب قسم کے باکمال فتنہ پردازوں کے پروگراموں میں دیکھ لیجیے۔ جہاں سیدھے سادھے نوجوانوں سے یہ سوال ہوتے ہیں: خدا کا وجود ہے بھی یا نہیں؟ حدود کی تعریف کیا ہے اور یہ تعریف کس نے کی ہے؟ چہرے کے پردے کا تکلف کس نے جاری کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ ان کے پروگراموں کی فہرست دیکھ لیجیے۔ ایک بھی تعمیری عنوان نہیں ملے گا۔ اصلاحی موضوعات سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔ ان کا سارا زور تشکیک پھیلانے اور وسوسہ پیدا کرنے پر ہے۔ کوئی دنیادار مسلمان دین کی طرف آجائے، اس کی ان کو کوئی فکر نہیں۔ سارا زور اس پر ہے کہ جو بچے کھچے مسلمان دین پر ٹوٹا پھوٹا عمل کر رہے ہیں، وہ کسی طرح سے آزاد خیال ہو جائیں؟ طہارت کے مسائل نہ جاننے والوں کو علمی کلامی مباحث میں اُلجھانے کا آخر اور کیا مطلب ہو سکتا ہے؟

تو جناب من! شراب وزنا کو حلال اور سود و جوے کو جائز سمجھنے والے اور سنت نبوی کو حقیر جاننے والے وہ بدنصیب مخلوق ہوں گے جو حضرت مہدی کی تلوار کا شکار ہوں گے۔ یہی فکری ارتداد کا انجام ہے۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ذبح کیے جائیں گے۔ آج کل خنجر سے ذبح کی خبریں بہت آتی ہیں۔

''حضرت مہدی ان کے سردار سفیان نامی شخص کو ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کردیں گے۔''

جو لوگ فتنے کا شکار ہو چکے ہوں وہ ظالم کے لیے رحم اور مظلوم کے لیے سنگ دل ہوتے ہیں۔

اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ ارتدادی فتنے کا کمال یہ ہے کہ ان فتنہ باز پروفیسروں اور اسکالروں کے مذاکرے اور مباحثے سننے والے لوگ کفریہ کاموں اور کفریہ نظریات میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ کفریہ کام تو پھر بھی توجہ دلانے سے سمجھ آجاتے ہیں، کفر کے نظریات کا کانٹا لاکھ سمجھاؤ، دل سے نہیں نکلتا۔ اس لیے میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ ایمان والوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ انہی کی صحبت میں بیٹھو۔ انہی کی روش اختیار کرو۔ ایمان کے ڈاکو بڑے چالباز ہوتے ہیں۔ دایاں دکھا کر بایاں مارتے ہیں۔ خبر بھی نہیں ہوتی کہ متاع عزیز لوٹ لیتے ہیں۔ پروگرام ختم نہیں ہوچکا ہوتا کہ ایمان ٹھکانے لگ چکا ہوتا ہے۔ خدا کے لیے خود پر رحم کرو۔ کہیں موت کے وقت کلمہ کی دولت ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔

حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ حضرت چونکہ اس صدی کے مجدد ہوں گے جس میں وہ ظاہر ہوں گے اس لیے اتنی بات تو طے ہے کہ وہ کسی اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پیدا شروع میں ہوں اور ظاہر نصف صدی سے پہلے ہوں۔ عرب کے محاورے میں نصف سے پہلے تک کو ''شروع'' کہا جاتا ہے۔ اب وہ یہ صدی ہوگی یا اگلی؟ اللہ ہی کو بہتر معلوم ہے۔ ہمیں وہ دور دیکھنا نصیب ہوگا یا ہماری اگلی تین نسلوں کو ان کا زمانہ ملے گا؟ عالم الغیب کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں۔ اتنی بات ہے کہ کفر کا غلبہ جہاں تک پہنچ چکا ہے اور مسلمان جتنے طویل عرصے سے مظلومیت کا شکار ہیں اور قربانیوں کے باوجود پسے چلے جارہے ہیں، یہ کچھ اور ہی بتاتا ہے۔

کوئی ابہام سا ابہام ہے!

حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟

احادیث مبارک میں ظہورِ مہدی کی جتنی علامات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے کچھ میں گفتگو علامۃً واستعارۃً ہے۔ کچھ علامتیں بالکل واضح ہیں لیکن ان کے حقیقی ظہور سے قبل ان کے وقتِ ظہور کے بارے میں کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔ ذیل میں ان دونوں اقسام میں سے کچھ نمایاں اور اکثر احادیث میں مشترک طور پر مذکورہ علامات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

☆...... ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ آسمان سے فلک شگاف ندا آئے گی جو امام مجاہد کے ظہور کی منادی کرے گی۔ اس علامت کا حقیقی مصداق تو بالکل واضح ہے لیکن اوّل تو یہ ان کے ظہور کے بعد ہوگی جبکہ ہم قبل ظہورِ امام ان کے زمانۂ ظہور کے اندازہ لگانے کی فکر میں ہیں۔ دوسرے ممکن ہے اس میں بھی علامتی گفتگو کی گئی ہو۔ یعنی یہ صدا ڈنکے کی چوٹ پر آسمان سے آئے گی ضرور، لیکن آج کل کون سی جگہ ایسی ہے جس میں سیٹلائٹ سسٹم سے وابستہ جدید ذرائع ابلاغ موجود نہیں یا کون شخص ہے جس کی ان ذرائع تک رسائی نہیں؟ حضرت کا خانہ کعبہ میں ظہور اور اس کا ردِّعمل تازہ بہ تازہ خبر کی صورت میں مصنوعی سیارے

لمحہ بہ لمحہ نشر کریں گے اور آسمان سے سنسنی خیز اطلاعات کے سگنل بھیجیں گے۔

☆......ایک علامت یہ ہے کہ آپ صدی کے مجدد ہوں گے۔صدی کے مجدد کا اس کے شروع میں آنا ضروری نہیں، وسط سے پہلے پہلے آنے والے کو اسی صدی کا مجدد مانا جائے گا۔اب خدا جانے کہ وہ یہی پُر آشوب صدی ہے جس میں کوئی ستم نہیں جو مسلمانوں پر ڈھایا نہ گیا ہو اور کوئی قربانی نہیں جو مسلمان زعماء و مجاہدین نے نہ دی ہو اور اگر یہ صدی نہیں تو کیا ہم تسلیم کرلیں کہ اتنی زبردست قربانیوں کے باوجود بھی کفر ہم پر مزید کئی صدیوں تک بے دھڑک حکمرانی کرے گا؟؟؟

''حجاج نے کہا،اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہے دنیا کے لیے صرف ایک دن باقی ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو دنیا کو انصاف سے بھردے گا جس طرح یہ ظلم وستم اور ناانصافی سے بھری ہوگی۔''
(مسند احمد،اقتباس:20-20)

☆......ایک علامت یہ ہے کہ فرات دریا سے پانی ہٹ جائے گا اور اس میں سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔دجلہ اور فرات دونوں ترکی سے نکلتے ہیں اور عراق سے گزرتے ہوئے خلیج عرب میں گرتے ہیں۔ترکی نے فرات پر متعدد ڈیم بنائے ہیں جن میں سے ''اتاترک ڈیم'' دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔اس کی وسعت 816 مربع کلومیٹر ہے۔خلافتِ عثمانیہ کے بعد ترکی میں فری میسن اقتدار میں رہے ہیں۔اگر ترکی چاہے تو فرات کا پانی عراق سے بآسانی روک سکتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی دنیا آنکھوں سے دیکھے گی کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوتے ہی دنیا اس پر ٹوٹ پڑے گی اور سو میں سے ننانوے اس لالچ میں مارے جائیں گے کہ شاید میں بھی وہ خوش نصیب ہوں جو اس سونے کا مالک بنے گا۔

☆......ایک مشہور علامت حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ زمین

اس لشکر کو نگل جائے گی جو حضرت سے لڑنے کے لیے نکلے گا۔ اس کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زمین یک لخت پھٹ جائے گی اور اس بدنصیب فوج کو دیکھتے ہی دیکھتے لقمہ بنا لے گی جو مسلمان ہونے کی دعویدار ہو کر بھی مسلمان کے نجات دہندہ قائد سے لڑنے نکلے گی۔ یہ بھی امکان ہے کہ یہ لشکر جب شام سے آئے گا (شام کے لفظ میں لبنان اور فلسطین...... موجودہ اسرائیل...... کے علاوہ اردن بھی شامل ہے، جہاں کافی عرصے سے حرمین کا ایک غدار خاندان حکمران ہے۔ جس کی ملکائیں امریکن یہودی یا برطانوی عیسائی ہوتی ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو لبھانے کے فن میں طاق ہوتی ہیں) اور اس کی مددوہ امریکی افواج کریں گی جو ارض حرمین میں چھاؤنیاں بنا کر لحۂ موعود کے انتظار میں بیٹھی ہیں تو فریقین میں جدید آلات حرب کے استعمال سے زمین میں بھاری بھرکم گولے بڑے بڑے گڑھے چھوڑ جائیں گے۔ اسی گڑھوں اور مہیب کھڈوں سے داغدار زمین جب الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی گئی تو آپ نے بلاتوقف اس کی حقیقت کے قریب ترین شاندار منظر کشی فرمائی۔

ان احادیث سے ایک بات یہ سامنے آئی کہ حضرت الامام کو مسلمانوں کی طرف سے فوری اور عالمی پذیرائی نہیں ملے گی۔ اس لیے کہ صاحب اختیار حکمران وقت، اصلاح کی علمبردار روحانی ہستیوں کو اپنے اثر و رسوخ کے لیے ہمیشہ سے خطرہ سمجھتے چلے آئے ہیں۔

"اور ہم نے کسی بستی میں ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا: جو چیز تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے قائل نہیں۔" (النساء: 34)

حضرت مہدی نہ رسول ہیں اور نہ نبی، وہ تو مصلح اور مجاہد ہیں...... لیکن امراء کا وطیرہ رہا ہے کہ شمع حق کے مشعل برداروں کی تضحیک و تحقیر کریں چاہے وہ جس حیثیت میں ہوں۔ اس مرتبہ تو ان کو کچھ ایسے علمائے سوء کا سہارا بھی حاصل ہوگا جو دنیا پرستی میں منہمک ہو چکے ہیں اور صاحبان اقتدار سے قرب نے ان کو حق گوئی سے روک رکھا ہے یا وہ بدعات کے

مرتکب اور عیش پرستی کے عادی ہیں۔ سنت کا اتباع اور جہاد و قتال ان کے نزدیک گنوار طالبان کا کام ہے۔ جو دنیا کے پسماندہ ترین خطے ''خراسان'' سے آئیں گے جو پاکستان اور افغانستان کے چند علاقوں پر مشتمل علاقے کا قدیم جغرافیائی نام ہے۔ ان علماء کے لیے علمائے یہود کی مثال صادق آتی ہے کہ وہ دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح پہچان کر بھی زبان سے اس کا اظہار اور تصدیق کے بجائے مخالفت کرتے تھے۔

☆...... ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس سال ذی الحجہ میں منیٰ میں خون ریزی ہوگی لیکن یہ بہت قریب کی علامت ہے، اس لیے کہ اس ذی الحجہ کے فوراً بعد محرم میں عاشورہ کی رات حضرت کے ہاتھ پر بیعت جہاد ہوگی۔ اس لیے یہ قریب ترین علامت ہماری بحث سے خارج ہے۔

☆...... ایک علامت یہ بھی ہے کہ ایک خلیفہ کے انتقال پر شدید اختلاف ہوگا۔ اس اختلاف کی نوعیت بظاہر یہ لگتی ہے کہ سعودی تخت پر اتحادی افواج اپنی مرضی کا آدمی بٹھانا چاہیں گی جبکہ اہلِ اسلام کسی ایسے شخص کو پسند کرتے ہوں گے جس کے نظریات اتحادیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتے ہوں گے۔ مہدویات پر نظر رکھنے والے کچھ حضرات اس کا مصداق شاہ فہد کو سمجھتے تھے لیکن جب اس کا انتقال ہوا اور شاہ عبداللہ کی جانشینی کا عمل بخیر خوبی انجام پا گیا تو ان کے اندازوں کو زبردست دھچکا لگا لیکن اندازے تو اندازے ہوتے ہیں۔ کچھ حضرات کے نزدیک شاہ عبداللہ کے انتقال پر اس طرح کی صورتِ حال کا اندیشہ نسبتاً زیادہ ہے۔

اب ہم دوسری قسم کی علامت کی طرف آتے ہیں جو نہایت قطعیت کے ساتھ اس لمحۂ موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن مسئلہ یہاں یہ ہے کہ ہم اس علامت کی قطعیت کے باوجود قبل از وقت اسے دریافت نہیں کر سکتے۔ یہ وہی علامت ہے جس نے چند سال قبل عوام کو گہرے تجسس میں مبتلا کرنے والے پیغامات سننے کا موقع پیدا کیا تھا لیکن اس میں فنی

طور پر ایک اہم فلکیاتی نکتے سے توجہ ہٹ جانے کے باعث یہ سنسنی خیزی واقعیت کی سان پر نہ چڑھ سکی۔ بندہ اس سے قبل ''دو چاند دو گرہن'' کے عنوان سے مختصر طور پر لکھ چکا ہے کہ اصل پیش گوئی یوں ہے کہ حضرت مہدی کے ماہ محرم میں ظہور سے قبل ماہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔ اب اس میں انوکھا پن محض اتنا نہیں کہ دونوں کو ایک ماہ میں اکٹھے گرہن لگے گا۔ نہیں! ایسا ہرگز نہیں۔ یہ تو پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ اصل انوکھی باتیں دو ہیں اور دونوں فلکیات کے قوانین کے اعتبار سے عام طور پر ممکن نہیں۔ ان کا عدم امکان ہی ان کو محیر العقول علامت بناتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ فلکیات کی رو سے چاند گرہن ہمیشہ اسلامی مہینے کے وسط میں اور سورج گرہن آخر میں ہوتا ہے جبکہ اس مرتبہ چاند گرہن شروع میں اور سورج گرہن وسط میں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک مہینے میں دو مرتبہ چاند گرہن نہیں ہوتا۔ اس سال ایک رمضان میں دو مرتبہ چاند گرہن لگے گا۔ یہ واضح ترین علامت ہوگی کہ تین ماہ بعد محرم میں حضرت مہدی کا ظہور ہونے والا ہے۔ اب اسے افراط وتفریط کے علاوہ کیا کہا جائے کہ کچھ لوگ تو ان علامتوں کے بغیر راہ چلتے شعبدہ بازوں کو مہدی جیسی مقدس شخصیت مان لیتے ہیں اور کچھ لوگ ان واضح علامات کے بعد بھی حضرت کو ماننے سے ویسے ہی انکار کریں گے جیسا کہ یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لینے کے بعد بھی بوجوہ ایمان لاکر نہ دیتے تھے بلکہ مخالفت پر کمر باندھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رسوا ہو گئے۔

آج کل کسی بھی فلکیاتی ویب سائٹ پر آپ مستقبل میں کسی بھی لمحے چاند سورج کی حرکات اور گرہن کا شیڈول دیکھ سکتے ہیں لیکن یہ دونوں انوکھی علامتیں چونکہ ہیں ہی خلاف معمول، اس لیے کوئی ماہر فلکیات دان بھی ان کا وقت بتانے سے قاصر ہے۔ آخری رمضان سے پہلے اور ان کے وقوع سے پہلے وقت کی تعیین ممکن نہیں۔ اس حوالے سے درج ذیل مضمون میں کافی کچھ تفصیل کی گئی ہے:

دو گرہن دو چاند

”آج کل موبائل فونوں پر ایک میسج چل رہا ہے۔جس کا خلاصہ کچھ یہ ہے:”قیامت کی آخری نشانی۔آسمان میں دو چاند نظر آئیں گے۔بی بی سی پر بھی بتایا گیا ہے کہ 27 اگست کو دو چاند نظر آئیں گے۔یہی حضرت امام مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔قرآن پاک میں ہے جب قیامت کی آخری نشانی نظر آجائے گی اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔اس پیغام کو جتنا ہو سکے دوسروں تک پہنچائیں۔“

اس میسج پر تبصرہ تو ہم بعد میں کریں گے پہلے حضرت مہدی کے ظہور کی علامات میں سے جس علامت کی طرف اس پیغام میں مبہم، ناقص اور غلط اشارہ کیا گیا ہے، اس کی وضاحت ہو جائے۔احادیث کی جستجو کی جائے تو 30 علامات ایسی ملتی ہیں جو حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے کائنات میں ظاہر ہوں گی اور دنیا کو متوجہ کریں گی کہ مسلمانوں کی مصیبتوں کے خاتمے (اگرچہ یہ اچھا وقت آگ اور خون کے دریا سے گزرنے کا حوصلہ رکھنے والوں کے لیے آئے گا) اور کفر کی اُمیدوں پر پانی پھرنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ان میں سے ایک چیز ایسی ہے جو دنیا کی پیدائش سے آج تک نہیں ہوئی اور ایک مرتبہ کے بعد آئندہ بھی نہیں ہوگی کیونکہ کائنات میں کارفرما قوانین کے مطابق یہ ممکن ہی نہیں۔

علم الفلکیات کی رو سے یہ ایک طے شدہ اور مسلمہ قانون ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ قمری مہینے کے وسط اور سورج گرہن ہمیشہ مہینے کے آخر میں ہی ممکن ہے۔یہ مسئلہ فلکیات کا بالکل ابتدائی اور عام سا مسئلہ ہے۔اس کی وجہ اس فن کے مبتدی بھی جانتے اور بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔دوسرے الفاظ میں چاند گرہن ہمیشہ اسلامی تاریخ کے حساب سے 13، 15،14 اور سورج گرہن ہمیشہ 27، 28، 29 کو ہوگا۔اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔اللہ پاک نے فلکی نظام ہی کچھ ایسا رکھا ہے۔البتہ حضرت مہدی کے ہاتھ پر جس سال کے محرم

میں عاشورہ کی رات کو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت جہاد وخلافت ہوگی اور اس محرم سے پہلے ذی الحجہ میں منیٰ میں سخت خونریزی ہوگی اس سال رمضان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے چاند گرہن 13، 14، 15 رمضان کے بجائے یکم رمضان المبارک کی رات کو ہوگا اور سورج گرہن 27، 28، 29 رمضان کے بجائے 15 رمضان المبارک کو ہوگا۔ یہ دونوں باتیں نہ ممکن ہیں اور نہ تخلیق کائنات سے آج تک ہوئی ہیں لیکن قانون سے ہٹ کر پیش آنے والی چیزوں کی علامت بھی عام قوانین سے ہٹ کر ہوتی ہے۔

1423ء بمطابق 2002ء کے رمضان میں چاند اور سورج گرہن دونوں کے اکٹھے گرہن ہونے کا واقعہ پیش آیا تھا...... (اس موقع پر بحث وتحقیق اور تبصروں وتجزیوں پر مشتمل کئی مضامین آئے لیکن اس عاجز کی زبان اور قلم خاموش رہے۔ وجہ چار شمارے پہلے عرض کی جاچکی ہے۔ اور زیر نظر ضمنی مضمون اس وعدے کی تکمیل کا ان شاء اللہ آغاز ہے جو اس کالم میں ہوا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ عنوان کچھ اور ہو اور بات کچھ اور)...... لیکن اس کی نوعیت یہ تھی کہ دونوں گرہن عام قانون کے مطابق اپنے اپنے وقت پر ہوئے تھے یعنی چاند گرہن ماہ رمضان کے وسط میں اور سورج گرہن مہینے کے آخر میں۔ رصد گاہوں کا ریکارڈ دیکھا جائے تو ایسا 2002ء سے پہلے اور کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ اس موقع پر درج بالا قسم کی طرح کے جو سنسنی خیز مضامین شائع ہوئے تھے، ان میں یہ تکنیکی غلطی ہوگئی تھی کہ چاند و سورج کے اکٹھے گرہن کو وہ علامت لیا گیا تھا جو اکٹھے ہونے کے علاوہ اپنے وقت سے پہلے ہونے سے مشروط تھی۔ بلکہ احادیث مبارکہ کو دیکھا جائے تو چاند سورج دونوں کے اکٹھے گرہن ہونے کے ساتھ یہ بھی ہوگا کہ چاند کا گرہن ایک مہینے میں دو مرتبہ ہوگا۔ ایک تو یکم رمضان کو اور دوسرے ماہ رمضان کے بیچ میں کسی اور دن۔ حدیث شریف میں یہ تصریح نہیں کہ دوسرا گرہن حسب معمول 13، 14، 15 کو ہوگا یا وہ بھی معمول سے ہٹ کر کسی اور تاریخ میں

ہوگا۔ یاد رہے کہ ایک قمری مہینے میں دو چاند گرہن یا دو سورج گرہن نہیں ہو سکتے البتہ شمسی مہینے میں ہو سکتے ہیں جب کہ 2003ء کے جولائی میں ہوا کہ یکم اور 31 جولائی کو دو سورج گرہن ہوئے۔ گویا یہ دوسری نشانی بھی خلافِ معمول ہوگی۔ آج کل جو حضرات حج کے موقع پر حضرت مہدی کی جستجو میں ہوتے ہیں انہیں حج سے پہلے ایسے رمضان کی جستجو کرنی چاہیے...... لیکن مشکل یہ ہے کہ چاند سورج کی آیندہ کئی سو سال کی سیکنڈ سیکنڈ کی حرکت کا حساب بنانے والے فلکیاتی قواعد اور ویب سائٹس اس موقع پر اس لیے کوئی مدد نہیں کرسکتیں کہ یہ دونوں گرہن خلافِ معمول ہوں گے اور فلکیات کا فن ان کا سراغ پانے سے عاجز ہے۔ اس لیے جو حضرات ''فلکیات'' یا ''مہدویات'' سے مناسبت رکھتے ہیں وہ اس طرح کی متعین پیش گوئیوں اور غیر ثقہ پیغامات کو اہمیت نہیں دیتے۔

اب اس ناقابلِ اعتبار میسج کی طرف واپس آتے ہیں جو گزشتہ چند دنوں سے غیر ثقہ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے سنسنی پھیلا رہا ہے۔ اتنا تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ 27 اگست کو نہ رمضان ہے نہ دونوں گرہن نہ دو چاند گرہن ...... لہٰذا یہ میسج راہِ عمل سے فرار کے خواہش مندوں کے لیے وقتی تسکین و تفریح تو ہو سکتا ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اب اس کی حقیقت سمجھیے۔ 27 اگست 2003ء کو مریخ 50 ہزار سالہ تاریخ میں پہلی بار زمین کے انتہائی قریب اور خوب روشن تھا۔ اس کو بعض ناواقف مہربانوں نے چاند سمجھ لیا اور اب ہر سال اگست میں مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے لیے کچھ شرارت پسند ایسا میسج سب کو بھیجتے ہیں اور تحقیق کے بغیر سادہ لوح مسلمان اسے آگے چلا دیتے ہیں۔ اس لیے بندہ ہمیشہ اپنے احباب کو تاکید کرتا ہے کہ ہمیشہ جید علمائے کرام کی صحبت اختیار کریں اور صرف مستند کتابیں پڑھا کریں۔ ہمارے اکابر کو اللہ تعالیٰ نے علمِ راسخ کے ساتھ عقلِ کامل عطا فرمائی تھی۔ انہی پر اعتماد کریں اور انہی کے قدموں میں پڑے رہنے میں اپنی نجات سمجھیں۔

حضرت مہدی کے ظہور کے لیے ماہ وسن کی تعیین درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کی طرح علاماتِ قیامت کو بھی مبہم رکھا ہے...... تاکہ غفلت میں پڑے ہوئے مسلمان زندگی کے ہر دن کو آخری دن اور ہر رات کو قیامت کی رات سمجھ کر بدعملی اور بے عملی سے توبہ کرلیں اور اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے میں جُت جائیں۔"

☆......☆......☆

نتیجہ کیا نکلا؟ اہم علامتوں پر گفتگو کے بعد بھی ظہورِ مہدی کے وقت کے متعلق ابہام باقی ہے۔ اگر ہم تورات کی طرف جائیں تو وہاں ایک ایسی پیش گوئی ملتی ہے جس سے کچھ محققین نے وقت موعود کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے۔

مہلت کا اختتام

حضرت دانیال علیہ السلام (اللہ کی رحمت اور سلامتی ان پر ہو) بنی اسرائیل کے مقدس پیغمبر تھے۔ جب یہود کی بداعمالیوں کی پہلی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر بادشاہ کو ان پر مسلط کیا اور اس نے عراق سے آ کر یروشلم کو تاراج کر ڈالا۔ ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ تورات کے نسخے جلا ڈالے۔ یہود کا قتل عام کیا۔ شہر کو برباد و ویران کیا۔ باقی ماندہ بچے کھچے یہودیوں کو غلام بنا کر اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ تو جس زمانے میں یہود وہاں غلاموں کی زندگی گذار رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کھاتے ہوئے اس عذاب سے نجات کے لیے ان میں پھر سے انبیاء بھیجنے شروع کیے۔ انہی انبیاء میں سے ایک حضرت دانیال علیہ السلام تھے۔ حضرت دانیال علیہ السلام اپنی شخصیت و کردار میں سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام سے گہری مماثلت رکھتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے ان دونوں پیغمبروں کو آغاز میں غلام بنالیا گیا تھا اور پھر ایک اجنبی ملک میں اجنبی و مظلوم شخص کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کی جسمانی پرورش اور روحانی تربیت کی حتیٰ کہ وہ پیغمبر بننے کے ساتھ دنیاوی اعتبار سے بھی بڑے عہدوں تک پہنچے۔ دونوں کو اللہ

تعالیٰ نے خوابوں کی تعبیر کا خصوصی علم عطا کیا تھا۔ وہ مشکل حالات میں بھی لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتے۔ جبر وظلم کے ماحول میں کلمۂ حق بلاخوف وجھجک کہتے رہے۔ دونوں پر فتنہ پردازوں نے تہمت لگائی جس کی نوعیت الگ الگ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کی پاکیزگی اور پاکدامنی ایسے دلائل سے ظاہر فرمائی کہ دشمن بھی انکار نہ کرسکے اور معافی مانگنے پر مجبور ہوگئے۔

بخت نصر کے بعد ''نبوشانے زار'' بادشاہ ہوا۔ اس نے ایک خواب دیکھا۔ جس کا مطلب سمجھنے میں وہ اتنا الجھا کہ پریشان ہو کر رہ گیا۔ اس نے ملک کے تمام مشہور نجومیوں، جادوگروں، کاہنوں اور مستقبل کا حال بتانے والے کو جمع کیا اور خواب کی تعبیر پوچھی۔ جب علم کا بے جا دعویٰ کرنے والے سب عاجز آگئے تو کسی نے اسے بنی اسرائیل کے دانشمند اور صاحب فہم نوجوان دانیال کی اطلاع دی۔ اس نے ان کو بلا بھیجا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی کہ ان پر یہ علم مزید کھولا جائے اور اس خواب کی صحیح صحیح تعبیر انہیں سمجھا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی اور انہیں خواب کا صحیح صحیح مطلب القا کر دیا گیا۔

نبوشانے زار کے اس خواب میں اس وقت کے بادشاہ سے لے کر قیامت تک آنے والے مختلف ادوار، حکومتوں اور بادشاہوں کے متعلق جو پیش گوئیاں کی گئی ہیں، وہ حیرت انگیز طور پر درست ثابت ہوئی ہیں۔ ماسوائے ان چند باتوں کے جن میں یہودی اور عیسائی حضرات نے تحریف کردی ہے اور اسے توڑ مروڑ کر کہیں اور منطبق کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے کلام میں آخری نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واضح پیش گوئی ہے اور یہ کہ ایک ابدی پیغام اور ہمیشہ قائم رہنے والا دین ظاہر ہوگا۔ اہل کتاب کی بدنصیبی کہ وہ حقیقت کا انکار اس وقت کرتے ہیں جب وہ ان کے سامنے

واضح ہو جاتی ہے۔ سر دست ہمارا موضوع اس خواب میں سے عددی پیش گوئیوں پر مشتمل وہ حصہ ہے جو ہر دور میں بحث و تحقیق کا موضوع رہا ہے اور اب تو ان کے دن اُفق سے ورے نہیں، اُترے دکھائی دیتے ہیں۔

اب آگے چلنے سے پہلے ایک واقعہ یہ بیان کرتے چلیں جسے ابن اسحٰق، ابن ابی شیبہ، امام بیہقی، ابن ابی الدنیا اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ''طستور'' نامی شہر فتح ہوا تو فاتح فوج میں شامل صحابہ و تابعین نے وہاں حضرت دانیال علیہ السلام کا مزار دریافت کیا۔ آپ کا جسم مبارک ایک تابوت میں بالکل اصل حالت میں بغیر کسی قسم کی تبدیلی و تغیر کے موجود تھا۔ ان کے سر پر کپڑے کا ایک خط تھا جس پر اجنبی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ دریافت کنندہ جماعت میں جن تابعین کے نام ہیں ان میں ابوالعالیہ اور معترف بن مالک مشہور ہیں۔ یہ حضرات یہ تحریر لے کر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے مشہور صحابی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ (جو پہلے اہل کتاب یہود میں سے تھے اور سچا اسلام لے آئے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو) سے یہ تحریر پڑھ کر عربی میں ترجمہ کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اس ترجمہ شدہ تحریر کو پڑھنے والا پہلا شخص میں تھا۔ اس میں درج تھا: ''تمہاری تمام تاریخ اور معاملات، تمہاری تقریر کی سحر آفرینی اور بہت کچھ جو ابھی واقع ہونے والا ہے۔'' (ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ج 1، ص 42-40، بیہقی: دلائل النبوۃ ج 1، ص 381، ابن ابی شیبہ: المصنف 4-7، الکرمی: شفاء الصدور جمال حبیب ایڈیشن صفحہ 336)

تورات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیت المقدس میں فاتحانہ داخلے کا بھی تذکرہ ہے۔ مثلاً: ''زکریا'' کی سورت میں یہ آیت دی ہوئی ہے:

''اے صیہون کی بیٹی! خوشی سے چلاؤ۔ اے یروشلم کی بیٹی! مسرت سے چیخو۔ دیکھو! تمہارا بادشاہ آ رہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے۔ خچر یا گدھی کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیحدہ کر دوں گا۔ جنگ کے پر توڑ دیے جائیں گے۔ اس کی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین کے کنارے تک ہوگی۔''

یہ الفاظ واضح ہیں لیکن عیسائی اسے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے یروشلم میں تنہا مسافر کی حیثیت سے داخلے کو مراد لیتے ہیں۔ اونٹنی کے لفظ کو انہوں نے اسی لیے گدھے سے تبدیل کیا ہے۔ یہ ان حضرات کی دیدہ دانستہ پیدا کردہ غلط فہمی ہے، اس لیے کہ بے شک مذکورہ پیش گوئیوں میں ''اسلامی فتوحات'' اور ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ'' کا نام نہیں دیا گیا۔ فارسیوں اور رومیوں میں سے کوئی بھی حکمران ایسا نہیں گزرا کہ جس نے فارس کے ساحل سے بحر متوسط اور بحیرۂ طبریہ سے عدن تک مکمل قبضے میں لیا ہو۔ یہ حقیقت صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر صادق آتی ہے۔

اب ہم اصل واقعے کی طرف لوٹتے ہیں۔ بادشاہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا: ''میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ الہٰوں کی رُوح تجھ میں ہے اور نور اور دانش اور کمال حکمت تجھ میں ہیں۔ حکیم اور نجومی میرے حضور حاضر کیے گئے تاکہ اس نوشتہ کو پڑھیں اور اس کا مطلب مجھ سے بیان کریں لیکن وہ اس کا مطلب بیان نہیں کر سکے اور میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ تو تعبیر اور حل مشکلات پر قادر ہے۔ پس اگر تو اس نوشتہ کو پڑھے اور اس کا مطلب مجھ سے بیان کرے تو ارغوانی خلعت پائے گا اور تیری گردن میں زرّین طوق پہنایا جائے گا اور تو مملکت میں تیسرے درجہ کا حاکم ہوگا۔'' تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ کو جواب دیا: ''تیرا انعام تیرے ہی پاس رہے اور اپنا صلہ کسی دوسرے کو دے تو بھی میں بادشاہ کے لیے اس نوشتہ کو

پڑھوں گا اور اس کا مطلب اُس سے بیان کروں گا۔'' (سورہ دانیال: پ 5، آیت 13-18)

اس کے بعد بادشاہ نے خواب سنایا اور حضرت نے اس کی تعبیر بتائی۔ اس میں دنیا کی تاریخ کے مختلف ادوار اور مختلف حکومتوں کے آغاز و انجام کے متعلق پیش گوئیاں ہیں۔ اس میں سے جس پیش گوئی کا ہمارے دور اور ہمارے زمانے میں ہزاروں سال بعد ایک خاص حکومت کے قیام کے متعلق ہے اس کا نام انہوں نے ''نفرت کی ریاست'' اور ''گناہوں کی مملکت'' رکھا ہے۔ اس ریاست کے قیام سے دنیا کے انجام کا آغاز ہوگا اور اس میں گناہوں کی بھرمار سے یہ آغاز اپنے انجام کی طرف بڑھے گا اور یہی وقت دو مقدس روحانی شخصیتوں (جناب مہدی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) اور دو بڑے فتنوں (الدجال الاکبر اور یاجوج و ماجوج) کے ظہور کا ہوگا۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی اس پیش گوئی کے جس حصے سے ہمیں دلچسپی ہے وہ یہ ہے: ''شمالی بادشاہ کی جانب سے فوجیں تیار کی جائیں گی اور وہ محترم قلعے کو ناپاک کر دیں گی۔ پھر وہ روزانہ کی قربانیوں کو چھین لیں گی اور وہاں نفرت کی ریاست قائم کریں گی۔''

اس عبارت میں محترم قلعے کو ناپاک کرنے سے مسجد اقصیٰ پر یہودی قبضہ اور وہاں خنزیر کے سموسوں کے ساتھ شراب نوشی مراد ہے۔ روزانہ کی قربانیاں چھیننے سے نمازوں پر پابندی کی طرف اشارہ ہے۔ قربانی سے عبادت مراد ہے کیونکہ نماز روز ہوتی ہے جبکہ قربانی روز نہیں ہوتی۔ نفرت کی ریاست جو القدس (یروشلم) پر قبضہ کر کے یہاں ''گنہگار مملکت'' قائم کرے گی، اس سے موجودہ اسرائیلی ریاست مراد ہے۔ یہ ریاست قائم کیسے ہوگی؟ اور اس کے کرتوت کیا ہوں گے؟ ملاحظہ فرمایئے:

''اور افواج اس کی مدد کریں گی اور وہ محکم مقدس کو ناپاک اور دائمی قربانی کو موقوف

کریں گے اور اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کریں گے۔ اور وہ عہد مقدس کے خلاف شرارت کرنے والوں کو برگشتہ کرے گا لیکن اپنے خدا کو پہچاننے والے تقویت پا کر کچھ کر دکھائیں گے۔" (تورات: ص846 --- دانیال: ب11، آیت: 32-31)

نفرت کی ریاست کی مدد کرنے والی افواج امریکا اور برطانیہ ہیں۔ اجاڑنے والی مکروہ چیز کی تنصیب سے مسجد اقصیٰ کی جگہ دجال کے قصر صدارت کا قیام ہے۔ شرارت کرنے والوں کو برگشتہ کرنے سے مراد عیسائی دنیا کو ورغلا کر صیہونی مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کرنا ہے۔ اپنے خدا کو پہچاننے والوں کے کچھ کرنے سے فلسطینی فدائین کی بے مثال مزاحمت کی طرف اشارہ ہے اور یہ ان کی خدا پرستی اور خدا کے ہاں مقبولیت کی واضح خوش خبری ہے جو ان مظلوموں کے زخموں کا مرہم ہے۔

یہ ریاست کب قائم ہوگی؟ یہ ہماری اس بحث کا اہم ترین سوال ہے۔ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں:

پھر میں نے دو مقدس غیبی آوازوں کو کہتے سنا: "یہ معاملہ کب تک اسی طرح چلے گا کہ میزبان اور مقدس مقام کو قدموں تلے روند دیا جائے؟" پھر دوسری آواز نے جواب دیا: "دو ہزار تین سو دنوں تک کے لیے۔ پھر یہ مقدس مقام پاک صاف کر دیا جائے گا۔" (تورات: ص ۸۴۶.... دانیال: ب ۸ آیت: ۱۴،۱۳) اس پیش گوئی سے معلوم ہوا کہ نفرت کی ریاست 2300 سال بعد قائم ہوگی۔ کس لمحے سے 2300 سال بعد؟؟؟ یہ ہم آگے چل کر بتائیں گے۔ پہلے آخری پیش گوئی جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ریاست 45 دن بعد ختم ہو جائے گی۔

حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں: "اگرچہ کہ میں نے فرشتوں کی یہ بات سن لی مگر میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ چنانچہ میں نے اللہ سے دعا کی: "اے اللہ! کھیل کس طرح ختم

ہوگا؟ اللہ نے جواب دیا: دانیال اپنے کام سے کام رکھو۔ الفاظ پر قفل چڑھا دیے گئے ہیں اور معاملات پر مہر لگا دی گئی ہے۔ اب آخری وقت آنے پر سارا راز فاش ہوگا جس دن کہ قربانیاں چھین لی جائیں گی اور نفرت کی ریاست قائم کردی جائے گی۔ اس کے بعد سے ایک ہزار 2 سو 90 دن باقی رہ جائیں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ایک ہزار 3 سو 35 کے اختتام تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن (اے دانیال) تم اپنا کام دنیا کے اختتام تک کرتے رہو۔ تمہیں آرام دیا جائے گا۔" (تورات: ص 847، ب ۱۲، آیت ۸، ۱۳)

عیسائی اور یہودی شارحین یہاں پہنچ کر سخت تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں، انہیں سمجھ نہیں آتا کہ اس میں وقت کا جو تعین کیا گیا، اس سے کیا مراد لیا جائے؟ کیونکہ دنیا میں ایسی ریاست نہیں جو 2300 دنوں کے بعد قائم ہوئی ہو اور محض 45 دن قائم رہنے کے بعد ختم ہوگئی ہو۔ (1290-1235=45)

مگر وہ تورات ہی سے مدد لے لیں اور آئینہ دیکھنے سے نہ ڈریں تو تورات میں دنوں سے مراد سال لیا جاتا ہے۔ مثلاً حزقیل میں ہے: "میں نے تمہارے لیے ایک دن کو ایک سال کے برابر کردیا ہے۔" لہٰذا اس آیت میں 45 دنوں سے مراد 45 سال ہیں۔ اب پیش گوئی کے مطابق اس ریاست کا قیام 2300 سال بعد ہوگا۔ تورات و انجیل کے شارحین کے مطابق ان سالوں کا آغاز سکندر اعظم کے ایشیا فتح کرنے سے ہوتا ہے جو 333 قبل مسیح میں ہوا۔ چنانچہ نفرت کی ریاست (Abomination Of Desolation) کا قیام 333 قبل مسیح کے 2300 سال بعد ہوگا (2300-333=1967) یعنی 1967ء میں۔ یہی وہ سال ہے جس میں اسرائیلی افواج القدس میں داخل ہوئیں اور مسجد اقصیٰ کی ہولناک آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔ اسرائیل اگرچہ 1948ء میں بنا لیکن القدس (یروشلم) جب تک رسائی یہود کا اصل مقصد ہے، وہ 1967ء میں اسرائیلیوں کے قبضے میں گیا۔ اب اگر یہ

ریاست اپنے قیام کے 45 سال بعد تباہ و برباد ہوتی ہے اور اس کی بربادی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی کی افواج کے ہاتھوں ہوگی اور دجال اور گستاخ یہودیوں کے کلی خاتمے پر ہوگی تو پھر بعض محققین کا کہنا ہے کہ (1967+45=2012ء) کے فارمولے سے نفرت کی اس گنہگار مملکت کا اختتام ..... یا اختتام کے آغاز ..... کا زمانہ 2012ء کے آس پاس بنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

''وہ پوچھتے ہیں: یہ سب کب ہوگا؟ کہہ دیجیے: شاید یہ عنقریب ہی ہو جائے۔''

عالم عرب کے مشہور حق گو عالم ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن الحوالی جنہیں حق گوئی کی پاداش میں متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی ہیں، ان کا کہنا ہے: ''یہ کوئی حتمی سال نہیں ہے۔ ہاں! اگر یہودی حضرات ہم سے شرط لگانا چاہیں جیسے کہ اہل قریش نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شرط لگائی تھی تو ہم بلا کسی تردید کے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی شرط ہم سے ہار جائیں گے۔'' (یوم الغضب۔ترجمہ رضی الدین سید، ص:174)

یہود یہ شرط ہاریں یا نہ، ان کا ارضِ فلسطین ہارنا اور آخری بربادی کا شکار ہونا یقینی ہے۔ اور تورات کے مطابق مبارک ہیں وہ لوگ جو تقویٰ اور جہاد پر کاربند رہتے ہوئے مظلوموں کا ساتھ دل، زبان یا ہاتھ سے دیتے ہیں، ان کے لیے تنہائیوں میں روتے اور دعائیں کرتے ہیں، ان کے لیے نیک جذبات رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ حشر کے متمنی ہیں۔

نفرت کی ریاست کے خاتمے پر اہل حق خوشی کے ترانے پڑھیں گے، یروشلم پاک صاف ہو جائے گا۔ تمام اہل زمین اور آسمانی مخلوقات یہ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں گی:

''الحمدللہ! نجات، عظمت، عزت اور خوف سب کے لیے ہم خدا کے سزاوار ہیں جو

ہمارا رب ہے۔ اس کے فیصلے درست ہیں کیونکہ اس نے اس طوائف کو سزا دی جس نے اپنی بدکاری سے روئے زمین کو بھر دیا تھا۔ اس نے اللہ کے بندوں کا خون بہایا تھا اور اللہ نے اس سے اس کا انتقام لے لیا۔‘‘

روئے زمین کو ظلم سے بھرنے والا امریکا ہے اور اللہ کی سزاؤں سے مراد ہوا، طوفان، زلزلے اور طاعون (ایڈز) ہیں جو امریکا کو ہر طرف سے گھیر لیں گے۔ عالمی شر کے خاتمے کے بعد عالمی خیر کا وقت آئے گا اور خدا اپنے ان وفادار بندوں کو انعام دے گا جو حق کی فتح پر عاجزی کے ساتھ اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

’’کیونکہ پھر میں لوگوں کے لیے ایک پاکیزہ زبان دوں گا جو اللہ کا نام پکاریں گے اور جو کندھے سے کندھا ملا کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔‘‘

یہاں پہنچ کر عیسائی و یہودی محققین گنگ ہو جاتے ہیں کہ اگر آخری فتح ان کی ہوئی تو پھر کندھے سے کندھا ملا کر حمد کے گیت وہ کس طرح گائیں گے؟ یہ ان کا تجاہل عارفانہ اور اللہ کی آیات میں معنوی تحریف ہے۔ پوری دنیا خصوصاً عیسائی اور یہودی اچھی طرح واقف ہیں کہ اسلام کے علاوہ دنیا میں کوئی مذہب نہیں جس میں عبادت گزار ’’بنیان مرصوص‘‘ کی مانند، کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کی زبان پر پاکیزہ تکبیرات اور حمد کا ترانہ (سورۂ فاتحہ) جاری ہوتا ہے۔

غفلت زیبا نہیں

حضرت حارث وحضرت منصور:

حضرت مہدی کا تذکرہ مکمل نہ ہوگا جب تک حضرت حارث اور حضرت منصور کا ذکر نہ ہو۔ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے:

ہلال ابن عمرو سے روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا۔ اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمۃ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا جو آلِ محمد کے لیے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کرے گا جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے ٹھکانا دیا تھا، سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد وتائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔'' (ابوداؤد:3739)

بندہ کو آج سے تقریباً سولہ سترہ سال پہلے ایک باباجی ملے۔ وہ اس غرض سے تشریف لائے تھے کہ ان کے ''حارث الحراث'' ہونے کی تصدیق کی جائے اور اس تصدیق

پر دارالافتاء کی مہر ثبت کردی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حدیث شریف میں جس شخص کو حارث الحراث کہا گیا ہے، آخر اس کا امکان تو ہے کہ وہ میں ہوں۔ تو آپ حضرات اس عاجزانہ تجویز پر مہر تصدیق ثبت فرمائیں تاکہ ایک اہم خلاپُر ہو۔ ان کے پاس کاغذات کا جو پلندہ تھا اس میں دنیا جہاں کے دستخط، تصدیقات اور مہریں تھیں۔ ان کے پاس موجود قسما قسم تصدیقات دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ انہیں مہروں کے نمونے جمع کرنے کا شوق ہے، جیسا کہ کچھ لوگوں کو ٹکٹ، سکے یا ماچس کی ڈبیا وغیرہ جمع کر کے گینز بک آف دی ورلڈ ریکارڈ میں نام لکھوانے یا اور کسی طرح کا اعزاز پانے کا شوق ہوتا ہے۔ ایسا میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آج تک مہدویت کا دعوٰی کرنے والے تو بہت سے کذاب سامنے آئے۔ یہ سارے کذاب شیطان صفت ہوتے تھے یا نفس پرست، جاہ پرست اور مال پرست۔ حضرت مہدی کے ساتھی ہونے کا دعوٰی کرنے والا پہلی بار سامنے آیا تھا اور وہ تھا بھی ایسا مرنجان مرنج، بھولی بھالی اور معصوم و بے ضرر شخصیت کہ اس پر غصہ کے بجائے اس سے شغل کرنے اور لطف لینے کا دل چاہتا تھا۔ بندہ نے ان سے عرض کی کہ یہ روحانی مناصب کچھ کر کے دکھانے والوں کے لیے ہیں۔ ان میں ایسا نہیں ہوتا کہ پہلے کسی کو مقدس شخصیت بنا کر ان پر فائز کردیا جائے اور پھر اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اب ہماری تجویز اور تائید کی لاج رکھنے کے لیے نذرانے کی وصولیوں کے علاوہ بھی کچھ کر کے دکھایا کرے...... لیکن ان کا بس یہی اصرار تھا کہ پہلے کسی شخص کو (بلکہ بالتعیین انہی کو) حارث مان لیا جائے پھر بات آگے بڑھے گی۔ بابا جی مزاج کے برے نہ تھے۔ بس ان کے دماغ میں کسی طرح یہ سودا سما گیا تھا۔ بندہ نے ان کو شام تک اپنے ساتھ رکھا اور جب دارالافتاء کا وقت ختم ہوگیا تو انہیں اپنے ساتھ ''فقیری تھلّے'' پر لے گیا۔ بندہ کی مسجد کے ساتھ ایک تھلّہ تھا جس کا نام یار لوگوں نے ''فقیری تھلّہ'' رکھ چھوڑا تھا۔ مغرب سے عشاء تک وہاں صرف پڑھائی ہوتی تھی اور عشاء

کے بعد طعام وکلام اور فقیری نشستیں۔ یہاں ہم نے باباجی کوخوب جانچا پرکھا۔ ٹٹول ٹٹول کر دیکھا۔ دل اس پر تھا کہ اگر یہ کسی فتنے کا آغاز ہے تو ان کے پاس موجود تصدیق نامے اور کاغذات کا پلندہ غائب کر دیا جائے اور اگر محض بے ضرر قسم کے شخص کو ایک شوق چڑھ گیا ہے اور آگے چل کر ایسا کوئی خطرہ نہیں تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ خوب چھان پھٹک کے بعد یہی سامنے آیا کہ باباجی نہ تو کوئی بات اچھی طرح کر سکتے ہیں نہ تعلیم یافتہ ہیں۔ نہ دستخط اور مہروں کے نقش جمع کرنے سے آگے کا کوئی منصوبہ ہے۔ ظاہر میں جتنے معصوم نظر آتے ہیں حقیقت میں اس سے بھی زیادہ بھولے ہیں۔ اس لیے ایک دو روز مہمانی کے بعد رخصت کر دیا۔ بوقت رخصتی ان کو شکوہ تھا کہ تم ساری بات کرتے ہو لیکن اپنا دستخط اور مہر نہیں دیتے۔ بتایئے! ایسا شخص بھی حارث الحراث ہو سکتا ہے جسے یہ بھی خبر نہ ہو کہ ہم ان کے پاس موجود بقیہ تصدیقی ذخیرے کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں اور وہ ہم سے ہماری تصدیق نہ ملنے پر شکوہ کر رہا ہے۔

حارث اور منصور دو لقب ہیں۔ دو ذمہ داریاں ہیں۔ دو عظیم خدمات ہیں، جو یہ حضرات دین اسلام کی سربلندی کے لیے انجام دیں گے۔ جب حضرت مہدی سات علماء کے مجبور کرنے پر امارت قبول کرتے ہوئے اصلاح وجہاد پر بیعت لیں گے تو پہلے پہل انہیں دنیائے کفر سے زیادہ اپنے ان لوگوں سے خطرہ ہوگا جو غفلت، دنیا پرستی، فتنۂ مادیت میں مبتلا ہو جانے یا احادیث کی عصر حاضر پر تطبیق نہ کر سکنے کی وجہ سے انہیں اصلاحی وجہادی قائد ماننے سے انکار کر دیں گے۔ اس وقت سے پہلے حضرت مہدی کی کوئی جماعت، کوئی تحریک یا تنظیم وغیرہ کچھ نہیں ہوگی۔ ایک یکا و تنہا، غریب و مسافر شخص جس کے ساتھ چند علماء اور ان علماء کے مقلد چند جانباز ہوں گے۔ اسے غیروں کے علاوہ اپنوں کی بھی شدید مخالفت کا سامنا ہوگا۔ اس کو جس نصرت اور اعانت کی ضرورت ہوگی اس کے لیے اللہ تعالیٰ دو افراد

کو توفیق دے گا کہ ایک ان کی مالی کفالت وخبر گیری کرے گا اور دوسرا ان کے لیے عسکری کمک ورسد کا انتظام کرے گا۔ پہلے کو حدیث شریف میں "حارث" یعنی کسان کہا گیا ہے کہ وہ زراعت وغیرہ کے ذریعے کسانوں کی طرح محنت کرے گا اور دولت کما کر حضرت کی خدمت میں پیش کر کے انفاق فی سبیل اللہ کا وہ عمل زندہ کرے گا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پیاری سنت ہے۔ دوسرے کو "منصور" یعنی وہ شخص جس کی غیبی مدد کی جائے، کا علامتی نام دیا گیا ہے۔ وہ عسکری اُمور کا ماہر جو قابل اور دلیر سالار ہوگا اور حضرت مہدی کے دشمنوں کو روندتا ہوا اور حضرت مہدی کے لشکر کی راہ ہموار کرتا ہوا بڑھتا چلا جائے گا اور قدرت کی غیبی مدد کی بدولت اس کا اور اس کے ساتھ مجاہدین کا راستہ کوئی نہ روک سکے گا۔ اس کی مثال اگر سمجھنا چاہیں تو آج کے دور میں عالم کفر کو مطلوب دو اہم شخصیات میں سے ایک نے طاغوت سے برسرِ پیکار لشکرِ اسلام کی عسکری مدد کی ہے، ان کو پناہ فراہم کی ہے اور دوسرا اللہ کے لیے کمائے گئے اموال میں سے اللہ کے سپاہیوں پر اللہ کے لیے خرچ کر رہا ہے۔ حدیث شریف کا بعینہٖ مصداق یہ دو شخصیتیں ہوں یا نہ ہوں، لیکن بمطابق حدیث اس طرح کی شخصیات کی مدد کرنا اُمت کے ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔ ان شخصیات کو تصدیقی دستخط اور مہروں سے نہیں، ان کے کارناموں اور دین کے لیے دی گئی قربانیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

حضرت حارث وحضرت منصور یعنی جہاد بالمال اور جہاد بالنفس کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے اپنا تن من دھن لگانے والی یہ مبارک شخصیات جو حضرت مہدی کا دست راست ہوں گی، کے علاوہ احادیث میں ان سات علماء کا تذکرہ بھی حضرت مہدی کے تذکرے کے ضمن میں آتا ہے جنہوں نے تین سو سے کچھ اوپر افراد سے دین اسلام کی خاطر جینے مرنے کی بیعت لے رکھی ہوگی اور وہ کرۂ ارض کے مختلف حصوں میں غلبہ دین کی

کوششوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور پھر آخر کار حضرت مہدی کی تلاش میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ حرمین جا پہنچیں گے۔ یہ لوگ اُمت کو اپنی طرف نہیں بلائیں گے، بلکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ حق کے لیے اصلاح و جہاد کی دعوت دے رہے ہوں گے......

لیکن مسئلہ یہاں بھی وہی آجاتا ہے کہ ان کے ساتھ بھی وہی چل سکے گا جو اپنے دل کو غیر اللہ سے اور اپنے عمل کو شریعت کی مخالفت سے پاک صاف کر کے فدائیت وفنائیت حاصل کر چکا ہوگا۔ حضرت مہدی کے ساتھی بہت تھوڑے لیکن اصحاب بدر کی طرح بہت منتخب لوگ ہوں گے۔ ان کی قلیل ترین تعداد کو دیکھ کر ہی عام مسلمان کہیں گے کہ یہ تو دہشت گرد دیوانوں کا ٹولہ ہے۔ پوری دنیا کی فوج کے خلاف لڑ کر خودکشی کا شوق پورا کرنے چلا ہے۔ یہ تو شریعت کی سکھائی ہوئی حکمت کے خلاف چل رہا ہے۔ یہ تو خود بھی مرے گا اور ہمیں بھی ''پتھروں کے دور'' میں پہنچا کر چھوڑے گا۔

سو مہدی موعود کی اس دنیا میں تشریف آوری لاچار اور بے یار و مددگار مساکین کی اعانت کے لیے ہوگی جو بمشکل اپنی زندگی کے لاشے کو کاندھا دیے ہوئے ہوں گے۔ اپنے گرد و پیش کی پراگندگی سے بے پروا اپنے ایمانوں کو سینوں سے لگائے نہیں جانتے کہ رہنمائی کے لیے کدھر کا رخ کریں۔ ''اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔'' یہ وہ حقیقت ہے جو قرآن میں بار بار دہرائی گئی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ دنیا کے کمزور ترین ہی سب سے پہلے آگے بڑھ کر نور ہدایت کو سینوں سے لگاتے ہیں اور ابدی نجات پاتے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح، یہ غریب دعاجز ہی ہیں جو حضرت مہدی سے وفاداری اور اطاعت شعاری کی بیعت کریں گے۔ بنا ہچکچاہٹ اور بغیر کسی لالچ یا دلیل کے۔ یہ ان جذبات و احساسات کا نہایت تلاطم خیز پُر جوش ظہور ثانی ہوگا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اولین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں موجزن کر دیے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث

تصدیق کرتی ہے کہ حضرت مہدی بھی اُمت میں عقیدت ومحبت کے نفیس احساسات اجاگر کردیں گے۔ جس کے مقدر میں ہدایت پانا لکھا ہے وہ آپ کی پُرکشش اور دلربا شخصیت پر فریفتہ ہوجائے گا۔ عقل وعشق کے یہی دوراہے ہیں جہاں حق شناس دل شکی مزاج دماغ پر سبقت لے جاتا ہے اور فہم وفراست کسی کام نہیں آتی۔ کیونکہ علم ودانش اگر کسی کام آسکتا ہے تو ابوجہل وابولہب ایمان لانے والوں میں آگے ہوتے۔ کیونکہ وہ ایک وجیہ غیر معمولی آدمی تھے اور اپنی فطری ذہانت اور سمجھ بوجھ کی وجہ سے عزت واحترام والے تھے، لیکن وہ حق کی طلب نہ ہونے کے باعث پڑے رہ گئے اور حبشی ورومی دنیا وآخرت کی عزت پاگئے۔ الغرض..... خلاصہ یہ کہ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے یہ دو شخصیات ان کے لیے راہ ہموار کررہی ہوں گی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے اپنے قائد کے ساتھ مل کر وفاداری اور جانبازی کی شاندار روایات کو تازہ کرکے اسلام اور مسلمانوں کے غلبہ کی نوید ثابت ہوں گی۔

اس ضمیمے کے بعد یہ موضوع تقریباً مکمل ہوچکا ہے۔ آخر میں چند باتیں عرض کرنی ہیں:

(1) بعض حضرات کو اشکال ہے کہ یہ بحث چھیڑنے کا کیا فائدہ؟ بندہ کو بھی عرصے تک یہی تردد تھا..... لیکن اس کا جواب اس سلسلۂ مضامین کے آغاز میں عرض کیا جاچکا ہے کہ اس سے ان شاء اللہ نقصان کوئی نہیں البتہ فائدے کی اُمید ضرور ہے۔ نقصان تو ان شاء اللہ اس لیے نہیں کہ جھوٹے مدعیوں کی علامات کھول کھول کر مکرر سہ کرر بیان کی گئی ہیں، یہ مضامین پڑھنے والے ان شاء اللہ ایسے کسی کاذب کے چکر میں نہیں آئیں گے بلکہ اس کی بیخ کنی میں کردار ادا کریں گے اور افادیت کا پہلو اس طرح ہے کہ اگر حضرت مہدی کا زمانہ قریب ہی ہوا تو اُمت مسلمہ کے صالح اور فہیم افراد اس کے لیے خود کو تیار کرلیں گے، مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہوگی، مایوس لوگوں کو تقویت ملی گی۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو اس تذکرے کا پہلا اور آخری

مقصد اصلاح ذات اور اقامت شریعت کی جدوجہد ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس میں لگ جاتا ہے تو چاہے وہ حضرت مہدی کا زمانہ پالے...... یا نہ پاسکے لیکن ان کے ساتھیوں کے لیے میدان ہموار کر جائے، اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے؟ مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ صوفیاء لوگوں سے کہتے ہیں: ''موت قریب ہے، تیاری کرلو۔'' فلسفی کہتا ہے: ''ساٹھ ستر سال سے پہلے مرنا نہیں، جلدی کی کیا ضرورت ہے؟'' یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ہمدرد شخص کسی مسافر سے کہے: آگے راستے میں پانی نہیں، مشکیزہ ساتھ لے لو۔ دوسرا کہتا ہے: اضافی بوجھ اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ پانی آگے مل جائے گا۔ اب احتیاط کس میں ہے؟ اسی میں کہ موت کو قریب سمجھا جائے۔ پانی کا مشکیزہ ساتھ رکھ لیا جائے۔ اگر زندگی نے مہلت دی اور تازہ پانی آگے مل گیا تو اسے استعمال کرلیں گے ورنہ پیاسے تو نہ مریں گے۔ بالکل اسی طرح اگر حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا تذکرہ جب احادیث میں اتنے اہتمام سے کیا گیا ہے کہ سننے والوں کو لگتا تھا کہ ان کا ظہور بہت ہی قریب ہے، جبکہ ان پیش گوئیوں کو یہاں ہوئے آج چودہ سو انتیس سال ہو چکے ہیں...... تو قیامت کی علامات بعیدہ کے ظہور کے بعد ان حضرات کا اہتمام سے تذکرہ کیوں نہ کیا جائے، جبکہ علامت متوسطہ بھی ظاہر ہونے لگی ہیں اور علامات قریبہ سامنے دکھائی دے رہی ہیں۔ ان علامات کے تذکرے سے قبر و آخرت یاد آتی ہے، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ اصلاح کی فکر پیدا ہوتی ہے اور ان نیک شخصیات کی طلب سے اور ان کا ساتھ دینے کے جذبے سے ایک خاص قسم کی کیفیت اور فیض ملتا ہے جو دوسری چیزوں میں نہیں، اس لیے کہ ہر عمل، ہر سنت اور شریعت کے ہر پھول کا رنگ اور خوشبو دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔

(2) ہم لوگ اس وقت نہایت غلطی کرتے ہیں جب سمجھتے ہیں کہ حضرت مہدی

حضرت مسیح و دجال کا تذکرہ محض رجائیت پسند ملاّ کرتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر نہیں جانتے کہ امریکی بہت مذہبی لوگ ہیں۔ وہ ہم سے زیادہ ''مسیح'' کا تذکرہ کرتے ہیں۔ متعدد یہودی شدت سے کسی نجات دہندہ کے منتظر ہیں۔ 1967ء سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے: ''اے خدا! یہ سال یروشلم میں۔'' 67ء میں مسجد اقصیٰ پر قبضے کے بعد اب ان کے ہونٹوں پر یہ الفاظ ہوتے ہیں: ''اے خدا! مسیحا جلد آ جائے۔'' عیسائیوں خصوصاً امریکی و برطانوی عیسائیوں میں ''مسیح آ رہے ہیں۔'' کا نعرہ عام ہے۔ اس حوالے سے ان کا تجسس نہایت شدید ہے۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان تینوں کسی مسیحا کے انتظار میں ہیں۔ مسلمان اور عیسائی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے انتظار میں (جن کے ساتھ حضرت مہدی کا لشکر ہوگا) اور یہودی ''مخالف مسیح'' (Anti Christ) یعنی دجال اکبر کے انتظار میں ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہود اور عیسائی اس کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ میدان ہموار کر رہے ہیں جبکہ ان کی مذہبی پیش گوئیوں میں تحریف ہو کر کچھ کا کچھ بنا لیا گیا ہے۔ صرف مسلمانوں کے پاس سچے نبی کا سچا کلام بلا تغیر و تبدل موجود ہے لیکن وہ اس سے بے فکر ہیں، بے سدھ ہیں اور جگانے والوں پر ناراض ہیں کہ کیوں نیند خراب کرتے ہو؟ ابھی تو دلی بہت دور ہے۔

(3) پاکستان کے حکمرانوں نے قیام پاکستان سے آج تک اللہ تعالیٰ سے اتنی بدعہدیاں کی ہیں کہ یہ تکوینی طور پر اپنے وجود کا جواز کھو چکا ہے۔ نفاذ اسلام کے وعدے سے انحراف اور ہمہ قسم نفاق کو فروغ دینے تک کوئی چیز ایسی نہیں جس میں کوئی کسر چھوڑی گئی ہو، لیکن یہاں کے عوام کا پُرخلوص ایمان اور دین سے بے لوث تعلق کے علاوہ کچھ کام ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ مخلص اور دردمند پاکستانیوں سے (اور افغانوں) سے لے گا۔ اس بنا پر یہ ملک آج تک جیسا تیسا باقی ہے اور چل رہا ہے۔ ہمیں اپنی نجات سے اور بقا کے اس واحد سہارے کے تذکرے سے غفلت کسی طرح زیبا نہیں ہے۔

آخری بات یہ کہ بندہ نے یہ سب کچھ خود سے نہیں لکھا۔ ذخیرۂ احادیث میں سے جو روایات ہمارے اکابر نے اپنی کتابوں میں لی ہیں، ان کی عصری تطبیق کی کوشش کی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے اور اکابر کی برکات ہیں۔ بندہ تو محض ناقل ہے۔ اور اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو بندہ کی کج فہمی ہے۔ اللہ سے توبہ اور اس کے مقبول بندوں سے اصلاح کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت اور اپنے اکابرین سے مضبوط تعلق نصیب فرمائے۔ حق کی پہچان اور اہلِ حق کی نصرت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوسرا باب

مسیحیات

سچے اور جھوٹے وعدوں کی کشمکش

سچے اور جھوٹے مدعیوں کا تعارف

دس سوالات، دس جوابات، ابہام کی تشریح، الجھنوں کی سلجھن

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں مغربی دجالیت کی پامالی کی روداد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیت اُمت محمدیہ کے نام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زَمَانِهِ الدَّجَّالَ، وَتَقُوْمُ الْكَلِمَةُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ." قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "أَفَلَا تَرَوْنِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ كَادَتْ أَنْ تَلْتَقِيَ تَرْقُوَتَايَ مِنَ الْكِبَرِ، إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا أَمُوْتَ حَتّٰى أَلْقَاهُ، وَأُحَدِّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَدِّقُنِيْ، فَإِنْ أَنَا مِتُّ قَبْلَ أَنْ أَلْقَاهُ وَلَقِيْتُمُوْهُ بَعْدِيْ، فَاقْرَأُوْا عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ." (السنن للداني: ۲۴۲ رقم ۶۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ کو منسوخ فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں دجال کو ہلاک فرمائیں گے۔ اللہ کا بول بالا ہوگا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے نہیں دیکھتے ہو کہ میں بالکل بوڑھا ہو چکا ہوں؟ میری ہنسلی کی ہڈیاں بڑھاپے کے سبب مل جانے کے قریب ہیں۔ میری یہ تمنا ہے کہ میری موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ میں آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے مل نہ لوں اور میں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناؤں اور آپ میری تصدیق کریں۔ اگر میں آپ کی ملاقات سے پہلے مرجاؤں اور تمہاری ان سے ملاقات ہوجائے تو آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو میرا سلام عرض کرنا۔''

مسیح کا معنی

مَسِیح میم کی زبر، سین کے نیچے زیر اور آخر میں حا۔ یہ لفظ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور دجال دونوں پر بولا جاتا ہے، لیکن جب اس سے مراد دجال ہو تو مسیح کے ساتھ دجال کا لفظ ضرور آتا ہے، یعنی ''مسیح دجال''۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام ''مسیح الہدیٰ'' اور دجال ''مسیح الضلالۃ'' ہے۔

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نام ''مسیح'' کیوں رکھا گیا؟ اہل علم نے اس کی کئی وجوہات بیان کی ہیں:

(1)...... مسح کے معنی چھونے کے ہیں۔ آپ کو مسیح اس لیے کہا گیا کہ آپ جس بھی مصیبت زدہ کو چھوتے تھے وہ اللہ کے اذن سے صحت یاب ہو جاتا تھا۔

(2)...... آپ نے دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہوئے زمین میں سیاحت کی اس لیے مسیح کہا گیا۔

ان دو اقوال کی بنیاد پر مسیح بمعنی ماسح (اسم فاعل) یعنی چھونے والا یا سیاحت کرنے والا ہوگا۔

(3)......ان کے پاؤں پورے زمین پر لگتے تھے، تلووں میں خلا نہیں تھا اس لیے مسیح کہا گیا۔

(4)...... چونکہ انہیں برکت کے ساتھ مسح کیا گیا یا گناہوں سے پاک کیا گیا، اس لیے وہ بابرکت تھے۔

ان دو اقوال مطابق مسیح بمعنی ممسوح (اسم مفعول) کے ہوگا۔

ناموں کی ان وجوہات میں کوئی تضاد نہیں۔ اس قسم کے تمام فضائل ہی اُن میں جمع تھے لہٰذا تمام وجوہات اپنی جگہ درست ہیں۔

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہتے ہیں، دجال اکبر کو بھی مسیح دجال کہا جاتا ہے۔ دجال اکبر کا نام مسیح کیوں رکھا گیا؟ اس کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ واضح قول یہ ہے کہ دجال کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے اس کی ایک آنکھ اور ابرو نہیں ہے۔ ابن فارس کہتے ہیں: مسیح وہ ہے جس کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک حصہ مٹا ہوا ہو، اس میں نہ آنکھ ہو اور نہ ہی ابرو۔ اسی لیے دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے: "وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ." "بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر ایک غلیظ بھدا اسا ناخونہ (پھلّی) ہے۔"

مسیحا کا انتظار

علامات قیامت کا جب بھی تذکرہ ہوگا تو حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر لازماً آئے گا۔ کیونکہ خود قرآن کریم میں ارشاد ہے: ''اور وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی (نشانیوں میں سے) ایک نشانی ہیں۔'' حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ سچے پیغمبر تھے جنہیں یہود کی آخری تنبیہ کے لیے بھیجا گیا تھا۔ یہود نے آپ سے پہلے بہت سے انبیاء کی تکذیب کی، انہیں ستایا، گستاخی کی، بہت سوں کو شہید بھی کیا۔ دو مرتبہ جلاوطنی کی سزا، ہیکل سلیمانی کی بربادی اور یروشلم کی تباہی کے باوجود وہ مان کر نہ دیے۔ اللہ تعالیٰ نے اب بنی اسرائیل میں سے آخری نبی ان کے پاس بھیجا کہ اس کی پیروی کریں۔ یہ ان کے دین کی تجدید کریں گے۔ یہود کی تحریفات کو ختم کرکے اصل دین کو اس کی اصلی شکل میں ظاہر کریں گے اور یہود کے لیے سچے مسیحا ثابت ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ نے سچے پیغمبر ہونے کی متعدد علامات کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ بغیر باپ کے کنواری مقدس مریم کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ ماں کی گود میں ہی باتیں کرنے لگے تھے۔ بچپن سے ہی بہت نیک صالح تھے۔ آپ کی من موہنی شخصیت اور پاکیزہ کردار سب کو

گرویدہ کر لیتا تھا۔ سوائے یہود کے کہ ان کی بدبختی نے ان کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ ان کے احبار (علمائے سوء) اور رہبان (جعلی پیر) نے اپنی روایتی دنیا پرستی، دین بیزاری، سنگ دلی اور ہٹ دھرمی دکھاتے ہوئے جناب مسیح علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا۔ ان کی مقدس ومطہر ماں پر بہتان عظیم لگایا۔ ان کو طرح طرح سے ستایا۔ ان کے ماننے والوں کا مذاق اُڑایا۔ اپنا تمام تر علم وفضل آپ کی دعوت کی مخالفت کرنے، معترضانہ اشکالات اُٹھانے اور آپ کی شخصیت کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنے پر خرچ کیا..... حتیٰ کہ حاکمان وقت کو آپ کے خلاف ورغلا کر جھوٹے الزامات کے تحت آپ کے قتل کا حکم جاری کروادیا۔ غرضیکہ ''آخری تنبیہ'' کو ''آخری مہلت'' سمجھنے کے بجائے مسلسل ''آخری غلطی'' پر اصرار کرتے رہے۔ بالآخر جب ان کی نفس پرستی اور شیطنت آخری حد کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے جناب مسیح کے حوالے سے ایک اور معجزہ ظاہر فرمایا جو انسانی تاریخ کا عجیب واقعہ ہے۔ آپ کو بحفاظت زندہ سلامت آسمانوں پر اُٹھالیا گیا۔ یہود اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔ اس کے بعد ایک آخری اور عظیم معجزہ پھر ظاہر ہوگا کہ بدی کا محور اور سراپا شر ''الدجال الاکبر'' جو اپنی مصنوعی اور فرضی خدائی کا مظاہرہ کر کے پورے روئے زمین پر انسانی بغاوت کا سب سے عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے کل کائنات کی تسخیر کا ناپاک ارادہ لے کر دندنا رہا ہوگا اور حضرت مہدی اور ان کے ساتھ موجود فاتحین یورپ وعیسائیت مجاہدین کو سخت مشقت میں ڈال چکا ہوگا، اس کو قتل کرنے اور زمین سے تمام دجالی قوتوں (یہود اور ان کے ہمنواؤں) کا خاتمہ کرنے کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام کے حوالے سے ایک بار پھر غیر معمولی واقعے کا ظہور ہوگا۔ آپ کو آسمان سے زمین پر بھیجا جائے گا اور ایسی غیر معمولی قوتیں عطا کی جائیں گی جو رحمانی ہوں گی اور دجال کی شیطانی قوتوں سے سامنا ہوتے ہی ان کو پگھلا کر خاک کر چھوڑیں گی۔ یہ روئے ارض پر دجل وفریب کے علمبرداروں کا آخری

دن ہوگا۔

زیر نظر مضمون میں ہم سیدنا مسیح علیہ السلام کے حوالے سے ان اہم پہلوؤں کا تذکرہ کریں گے جن کا عصر حاضر میں جینے والے مسلمانوں کا جاننا ضروری ہے۔ سچے وعدوں اور جھوٹے دعوؤں کے درمیان کشمکش میں گھرے برادران اسلام کو حق و باطل کی عظیم معرکہ آرائی کے دوران حق پر استقامت اور باطل کے خلاف مقاومت کے لیے ضروری ہے کہ سچی حدیثوں کو بیان کیا جائے اور جھوٹے کذابوں کے دجل سے بچا جائے۔ ہماری یہ تحریر دس سوالات یا یوں کہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حوالے سے دس عنوانات پر مشتمل ہے جو ان شاء اللہ اس پوری بحث کا جامع خلاصہ ہوں گے.....لیکن یہ سوالات یا عنوانات بعد میں......اس سے قبل چند باتوں کو سامنے رکھنے سے، بہت سی اُلجھنیں حل ہو سکتی ہیں۔

مسلّمہ عقیدہ:

(1) اللہ کے محبوب پیغمبر سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اُٹھایا جانا اور قربِ قیامت میں دوبارہ زمین پر نازل ہونا اہلِ اسلام کا مسلّمہ عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ ماضی بعید میں جہمیہ اور بعض معتزلہ اور ماضی قریب میں سر سید اور مرزا قادیانی اور حال میں چند گمراہ اسکالرز کے علاوہ کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ لہٰذا اس عقیدے پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کا انکار کفر تک لے جانے والی گمراہی ہے۔ جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ معتزلہ کی طرح عقل پرست تھے یا مرزا قادیانی کی طرح نفس پرست (کہ خود کو مسیح قرار دلوانا چاہتے تھے) یا یہودیت زدہ جدیدیوں کی طرح زر پرست کہ جہاد کے انکار کے لیے (حضرت مسیح علیہ السلام امام المجاہدین ہوں گے) حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا انکار کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ بدبختی کی ہر شکل سے محفوظ فرمائے۔

معجزات کی حکمت:

(2) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو مختلف قسم کے سچے معجزات دیے گئے تھے مثلاً: خطرناک بیماریوں میں مبتلا بیماروں کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنا، مٹی کے بنے پرندوں میں پھونک مارنے سے ان کا زندہ ہوکر پرواز کر جانا، مادرزاد اندھوں کی بینائی لوٹا دینا، وغیرہ وغیرہ۔ بعض حضرات نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ اس دور میں یونان کے اطباء کے ہاتھوں فن طب عروج پر پہنچ چکا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں آپ کو وہ ید شفا عطا فرمایا کہ جس تک ماہرین طب کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ یہ حکمت اپنی جگہ حقیقت ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رکھیے کہ حضرت کے ان معجزات کا تعلق ایک اور نکتے سے بھی ہے۔ یہود بری طرح سے مادیت پرستی کا شکار تھے۔ یعنی دنیا کی محبت اور لذتوں کی شہوت کے آگے اللہ اور یوم آخرت کو بھول چکے تھے۔ حرص و ہوس نے ان کی نظریں غیبی حقائق سے ہٹادی تھیں اور وہ سفلی خواہشات کے غلام ہوکر حلال و حرام کی تمیز بھلا بیٹھے تھے۔ معمولی مفادات کی بنا پر اللہ کی کتاب میں تحریف سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ یہی چیز دجال کے فتنے کا خلاصہ ہوگی یعنی خدا بیزاری اور مادیت پرستی۔ فانی روشنیوں کی چکاچوند کے سامنے جنت کی نعمتوں کو بھلا دینا اور وقتی لذتوں اور عارضی مفادات کے بدلے جہنم کا دائمی عذاب خریدنے پر تیار ہو جانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے روحانی معجزات سے یہود کی اس عقلیت پسندی اور مادیت پرستی پر ضرب لگائی اور انہیں احساس دلایا کہ اللہ کی طاقت تمام مادی طاقتوں سے بالا و برتر ہے۔ زمینی قوتوں کا غلام ہوکر آسمان والے کو بھلا دینا بدترین حماقت ہے۔ آپ نے دینی روحانی قوتوں کے اظہار سے مادیت پرستوں کو سبق دیا کہ سب کچھ صرف وہ ہی نہیں جو آنکھوں سے نظر آتا ہے، اس سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ یہود نے آپ کی بات نہ مانی بلکہ آج تک اسی مرض میں مبتلا ہیں اور ان کا سربراہ اعظم، مسیح

کاذب، دجال اکبر چونکہ مادیت پرستی (جو کہ آج کل مغرب کا نظریۂ حیات ہے) کا سب سے بڑا علمبردار ہوگا اور اس کی صفوں میں یہودی پیش پیش ہوں گے اس لیے اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا کہ اپنی روحانی قوتوں سے دجال کی شیطانی اور یہود کی سائنسی قوتوں کو ایک نظر میں پامال کر ڈالیں۔ چنانچہ دجال آپ کو دیکھتے ہی یوں پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے یا چربی دھوپ میں گلتی ہے۔ آپ کی سانس جس کافر تک پہنچے گی اسی وقت مر جائے گا اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کا سانس پہنچے گا۔ یہود جس پتھر یا درخت کے پیچھے چھپیں گے وہی ان کے خلاف مخبری کرے گا۔ اس طرح اللہ کے سچے پیغمبر کے ہاتھوں اس کائنات کا سب سے جھوٹا شخص اور سب سے فریبی اور مکار گروہ اپنے انجام کو پہنچے گا۔

راہ وفا کے راہی:

(3) عیسائی حضرات نے (اللہ ان کو نیک ہدایت دے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت تو بہت کی لیکن محبت کی کٹھن راہوں پر چلتے ہوئے جب امتحانِ عشق میں سرخروئی کا مرحلہ آیا تو سچی محبت کے دو تقاضے فراموش کر گئے: (1) ایک تو مکمل اطاعت اور جانثاری۔ (2) دوسرے محبوب کے دشمنوں سے نفرت اور بیزاری۔ لہٰذا ان کا مسئلہ یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کے بجائے ان کو خدا بنالیا اور آپ کے دشمنوں سے جہاد کے بجائے ان سے دوستی گانٹھ لی۔ دنیا میں ایسی قوم نہ ہوگی جو اپنے پیغمبر کے ساتھ مل کر جان دینے والوں سے تو نفرت اور جنگ کرے جبکہ پیغمبر کی جان لینے کی کوشش کرنے والوں کی حمایت میں اتنی آگے چلی جائے کہ ان کی ''گنہگار ریاست'' کا دفاعی حصار بن جائے۔ ستم ظریفی ہے کہ عیسائی حضرات باوجود اس عقل و دانش کے جس نے مغرب کی محیر العقول مادی ترقی کو پروان چڑھایا، یہی کچھ کر رہے ہیں۔ مسلمان ان کے پیغمبر حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ

یک جان و یک قالب ہو کر آخری دور کا عظیم ترین جہاد کریں گے اور یہود مسیح مخالف دجال اکبر کے ساتھ مل کر ان کے پیغمبر کے خلاف ہولناک جنگ لڑیں گے۔ اس کے باوجود عیسائیوں کی نفرت مسلمانوں سے ہے جو سوائے محبت اور ادب کے ان کے پیغمبر کا تذکرہ نہیں کرتے اور ان کی محبت وحمایت یہود سے ہے جو تمام انبیاء کی طرح عیسائیوں کے مسیح پیغمبر کے بھی گستاخ اور بزعم خود قاتل ہیں۔

آخری معرکے کا میدان:

(4) حضرت مسیح علیہ السلام کا انتظار دنیا کے تینوں بڑے مذاہب کر رہے ہیں۔ اسلام، یہودیت اور عیسائیت۔ تینوں میں کسی مسیحا کے منتظر کی پیش گوئی ہے جو نجات دہندہ کے طور پر سامنے آئے گا۔ فرق اتنا ہے کہ یہود مسیح کاذب کو صادق سمجھ کر رہنما مانتے ہیں اور مسلمان و عیسائی مسیح صادق کے منتظر ہیں..... لیکن ہم نے جو فرق اہمیت کے ساتھ ذکر کرنا ہے وہ یہ کہ عصر حاضر کے یہود اور عیسائی نہایت شدت سے مسیحائے غائب کے ظہور کے متمنی ہیں۔ اہل مغرب کی اکثریت لامذہب یا بے دین ہونے کا عنوان رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اس حوالے سے نہایت پر جوش، متجسس اور سرگرم ہیں۔ امریکا میں تقریباً 80 ہزار بنیاد پرست پادری موجود ہیں جن میں سے بہت سے پادری ایک ہزار کرسچن ریڈیو اسٹیشنوں سے تقریر نشر کرتے ہیں اور ان کے ایک سو کرسچن ٹیلی ویژن اسٹیشن بھی ہیں۔ ان میں ایک خاصی بڑی تعداد Dispensationalism کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح علیہ اسلام کی عنقریب آمد اور عظیم ترین جنگ پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ بڑی اور با اثر تعلیم گاہیں جو Dispensationalist عقیدے کی تعلیم دیتی ہیں، ان میں دی بائبل انسٹی ٹیوٹ آف شکاگو، فلاڈیلفیا کالج آف بائبل، دی بائبل انسٹی ٹیوٹ آف لاس اینجلز اور ان جیسے تقریباً دو سو کالج اور انسٹی ٹیوٹ شامل ہیں۔ 1998ء میں بائبل اسکولوں کے طلبہ کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ ان میں 80 سے 90 فیصد اساتذہ

اور ان کے طالب علم بھی Dispensationalist ہیں۔ یہی بائبل کالج کے گریجویٹ یہاں سے نکل کر پادری بنیں گے اور اپنے عقائد کی تبلیغ چرچ میں کریں گے یا اپنا الگ بائبل اسکول کھول لیں گے اور ان میں تعلیم دیں گے۔ یہ لوگ اس عقیدے پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ ایک خوفناک تباہی آنے کو ہے لیکن انہیں ایک پل کی بھی تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ انہیں پہلے ہی نجات (Rapture) مل چکی ہوگی۔ اس عقیدے کے مقلد اپنے مسلک میں شدید بنیاد پرست ہیں اور اس وقت امریکی باشندوں کی تقریباً ایک چوتھائی تعداد اس کی ماننے والی ہے۔ اس تنظیم کو مالی امداد فراہم کرنے والے بڑے بڑے اور مشہور ثروت مند امریکی ہیں۔ یہ تحریک بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کا مقصد ایک بلین ڈالر جمع کرنا ہے تاکہ کرۂ ارض کے ہر فرد تک مسیح کا پیغام پہنچادیں۔ سولہ ہزار مسیحی پادری جن کی تعداد میں ہر روز ایک کا اضافہ ہو رہا ہے، سالانہ دو بلین ڈالر کے بجٹ سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کل وقتی مبلغ دو کروڑ افراد تک اپنا پیغام پہنچاتے ہیں اور آدھے بلین ڈالر سے زیادہ عطیات اکٹھا کر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا اثر امریکی عوام کے ہر طبقے پر ہے۔ امریکا کی مشہور سیاسی اور بین الاقوامی شخصیت اس سے متاثر نظر آتی ہیں۔ حتیٰ کہ رونالڈ ریگن سے لے کر بش جونیئر تک کے عجیب وغریب بیانات سامنے آتے رہے ہیں جن کی توثیق نہ ہو چکی ہوتی تو یقین بھی نہ آتا کہ ایسے جدت پسند ایسی قدامت پسندی پر مشتمل بات کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً: صدر ریگن نے پادری جم بیکر سے 1981ء میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا:

''ذرا سوچیے! کم سے کم بیں کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہوں گے اور کروڑوں مغرب سے ہوں گے۔ سلطنت روما (یعنی مغربی یورپ) کی تجدید نو کے بعد پھر عیسیٰ مسیح ان پر حملہ کریں گے جنہوں نے ان کے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اس کے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کریں گے جو آرمیگاڈون کی وادی میں اکٹھا ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم سے دو سو میل تک اتنا خون بہے گا کہ وہ زمین سے گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی

جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں کے اور خون سے بھر جائے گی۔ ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دے دے گا کہ اپنے آپ کو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلز، شکاگو، سب صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائیں گے۔"

مشہور امریکی مصنفہ گریس ہال سیل اپنی معرکۃ الآراء کتاب جس کا ترجمہ "امریکا کی عالم اسلام پر یلغار کیوں؟" کے نام سے بندہ کے مضامین اور مصنف کے تعارف کے ساتھ شائع ہو چکا ہے، لکھتی ہیں:

"امریکا میں آٹھ سال تک ایک ایسا صدر بھی (رونالڈ ریگن) رہا ہے جسے یقین تھا کہ وہ وقت کے خاتمے پر (قرب قیامت کے دنوں میں) زندہ ہے بلکہ یہ آس لگائے بیٹھا تھا کہ یہ واقعہ اس کے انتظامی زمانے میں ہی پیش آئے گا۔"

صدر بش نے ایک مرتبہ صدا لگائی: "مجھے براہِ راست خدا سے ہدایات ملتی ہیں۔" ایک مرتبہ ایک فضائی سفر کے دوران صدر صاحب موصوف نے جو بنیاد پرستوں کے خلاف مہم میں پیش پیش ہیں، طیارے میں ہی ایک دعائیہ تقریب منعقد کی جس میں محترمہ کونڈ ولیزا رائس صاحبہ نے فضائی دعا گذاروں کو کٹر مذہبی رسومات کے مطابق سروس فراہم کی۔

یہ تو دو مشہور امریکی صدر کی کارگذاریاں تھیں۔ دیگر امریکیوں کی ذہنیت سے آگاہی کیسے آیئے مذکورہ بالا مصنفہ کی تحریر سے مزید کچھ اقتباسات دیکھتے ہیں:

☆..... "ریورنڈ کلائیڈ لوٹ ایک پنٹی کوسٹل پادری ہیں۔ انہوں نے بائبل کی ایک عبارت کی اس طرح تفسیر کی ہے کہ یہودیوں کے تیسرے ہیکل کی تعمیر لازمی طور پر یروشلم میں مسیح کی دوسری بار آمد سے پہلے ہوگی۔ کلائیڈ سرخ بیل یا کنواری گائے کو جو بالکل بے داغ ہو ذبح کرنے کے لیے کہتے ہیں جس کے بعد آئندہ ہیکل کی تعمیر کی رسم پوری ہوگی۔ اس

کی خاطر قدیم اسلامی عبادت گاہوں (مسجد اقصیٰ اور گنبد صخرہ) کو مسمار کر دینا ہوگا۔ لوٹ کو یقین ہے کہ خدا کی شراکت سے یہ کام مناسب وقت میں ہو جائے گا۔'' (نیویارک ٹائمز 27 دسمبر 1998ء)

☆....'' 1998ء کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ، ویب سائٹ پر دیکھا گیا جس میں کہا گیا کہ اس کا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ایک یہودی ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامے میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت موزوں وقت آ گیا ہے۔ خبرنامے میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔''

☆....اسرائیل کو اپنے آخری عظیم تاریخی ڈرامے میں اسٹیج کی مکمل تیاری کے لیے بس ایک واقعہ ہونا باقی ہے۔ یہ ہے اس کی قدیمی زمین پر عبادت کے لیے ایک قدیمی عبادت گاہ کی از سرِ نو تعمیر۔ حضرت موسیٰ کے فرامین کی رو سے ایک ہی جگہ ہے جہاں اس عبادت گاہ کو تعمیر کیا جانا ہے۔ یہ ہے ماؤنٹ موریا (Mount Moriah)۔ وہی جگہ جہاں اس سے پہلے کی عبادت گاہیں تعمیر کی گئی تھیں یعنی عین مسجدِ اقصیٰ اور گنبد معراج پر''۔

الغرض! قصہ مختصر! مغرب اپنی مادیت پرستی کے باوجود اس قدر انتہا پسند ہے کہ شدت سے ''مسیحا'' کا انتظار کر رہا ہے۔ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ مقدس باپ کے آنے کے بعد انہیں آسمان پر اُٹھا لیا جائے گا جہاں سے وہ آخری ہولناک جنگ کا مظاہرہ بالا خانوں (Sgrand Stand Seats) میں بیٹھ کر کریں گے۔

جبکہ دوسری طرف مسلمان مذہب پسند ہونے کے باوجود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیش گوئیوں پر ایسے متوجہ نہیں ہیں جیسا کہ دورِ حاضر میں ان پیش گوئیوں کے آثار قریب دیکھ کر چوکنا اور متوجہ ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح کا ساتھ جن لوگوں نے دینا ہے، ''مسیحا کے انتظار'' سے ان کی غفلت سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔

بیچ کی کڑی

قیامت کی علامات دو قسم کی ہیں: (1) علامات بعیدہ یعنی وہ علامات جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یا ان کے زمانے کے بعد لیکن آج سے کافی پہلے ظاہر ہو چکی ہیں اور ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے۔ (2) علامات متوسطہ: وہ علامتیں جو ظاہر ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہا کو نہیں پہنچیں۔ جب یہ عروج کو پہنچیں گی تو تیسری قسم کی علامات کی ابتدا ہو جائے گی۔ (3) علامات قریبہ: یہ علامات قیامت کے بالکل قریب کی ہیں۔ ایک دوسرے کے بعد پے در پے ظاہر ہوں گی اور جب یہ سب (کُل دس کے قریب ہیں) ظاہر ہو چکیں گی تو کسی بھی وقت قیامت اچانک آ جائے گی۔

پہلی اور تیسری قسم کی علامات کا تعلق کائنات میں ہونے والے واقعات سے ہے جبکہ بیچ کی دوسری قسم کا تعلق انسانوں کے اعمال سے ہے۔ مثلاً: پہلی قسم میں یہ علامات آتی ہیں: آخری نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وفات، شق القمر کا واقعہ، فتنۂ تاتار وغیرہ۔ دوسری قسم وہ گناہ اور بداعمالیاں ہیں جن میں انسان مبتلا ہو کر جائز و ناجائز کو بھلا دیں گے۔ برائیوں کا اتنا چلن ہوگا کہ مساجد و مدارس بھی موسیقی کی غیر ضروری موبائل

گھنٹیوں اور دائیں بائیں سے گانے بجانے کی آوازوں سے متاثر ہوں گے۔ یہ ستر سے کچھ اوپر گناہ ہیں جو احادیث شریفہ میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ تیسری قسم کا تعلق عجیب وغریب کائناتی واقعات سے ہے۔ یہ دس ہیں اور ان میں سے پانچ کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے اور پانچ کا آپ کے نزول کے بعد سے۔ ان آخری پانچ کو علامات قربیٰ یا کبریٰ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے بعد قیامت بس یوں بپا ہو جائے گی جیسے حاملہ اونٹنی کے آخری دن کہ نجانے کب بچہ جن دے۔ پہلی پانچ علامات تک دنیا پر خیر کا غلبہ ہوگا اور آخری پانچ شر کے کلی غلبہ تک ہوں گی۔ بالآخر سب انسان چاہے خیر کے عامل ہوں یا شر پر کار بند، آخری حساب کے لیے پیش ہو جائیں گے۔

ان پانچ پانچ علامات سے پہلے یہ سمجھیے کہ حضرت مہدی علامات متوسطہ اور علامات قریبہ کے درمیان کی کڑی ہوں گے یعنی جب دنیا پر ہمہ گیر شر اور ظلم غالب ہو کر دائمی اور حتمی غلبہ کے قریب ہوگا اور اہل حق سخت آزمائش میں ہوں گے تو اہل حق کی قیادت کے لیے حضرت مہدی کا ظہور ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات علامات قریبہ اور علامات قربیٰ کی درمیانی کڑی ہوگی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پوری دنیا میں اسلام کا نفاذ ہوگا، پھر ان کی وفات کے بعد حالات بدلنے شروع ہو جائیں گے حتیٰ کہ روئے زمین پر شریر ترین لوگ رہ جائیں گے جو سڑکوں پر کھلم کھلا گدھوں کی طرح بدکاری سے بھی نہیں شرمائیں گے۔

پانچ ''علامات قریبہ'' یہ ہیں: ظہور مہدی، خروج دجال، نزول مسیح، ہرمجدون (Armegadon) نامی عالمگیر جنگ جو اسرائیل کا خاتمہ کرے گی اور یاجوج ماجوج......

پانچ ''علامات قربیٰ'' یہ ہیں: (1) خسف یعنی زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ (2) کائنات میں ہر طرف پھیلا

ہو اودھواں (3) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (4) زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور انہیں آخری مرتبہ بداعمالیوں کے برے انجام سے ڈرائے گا۔ (5) یمن سے ظاہر ہونے والی آگ جو لوگوں کو ہنکا کر شام کی طرف لے جائے گی۔

جب حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام علامات قیامت میں سے آخری اقسام کی بیچ کی کڑی ہیں اور حضرت مہدی کا ظہور اس وقت ہوگا جب زمین گناہوں سے اور عالم اسلام کفر کے ظلم و جبر سے بھر جائے گا، مسلمان اپنی قیادتوں سے تنگ و نالاں ہوں گے اور کسی نجات دہندہ قائد کا شدت اور بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں گے اور اس جبر کے عالم میں بھی کفر کی پیش قدمی کے سامنے اپنی جہادی مزاحمت جاری رکھیں گے حتیٰ کہ پوری دنیا میں تھوڑا سا ٹکڑا رہ جائے گا جو ان کی پناہ گاہ ہوگا...... جب یہ سب کچھ ''اینڈ آف ٹائم'' کے آثار میں سے ہے تو پھر اس دور میں جینے والے مسلمانوں کو ایک رات بھی توبہ کیے بغیر بستر پر جانا اور ایک صبح بھی جہاد اور مجاہدین کی اعانت کی نیت کے بغیر گھر سے نکلنا روا نہیں۔ ان تحریروں کا خلاصہ اور حاصل یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔

اس تمہید کے بعد ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند اہم باتیں ذکر کرتے ہیں جو اس موضوع کو واضح اور صاف کر دیں گی ان شاء اللہ! اس میں ہم نے یہ روش اپنائی ہے کہ خود سے کچھ کہنے کے بجائے دس سوال اُٹھائیں گے اور جواب میں حدیث شریف کا ترجمہ مکمل نقل کر دیں گے تاکہ دلچسپی کا عنصر بھی پیدا ہو اور موضوع کی ثقاہت بھی قائم رہے۔ حوالے کے لیے ہم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی کتاب ''علاماتِ قیامت'' سے مدد لیں گے۔ ذیل میں دی گئی احادیث کا ترجمہ مذکورہ کتاب سے بعینہٖ لیا گیا ہے۔

مسیحیات سے متعلق دس سوال

(1) آپ ہی کیوں؟

مسیحیات کے حوالے سے سب سے پہلا سوال ذہن میں یہ جنم لیتا ہے کہ یہود اور دجال کے قتل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی انتخاب کیوں کیا؟ اور کیا وجہ ہے کہ انہی کو یہ کام سپرد فرمایا گیا؟ حدیث شریف ہمیں بتاتی ہے:

''حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنے والے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی۔ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دوں گا (پس جب تمہارے لیے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے اور (فی الحال) میں تم کو اپنے (عالم بالا) کی طرف اُٹھائے لیتا ہوں اور جس کو میں اپنے پاس اُٹھا دوں وہ مردہ نہیں۔ اور میں اس کے بعد تم کو کانے دجال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا

ہے: ''ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟''
(الدر المنثور، بحوالہ ابن جریر)

(2) آپ کی پہچان کیسے ہوگی؟

بہت سے لوگ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے کرتے دنیا کو ضلالت سے نکالنے کے بجائے گمراہی میں دھکیل کر چلے گئے۔ اہلِ حق مسلمان سچے مسیح کو کیسے پہچانیں گے؟ زبان نبوت جواب دیتی ہے: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان کے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ ان کا قد و قامت میانہ اور رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے) ایسے ہوں گے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے۔ پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ لینا بند کر دیں گے۔ اور اللہ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور (انہی کے ہاتھوں) مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان، ابن جریر) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزید علامات بیان فرمائی گئی ہیں: "رجل آدم كأحسن ما انت راء، من آدم الرجل سبط الشعوله لمة كاحسن ما انت راءٍ من اللمم تضرب لمته بين منكبيه يقطر راسه ماءً ربعة احمر كانما خرج من ديماس" عیسیٰ علیہ السلام نہایت حسین گندمی رنگ کے ہوں گے۔ بال بہت گھنگھریالے نہیں ہوں گے۔ بالوں کی لمبائی شانوں تک ہوگی۔ سر سے پانی ٹپکتا ہوگا۔ معتدل جسم و قامت کے ہوں گے۔ سرخی مائل رنگ ہوگا۔ جیسے

ابھی حمام سے (غسل کرکے) آئے ہوں۔

(3) آپ کے ساتھی کون ہوں گے؟

آپ علیہ السلام کن لوگوں کے درمیان نازل ہوں گے؟ کس وقت اور کس کیفیت میں نازل ہوں گے؟ جن خوش نصیب لوگوں میں آپ اُتریں گے وہ کن صفات کی بنا پر اس عظیم سعادت کے مستحق ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس پیغمبر کی رفاقت ان کو نصیب ہوگی؟ لسانِ نبوت ہمیں آگاہ فرماتی ہے:

☆..... ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں ایک جماعت (قرب) قیامت تک حق کے لیے سربلندی کے ساتھ برسرِ پیکار رہے گی۔ فرمایا: پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا: ''آیئے! نماز پڑھایئے'' آپ فرمائیں گے نہیں! اللہ تے اس اُمت کو اعزاز بخشا ہے اس لیے تم (ہی) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ (مسلم واحمد)

☆..... ''وہ آخری بار اُردن کے علاقے میں ''افیق'' نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا۔ اس وقت جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا اُردن کے علاقے میں موجود ہوگا۔ (مسلمانوں اور دجال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کردے گا۔ ایک تہائی کو شکست دے کر بھگا دے گا اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا۔ رات ہوجائے گی تو بعض مومنین بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لیے اپنے (شہید) بھائیوں سے جا ملنے (شہید ہوجانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے۔ تم فجر ہوتے ہی (عام معمول کی بہ نسبت) جلدی نماز پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہوجانا۔

پس جب یہ لوگ نماز کے لیے اٹھیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل ہوں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ (ہاتھ سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے: میرے اور دشمن خدا (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تاکہ مجھے دیکھ لے) ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دجال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا پگھلے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ (ایسا گھلے گا) جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور اللہ دجال اور اس کے لشکر پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا چنانچہ وہ ان سب کو قتل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے کہ اے اللہ کے بندے! اے رحمٰن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے۔ اسے قتل کر دے۔ غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کر دے گا اور مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ بند کر دیں گے۔''

☆..... ''اب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں گے) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے: ''میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ ''کن'' سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو کہ (1) اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کر دے۔ (2) ان کو زمین میں دھنسا دے۔ (3) ان کے اوپر تمہارے اسلحہ کو مسلط کر دے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔ مسلمان کہیں گے: ''اے اللہ کے رسول! یہ (آخری) صورت ہمارے لیے اور ہمارے قلوب کے لیے زیادہ

طمانیت کا باعث ہے چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل وڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھا سکے گا۔ پس مسلمان (پہاڑ سے) اُتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح پگھلنے لگے گا۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔''

(4) آپ کا مشن کیا ہوگا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کن کاموں کے لیے تشریف لائیں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پیغمبر کی حیثیت سے نہیں آئیں گے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا پیغمبر نہیں آئے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ البتہ ان کی آمد اس لیے ہوگی: ''عیسیٰ ابن مریم محض میری اُمت کے ایک منصف حکمران ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ ختم کریں گے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الفتن، 4077، اقتباس:20-58)

منصف حکمران سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن اسلام کی حکمرانی کو پوری دنیا پر قائم کرنا ہوگا۔ خنزیر کو ہلاک کرنے اور صلیب کو توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ صلیب کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی عبادت چھوڑ دیں گے اور جو خنزیر کھاتے ہیں وہ اسے کھانا چھوڑ دیں گے۔ دراصل ان دو لفظوں میں دو اہم حقیقتوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ عیسائیت نے یہودیت کی سازش سے جناب مسیح علیہ السلام کے دین میں جو بے اصل چیزیں داخل نہیں ان میں سے عقائد میں سب سے زیادہ وہ عقیدہ ہے جسے صلیب ظاہر کرتی ہے اور اعمال میں زیادہ برا عمل خنزیر کھانا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجودہ تحریف شدہ عیسائیت کی تنسیخ اور دنیا سے اس کا خاتمہ کرنے کے لیے علامتی طور پر صلیب توڑیں گے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد

کر دیں گے۔ جو اس بات کی علامت ہوگی کہ دنیا میں اب حکمران صرف اسلامی احکام کی ہے۔ آپ کے ہاتھوں اس محل کی تکمیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور معجزہ اور آپ کی صداقت کی ایک اور دلیل ہوگی کہ خود عیسائیت (آج کل کا عالم مغرب) کے مقدس پیغمبر آ کر اسلام کی حقانیت کو ثابت اور عملاً نافذ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ حق کی خوشخبری اور باطل پرستی کی قلع قمع کے لیے یہ چیز مقدر کر دی ہے اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اس حدیث کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر جزیہ (ٹیکس) ختم کر دیں گے۔ اگر آپ دنیا پر ایک نظر ڈالیں تو ہر ملک نے اپنی رعایا پر ٹیکس عائد کر رکھا ہے چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ممالک کو مغرب، آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے مجبور کرتا ہے کہ یہ ٹیکس نافذ کرے۔ کیونکہ یہ ایک عالمی حکومت کا حصہ ہے اور الجساسہ کا ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے ہر فرد کی جاسوسی (اس کے کوائف سے آگاہی) ممکن ہے۔ کرہ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے کوائف کا علم ٹیکس کے نظام کے تحت ہی حاصل کرنا ممکن ہے۔ یہ سب کچھ مسیح مخالف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹیکس کے خلاف ہوں گے اور اسے ختم کر دیں گے۔ یوں ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ٹیکس نظام دجال کا نظام ہے۔

(5) مخصوص وقت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک خاص وقت میں ظاہر ہوں گے۔ اس کی حکمت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ٹھیک اس وقت خاص طور پر مسیح ابن مریم کو بھیجے گا کہ جب دجال ایک نوجوان کو مار کر زندہ کرنے کا تماشا دکھا رہا ہوگا۔ کسی اور وقت کیوں نہیں؟ اس لیے کہ زندگی اور موت پر یہ اختیار ایک ایسی بات ہوگی جو لوگوں نے اپنی زندگیوں میں نہیں دیکھی ہوگی اور لوگوں کے گروہ کے گروہ یہ سمجھتے ہوئے کہ دجال ان کا خدا ہے منحرف ہو جائیں گے (اس کا

مذہب قبول کرلیں گے) یہ الفاظ دیگر سائنسی ترقی اپنے عروج پر ہوگی۔ دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی کی حیثیت سے اور اللہ کے حکم سے یہ معجزے (مردوں کو زندہ کرنا) دکھا چکے ہیں۔ وہ یہ معجزہ دوبارہ دکھا سکتے ہیں۔ یہ ایک مقابلہ معجزاتی قوتوں کا سائنسی قوتوں سے ہوگا اور معجزاتی قوتیں فتح پائیں گی اور اس دفعہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو بھٹکنے اور دجال کو اپنا خدا ماننے کی گمراہی سے بچالے گا۔

(6) مدت قیام:

زمین پر نزول اور خاتمے کے بعد آپ علیہ السلام کتنا عرصہ یہاں رہیں گے؟ عالمی خلافت اسلامیہ کے قیام کے بعد آپ کا مسلمانوں کے ساتھ رہن سہن اور بود و باش کیسی ہوگی؟ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆...... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہوجائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گزرا ہے) (فتح الباری، بحوالہ نعیم بن حماد)

☆...... روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ جذام کے وفد سے فرمایا: ''شعیب علیہ السلام کی قوم اور موسیٰ علیہ السلام کی سسرال کا (یعنی تمہارا آنا مبارک ہو۔ اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کی اولاد پیدا نہ ہو۔''

قبیلۂ جذام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کی سسرال ہونا قرآن حکیم (سورۃ قصص: آیت) سے ثابت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلۂ جذام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ اس طرح اس قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔"

(7) موضع نزول:

آپ علیہ السلام کہاں نازل ہوں گے؟

حضرت اوس بن اوس الثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی جانب مشرق میں سفید مینارے کے پاس نازل ہوں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ طبرانی، کنز العمال، ابن عساکر وغیرہ)

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے جسم پر دو ملائم کپڑے ہوں گے جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح پانی کے قطرے) ٹپکیں گے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ص:218،ج:1)

(8) عالمی خلافت کے قیام کے بعد کے حالات:

(6) آپ کے دور کے حالات کیا ہوں گے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کے آخر میں ارشاد ہے: "اور عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر اس (دجال) کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد لوگ چالیس سال تک زندگی سے اس طرح لطف اندوز ہوں گے کہ نہ کوئی مرے گا، نہ کوئی بیمار ہوگا (جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ جانی حتیٰ کہ) آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا: جاؤ گھاس وغیرہ چرو۔ (یعنی چرنے کے لیے انہیں

بغیر چرواہے کے بھیج دے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائے گی جو جانوروں ہی کے لیے ہیں تاکہ زراعت کا نقصان نہ ہو) اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے۔ اور درندے گھروں کے دروازوں پر (بھی) کسی کو ایذا نہ دیں گے اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک مد گندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد (گندم) پیدا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی بڑی خوشگوار ہوگی، بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اُگانے کی اجازت مل جائے گی حتیٰ کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے پتھر میں بھی بوؤ گے تو اُگ آئے گا اور (امن وامان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا۔ (لوگوں کے مابین) نہ بخل ہوگا نہ حسد اور نہ کینہ۔ (کنزالعمال بحوالہ ابونعیم)

(9) انتقال اور وفات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر دفن کی جاؤں؟'' آپ نے فرمایا: ''وہ جگہ تمہیں کیسے مل سکتی ہے؟ وہاں میری ابوبکر کی، عمر کی اور عیسیٰ بن مریم کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔''

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تورات میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کیے جائیں گے۔ (ترمذی، والدرالمنثور)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ نیز انہی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''عیسیٰ ابن مریم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رفیقوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا پس عیسیٰ علیہ السلام کی قبر چوتھی ہوگی۔'' (رواہ البخاری فی تاریخہ و الطبرانی کما فی الدر المنثور)

(10) آپ کے بعد:

آپ کے بعد مسلمانوں پر اور اس دنیا پر کیا بیتے گی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے۔ لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان کی موت کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کریں گے جس کا نام مقعد ہوگا۔ مقعد کی موت کے بعد لوگوں پر تیس سال گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن پاک لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف سے اُٹھالیا جائے گا۔ بعض روایات حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت بہت جلد آجائے گی اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے اس سے دونوں روایتوں میں تضاد کا شبہ ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگرچہ ایک سو بیس سال کی مدت ہو مگر یہ ایک سو بیس سال نہایت سرعت سے گزر جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک سال ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کی برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کی برابر ایک دن ایک گھنٹہ کی برابر معلوم ہوگا۔ اوقات میں شدید بے برکتی کی پیش گوئی مسند احمد کی ایک حدیث مرفوع میں صراحتاً موجود ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

روایات کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت تک کم از کم ایک سوبیس سال ضرور لگیں گے مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اثر میں ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کے بعد قیامت سے پہلے ایک سوبیس برس تک عرب لوگ شرک و بت پرستی میں مبتلا رہیں گے؟؟؟ اور فتح الباری میں تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آفتاب کے مغرب سے طلوع کے بعد لوگ دنیا میں ایک سوبیس سال تک رہیں گے پھر قیامت آئے گی۔

ایک اہم سوال کا جواب

مہدویات اور مسیحیات کے ضمن میں آپ نے جن جنگوں یا واقعات کا تذکرہ پڑھا، اس میں قدیم ہتھیاروں، قدیم ماحول اور قدیم اسباب جنگ کا تذکرہ ہے۔ کیا یہ علامتی زبان ہے یا حقیقی؟ گفتگو استعارے میں کی گئی ہے یا جدید دنیا واپس قدامت کی طرف لوٹ جائے گی۔ کوئی عالمی ایٹمی جنگ اسے واپس صدیاں پیچھے لے جائے گی۔ اگر ایسا ہے تو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے دور سے پہلے ایک اور عالمی جنگ کیونکر ہوگی۔ تیسری جنگ عظیم تو انہی کے دور میں ہوئی ہے۔ الغرض یہ سوال بہت اہم ہے کہ آیا حضرت مہدی کے دور میں زمانہ دوبارہ اپنی قدیم روش پر آجائے گا یا یہ تمام سائنسی ایجادات آپ کے ظہور کے وقت موجود ہوں گی؟ چنانچہ اس سلسلے میں فقیہ العصر مفتی یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ سے ایک اہم سوال اور اس کا جواب نقل کیا جاتا ہے۔

سوال: روزنامہ جنگ میں آپ کا مضمون "علامات قیامت" پڑھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہر مسئلے کا حل اطمینان بخش طور پر اور قرآن وحدیث کے حوالے سے دیا کرتے ہیں۔ یہ مضمون بھی آپ کی علمیت اور تحقیق کا مظہر ہے...... لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ

پورا مضمون پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفار اور عیسائیوں سے جو معرکے ہوں گے ان میں گھوڑوں، تلواروں، تیر کمان وغیرہ کا استعمال ہوگا۔ فوجیں قدیم زمانہ کی طرح میدانِ جنگ میں آمنے سامنے ہو کر لڑیں گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی قسطنطنیہ (Istanbul) سے نو گھڑ سواروں کو دجال کا پتا معلوم کرنے کے لیے شام بھیجیں گے۔ گویا اس زمانے میں ہوائی جہاز دستیاب نہ ہوں گے۔ پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ایک نیزے سے ہلاک کریں گے اور یاجوج ماجوج کی قوم بھی جب فساد برپا کرنے آئے گی تو اس کے پاس تیر کمان ہوں گے؟ یعنی وہ اسٹین گن (Stan gun)، رائفل (Rifle)، پستول (Pistol) اور تباہ خیز بموں (Explosive Bombs) کا زمانہ نہ ہوگا۔ زمین پر انسان کے وجود میں آنے کے بعد سے سائنس برابر ترقی ہی کر رہی ہے اور قیامت کے آنے تک تو اس میں قیامت خیز ترقی ہو چکی ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ کے حکم سے چند خاص آدمیوں کے ہمراہ یاجوج ماجوج کی قوم سے بچنے کے لیے کوہِ طور کے قلعہ میں پناہ گزیں ہوں گے یعنی دنیا کے باقی اربوں انسانوں کو جو سب مسلمان ہو چکے ہوں گے یاجوج ماجوج کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے۔ اتنے انسان تو ظاہر ہے اس قلعہ میں بھی نہیں سما سکتے۔ میں نے کسی کتاب میں یہ دُعا پڑھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دجال سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو بتائی تھی۔ مجھے یاد نہیں رہی۔ مندرجہ بالا باتوں کی وضاحت کے علاوہ وہ دُعا بھی تحریر فرما دیں تو عنایت ہوگی۔

جواب: انسانی تمدن کے ڈھانچے بدلتے رہتے ہیں۔ آج ذرائع مواصلات (Communication system) اور آلات جنگ (War weapons) کی جو ترقی

یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے، آج سے ڈیڑھ دو صدی پہلے اگر کوئی شخص اس کو بیان کرتا تو لوگوں کو اس پر "جنون" کا شبہ ہوتا۔ اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سائنسی ترقی اسی رفتار سے آگے بڑھتی رہے گی یا خودکشی کر کے انسانی تمدن کو پھر تیر و کمان کی طرف لوٹا دے گی؟

ظاہر ہے کہ اگر یہ دوسری صورت پیش آئے جس کا خطرہ ہر وقت موجود ہے اور جس سے سائنس دان خود بھی لرزہ براندام ہیں تو ان احادیث طیبہ میں کوئی اشکال باقی نہیں رہ جاتا جن میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

فتنہ دجال سے حفاظت کے لیے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھنے کا حکم ہے۔ کم از کم اس کی پہلی اور پچھلی دس دس آیتیں تو ہر مسلمان کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ ایک دعا حدیث شریف میں یہ تلقین کی گئی ہے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ." (آپ کے مسائل اور ان کا حل: 1/ 268-269)

بعض اہل قلم حضرات نے حضرت مہدی کے معرکوں کے متعلق وارد ان سامان جنگ کی جدید تعبیرات بھی کی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جدید ایجادات کو بھی فتوحات میں استعمال فرمائیں گے۔ تاہم یہ محض اندازے ہی ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اَلْبَتَّة.

اللہ تعالیٰ اس عظیم فتنے اور اس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہونے والی ذیلی فتنوں کے جراثیم سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ ہمیں اور ہماری آل اولاد و متعلقین کو اس شیطانی فتنے کے خلاف برسرپیکار رحمانی افواج کے ہراول دستے میں شامل فرمائے۔ اس خواہش کو ہماری دلی آرزو اور قلبی تمنا میں تبدیل فرما دے تاکہ ہم اس راستے کی مشکلات کو ہنسی خوشی اور مردانہ وار جھیل کر مقربین کے زمرے میں شامل ہو جائیں۔ آمین یارب العالمین۔

تیسرا باب

دجالیات

☆ ...... دجال کون ہے؟

☆ ...... دجال کہاں ہے؟

☆ ...... دجال کب برآمد ہوگا؟

☆ ...... دجال کی دعوت، دجالی فتنہ کی نوعیت وحقیقت

☆ ...... دجال کے پیروکار، دجالی قوتوں کا تعارف

☆ ...... دجال سے بچنے کے لیے روحانی وتزویراتی تدابیر

جھوٹے خدا کی تین نشانیاں

”جب سے اللہ نے ذریتِ آدم کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین اُمت (اس لیے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر نکلے گا۔ اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ و نگہبان ہوگا۔ وہ شام و عراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔ میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کیے دیتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں۔ وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں (مگر اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے: (1) ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا) حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے (تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (2) دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں، (3) تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جو ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔“

دجال کا نام اور اس کا معنی

یہودی اپنے اس نجات دہندہ کا آخری معلوم نام ہبل، ہُبل یا ھُبل بتاتے ہیں جو ہماری اسلامی اصطلاح میں ''طاغوت'' اور بتوں کا نام ہے۔ اور اس کا لقب ان کے ہاں مسیحا یا مسیا ہے۔

دجال کا اصل نام معلوم نہیں ..... احادیث میں آیا جو نہیں ..... یہ اپنے لقب سے مشہور ہے۔ ہمارے ہاں اس کا لقب ''دجال'' مشہور ہے اور یہ لفظ اس کی پہچان اور علامت بن گیا ہے۔

دجال کا مادہ ''د، ج، ل'' ہے۔ دجال کا لفظ فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ دجال کا معنی ہے ڈھانپ لینا، لپیٹ لینا۔ دجال اس لیے کہا گیا کیونکہ اس نے حق کو باطل سے ڈھانپ دیا ہے یا اس لیے کہ اس نے اپنے جھوٹ، ملمع سازی اور تلبیس کے ذریعے سے اپنے کفر کو لوگوں سے چھپا لیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ وہ اپنی فوجوں سے زمین کو ڈھانپ لے گا، اس لیے اسے دجال کہا گیا ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ وہی دجال اکبر بہت بڑے بڑے فتنوں والا ہے جو ان فتنوں کے ذریعے سے اپنے کفر کو ملمع سازی کے

ساتھ پیش کرے گا اور اللہ کے بندوں کو شکوک و شبہات میں ڈال دے گا۔

''دجال'' عربی زبان میں جعلساز، ملمع ساز اور فریب کار کو بھی کہتے ہیں۔ ''دجل'' کسی نقلی چیز پر سونے کا پانی چڑھانے کو کہتے ہیں۔ دجال کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ جھوٹ اور فریب اس کی شخصیت کا نمایاں ترین وصف ہوگا۔ وہ ظاہر کچھ کرے گا اندر کچھ ہوگا۔ اس کے تمام دعوے، منصوبے، سرگرمیاں اور پروگرام ایک ہی محور کے گرد گردش کریں گے اور وہ ہے: دجل اور فریب۔ اس کے ہر فعل پر دھوکا دہی اور غلط بیانی کا سایہ ہوگا۔ اس کی کوئی چیز، کوئی عمل، کوئی قول، اس شیطانی عادت کے اثر سے خالی نہ ہوگا۔

اس کا ایک معنی ایسی مرہم یا لیپ جس کی تہہ جلد پر بچھا کر بدنمائی چھپائی جاتی ہے۔ آپ اس تعریف کو سامنے رکھیں اور ان خوشنما الفاظ کو دیکھیں جنہیں مغربی میڈیا (جو دجال کی پہلی عالمی پریس کانفرنس سے لے کر اس کے عالمی وقتی اقتدار تک اس کی نمائندگی کا فرض انجام دے گا) نے وضع کر رکھا ہے اور ان کے سہارے اپنی خونخواری، سنگ دلی اور قتل و غارت گری کو چھپا رکھا ہے۔ مثلاً: انسانی حقوق، اشتراکیت، جمہوریت، معاشی خوشحالی، معاشرتی مساوات، فلاح و بہبود کی خاطر خاندانی منصوبہ بندی، فنون لطیفہ، قانون و دستور...... یہ سب الفاظ محض نعرے ہیں۔ ان کے پیچھے صرف سراب ہے۔

دجال اکبر کا نام مسیح کیوں رکھا گیا؟ اس کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ واضح قول یہ ہے کہ دجال کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے اس کی ایک آنکھ اور ابرو نہیں ہے۔ ابن فارس کہتے ہیں: مسیح وہ ہے جس کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک حصہ مٹا ہوا ہو، اس میں نہ آنکھ ہو اور نہ ہی ابرو۔ اسی لیے دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے: ''وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيْظَةٌ.'' ''بلاشبہ دجال

مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر ایک غلیظ بھدا اسا ناخونہ (پھلی) ہے۔"

ہمارے ہاں مسیح کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اس کی وجہ اور مسیح صادق اور مسیح کاذب کا فرق ہم مسیحیات کے شروع میں بیان کر چکے ہیں۔

دجال کون ہے؟

(1) دجال کون ہے؟ (2) کہاں ہے؟ (3) کب برآمد ہوگا؟

فتنۂ دجال کا آغاز تو یقیناً ہو چکا ہے۔ اس کا سربراہ اعظم کون ہوگا؟ اس کا نکتۂ عروج کون سا لمحہ ہوگا؟ اور ہم اس لمحے سے کتنی دور ہیں یا ہم دجال کے عہد میں ہی جی رہے ہیں؟

یہ وہ تین سوال ہیں جو ہر اس ذہن میں گردش کرتے ہیں جو دنیا کو صرف دنیا تک اور مادیت تک محدود نہیں سمجھتا، آخرت پر یقین اور روحانیت اور مادیت کے درمیان ہونے والی زبردست کشمکش پر نظر رکھتا ہے اور یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ روزِ قیامت اس سے ضرور اس حوالے سے سوال کیا جائے گا کہ ایمان و مادیت کے اس عظیم معرکے میں اس نے اپنا وزن کس پلڑے میں ڈالا تھا اور اس حوالے سے اس کا رویہ اور کردار کیا تھا؟

بندہ اس حوالے سے عرصۂ دراز تک مطالعہ، جستجو اور تفتیشی کاوشوں میں لگا رہا لیکن ایک آدھ مرتبہ ہلکا سا مبہم قسم کا ذکر کرنے کے علاوہ کبھی اس موضوع کو براہِ راست نہیں چھیڑا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان علمی شخصیات کو جو اس موضوع پر اُمت کو بہترین

معلومات سے آگاہ رکھتے اور بروقت نصیحتیں کرتے رہتے ہیں۔ ان حضرات کے نام بندہ کی کتاب ''عالمی یہودی تنظیمیں'' کے مقدمے میں دیے گئے ہیں اور اس کتاب کے آخر میں ان کی تصنیف کردہ معلوماتی کتابوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ عالمِ عرب میں سعودی عرب کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن الحوالی اور مصر کے استاذ محمد امین جمال الدین نے اس حوالے سے بہت شاندار کام کیا ہے۔ ڈاکٹر الحوالی کی کتابوں کا ترجمہ رضی الدین سید نے اور استاد الامین کی کتابوں کا ترجمہ پروفیسر خورشید عالم، قرآن کالج لاہور نے کیا ہے۔ ہمارے بزرگوں میں سے مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے ''دجالی فتنہ کے نمایاں خدو خال'' اور مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ''معرکہ ایمان و مادیت'' میں دجال کی شخصیت اور فتنے کی نوعیت پر سورۂ کہف کی روشنی میں مفصل اور محقق گفتگو کی ہے جو لائق دید ہے۔ معاصرین میں رضی الدین سید (ازراہ کرم وہ یہ تحریر پڑھیں تو اپنا فون نمبر اس نمبر پر بھجوا دیں: 0300-282253) اور ذکی الدین شرفی (کراچی) کے علاوہ اسرار عالم (بھارت) نے بہت کچھ لکھا ہے (مؤخر الذکر کا کام اگرچہ سب سے وقیع اور مفصل ہے لیکن وہ کچھ جگہوں پر راہِ اعتدال سے ہٹ گئے ہیں اور اپنے قلم کو بہکنے اور اپنی فکر کو جمہور کی تاویل و تفسیر، تشریح و توضیح سے انحراف سے بچا نہیں سکے مثلاً تفسیری ذخیرہ اور فقہ اسلامی پر ان کے غیر مناسب تبصرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔) مولانا عاصم عمر اور آصف مجید نقشبندی نے حضرت مہدی اور فتنہ دجال کی عصری تطبیق میں کافی کاوش کی ہے۔ حال ہی میں کامران رعد کی ''فری میسنری اور دجال'' نامی شاندار کتاب تخلیقات لاہور سے چھپ کر سامنے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی محنتیں قبول فرمائے۔ باعث تعجب یہ ہے کہ اتنی متعدد کاوشوں کے باوجود اور اتنی متنوع آوازیں لگنے کے باوجود عوام و خواص میں اس حوالے سے خاص فکر و تشویش اور تیاری و دفاع کے آثار دور تک دکھائی نہیں دیتے۔ دراصل جب تک خواص اس

پربھرپور توجہ نہیں دیں گے، عوام کہاں اس کی زحمت گوارا کریں گے کہ اس عالمگیر فتنے سے آگاہی حاصل کریں اور اس سے حفاظت کے تقاضوں کو سمجھیں؟ زیرِ نظر تحریر کا مقصد تجسس پھیلانا نہیں، حفاظت ایمان کی دعوت کو آگے بڑھانا اور شیطانی فتنوں سے اپنی، اپنے متعلقین اور اہلِ اسلام کے تحفظ کی طرف متوجہ کرنا ہے، واللہ ولی التوفیق۔

دجال کون ہے؟ اس حوالے سے مختلف باتیں کی جاتی رہی ہیں۔ بعض تو اتنی مضحکہ خیز ہیں کہ بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ ہم ان سے صرف نظر کرتے ہوئے یہاں تین مشہور اقوال ذکر کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے چلیں گے۔

دجال کون ہے؟

(1) سامری جادوگر:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کو گمراہ کر کے شرک میں مبتلا کرنے والا سامری درحقیقت دجال تھا۔ دجال کو عالم اشیاء میں تصرف کا جو بھرپور اختیار دیا گیا ہے اس کے تحت سونے سے بنائے گئے بچھڑے کو متحرک، جاندار اور آواز لگانے والا بنا دینا کچھ بھی بعید نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے اتنا زبردست جرم سرزد ہونے کے باوجود اسے جانے دیا اور جو بنی اسرائیل اس کے ورغلانے پر شرک میں مبتلا ہوئے تھے، ان کی توبہ یہ طے ہوئی کہ ان کو قتل کیا جائے۔ آپ نے سامری سے فرمایا: "وإنّ لك موعدا لن تخلفه" "بے شک تیرے لیے ایک وقت مقرر ہے جس سے تو آگے پیچھے نہ ہو سکے گا۔" یہ اس لیے کہ سامری کو اگر اس وقت قتل کیا جاتا تو وہ نہ مرتا، دجال جو مسیح کاذب ہے، کی موت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر لکھی ہوئی ہے جو مسیح صادق ہیں۔ جب سامری سے کہا گیا: "فاذهب، فان لك في الحيوة

ان تـقـول لا مـسـاس " "چلا جا، تیری یہ سزا ہے کہ زندگی بھر کہے گا مجھے نہ چھوؤ۔" تو دجال المسمی بہ سامری مجروح حالت میں وہاں سے غائب ہو گیا اور اب کہیں روپوش ہے۔

یہ رائے حال ہی میں دجالیات کے حوالے سے شہرت پانے والے مصنف جناب اسرار عالم کی ہے۔ اس کی تائید میں کوئی قول بندہ کو نہیں ملا اور سامری جادوگر کے بارے میں جو تفصیلات کتب تفسیر و تاریخ میں وارد ہوئی ہیں وہ دجال پر منطبق ہوتی دکھائی نہیں دیتیں۔ مثلاً: وہ یک چشم نہ تھا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا نہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے کہیں قید نہیں کیا تھا جبکہ دجال بیڑیوں میں مقید ہے۔ سامری کو تاحیات سزا دی گئی تھی کہ وہ ہر آنے والے سے یہ کہتا تھا: "مجھے مت چھوؤ۔" دجال ایسا نہ کہے گا۔ وہ تو ساری دنیا کو اپنے قریب کرنے کی فکر میں ہوگا۔ پھر اگر سامری ہی دجال ہوتا تو حدیث شریف میں کہیں کوئی اشارہ ملنا چاہیے تھا۔ دجال کے متعلق حدیث شریف میں تفصیلی علامات ہیں لیکن کہیں یہ ذکر نہیں کہ وہ ہزاروں سال پہلے والا سامری تھا۔

(2) حیرم آبیف:

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ اس سے حیرم آبیف (یا حیرا آصف) مراد ہے۔ یہ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں ہیکل سلیمانی کے نو بڑے معماروں (ماسٹر میسنز) کا سربراہ (گرینڈ ماسٹر) تھا اور جنات سے تعلق رکھتا تھا۔ یہودی مذہبی داستانوں کے مطابق اس کو (معاذ اللہ) فرشتوں نے کائنات کی تعمیر کے جادوئی راز بتا دیے تھے۔ اس سے وہ راز لینے کے لیے اسے قتل کر دیا گیا۔ یہود کی بدقسمتی دیکھیے کہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام سے اپنی نسبت کرتے ہیں لیکن ان کی اطاعت نہیں کرتے۔ ان پر جادو کے جھوٹے بہتان لگاتے ہیں جب کہ دوسری طرف وہ حیرم آبیف کو دیوتا (الوہی شخصیت) تصور کرتے ہیں۔ ان کے مطابق قرآن شریف میں جو یہ مذکور ہے: "اور (ہم

نے) جنوں کو اس (سلیمان) کا تابع فرمان بنادیا جن میں ہر قسم کے معمار اور غوطہ خور تھے۔'' ان معمار جنوں میں حیرم آبیف بھی تھا۔ نیز آیت قرآنی ''اور ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈال دیا اس کی کرسی پر ایک جسم........'' سے یہی حیرم آبیف مراد ہے جس نے مسخ شدہ یہودی روایات کے مطابق سلیمانی انگوٹھی چرائی تھی اور تخت سلیمانی پر قابض ہو گیا تھا۔ اس اسرائیلی روایات کو ہمارے مفسرین نے نقل کیا ہے اور اس پر سخت تردید کی ہے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بیان کرتے ہیں جو ابنِ کثیر رحمہ اللہ کے مطابق یہودی علماء سے لی گئی ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ بیت المقدس اس طرح تعمیر کریں کہ لوہے کی کوئی آواز سننے میں نہ آئے۔ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ تب انہوں نے ایک جن کے بارے میں سنا جس کا نام صخرا یا آصف تھا۔ وہ اس تکنیک سے آگاہ تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف کو بلایا۔ اس نے ہیرے کے ساتھ پتھروں کو کاٹنے کا عمل دکھایا۔ اس طریقہ سے شرط پوری ہو گئی۔ چنانچہ ہیکل سلیمانی یا بیت المقدس تعمیر ہو گیا۔ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام غسل کے لیے جا رہے تھے۔ انہوں نے اپنی انگوٹھی آصف کے حوالے کی۔ یہ انگوٹھی بہت مقدس اور سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کی مہر تھی (ایک اور روایت کے مطابق سلیمان علیہ السلام نے یہ انگوٹھی اپنی ایک بیوی کو دی جس سے آصف نے لے لی۔) آصف نے یہ انگوٹھی سمندر میں پھینک دی اور خود سلیمان علیہ السلام کا روپ دھار لیا۔ اپنا چہرہ اور وضع قطع تبدیل کر لی۔ اس طرح آصف نے سلیمان علیہ السلام کی سلطنت اور تخت چھین لیا۔ آصف نے سلیمان علیہ السلام کی ہر چیز پر اختیار حاصل کر لیا سوائے بیویوں کے۔ اب اس نے ایسی بہت سی چیزیں کرنا شروع کر دیں جو اچھی نہیں تھیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک صحابی تھے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ان کو شبہ ہوگیا کہ سلیمان علیہ السلام کے روپ میں آصف ہے۔ چنانچہ انہوں نے آصف کا امتحان لیا۔ ساتھی نے آصف سے ایک سوال پوچھا جس کا جواب اس نے تورات کی تعلیمات کے خلاف دیا۔ اب سب لوگوں کو اندازہ ہوگیا کہ یہ شخص سلیمان علیہ السلام پیغمبر نہیں۔ انجام کار حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت بھی واپس لے لی اور آصف کو گرفتار کرلیا۔'' (تفسیر ابن کثیر۔ج:4،ص:400)

یہودی چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سچے پیروکار اور ماننے والے نہیں تھے انہوں نے اس داستان میں کئی توہین آمیز واقعات شامل کردیے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہلِ کتاب (یہودیوں) کا ایک گروہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اس لیے زیادہ امکان یہی ہے کہ ایسے لوگوں نے یہ داستانیں وضع کرلی ہوں۔''

الغرض حیرم آبیف نامی انسانی جن یا جناتی انسان یہود کی محرف داستانوں کے مطابق'' کائنات کا گرینڈ آرکیٹیکٹ'' تھا۔ اسے مقدس ہیکل کے کلس پر لے جایا گیا۔ اس کی ایک آنکھ خراب تھی۔ اس پر مرتے وقت تشدد کیا گیا جس سے اس کا حلیہ بگڑ گیا۔ یہود کے نزدیک ''G'' کا حرفی اشارہ God کی طرف نہیں، یہ The Grand Architect Of The Univers کا مخفف ہے۔

یہود اس کو اپنا دیوتا اور مسیحا خیال کرتے ہیں اور کلوننگ کے ذریعے اس کو دوبارہ زندہ کرنے کی امید پر سائنسی تجربات کیے جارہے ہیں۔ فری میسن کی تیسری ڈگری کی تقریب (یہ آخری ڈگری ہے جو غیر یہود کو دی جاتی ہے) میں یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ''ما آت.....نیب.....سین...آ،ما،آت،با،آ.....'' یہ قدیم مصری زبان ہے۔ اس کا معنی ہے:

’’عظیم ہے فری میسنری کا مستند ماسٹر، عظیم ہے فری میسنری کا جذبہ۔‘‘ اس میں ’’سینئر ماسٹر‘‘ سے یہی نیم انسان نیم جن قسم کا بدعقیدہ و بدعمل شخص مراد ہے۔ یہودی چونکہ اس مردہ کو زندہ کر کے اُٹھانے کی فکر میں ہیں لہٰذا وہ ماسٹر میسن بنانے کی تقریب کو Raise ’’اٹھانے‘‘ کی تقریب کہتے ہیں، بنانے کی تقریب نہیں کہتے۔ یہود کو اپنے ماسٹر اور کائنات کے گرینڈ آرکیٹیکٹ کی نعش کو جینٹک سائنس میں مہارت کے ذریعے اٹھانے کی امید ہے۔

یہ رائے یہود کی مخصوص مذہبی روایات کے مطابق تو درست ہو سکتی ہے..... مگر فی الحقیقت کسی طرح صحیح نہیں۔ اس لیے کہ حدیث شریف کے مطابق دجال مردہ نہیں، زندہ ہے۔ اس کی نعش کسی سائنسی عمل سے زندہ نہیں ہوگی، البتہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، اس کے جناتی قسم کے زندہ وجود کو دنیا میں فساد پھیلانے کے لیے رہائی مل جائے گی۔ کسی مفسر، محدث، مؤرخ یا محقق نے آج تک یہ بات نہیں کہی کہ دجال ہیکل سلیمانی کے معماروں میں شامل تھا پھر اسے مار دیا گیا اور پھر اسے یہودی زندہ کریں گے۔ جہاں تک بات یہودی مذہبی داستانوں کی ہے تو ان کا کہنا ہی کیا؟ یہود کی بربادی کا سبب یہی گھڑنتو قصے کہانیاں ہی تو ہیں۔

دجال کا شخصی خاکہ

(3) امریکا:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ امریکا دجال ہے۔ کیونکہ دجال کی ایک آنکھ ہوگی اور امریکا کی بھی ایک آنکھ ہے۔ اس کی مادیت کی آنکھ کھلی جبکہ روحانیت کی آنکھ چوپٹ ہے۔ وہ مسلمانوں کو ایک آنکھ سے اور غیر مسلموں کو دوسری سے دیکھتا ہے۔ اس کو اپنے فائدے کی چیز نظر آتی ہے، دوسرے کے نقصان سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اس کی کرنسی پر ایک آنکھ بنی ہوئی ہے...... دجالی آنکھ...... جو شیطانی تکون کے اوپر پراسرار علامات کے بیچ میں ہے۔ اس کی سرزمین پر دجالی تہذیب جنم لے چکی ہے۔ پروان چڑھ رہی ہے اور مادی طاقتوں پر غیر معمولی اقتدار کی بدولت وہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے ذریعے دنیا میں دجالی نظام برپا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ایک صدر (جو جوتا کھا کر رخصت ہوا) کا بیان ریکارڈ پر ہے: ''مجھے خدا کی طرف سے براہِ راست ہدایات ملتی ہیں۔'' یہ تو دعوائے نبوت کے مترادف ہے اور دجال پہلے ایسا ہی دعویٰ کرے گا۔ صدر صاحب موصوف یہ بھی فرما چکے ہیں: ''ہم تمہیں پتھروں کے دور میں بھیج دیں گے۔'' یہ فرعونی لہجہ تو دعوائے خدائی کے ہم معنی ہے اور دجال آخر میں

خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجالیت دراصل جھوٹی خدائی کا دوسرا نام ہے۔..... وغیرہ وغیرہ۔

جو حضرات اس رائے کو اہمیت دیتے ہیں وہ دو طرح کے ہیں: (1) کچھ تو احادیث کا علم نہ ہونے اور غلط فہمی کی بنا پر ایسا سمجھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر کوئی غلط مقصد نہیں۔ یہ لوگ معذور ہیں۔ (2) کچھ جان بوجھ کر کسی خاص مقصد (مثلاً یہودیت کی خدمت اور مسلمانوں کو دجالی فتنے سے بے خبر رکھ کر دجال کی راہ ہموار کرنے) کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ یہ خود دجال ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ الدجال الاکبر سے پہلے تیس چھوٹے دجال نکلیں گے۔ ایک حدیث میں تو ستر سے کچھ اوپر دجالوں کا ذکر ہے۔ دونوں باتیں اور دونوں اعداد اپنی جگہ درست ہیں۔ کچھ دجال بی کیٹگری کے ہوں گے کچھ سی کیٹگری کے۔ پہلے تیس ہوں گے۔ دوسری قسم ستر سے کچھ اوپر ہوگی۔ احادیث کو جس نے سرسری نظر سے بھی دیکھا ہے اسے یقین ہے کہ دجال کوئی ملک نہیں، ایک متعین شخص ہے جس کو انسانوں کی آزمائش کے لیے غیر معمولی صلاحیت اور طاقتیں دی گئی ہیں لیکن وہ ان کو ہمیشہ غلط مقاصد کے لیے استعمال کرے گا۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ دجال اور دجالیت پر اپنی مشہور کتاب ''معرکۂ ایمان و مادیت'' کے صفحہ 135 پر فرماتے ہیں:

''جن احادیث میں دجال کا ذکر آیا ہے اور اس کے اوصاف و علامات بیان کیے گئے ہیں، وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں، ان میں اس بات کی صاف وضاحت ہے کہ وہ ایک معین شخص ہوگا جس کے کچھ معین صفات ہوں گے۔ وہ ایک خاص اور معین زمانہ میں ظاہر ہوگا (جس کی صحیح تاریخ اور وقت سے ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا ہے) نیز ایک معین قوم میں ظاہر ہوگا جو یہود ہیں۔ اس لیے ان تمام وضاحتوں کی موجودگی میں نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔ احادیث میں اس کا بھی تعین کر دیا گیا ہے کہ وہ فلسطین میں ظاہر ہوگا اور وہاں اس کو عروج و غلبہ حاصل ہوگا۔ درحقیقت فلسطین وہ آخری اسٹیج ہے جہاں

ایمان و مادیت اور حق و باطل کی یہ کشمکش جاری ہے اور منظرِ عام پر آنے والی ہے۔ ایک طرف اخلاقی اور قانونی حقوق رکھنے والی قوم ہے جن کا سب سے بڑا ہتھیار اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ دین اور دعوت الی اللہ کے حامل ہیں اور انسانیت کی فلاح اور مساوات کے داعی ہیں۔ دوسری طرف وہ قوم ہے جو ایک خاص نسل اور خون کے تقدس و برتری کی قائل ہے اور پورے عالم اور انسانیت کے سارے وسائل کو اس نسل اور عنصر کے اقتدار و سیادت کے اندر لے آنا چاہتی ہے اور فنی صلاحیتوں اور علوم طبعیہ کے وسائل و ذرائع کا بہت بڑا ذخیرہ اس کو حاصل ہے۔ انسانیت کے اس حقیقی اور فیصلہ کن معرکے کے آثار مشرق عربی اور مشرق اسلامی کے افق پر اب ظاہر ہو چکے ہیں اور حالات و واقعات وہ مناسب فضا اور ماحول تیار کر رہے ہیں جس میں یہ کہانی اپنے سچے کرداروں کے ساتھ دہرائی جائے گی۔''

اس عبارت کو غور سے پڑھا جائے تو مضمون کے شروع میں دیے گئے تینوں سوالات کے جوابات آجاتے ہیں (دجال کون ہے؟ کہاں ہے؟ کب برآمد ہوگا؟) لیکن ہم ان تینوں کی تشریح نہیں کرتے۔ فی الحال ہم پہلے سوال پر چل رہے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگرچہ امریکا کی دجالی خصوصیات میں شک نہیں لیکن وہ دجال نہیں، البتہ امریکا کی تہذیب جو سراسر مادیت پرستی پر قائم ہے، دجالی تہذیب ضرور ہے۔ بلکہ دجال اپنے ظہور کے بعد جو کام دنیا میں کرے گا، امریکی استعمار یہود کے ورغلانے سے (دجال کو سچا نجات دہندہ سمجھ کر) اس کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ دجال کو حقیقی آسمانی خدائی کے مقابلے میں فرضی زمینی خدائی کے لیے جو وسائل درکار ہیں، امریکا بلکہ پورا مغرب انہیں مہیا کرنے کے لیے دن رات سائنسی تحقیقات میں لگا ہوا ہے اور یہودی سائنس دانوں کے ساتھ مل کر نت نئی محیر العقول چیزیں ایجاد کر کے اس کی عالمی حکومت کی بنیادیں مضبوط

کرنے میں اپنا سارا زور صرف کررہا ہے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود امریکا دجال نہیں۔ کیونکہ دجال کسی ملک یا حکومت کا نام نہیں، ایک متعین شخص کا نام ہے۔

آیئے! ذرا ایک نظر ان احادیث پر جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الدجال الاکبر (مسیح کاذب) ایک مخصوص حلیہ رکھنے والا انسان ہوگا:

☆..... ''وہ (الدجال، مسیحِ کاذب) ایک نوجوان مرد ہوگا۔ اس کے بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہوں گے اور وہ ایک آنکھ سے نابینا (کانا) ہوگا۔'' (صحیح مسلم، 7015)

☆..... رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبے کا طواف کررہے ہیں کہ اس دوران انہیں دجال دکھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھاری بھرکم جسم، سرخ رنگت، گھنگھریالے بال اور ایک آنکھ سے نابینا ہے۔ اس کی آنکھ لٹکے ہوئے انگور کے دانے جیسی ہے۔'' (صحیح بخاری 9.242)

☆..... ''اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا ہوگا اور ہر اہلِ ایمان چاہے خواندہ ہوگا یا ناخواندہ وہ اس لفظ کو پڑھ سکے گا۔'' (مسند احمد 3-368\367)

مذکورہ بالا احادیث صراحت کے ساتھ المسیح الدجال کے خدوخال اور شخصیت پیش کرتی ہیں، ان کے مطابق: الدجال ایک نوجوان ہوگا۔ وہ تومند اور بھاری بھرکم ہوگا۔ اس کا رنگ سرخ ہوگا۔ اس کے بال گھنگھریالے اور بہت چھوٹے (کٹے ہوئے) ہوں گے۔ اس کی دونوں آنکھوں میں عیب ہوگا۔ وہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا۔ اس کی دوسری آنکھ اس طرح ہوگی جیسے انگور کا لٹکتا ہوا دانہ۔ اس کی پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا (نیٹو کے جو ٹینک خلیج کی جنگ اور کوسوو کی جنگ میں استعمال ہوئے ان پر لفظ Kofr لکھا ہوا تھا) ہر ایمان والا چاہے پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ..... لیکن وہ ''کافر'' کا لفظ اس کی پیشانی پر لکھا پڑھ لیں گے، جبکہ کافر آکسفورڈ کا گریجویٹ ہو یا ہارورڈ کا ماسٹر، وہ یہ لفظ

نہیں پڑھ سکیں گے۔ اسے ایمان کی برکت اور کفر و نفاق کی نحوست کے علاوہ اور کیا نام دیں؟ جو جتنا زیادہ عصری تعلیم یافتہ ہوگا وہ اتنا ہی اس کے چنگل میں پھنسے گا۔ کیونکہ عصری تعلیم عقلیت پسندی سکھاتی ہے۔ جو جتنا سیدھا سادہ واجبی دینی تعلیم والا مومن ہوگا وہ اس سے اتنا ہی محفوظ رہے گا کیونکہ دینی تعلیم عقلیت کے پار دیکھنے کی صلاحیت پیدا کرتی اور روحانیت سکھاتی ہے۔ اب یہ لفظ تجریدی انداز میں لکھا ہوگا یا قابل ادراک انداز میں؟ اس کو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ہمیں اس تجسس میں پڑنے کے بجائے اس کی فکر کرنی چاہیے کہ ہم اس کے فتنے سے محفوظ رہیں اور وہ ہمارا ایمان گدلا نہ سکے۔ اس کا طریقہ ہمارے سچے خیر خواہ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور اس سلسلے کے آخری مضمون میں اس کی تفصیل آرہی ہے۔

بات دور ہوتی چلی گئی۔ بحث یہ ہو رہی تھی کہ دجال کسی ملک یا تہذیب کا نام نہیں۔ یقینی طور پر ایک انسان کا نام ہے جو کچھ اضافی صلاحیتوں اور حیوانی جبلتوں کا مالک ہے۔ اللہ تعالی نے انسانیت کی آزمائش کے لیے عام انسانوں کی سمجھ میں نہ آنے والی کچھ قوتیں عطا کی ہوں گی جن کی بنا پر وہ اس کے دھوکے میں آجائیں گے۔ ان کو آیات و احادیث کے ذریعے یقین دلایا گیا ہوگا کہ یہ جھوٹا خدا ہے۔ سراپا شر ہے۔ اس کے شعبدے دیکھ کر ایمان خراب نہ کرو لیکن وہ ایمان کی کمزوری، اہل علم سے دوری اور مغرب کی مادہ پرست اور شہوت پرست تہذیب سے متاثر ہونے کی بنا پر اس دھوکا باز کی جھوٹی دلیلوں کے سحر میں آجائیں گے۔

"جب سے اللہ نے ذریت آدم کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین امت (اس لیے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر نکلے گا۔ اگر

وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ ونگہبان ہوگا۔ وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔ میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کیے دیتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں۔ وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، (مگر اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے۔ (1) ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا) حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے (تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (2) دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں، (3) تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جو ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

یہ تو سیدھی سادی بات ہوئی کہ دجال جناتی قوتوں کا حامل ایک نیم انسانی نیم جناتی قسم کی آزمائشی مخلوق ہے۔

''پس مسلمان شام کے ''جبل دخان'' کی طرف بھاگ جائیں گے۔ اور دجال وہاں آکر ان کا محاصرہ کرلے گا۔ یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔ پھر فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ وہ مسلمانوں سے کہیں گے: ''اس خبیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لیے کیا چیز مانع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جن ہے لہٰذا اس کا مقابلہ مشکل ہے۔''

شارحین حدیث کا فرمانا ہے کہ دجال کی شعبدہ بازی اور مسمریزم وغیرہ کو دیکھ کر

شاید بعض مسلمانوں کو اس کے جن ہونے کا گمان ہو یا ممکن ہے مسلمان یہ بات بطور تشبیہ کے کہیں کہ اس کی حرکتیں اور ایذا رسانیاں جنات کی طرح ہیں۔

اگر بالفرض دورِ حاضر میں یہودی سائنس دانوں کی ہوشربا ایجادات اور محیر العقول تجربوں کے تناظر میں دجالی شخصیت کو دیکھنا چاہیں تو دجال کی تصویر کچھ یوں بنتی دکھائی دیتی ہے: ایک ایسا آدمی جو مختلف شعبوں میں محیر العقول مہارت کا حامل ہو۔ جو سپر مین قسم کا آدمی ہے۔ جو بیک وقت انجینئر، ڈاکٹر، سائنس دان، سیاست دان، شاعر، مقرر سب کچھ ہے۔ جس کے لیے ناممکن کوئی چیز نہیں۔ ہر چیز کو وہ اپنی دسترس میں لے سکتا ہے۔ اگر جدیدیت سے متاثر کوئی شخص پوچھے: آخر یہ کیسے ممکن ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل یہ پوری طرح ممکن ہو چکا ہے کہ ایک انسانی دماغ کی پوری میموری، کمپیوٹر میں فیڈ کر دی جائے۔ آکسفورڈ کی پروفیسر گرین فیلڈ نے آج سے دس سال پہلے سائنس دانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: "اب ہم اس قابل ہیں کہ ایک انسان کی پوری یادداشت (میموری) کو کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کر لیں جو تقریباً 100 ٹریلین خلیوں (Cells) پر مشتمل ہوتی ہے اور جن میں 100 بلین خلیے گفتگو کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔" (وی رچرڈ ڈمبلے، لیکچر بی بی سی I، یکم دسمبر 1999ء) ذرا سوچیے! آج دس سال بعد وہ اس منصوبے میں کہاں تک پہنچ گئے ہوں گے؟

ایک طاقت ور ممکنہ حقیقت جس کا انکشاف ڈاکٹر سوسن نے نہیں کیا، یہ ہے کہ عمل معکوس (Reverse Action) زیادہ آسان ہے۔ عمل معکوس یہ ہے کہ میموری کسی کمپیوٹر سے انسانی ذہن کو اپ لوڈ کی جائے۔ اس صلاحیت کے ساتھ کانٹ چھانٹ، حذف کرنے اور مہارتوں کو نمایاں کرنے کی قوت بھی آتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک پی ایچ ڈی انجینئرنگ رکھنے والے آدمی یا کسی ممتاز انجینئر کی یادداشت (میموری) کے ساتھ ایک

بہترین سرجن اور سائنس دان کی یادداشت بھی اپ لوڈ کردی جائے تو ایک سپر مین کی تخلیق کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔ ایک ایسا آدمی جو سب شعبوں میں مہارت رکھتا ہوگا۔ بہترین انجینئر، سائنس دان، سرجن، سیاست دان، عالم، مقرر، شاعر، منصوبہ ساز، مینجمنٹ کا ماہر .....نیو ورلڈ آرڈر کا مثالی آدمی...... نیو ورلڈ کا عالمی بادشاہ، الدجال الاکبر، الملعون الاعظم۔

مغرب کی تجربہ گاہوں میں اس پر دن رات کام جاری ہے۔ آپ ذرا تصور کریں انسان کی شخصیت اس کی یادداشت ہی تو ہوتی ہے۔ اگر یہ یادداشت کسی سے چرالی جائے تو وہ...... وہ نہیں رہے گا جو وہ تھا۔ اسی طرح اگر ایک فرد کی یادداشت دوسرے فرد کو منتقل کردی جائے تو وہ...... وہ شخص بن جائے گا جس کی یادداشت چرالی گئی تھی۔ اس طریقے سے میموری کو زندہ رکھ کر انسان کو جامع مانع اور دائمی بنایا جاسکتا ہے۔ دجال وقتی طور پر غیر فانی لگے گا۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا حقیر، پست اور ذلیل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو اور اس زمانے کے اہلِ ایمان مقربین کو اس کی کچھ پروا نہ ہوگی۔ جیسا کہ یہودی سائنس دانوں کو فرضی سپر مین بنانے کے وسائل مہیا ہونے کی اللہ رب العالمین کو کوئی پروا نہیں۔ سائنس کے میدان میں ان کی ساری ترت پھرت کے باوجود ان پر ذلت وخواری کی مہران کو راستہ نہیں دے رہی ہے۔

تین ضمنی سوالات

دجال کون ہے؟ کے ضمن میں چند ذیلی سوالات جنم لیتے ہیں۔ ان کو حل کیے بغیر دوسرے سوال کی طرف جانا قبل از وقت ہوگا۔ وہ ذیلی سوالات کچھ یوں ہو سکتے ہیں:

(1) دجال کس چیز کی دعوت دے گا یا دوسرے لفظوں میں اس کے فتنے کی نوعیت کیا ہوگی؟

(2) دجال کے پیروکار کون لوگ ہوں گے؟

(3) اس کو کون کون سی غیر معمولی قوتیں حاصل ہوں گی؟ اور کس بل بوتے پر حاصل ہوں گی؟

ذیل میں ہم ان تین عنوانات سے متعلق ماحضر احتیاط کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کریں گے:

(1) دجالی مذہب:

دجال ایک نئے مذہب کی دعوت دے گا۔ ایک ایسے نئے اور جھوٹے مذہب کی جس میں پہلے وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا۔ اس بدبخت کا سب سے بڑا فتنہ یہی

ہوگا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے جتنا کچھ نوازا اس سے خیر کا کام لینے کے بجائے شر کا وہ عظیم طوفان برپا کرے گا کہ حدیث شریف میں آتا ہے: ''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔''

یہ مذہب فری میسنری کا خفیہ مذہب ہوگا۔ یہ ان نظریات پر مشتمل ہوگا جسے دجال کی پیشگی تنظیم فری میسن نے ایجاد کیا اور اسے پھر آہستہ آہستہ دنیا نے قبول کرلیا۔ مثلاً: مغربی جمہوریت جو فری میسنری کے ''برادرز اور ماسٹرز'' کو برسرِ اقتدار لانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جدید نظامِ تعلیم جو انسانیت کی خدمت کے بجائے شکم پرستی اور نفس پروری سکھاتا ہے۔ مغربی نظامِ معیشت جو سود، جوئے، غرر وضرر اور بے حساب منافع خوری پر مشتمل ہے۔ ٹیکس کے نظام کا کلی رواج اور زکوٰۃ وصدقات کے نظام کا انہدام، یعنی وہ نظام جس میں حکومتیں دینے کے بجائے لینے کا مزاج بنالیتی اور اپنے ہی عوام کو لوٹتی کھسوٹتی ہیں۔ مغربی تہذیب جو اباحیت اور عقلیت پرستی پر مشتمل ہے یعنی وحی کی رہنمائی میں جائز وناجائز کی تعیین کے بجائے عقل اور شہوت کی بنیاد پر درست ونادرست کی تعیین...... وغیرہ وغیرہ۔

فری میسنری پر کام کرنے والے تقریباً تمام ہی محققین (بشمول عیسائی ولا مذہب صحافیوں کے) اس بات پر متفق ہیں کہ یہ وہ اکلوتی خفیہ تنظیم ہے جو مذہب کا نام لیے بغیر اپنے نظریات، رسومات اور اصطلاحات میں ایک مکمل مذہب کی شکل رکھتی ہے۔ فری میسنری جس نئے عالمی نظام کی نقیب ہے وہ درحقیقت ایک ''عالمی مذہب'' ہے اور افسوس ہے کہ وہ روحانی نہیں شیطانی مذہب ہے۔ جو تحریف شدہ یہودیت اور نفس وشیطان پرستی کا ملغوبہ ہے۔ ایک نظر ذیل کے اقتباس پر ڈالیے جو فری میسنری کے اصلی ہدف ''عالمی حکومت'' کے قیام کے خاکے سے لیا گیا ہے:

''صرف ایک مذہب کی اجازت دی جائے گی اور وہ ایک عالمی سرکاری کلیسا کی

شکل میں ہوگا جو 1920ء سے وجود میں آچکا ہے۔ شیطنیت، ابلیسیت اور جادوگری کو ایک عالمی حکومت کا نصاب سمجھا جائے گا۔ [بتائیے! یہ کسی آسمانی مذہب کے پیروکاروں کی تعلیمات ہوسکتی ہیں] کوئی نجی یا چرچ اسکول نہیں ہوگا۔ تمام مسیحی گرجے پہلے ہی سے زیر و زبر کیے جاچکے ہیں۔ چنانچہ مسیحیت ایک عالمی حکومت میں قصۂ پارینہ ہوگی۔ ایک ایسی صورتِ حال تشکیل دینے کے لیے جس میں فرد کی آزادی کا کوئی تصور نہ ہو، کسی قسم کی جمہوریت، اقتدارِ اعلیٰ اور انسانی حقوق کی اجازت نہیں ہوگی۔ قومی تفاخر اور نسلی شناخت ختم کردی جائیں گی اور عبوری دور میں ان کا ذکر بھی قابلِ تعزیر ہوگا۔

ہر شخص کے ذہن میں یہ عقیدہ راسخ کردیا جائے گا کہ وہ (مرد یا عورت) ایک عالمی حکومت کی مخلوق ہے اور اس کے اوپر ایک شناختی نمبر لگادیا جائے گا۔ یہ شناختی نمبر برسلز، بلجیم کے نیٹو کمپیوٹر میں محفوظ ہوگا اور عالمی حکومت کی کسی بھی ایجنسی کی فوری دسترس میں ہوگا۔ سی آئی اے، ایف بی آئی، ریاستی اور مقامی پولیس ایجنسیوں، آئی آر ایس، فیما، سوشل سیکورٹی وغیرہ کی ماسٹر فائلیں وسیع کرکے ان میں لوگوں کے کوائف کا اندراج امریکا میں تمام شہریوں کے ذاتی ریکارڈ کے انداز میں کیا جائے گا۔"

فری میسنری اپنی خفیہ تقریبات میں (جن کا کچھ ذکر "عالمی یہودی تنظیمیں" میں آچکا ہے) جو اصطلاحات استعمال کرتی ہے، مثلاً: مقدس دستور (تورات یا تالمود)، مقدس شاہی محراب، مقدس درخت (اکیشیا)، مقدس قربانی، مقدس علم (جیومیٹری)، ہیکل سلیمانی کے نو معمار (ماسٹر میسنز)، ذی وقار معمارِ اعلیٰ (گرینڈ ماسٹر) بارہ سردار، ستر دانا بزرگ، داؤد کی نسل سے عنقریب آنے والا عالمی بادشاہ (دجالِ اکبر) وغیرہ...... یہ سب اصطلاحات اور ان کے علاوہ نامانوس الفاظ مثلاً میکینی، جاہ بل آن، جبلون وغیرہ یہ سب اس امر کی واضح علامت ہیں کہ جو تنظیم یہ تقریبات منعقد کرتے وقت جس چیز کو خفیہ رکھنا چاہتی ہے وہ شیطانی مذہب کی

علمبردار ہے۔ وہ اپنے آپ کو ظاہر تو فلاحی وسماجی تنظیم کی حیثیت سے کرتی ہے لیکن در حقیقت وہ ایک مستقل خفیہ مذہب رکھتی ہے اور یہ تو ہر ایک سمجھتا ہے کہ رحمانی چیزیں خفیہ رکھنے کے لیے نہیں ہوتیں، چھپا چھپا کر تو شیطانی کام کیے جاتے ہیں۔

درج ذیل سطور میں کچھ سوالات ہیں جو فری میسن کا رکن بننے والے ایک امیدوار سے کیے گئے اور ساتھ ہی اس کے جوابات ہیں۔ یہ مکالمہ فری میسن کی ابتدا میں 1730ء میں منعقد ہونے والی ماسٹر میسن کی حلف برداری کی ایک تقریب سے تعلق رکھتا ہے:

سوال: جب تم عمارت کے وسط میں پہنچے تو تم نے کیا دیکھا؟

جواب: حرف G کی مشابہت۔

سوال: G کا حرف کس بات کی نشاندہی کرتا ہے؟

جواب: اس ہستی کا جو تم سے بڑی ہے۔

سوال: مجھ سے بڑا کون ہے؟ میں ایک آزاد اور مستند میسن ہوں۔ ماسٹر آف لاج ہوں۔

جواب: کائنات کا موجد اور سب سے بڑا معمار یا ''وہ'' جو مقدس معبد [ہیکل سلیمانی] کے کلس کی چوٹی پر لے جایا گیا۔

یہاں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فری میسن کی اصطلاح میں حرف G محض خدا کے لیے نہیں بلکہ ''اس'' کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے جو مقدس معبد یا ہیکل کے کلس کی چوٹی پر پہنچایا گیا۔ اور یہی وہ نام نہاد دیوتا اور الوہی شخصیت ہے جس کی بدنصیب یہود عبادت کرتے ہیں۔ فری میسنری برادری کے ریکارڈ پر نظر ڈالی جائے تو یہ شخص یا جن ''حیرم آبیف'' ہے جو ہیکل سلیمانی کے نو بڑے معماروں (ماسٹر میسنز) کا سربراہ (گرینڈ ماسٹر) تھا۔ ''عالمی یہودی تنظیمیں'' میں اس کا تفصیلی تذکرہ آچکا ہے۔

دجال ظاہر ہوگا تب بھی اس کو عام لوگ نہیں پہچان پائیں گے جس طرح کے یہودیوں کے فریب کا شکار لوگ ان کے ایجنٹ بن کر بھی ان کے شیطانی مذہب کو سمجھ نہیں پاتے۔ دجال جب ظاہر ہوگا تو وہ دجال ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا اور نہ ہی نئے مذہب کا داعی ہوگا۔ وہ جدیدیت کا علمبردار اور انسانیت کا دعویدار بن کر نمودار ہوگا اور یہود اپنے اس جھوٹے مسیحا کو بہت بڑا دردمند اور انسانیت کے خیر خواہ کے روپ میں پیش کریں گے۔ تبھی تو لوگ اس پر اعتماد کریں گے کیونکہ ان کو دجالی مذہب کی اصطلاحات پر اعتماد کرنا سکھا دیا گیا ہوگا۔ لوگ مجبور ہو کر نہیں، متاثر ہو کر اس کی طرف بڑھیں گے۔ فری میسنری کے پلیٹ فارم سے ٹھیک یہی کچھ ہو رہا ہے۔ لوگ اس تنظیم کو اور اس کے ذیلی اداروں (روٹری کلب، لائنز کلب، ٹرائنز، مغربی این جی اوز) میں ''مذہب سے بالاتر ہو کر'' انسانیت کی خدمت کے لیے شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر انہیں وہ ''روحانی اطمینان'' ملے یا نہ ملے جس کا انہیں جھانسا دیا گیا تھا، ایک نئے شیطانی مذہب کی آغوش ضرور مل جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو دجال کی خبر سن لے وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی اپنے آپ کو مؤمن سمجھ کر [یہ لفظ انتہائی قابل غور ہے: راقم] اس کے پاس آئے گا اور پھر اس کے پیدا کردہ شبہات میں اس کی پیروی کرے گا۔'' (سنن ابی داؤد، روایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

(2) دجال کے ساتھی:

''دجال کے پیروکاروں کی اکثریت یہودی اور عورتیں ہوں گی۔'' (مسند احمد)

اب یہاں اشکال ہو سکتا ہے کہ یہودیوں کی تعداد تو بہت کم ہے۔ ان کے بل بوتے پر وہ عالمی نظام، عالمی حکومت اور عالمی مذہب کے قیام کی کوشش کیسے کرے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہودی دھوکا دے کر اپنے ساتھ صیہونیوں کو ملا لیں گے۔ صیہونی ہر اس شخص کو کہتے

ہیں جو یہودی ہو یا نہ، لیکن یہودی مقاصد (مثلاً عالمی دجالی ریاست کے قیام) کی تکمیل میں یہود کا آلۂ کار بن جائے۔ یہودیوں کے فریب کا شکار وہ عیسائی، ہندو اور مسلمان ہوں گے جو دجال کے فتنے سے خود کو محفوظ نہیں رکھ سکیں گے اور اس کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔ امریکا اور یورپی ممالک یہود کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں۔ وہ یہودیوں سے زیادہ اسرائیل کے حامی ہیں اور اس کی حمایت کو اپنے لیے باعث برکت سمجھتے ہیں۔ یہود کے دھوکہ وفریب اور مکر ودجل کا کمال دیکھیے کہ عیسائی مذہب میں جو پیش گوئیاں جناب مسیح صادق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں، یہودی ان کو دجال پر منطبق کرتے ہیں اور پھر عیسائیوں کو دھوکا یہ دیتے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان مسیح مخالف (Anti christ) ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اور عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کا اور یہود دجال اکبر کے منتظر ہیں جس کو حضرت مسیح علیہ السلام مسلمان مجاہدین اور خوش نصیب نومسلم عیسائیوں کی مدد سے قتل کریں گے۔ یہود تو عیسائیوں کے اور ان کے مقدس پیغمبر کے دشمن ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ستایا، تنگ کیا اور بالآخران کے قتل کا منصوبہ بنایا جبکہ مسلمان آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتہائی احترام کرتے ہیں اور اس سے پہلے بھی کرتے تھے اور آیندہ بھی ان کے ساتھ مل کر ان کے دشمنوں سے جہادِ عظیم کریں گے۔ کیا دنیا میں عیسائیوں جیسی سادہ قوم بھی ہوگی جو اپنے پیغمبر کے قاتلوں سے تو دوستی اور تعلق رکھے اور جو ان کے (اور اپنے، مشترکہ) پیغمبر سے بے پایاں محبت رکھتی ہوگی، اس سے نفرت اور دشمنی رکھے؟

بھارت کی اسرائیل سے دوستی کسی سے مخفی نہیں۔ کچھ عرصہ قبل جب امریکی خلائی شٹل ''کولمبیا'' زمین کے مدار میں داخل ہوتے ہی برباد ہوگئی تو راز کھلا کہ اس میں چار امریکی، تین اسرائیلی جبکہ ایک بھارتی خاتون خلاباز سوار تھے۔ ابلیسی مشن پر گئی یہ ''مثلث''

فضا کی تسخیر کے بعد خلائی تسخیر کا ارادہ رکھتی تھی۔ پاکستان کے ایٹمی بم ایجاد کر لینے کے بعد اسے زیر دست لانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اب خلائی جنگ میں بھارت کو اتنی برتری دلائی جائے کہ پاکستان خدانخواستہ اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دے۔ وہ تو خدا کا کرنا کہ بھارت کی مکھی یہود کے گندگی کے ڈھیر پر نہ بیٹھ سکی۔ ڈھیر ہی دھک سے اڑ گیا۔

رہ گئے دجالی مسلمان، تو یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو ''فکری ارتداد'' کا شکار ہوں گے۔ (اس گروہ کے سرخیل وہ تمام اسکالرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور نام نہاد دانش ور ہوں گے جو دین کا حلیہ بگاڑنے میں پیش پیش رہے۔) جو مال و اولاد کے فتنے میں پھنس چکے ہوں گے۔ جو حرام خوری و حرام کاری سے توبہ نہیں کریں گے۔ جنہیں عیش پرستی اور لذت کوشی راہ خدا میں اُٹھنے سے روک لے گی اور جو دجال کی شعبدہ بازیوں سے بچانے والے اہل حق کی پکار کو ''پسماندہ ملائیت'' کہہ کر ٹھکرا دیں گے اور پھر دجال کے ساتھ دنیا و آخرت کی رسوائی سمیٹیں گے۔

دجال اکبر کے ظہور سے قبل فریب کی دو ممکنہ صورتیں

اگر یہ سوال کیا جائے کہ یہ لوگ عقل و فہم اور دین و ایمان رکھتے ہوئے کیونکر دجال کی پیروکاری پر راضی ہو جائیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لوگ دنیا کو اس نظر سے دیکھ رہے ہوں گے جس نظر سے مغربی میڈیا ان کو دکھاتا ہے۔ مغربی میڈیا دجال کو ان کا سب سے بڑا خیر خواہ ثابت کرے گا۔ بداعمالیوں کی نحوست کے باعث مسلمانوں کی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی۔ یہ عصر حاضر کو ان احادیث کی روشنی میں نہیں جانچ پا رہے ہوں گے جن میں دجال، دجالیت اور فتنۂ دجال (مال و دولت، حسن، طاقت، ٹیکنالوجی) کی حقیقت سے مسلمانوں کو وضاحت کے ساتھ، تاکید کے ساتھ اور اہمیت کے ساتھ آگاہ کیا گیا ہے۔ پھر حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض لوگ کہیں گے ہم جانتے ہیں یہ دجال ہی

ہے مگر ہم اس کے پاس موجود سہولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ہم اس کے مذہب پر نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ان کا حشر بھی دجالیوں کے ساتھ ہوگا۔ فتنہ دجال اکبر اور ظہور دجال اکبر روئے ارض پر برپا ہونے والے اس سب سے بڑے معرکے کے نام ہیں جہاں فریب ہی فریب اور دھوکا ہی دھوکا ہے۔ فتنہ دجال اکبر در حقیقت فریب کا فتنہ ہوگا۔ یہ فریب دراصل فریب نظر ہوگا۔ مثلاً مستقبل میں گلوبل ولیج کا پریذیڈنٹ دجال اکبر سراپا فتنہ ہوگا لیکن عام لوگوں کو نجات دہندہ نظر آئے گا۔ یہ بات درست نہیں کہ جب دجال اکبر ظاہر ہوگا تو مسلمان اسے دیکھتے ہی پہچان لیں گے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو یہود و نصاریٰ اور کفار کی اربوں کی تعداد اس کی گرویدہ ہو کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے اور اس کی ایک آواز پر جان دینے کو تیار ہو جائے گی۔ ان حالات میں مسلمانوں کی بھی کثیر آبادی جو برائے نام مسلمان ہوگی اور دراصل وہ ان لوگوں پر مشتمل ہوگی جو اس کے ظہور سے قبل ہی ''فسطاط نفاق'' (نفاق کے خیمے) میں داخل ہو چکی ہوگی، اس کے پیچھے لبیک کہہ کر چل پڑے گی بلکہ اس کے جھنڈے تلے لڑنے اور جان دینے کو آمادہ ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں جو اس کی اس ظاہری خوش نما صورت وسیرت کے باوجود یہ جان لیں گے کہ اس متاثر کن صورت وسیرت کے پیچھے چھپا شخص عیسیٰ ابن مریم نہیں بلکہ ''دجال اکبر'' ہے، وہی اصلاً اہل ایمان ہوں گے۔ ڈاکٹر اسرار عالم کہتے ہیں کہ عین ممکن ہے کہ ابلیس دجال اکبر کے ظہور کے لیے ایک عظیم مکر کا بھی سہارا لے۔ اس مکر و فریب کی دو ممکنہ صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت:

روئے ارض پر ''دجال اکبر'' کو ظاہر کرنے سے قبل کسی اچھے شخص کو جو روئے ارض پر مظلوموں کی دادرسی کے لیے اٹھا ہو، پروپیگنڈے کے ذریعے دجال اکبر قرار دیا جائے اور اسے روئے ارض پر خوب بدنام (Demonise) کرنے کے بعد اس کے قلع قمع کے لیے

اصلی دجال اکبر کو "عیسیٰ ابن مریم المسیح" بنا کر ظاہر کیا جائے جو روئے ارض پر متاثر کن صورت وسیرت لے کر آئے اور خود کو "مسیح" کی طرح پیش کرے۔

دوسری صورت:

اس کی دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کسی شخص کو بے انتہا ظلم کرنے پر اُبھارا جائے اور اس سے روئے ارض پر واقعی ظالم کی طرح برتاؤ کرایا جائے اور نوبت ایسی آجائے کہ لوگ اس کے ظلم سے پناہ کے طلب گار ہوں اور انہیں کہیں پناہ نہ ملے اور ٹھیک اس وقت وہ اصلی "دجال اکبر" کو اس ظلم کے خاتمے کے لیے "مسیح" بنا کر ظاہر کیا جائے اور لوگ اسے سچا "مسیح" اور نجات دہندہ سمجھنے لگیں۔

فتنۂ دجال سے بچنے کے دو ذرائع:

"فتنۂ دجال اکبر" کوئی معمولی فتنہ نہیں۔ نہ ہی ظہور دجال کوئی معمولی ظہور ہے۔ یہ ایک ایسی آزمائش ہوگی جس کی روئے ارض پر کوئی نظیر نہیں۔ اس کے فتنے ایسے ہمہ گیر اور ہیبت ناک ہوں گے اور پوری انسانیت اس طرح پے در پے ذہنی، فکری، سیاسی، معاشی اور عسکری حملوں سے بے دم بنادی جائے گی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ یہ ایک ایسی گھڑی ہوگی جب دوسروں کی تو بات ہی جدا ہے خود انسان اپنے آپ پر اعتماد کرنا چھوڑ دے گا۔ معرکۂ دجال اکبر دراصل معرکۂ قتل عظیم (War of Megadeath) ہے۔ اس تناظر میں "دجال اکبر" کے اس شدید فتنے سے بچنے اور اسے ناکام بنانے کے دو ہی راستے باقی رہتے ہیں:

(1) ایسے مقامات اور مواقع سے بچنا جہاں ہلاکت "قتل عظیم" کی شکل لے سکتی ہے۔ مثلاً: رہائش کے اعتبار سے از حد مرتکز رہائشی علاقوں (High Concentration Residences) سے دور رہنا۔ ان دنوں میں اہل ایمان کو بڑے شہروں سے اجتناب کرنا اور دیہاتوں پہاڑوں کی طرف نکلنا مفید ہوگا۔ شہروں میں ویسے بھی فتنے کے زیادہ اور نیکیوں کا

ماحول کم ہی ہوتا ہے۔اور دجالیت نیکیوں سے دور گناہوں کی دلدل میں جنم لیتی ہے۔

(2) جہاد کے لیے دل سے تیار ہو جانا اور یہ طے کرلینا کہ قبل اس کے کہ کوئی ہماری جان لے ہم اپنی جان فدا کر کے ابدی حیات پالیں۔دوسرے لفظوں میں ناگزیر قتلِ عظیم کو بے بسی کی موت کے بجائے ''پسندیدہ شہادت'' کی صورت میں تبدیل کردینا۔یہ ایمان والوں کی فتح عظیم اور دجال وابلیسی قوتوں کی واضح ناکامی ہوگی۔

بیداری کا وقت

(3) دجال کی طاقت:

دجال کی معاون قوتوں اور اس کے پاس موجود شیطانی طاقتوں سے آگاہی ہمیں درج ذیل احادیث سے ملتی ہے:

حدیث شریف میں آتا ہے:

☆...... "دجال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے جو ایرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔" (صحیح المسلم :7034، روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

☆...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق کہا: "اس کے پاس آگ اور پانی ہوں گے۔ (جو) آگ (نظر آئے گی وہ) ٹھنڈا پانی ہوگا اور (جو) پانی (نظر آئے گا وہ) آگ (ہوگی)۔" (صحیح البخاری: روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ)۔"

☆...... "اس (دجال) کے پاس روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا (مطلب یہ کہ اس کے پاس پانی اور غذا وافر مقدار میں ہوں گے)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان باتوں کے لیے وہ نہایت حقیر ہے لیکن اللہ اسے اس کی اجازت دے گا (تاکہ لوگوں کو آزمایا

جا سکے کہ وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں یا دجال پر)۔" (صحیح البخاری: جلد 9، صفحہ 244، روایت المغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ)

☆......"اور پھر دجال اپنے ساتھ ایک دریا اور آگ لے کر آئے گا۔ جو اس کی آگ میں پڑے گا اس کو یقیناً اس کا صلہ ملے گا اور اس کا بوجھ کم کر دیا جائے گا۔ لیکن جو اس کے دریا میں اترے گا اس کا بوجھ برقرار رہے گا اور اس کا صلہ اس سے چھین لیا جائے گا۔"

(سنن ابوداؤد: 4232)

☆......ہم نے پوچھا: "اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! وہ اس زمین پر کتنی تیزی سے چلے گا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس طرح ہوا بادلوں کو اُڑا لے جاتی ہے۔" (صحیح المسلم: 7015، روایت نواس ابنِ سمعان رضی اللہ عنہ)

☆......"وہ (دجال) ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ اس (گدھے) کے کانوں کے درمیان چالیس ہاتھوں کا فاصلہ ہوگا۔" (مسند احمد: جلد 3، صفحہ 367-368)

☆......"اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین کو بھیجے گا جو لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے۔" (مسند احمد: جلد 3، 367-368، اقتباس: 20-51)

☆......"وہ ایک بدو سے کہے گا۔ اگر میں تمہارے باپ اور ماں کو تمہارے لیے دوبارہ زندہ کروں تو تم کیا کہو گے؟ کیا تم شہادت دو گے کہ میں تمہارا خدا ہوں۔ بدو کہے گا: ہاں! چنانچہ دو شیاطین اس بدو کے ماں اور باپ کے روپ میں اس کے سامنے آ جائیں گے اور کہیں گے: ہمارے بیٹے اس کا حکم مانو، یہ تمہارا خدا ہے۔" (ابنِ ماجہ: کتاب الفتن 4077، اقتباس: 20-58)

"الدجال آئے گا لیکن اس کے لیے مدینہ میں داخل ہونا ممنوع ہوگا۔ وہ مدینہ کے مضافات میں کسی بنجر (شورزدہ) علاقے میں خیمہ زن ہوگا۔ اس دن بہترین آدمی یا بہترین

لوگوں میں سے ایک اس کے پاس آئے گا اور کہے گا: میں تصدیق کرتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کا حلیہ ہمیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ الدجال لوگوں سے کہے گا: اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں میرے دعویٰ میں کوئی شبہ رہے گا۔ وہ کہیں گے: نہیں! پھر الدجال اسے قتل کر دے گا اور پھر اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا: اب میں تمہاری حقیقت کو پہلے سے زیادہ بہتر جان گیا ہوں۔ الدجال کہے گا: میں اسے قتل کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔" (صحیح البخاری 3.106-، روایت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ)

ان احادیث کی روشنی میں دجال کی قوتوں کو ایک ایک کر کے دیکھتے ہیں:

(1)...... اس کا قبضہ تمام زندگی بخش وسائل مثلاً پانی، آگ اور غذا پر ہوگا۔

(2)...... اس کے پاس بے تحاشا دولت اور زمین کے خزانے ہوں گے۔

(3)...... اس کی دسترس تمام قدرتی وسائل پر ہوگی۔ مثلاً بارش، فصلیں، قحط اور خشک سالی وغیرہ۔

(4)...... وہ زمین پر اس طرح چلے گا جیسے ہوا بادلوں کو اُڑا لے جاتی ہے۔ اس کے گدھے (سواری) کے کانوں کے درمیان 40 ہاتھوں کا فاصلہ ہوگا۔

(5)...... وہ ایک نقلی جنت اور دوزخ اپنے ساتھ لائے گا۔

(6)...... اس کی اعانت و مدد شیاطین کریں گے۔ وہ مردہ لوگوں کی شکل میں بھی ظاہر ہوں گے اور لوگوں سے گفتگو کریں گے۔

(7)...... وہ زندگی اور موت پہ (ظاہری طور پر) قدرت رکھے گا۔

(8)...... زندگی اور موت پر اس کا اختیار محدود ہوگا کیونکہ وہ اس مومن کو دوبارہ نہیں مار سکے گا۔

اب آیئے! اس موضوع کی سب سے اہم بحث شروع کرتے ہیں یعنی حدیث شریف میں بیان کردہ دجال کی قوتوں کو عصر حاضر کے تناظر میں تطبیق کی اپنی سی کوشش۔ آج سے پہلے حدیث شریف میں بیان کردہ اکثر حقائق پر ایمان بالغیب کے علاوہ چارہ نہ تھا۔ مگر جوں جوں ہم دجال کے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں یہ حقائق عالم غیب سے اُتر کر عالم شہود کا حصہ بنتی جارہی ہیں۔ دجال مادی قوتوں پر دسترس رکھتا ہوگا اور سائنس مادہ میں پوشیدہ قوتوں کو جاننے اور کام میں لانے کا دوسرا نام ہے لہٰذا یہودی سرمایہ داروں کے پیسے اور یہودی سائنس دانوں کی محنت سے سائنسی ایجادات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہیں، دجال کی قوتوں کو سمجھنا آسان ہوتا جارہا ہے۔ آیئے! دجال کی قوتوں کو ایک ایک کر کے عصر حاضر کے تناظر میں دیکھتے ہیں:

دولت اور خزانے:

یہ تو بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ دنیا کی معیشت کو دو ادارے ''ورلڈ بینک'' اور ''آئی ایم ایف'' (انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ) چلارہے ہیں۔ یہ بھی لوگوں کو معلوم ہے کہ ان کو عالمی معیشت کی نبض کہا جاتا ہے اور دنیا کی معیشت کا انحصار ان دونوں اداروں پر مانا جاتا ہے۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ یہ ادارے کس طرح مقروض ملکوں پر دباؤ ڈال کر وسائل پر تصرف اور مقاصد پر اپنی اجارہ داری قائم کرتے ہیں...... لیکن یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ دنیا کے چلانے والے ان اداروں کو کون چلاتا ہے؟ ان کو ''انٹرنیشنل بینکرز'' کا گروپ چلاتا ہے اور اس گروپ کو فری میسنری کے ''بگ برادرز'' چلاتے ہیں جو دجال کے عالمی اقتدار کی راہ ہموار کرنے کے لیے دنیا کی معیشت کو قابو میں رکھنے کے لیے سرگرم ہیں۔ کچھ عرصے پہلے ایک کتاب چھپی تھی: ''کارپوریشنز کی حکومت'' یہ ایک امریکی جوڑے نے لکھی ہے جو بیرون امریکا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی انسانیت سوز کارروائیوں کو قریب سے دیکھتے رہے اور

آخر کار اس بات پر مجبور ہوئے کہ نوکری چھوڑ چھاڑ کر امریکا واپس جائیں اور اپنے ہم وطنوں کو "نادیدہ قوتوں" کی کارستانیوں سے آگاہ کریں۔ انہوں نے کرنسی نوٹ کے متعلق لکھا کہ آہستہ آہستہ یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کی جگہ کریڈٹ کارڈ نے لے لی ہے۔ پھر کریڈٹ کارڈ بھی ختم ہو جائے گا لوگ کمپیوٹر کے ذریعے اعداد و شمار برابر سرابر کریں گے اور بس! ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہوگا۔ بندہ ایک عرصے تک اس جادوئی طلسم کے بارے میں سوچتا رہا کہ اگر نمبروں کا کھیل ہی اشیاء و خدمات کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا تو پھر یہ دنیا آسان ہوگی یا مشکل؟ نیز اس سے یہود کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں جو کرنسی کے پیچھے سونے کے خاتمے سے لے کر اسٹاک ایکسچینج میں سود اور جوئے کی ترویج تک ہر چیز میں ملوث ہیں۔ تفکر اور مطالعہ جاری تھا کہ "ماسٹرز" کا بنایا ہوا یہ منصوبہ ہاتھ لگا۔ آپ بھی سوچیے اور غور کیجیے کہ علمائے کرام جب غیر شرعی معاملات کے خطرناک نتائج یا مسلم دشمن طاقتوں کی پالیسی سے آگاہ کریں اور اس کو نہ مانا جائے تو آنے والی دنیا کا منظر نامہ کیا ہوگا:

"سینٹرل بینک، بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ اور ورلڈ بینک" کام کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ پرائیویٹ بینک غیر قانونی ہوں گے۔ بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ (BIS) منظر میں غالب ہیں۔ پرائیویٹ بینک، "بڑے دس بینکوں" کی تیاری میں تحلیل ہو رہے ہیں۔ یہ بڑے بینک دنیا بھر میں بینکاری پر BIS اور آئی ایم ایف کی رہنمائی میں کنٹرول کریں گے۔ اجرتوں کے تنازعات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نہ ہی انحراف کی اجازت دی جائے گی۔ جو بھی قانون توڑے گا اسے سزائے موت دے دی جائے گی۔

طبقہ اشرافیہ کے علاوہ کسی کے ہاتھوں میں نقدی یا سکے نہیں دیے جائیں گے۔ تمام لین دین صرف اور صرف کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ہوگا (اور آخر کار اسے مائیکرو چپ پلانٹیشن کے ذریعے کیا جائے گا)" قانون توڑنے والوں" کے کریڈٹ کارڈ معطل کر دیے

جائیں گے۔ جب ایسے لوگ خریداری کے لیے جائیں گے تو انہیں پتا چلے گا کہ ان کا کارڈ بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ خریداری یا خدمات حاصل نہیں کر سکیں گے۔ پرانے سکوں سے تجارت کو غیر معمولی جرم قرار دیا جائے گا اور اس کی سزا موت ہو گی۔ ایسے قانون شکن عناصر جو خود کو مخصوص مدت کے دوران پولیس کے حوالے کرنے میں ناکام رہیں ان کی جگہ سزائے قید بھگتنے کے لیے ان کے کسی گھر والے کو پکڑ لیا جائے گا۔"

ان دونوں پیرگرافوں کے آخر میں "قتل کی سزا" کا تذکرہ پوری تاکید اور اہتمام سے ہے۔ تو میرے بھائیو! جب یہود کے چنگل میں پھنس کر بھی آخر کار قتل ہونا یا غلام بن کر رہنا ہے تو مرنے سے پہلے مرنے کا اختیار خود کیوں نہ استعمال کر لیں؟؟؟ اس اختیار کے استعمال کی ایک ہی صورت ہے یعنی پورے عزم اور حوصلہ کے ساتھ شریعت پر استقامت، غیر شرعی اور حرام چیزوں سے "کلی اجتناب" اور زبان و قلم، جان و مال کا انفاق فی سبیل اللہ۔

پانی اور غذا:

آپ آج کل دیکھ رہے ہوں گے کہ قسما قسم مصنوعی غذائیں قدرتی غذاؤں کی جگہ لے رہی ہیں بسکٹ چاکلیٹ، آئس کریم، مکھن، اچار چٹنی اور جام و مربّہ کی خیر تھی، کولڈ ڈرنک اور مصنوعی مشروبات نے تو ایسا میدان مارا ہے کہ گاؤں دیہاتوں میں لوگ دودھ، لسی، سکنجبین، ٹھنڈائی اور تخم ملنگا تک بھول گئے ہیں۔ قدرتی دودھ دیہات میں بھی کسی قسمت والے کو ملتا ہے۔ البتہ مصنوعی دودھ بیسیوں اقسام اور ذائقے کا ہر وقت ہر جگہ دستیاب ہے۔ اب تو شہد اور دودھ کے بعد ہر قسم کے کھانے بھی ٹن پیک میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔ دبئی جیسے شہروں میں تو قدرتی ذبیحہ پر ایک طرح کی پابندی لگ گئی ہے۔ تمام تر غذائیں مصنوعی اور کیمیاوی مادوں سے لبریز ہیں۔ ذرا تصور کیجیے! ایسے شہر کے سہولت پسند باشندوں کا کیا بنے گا جو ایک آدمی کی غذا کا بندوبست نہیں رکھتے اور تمام تر انحصار یہودی ملٹی

نیشنل کمپنیوں پر کر رہے ہیں۔ جانور مصنوعی نسل کشی کے ذریعے پیدا کیے جا رہے ہیں۔ فصلیں مصنوعی بیجوں اور کھادوں سے اُگائی جا رہی ہیں۔ جہاں امریکی بیج لگ جائے وہاں کوئی دوسرا بیج چل ہی نہیں سکتا۔ آپ کو ہر مرتبہ کمپنی سے بیج خریدنا پڑے گا ورنہ آپ کی زمین میں دھول اُڑے گی۔ پانی کا تو کہنا ہی کیا، دریاؤں اور چشموں کا معدنیات اور جڑی بوٹیوں کی تاثیر والا صاف قدرتی پانی تو پیتا ہی وہ ہے جس کے پاس منرل واٹر خریدنے کی سکت نہیں۔ شہروں میں تو فیشن ہوگیا ہے کہ لوگ کہیں ملنے بھی جائیں تو منرل واٹر کی بوتل ہاتھ میں اُٹھاتے پھرتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ "اسٹیٹس" کی علامت ہے جبکہ یہ دجالی قوتوں کی سیاست اور طاقت کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔ اس کا اندازہ دنیا کو اس وقت ہوگا جب انسان کے گلے سے پیٹ میں اُترنے والی ہر چیز مصنوعی ہو جائے گی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاتھ میں ہوگی جو بھاری رشوت، دباؤ اور شیطانی ہتھکنڈوں کے ذریعے مقامی صنعتوں کو تباہ کرنے کے لیے قدرتی دیسی خوراک کی فروخت پر پابندی لگوا دیں گی اور پھر دجال اس کو پانی کا ایک قطرہ یا پکی پکائی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دے گا جو اس کے شیطانی مطالبات نہیں مانے گا۔ پانی اور غذا کو مصنوعی بنانے کی دجالی مہم اس لیے جاری ہے کہ مصنوعی چیز صانع کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جس کو چاہے بیچے نہ بیچے، دے نہ دے، جبکہ قدرتی چیز قدرت کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو کہ پھول اور کانٹوں کا یکساں خیال رکھتی ہے۔ شہر تو شہر ہیں اب تو دیہاتوں میں بھی یہ حال ہے کہ واٹر سپلائی کی اسکیمیں اور ٹینک، پائپ، پن چکیاں وغیرہ این جی اوز لگا کر دے رہی ہیں جو آگے چل کر اس پر اجارہ داری قائم کریں گی۔ اور اس طرح شہروں میں تو پانی اور خوراک کے ذخیرے تو ہوں گے ہی "عالمی انتظامیہ" کے ہاتھ میں، دیہات میں بھی قدرتی پانی کسی عام آدمی کے بس میں نہ ہوگا۔ مستقبل میں پانی کے مسئلہ پر دنیا بھر میں ہونے والی جنگوں کے متعلق تو آپ پڑھتے اور

سنتے ہی رہتے ہیں، یہ دراصل آگے چل کر دجالی قوتوں کی طرف سے پیدا کیے جانے والے مصنوعی بحران کی مشق ہے۔

مزے کی بات یہ کہ قدرتی پانی کو مضر صحت جبکہ منرل واٹر کو صحت کے لیے مفید بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ منرل واٹر کے ذریعے اربوں ڈالر کمانے کے ساتھ ساتھ ہماری نسل کو ''زنخا'' بنایا جارہا ہے۔ [اس لفظ کا مطلب کسی پنجابی بھائی سے پوچھ لیں] ہمارے ایک محترم دوست نے جب دیکھا کہ لوگ غیر معیاری پانی بیچ رہے ہیں تو انہوں نے منرل واٹر بنانے کی کمپنی قائم کی۔ ان کا ارادہ تھا معیاری کام کریں گے، چاہے کم نفع ملے۔ جب وہ پلانٹ لگا چکے اور تمام تجربات مکمل کرنے کے بعد حکومتی نمایندہ اس کی منظوری دینے آیا تو ان کے کام اور لگن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا لیکن...... اس کا سوال تھا کہ آپ اس میں ''وہ'' قطرے ملاتے ہیں یا نہیں؟ ان کو تعجب ہوا کہ کون سے قطرے پانی میں ملائے جاسکتے ہیں؟ کہانی کچھ یوں سامنے آئی کہ انسان کے تولیدی مادے میں دو طرح کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایک کو ''ایکس کروموسومز'' اور دوسرے کو ''وائی کروموسومز'' کا نام دیا گیا ہے۔ پہلا زیادہ ہو تو اللہ کے حکم سے مذکر اور دوسرا زیادہ ہو تو مولود مؤنث پیدا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے قطرے ملائے بغیر پانی کی فروخت کا لائسنس نہیں دیا جاتا۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے ڈاکٹرز اور ماہرین اس بات کی تصدیق کریں گے یا ناواقفیت اور دباؤ ان کے آڑے آئے گا لیکن بندہ اس کا کیا کرے کہ میں نے ان دوست کا پلانٹ خود دیکھا اور ان کی بے بسی کی داستان ان کے دفتر میں بیٹھ کر خود سنی۔ اس کو کیسے جھٹلا دوں؟ کیا محض مجھے یہ کہانی سنانے کے لیے انہوں نے اپنا لگا لگایا پلانٹ ٹھپ کر دیا ہوگا؟

اس طرح کی کہانیاں دنیا کے کئی حصوں میں جنم لے رہی ہیں۔ دنیا بھر کے انسان پینے کے پانی کے بحران کے ناخوشگوار پہلوؤں سے سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ ورلڈ بینک کی پشت

پناہی میں بین الاقوامی سطح پر غذا اور پانی فراہم کرنے والی مٹھی بھر کمپنیوں نے انسانی ہمدردی کے نام پر پانی کو اشیائے صرف میں شامل کر کے منافع خوری شروع کر دی ہے۔ یہ کمپنیاں کھلے عام ورلڈ بینک اور اقوام متحدہ میں اپنا غلبہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال مارچ 2005ء میں ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں منعقدہ ورلڈ واٹر فورم کو اسپانسر کیا تھا۔ جس میں قدرتی پانی کے بارے میں مختلف بیماریاں پھیلنے کا منفی پروپیگنڈا اور مصنوعی پانی کو خریدنے کی اہمیت پیدا کرنے کے لیے نت نئے طریقے سوچے گئے اور اربوں ڈالر کی مالیت پر مشتمل منصوبے منظور کیے گئے جسے مختلف یہودی کمپنیاں مل کر اسپانسر کریں گی۔

قدرتی وسائل:

یعنی بارش، فصلیں، موسم اور اس کے اثرات قحط، خشک سالی وغیرہ۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ کرۂ ارض کے موسم میں واضح تبدیلیاں آ رہی ہیں اور موسم سنگین تباہی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ دنیا بھر میں اس حوالے سے مضامین اور سائنسی فیچرز شائع ہو رہے ہیں۔ مجموعی درجہ حرارت میں اضافے سے طوفان، سیلاب اور بارشوں کی شرح غیر معمولی طور پر متغیر ہوگئی ہے۔ اگرچہ اس کو فطری عمل قرار دیا جا رہا ہے لیکن درحقیقت یہ تسخیر کائنات کے لیے کی جانے والی ان شیطانی سائنسی تجربات کا نتیجہ اور موسموں کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کا شاخسانہ ہے جو مغرب میں جگہ جگہ موجود یہودی سائنس دان حضرت داؤد کی نسل سے عالمی بادشاہ کے عالمی غلبے کی خاطر کر رہے ہیں۔ کرۂ ارض کا اپنا دفاعی نظام ہے جو اسے سورج کی مہلک شعاعوں اور مختلف ستاروں اور سیاروں سے آنے والی تابکار لہروں کو انسانوں تک نہیں پہنچنے دیتا۔ ان خطرناک شعاعوں کو "الٹراوائلٹ ریز" کہتے ہیں۔ یہ نظام قدرتی ہے اور اسے ہمارے خالق و مالک اللہ رب العالمین نے وضع کیا ہے۔ اس کے مقابلے میں 88-1886ء میں ایک امریکی و یہودی سائنسدان نکولا ٹیسلا نے اے سی

Alternative Current پاور (بجلی) کا نظام اور اس کی ترسیل کا نظام ایجاد کیا۔ فی سیکنڈ 60 ارتعاشات (ہرٹز) کی اے سی بجلی کے پاور گرڈز زمین پر پھیل جائیں تو کرۂ ارض اپنی معمول کی فریکوئنسی 8-7 ہرٹز کی بجائے ایک مختلف رفتار سے اچھلنے لگے گا اور اس سے خارج ہونے والی ریڈیائی لہریں آیونی کرہ کی فضا اور موسم کو لازمی طور پر تبدیل کر دیں گی۔ آیونی کرے کو گرم کرنے کے لیے ناروے میں قطب شمال کے نزدیک تجربات کیے جا رہے ہیں۔ اس سے موسموں میں حسب منشا تبدیلی آ جائے گی۔ اس منصوبے کا اظہار مختلف پیرایوں میں مختلف یہودی اتھارٹیوں کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً: 1958ء میں وہائٹ ہاؤس کے مشیر موسمیات نے بتایا کہ محکمہ دفاع ایسے ذرائع کا جائزہ لے رہا ہے جو زمین اور بالائی فضا میں برقی ذرّات کو موسم پر اثر انداز کرنے کے لیے استعمال کیے جا سکیں۔

1987-92ء کے دوران "ایسٹ لنڈ" آرکو پاور ٹیکنالوجیز انکارپوریٹڈ (APTI) کے سائنس دانوں نے ایک ایسا آلہ پیٹنٹ کرایا جو زمین کے آیونی کرہ یا مقناطیسی کرہ کے کسی حصہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اگست 1987ء کو رجسٹر ہونے والے اس عسکری ہتھیار کو یہودی سائنس دان برنارڈ جے ایسٹ لنڈ نے ایجاد کیا تھا۔ بالآخر 2001ء کو اس سسٹم کے مکمل طور پر زیر عمل لانے کا مجوزہ سال قرار دیا گیا۔

اس پروجیکٹ کے اہداف یہ ہیں:

(1) انسانی ذہن کا عمل درہم برہم کرنا۔

(2) کرۂ ارض کے تمام ذرائع مواصلات کو منجمد کرنا۔

(3) بڑے علاقے میں موسم تبدیل کرنا۔

(4) وائلڈ لائف کی نقل مکانی کے انداز میں مداخلت کرنا (وائلڈ لائف کے

ہر پروگرام میں اینمل مائیکرو چپنگ واضح دیکھی جاتی ہے۔ یہ جنگلی حیات کی تسخیر کے منصوبے کا ایک حصہ ہے۔)

(5) انسانی صحت کو منفی انداز میں تبدیل کرنا۔ مختلف قسم کی دوائیاں، قطرے، ویکسین وغیرہ کا جبری استعمال اس کی ایک شکل ہے۔

(6) زمینی فضا کی بالائی سطح پر غیر فطری اثرات مرتب کرنا۔

1958ء میں وہائٹ ہاؤس کے مشیر موسمیات، کیپٹن ہاورڈ ٹی اورویل نے کہا تھا کہ محکمہ دفاع جائزہ لے رہا ہے وہ طریقے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے زمین اور آسمان میں آنے والی تبدیلیوں کو استعمال کر کے موسموں پر اثر انداز ہوا جا سکے۔ مثلاً کسی مخصوص حصے میں فضا کو ایک الیکٹرانک بیم کے ذریعے آیونائز یا ڈی آیونائز کیا جا سکے۔

امریکی سائنس دانوں نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو موسموں میں تبدیلی سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف موسموں میں تغیر کا ذمہ دار ہے بلکہ کرۂ ارض میں زلزلوں اور طوفانوں کے اضافے کا بھی ذمہ دار ہے۔ اس پروجیکٹ کا نام Haarp یعنی ''ہائی فریکوئنسی آکٹیو آرورل ریسرچ پروجیکٹ'' ہے۔ اس کے تحت 1960ء کے عشرے سے یہ تجربات ہو رہے ہیں کہ راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کے ذریعے بادلوں پر کیمیائی مادے (بیریم پاؤڈر وغیرہ) چھڑکے جائیں جس سے مصنوعی بارش کی جا سکے۔ یہ ساری کوششیں قدرتی وسائل کو قبضے میں لینے کی ہیں تاکہ دجال جسے چاہے بارش سے نوازے جسے چاہے قحط سالی میں مبتلا کر دے۔ جس سے وہ خوش ہو اس کی زمین میں ہریالی لہرائے اور جس سے بگڑ جائے وہاں خاک اڑے۔ لہٰذا مسلمانوں کو قدرتی غذاؤں اور قدرتی خوراک کو استعمال کرنا اور فروغ دینا چاہیے۔ یہ ہم سب کے لیے بیدار ہونے کا وقت ہے کہ ہم قدرتی خوراک (مسنون اور فطری خوراک) استعمال کریں اور مصنوعی اشیاء سے خود

کو بچائیں جو آگے چل کر دجالی غذائیں بننے والی ہیں۔

دوا اور علاج:

پانی اور خوراک پر مکمل قابو پانے کا مرحلہ تو ابھی کچھ دور ہے لیکن دوا تو مکمل طور پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے قابو میں آ چکی ہے۔ انہوں نے مختلف ممالک میں ایسے قوانین منظور کروالیے ہیں کہ دیسی طریقہ علاج اگرچہ آسان اور سستا ہو لیکن ممنوع ہے۔ ان عالمی کمپنیوں کے کارندے مقامی طریقہ علاج (نیز مقامی دوا ساز کمپنیوں) کے خلاف ایسا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دنیا آہستہ آہستہ ان سے متنفر ہو کر ان کمپنیوں کے چنگل میں پھنس گئی ہے۔ قدرتی جڑی بوٹیوں پر مشتمل علاج پر آہستہ آہستہ مکمل پابندی لگ جائے گی اور دنیا مکمل طور پر یہودی ملٹی نیشنل دوا ساز کمپنیوں کے نرغے میں آجائے گی۔ یہ جب چاہیں کسی ملک کے مریضوں کو سسکتا تڑپتا چھوڑ کر ان کے مرنے کا تماشا دیکھیں گے۔ یہ دراصل اس عالمی حکومت کا نقشہ ہے جس کے مطابق:

"تمام ضروری اور غیر ضروری ادویاتی مصنوعات، ڈاکٹروں، ڈینٹسٹوں اور ہیلتھ کیئر ورکروں کو سینٹرل کمپیوٹر ڈیٹا بینک میں رجسٹر کیا جائے گا اور کوئی دوائی یا علاج اس وقت تک تجویز نہیں کیا جاسکے گا جب تک ہر شہر، قصبہ یا گاؤں کا ذمہ دار ریجنل کنٹرولر اس کی تحریری اجازت نہیں دے گا۔"

دجال کی سواری:

وہ ایسی رفتار کے ساتھ کرے گا جو بادلوں کو اُڑا لے جانے والی ہوا کی ہوتی ہے۔ ایسے جہاز ایجاد ہو چکے ہیں جو ہوا سے کئی گنا تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سواری ہوائی جہاز جیٹ یا کنکورڈ یا سپر سانک قسم کی سواری ہوگی۔ ایک خلائی شٹل پینتالیس منٹ میں پوری زمین کے گرد چکر لگالیتی ہے۔ پُراسرار اُڑن طشتریوں کا ذکر بھی

سننے میں آتا رہتا ہے۔ یہ سب دجال کی سواری کی ممکنہ شکلیں ہیں جو ہمیں بتا رہی ہیں کہ دجال کا وقت اب دور نہیں۔ اس کے گدھے کے کانوں کے درمیان 40 ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ کسی طیارے کے پروں کے درمیان تقریباً اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی ماہرین نے ہیرون (Heron) نامی ایک طیارہ ایجاد کیا ہے جو اسرائیل کے Palmahim نامی ائیر پورٹ پر کھڑا ہے۔ یہ طیارہ سازی کی جدید ترین ٹیکنالوجی کے تحت تیار کیے گئے۔ اس طیارے کی پہلی پرواز 14 رجولائی 2006ء کو کی گئی جبکہ اسے منظر عام پر ایک سال بعد جون 2007ء کو لایا گیا۔ اس کی بلند ترین پرواز 9 ہزار میٹر (30 ہزار فٹ) ہے جبکہ یہ 30 گھنٹے تک مسلسل 225 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ اس کے دونوں پروں کے درمیان 16.6 میٹر کا فاصلہ ہے جو 85 فٹ بنتے ہیں۔ قارئین! حدیث شریف میں بیان کردہ مقدار ''چالیس ہاتھ'' اور اس طیارے کے پروں کے درمیانی فاصلہ ''85 فٹ'' کے درمیان مناسبت کو ملحوظ نظر رکھیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ اس کی دم پر دو اُبھار بالکل گدھے کے کانوں کی طرح اُبھرے ہوئے ہیں۔ انہیں جس زاویے سے بھی دیکھا جائے گدھے کے دو کانوں کی تشبیہ صاف دکھائی دیتی ہے۔ ممکن ہے اسرائیل کی یہ ٹیکنالوجی مزید ترقی کرے۔ اسی طیارے کی رفتار اور صلاحیت پرواز میں مزید اضافہ ہو اور اس کا آیندہ ماڈل حدیث شریف میں بیان کردہ نشانیوں کے عین مطابق ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جنت اور دوزخ:

یورپ یا امریکا سے باہر رہنے والوں سے مغرب کے بارے میں پوچھیے وہ اسے جنت قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے ملکوں کو جہنم کہتے ہیں۔ دجال کے پاس کچھ اس طرح کی صورت ہوگی جن میں تمام سہولتیں اور آسانیاں ہوں گی اور وہ اسے جنت کہے گا۔ ایسے

علاقے جہاں دنیاوی عیش وآرام نہیں ہوں گے انہیں جہنم کہا جائے گا۔

شیطانوں کی اعانت:

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سب سے بہتر و افضل تھے۔ کسی انسان کی تمام تر خوبیاں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمع تھیں اور ان خوبیوں کی علامت ''مہرِ نبوت'' کی صورت میں ان کے کندھوں کے درمیان پائی جاتی تھی۔ بُرے انسانوں کی تمام خرابیاں دجال میں جمع ہوں گی اور اس کے چہرے سے عیاں ہوں گی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ اس کی ناقص شخصیت کی علامت ہوگی۔ فرشتوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی، اس کے برعکس دجال کی مدد شیاطین کریں گے۔ یہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم آزمائش ہوگی کہ کیا وہ الدجال پہ ایمان لے آتے ہیں یا اللہ پہ ایمان میں استقامت دکھاتے ہیں۔

انسانی آبادی پہ اختیار:

جب سے انسان نے جھوٹ بولنے کا گناہ شروع کیا ہے، انسانی تاریخ میں خاندانی منصوبہ بندی کے فوائد بیان کرنے سے بڑا جھوٹ شاید نہیں بولا گیا۔ مغرب نے کرۂ ارض کے وسائل چوس لیے، ان پر سانپ بن کر بیٹھ گیا اور پھر اپنا جرم چھپانے کے لیے دنیا سے کہتا ہے وسائل کم ہیں، آبادی نہ بڑھاؤ، بچے کم پیدا کرو...... حالانکہ آج بھی زمین کے خزانے اس قدر ہیں کہ کئی گنا زیادہ انسانی آبادی کے لیے کافی ہیں۔ پاکستان کو لے لیجیے۔ صرف سندھ کے معدنی ذخائر اور صرف پنجاب کی زرخیز ترین اور مثالی نہری نظام پورے پاکستان کے لیے کافی ہیں اور صرف پاکستان و سعودی عرب کے وسائل پورے عالمِ اسلام کی کفالت کر سکتے ہیں۔ لیکن غضب ہے کہ ان وسائل کو استعمال کر کے مفلوک الحال دنیا کے کام آنے کے بجائے یورپی کمپنیاں ان پر قبضہ جما رہی ہیں اور مسلمانوں کی نئی نسل کو پیدائش سے پہلے

گلا گھونٹ کر مارنے کا ظلم عظیم کر رہی ہیں۔ جب ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ میں ڈیری مصنوعات زیادہ ہوتی ہیں تو انہیں غریب ملکوں کو سستا بیچنے یا قحط زدہ ملکوں کو بطور امداد دینے کے بجائے سمندر میں ڈبو دیا جاتا ہے۔ اس سنگدلی کو کیا نام دیا جائے؟ دنیا میں فی ایکڑ پیداوار پہلے سے چار گنا زیادہ ہو رہی ہے، سال ہی میں تین فصلیں بھی حاصل کی جا رہی ہیں، لیکن محض غیر یہودی آبادی کم کرنے کے لیے وسائل کی کمی کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔

اب دجالی قوتوں کے زندگی موت پر اختیار کی طرف واپس آتے ہیں۔ زندگی کا مطلب کسی جسم میں روح کی موجودی ہے۔ جب یہ روح نکال لی جاتی ہے جسم کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ ہم اس حالت کو ''موت'' کہتے ہیں۔ روح پہ غالب آنا ممکن نہیں کیونکہ روح کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ''اور یہ تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں اس کے بارے میں بہت معمولی علم دیا گیا ہے۔'' (القرآن) دجال کچھ مواقع پر (کچھ عرصہ کے لیے) اس قابل ہوگا کہ لوگوں کو ہلاک اور پھر زندہ کر سکے اور یہ اس معمولی علم کی بدولت ہوگا۔ وہ اسے کس طرح کرے گا؟ غالباً کلوننگ کے ذریعے۔ سائنس دانوں نے انسانی جینیاتی کوڈ پڑھ لیا ہے۔ فی الحال اس سائنسی پیش رفت کو جینیاتی امراض کے علاج کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے لیکن جب اسے باقاعدہ پلیٹ فارم مل گیا اور لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو پھر ''ہیومن جینوم'' کا قانون بالجبر نافذ کر دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ایک مکمل جینیاتی بر تھ کنٹرول ہے۔ اس کے تحت شادی کرنا غیر قانونی قرار دے دیا جائے گا۔ اس طرح کی خاندانی زندگی نہیں ہوگی جس طرح آج کل ہے۔ بچوں کو ان کے ماں باپ سے چھوٹی عمر میں علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ریاستی املاک کی طرح وارڈز میں ان کی پرورش ہوگی۔ اس طرح کا ایک تجربہ مشرقی جرمنی میں کیا گیا تھا۔ بچوں کو ان والدین سے الگ کر دیا جاتا تھا جنہیں ریاست وفادار نہیں سمجھتی تھی۔ خواتین

کو آزادیٔ نسواں کی تحریکوں کے ذریعے ذلیل کر دیا جائے گا۔ جنسی آزادی لازم ہو گی۔ خواتین کا بیس سال کی عمر تک ایک مرتبہ بھی جنسی عمل سے نہ گزرنا سخت ترین سزا کا موجب ہو گا۔ خود اسقاطِ حمل سے گزرنا سکھایا جائے گا اور دو بچوں کے بعد خواتین اس کو اپنا معمول بنا لیں گی۔ ہر عورت کے بارے میں یہ معلومات عالمی حکومت کے علاقائی کمپیوٹر میں درج ہوں گی۔ اگر کوئی عورت دو بچوں کو جنم دینے کے بعد بھی حمل سے گزرے تو اسے زبردستی اسقاطِ حمل کے کلینک میں لے جایا جائے گا اور اسے آئندہ کے لیے بانجھ کر دیا جائے گا۔

جب دجالی قوتیں برتھ کنٹرول پر مکمل عبور حاصل کر لیں گی تو دنیا کا نقشہ کچھ یوں ہو گا:

"ایک عالمی حکومت اور ون یونٹ مانیٹری سسٹم، مستقل غیر منتخب موروثی چند افراد کی حکومت کے تحت ہو گا جس کے ارکان قرونِ وسطیٰ کے سرداری نظام کی شکل میں اپنی محدود تعداد میں سے خود کو منتخب کریں گے۔ اس ایک عالمی وجود میں آبادی محدود ہو گی اور فی خاندان بچوں کی تعداد پر پابندی ہو گی۔ وباؤں، جنگوں اور قحط کے ذریعے آبادی پر کنٹرول کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک ارب نفوس رہ جائیں جو حکمران [یہ طبقہ یہود کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟] طبقہ کے لیے کارآمد ہوں اور ان علاقوں میں ہوں گے جن کا سختی اور وضاحت سے تعین کیا جائے گا اور یہاں وہ دنیا کی مجموعی آبادی کی حیثیت سے رہیں گے۔"

(ڈاکٹر جان کولیمن کی کتاب Conspirators Hierarchy سے ماخوذ)

اے میرے بھائیو! بیدار ہونے کا وقت ہے۔ شریعت کے احکام سمجھ میں نہ بھی آئیں انہیں ماننے کی عادت ڈالو۔ مغربی پروپیگنڈہ بازوں کی خلاف شرع باتوں کا جواب سمجھ میں نہ بھی آئے پھر بھی ان پر یقین نہ کرو۔ مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے خاندانی منصوبہ بندی جیسی ایک نہیں کئی مہمیں چل رہی ہیں۔ ایک ایک کو کیا بیان کریں۔ جو چیز خلافِ شریعت ہے، اسے چھوڑ دو ...... ورنہ دنیا بھر میں پھیلے "برادرز اور ماسٹرز" اپنے ہدف

''عالمی دجالی حکومت'' تک پہنچ جائیں گے اور ہم نجانے کس گروہ میں ہوں گے اور کس انجام سے دوچار ہوں گے؟؟؟

دجال کہاں ہے؟

یہودیت کی ایک مذہبی دستاویز میں لکھا ہے: ''مسیح (یعنی الدجال) کی روح اس جگہ جہاں وہ قید ہے، رویا کرتی ہے اور یہودیوں کے احوال پر غمگین رہتی ہے اور بار بار ان ملائکہ سے جو اسے قید کیے ہوئے ہیں پوچھتی ہے کہ اسے کب نکلنے کی اجازت ملے گی؟''

یہودی ''مسیح دجال'' یعنی ''دجال اکبر'' کے جسے وہ مسیح داؤد کہتے ہیں، کے موجودہ مقام رہائش یا موجودہ پناہ گاہ کو ظاہر نہیں کرتے۔ یا تو ابلیس نے انہیں بھی اس کا علم واضح اور متعین نہیں دیا ہے یا اگر دیا ہے تو یہودی اکابر اسے بے حد خفیہ راز کی طرح رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خفیہ ترین بحثوں میں اس تعلق سے جو بات کہی جاتی ہے وہ نہایت معنی خیز ہونے کے ساتھ ساتھ پُراسرار بھی ہے۔ ان کی ایک مذہبی دستاویز مشنی (Mishnah) میں ایک نصیحت ہے:

''ممنوع درجوں'' کی بات تین لوگوں کے مابین بھی نہ کی جائے۔ براشیت (تکوین) کی بات دو لوگوں کے درمیان بھی نہ ہو؛ اور ''مرکبہ'' کی بات تو کوئی شخص تنہا بھی نہ کرے الا یہ کہ وہ خود ''شیخ'' ہو اور اسے اپنے علم کا علم ہو۔''

یہ پُر اسراریت اور رازداری کی کوششیں اپنی جگہ..... لیکن سچی بات یہ ہے کہ یہود کو دجال کے مقام کا صحیح علم ہے نہ اس تک ان کی حقیقۃً رسائی ہے۔ آج تک جتنے روحانی یہودی (جادوگر، سفلی عامل) گزرے ہیں مثلاً: سبا تائی زیوی، اسرائیل بن ایلی زربعل شیم وغیرہ..... نہ یہ اپنے جادو، شیطانی علم اور خبیث جنات سے رابطے کے ذریعے دجال کا ٹھکانا معلوم کر سکے ہیں، نہ ان کے احبار و رہبان (علماء اور پیر) کو اس کا کچھ علم ہے اور نہ ہی ان کے سائنس دان اور خلانورد اس کی کوئی خبر لا سکے ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی سچی کتاب اور سچی نبوت کے ذریعے جو اور جتنا علم مسلمانوں کو دیا ہے، اس کے علاوہ سب غلط ہے۔ یہود کے خواص اس حوالے سے ایک دوسرے کو جس رازداری کی تلقین کرتے ہیں وہ یہودی عوام کے سامنے درحقیقت اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے۔

جب یہودیوں کی بات یقینی طور پر غلط ہے تو صحیح بات کیا ہے؟

جن امور کا تعلق غیبیات یا ماوراء الطبعیات سے ہوتا ہے اس میں ہمارے پاس واحد ذریعۂ معلومات وحی ہے۔ انسانیت کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں کہ جن چیزوں کو مشاہدے اور ذاتی تحقیق سے دریافت نہیں کر سکتی ان کے بارے میں ایسے ذریعے پر اعتماد کرے جو مستند بھی ہو اور تسلی بخش بھی۔ اور یہ ذریعہ عقل نہیں، وحی ہے۔ وحی کے نور کے بغیر عقل گمراہ ہے اور گمراہی تک لے جانے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ہستی ہیں جنہیں زمانۂ جاہلیت کے شدید دشمن رکھنے والے مخالفین نے بھی ''الصادق الامین'' کا لقب دیا۔ آپ نے زندگی بھر کبھی بھی کسی طرح کا جھوٹ نہیں بولا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اطلاعات سے زیادہ مستند ذریعہ معلومات انسانوں کے پاس کوئی اور نہیں۔ آیئے! دنیا کی سب سے سچی اور سب سے زیادہ قابل اطمینان زبان سے پوچھتے ہیں کہ ''دجال کہاں ہے؟'' یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ خود اسی حدیث شریف میں جس میں

دجال کے موجودہ مقام کا تذکرہ ہے، ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کی تصدیق آپ کی حیات مبارکہ میں ہوگئی تھی جس پر آپ نے خوشی ومسرت کا اظہار فرمایا:

''جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا: ''تمام لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ پھر فرمایا: جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی چیز کا شوق دلانے کے لیے جمع کیا ہے اور نہ کسی چیز سے ڈرانے دھمکانے کے لیے اکٹھا کیا ہے بلکہ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری پہلے عیسائی تھا۔ وہ آیا۔ اس نے بیعت کی اور اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس نے مجھے ایسا واقعہ سنایا جو ان باتوں سے تعلق رکھتا ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔

اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام قبیلہ کے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سمندر کے سفر پر روانہ ہوا۔ سمندر کی لہریں مہینہ بھر انہیں اِدھر اُدھر دھکیلتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک جزیرے میں پہنچ گئے۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ جب وہ جزیرے میں داخل ہوئے تو ان کو ایک جانور ملا جس کے جسم پر بہت سے بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہ چل رہا تھا۔ انہوں نے کہا: تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''اے لوگو! خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ وہ تمہاری خبریں سننے کا بڑے تجسس سے انتظار کر رہا ہے۔''

بیان کرنے والا بتاتا ہے کہ جب اس نے آدمی کا ہم سے ذکر کیا تو ہمیں خوف لاحق ہوا کہ یہ جانور شیطان نہ ہو۔ پھر ہم تیزی سے چلے اور خانقاہ میں داخل ہوگئے۔ وہاں ہم نے بھاری

بھر کم قد کاٹھ کا ایک آدمی دیکھا جس کے گھٹنوں سے ٹخنوں تک بندھی ایک لوہے کی زنجیر تھی اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''میرا پتا تمہیں جلد چل جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟'' ہم نے کہا کہ ہم عرب سے آئے ہیں۔ ہم جہاز میں سوار ہوئے۔ سمندر میں طوفان آ گیا مہینہ بھر لہریں ہمیں دھکیلتی رہیں۔ یہاں تک کہ اس جزیرے کے کنارے لے آئیں۔ ہم کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ یہاں ہمیں ایک جانور ملا جس کے بدن پر بہت بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: ''تیرا ناس ہو، تو کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے پوچھا: ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ۔ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ ہم تیزی سے تمہاری طرف آئے۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔''

اس نے کہا: ''مجھے بیسان کے نخلستان کا حال بتاؤ۔'' ہم نے کہا کہ اس نخلستان کے بارے میں کون سی بات پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس کے درختوں پر پھل آتے ہیں یا نہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس نے کہا: ''مجھے طبریہ کی جھیل کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے پوچھا: ''اس کی کون سی بات جاننا چاہتے ہو؟'' اس نے کہا: ''کیا اس میں پانی ہے؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! اس میں بہت پانی ہے۔'' وہ بولا: ''اس کا پانی بہت جلد ختم ہو جائے گا۔'' پھر اس نے کہا: ''مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔'' ہم نے پوچھا: ''کون سی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟'' زنجیر میں جکڑے آدمی نے کہا: ''کیا چشمہ میں پانی ہے اور لوگ اس پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''اس میں بہت پانی ہے اور شہر کے رہنے والے اس سے کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں۔'' پھر اس نے

پوچھا: ''مجھے نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کیا کیا ہے؟'' ہم نے کہا: ''وہ مکہ سے نکل کر یثرب (مدینہ) میں آ گئے ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''کیا عربوں نے اس کے ساتھ جنگ کی؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس نے پوچھا: ''اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟'' ہم نے بتایا کہ ''وہ اردگرد کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں اور انہوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے۔'' اس پر اس نے کہا: ''کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس پر اس نے کہا: ''ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں دجال ہوں۔ مجھے عنقریب خروج کی اجازت مل جائے گی۔'' (صحیح مسلم حدیث: 7208، روایت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا)

اس حدیث شریف سے اتنا معلوم ہو گیا کہ دجال کسی اور سیارے میں نہیں، نہ ماوراء الارض کسی طبقے میں ہے، نہ لاہوت لامکان میں ہے۔ وہ اسی زمین پر کسی جزیرے میں مقید ہے۔ اب قبل اس کے کہ ہم یہ سوال چھیڑیں کہ وہ جزیرہ کہاں ہے؟ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ دجال کے تین سوالات پر غور کرتے ہیں۔ کیونکہ باہر سے آنے والے آدمی سے خصوصیت کے ساتھ ان تین سوالات کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی خاص بات پوشیدہ ہے۔ ان سے دجال کا کوئی خاص تعلق ہے۔ وہ تین سوالات یہ ہیں:

دجال کے تین سوالات

(1) بیسان میں واقع کھجوروں کے باغ میں پھل آتے ہیں یا نہیں؟

(2) طبریہ کی جھیل میں پانی ہے یا نہیں؟

(3) زُغر کے چشمہ کے لوگ کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں یا نہیں؟

ہم ان تین سوالات پر غور کرتے ہیں کہ تاکہ خروج دجال اور ان کے درمیان کے تعلق کو سمجھ سکیں۔ اس کے بعد حدیث شریف میں مذکور ایک خاص نکتے پر سوچیں گے یعنی

جزیرے میں موجود اس شخصیت کے کردار پر جسے ''الجساسہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

(1) بیسان کا باغ:

بیسان فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مشہور کمانڈر صحابی حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔ 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد جب جزیرۃ العرب کے حصے بخرے ہوئے تو یہ اردن کا حصہ بن گیا۔ 1948ء تک یہ اسلامی ملک اُردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948ء میں اسرائیل نے بیسان سمیت اردگرد کے علاقے پر قبضہ کرلیا اور تا حال یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے جو دجالی ریاست ہے۔ یہ علاقہ قدیم زمانے میں کھجوروں کے باغات کے لیے مشہور تھا جس کی تصدیق صحابیِ رسول نے کی...... لیکن اب یہاں پھل نہیں پیدا ہوتا۔ مشہور مؤرخ اور سیاح علامہ یاقوت حموی اپنی شہرہ آفاق کتاب ''معجم البلدان'' میں فرماتے ہیں کہ میں کئی مرتبہ بیسان گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے کھجوروں کے باغ ہی نظر آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں کے باغ پہلے پھل دیتے تھے۔ 626ھ تک جو علامہ حموی کی تاریخ وفات ہے، ان درختوں نے پھل دینا بند کردیا تھا۔ اللہ اکبر! یہ دجال کی اس بات کی تصدیق ہے کہ'' وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔''

گویا دجال کے خروج کی تین بڑی علامتوں میں سے ایک علامت پوری ہوگئی ہے۔

(2) بحیرہ طبریہ کا پانی:

دجال کا دوسرا سوال یہ تھا کہ بحیرہ طبریہ کا پانی خشک ہوچکا ہے یا نہیں؟ گویا اس پانی کے خشک ہونے کا دجال کے خروج سے ضرور کوئی تعلق ہے۔ بحیرہ طبریہ اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس کی لمبائی 23 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی 13 کلومیٹر ہے۔ اور انتہائی گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر

ہے۔اس پر اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کا پانی بھی بغیر کسی ظاہری وجہ کے رفتہ رفتہ خشک ہوتا جارہا ہے۔اسرائیلی حکومت خلیج عقبہ سے پانی کی پائپ لائنوں کے ذریعے یہاں پانی پہنچاتی ہے۔لیکن بحیرۂ طبریہ کا پانی میٹھا اور سمندر کا پانی کڑوا ہے۔اس لیے اسے میٹھا کرنے کے لیے بڑے بڑے پلانٹ نصب کرنے پڑے ہیں جس سے بڑے پیمانے پر اخراجات آتے ہیں۔بحیرۂ طبریہ کے خشک ساحلوں کی تصویریں کئی سال پہلے ان کالموں کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔اس کا خشک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دجال کی زبانی اس کے خروج کی زبانی دوسری علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔

(3) زُغر کا چشمہ:

دجال کا تیسرا سوال...... جو درحقیقت اس کو خروج کی اجازت ملنے کا وقت قریب آنے کی تیسری علامت ہے...... زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔زُغر دراصل حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی کا نام ہے۔آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں۔''ربہ''اور''زُغر''۔بڑی صاحبزادی کو انتقال کے بعد جس جگہ دفنایا گیا وہاں قریب ہی ایک چشمہ تھا جس کا نام''عین ربہ''پڑ گیا۔عربی میں چشمے کو''عَیــنٌ'' کہتے ہیں۔چھوٹی صاحبزادی کے انتقال پر انہیں بھی ایک چشمے کے قریب دفن کیا گیا تو اس کا نام''عَیـنِ زُغـرٌ'' (زُغر کا چشمہ) پڑ گیا۔یہ جگہ بھی اسرائیل ہی میں بحر مردار (Dead Sea) کے مشرق میں ہے۔دجال کی تفتیش اور تجسس کے عین مطابق یہ تیسری جگہ بھی اسرائیل میں واقع ہے اور اس کا پانی پوری طرح خشک ہوتے ہی اسے خروج کی اجازت مل جائے گی۔

دجال کے جاسوس:

حدیث شریف میں دجال کے ان تین سوالوں کے علاوہ ایک اور نکتہ قابل ذکر ہے۔صحابی نے فرمایا:''جزیرے میں ہمیں ایک عجیب وغریب مخلوق ملی جس کے بدن پر

بہت بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: تیرا ناس ہو۔ تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔''

''جساسہ'' جاسوسی کرنے والے (جاسوس یا جاسوسہ) کو کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس جزیرے پر دجال کے علاوہ جو واحد جاندار موجود تھا وہ جاسوسی پر متعین ایک عجیب وغریب مخلوق تھی۔ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ جاسوسی اور اطلاعات کا حصول دجال کا اہم ترین حربہ ہوگا۔ اطلاعات کا حصول نگرانی اور خفیہ اطلاعات کا حصول خفیہ نگرانی سے ہوتا ہے۔ دجال دنیا بھر میں اپنے کلی اقتدار کے قیام واستحکام کے لیے خفیہ نگرانی کا جال بچھائے گا اور زمین پر موجود کسی متنفس کو اپنی اکلوتی آنکھ کے دائرے سے باہر نہ جانے دے گا۔ اس کے لیے کچھ ایسی چیزیں ابھی سے شروع ہوگئی ہیں جو دجال کے اس ہمہ گیر گرفت اور جابرانہ جکڑ بندی کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔ مثلاً:

1۔ ڈیٹا انفارمیشن:

کچھ عرصے سے پوری دنیا میں ہر ذی روح کے کوائف جمع کرنے کا ایک نظام متعارف ہو رہا ہے جو دھیرے دھیرے اپنا دائرہ کار بڑھا رہا ہے۔ بظاہر اس کا عنوان متاثر کن ہے۔ مثلاً: ملکی سلامتی کے لیے وطن کے اصل باشندوں کے کوائف جمع کرنا۔ چنانچہ روئے زمین پر بسنے والے اکثر بنی آدم کے نام، پتے، تصویریں، انگلیوں کے نشانات کسی نہ کسی عنوان سے کہیں نہ کہیں محفوظ کیے جاچکے ہیں۔ کسی فرد کے بارے میں مکمل معلومات انگلی کی ایک حرکت سے اسکرین پر لائی جاسکتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ملکی سلامتی کے لیے ضروری ہے..... لیکن اس کا کیا جائے کہ ملکی سلامتی کے لیے اربوں روپے خرچ کر کے جمع کیا جانے والا یہ مواد بلجیم کے دارالحکومت برسلز بھیج دیا جاتا ہے اور ہر ہر فرد کو نیٹو کی زیر نگرانی کام کرنے والے ایک ماسٹر کمپیوٹر کی نکیل ڈال دی جاتی ہے۔ نادرا جیسے ادارے اسی لیے وجود

میں لائے گئے ہیں کہ کچھ سالوں بعد تک کوئی بھی فرد خفیہ نگران کاروں سے چھپا نہ رہ سکے۔ وہ جہاں جائے نادیدہ آنکھوں کی خفیہ نگرانی کے حصار میں رہے۔ مختلف افراد کے بارے میں معلومات اور اطلاعات مہیا کرنے کے لیے ڈیٹا کمپنیاں وجود میں آ گئی ہیں جو مختلف اشیا کے گاہکوں یا استعمال کنندگان کے نام پتے، فون نمبر، ای میل ایڈریس فراہم کرتی ہیں۔ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خواہشمند بزنس مین ان سروے کمپنیوں کی جانب سے مہیا کی گئی معلومات پر انحصار کرتے ہیں۔ اسے ''کنزیومر سروے'' کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ سروے اور دیگر سروے ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات بھی براہِ راست برسلز پہنچ جاتی ہیں۔ آپ کی نظروں سے کئی مرتبہ اس قسم کے سروے فارم گذرے ہوں گے جنہیں آپ نے معمول کی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہوگا۔ ''برادری'' یہی چاہتی ہے۔ عوام کو استعمال کرنے کا جدید طریقہ یہی ہے۔ انہیں یہ چیز نارمل اور معمول کے مطابق محسوس ہو۔

جب ایک فرد کسی بڑے اسٹور مثلاً ایسڈا، ٹیسکو یا سینز بری میں شاپنگ کے لیے جاتا ہے تو اسے لائیلٹی کارڈ پیش کیا جاتا ہے جو آپ کو ڈسکاؤنٹ دلاتا ہے۔ اس لائیلٹی کارڈ میں خریدار کے بارے میں معلومات درج ہوتی ہیں۔ مثلاً اس کا ایڈریس، فون نمبر، وہ شاپنگ جو اس نے کر رکھی ہے اور وہ برانڈز جو اسے پسند ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسٹور میں نصب کیمرے خریدار کی ہر حرکت محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ ان کیمروں کے ذریعے خریدار کی نقل و حرکت اور دلچسپی کا بھی پتا چلتا رہتا ہے۔ کون سی مصنوعات اس نے فوراً اٹھالیں اور کن مصنوعات کے بارے میں وہ متذبذب رہا؟ اور کن کو اس نے ناپسند کر کے متبادل کی طرف ہاتھ بڑھایا؟ بالآخر ان کارڈز میں درج معلومات بھی سپر کمپیوٹر میں محفوظ کرنے کے لیے روانہ کر دی جاتی ہیں۔ مغرب کے نگران کاروں کے پاس شرق کے باسیوں کا ڈیٹا جمع کرنے کا

ایک ذریعہ ''این جی اوز'' ہیں۔ یقین نہ آئے تو شاہد حمید کی کہانی سن لیجیے۔

''شاہد حمید'' جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ایک نوجوان تھا جو پاکستان کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ اس شوق کی تکمیل کے لیے وہ اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے اپنی طویل ملازمت کو خیر باد کہہ کے ایک این جی او میں شامل ہو گیا۔ اس کا کام شہروں کے مضافات میں رہنے والے ایسے ہر فرد کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا تھا جو کم از کم دس افراد پر اثر انداز ہو سکے۔ یہ معلومات متعلقہ فرد کے مرتبہ تعلیم، مذہب، اولاد اور دلچسپیوں پر مشتمل تھیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ مذکورہ معلومات غریب لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ضروری ہیں وہ دن رات جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اسے قطعاً علم نہیں تھا کہ وہ ایک ایسا Data اکٹھا کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے جو ایک عالمی حکومت کے TSP کے لیے سپر کمپیوٹر کو فیڈ کیا جائے گا۔ TSP سے مراد Total Surveillance Program (مکمل نگرانی) ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ جتنی معلومات ارسال کر رہا ہے اسے این جی اوز کے ڈائریکٹرز خاموشی سے وصول کیے جا رہے ہیں جبکہ عملدرآمد کے لیے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ یہ صورتِ حال جاری رہی، یہاں تک کہ اس نے بار بار استفسار کیا کہ ان معلومات کا استعمال کیا ہوگا؟ اس اسرار کو سمجھنے کے لیے بار بار کوشش کے باوجود ناکام ہونے پر وہ دل برداشتہ ہو کر واپس اپنی پرانی ملازمت میں آ گیا۔ خوش قسمتی سے اس کا باس ان معاملات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے خندہ پیشانی کے ساتھ اسے واپس ملازمت میں لے لیا۔ اسے معلوم ہوا کہ ''برادری'' کے لوگ نہ صرف این جی اوز کے ذریعے ضروری معلومات اکٹھی کرتے ہیں بلکہ پرسنل ڈیٹا ڈسک چوری کر کے بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال نرسوں کے ریکارڈ کی چوری جسے روزنامہ جنگ کے رپورٹر نے درج ذیل رپورٹ میں آشکارا کیا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی:

''اسلام آباد (جنگ رپورٹر) باوثوق ذرائع کے مطابق پاکستان نرسنگ کونسل ہیڈکوارٹرز سے ایک ہارڈ ڈسک اور کمپیوٹر ریم چوری ہو گئی ہے۔ جس میں ہزاروں نرسوں کا ڈیٹا موجود ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان نرسنگ کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اجلاس مسز فیض عالم کی سربراہی میں ہوا۔ جس نے اسلام آباد پولیس کو اس چوری کی مزید تفتیش کرنے سے روک دیا ہے۔'' حیرت ہے کہ پولیس کو اس چوری کی تفتیش سے آخر کیوں روک دیا گیا؟

(روزنامہ جنگ لندن، منگل، 29 اگست، 2000ء)

یہ کام عورتوں میں دلچسپی رکھنے والے کسی جنونی کا نہیں۔ یہ مکمل سازش ہے 1998-99ء میں ایک امریکی کمپنی پاکستان کی سڑکوں/گلیوں کی پیمائش ایک ایک انچ کے حساب لے رہی تھی۔ اس کمپنی نے اپنا کام مکمل کیا۔ اپنا سامان باندھا اور پرواز کر گئی۔ پاکستان میں کسی سرکاری یا غیر سرکاری فرد نے ان سے یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اتنی باریک پیمائش کا مقصد کیا ہے؟

کینیڈا لاٹری ایک اور دام ہے جسے تیسری دنیا سے ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے فری میسنری استعمال کرتی ہے۔ ممکنہ طور پر فنگر پرنٹس بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ ہر سال اس لاٹری میں تین ملک شامل کیے جاتے ہیں۔ صرف 70 ہزار (ان میں سے کسی ایک کا بھی نام منظر عام پر نہیں آتا...... لیکن یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں اپنی ارضِ موعودہ، مواقع کی سرزمین، فری میسنوں کی سرزمین، کینیڈا آف امریکا کی شہریت ملے گی۔

2- نگراں کیمرے:

دنیا بھر میں نگرانی کا ''فریضہ'' انجام دینے والے کیمرے جا بجا نصب ہو گئے ہیں اور تیزی سے ہر جگہ پھیل رہے ہیں۔ کراچی میں بڑی شاہراہوں کے علاوہ حبیب چورنگی جیسی جگہ میں بھی کیمروں سے لدا ہوا بلند و بالا ٹاور نصب ہے جسے دیکھ کر اپنے ملک کی

''تیز رفتار ترقی'' پر رشک آتا ہے۔

عام طور پر کیمروں کی موجودگی کا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس طرح جرائم سے تحفظ، لوگوں کی جان و مال کی حفاظت اور شاہراہوں پر تیز رفتار ڈرائیونگ روکنے میں مدد ملتی ہے لیکن اصل مقصد ''نگرانی'' ہے اور اس مقصد کے لیے کرۂ ارض کے ارد گرد درجنوں سیٹلائٹس (مصنوعی سیارے) ہیں۔ یہ سیٹلائٹ اپنے کیمروں کے ذریعے زمین کے ایک ایک مربع گز کی واضح ترین تصویر حاصل کر کے کھوئی ہوئی سوئی بھی تلاش کر لیتے ہیں لیکن وہ ابھی تک گھروں کے اندر ہونے والی سرگرمیاں نہیں دیکھ سکتے۔ چھتوں کے نیچے ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں جاننے کے لیے انہیں سروے انفارمیشن پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جن کا ذکر ابھی گزرا۔ آپ کے گھر سے نکلنے اور واپس آنے تک آپ پر نظر رکھی جاتی ہے۔ گلیوں میں نصب کیمروں، دکانوں، بسوں، ریل گاڑیوں میں نصب کیمروں کے ذریعے آپ کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کیمرے تو نہایت حساس اور بٹن کے سائز کے ہوتے ہیں۔ برادری کے ''بگ برادر'' آپ کو ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔

3- چینل اور کمپیوٹر:

جب آپ واپس گھر آ جاتے ہیں تو سیٹلائٹ چینل سبسکرپشن اور Pay as you watch کے ذریعے ''انہیں'' معلوم ہوتا ہے کہ آپ کون سے چینلز میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ آپ کے ٹیلی فون ریکارڈ کے ذریعے ''وہ'' آپ کے خاندان اور دوستوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔ آپ کے کمپیوٹر کے ذریعے انہیں علم ہے کہ آپ کون سی ویب سائٹس وزٹ کرتے ہیں۔ کون سی ای میل آپ کو ملتی ہے اور آپ کے کمپیوٹر لنکس کیا ہیں؟ کچھ کلیدی لفظ Key Words ہیں جو مشکوک ہیں۔ انہیں کمیونی کیشن سسٹم (مواصلاتی نظام) میں فیڈ کر دیا گیا ہے، مثلاً: اُسامہ بن لادن۔ آپ انہیں آن لائن لکھیں یا ادا کریں۔

خصوصی نگرانی ازخود آپ کو اپنے فوکس میں لے لیتی ہے۔ آپ چاہے فون پر ہوں، ای میل کریں یا کوئی ویب سائٹ وزٹ کرلیں۔ آپ کی جاسوسی شروع ہوجائے گی۔ یہ ہے جساسہ……

4-سفری ٹکٹ:

آج کل ٹکٹ بنوانے کے لیے ذاتی معلومات دینی پڑتی ہیں۔ فون نمبر لکھوانا پڑتا ہے۔ اندرون ملک پروازوں کے لیے بھی شناختی کارڈ لازمی ہوتا جارہا ہے۔ عمرہ یا حج پر جانا اور بیرونِ ملک سفر کرنا تو اپنے آپ کو ہر لمحے نادیدہ اکلوتی آنکھ کے آلہ کاروں کی نگرانی میں دینے کا مترادف ہے۔ یہ دراصل باشندگان کرۂ ارض کے گرد ہمہ وقت نگرانی کا حصار سخت کرنے کی طرف پیش رفت ہے۔

5-رقوم کی منتقلی:

دجالی قوتوں نے سرمایہ کی منتقلی پر کس قدر گہری نظر رکھی ہوئی ہے، اس کا اندازہ اس سے کریں کہ بیرون ملک سے کوئی شخص کسی فرد یا ادارے کو رقم بھیجنا چاہے تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک نیویارک سے اس کی کلیئرنس نہ ہوجائے۔ اندرون ملک رقوم بھجوانے کے لیے بھی بیسیوں سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نہ صرف عوام کی زندگی تنگ ہوتی جارہی ہے بلکہ اس کے گرد دجال کی جاسوس طاقتوں کا گھیرا بھی تنگ ہورہا ہے۔

دجال کا مقام

اب اہم اصل سوال کی طرف لوٹتے ہیں۔ دجال اکبر کہاں ہے؟ کس جگہ روپوش ہے؟ اگر اسی زمین پر ہے جس کا چپہ چپہ چھان مارا جاچکا ہے، جس کا ذرہ ذرہ سیٹلائٹ کی نگرانی میں ہے، تو اس کا انکشاف کیوں نہیں ہوتا؟ اس تک پہنچا کیوں نہیں جاسکتا؟

یہودی علماء (احبار و رہبان) ''دجال اکبر'' کے موجودہ مسکن کے حوالے سے نہایت تضاد بیانی کا شکار ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ دجال اکبر ''قن'' یا ''قنم'' میں ہے۔ ''قنم'' کے معنی کبھی چڑیا کا گھونسلہ کرتے ہیں۔ کبھی لکڑی کا تابوت اور کبھی پہاڑ کا غار۔ کبھی اس کا قید خانہ، ماوراء الارض طبقات میں بتاتے ہیں، کبھی زمین کے قریب سیاروں میں، کبھی خلا کے نامعلوم مقام میں...... اسے وہ ''جبل'' یا ''زبُل'' کہتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ مسیح الدجال کی موجودہ رہائش گاہ ہے۔ جہاں ان کا نجات دہندہ اس وقت رہتا ہے۔ یہی رہائش گاہ اس کے ظہور کے وقت روئے ارض پر آکر یروشلم میں قائم ہوجائے گی۔ یہود کے بددیانت علمائے سوء کے مطابق اصل ہیکل اور قربان گاہ بھی وہیں ہے جہاں المسیح الدجال روپوش ہے۔ مسیح کا آنا دراصل اس ہیکل اور روئے زمین پر قائم کرنے کے لیے ہوگا۔ یہ

سب اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش اور ٹامک ٹوئیاں ہیں۔ سچی بات وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادی ہے کہ وہ اسی زمین پر ہے۔ مشرق کی جانب میں ہے۔ ایک جزیرے میں ہے۔ فرشتوں کی قید میں ہے اور وقت سے پہلے ساری دنیا کے سیٹلائٹ مل کر اسے تلاش کر سکتے ہیں نہ پوری دنیا کے یہودی مل کر اسے چھڑوا سکتے ہیں۔

یہ بات مکمل طور پر صحیح نہیں کہ سیٹلائٹ کے ذریعے زمین کے چپے چپے کو چھان مارا گیا ہے اور خشکی و سمندر کی مکمل سکیننگ ہو چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں خبر آئی تھی کہ برازیل کے جنگلوں میں ایسے وحشی قبیلے کا انکشاف ہوا ہے جہاں جدید دور کے انسان کے قدم آج تک نہیں پہنچے۔ لہٰذا یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ دنیا میں اب بھی بہت دشوار گزار جگہیں ہیں جہاں ''نادیدہ آنکھ'' اب تک نہیں پہنچ سکی۔

ابلیسی سمندر اور شیطانی تکون:

حدیث شریف میں آتا ہے:

(یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصا منبر پر مار کر فرمایا: ''یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ [یعنی مدینہ منورہ]۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم کو یہی بتایا کرتا تھا۔ جان لو کہ دجال شام کے سمندر (بحیرۂ روم) میں ہے یا یمن کے سمندر (بحر عرب) میں ہے۔ نہیں! وہ مشرق میں ہے! مشرق میں! اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔'' (صحیح مسلم: حدیث 7208)

اب جزیرۃ العرب سے مشرق کی جانب دیکھا جائے تو دو جگہیں ایسی ہیں جنہیں مغرب کے عیسائیوں کے ہاں بھی ''شیطانی سمندر''، ''شیطانی جزیرے'' یا ''جہنم کا دروازہ'' کہا جاتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ دونوں کا آخری سرا امریکا سے جا ملتا ہے۔

(1) مشرق بعید میں بحر الکاہل کے ویران اور غیر آباد جزائر آتے ہیں...... ان کے

اردگرد کے گہرے اور خوفناک پانیوں کا نام ہی ''شیطانی سمندر'' (Devils Sea) ہے۔ یہ جنوب مشرقی جاپان، آیوجیاتی یونین اور جزائر ماریانہ کے قریب ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہاں کوئی بھی اسلامی ملک نہیں پھر اسے ''شیطانی سمندر'' کا عالمی نام کس نے دیا؟ مسلمان ایسی نکتہ طرازی کریں تو سمجھ میں آتی ہے، غیر مسلموں نے اسے کیوں ابلیسی ٹھکانہ قرار دیا؟

یہاں یہ بات بھی مدنظر رہے کہ مشرق کی جانب واقع سمندر میں امریکا کی ایک سمندری ریاست بھی موجود ہے۔ امریکا کی پچاس ریاستیں ہیں جب کہ اس کے پرچم پر موجود پچاس ستاروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان میں سے اڑتالیس تو اکٹھی ہیں۔ دو ذرا فاصلے سے ہیں:

(۱) الاسکا۔ اس کے اور امریکا کے بیچ میں کینیڈا حائل ہے۔ یہ 1867ء تک روس کے پاس تھی۔ اس کے اور روس کے بیچ میں صرف درۂ بیرنگ نامی تنگ سمندری گذرگاہ ہے۔ جو 170 ڈگری شمالاً جنوباً پر واقع ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ شمالی امریکا کی حدود میں آتی تھی اور امریکی براعظم میں ایشیائی روس کی موجودگی امریکیوں کو نہایت کھلتی تھی۔

امریکا کے سترہویں صدر اینڈریو جانسن کی زندگی میں سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ انہوں نے 18 اکتوبر 1867ء کو الاسکا کا 5 لاکھ 86 ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا برفستان زارِ روس الیگزینڈر روم (1855ء-1881ء) سے سات ملین ڈالر کی مالیت کے برابر ہونے کے بدلے خرید کر امریکی وجود کو روسی داغ سے پاک کر لیا۔ اس طرح الاسکا اپنے وسیع رقبے اور قیمتی معدنیات کے ساتھ انچاسویں ریاست کی حیثیت سے شرف بہ امریکا ہوا۔

(۲) جزیرۂ ہوائی جس کا صدر مقام ''ہونولولو'' ہے۔ اس کا رقبہ گیارہ ہزار مربع میل ہے۔ یہ 1898ء میں پچاسویں ریاست کے طور امریکا میں شامل ہوا۔ بحر الکاہل کے بیچ میں ہے اور بحر الکاہل وہی سمندر ہے جس کا ایک مقام ''ماریانہ ٹرینچ'' دنیا کی گہری ترین جگہ

ہے، جس کی تہہ میں خوفناک آتش فشاں ہیں، جس میں زیر آب زلزلے آتے رہتے ہیں..... اور....... جس کا ایک حصہ "شیطانی سمندر" کے نام سے مشہور ہے۔

(2) اور پھر...... بحر الکاہل کے پار امریکا ہے۔ امریکا کے قریب سمندر میں ایسا تکونی خطہ ہے جس کے متعلق عجیب وغریب قصے کہانیاں مشہور ہیں۔ ان میں حقیقت کم اور افسانہ زیادہ ہے۔ حقیقت اتنی ہے کہ یہ "شیطانی تکون" ہے۔ "تکون" سے آپ کے ذہن میں کیا بات آتی ہے۔ تکون کہاں استعمال ہوتی ہے؟ کس فرقے کا مخصوص نشان ہے؟

کس ملک کے نوٹ پر اہرام نما تکون چھپی ہوئی ہے؟ "برمودا ٹرائی اینگل" آج کی ترقی یافتہ سائنس کے لیے بھی ایک معمہ ہے۔ جدید ترین طیاروں اور بحری جہازوں کے آلات اس خطے میں داخل ہوتے ہی بے کار ہو جاتے ہیں۔ قریب پہنچتے ہی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ اس کے اندر اللہ پاک کسی کو اپنی قدرت سے لے جائے تاکہ وہ دنیا والوں کو آگاہ کر سکے تو اس کی خصوصیت ہے۔ عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ زمین چونکہ گول ہے اس لیے اگر دجال کے مقام کو مبہم رکھنے کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا جائے جو کہ آگے جا کر بہر حال (زمین کے گول ہونے کی وجہ سے) مغرب تک پہنچے گا تو یہ درج بالا حدیث شریف کی ایک ممکنہ تاویل ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس سے زیادہ قوی تاویل وہ ہے جو ایک مصری محقق عیسیٰ داؤد نے اپنی کتاب "مثلث برمودا" میں کی ہے کہ پہلے دجال بحر الکاہل کے ان ویران جزائر میں قید تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اسے بیڑیوں سے تو رہائی مل گئی۔ وہ زنجیروں سے آزاد ہو گیا ہے اور اپنے خروج کی راہ ہموار کر رہا ہے، لیکن اسے ابھی خروج کی اجازت نہیں ملی لہٰذا وہ "شیطانی سمندر" سے "شیطانی تکون" تک رابطے میں ہے جس کے قریب شیطانی تہذیب پروان چڑھ کر نکتۂ عروج کو پہنچنے ہی والی ہے۔

بحر شیطان سے مثلث شیطان تک۔ بحر الکاہل کے شیطانی سمندر اور بحر اوقیانوس کی

"شیطانی تکون" میں کئی خصوصیات کے اعتبار سے مماثلت پائی جاتی ہے جو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ ان دونوں میں کوئی ایسا تعلق ضرور ہے جو دنیا کی نظر سے پوشیدہ ہے اور یہ تعلق لازماً شیطانی ہے، رحمانی یا انسانی نہیں۔ مثلاً:

(1) دنیا میں یہ دونوں ایسی جگہیں ہیں جہاں قطب نما کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دونوں میں متعدد ہوائی اور بحری جہاز غائب ہو چکے ہیں۔ بحر شیطان میں کم اور مثلث شیطان (برمودا) میں زیادہ۔ انتہائی تعجب خیز بات یہ ہے کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان ایسے جہازوں کو سفر کرتے دیکھا گیا ہے جو بہت پہلے غائب ہو چکے تھے۔

(2) دونوں کے اندر ایسی مقناطیسی کشش یا برقی لہریں یا لیزر شعاعیں قسم کی چیز موجود ہے جو ہماری بجلی سے ہزار گنا طاقتور ہے۔ یہ انتہائی طاقتور لہریں ہوائی یا بحری جہازوں کو توڑ مروڑ کر نگل کر ان کا نام ونشان مٹا دیتی ہیں۔

(3) دونوں کے درمیان اُڑن طشتریاں اُڑتی دیکھی گئی ہیں جنہیں امریکی میڈیا کی مخصوص "نادیدہ طاقتیں" خلائی مخلوق کی سواری قرار دیتی ہیں جبکہ وہ دجال کی تیز رفتار سواری بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: "دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس گدھے کا ایک قدم تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا اور وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں ایسے گھس جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو۔" (کتاب الفتن، نعیم بن حماد۔ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تین دن کی مسافت ایک قدم پر تقسیم کی جائے تو تقریباً 82 کلو میٹر فی سیکنڈ بنتے ہیں۔ اُڑن طشتریاں جہاں انتہائی تیز رفتار ہوتی ہیں وہاں وہ فضا کی طرح سمندر کی گہرائی میں بھی گھس کر سفر کر لیتی ہیں تیز اپنا حجم چھوٹا یا بڑا کرنے اور فضا میں ٹھہر جانے یا زمین میں

کہیں بھی اُتر جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔امریکا کا یہودی میڈیا ان کے متعلق سامنے آنے والے حقائق چھپاتا رہتا ہے۔ کچھ ماہرین نے انہیں منظر عام پر لانے کی کوشش کی تو انہیں قتل کر دیا گیا۔ یہ موضوع تفصیل چاہتا ہے۔اس پر ان شاء اللہ الگ سے لکھا جائے گا۔

(4) دونوں جگہوں کو خواص وعوام قدیم زمانے سے شیطان کی طرف نسبت کرتے ہیں اور یہاں ایسی قوتوں کی کارستانیوں کے قائل ہیں جو انسانیت کی ہمدرد نہیں، خوفناک، پُراسرار اور جان لیوا ہیں...... لیکن ان کے گرد اسرار کے ایسے پردے آویزاں کر دیے گئے ہیں کہ بال کی کھال اُتارنے والے مغربی میڈیا اور چیونٹی کے بلوں میں گھرے فٹ کر کے ان کی طرز زندگی پر تحقیق کرنے والے مغربی سائنس دان مہر بہ لب ہیں بلکہ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان سفر کرتی نظر آنے والی اُڑن طشتریوں کی حقیقت تک پہنچنے والے دو سائنس دانوں ڈاکٹر موریس صبیب اور ڈاکٹر جیمس ای میکڈونلڈ کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کی ہلاکت کو خودکشی کا نام دے کر اس راز کو دنیا سے چھپانے اور دفن کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کی قیدگاہ کے بارے میں تین جگہوں کا نام لیا۔ دو کی نفی کی اور ایک کی تائید کی کہ دجال وہاں مقید ہے۔ان تینوں میں سمندر کا نام آتا ہے۔ اس کی تشریح ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ابلیس اپنا تخت سمندر پر لگاتا ہے۔ لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لیے اپنا لشکر روانہ کرتا ہے۔ جو اس کے لشکر میں سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ ابلیس کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔'' مسلم شریف کے شارح علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ابلیس کا مرکز ہے یعنی ابلیس کا مرکز سمندر میں ہے۔

اس سے ہمیں دجال کے مقام کو سمجھنے میں کچھ مدد ملتی ہے۔ وہ اس طرح کہ دجال ابلیس کے ترکش کا سب سے کارآمد اور زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ اللہ کی سچی خدائی کے مقابلے میں جھوٹی خدائی قائم کرنے کے لیے ابلیس کا سب سے اہم ہتھیار اور کارآمد حربہ جال ہے۔ ان دونوں کی باہمی ملاقات اور شیطانی قوتوں کی دجال کے ساتھ بھرپور امداد احادیث سے ثابت ہے۔ کیا عجب کہ ابلیس کے مرکز میں ہی دجال مقید ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے شیطانی سمندر اور شیطانی جزائر میں مقناطیسی کشش پیدا کر کے عام انسانوں سے مخفی کر رکھا ہو۔

دجالی شعبدوں کی دو تشریحات:

احادیث میں دجال کو دیے گئے جن محیر العقول شعبدوں کا ذکر آتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ان کا تعلق بھی انہی مقناطیسی لہروں یا لیزر شعاعوں سے ہے۔ ان شعاعوں کے ذریعے وہ کام کیے جا سکتے ہیں جن کو دیکھ کر کمزور ایمان اور ناقص علم والے تو جھوٹے خدا کو سچا ماننے میں دیر نہیں کریں گے۔ یہ کام دو طرح کے ہو سکتے ہیں:

(1) بعض میں تو حقیقت وہ ہوگی جو دکھائی دے رہی ہے۔ یعنی ان شعاعوں کو کسی انسان یا انسانوں کے مجمع پر ڈالا جائے تو وہ پگھل کر غائب ہو جائے گا۔ کھیتوں پر ڈالا جائے تو سرسبز کھیت جل کر راکھ ہو جائیں گے اور بنجر کھیت لہلہانے لگیں۔ مادرزاد اندھے کی بینائی لوٹا دینا، لاعلاج امراض کا علاج کر دینا، جاندار کو مار ڈالنا یا غائب کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ان شعاعوں کے ذریعے پلک جھپکنے میں ممکن ہوگا۔

(2) دوسری قسم وہ ہے جس میں نظر بندی ہے۔ حقیقت وہ نہیں ہوگی جو نظر آ رہی ہے۔ مثلاً: کثیر المنزلہ عمارتوں، دیوہیکل جہازوں کو غائب کر دینا۔ سمندر کی تہہ میں یا زمین کی گہرائی میں موجود پلیٹوں کو ہلا کر زلزلہ پیدا کرنا۔ زندہ انسان کو دو ٹکڑے کرنا اور پھر زندہ

کر دینا۔

یہودی سائنس دانوں نے ان شعاعوں کو جوان دو شیطانی جزائر میں پائی جاتی ہیں، محفوظ کرنے اور حسب منشا استعمال کرنے میں ابتدائی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یہ اس قدر طاقتور ذریعۂ توانائی ہے کہ موجودہ سائنس کی تمام ایجادات اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ ہوائی جہاز کو تو چھوڑیں، اگر اس کو کار میں استعمال کیا جائے تو وہ مروجہ روایتی توانائی سے چلنے والی کاروں سے لاکھوں گنا...... ہزاروں نہیں لاکھوں گنا...... تیز رفتاری سے چلے گی۔ دجال جس قسم کی اُڑن طشتریوں پر سواری کرے گا اس میں یہی توانائی استعمال ہوگی۔ اس کی حیرت انگیز شعبدہ بازیوں کی پشت پر یہی توانائی کارفرما ہوگی اور کمزور ایمان والوں کو گمراہ کر چھوڑے گی۔ آج کل یہود آخری معرکے کی تیاری کر رہے ہیں اور دنیا کا ذہن بنا رہے ہیں کہ ''نجات دہندہ'' کی آمد قریب ہے۔ عنقریب جیسے ہی وہ اس پر حسب منشا کنٹرول حاصل کریں گے، انسانیت کے خلاف فیصلہ کن جنگ کا بہانگ دہل اعلان کر دیں گے۔ ان کے خیال میں یہ ناقابل شکست ٹیکنالوجی ہے جو دجال کی ''عالمی حکومت'' کے قیام میں حائل ہر رکاوٹ کو بہالے جائے گی۔...... بلکہ وہ تو اس سے بھی آگے کی سوچ رہے ہیں کہ یہ لیزر ٹیکنالوجی ان کو موت پر قابو دلوادے گی کیونکہ موت ان کے لیے یقینی طور پر جہنم کا دروازہ ہے...... اور سنیے! حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سے بھی آگے کی سوچ رہے ہیں کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ ربّ العزت کو قتل کر کے زمین و آسمان کی بادشاہت اپنے نام کر لیں۔ لیکن ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ اس موقع پر بھول جاتے ہیں کہ سب طاقتوں کے اوپر ایک طاقت موجود ہے۔ شیطانی مادی طاقتوں کی جہاں انتہا ہوتی ہے، وہاں رحمانی روحانی طاقت کی ابتدا ہوتی ہے۔ اللہ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے خصوصاً اسے سجدہ کرنے اور اس کی خاطر جان دینے والے بے لوث جانثاروں سے اسے عشق ہے۔ وہ ان کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے

دے گا۔ وہ ان شعاعوں کے مقابلے میں مجاہدین کے امیر حضرت مسیح علیہ السلام کو ایسی شعاعوں کی طاقت دے گا کہ جہاں تک ان کی نظر جائے گی کافر مرتے جائیں گے اور دنیا کو برموداکی شعاعوں کا شعبدہ دکھانے والا دجال تو ان کو دیکھتے ہی پگھلنے لگے گا۔ اور اس کے ساتھ موجود یہودیوں کو قلیل تعداد اور بے سروسامان مجاہدین ہر پتھر اور درخت کے پیچھے سے پکڑ پکڑ کر برآمد کرلیں گے اور چن چن کر ختم کریں گے۔ یہودیت، شیطنت اور دجالیت ہمیشہ اس حقیقت کو بھول جاتی ہے۔ اس کو مادی طاقت کا زعم رہتا ہے اور دنیا بھی ان کی طاقت سے مرعوب ہوکر خدائی احکام اور جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑ لیتی ہے۔ یہ انسانیت کی بدقسمتی ہے۔ جو حشر ہوش ربا یہودی اور اس کی ہم نوا صہیونی طاقت کا افغانستان میں ہو رہا ہے۔ وہی حشر دجال کی ''ناقابل شکست ٹیکنالوجی'' کا آرمیگاڈون کے میدان میں ''افیق'' کی کھائی میں ہوگا۔

دجالی شعبدوں کو ناکام بنانے کا طریقہ:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ابن صیاد سے فرمایا تھا: ''اِخْسَأْ! لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ'' یعنی مردود تو اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ابن صیاد جیسا دجال اصغر ہو یا یہودیوں کا مسیحائے منتظر دجال اکبر، دونوں کو رب تعالی ایک حد سے آگے کی نہ طاقت دیں گے نہ اپنی مخلوق کے لیے اسے ایک حد کے بعد آزمائش بنائیں گے۔ دجال کی یہ شعاعیں اس مسلمان کے آگے قطعاً بیکار رہوں گی اور اس کو نہ نقصان پہنچا سکیں گی نہ اس کی نظر بندی کرسکیں گی جو:

(1) سورۂ کہف کی (یا اس کی ابتدائی یا آخری دس آیات کی) تلاوت کرے گا۔

(2) تسبیح وتحمید اور تکبیر وتہلیل (تیسرا اور چوتھا کلمہ) کا ورد کرے گا۔ (3) اور جو دجال کے منہ پر تھوک کر اس کے خلاف علم جہاد بلند کرے گا۔ جہاد وہ بے مثال ٹیکنالوجی ہے جو یہود کی صدیوں کی محنت سے حاصل کردہ سائنسی ٹیکنالوجی کو ایک ہلّے میں بہا کر لے جائے گی

اوران کے پلے سوائے ذلت ورسوائی کے کچھ نہ چھوڑے گی۔ جب تمام دنیا نے امریکا سے شکست کھائی تھی تو طالبان نے جہاد کی بدولت اسے اس کی اوقات یاد دلا دی۔ عنقریب جب تمام روشن خیال دنیا دجال کو خدا تسلیم کر چکی ہوگی کہ خراسان کے کالے جھنڈے والے اس کی جھوٹی خدائی کا پردہ چاک کر ڈالیں گے۔ کاش! مسلمان اس دن کی تیاری ابھی سے کریں۔ تقویٰ اور جہاد۔ تقویٰ اور جہاد۔ تقویٰ اور جہاد۔۔۔۔۔ اے اہل اسلام! تقویٰ اور جہاد۔ ان دو چیزوں کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

بات یہ ہے:

دجال کہاں ہے؟ یہ سوال اسرار ورموز کے دبیز پردے کے پیچھے چھپا تھا۔ اب جیسے جیسے اس کے ظہور کا وقت قریب آ رہا ہے، ایسا لگتا ہے اللہ تعالیٰ ابلیسی اور دجالی قوتوں کے ٹھکانے کو کچھ کچھ نہ آشکارا کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال اس کا معلوم ہو یا نامعلوم، واضح ہو یا مبہم، معلوم ہو کر بھی نامعلوم رہے یا بالکل مجہول رہے، بات یہ ہے جس چیز کو حدیث شریف میں جتنا بتایا گیا ہے، اس سے زیادہ جاننے میں یقیناً ہمارا فائدہ نہ تھا اس لیے اسے مبہم رکھا گیا۔ ہمیں اس ابہام کی تشریح کے پیچھے پڑنے کے بجائے اس مقصد پر نظر رکھنی چاہیے جو ابہام کا منشا تھا۔ یعنی دجال کے مسکن کی تعیین کے بجائے دجالی فتنے کے مقابلے کی تیاری۔ آج اگر ہمیں اس کا مسکن معلوم بھی ہو جائے تو نہ کوئی قبل از وقت اسے قتل کر سکتا ہے نہ اس جزیرے تک پہنچ سکتا ہے، البتہ جب دجال نکلے گا اور پوری دنیا میں دندنائے گا تو جس نے اس کے مقابلے کے لیے دنیا کی محبت سے جان چھڑا کر موت کی تیاری نہ کی ہوگی، حرام چھوڑ کر حلال کی پابندی نہ کی ہوگی، سورۂ کہف اور ذکر وتسبیح کی عادت نہ ڈالی ہوگی، اللہ کی ملاقات کا شوق دل میں پیدا نہ کیا ہوگا اور جہاد سے غافل رہا ہوگا، وہ اس کے فتنے کا شکار ہونے سے نہ بچ سکے گا۔ فتنے کا مرکز معلوم ہونا اتنا اہم نہیں جتنا فتنے کا شکار ہونے سے بچنے

کی تیاری کرنا اور فتنے سے بچنا اتنا قابلِ قدر نہیں جتنا اس کے خاتمے کے لیے فیصلہ کن جدوجہد کا عزم کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و استقامت کا اعلیٰ درجہ اور جدوجہد و جہاد کا لازوال جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

دجال کب برآمد ہوگا؟

اس بحث کا تیسرا اور آخری سوال...... جو پہلے دو سوالوں سے زیادہ نازک، تحقیق طلب اور حتمی جواب سے بعید ترین ہے...... یہ ہے کہ دجال کب نکلے گا؟ اسے زنجیروں سے آزادی تو شاید مل چکی ہے، قید سے رہائی کب ملے گی؟ اور دجال کا راستہ ہموار ہونے، اسٹیج تیار ہونے اور دجالی قوتوں کی مادی ترقی کے نکتۂ عروج پر پہنچنے کے بعد وہ کون سا لمحہ ہے جب وہ خروج کر کے دنیا کو تاریخ انسانی کی سب سے بڑی آزمائش سے دوچار کرے گا؟

ہمیں قرآن مجید سے اس طرح کے سوالات کے دو جواب ملتے ہیں: چنانچہ پہلا جواب تو وہی ہے جو سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 51 میں وارد ہوا ہے: "قُلْ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا."

ترجمہ: "اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ عین ممکن ہے کہ وہ (لمحۂ موعود) بالکل ہی قریب آ گیا ہو۔"

بالکل اسی طرح کی ایک بات سورۃ المعارج میں بھی وارد ہوئی ہے: "اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا."

یعنی "یہ لوگ اسے دور سمجھ رہے ہیں، جبکہ ہم اسے بالکل قریب دیکھ رہے ہیں۔"

(آیات:6-7)

اور دوسرا وہ عمومی جواب ہے جو قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے یعنی: "وَاِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّاتُوْعَدُوْنَ۔"

یعنی "(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب آ چکی ہے یا ابھی دور ہے۔" (سورۃ الانبیاء:109)

"قُلْ اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ مَّاتُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْ اَمَدًا۔"

یعنی اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ عنقریب پیش آنے والی ہے یا ابھی میرا رب اس کے ضمن میں کچھ تاخیر فرمائے گا۔" (سورۃ الجن:25)

خلاصہ یہ کہ اللہ رب العزت نے جن خاص حکمتوں کے تحت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیا، اسے سو فیصد مبہم رکھا ہے، اسی طرح علاماتِ قیامت کے ظہور کے وقت کی حتمی تعیین بھی ناممکن ہی جیسی ہے۔ البتہ بعض قرائن وشواہد کی بنا پر ہمارے اکابر یا اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم نے اب تک جو کچھ فرمایا ہے، ذیل میں ہم اسے بلا تبصرہ نقل کرتے ہیں:

(1) ..... برصغیر کے مشہور عالمِ دین اور دجالیات سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے اور اس پر مفصل کتاب کے مؤلف حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی اپنی معرکۃ الآرا کتاب "دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال" کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

"مغرب کا جدید تمدن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "المسیح الدجال" کے خروج کی زمین تیار کر رہا ہے، کیونکہ اپنی اقتداری قوتوں سے وہی کام یورپ کی اس نشاۃ جدیدہ میں بھی لیا جا رہا ہے، جس میں "المسیح الدجال" اپنی اقتداری قوتوں کو استعمال کرے گا۔ خدا

بیزاری یا خدا کے انکار کو ہر دلعزیز بنانے کی راہ یورپ صاف کر رہا ہے یا کر چکا ہے لیکن بجائے خدا کے خود اپنی خدائی کے اعلان کی جرأت اس میں ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ المسیح الدجال اسی قصے کی تکمیل کر دے گا۔ کچھ بھی ہو، صحیح اور صاف پچی تلی بات جس میں خواہ مخواہ نبوت کے الفاظ میں کھینچ تان اور رکیک تاویلوں کی ضرورت نہیں ہوتی یہی ہے کہ ''المسیح الدجال'' کے خروج کا دعویٰ تو قبل از وقت ہے، مگر ''المسیح الدجال'' جس فتنے میں دنیا کو مبتلا کرے گا، اس فتنے کے ظہور کی ابتدا کسی نہ کسی رنگ میں مان لینا چاہیے کہ ہو چکی ہے۔ دوسرے لفظوں میں چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ دجال آیا ہو نہ آیا ہو، لیکن ''دجالیت'' کی آگ یقیناً بھڑک چکی۔ آخر حدیثوں میں یہ بھی تو آیا ہے کہ ''المسیح الدجال'' سے پہلے ''دجاجلہ'' کا ظہور ہوگا۔ بعض روایتوں میں ان کی تعداد تیس اور بعضوں میں ستر، چھہتر تک بتائی گئی ہے۔ ''دجال'' سے پہلے ان ''دجاجلہ'' کی طرف ''دجالیت'' کا انتساب بلاوجہ نہیں کیا گیا ہے۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ''المسیح الدجال'' جس فتنے کو پیدا کرے گا کچھ اسی قسم کے فتنوں میں اس سے پہلے ہونے والے ''دجاجلہ'' دنیا کو مبتلا کریں گے۔'' (ص:24،25)

(2)..... مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب رحمہ اللہ تعالی سورۂ کہف اور دجال سے اس کے خصوصی تعلق پر لکھی گئی کتاب ''معرکۂ ایمان و مادیت'' میں رقم طراز ہیں:

''عہد آخر میں یہودیوں نے (مختلف اسباب کی بنا پر جن میں بعض ان کے نسلی خصائص سے تعلق رکھتے ہیں، بعض تعلیم و تربیت سے، بعض سیاسی مقاصد اور قومی منصوبوں سے) علم و فن اور ایجادات و اختراعات کے میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے ایک طرح سے تہذیب جدید پر پورا کنٹرول کر لیا اور ادب و تعلیم، سیاست و فلسفہ، تجارت و صحافت اور قومی رہنمائی کے سارے وسائل ان کے ہاتھ میں آگئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

انہوں نے مغربی تہذیب (جو مغربی ماحول میں پیدا ہوئی) کے ایک اہم ترین عنصر کی حیثیت حاصل کرلی۔ جدید تغیرات کا جائزہ لینے سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ بین الاقوامی یہودیت کا اثر ورسوخ مغربی معاشرہ میں کس قدر بڑھ چکا ہے؟ اب یہ تہذیب اپنے تمام سرمایۂ علم وفن کے ساتھ اپنے منفی انجام کی طرف بڑھ رہی ہے اور تخریب وفساد اور تلبیس و دجل کے آخری نقطہ پر ہے اور یہ سب ان یہودیوں کے ہاتھوں ہو رہا ہے جن کو اہل مغرب نے سرآنکھوں پر بٹھایا اور ان کے دوررس خفیہ مقاصد، انتقامی طبیعت اور تخریبی مزاج سے غافل و بے پرواہ ہو کر ان کی جڑوں کو اپنے ملکوں میں خوب پھیلنے اور گہرا ہونے کا موقع دیا اور ان کے لیے ایسی سہولتیں اور مواقع فراہم کیے جو طویل صدیوں سے ان کے خواب و خیال میں بھی نہ آسکے ہوں گے۔ یہ انسانیت کا سب سے بڑا ابتلی ہے اور نہ صرف عربوں کے لیے (جو ان کو بھگت رہے ہیں اور نہ صرف اس محدود رقبہ کے لیے جہاں موت وزیست کی یہ کشمکش برپا ہے) بلکہ ساری دنیا کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔'' (ص: 10، 11)

(3)...... عالم عرب کے مشہور عالم، داعی اور محقق شیخ سفر عبدالرحمن الحوالی اپنی کتاب ''یوم الغضب'' میں کہتے ہیں:

''رہا آخری مشکل سوال کہ غضب والا دن کب نازل ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ''ویرانے کی گندگی'' کو کب تباہ کرے گا؟ بیت المقدس کی زنجیریں کب کٹیں گی؟ اس کا جواب ہم نے ضمناً پہلے ہی دے دیا ہے۔ پہلے گزر چکا ہے کہ دانیال نے کرب اور کشائش کے درمیان 45 برس کا تعین کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دانیال کی نشاندہی کے مطابق پلید ریاست 1967ء میں قائم ہوئی [یعنی اسرائیل کا بیت المقدس پر قبضہ 1967ء میں ہوا۔ راقم] تو اس صورت میں اس کا خاتمہ...... یا اس کے خاتمہ کا آغاز...... (45+1967) 2012ء میں ہوگا۔ اس سال اس کے وقوع کی توقع ہے۔ لیکن جب تک واقعات تصدیق نہیں کرتے ہم

کوئی قطعی بات نہیں کہہ سکتے۔'' (ص:122)

(4)...... جامعہ ازہر کے استاد، اور مہدویات کے مشہور مصری محقق، الاستاذ امین محمد جمال الدین اپنی معرکۃ الآرا کتاب ''ہرمجدون'' (آرمیگاڈون) کے صفحہ 33 پر رقم طراز ہیں:

''نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ کعب نے کہا: ''ظہور مہدی کی علامت مغرب سے آنے والے جھنڈے ہیں جن کی قیادت کندۃ (کینیڈا) کا ایک لنگڑا آدمی کرے گا۔''

مجھے گمان تک نہ تھا کہ امریکی ایک لنگڑے کا انتخاب کر کے اسے کمانڈر انچیف کے منصب پر فائز کریں گے بلکہ میں اپنے دل ہی دل میں سمجھتا تھا کہ اعرج کے لفظ سے مراد ایک کمزور شخص ہے جس کی رائے میں کوئی وزن نہ ہوگا۔ میرے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ دنیا کی فوج کا سپہ سالار ایک لنگڑے کو بنانا روا سمجھیں گے۔ بدشگونی کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ فوج اپنے قائد کی طرح عاجز و درماندہ ہوگی۔ جب میں نے دیکھا کہ کینیڈا سے تعلق رکھنے والا جنرل رچرڈ مائرز بیساکھیوں پر چل کر آرہا ہے تاکہ وہ امریکی عوام کے سامنے افغانستان کے خلاف بری، بحری اور فضائی آپریشن کا اعلان کرے تو میرے منہ سے نکل گیا۔ اللہ اکبر! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اتحادی فوج کے جھنڈوں (صلیبی جھنڈوں) کا کینیڈا کے لنگڑے جرنیل کی زیر قیادت خروج کشت وخون کے آغاز کی علامت ہے اور حی وقیوم کی قسم! یہی ظہور مہدی کی علامت ہے۔ اگر ہم لنگڑے امریکی کمانڈر انچیف پر حیران ہو رہے ہیں تو ہمیں ایک اور عبارت پر بھی حیران ہونا چاہیے جس کو نعیم بن حماد نے ہی روایت کیا ہے۔ اس میں اسی لنگڑے کا وصف بیان ہوا کہ پھر لنگڑا کینیڈین خوبصورت بیج لگا کر ظاہر ہوگا۔ جب تو لنگڑے کو خوبصورت فوجی وردی، تمغوں اور بیجوں میں دیکھے گا تو بے ساختہ تیرے منہ سے نکلے گا:

سبحان اللہ! واقعی مہدی کا ظہور قریب تر ہے کیونکہ کینیڈین لنگڑا جرنیل ظاہر ہو چکا ہے۔''

تھوڑا آگے چل کر صفحہ 36 پر وہ کہتے ہیں:

"1400ھ کی دہائیوں (دو یا تین دہائیوں) میں مہدی امین کا خروج ہوگا۔ وہ ساری دنیا سے جنگ کرے گا۔ سب گمراہ اور اللہ کے غضب کے مارے اس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جو اسراء اور معراج کے ملک میں نفاق کی حد کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ سب مجدون نامی پہاڑ کے قریب جمع ہوں گے۔ ساری دنیا کی مکار اور بدکار ملکہ جس کا نام امریکا ہے، اس کے مقابلہ کے لیے نکلے گی۔ اس دن وہ پوری دنیا کو گمراہی اور کفر کی طرف ورغلائے گی۔ اس زمانہ میں دنیا کے یہودی اوج کمال تک پہنچے ہوں گے۔ بیت المقدس اور پاک شہران کے قبضے میں ہوگا۔ بر و بحر اور فضا سے سب ممالک آدھمکیں گے سوائے ان ممالک کے جہاں خوفناک برف پڑتی ہے یا خوفناک گرمی پڑتی ہے۔ مہدی دیکھے گا کہ پوری دنیا بُری بُری سازشیں بنا کر اس کے خلاف صف آرا ہے اور وہ دیکھے گا کہ اللہ کی تدبیر سب سے زیادہ کارگر ہوگی۔ وہ دیکھے گا کہ پوری کائنات اللہ کی ہے اور سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ساری دنیا بمنزلہ ایک درخت کے ہے جس کی جڑیں اور شاخیں اسی اللہ کی ملکیت ہیں..... اور ان پر انتہائی کربناک تیر پھینکے گا اور زمین و آسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔ آسمان سے آفتیں برسیں گی۔ زمین والے سب کافروں پر لعنت بھیجیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کفر کو مٹانے کی اجازت دے دے گا۔"

(5)..... برصغیر کی ایک مشہور بزرگ شخصیت جن کی علامات قیامت کے بارے میں منظوم پیش گوئیاں معرکۃ الآراء رہی ہیں یعنی مولانا نعمت اللہ شاہ المعروف (شاہ ولی نعمت) اپنی پیش گوئیوں میں فرماتے ہیں:

۔ ایسے مسلم رہبر بھی ہوں گے جو در پردہ مسلمانوں کے دشمنوں کے دوست ہوں

گے اور اپنے فاجرانہ عہد و پیمان کے مطابق ان کی امداد کریں گے۔

- پھر ماہ محرم میں مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار آجائے گی۔ اس وقت مسلمان جارحانہ اقدام شروع کر دیں گے۔ اس کے بعد پورے ملک ہندوستان میں شورش برپا ہو جائے گی۔ اس وقت مسلمان جہاد کا مصمم ارادہ کرے گا۔

- ساتھ ہی ساتھ اللہ کا ایک حبیب جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن کا درجہ رکھے گا، اللہ کی مدد سے اپنی تلوار نیام سے نکال کر اقدام کرے گا۔

- سرحد کے بہادر غازیوں سے زمین مرقد کی طرح ہلنے لگے گی جو اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے پروانہ وار آئیں گے۔ یہ چیونٹیوں مکوڑوں کی طرح راتوں رات غلبہ کریں گے اور حق بات یہ ہے کہ قوم افغان برابر فتح یاب ہو جائے گی۔

- افغانی و دکنی اور ایرانی مل کر ہندوستان، مردانہ وار فتح کر لیں گے۔

- دین اسلام کے تمام بدخواہ مارے جائیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا لطف نازل فرمائے گا۔

- خدا کے فضل و کرم سے قوم مسلمان خوش ہو جائے گی اور پورا ہندوستان ہندوانہ رسوم سے پاک ہو جائے گا۔

- ہندوستان کی طرح یورپ کی قسمت خراب ہو جائے گی اور تیسری جنگ عظیم پھر چھڑ جائے گی۔

- جن الفوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک الف (امریکا) بدلگام گھوڑے کی طرح الف یعنی سیدھا ہو کر شریک جنگ ہوگا اور روس الف مغربانہ یعنی انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

- شکست خوردہ جیم یعنی جرمنی روس کے ساتھ شریک ہو کر اور جہنمی اسلحہ آتش فشاں

تیار کر کے ہمراہ لائے گا

- الف یعنی انگلستان ایسے مٹیں گے کہ ان کا ایک لفظ بھی صفحۂ ہستی پر بجز تاریخوں میں ان کی یاد کے اور ان کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

- غیب سے سزا ملے گی، گنہگار نام پائے گا اور پھر کبھی عیسائی طرز سر نہ اٹھائے گا۔

- بے ایمان ساری دنیا کو خراب کر دیں گے۔ آخر کار ہمیشہ کے لیے جہنمی آگ کا نذرانہ ہو جائیں گے۔ وہ راز بستہ ہیں جو میں نے کہا ہے اور موتیوں کی طرح پرو دیا ہے۔ تیری نصرت و کامیابی کے لیے ایک اسناد غیبی کا کام دے گا۔

اگر تو جلدی چاہتا ہے اور فتح چاہتا ہے تو خدا کے لیے احکامِ الٰہی کی پیروی کر۔ جب آیندہ کان زھوقا کا سال شروع ہوگا تو حضرت مہدی اپنے مہدویانہ عہدہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔

''نعمت خاموش ہو جاؤ! اور خدا کے رازوں کو آشکار امت کر۔'' کنت کنزاً (745 ہجری) میں نے یہ اشعار لکھے ہیں۔''

(6)......صدر دار العلوم کراچی حضرت مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی دامت برکاتہم ماہنامہ ''البلاغ'' میں شائع شدہ اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں:

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں بشارتیں اور ان کی تطبیقی صورت حال کے بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اس سلسلہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی خبریں دی ہیں ان کی رُو سے اگر دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ پوری دنیا کی سیاست، جغرافیے اور حالات میں جو تبدیلیاں بڑی تیزی سے رونما ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں، یہ سب اس دور کی طرف دنیا کو لے جا رہی ہیں جو حضرت مہدی کے ظہور سے سامنے آنے والا ہے اور یہ سارا

میدان اس کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ اور روایت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مہدی کے زمانے میں مسلمانوں میں اختلاف عروج پر پہنچا ہوا ہوگا تو اختلاف کا خاتمہ وہی کریں گے اور دوبارہ خلافت اسلامیہ قائم ہوگی۔ جس کے سربراہ حضرت مہدی ہوں گے بظاہر وہ وقت اب زیادہ دور نظر نہیں آتا۔

سوال: حضرت مہدی کے ظہور کے پہلو بہ پہلو دجال کا ظاہر ہونا بھی آتا ہے؟

جواب: وہ پوری اُمت کے لیے آزمائش کا وقت ہوگا۔ بس اتنی بات ہے کہ اسلام کی ذلت کا وقت نہیں ہوگا اس لیے کہ مسلمان ایک امیر کے جھنڈے کے نیچے متحد ہوں گے اور حق ان کے سامنے کھلا ہوا ہوگا۔ حضرت مہدی کا قول حق ہوگا اور ان کے خلاف جو ہوگا وہ باطل ہوگا۔ اُس مشکل میں وہ دوچار نہیں ہوں گے جس مشکل میں اب ہم رہتے ہیں کہ کس بات کو ہم صحیح کہیں کس کو غلط کہیں۔ ٹھیک ہے، جانیں بہت جائیں گی، قربانیاں بہت دی جائیں گی لیکن کش مکش نہیں ہوگی، ذلت نہیں ہوگی، مسلمان کی موت ہوگی تو عزت کی موت ہوگی۔ (البلاغ: ج6، شمارہ 11، جنوری 2004ء)

یہ تو اس سلسلہ میں حضرت کا انٹرویو تھا۔ آپ کا ایک مضمون ''انبیاء کی سرزمین میں چند روز'' بھی ''البلاغ'' میں قسط وار شائع ہوا ہے، اس کی پانچویں قسط میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''اردن میں جن جن تاریخی مقامات پر جانا ہوا اکثر جگہ اسرائیل کے مقبوضات بھی ساتھ ہی نظر آئے جو انہوں نے مسلمانوں سے چھینے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ دل جو شامتِ اعمال سے پہلے ہی زخمی ہے، ان مناظر کو بچشم خود دیکھ کر اور بھی چوٹ پر چوٹ کھاتا رہا، لیکن پوری دنیا جس تیزی سے بدل رہی ہے اور جس طرح بدل رہی ہے، خصوصاً شرقِ اوسط (Middle East) میں تقریباً ساٹھ سال سے جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں، انہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ علامات کی

روشنی میں دیکھا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ دنیا اب بہت تیزی سے قیامت کی طرف رواں دواں ہے۔

اردن اور شام کے اس سفر میں قدم قدم پر نظر آتا رہا کہ یہ حضرت مہدی کے ظہور اور دجال سے ان کی ہونے والی جنگ کا میدان تیار ہو رہا ہے۔ اور اسی جنگ کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے فوراً بعد ان کے ہاتھوں دجال کے قتل اور ساتھ ہی یہودیوں کے قتل عام کا جو واقعہ ہونے والا ہے اس کی تیاری میں خود یہودی ...... نادانستہ ہی سہی ...... پیش پیش ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کافی پہلے "بخت نصر" بادشاہ نے جب یہودیوں پر ضرب کاری لگائی تو یہ تتر بتر ہو کر پوری دنیا میں ذلت کے ساتھ بکھر گئے تھے۔ اب سے تقریباً ساٹھ سال پہلے تک ان کا یہی حال تھا۔ اب ہزاروں سال بعد ان کا پوری دنیا سے کھنچ کھنچ کر فلسطین میں آ کر ...... دوسرے لفظوں میں اپنے مقتل میں آ کر جمع ہو جانا ...... یہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے لشکر کا کام آسان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ بقول حضرت والد ماجد (مفتی محمد شفیع صاحب) رحمہ اللہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو پوری دنیا میں کہاں کہاں تلاش کرتے پھرتے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہودی دجال کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ اُس کی آمد کے اُسی مقام پر منتظر ہیں جہاں پہنچ کر اُس کا قتل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی خبر کے مطابق مقدر ہو چکا ہے۔

ہمارے ایک میزبان حسن یوسف جن کا ذکر پہلے بھی کئی بار آ چکا ہے۔ یہ اصل باشندے فلسطین کے ہیں۔ وہاں سے ہجرت کر کے تقریباً 25،30 سال سے عمان ہی میں مقیم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب سے کئی برس پہلے وہ تبلیغ کے سلسلہ میں فلسطین گئے تو وہاں

کے ایک شہر "لُد" بھی جانا ہوا، جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ وہاں ایک بڑا گیٹ دیکھا جو "بابُ اللُّد" (لُد کا دروازہ) کہلاتا ہے۔ اُس پر اسرائیلی انتظامیہ نے لکھا ہے: "هنا يخرج ملكُ السلام" "سلامتی کا بادشاہ (دجال) یہاں ظاہر ہوگا۔"

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دیکھیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی تفصیلات ارشاد فرمائی ہیں۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح سندوں کے ساتھ آئی ہے اور اسے تین صحابہ کرام اور ایک اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا وعنہم) نے روایت کیا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "فيطلبه حتّى يُدْرِكه بباب لُدٍّ، فيقتُله." (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ ومسند احمد)

ترجمہ: "پس عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اُسے "بابُ اللُّد" (لُد کے دروازے) پر جالیں گے اور قتل کردیں گے۔"

ہمارے ایک اور میزبان جناب علی حسن احمد البیاری جو "اربد (Irbid)" کے معروف تاجر ہیں اور تبلیغی کام سے بھی وابستہ ہیں۔ ہمارا "عمان" سے "اربد" کا سفر اُن ہی کی گاڑی میں ہوا تھا۔ ان کے والد بھی اصل باشندے فلسطین کے تھے، بلکہ خاص شہر "لُد" ہی کے رہنے والے تھے۔ 1948ء میں ہجرت کرکے یہاں آ گئے تھے۔ یہیں 1951ء میں علی حسن احمد البیاری صاحب پیدا ہوئے۔ انہوں نے آج سیاحت سے واپسی پر اپنی عالیشان کوٹھی میں ضیافت کا اہتمام کیا تھا۔ اس پُرلطف مجلس میں انہوں نے اپنا یہ واقعہ سنایا کہ 1980ء میں یہ دس روز اپنے آبائی وطن "لُد" میں جاکر رہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں "بابُ اللُّد" ہی کے مقام پر ایک کنواں ہے۔ یہودی شہری انتظامیہ نے وہاں سے ایک سڑک گذارنے کے لیے اس کنویں کو ختم کرنا چاہا، مگر بلڈوزروں اور طرح طرح کی مشینوں

سے بھی اس کنویں کو ختم نہ کیا جا سکا۔ مجبوراً سڑک وہاں سے ہٹا کر گذارنی پڑی۔ وہاں اب یہ لکھا ہوا تھا کہ "هذا مكانٌ تاريخي" (یعنی ایک تاریخی مقام ہے)۔

ان ہی علی حسن بیاری صاحب نے بتایا کہ ان کے ایک ماموں زاد بھائی بھی جو ''علاماتِ قیامت'' کی تحقیق و جستجو میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں، لُدّ گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ایک محل دیکھا جو اسرائیلی انتظامیہ نے اپنے "ملك السلام" (دجال) کے لیے بنایا ہے۔''

(7)...... علاماتِ قیامت، آخری زمانے کے فتنوں اور ان کی عصری تطبیق رکھنے والے ایک اور صاحبِ بصیرت عالم حضرت مولانا عاصم عمر فاضل دارالعلوم دیوبند اپنی مقبول عام کتاب ''تیسری جنگ عظیم اور دجال'' میں فرماتے ہیں:

''جہاں تک تعلق وسائل پر قبضے کا ہے تو اگر آج سے پچاس سال پہلے جنگوں کے بارے میں یہ کہا جاتا کہ یہ دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے ہیں، تو کسی حد تک درست تھا لیکن اس دور میں ان جنگوں کو تیل اور معدنی وسائل کی جنگ کہنا، اس لیے درست نہیں کہ امریکا پر حکمرانی کرنے والی اصل قوتیں اب تیل اور دیگر دولت کے مرحلے سے بہت آگے جا چکی ہیں۔ اب ان کے سامنے آخری ہدف ہے اور وہ اپنی چودہ سو سالہ جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔'' (ص:23)

مولانا موصوف ''صدائے امت'' میں ''طلسم کشائی'' کے نام سے برمودا تکون پر لکھے گئے کالم میں فرماتے ہیں:

''یہ فتنہ دجال ہے جس کو یاد کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگتے تھے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے فکر مند رہتے کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکے (ابن صیاد) کی پیدائش کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی جس میں دجال کی نشانیاں پائی جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ

علیہ وسلم خود اس کے گھر تشریف لے جاتے اور چھپ چھپ کر اس کے بارے میں تحقیقات کرتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سچا ماننے والی امت اپنے گرد و پیش کے تمام خطرات سے بے نیاز، نامعلوم سمتوں میں بھٹکتی پھر رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اُڑن طشتریوں اور برمودا تکون کے واقعات کی بھنک لگتے ہی سنجیدگی سے اس موضوع کی طرف توجہ کرتے، لیکن یوں ہے کہ دجال کے نکلنے کا وقت قریب ہے کہ علماء نے بھی اس کا تذکرہ منبر و محراب سے کرنا چھوڑ دیا ہے۔''

(8)---- دجالیات کے مشہور محقق ڈاکٹر اسرار عالم نے اپنی کتاب دجال کی تینوں جلدوں پر تقریباً ایک جیسا حاشیہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

''بیسویں صدی عیسوی کی آخری دہائی تک آتے آتے واضح طور پر محسوس ہونے لگا ہے کہ یہ اُمت تاریخ انسانی کے اس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جس کی خبر دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''عنقریب قومیں تم پر ٹوٹ پڑنے کے لیے بلاوا دیں گی جیسے بھوکے (جانور) کھانے پر ٹوٹ پڑنے کے لیے بلاوا دیتے ہیں۔'' (ابوداؤد و بیہقی)

اس اندوہناک صورتحال سے زیادہ کرب کی بات یہ ہے کہ اُمت مسلمہ ---- جو دنیا کی وہ واحد گروہ ہے جسے ماضی، حال اور مستقبل کا کافی علم (ما کان و ما ھو کائن) دیا گیا ---- آج حیران اور ناواقف راہ بھٹک رہی ہے اور دنیا کی تاریکیوں سے روشنی کی بھیک مانگ رہی ہے۔ چودہ صدیوں بعد اب آثار قیامت کے ظاہر ہونے کی رفتار تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے گویا کوئی ہار ٹوٹ جائے اور یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگیں۔'' (دیکھیے: دجال نامی کتاب کی جلد اوّل، دوم و سوم کا مقدمہ)

موصوف کی کتاب ''فتنہ دجال اکبر'' کے مقدمے میں بھی بعینہ یہی الفاظ درج ہیں۔ واضح ہو کہ موصوف اپنی ان کتابوں میں کئی جگہ جمہور کے مسلک اعتدال سے ہٹ گئے

ہیں۔ لیکن ان کے درد دل اور موضوع پر نظر اور گرفت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اصلاح اور اُمت کی فلاح کے لیے بہترین کام کی توفیق دے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی ایک اور کتاب ''معرکۂ دجال اکبر'' کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

''صورتحال کی نزاکت بڑھتی جارہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اُمت کی ذمہ داریاں بھی۔ صورت حال کی نزاکت اس کی متقاضی ہے کہ اس کتاب کے محتویات سے اُمت کا ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد واقف ہوجائے، لہٰذا اُمید کی جاتی ہے کہ قارئین اور بالخصوص اہل ہمم حسب استطاعت اسے عام کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔'' [ص:6]

(9)...... کامران رعد اپنی کتاب ''فری میسنری اور دجال'' کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

''میں نے یہ تحقیقی کام اخلاص نیت کے ساتھ اس سازش کو مسلمانوں کے سامنے لانے کے مقصد سے کیا ہے جو 1095ء میں شروع ہوئی۔ اس سازش نے انسانی زندگی کے ہر اس شعبے کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے جس پہ خدائی قوانین کا اطلاق ہونا چاہیے۔ یہ منصوبہ ایک مہلک زہریلے گروہ نے تیار کیا جو نائٹس کے روپ میں ابھرا اور اپنے منصوبہ پر اب اس طرح عمل پیرا ہے جس طرح ''خاکی وردی والے لوگ'' مستعد ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد لوگوں کو خدا کے راستے سے منحرف کر کے شیطان کے غیر انسانی راستے پر گامزن کرنا ہے تاکہ انہیں ٹھیک وہ موزوں حالات میسر آجائیں جن میں المسیح الکذاب، الدجال کی آمد ممکن ہوسکے۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے کہ جب ہم کچھ کرسکنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ہم نیو ورلڈ آرڈر کے شکنجے میں بُری طرح جکڑے جائیں گے جو ہماری طرف عیاری اور خاموشی سے مسلسل بڑھتا چلا آرہا ہے۔'' (ص:7، 8)

(10)...... مولوی محمود بن مولانا سلیمان بارڈولی مدرس جامع اسلامیہ ڈابھیل، بھارت اپنی کتاب ''ظہور مہدی: کب؟ کہاں؟ کیسے؟'' میں فرماتے ہیں:

''احادیث میں بہت ہی تاکید کے ساتھ حضرت مہدی کی تشریف آوری اور اس کے بعد اُمت مسلمہ کے عروج وترقی کی یقینی خبریں دی گئی ہیں...... لیکن ساتھ ہی کس وقت، کس سال، کس ماہ میں آپ کا ظہور ہوگا اس کی تعیین نہیں کی گئی۔ ہاں! احادیث سے جس زمانہ میں آپ کا ظہور ہونے والا ہے اس وقت کے اُمت مسلمہ کے احوال کا کافی حد تک اندازہ ہوسکتا ہے، جس سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ اب ظہور کا زمانہ قریب ہے۔'' (ص:73)

(11)...... آخر زمانہ کے فتنوں کے حوالے سے امت کو مسلسل دعوت دینے والے ایک اور دردمند اور صاحبِ دل مسلمان ذکی الدین شرفی مشہور امریکی مصنف گریس ہال سیل کی کتاب کے ترجمے میں دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''اب بات صدیوں، سالوں یا دہائیوں کی نہیں، دنوں اور مہینوں کی رہ گئی ہے۔ اللہ کے لیے جاگیے اور آنکھیں کھول کر حالات کو دیکھیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی رہنمائی فرمائے اور عالمِ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کا حامی وناصر ہو۔'' (ص:3)

(12)...... ڈاکٹر اسرار احمد اپنے بیانات پر مشتمل کتاب ''سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی، حال اور مستقبل اور مسلمانانِ پاکستان کی خصوصی ذمہ داری'' کے مقدمے میں کہتے ہیں:

''بین الاقوامی حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہورہے ہیں اور تاریخ جس برق رفتاری سے کروٹیں بدلنے لگی ہے، اس کے پیشِ نظر ملک وملت کا درد رکھنے والا ہر شخص یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اُمت مسلمہ اور اسلام کا مستقبل کیا ہوگا؟ بادی النظر میں تو یہی دکھائی دیتا ہے کہ اسلام مخالف تمام قوتیں اب واحد سپر پاور امریکا جسے ایک اعتبار سے ''سپریم پاور''

کہنا بھی غلط نہ ہوگا، کے جھنڈے تلے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف متحد ہو چکی ہیں اور ستم ظریفی یہ کہ قوت وطاقت کے نشے میں سرشار اس سپر پاور کے سر پر "یہودی" سوار ہے جس کی مسلمان دشمنی محتاجِ بیان نہیں۔ اس تناظر میں صاف نظر آتا ہے کہ اُمت کا مستقبل نہایت تاریک ہے اور شدید اندیشہ ہے کہ دجالی فتنے کا یہ سیلاب مسلمانوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔" (ص:3)

اسی کتاب میں آگے چل کر اپنے تاثرات کا خلاصہ یوں بیان کرتے ہیں:

"حال ہی میں ایک اور کامیابی انہیں خلیج کی جنگ کے بعد حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطینیوں سمیت تمام عرب ممالک نے اسرائیل کو اس حد تک تو تسلیم کر ہی لیا کہ اس کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اب ظاہر ہے کہ ان کی آخری منزل مقصود "دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا!" کی مصداقِ کامل بن چکی ہے اور وہ ہے عظیم تر اسرائیل کا قیام اور ہیکلِ سلیمانی کی تعمیرِ نو۔ اس آخری منزل تک پہنچنے کے لیے یہود کا سازشی ذہن ایسی تدابیر اختیار کرے گا کہ "مسلم فنڈامنٹلزم" کا ہوّا دکھا کر مغرب کی عیسائی دنیا کو مسلمانوں خصوصاً عربوں سے لڑوا دے۔ چنانچہ یہی سلسلۂ "ملاحم" کا اصل پس منظر ہوگا اور اس کے ضمن میں جب اسرائیلی یہودی دیکھیں گے کہ حضرت مہدی کی قیادت میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری ہونے لگا ہے تو کوئی اسرائیلی لیڈر "أنا المسیح" کا نعرہ لگا کر میدان میں کود جائے گا۔ چنانچہ یہی "المسیح الدّجّال" ہوگا جس کے ہاتھوں مسلمانوں کو شدید ہزیمت اُٹھانی پڑے گی اور ایک بار تو عظیم تر اسرائیل قائم ہو ہی جائے گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اصل حضرت مسیح علیہ السلام کو بھیج کر یہودیوں کا قلع قمع کروے گا اور وہی عظیم تر اسرائیل ان کا عظیم تر قبرستان بن جائے گا۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ!!!" (ص:130)

ان درجن بھر حوالوں میں جو بات مشترک ہے وہ یہ کہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے عرب وعجم کے اہل علم اب اس وقت کو کچھ زیادہ دور نہیں سمجھتے۔ ان سب کا وجدان، شعور اور ادراک یہ کہتا ہے کہ امت کو اس مشکل وقت کے لیے خود کو تیار کر لینا چاہیے جو انتہائی خوفناک فتنوں کو اپنے جلو میں لے کر عنقریب ان پر آ پڑنے والا ہے۔ ایک آفت کا حتمی وقت معلوم ہو تو اس کی تیاری اتنی مشکل نہیں جتنا کہ اس چیز کی جو قریب آ کر دور چلی جائے اور پھر دور رہ کر قریب دکھائی دے۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کے قلوب کو خیر کی قبولیت کی صلاحیت دے اور اسے حق کے دفاع وغلبے کے لیے جان مال لٹانے کی توفیق عام عطا کرے۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین.

کرنا کیا چاہیے؟

یہاں پہنچ کر انسان کا ایمان اور ضمیر اس سے پوچھتا ہے: ''اب کرنا کیا چاہیے؟''

ہمارے سب سے بڑے اور سچے خیر خواہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سچی احادیث میں ہمیں اس خطرناک دور کے حوالے سے کچھ نصیحتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ ہمارے لیے ان سے بڑھ کر تو کوئی چیز ڈھال یا حصار نہیں ہو سکتی۔ ہم پہلے ان روحانی تدابیر کو ذکر کریں گے۔ اس کے بعد ان کی عصر حاضر پر تطبیق کرتے ہوئے کچھ تزویراتی تدابیر پیش کریں گے۔ فتنۂ دجال سے ان دو قسم کی تدابیر کے بغیر نہیں بچا سکتا۔ لیکن ان تدابیر کے تذکرے سے پہلے ان کا خلاصہ سمجھ لیجیے تو بہتر ہوگا۔ فتنۂ دجال اکبر کے تین مختلف مرحلے ہیں: شدید، اشد اور ناقابل تحمل اشد۔ امت مسلمہ اس وقت پہلے مرحلے (شدید) میں داخل ہو چکی ہے۔ دوسرے و تیسرے مرحلے (اشد اور ناقابل تحمل اشد) کا اسے عنقریب سامنا ہے۔ ان تمام مراحل سے سرخروئی کے ساتھ نمٹنے اور پوری بنی نوع آدم کو نجات و کامیابی سے ہمکنار کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ''جہاد فی سبیل اللہ''..... جہاد سے مراد اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے قتال فی سبیل اللہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تدبیر، کوئی منصوبہ، کوئی

حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ باقی سب چیزیں تعلیم و تبلیغ، سیاست و تحریک، علم و ٹیکنالوجی اس کے تابع اور ماتحت ہوں تو خیر ہی خیر ہیں ...... لیکن اس سے لاتعلقی اور کنارہ کشی کی قیمت پر تو یہ سب غیر مؤثر ہیں۔ آج تک مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا راز یہی رہا ہے اور آیندہ بھی اللہ کا قانون تبدیل نہیں ہو سکتا۔ عصر حاضر کے مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ مغرب کی حیران کن مادی ترقی کا مقابلہ اتنی ہی مادی طاقت حاصل کر کے کرنا چاہتے ہیں ...... جبکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس میدان میں مغرب ہم سے اتنا آگے ہے کہ اس کا تعاقب کھیلوں میں ممکن نہیں، زندگی کی عملی حقیقتوں میں ایسا کہاں ممکن ہوگا؟ پچھلے اولمپک گیمز (بیجنگ، چین) میں پاکستان زور لگا کر بھی ایک تمغہ نہیں جیت سکا۔ پورا عالم اسلام مل کر بھی لاطینی امریکا کے ایک چھوٹے سے ملک "جمیکا" جتنے تمغے نہیں جیت سکا۔ دبئی کی ایک شہزادی کو جوڈو کرانے کا شوق چرایا لیکن جب پہلا ہی مقابلہ جنوبی کی چیمپئن سے پڑا تو یہ شوق مہنگا پڑا۔ تو جب کھیلوں میں یہ حال ہے حضور! تو آپ رہتے کس دنیا میں ہیں کہ مغرب سے متھا لینے چلے ہیں ...... البتہ میدان میں پنجہ لڑانے کا مقابلہ ہو تو مغرب ہم سے نہیں نکل سکتا۔ جس طرح عالم اسلام کے تمیں چالیس ملک مل کر ایک چھوٹے سے امریکن ملک سے نہیں جیت سکتے، اسی طرح "عظیم ترین امریکا" چالیس ملکوں کو ساتھ لے کر نہتے طالبان کے آگے بے بس ہے۔ اے مسلمانو! اللہ کے لیے سوچو! آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اب تو سمجھ لو! اب تو مان لو! دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں سے تعلیم و ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر کسی ایک کا مقابلہ تم نہ کر سکے لیکن جہاد کے مبارک عمل کی بدولت دنیا کے پسماندہ ترین ملک کے غیر منظم مجاہدین نے دنیا کے تمام سپر پاورز اور منی سپر پاورز کو وقت ڈالا ہوا ہے۔ یہ کیا کرشمہ ہے؟ ترقی کا یہ کیسا کارآمد گر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھا کر گئے ہیں۔ ذیل میں ذکر کی جانے والی ساری تدبیریں اسی ایک نکتے کے گرد گھومتی ہیں۔

روحانی تدابیر

اللہ تعالیٰ جو بیماری نازل کرتا ہے، اس کا علاج بھی بتاتا ہے۔ احادیث میں جس طرح آخر زمانے کے فتنوں اور خونریز معرکوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے اسی طرح ان سے نجات کی راہوں کی بھی اتنی دقیق تفصیل ہے کہ کوئی چیز کوئی تدبیر باقی نہیں چھوڑی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ہر آنے والے فتنے اور واقعے کے بارے میں معلومات چھوڑی ہیں۔ لیکن جس طرح آخری زمانے کے فتنوں اور ان میں ہونے والی ہلاکتوں کے بارے میں احادیث اور آثار غیر معروف ہیں، اسی طرح وہ آثار جن میں ایسی نبوی ہدایات اور قیمتی نصیحتیں ہیں جو نجات کی راہوں پر روشنی ڈالتی ہیں، غیر معروف ہیں اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ ہمیں اس موقع پر اکابر علمائے اہلِ حق کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ ہمیں ان سے آگاہ کرتے اور مطلع رکھتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش نہ ہو تو ہماری جہالت اور بے حسی ہمیں لے ڈوبے۔

راہِ نجات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات راستے کے روشن نشانات ہیں جن کی روشنی میں انسان آنے والے فتنوں کی تاریکیوں میں منزل تلاش کرسکتا اور مہلک وخون ریز معرکوں میں نجات حاصل کرسکتا ہے۔ ذیل میں احادیث سے مستنبط شدہ وہ ہدایات درج کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان پر عمل کی توفیق دے اور ہمیں چھوٹے بڑے ظاہری اور باطنی ہر طرح کے فتنوں سے بچائے۔ آمین۔

پہلی ہدایت:

آخری زمانہ کے فتنوں اور حادثات کے بارے میں جاننا اور ان سے بچنے کے لیے نبوی ہدایات سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پر

یقین کو مضبوط کیا جائے، اپنے رب کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر تعلقات استوار کیے جائیں، دین کے لیے فدائیت اور فنائیت کا جذبہ پیدا کیا جائے اور فتنوں کے حوالے سے حدیث شریف میں بیان کی جانے والی نصیحتوں اور آخری تدبیر سمجھ کر ان پر سختی سے عمل کیا جائے۔ کیونکہ فتنے کسی کو بھی متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ جو ان کو پہلے سے جانتا ہوگا بچ جائے گا اور جس کا ایمان قوی ہوگا اور اللہ پر یقین پختہ ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا۔

دوسری ہدایت:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے فتنوں کا شکار ہونے سے بچائے اور حق کی مدد کے وقت باطل والوں کے ساتھ کھڑے ہونے کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فتنوں کے درمیان سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہوگا جو چھپا رہے اور پاک وصاف رہے۔ اگر سامنے آئے تو کوئی اسے پہچان نہ سکے اور اگر سامنے نہ ہو تو کوئی اس کا حال احوال نہ پوچھے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بدنصیب وہ خطیب ہوگا جو بلند آواز سے فصیح وبلیغ خطبہ دے گا اور وہ سوار ہوگا جو سواری کو تیز دوڑنے پر مجبور کرے گا۔ ان فتنوں کے شر سے وہی نجات پائے گا جو سمندر میں ڈوبنے والے کی طرح خلوص سے دعا مانگے گا۔“

لہٰذا ہر صاحب ایمان پر اولاً تو یہ لازم ہے کہ دل کو باطنی گندگیوں سے پاک کرے اور اسے ریاکاری، غرور وتکبر اور حسد جیسے امراض سے صاف کرے۔ یہ بیماریاں دلوں کو مُردہ کر دیتی ہیں اور ایسے لوگ فتنوں کے دوران استقامت نہیں دکھاتے۔ نمود ونمائش کی چاہت اور شرف وجاہ کی تمنا، یہ سراسر بدنصیبی اور تباہی کا باعث ہے۔ پھر اس کے بعد اسے چاہیے کہ گڑ گڑا کر خلوص کے ساتھ ایسے دل سے دعا مانگے جو درد میں ڈوبا ہوا ہو۔ ایسی دعا جو

سمندر میں ڈوبنے والا مانگتا ہے۔ یہ دعا اس کے دل و دماغ سے بلکہ اس کے ہر ہر عضو اور ہر بال کی جڑ سے نکل رہی ہو۔ یہی دعا وہ ڈھال ہے جو فتنوں میں کام آئے گی۔ یہ دعائیں پابندی کے ساتھ مانگنا چاہیے جیسا کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمت کو سکھانے کے لیے مختلف فتنوں سے بچنے کے لیے ان کا نام لے کر دعا مانگا کرتے تھے۔

تیسری ہدایت:

ان تمام گروہوں اور نت نئی پیدا شدہ جماعتوں سے علیحدہ رہنا جو علمائے حق اور مشائخ عظام کے متفقہ اور معروف طریقے کے خلاف ہیں اور اپنی جہالت یا خود پسندی کی وجہ سے کسی نہ کسی طرح کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ''ایک وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بھیڑ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے مقامات پر چلا جائے گا تاکہ وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگ جائے۔'' اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن حجر نے اپنی مشہور تصنیف ''فتح الباری'' میں لکھا ہے: ''سلف صالحین میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ فتنوں کے زمانے میں صاحب ایمان آدمی عام لوگوں سے کنارہ کش ہو کر علیحدگی اختیار کرے یا نہ؟ بعض حضرات ایمان بچانے کے لیے گوشہ نشینی یا پہاڑوں میں نکل جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ شہروں میں رہ کر فتنوں کے خلاف ڈٹ جانا چاہیے...... لیکن یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب فتنہ عام نہ ہو، لیکن اگر فتنہ عام ہو جائے تو پھر فتنہ زدہ لوگوں سے علیحدگی اور تنہائی کو ترجیح دی گئی ہے۔'' یعنی قابل برداشت حالات میں تو انسان کو معاشرے کے درمیان ہی رہنا چاہیے اور ان کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے...... البتہ جب فتنوں کا ایسا زور ہو کہ اپنا ایمان بچانا مشکل ہو جائے تو پھر عذاب الٰہی آنے سے پہلے گناہوں بھرے معاشرے سے

الگ ہو جانا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے درمیان رہ گیا تو پھر کیا کرے گا؟ یہ وہ لوگ ہوں گے (اس کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنیے) جنہوں نے اپنے عہد و پیمان اور امانتوں کو ضائع کر دیا، پھر وہ ایسے ہو گئے۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر لیا۔ انہوں نے پوچھا: "ایسے وقت میرے لیے کیا حکم ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عام لوگوں کو چھوڑ کر خاص لوگوں کے ساتھ مل جانا۔"

ہمارے زمانہ میں عہد و پیمان کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ لوگ وعدے کر کے صاف مکر جاتے ہیں۔ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی قرآن و حدیث تھوڑا ہی ہے۔ امانتوں کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ خیانت اور کرپشن عام ہے اور سوائے ان کے جن پر اللہ کی رحمت ہے، سب کے ضمیر بگڑ چکے ہیں۔ یہ خرابیاں مزید بڑھتی جائیں گی اور عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ عوام میں رہنا اپنی آخرت کو برباد کرنے کے مترادف ہوگا۔ اللہ والے خواص (علماء و مشائخ، اصلاحی حلقے، مدارس و خانقاہ) کی صحبت کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔

چوتھی ہدایت:

جب حضرت مہدی کا ظہور ہو تو ان کے خلاف نکلنے والے لشکر میں کوئی صاحب ایمان ہرگز شامل نہ ہو، بلکہ حضرت مہدی کی بیعت میں (جب ان کو احادیث میں بیان کردہ علامات کے مطابق پائے) جلدی کرے۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جو بدنصیب لشکر حضرت مہدی کے ساتھ لڑنے کے لیے پہلے پہلے بھیجا جائے گا وہ کفار کا نہیں، مسلمانوں کا لشکر ہوگا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہوں گے جن

کو لڑائی پر مجبور کیا ہو گا لیکن کچھ ارادتاً سوچ سمجھ کر لڑنے کے لیے آئیں گے۔ یہ وہ نام نہاد مسلمان ہوں گے جو ''فکری ارتداد'' کا شکار ہو چکے ہوں گے اور ان کو حضرت مہدی کے رفقاء دہشت گرد، شدت پسند، بنیاد پرست وغیرہ نظر آ رہے ہوں گے۔ ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اُن کا حشر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ہو گا۔ ہر مسلمان اس کی احتیاط کرے کہ اس کا خاتمہ اس منحوس طریقے سے نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پناہ لینے والا [یعنی حضرت مہدی] بیت اللہ میں پناہ لے گا، اس کی طرف فوج بھیجی جائے گی۔ جب وہ بیابان (کھلے میدان) میں پہنچے گی تو زمین میں دھنس جائے گی۔''

حضرت مہدی کی مخالفت کے بجائے جب ان کے ظہور کا اعلان ہو اور ان میں سچے مہدی کی علامات پائی جائیں جو پیچھے بیان ہو چکی ہیں تو ان کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت میں سبقت لے جانے کی کوشش کی جائے۔ اس زمانے میں ہر مسلمان پر واجب ہو گا کہ حضرت مہدی کے حلقۂ مجاہدین میں شامل ہو کر اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال پیش کرے۔ حضرت مہدی کی پہچان کا ایک ذریعہ تو وہ علامات ہیں جو احادیث میں بیان ہوئیں۔ دوسرا ذریعہ امیر جہاد کی سچی طلب ہے۔ اس کی برکت سے بھی اللہ مدد کرے گا، دل میں خیر کا القاء کرے گا اور سچے مہدی اور ان کے اعوان و انصار کی پہچان ہو جائے گی ورنہ جن کو طلب نہ ہو گی وہ علامات دیکھ کر بھی ان کا ساتھ نہ دیں گے بلکہ گھروں میں بیٹھے علماء، طالبان اور مجاہدین پر تبصرے کرتے رہیں گے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے امیر جہاد کی سچی طلب اور جستجو آخری زمانے کے لوگوں کے لیے سعادت کی علامت اور آخرت کا سرمایہ ثابت ہو گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو، خواہ

تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

پانچویں ہدایت:

امریکا اور مغربی ممالک کے گناہوں بھرے شہروں کے بجائے حرمین، ارض شام، بیت المقدس وغیرہ میں رہنے کی امکانی حد تک کوشش کرنا۔ خونی معرکوں میں زمین کے یہ خطے اہل ایمان کی جائے پناہ ہیں۔ دجال ان میں داخل نہ ہو سکے گا۔

نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دجال چار مسجدوں، مسجد حرام، مسجدِ نبوی، مسجد طور سینا اور مسجد اقصیٰ کے سوا ہر گھاٹ پر پہنچے گا۔''

چھٹی ہدایت:

پابندی سے تسبیح وتحمید اور تہلیل وتکبیر کی عادت ڈالی جائے۔ جس کو ذکر کی لذت سے آشنائی ہوگی، ان کو ذکر سے ایسی حلاوت نصیب ہوگی کہ کھانے پینے سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ دجال کے فتنے کے عروج کے دنوں میں جب وہ مخالفین پر غذائی پابندیاں لگائے گا، ان دنوں ذکر وتسبیح غذا کا کام دے گی لہٰذا ہر مسلمان صبح شام مسنون تسبیحات (درود شریف، تیسرا یا چوتھا کلمہ اور استغفار) کی عادت ڈالے اور سورۂ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیتیں یاد کر کے ان کے ورد کا معمول بنائے۔ دجال کے فتنوں کے دنوں میں یہ چیز نہایت برکت والی اور روحانی دوا کے ساتھ جسمانی غذا بھی ثابت ہوگی۔

ایک عظیم الشان حدیث میں جسے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے روایت کیا ہے، اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے ہیں کہ دجال کے زمانہ میں ہم بھوک اور پیاس کا کیسے سامنا کریں؟ راوی کہتا ہے پوچھا گیا: ''اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دنوں کون سی چیز لوگوں کے لیے حیات بخش ہوگی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''تسبیح (سبحان اللہ کہنا)، تحمید (الحمدللہ کہنا)، تکبیر (اللہ اکبر کہنا) کھانے پینے کی جگہ ان کے اندر سرایت کر جائے گی۔''

یہ حدیث لوگوں کو ذہن نشین کر لینی چاہیے اور اسے اپنے عمل کی بنیاد بنانا چاہیے۔ دجال کے زمانہ میں اس حدیث سے بھوک اور پیاس کے فتنے کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔ پس اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت میں لگے رہیں۔ ابھی سے ''قیام اللیل'' (رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے اور ذکر و وظائف) کی عادت ڈالیں۔ دجال کے زمانہ میں یہ عادت ایسے خوش نصیبوں کے لیے آبِ حیات ثابت ہوگی۔

ساتویں ہدایت:

سورۂ کہف کی تلاوت۔

ایک مشہور حدیث جو ابوداؤد، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد، بیہقی وغیرہ جیسے عظیم محدثین کی کتابوں میں پائی جاتی ہے، میں بیان کیا گیا ہے کہ دجال کے فتنے سے جو محفوظ رہنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیتوں کی تلاوت کرے۔ اس کی تلاوت دجال کے فتنے میں مبتلا ہونے سے بچالیتی ہے۔ اس میں کچھ ایسی تاثیر اور برکت ہے کہ جب ساری دنیا دجال کی دھوکا بازیوں اور شعبدہ طرازیوں سے متاثر ہو کر اس کی خدائی تک تسلیم کر چکی ہوگی، اس سورت کی تلاوت کرنے والا اللہ کی طرف سے خصوصی حصار میں ہوگا اور یہ دجالی فتنہ اس کے دل و دماغ کو متاثر نہ کر سکے گا۔ مستند روایتوں میں یہ بھی ہے کہ جو بندہ جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے وہ اگلے جمعہ تک نور اور روشنی میں رہتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ یہ بھی ہے کہ سورۂ کہف جس گھر میں پڑھی جاتی ہے، اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ دجالیات کے محقق مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب اپنی کتاب ''فتنہ دجال کے نمایاں خدوخال'' میں فرماتے ہیں: ''مسلمانوں کا عام دستور بھی ہے کہ ان میں متقی اور

پرہیزگار لوگ ہر جمعہ کو سورۂ کہف ضرور تلاوت کرتے ہیں۔ مسجدوں میں اسی لیے اس سورت کے متعدد نسخوں کے رکھنے کا عام رواج ہے۔ صاحب خیر لوگوں کو یہ بھی کرنا چاہیے۔ سورۂ یٰسین کی طرح سورۂ کہف کے مستند نسخے بھی چھپوا کر مساجد میں رکھوائے جائیں۔" (ص:15)

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب سورۂ کہف اور دجال کے تعلق پر لکھی جانے والی اپنی تحقیقی کتاب "معرکۂ ایمان و مادیت" میں فرماتے ہیں: "جمعہ کے روز جن سورتوں کے پڑھنے کا شروع سے میرا معمول ہے، ان میں سورۂ کہف بھی شامل ہے۔ حدیث نبوی کے مطالعہ کے دوران مجھے علم ہوا کہ اس روز سورۂ کہف پڑھنے اور اس کو یاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کو دجال سے حفاظت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ کیا اس سورہ میں واقعی ایسے معانی وحقائق اور ایسی تنبیہیں یا تدبیریں ہیں جو اس فتنہ سے بچا سکتی ہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بار بار پناہ مانگی ہے اور اپنی اُمت کو بھی اس سے پناہ مانگنے کی سخت تاکید فرمائی ہے، اور جو وہ سب سے بڑا آخری فتنہ ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے: "مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ." (آدم کی پیدائش سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔) میں نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو کتاب اللہ اور اس کے اسرار وعلوم سے سب سے زیادہ واقف تھے) قرآن کی ساری سورتوں میں آخر اسی سورہ کا انتخاب کیوں فرمایا ہے؟ مجھے محسوس ہوا کہ میرا دل اس راز تک پہنچنے کے لیے بے تاب ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس خصوصیت کا سبب کیا ہے اور اس حفاظت اور بچاؤ کا جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، سورہ سے کیا معنوی تعلق ہے؟ قرآن مجید میں چھوٹی بڑی (قصار مفصل اور طوال مفصل) ہر طرح کی سورتیں موجود تھیں۔ کیا وجہ ہے کہ ان سب کو چھوڑ کر اس سورہ کا انتخاب کیا گیا اور یہ زبردست خاصیت اسی سورہ میں رکھی گئی۔

مجملاً مجھے اس کا یقین ہوگیا کہ یہ سورہ قرآن کی ضرور ایسی منفرد سورہ ہے جس میں عہد آخر کے ان تمام فتنوں سے بچاؤ کا سب سے زیادہ سامان ہے جس کا سب سے بڑا علمبردار دجال ہوگا۔ اس میں اس تریاق کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے جو دجال کے پیدا کردہ زہریلے اثرات کا توڑ کرسکتا ہے اور اس کے بیمار کو مکمل طور پر شفایاب کرسکتا ہے۔ اگر کوئی اس سورہ سے پورا تعلق پیدا کرلے اور اس کے معانی کو اپنے دل و جان میں اُتار لے (جس کا راستہ اس سورہ کا حفظ اور کثرت تلاوت ہے) تو وہ اس عظیم اور قیامت خیز فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اس کے جال میں ہرگز گرفتار نہ ہوگا۔

اس سورہ میں ایسی رہنمائی، واضح اشارے بلکہ ایسی مثالیں اور تصویریں موجود ہیں جو ہر عہد میں اور ہر جگہ دجال کو نامزد کرسکتی ہیں اور اس بنیاد سے آگاہ کرسکتی ہیں جس پر اس فتنہ اور اس کی دعوت وتحریک قائم ہے۔ مزید برآں یہ کہ یہ سورہ ذہن ودماغ کو اس فتنہ کے مقابلہ کے لیے تیار کرتی ہے۔ اس کے خلاف بغاوت پر اُکساتی ہے۔ اس میں ایک ایسی روح اور اسپرٹ ہے جو دجالیت اور اس کے علمبرداروں کے طرزِ فکر اور طریقۂ زندگی کی بڑی وضاحت اور قوت کے ساتھ نفی کرتی ہے اور اس پر سخت ضرب لگاتی ہے۔''

لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ یا تو پوری سورۂ کہف حفظ کرلیں یا کم ازکم اس کی پہلی دس یا آخری دس آیات یاد کرلیں تاکہ دجال کے خروج کے وقت ان کی تلاوت ہر ایک کے لیے ممکن ہو۔ ان آیات میں ایسی قدرتی تاثیر ہے کہ ایسے لوگوں کو دجال کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور دجالی فتنے کے ظہور سے پہلے ان آیات کے ورد کا فائدہ یہ ہوگا کہ دجالی قوتوں کے منفی پروپیگنڈے کا اثر انسان کے دل و دماغ اور ایمان وعمل پر کم سے کم ہوگا۔

ابن خزیمہ کا قول ہے: ''میں نے ابوالحسن الطنافسی کو کہتے سنا فرمارہے تھے، میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو کہتے سنا ہے کہ: ''اس حدیث کو (یعنی جس میں جمعہ کے دن سورۂ کہف

پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے] ہر استاد کے تربیتی نصاب میں شامل کرنا چاہیے تاکہ وہ مکتب کے تمام بچوں کو سکھادے۔'' اندازہ کیجیے اتنے زمانہ پہلے ہمارے اکابر کو فتنوں سے بچنے کا اس قدر اہتمام تھا۔ آج ہم فتنوں کے بھنور میں پھنسے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور مزید عظیم فتنے ہمارے سر پر کھڑے ہیں...... ہمیں تو ان چیزوں کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ بالفرض اگر حقیقی عظیم فتنے ہمارے دور میں ظاہر نہ ہوئے تو چھوٹے دجالوں کے جھوٹے پروپیگنڈے اور میڈیا وار سے تو ان آیات کی برکت ہمیں ضرور محفوظ رکھے گی۔

آٹھویں ہدایت:

عراق میں دریائے فرات کا پانی رکنے سے اس کی تہہ سے جو سونا برآمد ہوگا، اس کی لالچ کوئی مسلمان نہ کرے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''قریب ہے کہ فرات سونے کے پہاڑ سے پیچھے ہٹ جائے۔ چنانچہ جو بھی اس وقت موجود ہو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''اس پہاڑ پر مسلمان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں گے تو سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا: ہو سکتا ہے کہ میں بچ جاؤں!''

لہٰذا ہر مسلمان حرص و ہوس اور طمع و لالچ کے بجائے انفاق فی سبیل اللہ کا مزاج بنائے اور لینے اور لوٹنے کے بجائے دینے اور لٹانے کی عادت ڈالے...... ورنہ دنیاوی حرص کہیں کا نہ چھوڑے گی۔

تزویراتی تدابیر

روحانی تدابیر کے بعد اب ہم ظاہری اسباب کے تحت کی جانے والی عملی تدابیر کی طرف آتے ہیں۔ فتنۂ دجال اکبر اور دجالی نظام کا مقابلہ کرنے کی تدابیر اور حضرت مہدی

وحضرت عیسیٰ علیہما السلام کا استقبال کرنے کے لیے کی جانے والی تیاری کے بنیادی خطوط کار درج ذیل ہوں گے:

(1) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے ملکوتی اخلاق پھیلانا

(2) جہاد کو نقطۂ کمال پر لے جانا یعنی جہاد کو علمی و عملی، داخلی و خارجی اعتبار سے عمیق تر اور وسیع تر کرنا۔

(3) مال اور اولاد کے فتنہ میں پڑنے سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرنا

(4) جنسی بے راہ روی کو ممکنہ حد تک کم سے کم کرنے کے لیے پوری کوشش صرف کرنا

(5) غذا، لباس اور رہائش کو قدرتی، فطری اور مسنون سطح پر لے جانا

ان پانچ تدابیر کو اختیار کیے بغیر نہ دجالی میکانزم سے بچا جا سکتا ہے نہ اس کو توڑا جا سکتا ہے اور نہ اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جو شخص ان پانچ میں سے کسی ایک چیز پر عمل سے محروم ہے وہ اتنا ہی دجالی میکانزم کا شکار یا شریک کار ہے اور جو مؤمن فرد، معاشرہ، تنظیم، تحریک اور حکومت دجالی میکانزم کا جتنا شکار یا شریک کار ہے، اس کی بحیثیت مؤمن ختم ہو جانے کے اندیشے اسی قدر زیادہ ہیں۔ سورۃ البقرہ میں مذکور حضرت طالوت کی جالوت کے ساتھ جنگ کے واقعہ کی عمدہ مثال سامنے رکھ لیجیے۔ بنی اسرائیل کے لشکر کے کم حوصلہ اور بے صبرے سپاہیوں کی طرح دجالی نظام کے بہتے دریا سے جو جتنا پانی پیے گا اس کے اندر دجال سے لڑنے کی طاقت اسی قدر کم ہو جائے گی اور جو جتنا تقویٰ و طہارت اختیار کر کے عیش پرستی سے دور رہے گا اس پر دجالی حربے اتنے ہی کم اثر انداز ہوں گے۔

پہلی تدبیر: اتباعِ صحابہ:

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے ارض پر ایک عظیم الشان فکری، ذہنی، علمی اور تخلیقی اصلاح پر مشتمل بے مثال انقلاب برپا کیا۔ اور وہ انقلاب تھا

''سنت اللہ'' کو ''سنت نبوی'' کی شکل میں روئے ارض پر عملاً جاری، ساری اور نافذ کر دینا۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین روئے ارض کے وہ اعلیٰ ترین، ارفع ترین اور جامع ترین اشخاص ہیں جو روئے ارض پر برپا ہونے والے اس عظیم الشان فکری، ذہنی، علمی اور تخلیقی رحمانی انقلاب کے شاہکار نمونہ، اس کے دست و بازو اور اس کی بے مثال نشانی تھے۔ روئے ارض پر برپا اس عظیم الشان انقلاب کا جو نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پیش کیا وہ یہود اور ان کے برپا کردہ دجالی نظام کے مقابلہ اور اس پر فتح پانے کے لیے ہمارے پاس موجود ''واحد حل'' ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تین صفات ایسی ہیں جنہیں اپنانے والے ہی مستقبل قریب میں برپا ہونے والے عظیم رحمانی انقلاب کے لیے کارآمد عنصر ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ تینوں صفات ایک روایت میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دلوں کی پاکیزگی، علم کی حقیقت اور تکلف سے اجتناب میں تمام امت سے زیادہ بلند مقام پر تھے۔ ان تینوں صفات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1) اَبَرُّهَا قُلُوْبًا (صحابہ کرام کے دل ''بر'' کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچ گئے تھے)

''بر'' سے مراد ہے انسانی دل کا خالص و مخلص حالت و صورت میں آ جانا، باطنی بیماریوں اور روحانی آلائشوں سے بالکل پاک صاف ہو جانا۔ ''آدمیت'' کا ایسی حالت کو بازیافت کر لینا جو ہر طرح کی آلودگی اور خرابی سے پاک ہو۔

(2) اَعْمَقُهَا عِلْمًا (وہ علم کے اعتبار سے اس عالم امکان میں علمیت اور حقیقت شناسی کی آخری گہرائیوں تک پہنچ گئے تھے۔) علم کی حقیقت حاصل کرنے، اور کائنات یعنی آفاق و انفس کی حقیقت کو جان لینے کے اعتبار سے عالم امکان میں جو آخری درجہ ہو سکتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس تک پہنچ گئے تھے۔ وہ اس علمی مقام اور بلند روحانی مرتبے تک پہنچ گئے تھے جہاں تک ان سے پہلے انبیاء کو چھوڑ کر کوئی انسان پہنچ سکا اور نہ آیندہ پہنچ

سکتا ہے۔ یاد رکھیے! اصل علم اشیاء کی حقیقت کا علم ہے۔ یہ علم سائنسی لیبارٹریوں میں پیشاب اور خون کے تجزیے، چوہے اور مینڈک پر تجربات سے نہیں، نورِ معرفت سے حاصل ہوتا ہے اور یہ چیز صفہ کے چبوترے پر بٹتی تھی۔ لہٰذا جو مزاجِ نبوی سے جتنا قریب ہوگا اسے کائنات اور اس میں موجود اشیاء و عناصر کی حقیقت کا علم اتنا ہی زیادہ نصیب ہوگا۔ مغرب کے مادہ پرست سائنس دانوں کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔

(3) أقلّها تكلّفا (وہ روئے ارض پر کم ترین تکلف کے حامل بننے میں کامیاب ہو گئے۔) اس سے مراد ہے کہ صحابۂ کرام اس نکتہ کو پا گئے کہ روئے ارض پر مقصدِ ربانی کی تکمیل کرنے، نہایت آسانی سے یہاں کی آزمائشوں اور ابتلا سے گزرنے اور ابلیس اور دجالِ اکبر کے مکروکید کو ناکام کرنے کے لیے "بہترین راہ" یہ ہے کہ انسان حلال میں تکلف نہ کرے اور حرام میں ملوث نہ ہو۔ ایسا اس وقت ہوگا جب وہ اپنی انفرادی و اجتماعی سہولیات و تعیشات کو کم سے کم سطح پر لے آئے۔ سہولیات کا عادی نہ بنے، جفاکشی اختیار کرے۔ عیش پرست نہ ہو، سخت جان اور ایثار و قربانی کا عادی ہو۔

الغرض...... فتنۂ دجالِ اکبر کا مقابلہ کرنے کی اہل ایک ایسی "صالح اُمت" بننے کے لیے...... جو ایک جانب اپنی توانائیوں کو یکسو کر کے غلبۂ اسلام کی ایسی طلب گار اور سراپا طلب بن جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر حضرت مہدی علیہ السلام جیسی قیادت پیدا کریں اور اس کی حضرت عیسیٰ ابن مریم سے نصرت کریں...... اور دوسری جانب وہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنے قائد کی طرح قبول اور جذب کر سکے...... لازم ہے کہ اُمتِ مسلمہ ان تین صفات کو پھر سے زندہ کر کے صحابۂ کرام جیسے فکری، ذہنی، علمی اور تخلیقی اصلاح و ارتقا کو پھر سے حاصل کرے۔ اس کے بغیر نہ عروج پر پہنچی ہوئی مغربی مادیت کا مقابلہ ہو سکتا ہے نہ اس کے سحر انگیز سسٹم کی مرعوبیت سے نکلا جا سکتا ہے۔

لہٰذا فتنۂ دجال اکبر کا مقابلہ کرنے کے لیے لازم ہے کہ اہل ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مبارک سنت پر عمل کرتے ہوئے:

☆...... اپنے دل و دماغ اور زبان و عمل کی مکمل اصلاح کی فکر کریں۔ ظاہر کو سنت کے مطابق بنانے اور باطن کو نفس کی خباثتوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ یہ دولت مدارس اور خانقاہوں میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی صحبت کی برکت سے ملتی ہے۔ کسی سچے اللہ والے متبع سنت بزرگ کی خدمت میں اپنے آپ کو پامال کیے بغیر انسان کے اندر کا اندھیرا ختم نہیں ہوتا اور مرتے دم تک اسے نفس کی گندگیوں اور باطن کی آلائشوں سے نجات نصیب نہیں ہوتی۔

☆...... روحانی اور رحمانی علم کی جستجو کریں۔ یہ علم سچے اللہ والوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور اس علم کے بغیر کائنات اور اس میں موجود اشیاء کی حقیقت سمجھ نہیں آسکتی۔

☆...... بے تکلفی، سادگی اور جفاکشی اختیار کریں۔ مغرب کی ایجاد کردہ طرح طرح کی سہولیات او تعیشات سے سختی کے ساتھ بچیں۔ صحرا، پہاڑ، وادی، یخ بستہ علاقوں اور تپتے صحراؤں میں ہر طرح کے حالات میں رہنے، کھانے، پینے اور پہننے کی عادت ڈالیں۔ تیرنے، گھڑسواری کرنے، پہاڑوں پر چڑھنے اور ورزشوں کے ذریعے خود کو چاق و چوبند رکھنے کا اہتمام کریں۔ تہ خانوں اور غاروں میں رہنے سے نہ کترائیں۔

مغرب کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو صحابیانہ صفات سے عاری کر کے گناہوں، سہولت پسندی اور عیش پرستی میں مبتلا کیا جائے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمیں طرح طرح کی راحتوں، لذتوں او تعیشات میں مبتلا کرنے کے لیے نت نئی ایجادات کی تشہیر کرتی ہیں۔ دگنا پیسہ بھی کماتی ہیں اور دجال کے خارش زدہ ٹٹو تیار کرنے کے مرحلے پر بھی تیزی سے عمل کر رہی ہیں۔ انسان اپنے جسم کو راحت پہنچانے کے لیے کہاں تک جا سکتا ہے؟ کتنا گر سکتا ہے؟ کتنی

فضول خرچی کرسکتا ہے؟ روح سے توجہ ہٹا کر نفس کے پھندوں میں کتنا گرفتار ہو سکتا ہے؟ ان چیزوں کا جتنا تصور کیا جا سکتا ہے، ملٹی نیشنل کمپنیوں نے اس سے آگے کی لذت پرستیوں کو باقاعدہ منصوبے کے تحت حقیقت کی شکل دے رکھی ہے اور وہ دنیا کو بالخصوص اہل اسلام کو کاہل، سست، آرام پسند اور عیش پرست اور اتنا لذت کوش بنانا چاہتے ہیں کہ وہ فارمی مرغیوں کی طرح کسی کام کے نہ رہیں۔ دجال اور دجالی فتنوں کا مقابلہ نہ کرسکیں اور یہود کی منزل آسان ہو جائے۔ آپ سڑکوں کے کنارے لگے بڑے بڑے اشتہارات پر نظر ڈالیے، اشیائے تعیش سے بھرے ہوئے شاپنگ مالز میں چمکدار دکانیں اور چمچماتے شوکیس ملاحظہ کیجیے۔ مراعات یافتہ طبقوں کی لذتوں، شہوتوں اور نوابی نخروں چونچلوں کو بھی دیکھیے۔ دجالی فتنے میں ملوث ہونے کے آثار ہر جگہ واضح نظر آئیں گے۔ ان سے بچ کر سادہ، جفاکش اور بے تکلف زندگی گذارنے والا ہی اپنی صحت، ایمان اور آخرت کو بچا سکے گا۔

دوسری تدبیر، جہاد:

جہاد اسلام کو چوٹی پر لے جانے والی واحد سبیل اور مسلمانوں کی ترقی کا واحد ضامن ہے۔ یہود اس حقیقت کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہود کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کے اندر از خود پیدا شدہ عزم جہاد کا رُخ پھیر کر انہیں غیر حقیقی میدانِ کار فراہم کردیا جائے۔ یہ میدان کار بظاہر حقیقی اور مفید لیکن در حقیقت فرضی اور قطعاً غیر مفید ہو۔ ریگولر ہو، سیکولر قطعاً نہ ہو۔ یہ Megalothymia مغربی اصطلاح میں تعمیری ہو تخریبی نہ ہو۔ یعنی اس کے نتیجے میں اُمت مسلمہ اپنی مرضی سے ہنسی خوشی فکری اور علمی بحث ومباحث وتبادلۂ خیال کرنے لگے۔ اس کو عظیم کارِ خیر تصور کرے۔ عصری تعلیمی ترقی کے لیے کوشاں ہو جائے۔ مسنون اعمال کو زندگی کا جز بنانے کے بجائے اسلام کو مغربی تہذیب سے زیادہ سود مند اور کار آمد ثابت کرنے کی کوشش میں لگی رہے۔ علمی اداروں، تحقیقی، صنعتی اور فنی اداروں کے قیام کی

طرف متوجہ ہو جائے اور علمی، تحقیقی، صنعتی، فنی اور مالی صلاحیتوں کے بڑھانے میں ایسی مشغول ہو جائے اور ان میدانوں میں مغرب کی ترقی تک پہنچنے اور اس سے آگے نکلنے میں اتنی مستغرق ہو جائے کہ اسے جہاد کے ذریعے حاصل ہونے والی بے مثال، تیز رفتار اور ہوش ربا ترقی کا خیال ہی نہ رہے۔ وہ مغرب کا پیچھا کرتے کرتے سرگرداں پھرے اور اللہ رب العالمین نے اس کو مغرب کی ہوش ربا ترقی اور حیران کن مادی طاقت پر غلبے کا جو بے بہا نسخہ دیا ہے اس سے غافل رہے، اس کی تنقیص کرے، تردید کا ارتکاب کرے حتیٰ کہ "فرار من الزحف" یا "تولّی الادبار" [جہاد سے پیٹھ پھیر کر دوسری چیزوں میں فلاح و نجات تلاش کرنا] کی مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کے غضب و انتقام کا شکار ہو جائے۔

یاد رکھیے! بے مقصد اور سطحی علمی تحقیق، سائنس و ٹیکنالوجی میں پیش رفت وغیرہ یہ سارے امور یہودیت کی اصطلاح میں ''تعمیری'' ہیں۔ ان سے بلاواسطہ اور بالواسطہ یہودیت کو استحکام نصیب ہوتا ہے اور اس کے خطرے کم ہوتے ہیں یا اگر خطرے پیدا ہوں بھی تو یہودیت اس کے کنٹرول پر پوری طرح قادر ہے۔ لہٰذا وہ اس کے لیے عالم اسلام کو مشاورت، تکنیکی معاونت اور فنڈ فراہم کرنے پر بھی تیار ہوں گے۔ نام نہاد اسلامک انسٹیٹیوٹ اور ریسرچ سینٹرز کا قیام ان کے لیے نہایت اطمینان کا باعث ہے۔ البتہ جہاد کا نام لینے والوں کا وہ دانہ پانی بند کرنے سے کم کسی چیز پر اکتفا نہیں کریں گے۔ یہودیت کے نزدیک ''تخریبی امور'' سے مراد جہاد ہے۔ جہاد وہ عمل ہے جس سے یہودیت بدحواس ہو جاتی ہے۔ قوم یہود کے حواس اس سے مختل ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعمیری امور کو کنٹرول کرنے کے لیے ان کے پاس میکانزم ہے۔ جہاد کو کنٹرول کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی میکانزم نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ دشمن کو over kill کریں۔ لیکن وہ جانتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے، یہ ان کے بس کی چیز نہیں۔ مجاہدین ان کے لیے ہمیشہ مشکل بلکہ

ناممکن ہدف ثابت ہوئے ہیں۔ نیز بے تحاشا جان لیناان کے مسائل میں اضافہ کرتا ہے کمی نہیں ...... جبکہ مسلمانوں کو جدید ٹیکنالوجی کے حصول میں مصروف کر کے خود اونچی چوٹی پر کھڑے ہو کر ان کی بے بسی کا تماشا دیکھنا ان کے لیے نہایت فرحت بخش عمل ہے۔ان کو پتا ہے کہ وہ اس میدان میں اتنے آگے ہیں کہ ساری مسلمان حکومتیں مل کر بھی ان کے پائے کا ایک تعلیمی ادارہ بنا سکی ہیں نہ ان کے تیار کردہ سائنس دانوں جیسے سائنس دان تیار کر سکتی ہیں۔لہٰذا اس میدان میں ہماری کچھوے کی چال والی ترقی سے انہیں کوئی خطرہ نہیں۔البتہ یہود اور یہودیت زدہ مغربی دنیا جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت کا کوئی متبادل نہیں رکھتی۔ یہ چیز ربّ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخشی ہے۔اور اس کا کوئی توڑ یہودی سائنس دانوں اور مغربی تھنک ٹینکس کے پاس نہیں۔لہٰذا مسلمانوں کی بقا و فلاح اس میں ہے کہ اپنی نئی نسل میں جذبۂ جہاد کی روح پھونک کر اس دنیا سے جائیں۔فلسفۂ جہاد کو ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دیں اور ان کا ایسا ذہن بنادیں کہ وہ اس پر کسی قسم کے سمجھوتے کو خارج از مکان قرار دیں، نیز ہر مسلمان اپنے متعلقین اور اپنے نوجوانوں کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ کردے کہ جہاد کے علاوہ کسی اور چیز ...... چاہے وہ جدید تعلیم ہو یا ٹیکنالوجی ...... کمپیوٹر سائنس ہو یا خلائی تسخیر ...... گلے میں ٹائی باندھنا ہو یا کمر میں پینٹ کسنا ...... کسی چیز کو اپنی ترقی و کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھیں۔جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت میں فنائیت کے بغیر مسلمانوں کی بقا و ترقی کا تصور پہلے تھا نہ آیندہ ہو سکتا ہے۔

تیسری تدبیر: فتنۂ مال و اولاد سے حفاظت:

فتنۂ دجال اکبر کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ''فتنۂ مال و اولاد'' ہے بلکہ فتنۂ دجال دراصل ہے ہی مال اور مادیت کا فتنہ۔اس فتنہ کے نتیجے میں پہلے پہل ''نظام رزق حلال'' منہدم ہوتا ہے پھر ''نظام زکوٰۃ'' کا انہدام شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں

''نظام انفاق فی سبیل اللہ'' ہی کلی طور پر منہدم ہو جاتا ہے۔ ان نظاموں کے انہدام سے مال اور رزق طیب نہیں رہتا، خبیث ہو جاتا ہے اور خبیث رزق سے پلنے والے اجسام دجالی فتنہ کا آسان ہدف اور مرغوب شکار ہوں گے۔

''فتنۂ مال و اولاد'' سے خود کو نکالے بغیر اہل ایمان کا فتنۂ دجال اکبر سے نکلنا محال ہے۔ فتنۂ دجال اکبر سے نکلنے یا اس سے بچنے کی اوّلین شرط ہے ''نظام انفاق کا قیام'' اور ''نظام ربا (سود) کا انہدام'' اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان حلال و حرام کا علم حاصل کریں۔ ہر طرح کے حرام سے کلی اجتناب کا اہتمام کریں۔ صرف اور صرف حلال مال کمائیں اور پھر اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں اور بچوں کو اس کی عادت ڈلوانے کے لیے ان کے ہاتھ سے بھی فی سبیل اللہ خرچ کروایا کریں۔ بچوں کے دل میں حلال کی اہمیت اور حرام سے نفرت پیدا کریں۔ رزق کمانے کے دوران ...... چاہے ملازمت ہو یا کاروبار...... شریعت کے احکام پر سختی سے عمل کیا جائے تاکہ حلال طیب حاصل ہو اور جسم و جان میں جو کچھ جائے، خیر اور نیکی کی رغبت اور توفیق کا سبب بنے۔ کسب حلال کے شرعی احکام اصولی ہوں یا فروعی، داخلی ہوں یا خارجی، ان کا بھرپور اہتمام کیا جائے۔ مثلاً ایک فرعی یا خارجی حکم یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان سے لے کر جمعہ کی نماز کے ختم ہونے تک تمام مسلمان خرید و فروخت موقوف کر دیں اور اللہ کی یاد کے لیے مسجد چل پڑیں۔ ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آبادیوں میں جمعہ کا دن (چوبیس گھنٹے) پوری طرح چھٹی کا ہو۔ جمعہ کے دن پہلی اذان تک سارا شہر مسجد میں داخل ہو جائے تاکہ دوسری اذان سے لے کر نماز ختم ہونے تک مسلمان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں۔ اس طرح وہ اللہ کی نظر میں مقبول ہو جائیں گے اور ان یہود کا مقابلہ کر کے ان پر غالب ہو سکیں گے جو یہودیوں کے مقدس دن ہفتے کے دن دنیاوی کاموں میں مشغول ہو کر اللہ کے غضب کا شکار ہوئے۔

چوتھی تدبیر: فتنۂ جنس سے حفاظت:

فتنۂ دجال اکبر کے پانچ عناصر میں سے ایک اہم عنصر "فتنۂ جنس" ہے۔ دجالی نظام کو دنیا پر غالب کرنے والوں کی کوشش ہے کہ پورے روئے ارض پر جنس کے فطری اور بابرکت نظام یعنی "نظام ازدواج" کو درہم برہم کر دیا جائے۔ اس کے بعد روئے ارض پر فطری تولید کے نظام کو درہم برہم کر دینا آسان ہو جائے گا۔

فتنۂ دجال اکبر کا مقابلہ کرنے کی اہم ترین تدبیر "سنتِ نکاح" کا قیام اور اکمال ہے یعنی نکاح کی سنت کو درجۂ کمال تک پہنچانا۔ مرد و عورت کے حلال ملاپ کو رواج دینا اور آسان بنانا۔ حرام پر سزا دینا اور اسے مشکل تر بنانا۔ آج کل تقریب نکاح کے حوالے سے کی جانے والی رسومات کی بنا پر حلال مشکل ہے اور حرام آسان۔ ہم جسے مسنون نکاح کہتے ہیں، وہ نکاح تو ہے لیکن "مسنون" نہیں۔ اس میں اتنی رسومات، اسراف اور ریاکاری شامل ہو گئی ہے کہ نام تو "نکاح مسنون" اور "ولیمۂ مسنونہ" کا ہوتا ہے لیکن ان تقریبات میں اکثر کام غیر شرعی اور خلاف سنت ہوتے ہیں جس سے نکاح مشکل اور فحاشی (زنا) آسان ہوتی جارہی ہے۔

"استکمال سنتِ نکاح" کی کوشش کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

(1) ہمہ جہت جنسی علیحدگی یعنی مرد و عورت کا مکمل طور پر علیحدہ علیحدہ ماحول میں رہنا جو شرعی پردے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

(2) عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شرعی مراعات دینا اور ان کی مخصوص ذمہ داریوں کے علاوہ دیگر ذمہ داریوں سے انہیں سبکدوش کرنا جو ان کی فطرت اور شریعت کے خلاف ہے۔

(3) نکاح کو زیادہ سے زیادہ آسان اور فسخ نکاح کو زیادہ سے زیادہ منضبط

بنانا۔

(4) کسی بھی عمر میں جنسی ونفسیاتی محرومی کو کم سے کم واقع ہونے دینا لہذا بڑی عمروں کے مردوں اور عورتوں کو بھی پاکیزہ گھریلو زندگی گزارنے کے لیے نکاح ثانی کی آسانی فراہم کرنا۔

(5) کثرت نکاح اور کثرت اولاد کو رواج دینا۔ ایک سے زیادہ نکاح اور دو سے زیادہ بچوں کو خوبی اور قابل تعریف بات بنانا۔ ایک نکاح اور دو بچوں پر اکتفا کی ہمت شکنی کرنا۔ ورنہ اُمت سکڑتے سکڑتے دجالی فتنے کے آگے سرنگوں ہو جائے گی۔

"تکمیلِ سنت نکاح" کے یہ وہ عنوانات تھے جن کو اسلام نے قائم کیا۔ دجال کے زمانے کی قرب کی ایک علامت یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر آج درہم برہم ہو چکے ہیں۔ اس کی ناگزیر ضرورت ہے کہ ان تمام امور کو ازسرنو نافذ العمل بنایا جائے۔

فتنۂ دجال اکبر سے بچنے کے اقدامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے حرام جنسی عمل اور حرام تولید سے معاشرے کو پاک کیا جائے۔ حرام جنس اور حرام تولید سے فتنۂ دجال اکبر کے زمانے میں فرد اور معاشرے کو بچانا تقریباً محال ہوتا جائے گا۔ اس سے بچنے کی واحد صورت یہ ہے کہ حلال جنس اور حلال تولید کی صورتوں اور سہولتوں کو آسان سے آسان تر بنانا اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا۔ اس کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں جن کو صالح مرد اور خواتین کو زیادہ سے زیادہ قبول اور رائج کرنا ہوگا:

☆...... بالغ ہونے کے بعد مردوں اور عورتوں کی شادی میں دیر نہ کرنا

☆...... مردوں کی ایک سے زیادہ شادی

☆...... بیوگان و مطلقہ خواتین کی فوراً شادی

☆...... مردوں اور عورتوں کی شادی کو خرچ کے اعتبار سے آسان تر بنانا اور ہر

طرح کی معاشرتی پابندیوں کا خاتمہ کرنا

☆..... معاشرے میں آسان نکاح کی ہمت افزائی کرنا اور مشکل نکاح سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنا حتی کہ اس کا بائیکاٹ کرنا۔

جو لوگ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رائج غیر شرعی شادی کی رسوم کو جاری رکھیں یا محض نمائش کے لیے آسان اور مسنون نکاح کریں اور درپردہ اسی رائج الوقت رسومات اور فضول خرچی سے بھرپور شادی کو جاری رکھیں، ان کا سخت بائیکاٹ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کی مجلس نکاح میں شرکت کرنا اور راہ و رسم رکھنا ایسا ہی ہوگا جیسے "مسجد ضرار" میں نماز پڑھنا۔ فتنہ دجال اکبر کے مقابلے اور جنسی بے راہ روی کے خاتمے کے لیے لازم ہے کہ شرعی طور پر سنت نکاح کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے اور یہ اسی وقت ہوگا جب عقد نکاح کی تقریب کو رسومات، منکرات اور لغویات سے بالکل پاک کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں بیہودہ رسموں کا خاتمہ ہوگا، نکاح پر کم سے کم خرچ ہوگا، حرام جنسی ملاپ کا سد باب ہوگا اور مسنون نکاح کے عمل کو زندہ کرنے سے پاکیزہ معاشرہ وجود میں آئے گا۔

فتنہ دجال اکبر سے مقابلہ کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ زچگی یا تو ان اداروں اور ہاسپٹلوں میں کرائی جائے جہاں اللہ کے دین کے مطابق زچگی ہوتی ہے۔ مسیحا کے روپ میں منڈلاتے بھیڑیے نما ڈاکٹر اور ڈاکٹرنیاں فیس اور کمیشن کی لالچ میں فطری تولید کو روک کر غیر ضروری آپریشن پر زور دیتے اور امت مسلمہ کی ماؤں کو تولیدی صلاحیت سے بتدریج محروم کرتے ہیں۔ چونکہ اندیشہ اسی بات کا ہے کہ اکثر جگہوں میں ایسا ہی ہوتا ہے، اس لیے امت میں اس کا اہتمام ہو کہ زچگی ماہر اور تجربہ کار دائیوں کی زیرنگرانی گھروں میں ہو۔ زچگی کے لیے Caeserion آپریشن سے حتی الوسع اجتناب کیا جائے۔ اولاد کے حصول کے لیے تغییر خلق کے تمام راستوں سے کلی اجتناب کیا جائے۔ اولاد کے

حصول کے لیے غیر فطری طریقوں کا استعمال قطعاً قطعاً نہ کیا جائے مثلاً: مادہ منویہ کو منجمد طور پر محفوظ رکھنا، مصنوعی طور پر منی کا رحم میں ڈالنا، ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ افزائش کرنا، رحم کا عاریتاً استعمال کرنا اور کرانا۔

فتنۂ دجال اکبر کے مقابلے کے لیے لازمی ہے کہ اہل ایمان خالص اور مخلص بنیں۔ حلال نسب اور حلال رزق کے علاوہ کسی چیز کو رواج نہ پاتے دیں اور روئے ارض پر برسرپیکار دجالی افواج کے مقابلے میں اللہ کا سپاہی بننے کی تیاری کریں۔

پانچویں تدبیر: فتنۂ غذا سے حفاظت:

فتنۂ دجال اکبر کا مقابلہ کرنے والی مؤثر تدابیر میں سے غذائی تدابیر بہت اہمیت کی حامل ہیں اور اس کے برخلاف فتنۂ دجال اکبر کے روز بروز بڑھتے طوفان کے مقابلے میں اہلِ ایمان کو کمزور سے کمزور تر حتیٰ کہ بالکل بے بس کردینے بلکہ آلہ کار بنادینے والی چیز غذائی سطح پر حرام سے چشم پوشی اور حلال سے انحراف ہے۔

فتنۂ دجال اکبر سے بچنے اور اپنے اہل وعیال کو بچانے کی سب سے مؤثر تدبیر طیب وحلال طریقے سے حاصل کردہ غذا سے جسم کی پرورش ہے۔ فتنۂ دجال اکبر کے سامنے سب سے زیادہ اور آسان شکار (Soft Target) حلال وطیب کے بجائے حرام وخبیث مال اور غذا سے پروردہ جسم ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ چیزیں جنہیں قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے ان سے اپنے آپ کو سختی سے بچایا جائے۔ اپنے جسم میں حرام لقمہ یا حرام گھونٹ داخل نہ ہونے دیا جائے۔ نہ حرام لباس سے خود کو آلودہ کیا جائے۔ نیز مصنوعی طور پر Cross-Pollination اور Hybridization کے ذریعہ پیدا کردہ غذاؤں سے بچا جائے۔ مصنوعی غذائیں تیار کرنے والی یہودی کمپنیاں آہستہ آہستہ پوری دنیا کی خوراک کو دجال کے قبضے میں

دینے کے لیے رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ یہ دراصل دجال کی مصنوعی خدائی کو منوانے کے لیے ذخیرۂ خوراک کے داروغہ کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈبہ بند غذائی اشیا اب قدرتی غذاؤں سے زیادہ قابلِ اطمینان سمجھی جاتی ہیں اور منفرد مقام کی حامل ہیں۔ کچھ اسلامی شہروں مثلاً دبئی، دوحہ وغیرہ کا تو انحصار ہی ان پر ہے۔ یہ قابلِ اطمینان نہیں، انتہائی تشویش ناک امر ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو دشمن کے ہاتھ میں گروی رکھنے کے مترادف ہے۔ مصنوعی طور پر پیدا کردہ غذاؤں سے زیادہ فساد آلودہ وہ غذائیں ہیں جو جینیاتی طور پر پیدا کردہ ہیں۔ اس کے علاوہ کیمیاوی طور پر تیار کردہ غذاؤں سے بھی بچا جائے۔ فتنۂ دجال اکبر سے بچنے کے لیے ان سب طرح کی غذاؤں سے کلی اجتناب لازمی ہے۔

اُمت مسلمہ اپنے علاقوں میں فطری اور قدرتی غذا کے حصول کے لیے زراعت و شجرکاری پر توجہ دے۔ پیڑ پودوں بالخصوص پھل دار پیڑوں کے لگانے، گھاس کی افزائش پر خصوصی دھیان دے۔ اسی طرح جنگلات کی کٹائی کو حتی الوسع روکا جائے بلکہ جنگلات لگائے جائیں۔ اُمت مسلمہ مصنوعی طریقۂ تولید سے جانور پیدا کرنے کے بجائے قدرتی افزائشِ نسل پر توجہ دے۔ اونٹنیوں، گایوں، بھیڑوں اور بکریوں کی افزائش پر خصوصی دھیان دے۔ مصنوعی طریقے سے پیدا شدہ مویشی اور ان کے بیج عنقریب ان یورپی کمپنیوں کی مرضی کے کلی طور پر تابع ہوں گے جو نباتات کی طرح حیوانات کو بھی اپنے قبضے میں لینے کے لیے نت نئے تجربات کر رہی ہیں۔

☆......☆......☆

یہ وہ تدابیر ہیں جو فتنۂ دجال سے حفاظت اور اس کے خلاف جدوجہد کے لیے کارآمد و موثر ہیں۔ ان کی فہرست قرآن و حدیث پر گہرے غور و فکر کے ذریعے ترتیب دی

گئی ہے۔ جو مسلمان چاہتا ہے کہ اس عظیم فتنہ کے خلاف برسر پیکار عظیم المرتبت لوگوں کی صف میں شامل ہو جائے، اسے چاہیے کہ ان کو اپنا لے۔ اپنی زندگی میں داخل کر لے اور ان پر سختی سے کاربند ہو کر اپنے اہل وعیال سے بھی ان کی پابندی کروائے۔ دوسرے مسلمانوں میں بھی اس کی دعوت چلاتا رہے۔ فتنۂ دجال سے خدا تعالیٰ کو جتنی نفرت ہے، اس فتنے کے خلاف کسی طرح کی جدوجہد کرنے والے اللہ رب العالمین کے ہاں اتنے ہی مقبول، اس کی رحمت کے مستحق اور قابل اجر وثواب ہیں۔

آخری بات

یہاں چونکہ کتاب کا بھی اختتام ہے اور کتاب کے پیغام کا بھی۔ لہٰذا یہاں ہم اپنی بات کا پھر سے خلاصہ کرنا چاہیں گے۔ فتنۂ دجال سے مردانہ وار دفاع اور اس کے خلاف جارحانہ اقدام کے لیے کی جانے والی تدابیر کے آغاز میں عرض کیا تھا کہ یہ ساری تدابیر صرف ایک نکتے کے گرد گھومتی ہیں اور وہ ہے...... جہاد...... جہاد...... جہاد...... مالی جہاد، زبانی جہاد، قلمی جہاد اور عسکری جہاد۔ یعنی اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے قتال فی سبیل اللہ! اللہ کے راستے میں قتل ہونا اور قتل کرنا۔ زبانی اور قلمی جہاد اس وقت جہاد ہوگا جب قتال کے موضوع پر لکھا اور بولا جائے۔ مچھروں بھرے جوہڑ پر دوائی چھڑکنے کی ترغیب کو قلمی جہاد کہنا حماقت کی چوٹی پر چڑھ کر اوندھے منہ لڑھکنے والی بات ہے۔ اب آخر میں ہم فتنۂ دجال سے بچنے کے دو طریقے احادیث کی روشنی میں بیان کر کے اپنے پیغام کا خلاصہ کرنے میں قارئین کی مدد کرتے ہیں۔

فتنۂ دجال سے بچنے کے دو طریقے:

فتنۂ دجال کے زمانے میں جو مسلمان زندہ ہوں گے اور تاریخ انسانی کے اس عظیم

اور ہولناک فتنے کا سامنا کریں گے، ان کو ہمارے اور آپ کے، ساری انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہدایات دی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو دجال سے علانیہ بغاوت کرتے ہوئے اس کے خلاف اپنی تمام طاقت صرف کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد ہے: ''تم میں سے جس کسی کے سامنے دجال آجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے منہ پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔'' (طبرانی، حاکم)

دجال جیسی عظیم طاقت کے منہ پر تھوکنا کتنے مضبوط ایمان اور جراءت کا متقاضی ہوگا؟ اس کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کس کو ہو سکتا ہے؟ اس لیے آپ نے اس کے انتقام سے بچنے کی ڈھال اور حصار اپنے اُمتی کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنے میں ایسی تاثیر ہے کہ دجال کا کوئی وار اس صاحب ایمان پر کارگر نہ ہوگا۔

ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی دجال کے آنے کی خبر سنے تو اس سے دور بھاگ جائے۔ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا...... وہ خود کو مؤمن سمجھ رہا ہوگا۔ [لیکن اس کے من گھڑت دلائل اور شعبدوں سے متاثر ہو کر] اس کی پیروی شروع کر دے گا۔'' (ابوداؤد، طبرانی)

ان دو احادیث کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوا کہ فتنۂ دجال سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

(1) ایک یہ کہ اللہ پر توکل کر کے پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ دجال سے کھل کر اور علانیہ بغاوت کی جائے۔ اس کے سامنے اس کے منہ پر تھوک دیا جائے اور کمر کس کر اس فتنہ کے خلاف میدان میں اُتر لیا جائے۔ جنت اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے بنائی ہے۔

نعیم بن حماد کی روایت ہے: ''جو لوگ دجال کے یا اس کے لوگوں کے ہاتھوں شہید

ہوں گے، ان کی قبریں تاریک اندھیری راتوں میں چمک رہی ہوں گی۔'' ایک اور روایت ہے ان کا شمار افضل ترین شہداء میں کیا جائے گا۔

(2) جو ایسا نہیں کر سکتا وہ دجال کے زیرِ قبضہ ملکوں اور دجالی حکومتوں کے زیر اثر علاقوں سے ہجرت کر جائے۔ دیہاتوں، پہاڑوں اور جدید دنیا کی شیطانی سہولتوں سے ہٹ کر ان علاقوں کی طرف نکل جائے جہاں دجال کی جھوٹی خدائی کا بول بالا نہ ہو۔ اپنے گھر، وطن، کاروبار اور عیش و آرام کو اللہ کی خاطر چھوڑنے والا ہی اللہ کی رحمت اور مغفرت کا مستحق ہوگا۔ ان چیزوں کی محبت میں ان شہروں میں پڑا رہنے والا جہاں دجال کی خدائی تسلیم کی جاتی ہو، اپنے ایمان کی حفاظت نہ کر سکے گا۔

الغرض جہاد یا ہجرت...... ہجرت یا جہاد...... یہ دو ہی چیزیں ہیں جو اس فتنۂ آخر الزماں سے حفاظت کی ضامن ہیں۔ ان کے بغیر تو مغربی میڈیا کے روندتے ہوئے بناسپتی لوگ جو پہلے سے ارتدادی فکر کا شکار ہوں گے، اس فتنے کے آلۂ کار یا اس کے شکار تو بن سکتے ہیں، اس سے بچ نہیں سکتے۔

کتابیات

حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی جدوجہد اور فتنہ دجال کو سمجھنے کے لیے کارآمد کتابیں

مہدویات:

کتاب الفتن و الملاحم	علامہ عمادالدین ابن کثیر	
کتاب الفتن	علامہ نعیم بن حماد	
الاشاعة لا شراط الساعة	سید محمد بن رسول البرزنجی	
کتاب البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان	شیخ علی متقی ہندی	
لقول المختصر فی علامات المهدی المنتظر	علامہ ابن حجر ہیثمی مکی	
اختلاف امت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید	.
حضرت امام مہدی	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید	
عقیدہ ظہور مہدی (احادیث کی روشنی میں)	حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہید	مکتبہ شامزی، کراچی
اسلام میں امام مہدی کا تصور	پروفیسر محمد یوسف خان مولانا ظفر اقبال	بیت العلوم، لاہور
ظہور مہدی	مولانا محمود بن مولانا سلیمان	ادارہ صدیق، ڈابھیل، سملک
ظہور مہدی ایک اٹل حقیقت	مولانا منیر قمر	

مسیحیات:

علامات قیامت	حضرت شاہ رفیع الدین صاحب	
علامات قیامت اور نزول مسیح	مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی	مکتبہ دارالعلوم، کراچی
قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟	مختلف مصنفین کی تحریرات کا مجموعہ	المیزان، لاہور

دجالیات:

دجال	امام ابن کثیر (ترجمہ محمد طیب طاہر)	کتاب سرائے، لاہور
دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال	مولانا سید مناظر احسن گیلانی	المیزان، لاہور
معرکۂ ایمان و مادیت	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	مجلس نشریات اسلام، کراچی
تیسری جنگ عظیم اور دجال	مولانا عاصم عمر	الحجرہ پبلیکیشن، کراچی
دجال (تین جلدیں)	اسرار عالم	ادارہ تحقیقات، لاہور
فتنۂ دجال اکبر	اسرار عالم	دار العلم، نئی دہلی
معرکۂ دجال اکبر	اسرار عالم	دار العلم، نئی دہلی
ہرمجدون (اردو ترجمہ)	ترجمہ: پروفیسر خورشید عالم تالیف: محمد جمال الدین	صفہ پبلشر، لاہور
فری میسنری اور دجال	کامران رعد	تخلیقات، علی پلازہ، لاہور
خوفناک جدید صلیبی جنگ (اردو ترجمہ)	مصنف: گریس ہال سیل مترجم: رضی الدین سید	انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی
رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی پیش گوئیاں	محمد ذکی الدین شرفی	0332-3728179
معرکۂ عظیم	رضی الدین سید	0300-2397571 021-450039 021-4407821
عالمی حالات اور قیامت کی نشانیاں	ترجمہ: رضی الدین سید	
کرۂ ارض کے آخری ایام	ترجمہ: رضی الدین سید	
جب صور پھونکا جائے گا	مرتب: رضی الدین سید	

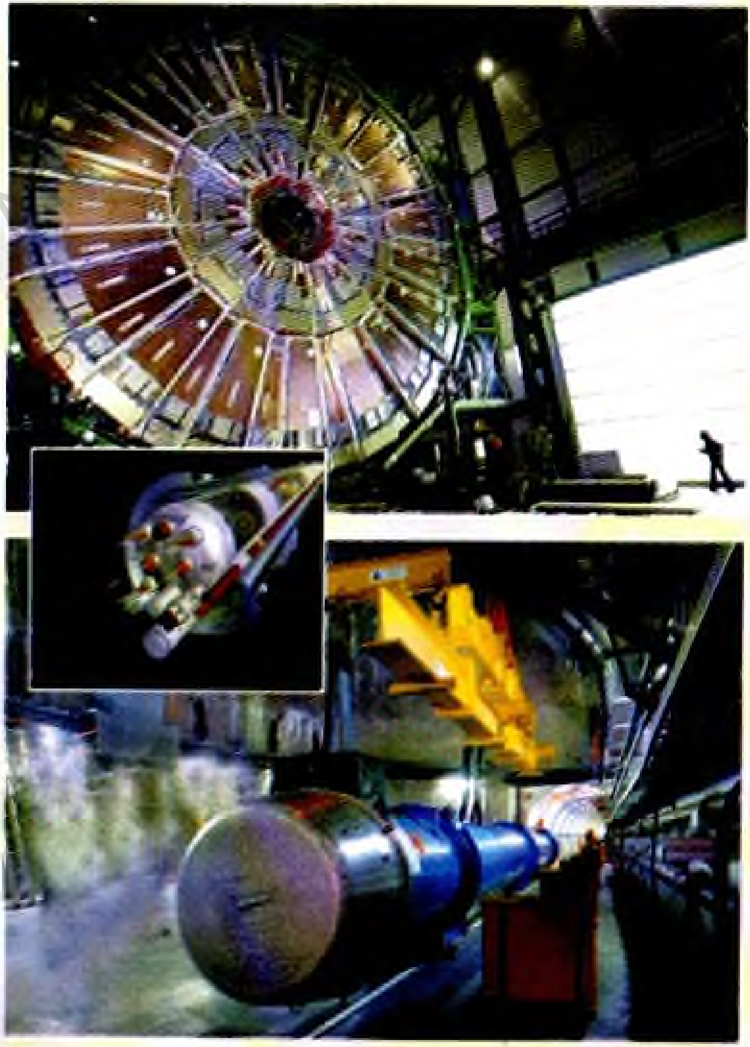
رحمانی ریاست بمقابلہ دجّالی ریاست

"کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ!"

جب ممولے شہبازوں سے ٹکرا گئے

افغانستان میں برسر پیکار دنیا کی ترقی یافتہ دجّالی افواج: مقام اور اعداد و شمار





یہودی سائنس دانوں کی سربراہی میں کیا گیا انسانی تاریخ کا سب سے طاقت ور تجربہ جسے دجالی روایت کے مطابق "کائنات کے راز" جاننے کا نام دیا گیا ہے جبکہ یہ درحقیقت تسخیر کائنات کے دجالی منصوبے کا اہم حصہ ہے۔ تصویر میں پانچ ارب پاؤنڈ کی خطیر لاگت سے تیار ہونے والی وہ مشین نظر آ رہی ہے جس کے ذریعے سے کیا جانے والا وحشت ناک تجربہ دجال کے ظہور کی ایک خاص علامت کا ذریعہ بنے گا۔ تفصیل کتاب میں ہے۔



اردن اور اسرائیل کی سرحد پر واقع بحیرہ طبریہ جو آہستہ آہستہ خشک ہوتا جا رہا ہے۔ یہ وہی بحیرہ ہے جس کا دجال کے خروج کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔



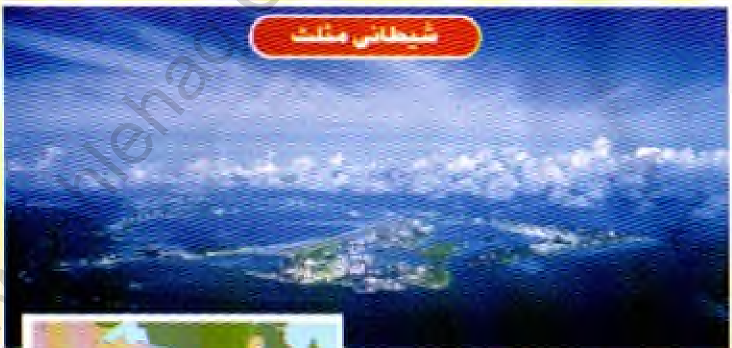
بیسان فلسطین کا ایک علاقہ جس پر 1948ء میں اسرائیل نے قبضہ کر لیا۔ یہاں کھجوروں کے باغ پہلے پھل دیتے تھے۔ اب نہیں دیتے۔ ان باغوں کا خشک ہونا دجال کے خروج کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔





دجال ایسی رفتار کے ساتھ سفر کرے گا جو بادلوں کو اڑا لے جانے والی ہوا کی ہوتی ہے۔ ایسے جہاز کافی پہلے ایجاد ہو چکے ہیں جو آواز سے کئی گنا تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتے ہیں۔ ایک خلائی شٹل پینتالیس منٹ میں پوری زمین کے گرد چکر لگا لیتی ہے۔ پُراسرار اڑن طشتریوں کا ذکر بھی سننے میں آتا رہتا ہے۔ یہ سب دجال کی سواری کی ممکنہ شکلیں ہیں جو ہمیں بتا رہی ہیں کہ دجال کا وقت اب دور نہیں۔ اس کے گدھے کے کانوں کے درمیان 40 ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ کسی طیارے کے پروں کے درمیان تقریباً اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی ماہرین نے ہیرون (Heron) نامی ایک طیارہ ایجاد کیا ہے جو اسرائیل کے Palmahim نامی ائیرپورٹ پر کھڑا ہے۔ اس کے پچھلے حصے پر دو ابھار ہیں جو گدھے کے کانوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

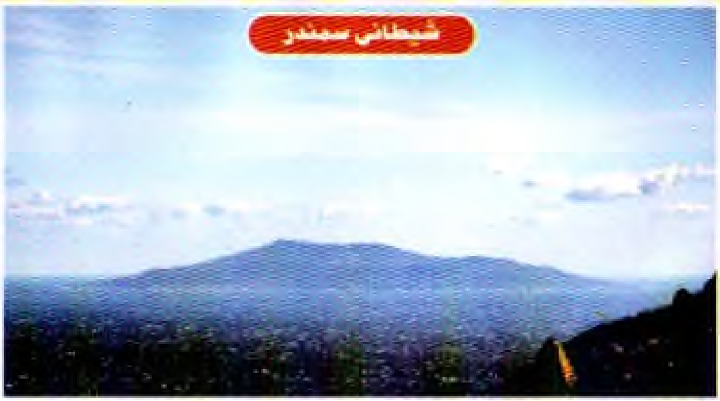
شیطانی مثلث





برمودا تکون: بحر اوقیانوس میں واقع پُراسرار مثلث خطہ......جس کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سننے میں آتی رہتی ہیں......لیکن شیطان، دجال اور یہود کی قائم کردہ تکونی غلاف کے پار جھانکنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا۔

شیطانی سمندر



مشرق بعید میں بحرالکاہل کے ویران اور غیر آباد جزائر آتے ہیں......ان کے اردگرد کے گہرے اور خوفناک پانیوں کا نام ہی ''شیطانی سمندر'' (Devils Sea) ہے۔ شیطانی سمندر اور شیطانی تکون میں خاص مناسبت ہے جو کتاب میں بیان کی گئی ہے۔



فری میسن کی فرضی داستانوں اور جھوٹی حکایتوں کی علامتی تعبیر پر مشتمل بناوٹی تصاویر جو بلاوجہ کا رعب اور وہمی عقائد کا اظہار کرتی ہیں۔





اس گمشدہ صندوق کی خیالی تصویر جس میں یہودیوں کے مقدس تبرکات محفوظ ہیں۔ یہودیوں کے خیال کے مطابق اس کو دجال برآمد کرے گا اور ان تبرکات کی مدد سے دنیا پر حکومت کرے گا۔



ایک فری میسن ہال کا وہ کمرہ جہاں دجالی فوج میں شامل ہونے والے رنگروٹ سے وفاداری اور رازداری کا حلف لیا جاتا ہے۔



دجال کی راہ ہموار کرنے والے بدنام زمانہ خفیہ تنظیم فری میسن کی تقریب حلف برداری کے دوران استعمال ہونے والی جادوئی اشیاء۔

فری میسن کے خفیہ اشارات



سینگوں والے دیوتا (شیطان) کے لیے ہاتھ کا اشارہ فری میسن کی خصوصی علامت ہے۔ بل کلنٹن اور جارج بش مصدقہ فری میسن ہیں جس کا ثبوت تصویر میں نظر آرہا ہے۔



کسی زمانے میں پاکستان میں دجالی تنظیم فری میسن اپنے اصلی نام کے ساتھ سرگرم تھی۔ فری میسن لاج راولپنڈی کے ممبر شپ فارم کا عکس آپ دیکھ رہے ہیں۔

دجال کی نمائندہ تنظیم فری میسن کے مختلف نشانات، علامات اور تمغے





